شرح

ایکٹ ۲ سنہ ۱۹۰۱ء قانون قبضہ آراضی

ممالک متحدہ آگرہ

مؤلفہ

مولوی محمد عبدالحی صاحب بدایونی وکیل ضلع مرادآباد

جسمیں

جملہ نظائر و سرکلرات متعلقہ لغایتہ مارچ سنہ ۱۹۰۵ء
و رپورٹ سیلکٹ کمیٹی و آرا ر واضعان قوانین
واصول قوانین بطریق احسن موقعہ بموقعہ درج ہیں

باہتمام
منشی احمد حسین مینیجر مطبع
وکٹوریا پریس بدایوں میں چھپا
اپریل سنہ ۱۹۰۵ء
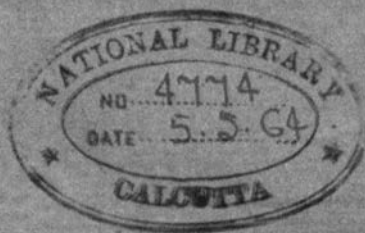
بِسمِ اللہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم

خدا کا شکر ہے کہ آج مدت بعد یہ شرح ایکٹ نمبر ۲ سنہ ۱۹۱۱ء پریس سے نکلکر پبلک کے ہاتھوں میں پہونچنے کے قابل ہوئی۔

میں نے اس شرح میں آخر سنہ ۱۹۱۰ء تک کی وہی نظائر لکھی ہیں جو قابل استدلال و قابل عمل و ضروری ہیں۔ تمام رطب ویابس نظائر کو بھر کر حجم کتاب کو نہیں بڑھایا ہے۔ ضروری ضروری مواقعہ پر اونریبل ممبران سیلکٹ کمیٹی کی آرا و مباحثات لیجس لیٹو کونسل۔ دفعات مجموعہ ضابطہ دیوانی (ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء) و دیگر قوانین متعلقہ۔ اشتہارات لوکل گورنمنٹ۔ سرکلرات بورڈ مال کو درج کیا ہے۔ مضامین دفعات کے حل کرنے میں اصول قانون سے بھی مدد لی ہے۔ آخر رسالہ میں ایک ضمیمہ تیار کر کے شامل کیا ہے جسمیں دفعات ایکٹ ۱۵ سنہ ۱۸۷۷ء جسقدر اس قانون (۲ سنہ ۱۹۱۱ء) کے متعلق ہیں اور اشتہارات لوکل گورنمنٹ جو کسی دفعہ کے نوٹ میں درج نہ ہو سکے اور دیگر مضامین مفید لکھے ہیں۔

غرضکہ میں نے حتی الوسع اس شرح کو مفید بنانے میں باوجود اپنی عدیم الفرصتی کے کوشش کی ہے ممکن ہے کہ کچھ فروگذاشت ہوگئی ہو جس کی معافی چاہتا ہوں اور آیندہ اڈیشن میں اُس نقص کے رفع کرنے کا وعدہ کرتا ہوں۔

بعض بعض دفعات کی ذیل میں میں نے اپنی ذاتی رائے بھی لکھی ہے اور وہیں ظاہر بھی کر دیا ہے کہ یہ میری ذاتی رائے ہی ممکن ہے کہ میرے بعض لائق ناظران شرح ہذا کو اُس سے اختلاف ہو۔

میں چندوسی تھا اور کتاب بدایوں میں طبع ہو رہی تھی پروف میں نہ دیکھ سکا گو کاپیاں درست کردی گئی تھیں اس سبب بعض بعض جگہ کتابت کی غلطی بھی ہوگئی ہے جسکا صحت نامہ مرتب کرکے شامل کردیا گیا ہے۔ ناظران شرح ہذا کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ براہ مہربانی صحت نامہ کو ملاحظہ فرماکے کتاب کو درست کرلیں تاکہ تفہیم مضمون کتاب میں غلطی نہ ہو۔

محمد عبد الحی عفی عنہ۔ ابن شیخ محمد فقیہ الدین ساکن بدایوں چندوسی ضلع مرادآباد
وکیل عدالت ضلع
مارچ ۱۹۰۵ء

فہرست تطابق دفعات ایکٹ ہذا و ایکٹ ۱۲ ۱۸۸۱ء

دفعہ ایکٹ ہذا	دفعہ ایکٹ ۱۲ ۱۸۸۱ء	دفعہ ایکٹ ہذا	دفعہ ایکٹ ۱۲ ۱۸۸۱ء	دفعہ ایکٹ ہذا	دفعہ ایکٹ ۱۲ ۱۸۸۱ء	دفعہ ایکٹ ہذا	دفعہ ایکٹ ۱۲ ۱۸۸۱ء
۱	۱	۲۲	۹	۴۳	۱۲ لغایتہ ۱۷ و ۲۲	۶۳	۳۸
۲	۲	۲۳	جدید	۴۴	۱۴	۶۴	۲۲
۳	جدید	۲۴	جدید	۴۵	جدید	۶۵	۱۴۹
۴	۳	۲۵	جدید	۴۶	جدید	۶۶	جدید
۵	جدید	۲۶	جدید	۴۷	جدید	۶۷	جدید
۶	جدید	۲۰	جدید	۴۸	جدید	۶۸	جدید
۷	۴	۲۸	جدید	۴۹	۲۹	۶۹	۰
۸	۵	۲۹	جدید	۵۰	جدید	۷۰	۰
۹	۶	۳۰	جدید	۵۱	۲۳	۷۱	۱۵۳
۱۰	۷	۳۱	جدید	۵۲	جدید	۷۲	۴۱
۱۱	۸	۳۲	جدید	۵۳	جدید	۷۳	۴۰
۱۲	جدید	۳۳	۲۷	۵۴	جدید	۷۴	۴۲
۱۳	جدید	۳۴	جدید	۵۵	جدید	۷۵	۴۲
۱۴	جدید	۳۵	جدید	۵۶	۳۴ (ب)	۷۶	۴۲
۱۵	جدید	۳۶	۴۸	۵۷	۳۳ و ۳۴ و ۳۵ ج و	۷۷	۰
۱۶	جدید	۳۷	جدید	۶۰	(د)	۷۸	جدید
۱۷	جدید	۳۸	۱۹	۵۸	۳۶	۷۹	۹۵
۱۸	جدید	۳۹	۱۹	۵۹	۳۵	۸۰	۰
۱۹	جدید	۴۰	۱۱ و ۱۲	۶۰	جدید	۸۱	۵
۲۰	۹	۴۱	۱۲ لغایتہ ۱۷ و ۲۲	۶۱	۳۵	۸۲	جدید
۲۱	جدید	۴۲	ایضاً	۶۲	۴۱ و ۲۴	۱۳	۳۱

دفعہ ایکٹ ہذا	دفعہ ایکٹ ۱۲ سنہ ۱۸۹۶ع	دفعہ ایکٹ ہذا	دفعہ ایکٹ ۱۲ سنہ ۱۸۹۶ع	دفعہ ایکٹ ہذا	دفعہ ایکٹ ۱۲ سنہ ۱۸۹۶ع	دفعہ ایکٹ ہذا	دفعہ ایکٹ ۱۲ سنہ ۱۸۹۶ع
۸۴	۳۱	۱۰۷	۴۹	۱۳۰	۰	۱۵۲	۰
۸۵	۳۲ و ۳۳	۱۰۸	۴۸	۱۳۱	۵۹	۱۵۳	۰
۸۶	۳۳ (الف)	۱۰۹	جدید	۱۳۲	۷۳	۱۵۴	جدید
۸۷	جدید	۱۱۰	۴۸	۱۳۳	۷۴	۱۵۵	جدید
۸۸	۰	۱۱۱	۵۰	۱۳۴	۷۵	۱۵۶	جدید
۸۹	۴۴	۱۱۲	۵۱	۱۳۵	۷۶	۱۵۷	جدید
۹۰	۴۴	۱۱۳	۰	۱۳۶	۷۶	۱۵۸	جدید
۹۱	۴۷	۱۱۴	۵۲	۱۳۷	۷۶	۱۵۹	۹۳ (ز)
۹۲	جدید	۱۱۵	جدید	۱۳۸	۷۷	۱۶۰	۹۳ (ک)
۹۳	۴۵	۱۱۶	۵۳	۱۳۹	۷۸	۱۶۱	۹۳ (ط)
۹۴	جدید	۱۱۷	۵۴ و ۵۵	۱۴۰	۷۹	۱۶۲	۹۳ (ی)
۹۵	۱۰	۱۱۸	۵۵	۱۴۱	۸۰	۱۶۳	۹۴
۹۶	۲۳	۱۱۹	۵۶ لغایتہ ۶۰	۱۴۲	۷۰ و ۷۱ و ۸۲	۱۶۴	۹۳ (خ) و
۹۷	۱۲	۱۲۰	۰	۰	و ۸۳	۰	۲۰۹
۹۸	جدید	۱۲۱	۶۱	۱۴۳	۷۲	۱۶۵	۰
۹۹	۰	۱۲۲	۶۲	۱۴۴	۸۱	۱۶۶	جدید
۱۰۰	جدید	۱۲۳	۶۳	۱۴۵	۸۵	۱۶۷	۰
۱۰۱	۳۴	۱۲۴	۴۶	۱۴۶	۵۹ و ۸۶	۱۶۸	۰
۱۰۲	۰	۱۲۵	۶۴	۱۴۷	جدید	۱۶۹	۹۴
۱۰۳	۳۹	۱۲۶	۶۵	۱۴۸	جدید	۱۷۰	۹۵
۱۰۴	جدید	۱۲۷	۶۶	۱۴۹	۸۴ و ۸۹	۱۷۱	۰
۱۰۵	۴۳	۱۲۸	۶۷	۱۵۰	۳۰ (ب)	۱۷۲	۹۸
۱۰۶	۴۳	۱۲۹	۶۸	۱۵۱	۳۰ (ج) و (د)	۱۷۳	۹۸ و ۹۹ و ۱۰۰

دفعہ ایکٹ ہذا	دفعہ ایکٹ ۱۲ سنہ ۱۸۸۱ء	دفعہ ایکٹ ہذا	دفعہ ایکٹ ۱۲ سنہ ۱۸۸۱ء	دفعہ ایکٹ ہذا	دفعہ ایکٹ ۱۲ سنہ ۱۸۸۱ء	دفعہ ایکٹ ہذا	دفعہ ایکٹ ۱۲ سنہ ۱۸۸۱ء
۱۷۴	۱۰۳	۱۸۲	۱۹۱	۱۹۰	۱۰۲	۱۹۷	۲۰۷ و ۲۰۸
۱۷۵	۱۸۲ و ۱۹۵ و ۱۹۷	۱۸۳	۲۰۱ (الف)	۱۹۱	۱۰۱	۱۹۸	۱۴۸
۱۷۶	۱۸۳ و ۱۹۴ و ۱۹۵	۱۸۴	۱۸۶ و ۱۸۸	۱۹۲	۵۲	۱۹۹	۲۰۹ (الف)
۱۷۷	۱۸۹	۱۸۵	۱۹۹	۱۹۳	۱۳۶ و ۱۶۴ و	۲۰۰	جدید
۱۷۸	جدید	۱۸۶	جدید	۰	۱۷۳ الغایتہ ۱۸۱	۲۰۱	جدید
۱۷۹	۱۹۳	۱۸۷	۱۰۰ (الف)	۱۹۴	۵۷ و ۱۰۶	۲۰۲	جدید
۱۸۰	۱۸۹ و ۱۹۶	۱۸۸	جدید	۱۹۵	۲۰۵	۲۰۳	۰
۱۸۱	۱۹۸	۱۸۹	۱۰۰ (ب)	۱۹۶	۲۰۶	۲۰۴	۰

ایکٹ نمبر ۲ سنہ ۱۹۰۱ء

ایکٹ قبضہ آراضی ممالک مغربی و شمالی

مضامین کی فہرست

ایکٹ نمبر ۲ بابتہ ۱۹۰۱ع

بغرض
اجتماع وترمیم قانون متعلقہ کاشتکارانہ قبضہ آراضی اور بغرض دیگر امور کے ممالک مغربی وشمالی مین

تمہید

ہرگاہ یہ قرین مصلحت ہی کہ ممالک مغربی وشمالی کے قانون متعلقہ کاشتکارانہ قبضہ آراضی اور بعض دیگر امور کا اجتماع یا ترمیم کیجائے لہذا اس تحریر کی روسے حسب ذیل حکم ہوتا ہے۔

شرح عبارت بالا تمہیدی ہی۔ ہر ایک ایکٹ کی تمہید کے معنے اُس ایکٹ کے کل مضمون پر محیط ہوتے ہین اور چونکہ تمہید سے واضعان قانون کا منشاء نسبت اُس ایکٹ کے ظاہر ہوتا ہے۔ اس واسطے وہ معین حل مضامین ایکٹ سمجھی جاتی ہے۔

میکسویل صاحب نے اپنے رسالہ دربارہ تعبیر قوانین مین بصفحہ ۵۶ لکھا ہی۔ تمہید قوانین ایک عمدہ وسیلہ اُسکے منشاء دریافت کرنے کا ہی۔ اور گویا وہ اُس کے سمجھنے کے لیئے ایک کنجی ہی۔ کیونکہ اُسمین بیان واضعان قوانین کی عام غرض اور مقصود اُس ایکٹ کے صادر ہونے کا ہوتا ہے۔ صحیح طور پر تمہید مذکور بغرض رفع کرنے کسی ابہام یا قائم کرنے معنے اُن الفاظ کے جنکے ایک سے زیادہ معنے ہوتے ہین۔ یا بغرض قائم رکھنے تاثیر ایکٹ مذکور کے اُسکے اصلی حیطہ مین درحالیکہ کوئی جزو حکمی قانون مذکور کا منجملہ اُن امور کے کسی امور کی بابتہ معرض اشتباہ مین ہو غور کرنا چاہیئے۔ لیکن تمہید مذکور جزو حکمی کو محدود یا وسیع نہین کرسکتی۔ درحالیکہ عبارت جزو حکمی کی صاف ہوتی ہے۔

تمہید قانون کا جزو حکمی نہین ہی۔ بحالت مشتبہ ہونے عبارت منشاء قانون دریافت کرنے اور اُس منشاء سے کسی دفعہ کی صحیح تعبیر کرنے مین تمہید سے مدد لیجاتی ہی۔ بحالت نہ ہونے اظہار صریحی یا کنایہ نا قابل غلطی کے حیطہ ایکٹ کا تمہید سے تجاوز نہین کرسکتا ہے بجز اُس صورت کے کہ متن ایکٹ مین کوئی نتیجہ مختلف باستعمال عبارت حکمی کے جو بلا غلش صاف ہو ظاہر کیا گیا ہو (دیکھی نوٹس الہ آباد ۱۹۰۱ء صفحہ ۶۵۔ اردو) مسٹر جسٹس محمود کا قول ہی کہ قانون کی تمہید ایک عمدہ وسیلہ اطلاع کا واسطے دریافت کرنے غرض و مقصد

واضعان قوانین وحیطہ قانون کاہی (رنید ابنام کونسلیا دیکلی نوٹس الہ آباد ۱۸۹۱ء صفحہ ۴۹۳ اُردو)

تعبیر معنے عبارت قانون

قانون کے معنے مین عبارت واثر قانون کا لحاظ ہوتا ہی - اگر لغوی معنے صاف ہون تو وہی معنے قرار دینے چاہئین - جبکہ عبارت مشتبہ ہوتی ہی تو منشار قانون کا لحاظ کیا جاتا ہی - اس امر کا بھی خیال رکھنا چاہئے کہ اُس قانون سے پہلے کیا قانون تھا اور اُسمین کیا نقص تھا اور قانون موجودہ نے اُس نقصان کی کیا تلافی کی - پھر وہی معنے قرار دینے چاہئین جن سے تلافی نقص زیادہ عمدہ ہوتی ہو -

ہر قانون کے ہر جزو کے معنے بلحاظ دیگر اجزار قانون قرار دینے چاہئین - اگر یہ مضمون ، احد چند قوانین ہون تو اُن سب کے معنے بامداد یکدگر لینے چاہئین گو وہ باوقات مختلف صادر ہوئے ہون - یہ بھی قیاس کر لینا چاہیئے کہ ہر قانون کے پاس ہونے کے وقت واضعان قوانین کو پہلے قوانین کا خیال ہوتا ہے ایکٹ مختلف ماخذ سے بنایا جاتا ہے اور مختلف اوقات پر مختلف اشخاص کی رائی سے اُس کی ترمیم وتنسیخ کیجاتی ہی - لہذا عموماً الفاظ کے معنے بلحاظ معانی اُن الفاظ کے لیئے جاتے ہین جنکے ساتھ وہ مستعمل ہوئی ہین عام قاعدہ ہی کہ اگر کوئی ایکٹ کسی شخص کے ذمہ کوئی فرض ڈالے اور وہ فرض بلا کسی اختیار کے ادا نہ ہوسکتا ہو تو وہ اختیار عطا شدہ خیال کر لیا جائیگا - اسی طرح اگر کسیکو کوئی چیز دیجائے تو جو اشیار اُس چیز کے استعمال کے واسطے ضروری ہین وہ بھی عطا شدہ سمجھی جاینگی - اگر کسی شے کا استعمال کسی خاص مطلب کے واسطے ہوا ہو اور اُس استعمال سے بلا غفلت کسیکو نقصان پہونچے تو وہ نقصان قابل نالش نہ ہوگا (ایکٹ معاہدہ مہتاب رائی صفحہ ۵ لغایتہ ۶ بحوالہ فیصلہ جات انگلستان وانسٹیٹوٹ سہ صفحہ ۳۳۰ وغیرہ)

قانون ایسے معاملات کے لیئے جو کثیر الوقوع ہین وضع کیا جاتا ہی - کارروائی واضعان قانون کسی خاص شخص کے لیئے یا کسی خاص معاملہ کے لیئے نہین ہوتی - بلکہ رفاہ عام کے لیئے ہوتی ہی اور اُسکا یہ منشار ہوتا ہے کہ ایسے قاعدے وضع کیئے جائین جن سے سب کو فائدہ پہونچے - یہ ناممکن ہے کہ کوئی مجموعہ قوانین یا ضابطہ خواہ وہ کتنی ہی صراحت وتفصیل کے ساتھ وضع کیا جائے ہر معاملہ پر جو انسان کے طریقے برتاؤ سے پیدا ہوسکے حاوی ہو یا جس سے ہر معاملہ کے لیئے کوئی قاعدہ ملسکے - کیونکہ طبائع انسان مختلف ہین اور نئے نئے معاملات روزمرہ پیدا ہوتے ہین اس لیئے سلسلہ قانون خالی از نقص نہین ہوسکتا (بیجناتھ صفحہ ۲۷)

تعبیر الفاظ قانون مین حاکم عدالت کا یہ فرض ہے کہ منشار واضعان قانون کو معلوم کرکے اُن الفاظ کی وہ تعبیر کرے کہ جس سے وہ منشار پورا ہوتا ہو - جب کسی قانون مین کوئی خاص قاعدہ نہو جو معاملہ

پیش شدہ عدالت سے متعلق ہوسکے تو مقدمہ کا فیصلہ بموجب عقل سلیم و قدرتی اصول انصاف دنیکنیتی کے ہونا چاہیئے (بردم صفحہ ۴۴)

یہ امر کہ وہ قدرتی اصول انصاف کیا ہین ہر شخص کی رائے صائب بنا سکتی ہی۔ مگر جب قانون نے کسی امر کا سوا اُسکے متعلقات کے تصفیہ کر دیا ہی تو اُس مین عدل (ایکویٹی) کا کچھ دخل نہین ہے۔ (رام پرشاد صفحہ ۳ بحوالہ اسٹوری جلد ۱ صفحہ ۱۰)

عام قاعدہ تعبیر یہ ہی کہ اگر الفاظ عام ہون نہ خاص اور محدود تو اُن کو مضمون سے مطابق کرنے کے لیئے محدود کرنا چاہیئے۔

اگر کوئی خاص منشار اُن الفاظ سے مقصود ہی تو وہی خاص تعبیر اُن الفاظ کی کیجائیگی یعنے اُن کے معنے اس مضمون کے لحاظ سے سمجھنا چاہیئن جو کہ واضعان قانون کے دماغ مین ہون اور اُن کی تعبیر اس مضمون کے مقصد پر محدود ہونا چاہیئے۔

جبکہ ایک عام لفظ بعد ایسے لفظ کے مستعمل ہوتا ہے جو کہ اُسی قسم کا ہی جیساکہ عام لفظ ہی مگر اُس کے معنے خاص اور محدود ہین تو وہ عام لفظ اُسی معنے مین تعبیر کیا جائیگا جبتک کہ خلاف اُسکی منشار ظاہر نہو۔ (میکسویل صفحہ ۴۰۵ و ۴۰۶)

معمولی معنے سے درگذر اُسیوقت ہوسکتی ہے جبکہ اُس سے غرض و اضعان قانون کی ظاہر نہ ہوتی ہو۔ اگرچہ الفاظ صاف ہی ہون تاہم یہ ضرور ہی کہ کل حصہ قانون پر غور کیا جائے کیونکہ وہ تعبیر زیادہ صحیح ہوگی جو مضمون اور نیز کل حصہ قانون کے مطابق ہو۔

اگر کسی دفعہ ایکٹ مین یہ لکھا ہو کہ اطلاع کسی فریق کو دینا چاہیئے تو اُس سے زبانی اطلاع بھی کافی ہوگی۔ لیکن اگر دفعات آیندہ مین یہ درج ہو کہ اُس اطلاع کی تعمیل کسی فریق پر ہونا چاہیئے تو اُس سے صاف ظاہر ہی کہ اُس دفعہ مین تحریری اطلاع سے مراد ہی (میکسویل صفحہ ۳۶)

حکم واضعان قانون کا اُن نتایج سے برآمد نہین کیا جاسکتا جو محض استعمال الفاظ پر بلا صریحًا محدود کرنے عبارت کے مبنی ہوتے ہین اور یہ قاعدہ بقوت مخصوص اُس موقع پر متعلق ہوتا ہی جہان حکم با ممانعت متن ایکٹ کے اُن الفاظ سے برآمد کیا جاتا ہے جو متعلق اُن امور کے ہوتے ہین جو ایکٹ کے اُس جبطہ کے علاوہ ہوتے ہین جنکا تمہید ایکٹ سے اظہار ہوتا ہے (ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۸۹۱ء صفحہ ۶۵۔ اُردو)

مسٹر جسٹس محمود کہتے ہین کہ مجکو کلیتًا تسلیم ہے کہ الفاظ مستعملہ قوانین کے معنے عمومًا اصلی اور معمولی

لینے چاہئین اور عدالتون کو قوانین و اضعان قانون کے تعبیر کرنے مین عام فہم معنے لفظون و فقرون کے اختیار کرنے چاہئین۔ لیکن اصول تعبیر مین ایک قید صریح لاحق ہوتی ہے جسکی تصریح پارک صاحب بیرن نے بمقدمہ برٹن بنام ریول (رپورٹ میسن و ولزلی جلد ۱۶ صفحہ ۳۰۶) کی ہی یعنے جب کبھی واضعان قانون عبارت اصطلاحی کو اپنے قانون مین استعمال کرین تو یہ خیال کیا جاتا ہی کہ اُنہون نے اُسکے معنے اصطلاحی لیئے ہین بجز اُس صورت کے کہ اُسکے خلاف صریحاً ظاہر ہو اور وجہ اُس اصول کی یہ ہی کہ ایسی عبارت اس غرض سے مستعمل ہوتی ہی کہ وہ دقتین رفع ہو جائین جو بعض الفاظ روزمرہ کے ایسے معاملات مین استعمال کرنے سے پیدا ہوتے ہین جو بنفسہ ٹھیک اور بلحاظ نوعیت اصطلاحی ہین۔ مثلاً معاملات استحقاق اراضی یا حصول حقیت یا دیگر معاملات قانونی کے۔ (گوپال پانڈے بنام پرسوتم داس انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۱۲۷)

جبکہ ایک فقرہ کے ایک سے زیادہ معنے ہو سکین تو یہ دیکھنا ضروری ہی کہ اُن معنون سے کیا اثر و نتایج پیدا ہونگے کیونکہ اکثر اثر و نتایج سے صحیح معنے الفاظ کے معلوم ہو جاتے ہین۔ بعض امور ایسے ہوتے ہین جنکی نسبت یہ خیال کیا جاتا ہے کہ واضعان قانون کا منشا نہ تھا۔ اگر کسی معنے سے ایسا نتیجہ نکلے تو اُس معنے کو ترک کرنا چاہیئے (میکسویل صفحہ ۹۵)

عام طور پر ایسی تعبیر کسی عبارت کی نکرنا چاہیئے جس سے کہ کوئی شخص اپنی ذمہ داری سے بری ہو سکے یا کوئی اپنے فعل بیجا سے فائدہ اوٹھا سکے (میکسویل صفحہ ۲۴۹)

ہر ایکٹ کے مستثنے کی تعبیر بسختی ہونا چاہیئے (میکسویل صفحہ ۳۵۶)

جب کسی قانون کی رو سے کسی فعل کی ممانعت کی گئی ہو تو ہر معاہدہ جو اُسکی نسبت کیا جائے ناجائز و کالعدم ہی (میکسویل صفحہ ۴۸۲)

قوانین نافذہ مین بلحاظ تغیر و تبدل عادات انسانی و تمدن ترمیم کی ضرورت واقع ہوا کرتی ہے اور قوانین موجودہ کی اکثر بذریعہ نظائر تشریح و تاویل۔ کبھی کسی ضرورت زمانہ سے بعض بعض دفعات کی ترمیم و تنسیخ بھی ہوتی ہے۔ قواعد جدید وضع و سرکلرات جاری ہوتے رہتے ہین۔ غرضکہ تھوڑے عرصہ مین ہر قانون و ایکٹ کے متعلق اسقدر متفرق مواد جمع ہو جاتا ہے کہ بغیر اُن سب پر نگاہ رکھے ہوے صرف ابتدائی احکام ایکٹ کے تصفیہ معاملات و انفصال مقدمات کے لیئے ہرگز کافی نہین ہو سکتی اسواسطے اُن منتشر ذرائع و متفرق مواد کو یکجا جمع کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ پس ترتیب و تیاری جدید کو عبارت تمہیدی قانون مین اجتماع و ترمیم کے نام سے تعبیر کیا جاتا ہی۔

قانون ہذا مین قواعد واحکام متعلق بحقوق کاشتکاران وزمیداران وتحصیل ووصول منافع منضبط کیئے گئے ہین - تمہید قانون ہذا مین اغراض ومقاصد قانون بیان کردیے گئے ہین -

باب ۱

مراتب ابتدائی

مختصر نام

دفعہ ۱ (۱) جائز ہی کہ یہ ایکٹ بنام ایکٹ قبضہ آراضی ممالک مغربی وشمالی مصدرہ ۱۹۰۱ء موسوم کیا جائے -

وسعت مقامی

(۲) یہ ایکٹ اولاً کل ممالک سے جو بوقت موجودہ زیر انتظام نواب لفٹنٹ گورنر بہادر ممالک مغربی وشمالی کے ہون - بجزان رقبہ جات کے جو ضمیمہ اول مین مندرج ہین متعلق ہوگا -

لیکن بہ پابندی احکام قانون بنگال نمبر ۳ سنہ ۱۸۶۲ء کے لوکل گورنمنٹ کو جائز ہے کہ بذریعہ اشتہار مندرجہ گزٹ کے ایکٹ ہذا کو کلاً یا جزاً تمام یا کسی رقبہ جات استثنائی مذکورہ بالا سے متعلق کرے - اور

آغاز

(۳) یہ ایکٹ تاریخ یکم جنوری سنہ ۱۹۰۲ء سے نافذ ہوگا -

شرح یہ دفعہ بجائے دفعہ ۱ - ایکٹ ۱۲ سنہ ۱۸۸۱ء کے قائم ہوئی ہے - قانون منسوخ شدہ کا نام قانون لگان ممالک مغربی وشمالی تھا - قانون ہذا کا نام بوجہ اسکے کہ اسکا اثر زیادہ تر اراضی پر ہے ایکٹ قبضہ اراضی ممالک مغربی وشمالی رکھا گیا (اسپیچ اونربیل ملر ۱۵ - نومبر سنہ ۱۹۰۰ء)

ایکٹ قبضہ اراضی کا اراضیات سکنی سے غیر متعلق ہونا

قانون سابق ایکٹ ۱۲ سنہ ۱۸۸۱ء کی دفعہ ۱ فقرہ ۳ کی روسے احکام ایکٹ مذکور اُس اراضی سے جو بوقت موجودہ مکانات سکونت یا کارخانہ جات یا اُن کے متعلق مکانات مین مشتمل ہون - جبتک کہ اراضی آسامیان زراعت پیشہ کو نہ دیجائے غیر متعلق قرار دئے گئے تھے - ایکٹ ہذا مین یہ جملہ استثنائی حذف کردیا گیا جس سے بادی النظر مین یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ اراضیات سکنی مذکورہ بالا سے بھی قانون ہذا متعلق ہوگا مگر تعریف اراضی مندرجہ ضمن ۲ دفعہ ۴ اور تمہید قانون ہذا دیکھنے سے وہ خیال دور ہوجاتا ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ یہ قانون بھی اراضیات سکنی سے غیر متعلق رہیگا -

بمقدمہ امیر حسن بنام گوبند ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۸۹۹ء صفحہ ۷۷ - انگریزی - کرایہ آراضی تحتی مکان مسکونہ

رعایا کو بلحاظ تعریف لگان متذکرہ دفعہ ۳- ایکٹ ۱۲ سنہ ۱۸۸۱ع لگان تجویز کیا گیا ہی- اُس فیصلہ کو تعریف اراضی ولگان متذکرہ دفعہ ۴- ایکٹ ہذا کے ساتھ دیکھنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ فیصلہ اب بے اثر ہے اور کرایہ آراضی تحتی مکان مسکونہ کو لگان متذکرہ ایکٹ ہذا نہین کہہ سکتے -

بمقدمات محمد اسمعیل خان بنام عبدالرشید خان بورڈ سیلکٹڈ ڈسیشن سنہ ۱۹۰۱ع صفحہ ۲۰۵ و محمد تقی بنام ولی محمد بیگل ریمبرنیسر جلد ۱ صفحہ ۱ فیصلہ بورڈ مال تجویز ہوا ہے کہ قانون لگان اراضی متعلقہ کوٹھی نیل سے گو اُسکے جزو مین ہی کاشت کیون نہ ہوتی ہو اور مکانات کارخانہ سے گو وہ بے مرمتی سے افتادہ پڑے ہوئے ہون متعلق نہین ہی-

بمقدمات راجہ شیام سنگہ بنام مہارانی پنچم سامی ہائی کورٹ رپورٹ الہ آباد سنہ ۱۸۶۶ع صفحہ ۶۴ و عظیم اللہ بنام سید امیر علی رپورٹ صدر دیوانی آگرہ سنہ ۱۸۶۴ع صفحہ ۴ و منوہر لال بنام گردہاری لال رپورٹ صدر دیوانی عدالت آگرہ سنہ ۱۸۶۳ع صفحہ ۱۲- نالشات لگان بابتہ متعلقہ مکان ولگان اراضی تحتی مکان قابل سماعت دیوانی تجویز ہوئی ہین-

کاشتکاران کو اختیار انتقال مکان مسکونہ نہ ہونا

بروئی تجاویز مقدمات سری گردہاری جی مہاراج بنام چھوٹے لال- انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۲۴۸ و امیر بیگم بنام بالک رام ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۹۰۱ع صفحہ ۲۰۱- انگریزی کاشتکار کو اپنے مکان مسکونہ واقع آبادی مین حق سکونت غیر قابل انتقال بروئے بیع یا رہن یا نیلام حاصل ہوتا ہے- مقدمہ محمد رفیع بنام تلہو سنگہ مندرجہ ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۹۰۲ع صفحہ ۱۴ مین اس اصول کی پابندی کی گئی -

تعریف قبضہ اور اوسکا جسمانی تصور

قبضہ کسکو کہتے ہین اور اُسکی نوعیت کیا ہی بلحاظ اصول قانون اس مقام پر لکھنا مناسب معلوم ہوتا ہی- لفظ قبضہ سے اصل مین کسی شئے کو بلا شرکت غیرے اپنی مرضی کے موافق برتنے کی قابلیت جسمانی کا تصور ظاہر ہوتا ہے- ملکیت سے بڑی امر اول غرض یہ ہوتی ہی کہ اس قابلیت کی حفاظت کیجائے- بقول سیوگنی صاحب اگر فقط اس جسمانی قابلیت ہی کا خیال کیا جائے تو از روئے قانون جو کچھ ہم قبضہ کی بابتہ کہہ سکتے ہین وہ سب ان فقرون مین شامل ہی کہ ”ہر شئے کا مالک اُسپر قابض ہونیکا حق رکھتا ہی- اور جس دوسرے شخص کو مالک قبضہ دیدیتا ہے تو اُسکو بھی یہی حق ملجاتا ہے- اور کسی شخص کا یہ حق نہین ہوسکتا- (محمد حسین صفحہ ۱۵۹)

قبضہ کا قانونی تصور

قبضہ از روئے قانون ایک ایسا واقعہ نہین سمجہا جاتا جو حق ملکیت کا نتیجہ ہے بلکہ وہ خود ایک حق سمجہا جاتا ہے- قبضہ سے خاص حالتون مین نہایت کارآمد نتائج قانونی پیدا ہوتے ہین- علاوہ ازین وہ قبضہ جسکی بابتہ قانون مین بحث کی گئی وہ سادہ جسمانی حالت نہین ہے- جسکو ہم تحویل کے لفظ سے

تعبیر کر سکتے ہین چونکہ قبضہ خود بذاتہ ایک حق ہے اور ایک واقعہ یا حالت ہی جس سے قانونی نتائج پیدا ہوتے ہین۔ اس لیئے قانون کی رو سے اُس کے متعلق قواعد وضع کیئے گئے جیسے ملکیت کے متعلق بنائے گئے ہین۔ جن سے معلوم ہوتا ہے کہ کس طریقہ سے قبضہ حاصل ہوتا ہے اور کس طرح جاتا رہتا ہے

(محمد حسین صفحہ ۱۶۰)

شخص جو دخیل اراضی بغیر حق ملکیت کے ہی ایک ایسا حق جائداد مین رکھتا ہی جو قابل توریث و انتقال جائز بمقابلہ اشخاص دنیا کے سوائے مالک حقیقی کے ہے کہ جو حق سوائے اسکے اور تاوقتیکہ اُسمین مالک حقیقی دست اندازی کرے بذریعہ دستاویز بعینہ اسی طرح منتقل کیا جا سکتا ہی جس طریق پر کہ وہ بشرط حق کے ناقابل اعتراض ہونے کے منتقل کیا جا سکتا ہے مقدمات اشر بنام ڈنلاک لارپورٹ ای کیو بی آے وسندہ بنام پاربتی انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۲ صفحہ ۱۵ وبندرا بن راوُحیندر بنام تارا چند برجی ویکلی رپورٹر کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۱۱۴ کا حوالہ دیا گیا (گوبند پرشاد بنام موہن لال انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲۴ صفحہ ۱۵۷)

ہندوستان مین زمین پر مزارعین کا قبضہ

ہندوستان مین ہمیشہ مزارع ایک رقم معین یا پیداوار کا حصہ معین ہر صورت مین مالک زمین کو دیتا ہے سلطنت انگریزی کے اوائل مین منتظمان انگریزی نے یہ فرض کر لیا کہ قانونی تعلق جو اس تعلق کی خارجی صورت سے ہندوستان مین ظاہر ہوتا تھا اسی قسم کا ہی جیسا کہ انگلستان مین۔ چنانچہ لارڈ کارنوالس اور جان شور دونون کا اتفاق ہے کہ اگر زمیندار کو مالک تسلیم کیا جائے تو کوئی وجہ نہین معلوم ہوتی کہ رعیت کو کسی قسم کا حق زمین مین دیا جائے۔ مگر کونسل واضعان قوانین نے مزارعان کی حفاظت ملحوظ رکھکر خاص حالتون مین حق دخیلکاری حاصل ہونیکی تدبیر کی۔ چونکہ ایک طرف تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ رعیت اپنی طرف سے قابض اراضی نہ سمجھا جائے بلکہ بطور نائب مالک کے قابض متصور ہو۔ اور دوسری طرف اُس کا حق دخیلکاری ایسا سمجھا گیا ہے جسکو وہ تمام دنیا کے برخلاف بلکہ مالک کے برخلاف بھی (نہ صرف بطور معاہدہ) عمل مین لا سکتا ہی تو اس سے نتیجہ نکلتا ہی کہ یہ حق دخیلکاری ہی اُن حقوق مین سے ہے جنکو حقوق پر ملکیت غیر یا حقوق آسایش کہتے ہین (محمد حسین صفحہ ۱۸۰ و ۱۸۱۔

قبضہ کے لیئے ضرور ہے کہ کوئی شے محسوس اور موجود ہو جسپر کہ قابض اپنے اختیار جسمانی کو عمل مین لائے

(محمد حسین صفحہ ۱۸۲)

زمیندار و آسامی کی مفصل تشریح و تعریف ذیل دفعہ ۴ مین ملاحظہ کیجئے۔

قانون بنگال ۲ ۱۷۹۵ء متعلق بہ علاقہ مہاراجہ بنارس ہے۔

تنسیخ

دفعہ ۲ (۱) قوانین یا ایکٹ ہاے مندرجہ ضمیمہ دوم اُس حدتک منسوخ کیئے جاتے ہین جسکی تصریح ضمیمہ مذکور کے خانہ سوم مین کی گئی ہی۔

(۲) جب یہ ایکٹ یا اُسکا کوئی جزو کسی ایسے رقبہ جات سے متعلق کیا جائیگا جو ضمیمہ اول مین مستثنے کردیئے گئے ہین تو کسی ایسے ایکٹ یا قانون کا جو رقبہ مذکور مین نافذ ہو۔ اُس قدر جزو از روے ایکٹ ہذا منسوخ ہوجائیگا جو اس ایکٹ کے یا اُس کے اُس جزو سے جو اس طرح متعلق کیا جائے جیسی کہ صورت ہو۔ خلاف ہو۔

(۳) اس ایکٹ کی روسے کسی قانون یا ایکٹ کی منسوخی کی وجہ سے کوئی ایسا طریقہ عمل جائز نہ ہوجائیگا۔ جو قانون یا ایکٹ مذکور کے نفاذ سے عین پہلے ناجائز تھا۔ اور اُس کی وجہ سے کوئی ایسا حق یا رعایت یا امر یا شئے ازسرنو قایم یا پیدا نہ ہوگا یا نہ ہوگی جو بوقت آغاز ایکٹ ہذا نافذ یا موجود نہو۔

(۴) قوانین یا ایکٹ ہای منسوخ شدہ از روے ایکٹ ہذا کے مطابق جو جو قواعد مرتب ہوتے ہون۔ اور تقررات کئے گئے ہون۔ اور حقوق حاصل ہوئے ہون۔ اور ذمہ داریان عائد ہوئی ہون۔ اور مقامات مقرر کیئے گئے ہون۔ جہانتک ہوسکے اور بغیر اسکے کہ ممالک مغربی وشمالی و اودہ کے ایکٹ عبارت عامہ ۱۸۸۷ء کی دفعہ ۱۱ کے احکام مین کچھ خلل پڑے ایسے سمجھے جاینگے کہ وہ اس ایکٹ کے مطابق مرتب ہوئے اور کیئے گئے۔ اور جاری اور عطا اور مقرر اور حاصل اور عائد و مقرر کیئے گئے۔

(۵) ہر ایسے قانون یا ایکٹ یا دستاویز کی جسمین کسی ایسے قانون یا ایکٹ کا حوالہ ہو جو اس ایکٹ کی روسے منسوخ کیا گیا ہے۔ یہ تعبیر کیجائیگی کہ اسمین اس ایکٹ کا یا اُسکے جزو متعلقہ کا حوالہ ہے۔

شرح یہ دفعہ بجاے دفعہ ۲۔ ایکٹ ۱۲ ۱۸۸۱ء کے ہے۔ اسکے ساتھ دفعہ ۳۔ ایکٹ ہذا بھی لائق ملاحظہ ہی اُسکو ایک جزو استثنائیہ دفعہ ہذا سمجھنا چاہیئے۔

وقت نفاذ قانون جدید کا اور اُسکا اثر زمانہ مابعد وماقبل پر

ہر ایکٹ اول لمحہ اُس دن سے نفاذ پذیر ہوتا ہے جسدن کہ وہ پاس ہوتا ہے بجز اُس صورت کے جبکہ بصراحت اُسمین کوئی خاص دن اُسکے نفاذ کے لیئے منضبط کیا گیا ہو (میکسویل صفحہ ۵۱۸)

گو قانون جدید مشتہر بہ گزٹ نہوا ہو مگر اپنے نفاذ کے دن سے واجب التعمیل ہوتا ہے (منبی بدن وغیرہ بنام تارنی چرن وغیرہ ویکلی رپورٹر کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۳۷۵)

عموماً قانون جدید کا اثر زمانہ آیندہ پر ہوتا ہے نہ زمانہ گذشتہ پر (بیجنا تھ صفحہ ۲۲ و بردم صفحہ ۳۴)
تعبیر قانون اس طرح کرنا چاہیئے کہ وہ معاملات مابعد سے متعلق کیا جائے نہ معاملات ماقبل سے۔
بشرطیکہ وہ معاملات ماقبل و نیز اُن معاملات سے جو متدائرہ ہوں صریح طور پر متعلق نہ کردیا جائے
(بردم صفحہ ۳۵)

قانون کے اثر ماقبل سے یہہ مراد ہی کہ اُس سے کسی استحقاق موجودہ پر اثر ہو یا اُس سے کوئی
فرض جدید قائم ہو یا اُس سے معاملات گذشتہ کی نسبت کوئی ناقابلیت یا عدم استحقاق پیدا ہو
عام قاعدہ یہ ہی کہ جبتک واضعان قانون نے یہ امر صاف و صریح طور پر ظاہر نہ کیا ہو کہ کسی
قانون کا اثر معاملات گذشتہ یا مقدمات متدائرہ پر ہوگا کوئی قانون معاملات گذشتہ پر
موثر نہ ہوگا (بیجنا تھ صفحہ ۲۲)

پس ظاہر ہے کہ زمانہ گذشتہ کے معاملات پر قانون جدید کا اثر ڈالنا خلاف اصول قانون انگریز
ہے۔ اسی بنا پر دفعہ ۳۔ ایکٹ ہذا موضوع کی گئی ہے۔

تنسیخ کا اثر

کسی ایکٹ یا قانون کی منسوخی کا اثر کسی ایسے امر یا کارروائی پر نہ پہونچیگا جو قبل نافذ الاثر ہونے ایکٹ
ناسخ کے کیا گیا ہو۔ یا شروع کی گئی ہو (دفعہ ۱۱۔ ایکٹ ۱ ۱۸۶۸ء قانون عبارات عامہ ممالک مغربی
و شمالی و اودہ) کوئی ایکٹ جب بذریعہ کسی دوسرے ایکٹ کے کلیتاً منسوخ کردیا جائے اور بعدہ
وہ ایکٹ ناسخ بھی منسوخ ہو جائے تو جبتک بہ الفاظ صریحی کوئی حکم ایکٹ اول الذکر کا بحال و قابل
نفاذ قرار نہ دیا گیا ہو تنسیخ ایکٹ ناسخ سے اُسکا بحال ہونا متصور نہ ہوگا (میکسویل صفحہ ۱۵۰ و انڈین
لا رپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۱۴۸)

قانون اس امر کی اجازت نہین دیتا کہ کوئی قانون بذریعہ احکام معنوی منسوخ یا ترمیم سمجھا جائے
جبکہ اُن احکام کی تعمیل بلا تنسیخ ممکن ہو۔ لیکن جب دو فقرہ باہم متناقض ہوں تو ماقبل فقرہ معنوی
طور پر مابعد سے منسوخ سمجھا جائیگا (بیجنا تھ صفحہ ۱۹ و ۲۰ و میکسویل صفحہ ۱۸۶ و ۱۹۰)

جب کسی اہل مقدمہ کو وجہ نالش حاصل ہو تو لازم نہین ہے کہ اُسکو یہ حق بھی حاصل ہو کہ وہ
اپنے استحقاق کا نفاذ بذریعہ اُس طریق ضابطہ اور عملدرآمد کے کرائے جو اُسکی نالش کے رجوع
کے وقت نافذ تھا۔ نامبردہ کو صرف یہ حق حاصل ہے کہ نالش کی پیروی مطابق اُس طریقہ کے
کرے جو اُس وقت عدالت کے واسطے جسمین ایسی نالش دائر ہو محکوم ہے۔ اور اگر کسی ایکٹ
کی رو سے وہ طریقہ ضابطہ بدل گیا ہو تو نامبردہ سوائے اس کے اور کوئی حق نہین رکھتا کہ مطابق

طریقہ تبدیل شدہ کے کارروائی کرے۔ تبدیلی قانون سے حق رسی معاہدہ یا فعل بیجا مین فرق نہین آتا نہ اس سے حق حاصلہ جاتا رہتا ہی۔ (سیکسویل صفحہ ۲۰۷ و گنگا سہائے بنام کشن لال انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۲۶۷)

تبدیل شدہ ضابطہ اُس حالت مین متعلق نہ ہوگا جبکہ اُس ضابطہ کی تعمیل سے اُن حقوق مین کوئی خلل واقع ہو جو کہ بموجب ضابطہ سابق کے کسی شخص کو حاصل ہوئے ہون (پرکاش کنور بنام مہابیر رشاد انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۵۸۲)۔

مابین دادرسی اور طریقہ حصول دادرسی کے فرق صریحی ہی دادرسی پر تبدیل ضابطہ کا کچھ اثر نہین ہو سکتا (بھولو سندری بنام راکھل چندر انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۵۸۳)

جبتک واضعان قانون کا منشا صاف وصریح طور پر ظاہر نہو قانون مابعد سے جسکے ذریعہ طریقہ کارروائی جدید قائم ہو قانون ماسبق خواہ مخواہ منسوخ نہین ہوتا (بیجنا تھ صفحہ ۲۰)

قوانین کی منسوخی تاوقتیکہ احکام قانون جدید و قانون ماسبق مین تناقض صاف اور ناقابل دفعیہ نہو ضمناً متصور نہین ہوسکتی (سیتاپتی بنام قیصرہ ہند انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۶ صفحہ ۳۲)

کسی ایکٹ مابعد کی رو سے کوئی استحقاق جو ایکٹ ماسبق کی رو سے ساقط ہوگیا ہو پھر زندہ نہین ہوسکتا (بھوانی رام بنام دولت رام انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۴۸۸)

ہندوستان کی لیجس لیٹو کونسل کا یہ طریقہ ہی کہ واضعان قانون بذریعہ ضمیمہ ہائے منسلکہ ایکٹ جدید کے اُن قانونون کو جنکو منسوخ کرنا منظور ہوتا ہے منسوخ کرتے ہین۔ مگر اسکے ساتھ ہی قانون جدید کی رو سے جملہ کارروائیات و اشتہارات و حکمنامجات و احکام و تقرر وغیرہ جو بذریعہ قانون منسوخ شدہ کے ہوئے ہون جائز قرار دیئے جاتے ہین اور یہ بھی لکھدیا جاتا ہے کہ جملہ قانونون مین جنمین قانون منسوخ شدہ کا حوالہ ہو یہ سمجھا جائیگا کہ گویا قانون نافذہ کا حوالہ دیاگیا۔ لیکن جملہ قوانین متعلقہ استحقاق مین یہ حکم دیدیا جاتا ہی کہ اُن کا اثر بجز اُس حد کے جو صراحتاً درج ہو استحقاق موجودہ پر نہوگا۔ جب واضعان قانون کا یہ منشا ہو کہ کوئی حکم قانون جدید متعلق کسی ایسی کارروائی کے ہو جو قبل نفاذ قانون جدید کے شروع ہوئی ہو تو وہ اُسکو بالفاظ صاف و صریح ظاہر کردیتے ہین (بیجنا تھ صفحہ ۲۱) ایکٹ ہذا کی دفعات ۲ و ۳۔ اسی اصول کے مطابق وضع کی گئی ہین۔

قیود نسبت پٹہ جات اور قرار دادہای متعلقہ قبضہ اراضی کے

دفعہ ۳ (۱) باوجود کسی امر مندرجہ دفعہ ۲ کے کوئی امر کسی ایسے پٹہ یا قرارداد کا جو کسی زمیندار یا آسامی کے درمیان تاریخ یکم اپریل سنہ ۱۹۰۱ء کو یا اسکے بعد ہوا آسامی مذکور کے کسی ایسے حق کو زائل یا محدود نکریگا جو اس ایکٹ کی رو سے عطا یا تسلیم کیا گیا ہے۔

(۲) بالخصوص اور بغیر اسکے کہ دفعہ ضمنی (۱) کے احکام کی عمومیت مین کچھ خلل پڑے کوئی امر کسی پٹہ یا قرارداد کا جو درمیان زمیندار اور آسامی کے یکم اپریل سنہ ۱۹۰۱ء یا اُس کے بعد ہو۔

(الف) آسامی کو مطابق ایکٹ ہذا کے آراضی مین حق دخیلکاری حاصل کرنیکا مانع نہ ہوگا۔

(ب) آسامی کے اُس حق کو دور یا محدود نہ کریگا کہ مطابق احکام ایکٹ ہذا کے ترقیات حیثیت آراضی کرے اور اُن کی بابتہ معاوضہ کا دعوے کرے۔

(ج) زمیندار کو اس امر کا مستحق نہ کریگا کہ آسامی کو سوائے بمطابقت احکام ایکٹ ہذا کے اور طرح بیدخل کرے۔

(د) آسامی کے اس حق کو دور نہ کریگا کہ مطابق احکام ایکٹ ہذا کے آراضی کو کاشت شکمی پر دے۔

(ہ) زمیندار کو یہ اختیار نہ دیگا کہ سوائے بمطابقت احکام ایکٹ ہذا کے اور طرح قرقی کرے۔

شرح یہ دفعہ جدید ہے۔ اس دفعہ کی روسے کل معاہدات وپٹہ جات نوشتہ یکم اپریل سنہ ۱۹۰۱ء یا اُسکے بعد کے تابع احکام ایکٹ ہذا ہونگے۔ جو مغائر احکام ایکٹ ہذا ہونگے گو وہ بروئے ایکٹ ۱۲ سنہ ۱۸۸۱ء جائز ہی کیون نہون ناقابل النفاذ ہونگے۔

قرارداد یا معاہدہ کے معنے واقسام

لفظ قرارداد متذکرہ دفعہ ہذا معاہدات تحریری وزبانی دونون پر حاوی ہے۔

قرارداد ترجمہ (ایگریمنٹ) کا کیا گیا ہے۔ قرارداد ومعاہدہ ہم معنی الفاظ ہین۔

معاہدہ ایک اقرار ہے جسکے ذریعہ دو فریق باہم اقرار اور قول وقرار کرتے ہین۔ ہر معاہدہ کے لیئے دو فریق ہوتے ہین ایک معاہد یعنے اقرار کنندہ۔ دوسرا معاہد لہ یعنے وہ فریق جس سے کہ اقرار کیا گیا ہے۔

سیوگنی کا قول ہی کہ معاہدہ وہ معاملہ ہی جو چند اشخاص باہم اپنے ارادہ کے اظہار متفقہ کی بنا پر کرتے ہین جسکی روسے اُن کے تعلقات قانونی مشخص ہوجاتے ہین۔ لیکن قبل اسکے کہ معاہدہ مین متعاقدین کو پابند کرنے کی طاقت پیدا ہو یہ ضرور ہے کہ چند ظاہری رسومات عمل مین لائے جائین مثلاً وہ معاہدہ دو گواہون کے روبرو کیا جائے۔ یا تحریری ہو۔ یا اُسپر مہر یا دستخط ثبت ہون

یا جبری کیا گیا ہو۔ (مارکبی صفحہ ۷۶)

ہربرٹ بروم کہتا ہی کہ معاہدہ یا قول و قرار جو باہم دو فریق کے ہوتا ہے یا تو تعمیلہ ہوگا یا تعمیل شدہ پھر وہ یا صریحی ہوگا یا معنوی۔ معاہدہ تعمیلہ وہ معاہدہ ہی جسمین ایک فریق کسی خاص امر کے کرنے یا نکرنے کا اپنے کو پابند کرتا ہے۔ معاہدہ تعمیل شدہ وہ معاہدہ ہی جسمین غرض معاہدہ کی تکمیل کی گئی ہو (کمنٹری اون کامن لا بروم صاحب صفحہ ۲۴۹)

معاہدہ صریحی وہ معاہدہ ہی جسکے شرائط معاہدہ کرنے وقت تحریر مین ضبط کرلیئے جائین یا صریحًا ذکر کر دئے جائین اور تسلیم کیئے جائین۔

معاہدہ معنوی وہ معاہدہ ہی جو صرف مفہوم قانون پر منحصر ہے یا جو عقل و انصاف سے پہچانا جاتا ہی در اصل مابین فریقین اُن شرائط کی بابت جن کے وہ پابند ہین کوئی اقرار نہین ہوتا۔ قانون اس قسم کے معاہدہ مین فریقین کے افعال ماسبقہ سے یہ ظاہر کرتا ہی کہ اُن کے وجوہات کیا ہونے چاہئین۔ ہر صورت مین معاہدہ معنوی حالات متعلقہ سے پہچانا جاتا ہے (دیباچہ قانون معاہدہ مہتاب رائے صفحہ ۳۴)

دربارہ معاہدات ہندوستان مین ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۲ء بہت صاف و جامع قانون ہے اور اکثر دفعات اُسکی رومن لا و انگلش لا و نیویارک سول کوڈ سے لی گئی ہین۔

دفعہ ۱ ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۲ء

بروئے دفعہ ۱۰ ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۲ء وہ تمام معاملات جو کسی شخص نیاز معاہدہ نے برضا و رغبت بدل جائز کے واسطے کسی غرض جائز سے کیئے ہون اور صریحًا قانون نے اُن کو کالعدم قرار نہ دیا ہو معاہدات ہین۔

اُردو ترجمہ ایکٹ معاہدہ مین لفظ (فری کنسنٹ) کا ترجمہ برضا و رغبت کیا گیا ہے (فری کنسنٹ) کے معنے ایسی مرضی کے ہین جو بلا کسی داب یا جبر کے ظاہر کیجائے۔

دفعہ ۲ ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۲ء

دفعہ ۲ ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۲ء مین انعقاد معاہدہ و فریق معاہدہ و صورت معاہدہ کا ذکر کیا گیا ہے۔ دفعہ مذکور کا مضمون حسب ذیل ہے

(الف) جب ایک شخص دوسرے سے کسی امر کے عمل مین لانے یا اجتناب کرنے کے لیئے اپنی مرضی اس مراد سے ظاہر کرے کہ اُس دوسرے شخص کی منظوری اُس عمل یا اجتناب کی نسبت حاصل ہو تو کہا جائیگا کہ اُس نے ایجاب (درخواست کیا)۔ اور

(ب) جب وہ شخص جس سے ایجاب کیا جائے اُس کی نسبت اپنی رضامندی ظاہر کرے تو کہا جائیگا

کہ وہ ایجاب قبول کیا گیا۔ ایجاب جسوقت قبول کیا جاتا ہے عہد ہو جاتا ہے۔

(ج) ایجاب کنندہ معاہد کہلاتا ہے۔ اور وہ شخص جو اُسکو قبول کرے معاہد لہٗ ہی۔

(د) جب معاہد کی خواہش پر معاہد لہٗ یا کوئی اور شخص کوئی امر عمل مین لایا ہو یا اُسکے عمل مین لانے سے اُس نے اجتناب کیا ہو یا عمل مین لائے یا اجتناب کرے یا کسی امر کے عمل مین لانے سے اجتناب کرنے کا وعدہ کرے تو ایسا عمل یا اجتناب یا وعدہ بدل عہد کہلائے گا۔

(ہ) ہر عہد و ہر اجتماع عہود جو باہم ایک دوسرے کے واسطے بدل ہو معاملہ ہی۔

(و) عہود جو ایک دوسرے کے بدل یا جزو بدل ہون عہود متقابلہ کہلاتے ہین۔

(ز) معاملہ جو از روئے قانون نافذ نہ ہوسکتا ہو معاملہ کالعدم کہلاتا ہے۔

(ح) معاملہ جو از روئے قانون نافذ ہوسکتا ہو معاہدہ ہے۔

(ط) ایک معاملہ جو اُس معاملہ کے فریقین مین سے ایک یا زیادہ کی مرضی پر قانوناً نافذ ہوسکتا ہو لیکن دوسرے کے یا دوسرون کی مرضی پر نہ ہوسکتا ہو تو وہ معاہدہ ممکن الانفساخ ہی۔

(ی) معاہدہ جو از روئے قانون ساقط النفاذ ہو جائے وہ بروقت ساقط النفاذ ہو جانے کے کالعدم ہو جاتا ہے۔

بروئے دفعہ ۱۱۔ ایکٹ مذکور ہر وہ شخص مجاز معاہدہ ہے جو بعمر بلوغ مطابق اُس آئین کے جسکا وہ تابع ہے پہونچ گیا ہو اور جو بحالت صحت نفس و ثبات عقل ہو اور از روئے کسی آئین کے جسکا وہ تابع ہے معاہدہ کرنے کے ناقابل نہ ہو۔

عمر بلوغ

باشندگان برٹش انڈیا کی عمر بلوغ کا قانون ۹ ۱۸۷۵ء ہے جسکی دفعہ ۳ کی رو سے ہر نابالغ جسکی ذات یا جائداد یا دونون کے لیئے کوئی ولی بجز ولی دور انمقدمہ حسب منشار باب ۳۱ مجموعہ ضابطہ دیوانی کے کسی عدالت مجاز سے قبل پورا ہونے اُس کی عمر کے اٹھارہوین سال کے مقرر ہوا ہو اور ہر نابالغ جسکی جائداد کی نگرانی کورٹ آف وارڈس نے اپنے تحت مین قبل اُس عمر کے لی ہو جسوقت کہ اپنی عمر کا اکیسوان سال تمام کرچکے ایسا متصور ہوگا کہ بعمر بلوغ پہونچ گیا۔ اور ہر دوسرا شخص جب پورے اٹھارہ برس کا ہو چکا ہو تو بالغ سمجھا جائیگا۔

بروئے دفعہ ۲۔ ایکٹ ۹ ۱۸۷۵ء دفعہ ۳۔ ایکٹ مذکور کا اثر معاملات متعلقہ نکاح۔ مہر۔ طلاق۔ تبنیت۔ یا کسی اور مذہبی رواج و رسوم پر نہین ہے۔ ان معاملات مین ہر شخص اپنے مذہبی قانون کا پابند ہوگا۔

عمر بلوغ مختلف اقوام و ممالک مین یکسان نہین ہے۔ توانین انگلینڈ کی رو سے بلوغ کا وقت اختتام اکیسوان
سال عمر کا ہے۔ بروئے دھرم شاستر بنارس بالاپن (نابالغی) کا زمانہ سولہوین برس تک شمار ہوتا ہے
(وتک میان۔ ادہیائے ۴۔ اسلوک ۷۴ و مین جتہد ولا صفحہ ۱۰۷)
بنگالہ مین جگنا تھ و سری کرشن شارحان دای بھاگ پندرہ سال۔ رگھونندن سولہ سال عمر بلوغ قرار دیتا ہے
(کول بروکس ڈائجسٹ جلد ۱ کتاب اول ترجمہ اشلوک ۱۸۸)

بموجب شرع محمدی ہر شخص بالغ ہے کہ جسکے نشانات بلوغ ظاہر ہون۔ اگر نشانات بلوغ ظاہر نہون تو سولہوین
سال تک زمانہ نابالغی رہتا ہے۔ لیکن امام محمد و امام ابو یوسف نے پندرہوین سال کے اخیر روز کو اختتام عمر نابالغی
کا دن قرار دیا ہے اور یہی قول ہدایہ مین مفتی بہ قرار دیا گیا ہے (ٹیگور لا لیکچر صفحہ ۵۶۵)
بموجب خاص شرائط قانون کل معاہدات نابالغان صرف اُن کی مرضی پر قابل انفساخ ہین اور قبل یا بعد بلوغ
مابین میعاد قانونی وہ ایسے کل معاہدات کو منسوخ کرا سکتا ہے (شوشی بھوشن بنام جدو ناتھ انڈین لا رپورٹ
کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۵۵۲)

معاہدہ نابالغ بذاتہ کالعدم نہین ہے البتہ اُسکی مرضی پر قابل انفساخ ہے۔ (بہاری لال بنام ہنی لال انڈین
لا رپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۴۰۴)

صحت نفس وثبات عقل

صحت نفس وثبات عقل اُسوقت کہا جائیگا جبکہ بروقت انعقاد معاہدہ وہ قابلیت اُسکی رکھتا ہو کہ نوعیت معاہدہ
کو سمجھے اور عقلاً تمیز اِس بات کی کرے کہ وہ معاہدہ اُسکے اغراض پر کیا اثر رکھتا ہے اور کیا کیا ذمہ داریان اُسکے
اوپر عائد کرتا ہے۔ جو شخص بیشتر فاتر العقل رہتا ہو اور گاہ گاہ بحالت صحت نفس وثبات عقل تو وہ بزمانہ
صحت نفس وثبات عقل معاہدہ کر سکتا ہے (دفعہ ۱۲۔ ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۲ء)
ہر شخص بغرض ذمہ داری اپنے افعال کے بحالت صحت نفس وثبات عقل متصور ہوتا ہے۔ بشرطیکہ اسکے خلاف
نہ دکھایا جائے (بردم صفحہ ۱۵)
ہندو اور مسلمان عورات ناقابل معاہدہ نہین ہین۔ شادی کا کوئی اثر اُن کی ذاتی جائداد پر نہین پہونچتا
بموجب انگریزی کامن لا کے عورت منکوحہ اپنے کو صرف اُسقدر معاہدہ سے پابند کر سکتی ہے جہانتک اُسکی
جائداد جداگانہ سے تعلق ہے۔ (پالک صفحہ ۷۰۷)
کوئی شخص بوجہ شادی کے جو یکم جنوری سنہ ۱۸۶۶ء کے بعد ہوئی ہو اپنی جائداد کی نسبت وہ فعل کرنے کے
ناقابل نہ ہوگا جسکو وہ کر سکتا بشرطیکہ اُسکی شادی نہ ہوئی ہو (دفعہ ۴۔ ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۶۵ء)
دفعہ ۴ مذکورہ صدر صرف اُنہین لوگون سے متعلق ہے جو برٹش انڈیا کے اندر مستقل سکونت رکھتے ہون۔

(دفعہ ۴۴ - ایکٹ ۱۰ ۱۸۶۵ء)

عورات ازدواج شدہ کی جائداد کا ایکٹ نمبر ۳ ۱۸۷۴ء بھی لائق ملاحظہ ہی -

بدل

قانون معاہدہ مین گو غرض و بدل دو علٰحدہ علٰحدہ چیزین بیان کی گئی ہین مگر فی الواقع غرض و بدل ایک ہی چیز ہی اور یہ اختلاف اسمار ایک ہی چیز کو دو مختلف نگاہون سے دیکھنے کے سبب ہی - فریقین انتقال جائداد مین سے جو ایک کے لیئے غرض ہے وہ دوسرے کے لیئے بدل ہی (قانون معاہدہ کننگھم صاحب صفحہ ۱۰۸)

بدل یا غرض اُسوقت ناجائز متصور ہو گی جبکہ وہ قانوناً ممنوع ہو یا باعث سقوط حکم قانون ہو یا مبنی پر فریب ہو یا جس سے دوسرے شخص کی جائداد یا ذات کو صریحاً یا حیلتاً ضرر پہونچتا ہو یا جسکو عدالت خلاف تہذیب یا خلاف مصلحت عامہ سمجھے - (دفعہ ۲۳ - ایکٹ ۹ ۱۸۷۲ء)

اگر جزو کسی غرض یا بدل کا ناجائز ہو تو معاہدہ بھی از سر تا پا کالعدم ہی (دفعہ ۲۴ - ایکٹ ۹ ۱۸۷۲ء)

غرض ناجائز یا بدل ناجائز

اگر بوقت انعقاد معاہدہ فریقین کی غرض ناجائز تھی یا ایک فریق کی غرض ناجائز تھی اور دوسرا اُس سے واقف تھا تو معاہدہ کالعدم ہوگا - اگر ایک فریق کی غرض ناجائز تھی یا غرض ناجائز سے واقف تھا اور دوسرا ناواقف - تو ایسا معاہدہ شخص ناواقف کی مرضی پر ممکن الانفساخ ہے -

کوئی نالش ایسے معاہدہ کی بنا پر نہین ہو سکتی ہے جسکا بدل بطور خود خراب ہے یا قانوناً ممنوع ہی - غرض کا ناجائز ہونا بوقت معاہدہ دکھایا جاتا ہے (کاشی ناتھ بنام بندرابن انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۹۴۴ و جگناتھ بنام رام دیال انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۷۹۱)

زبانی شہادت بہ ثبوت اس امر کے کہ غرض یا بدل کسی معاہدہ کا ناجائز ہے قابل مقبولی ہی (انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۳ صفحہ ۱۵۰)

ناقابلیتین

مارکبی صاحب اپنی کتاب اصول قانون مین بیان کرتے ہین کہ دیوانگی - عدم واقفیت - غلطی - بدمستی - صغر سنی - جبر وہ ناقابلیتین ہین جو معاہدہ کو کالعدم کر دیتے ہین -

دیوانگی کے لفظ مین جملہ اقسام کی بیماریان فتور ذہن یا عقل کے شامل ہین -

بدمستی معاہدہ کو کالعدم کر دیتی ہی بشرطیکہ نشہ ایسا ہو کہ اُسکو یہ نہ معلوم ہو کہ مین کیا کر رہا ہون - اور میری افعال کے نتائج کیا ہونگے - داب ناجائز کی تعریف دفعہ ۱۶ و فریب کی دفعہ ۱۷ و خلاف بیانی کی دفعہ ۱۸ قانون معاہدہ (۹ ۱۸۷۲ء) مین کی گئی ہے -

فریب

فریب کی وجہ سے معاہدہ کالعدم نہین ہے - بلکہ اُس شخص کی مرضی پر قابل انفساخ ہے جسکو فریب دیا گیا ہے وہ شخص جسکو فریب دیا گیا فریق ثانی سے جبراً تعمیل معاہدہ کرا سکتا ہی (کر صفحہ ۵)

فریب کا ثبوت دینا چاہیئے نہ قیاس پر عمل ہونا چاہیئے (راج نرائن بنام روشن لال ویکلی رپورٹر کلکتہ

جلد ۲۲ صفحہ ۱۲۴ وکبیرالدین بنام جوگل ساہا ویکلی رپورٹر کلکتہ جلد ۲۵ صفحہ ۱۳۴)
محض ایسے شبہ سے جس سے کوئی خاص نتیجہ نہ نکلتا ہو کوئی بنا رفریب قایم نہین ہوتی - مگر مضبوط قیاسات
سے عدالت انصاف وقانون دونون فریب خیال کرلیتے ہین - (رام پرشاد بحوالہ اسٹوری جلد ۱ صفحہ ۱۸۷)
بمعاملہ فریب واقعات شہادت ایسے ہونے چاہئین جس سے ایک معقول طبیعت کو تسکین ہوجائے -
(متھرا پانڈے بنام رام رچ تواری بنگال لا رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۱۰۸)
کوئی شخص اپنا یا اپنے مورث کا فریب ثابت نہین کرسکتا (لکھی نرائن بنام تارامنی ویکلی رپورٹر کلکتہ جلد ۲
صفحہ ۹۲ وکالی پرشاد بنام دیال کرسٹو ویکلی رپورٹر کلکتہ جلد ۱۳ صفحہ ۸۷) نہ کوئی شخص اپنے مورث کی لکھی ہوئی
دستاویز کو بوجہ کارروائی فریبی مورث کے منسوخ کراسکتا ہی (گوپال نرائن بنام گنگا پرشاد ویکلی رپورٹر
کلکتہ جلد ۱۹ صفحہ ۲۰۷) مدعا علیہ اپنا اور مدعی کا فریب اُس معاہدہ مین بیان کرسکتا ہے جسکی بنا پر مدعی
دعویدار ہے (سنکھتا بنام گندھورام ویکلی رپورٹر جلد ۱۲ صفحہ ۲۶۴)
بارثبوت فریب کا اُسپر ہی جو فریب کا ہونا بیان کرے (لوجنت لو بنام ساماگرو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ
قیاس ہمیشہ خلاف فریب کے کرنا چاہیئے (برووم صفحہ ۹۱۱)
مگر جہان عورات پردہ نشین سے تکمیل معاہدہ کرانا چاہا جائے وہان بارثبوت اس امر کا کہ اُس عورت کو بخوبی
معاملہ بخوبی سمجھا دی گئی ہے اور وہ اثر ونتیجہ معاملہ کو سمجھ گئی ہے اور معاملہ برضا ورغبت اُس کے ہوا ہے
بذمہ مدعی ہے (مریم بی بی بنام سکینہ انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۴ صفحہ ۸)

تعبیر دستاویز معاہدہ

ہر دستاویز کی ایسی وسیع تعبیر کرنا چاہیئے جس سے حتی الامکان دستاویز بیکار نہ ہوجائے اور نیز متعاقدین
کا منشا رحاصل ہو (بیچناتھ صفحہ ۲۵۶ وشیورتن بنام مہیپال کنور انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۲۵۸)
اور کوئی لفظ یا کوئی جزو اُس کا بیکار نہ ہوجائے اور وہ تعبیر معقول وقرین عقل ہو اور جہانتک قانوناً
ممکن ہو مفید وحسب منشا رمتعاقدین ہو (برووم صفحہ ۵۲۲)
جج کا یہ فرض ہے کہ معقول ذریعہ اور وجوہ سے منشا رفریقین کی تعمیل کرے (ہیمومل میری بنام بربٹین انڈین لا رپورٹ
بمبئی جلد ۷ صفحہ ۱۸۳)
ہر دستاویز کے ہر فقرہ کی تعبیر صحیح طور پر بلحاظ اُس فقرہ کے ہوگی جو اُسکے بعد وماقبل ہے (کالی داس ملک
بنام کنھیالال پنڈت کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۱۲۱)
ہر دستاویز کی تعبیر اُسکے اصل معنے مین کیجائیگی بشرطیکہ مضمون دستاویز یا ارادہ متعاقدین سے اسکے خلاف
نہ پایا جائے (برووم صفحہ ۵۳۲)

بحالت نہ ہوتے کسی ابہام کے کوئی ایسی تفسیر نہ کیجائیگی جو خلاف صریح الفاظ دستاویز کے ہو (کنج بہاری بنام پریم چند انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۴۴۰ و کنہیا بنام ہیں لال انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۰ صفحہ ۴۹۵)

کسی مضمون یا عبارت یا الفاظ سے وہ شے جو اور طرح پر جائز ہے ناجائز نہیں ہوجاتی (بجنسہٖ صفحہ ۴۹۱)

محض غلط بیان متعلق شناخت کسی جائداد سے دستاویز ساقط نہیں ہوتی (بجنسہٖ صفحہ ۴۹۳)

نیت فریقین کی الفاظ مستعملہ سے بشرطیکہ وہ صاف ہوں دریافت کرنا چاہیئے جب الفاظ مستعملہ مبہم ہوں تو اُن کی تفسیر بلحاظ اُس عمل فریقین کے ہونا چاہیئے جسمیں کہ اُنھوں نے بعد تحریر دستاویز عملدرآمد کیا ہے۔

(چھٹن لال بنام چیتر دہاری ویکلی رپورٹر کلکتہ جلد ۱۹ صفحہ ۴۳۲)

قانون کبھی اس امر کو جائز نہ رکھیگا جس سے کسی قانون کے احکام باطل ہوتے ہوں (بنگال لا رپورٹ جلد ۹ صفحہ ۴۲)

تعریف پٹہ و دیگر احکام متعلقہ پٹہ شرح دفعہ ۳۳ - ایکٹ ہذا میں ملاحظہ کیجئے۔

وجہ قائم کئے دفعہ ۳ کی

بروقت پاس ہونے ایکٹ ہذا اس دفعہ پر مباحثہ ہوا اور اعتراض کیا گیا کہ اصولاً قانون جدید کا اثر اُس کے نفاذ کے بعد سے ہونا چاہیئے نہ معاہدات و اقرارات ماقبل پر - آونریبل مسٹر اپوٹس نے جواب دیا "بیشک بطور قاعدہ عام قوانین اس طور پر وضع کیئے جانے چاہییں کہ اُن کا اثر زمانہ آیندہ سے نہ کہ زمانہ گذشتہ سے قرار دیا جائے - مگر حالات سے صورتیں بدل جایا کرتی ہیں اور اس قسم کے معاملات پر کئی موقعوں پر اس امر کی ضرورت پائی جاچکی ہے - کہ ایکٹ کا اثر زمانہ گذشتہ سے قرار دیا جائے - اسکی تمثیل ایکٹ قبضہ اراضی بنگال کی دفعہ ۱۰ ہے" آونریبل پریسیڈنٹ بہادر نے فرمایا "اُن معاہدات میں کچھ حرمت نہیں ہے جو بعض مالکان آراضی اپنی آسامیوں سے جبراً کرا رہے ہیں اور نیز اس وجہ کہ معاہدہ سخت اور ایسا ہے جو عمل میں آنا نہیں چاہیئے تھا - بعض زمیندار گورنمنٹ کی اغراض کے خلاف کارروائی کر رہے ہیں۔

دفعہ ۲ مسودہ (جو اب دفعہ ۳ ہے) اُن عام وجوہ کی بنا پر داخل کی گئی جن سے گورنمنٹ کو یہ اندیشہ ہوا کہ بعض گروہ زمینداران مسودہ کے احکام کو بے اثر کر دینگے - اس جدید دفعہ کے احکام کا داخل کرنا اس وجہ سے تجویز کیا جاتا ہے کہ گورنمنٹ کے پاس ثبوت موجود ہے کہ اس قسم کی کارروائی کی خاص خاص کوششیں کیجاچکی ہیں - میرے ہاتھ میں ایک ایسا پٹہ موجود ہے جو ۲۹ جون ۱۹۰۱ء کو بعد اسکے کہ مسودہ کو سیلکٹ کمیٹی نے ترمیم کرکے طے کر دیا تھا تحریر کیا گیا اسمیں ایسی شرائط درج ہیں جو بالخصوص اُن حقوق کے اثر کو زائل یا باطل کرتی ہیں جو رعایا کو ہر ایسے امر کی نسبت عطا کی گئی ہیں اور جو اس ترمیم میں جسکی نسبت یہ تحریک ہے درج ہیں (گورنمنٹ گزٹ اضلاع ممالک مغربی شمالی و اودھ حصہ ۵ صفحہ ۳۴۴ لغایت ۵۴۴ مطبوعہ ۳ دسمبر ۱۹۰۱ء)

دفعہ تعریفی

دفعہ ۴ - اس ایکٹ میں بجز اسکے کہ مضمون یا قرینہ عبارت میں کوئی امر اسکے خلاف ہو -

(۱) کل ایسے الفاظ و عبارت کی نسبت جن سے کسی حق یا استحقاق یا مرافق واقع اراضی کا رکھنے والا ظاہر کیا گیا ہو۔ خواہ وہ حق یا استحقاق یا مرافق ملکیت دوسری قسم کا ہو۔ یہ سمجھا جائیگا کہ اُن سے وہ اشخاص بھی مراد ہین جو بطور اسکے متقدمین اور اُسکے جانشینون کے اُسکے حق یا استحقاق یا مرافق کے رکھنے والے تھے اور ہونگے۔

(۲) لفظ آراضی سے مراد وہ آراضی ہے جو کاشتکاری کے اغراض کے واسطے اٹھائی جائے یا قبضہ مین رکھی جائے۔

(۳) لفظ لگان سے مراد وہ چیز ہے جو کسی آسامی کو بابتہ ایسی آراضی کے جو اُسکے قبضہ مین ہو یا بابتہ باغات یا تالابون یا حقوق چرائی یا پیداوار کے جمع کرنے۔ یا حقوق جنگل یا مچھلی کے شکارگاہون کے یا آب پاشی کے لیئے استعمال کرنے کے یا مثل اسکے کسی اور حق یا شی کے نقد یا جنس مین ادا یا حوالہ کرنی ہو۔

(۴) لفظ۔ ادا۔ اور اُن دیگر الفاظ مین جو اس لفظ ادا اور اُسکے مصدر سے بنتے ہین۔ جہان وہ بہ تعلق لگان کے استعمال کیئے گئے ہین۔ لفظ ”حوالہ“ اور وہ دیگر الفاظ جو اس لفظ اور اسکے مصدر سے بنتے ہین داخل ہین۔

(۵) لفظ۔ زمیندار۔ سے وہ شخص مراد ہے جسکو اور لفظ۔ آسامی۔ سے وہ شخص مراد ہے جس سے لگان قابل ادا ہوتا ہے۔ یا اگر کوئی معاہدہ صریحی یا معنوی نہ ہوتا تو قابل ادا ہوتا اور لفظ۔ آسامی۔ مین ٹھیکہ دار داخل ہے مگر مرتہن حقوق ملکیت یا معافیدار لگان داخل نہین ہے۔

(۶) لفظ۔ ٹھیکہ دار۔ مین مستاجر اور ٹھیکہ رکھنے والا حقوق ملکیت کا داخل ہے۔

(۷) لفظ۔ آسامی شکمی۔ سے مراد ایسا آسامی ہے۔ جسکو آراضی کا قبضہ کسی ایسے شخص سے ملا ہو جو صرف آسامی کا استحقاق اس آراضی مین رکھتا ہو مگر حقدار قبضہ مستقل یا ٹھیکہ دار نہو

(۸) لفظ۔ معافیدار لگان۔ مین ایسا شخص داخل ہے جس کے قبضہ مین آراضی بعوض خدمت کے ہو۔

(۹) لفظ۔ جوت۔ سے مراد ایک قطعہ یا زیادہ قطعات آراضی ہین جو ایک ہی نوعیت کے قبضہ یا ایک ہی پٹہ یا قرارداد کی بنا پر قبضہ مین ہو یا ہون۔

(۱۰) لفظ۔ سال زراعتی۔ سے مراد وہ سال ہے جو تاریخ یکم جولائی کو شروع ہوتا ہے اور تیسوین جون کو ختم ہوتا ہے۔

(۱۱) الفاظ - رجسٹری شدہ - مین مصرحہ ازروئے احکام دفعہ ۹ - داخل ہی -

(۱۲) الفاظ - ترقی حیثیت آراضی - سے مراد بہ تعلق آسامی کی جوت کے ہر ایسا کام ہی - جسکے سبب سے اُس جوت کی مالیت لگان مین قابل لحاظ اضافہ ہوجائے - اور جو اُس جوت کی حالت اور اُس غرض کے مناسب ہو - جسکے واسطے وہ آراضی اُٹھائی گئی - اور جو اگر اُسی جوت پر کیا یا بنایا گیا ہو تو یا تو صریحاً اُسی کے نفع کے واسطے کیا یا بنایا گیا ہو یا وہ کیئے یا بنائے جانے کے بعد ایسی حالت مین کردیا گیا ہو کہ اُس آراضی کو صریح نفع اُس سے پہونچے - اور بہ پابندی احکام مندرجہ بالا الفاظ مذکورہ مین امور ذیل داخل ہین -

(الف) بنانا نالابون اور کنوؤن اور پانی کی نالیون اور دیگر کامون کا واسطے جمع کرنے باہم پہونچانے یا تقسیم کرنے پانی کے بہ اغراض زراعت - اور

(ب) بنانا ایسے کامون کا جو آراضی سے پانی کے نکاس کے لیئے یا آراضی کو طغیانی سے بچانے کے لیئے یا اراضی کو پانی کے کاٹ یا پانی سے اور طرح کے نقصان سے بچانے کے لیئے ہون - اور

(ج) لگانا درختون کا اور بنانا (زراعت کے لائق کرنا) یا صاف کرنا یا گھیرنا یا برابر کرنا یا بلند کرنا یا پشتہ یا باندہ باندہنا آراضی کا - اور

(د) جوت پر یا اُسکے عین قرب وجوار مین سوائے مقام آبادی دیہہ کے اور جگہہ ایسی عمارتونکا بنانا جو اُس جوت کے استعمال یا دخل مین آسایش یا منفعت ہونے کے لیئے درکار ہون اور

(ہ) اُن کامون سے جنکا ذکر اوپر ہوا کسیکی تجدید کرنا یا اُسکو از سر نو بنانا یا اُس مین تبدیل یا اضافہ کرنا - لیکن ان الفاظ ترقی حیثیت آراضی - مین نیچے لکھے ہوئے کام داخل نہین ہین

(و) ایسے چندروزہ کنوئین یا پانی کی نالیان یا پشتے یا باندہ یا آراضی کو برابر کرنے یا گھیرنے کے کام یا اور کام یا ایسی خفیف تبدیلیان یا مرمتین ان کامون کی جو آسامی معمولی طور سے کاشتکاری کا کام کرنے مین کیا کرتے ہین -

(ز) بجز اسکے کہ آراضی متعلقہ کے مالک کی رضامندی تحریری سے بنایا یا کیا جائے - ہر ایسا کام جسکی وجہ سے کسی اور ایسی آراضی کی مالیت مین درحقیقت کمی ہوجائے جو اُسی مالک کی ملکیت ہو

(۱۳) الفاظ - بورڈ - اور عدالت مال - اور - مہتمم بند وبست - اور - عہدہ دار مال - اور - اسسٹنٹ کلکٹر - اور تحصیلدار - اور مالگزاری - اور محال - اور سیر - اور نابالغ کے فرداً فرداً وہی معنے ہین جو ایکٹ مالگزاری اراضی ممالک مغربی وشمالی واودہ سنہ ۱۹۰۱ع مین

مقرر کیئے گئے ہین۔

شرح :۔ دفعہ بجائے دفعہ ۴۔ ایکٹ ۱۲ سنہ ۱۸۸۱ء کے ہے۔ اس مین تعریفات بہت وضاحت کے ساتھ بیان کی گئی ہین اور بعض تعریفات جدید ہین۔

ضمن ۱-۳-۴-۵ بلحاظ ایکٹ قبضہ آراضی پنجاب (۱۶ سنہ ۱۸۸۷ء) دفعہ ۴ و ایکٹ قبضہ آراضی ممالک متوسط دفعہ ۳۔ ضمن ۹ بلحاظ ایکٹ قبضہ آراضی ممالک متوسط دفعہ ۳۔ اور ضمن ۱۰ بلحاظ ایکٹ قبضہ آراضی بنگال دفعہ ۳۔ اور ضمن ۱۲ بلحاظ ایکٹ قبضہ آراضی پنجاب دفعہ ۴ ضمن ۱۹ و ایکٹ آراضی بنگال دفعہ ۳ قائم کیگئی ہی ضمن ۱۔ اس فقرہ کے اثر سے قابضان وحقداران آراضی اپنے مورثون ومتقدمین کی ذمہ داریون کے پابند قرار دئے گئے ہین۔ یہ ضمن زمیندار کاشتکار دونون سے متعلق ہے۔ لفظ جانشین مین ہر ایک شخص داخل ہے جو قانونًا یا رواجًا قائم مقام جائز ہو۔

ورثار کاشتکار کی ذمہ داری بابتہ لگان ڈگری مورث

ہائی کورٹ الہ آباد دنے بمقدمات لیکھراج سنگہ بنام رائے سنگہ انڈین لارپوٹ الہ آباد جلد ۱۴ صفحہ ۱۸۳ و مہاراج بنارس بنام دیپ سنگہ ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۹۰۶ء صفحہ ۸۸۔ انگریزی تجویز کردیا ہے کہ ورثار کاشتکار متوفی آراضی کاشت متوفی تابع بارلگان واجب الادا پاتے ہین۔ اور ایسی نالشات قابل سماعت محکمہ مال ہین۔ وہ ورثار کاشتکار متوفی جن کے قبضہ مین اراضی کاشت متوفی نہ آئی ہو صرف بقدر متروکہ کاشتکار متوفی جو وراثتًا اُنھون نے پایا ہو ذمہ دار ہونگے۔

بورڈ مال نے بتقلید فیصلہ لیکھراج سنگہ بنام رائے سنگہ مذکورہ بالا بمقدمہ رائے بہادر مہابیر پرشاد نراین سنگہ بنام لالہ دین وبندا منفصلہ ۱۴۔ جنوری و ۲۸ مارچ سنہ ۱۹۱۰ء فائل نمبر ۱ سنہ ۱۹۱۰ء تجویز کیا ہے کہ کاشتکار جانشین اپنے باپ کا ہوتا ہے اس بقایا لگان کا جو دوران حیات اُسکے باپ مین واجب الادا ہوئی ہو ذمہ دار ہے۔ بحالت عدم ادار لگان واجب مع سود کے نامبردہ صاف طور پر مستوجب بیدخلی اُس آراضی کاشت سے ہے جسکی بابتہ بقایا لگان واجب الادا ہوئی ہو۔ گو ڈگری بقایا لگان بحیات اُس کے باپ کے صادر ہوئی ہو۔

دخیلکاری کو بذریعہ وراثت قبول کرلینے سے ذمہ داری ادائے جملہ فرائض کی پیدا ہوجاتی ہے جو اس استحقاق سے متعلق ہین جو اُسکے حاصل ہونے کے وقت موجود ہو اور اُن فرائض مین سے ادا کرنا جملہ بقایا لگان کا جو اُسوقت جائز طور پر باقی ہے ایک فرض ہے۔ یہ امر غیر ضروری ہے کہ آیا ڈگری کاشتکار متوفی کے عین حیات حاصل کی گئی ہے یا بمقابلہ اُسکے وارث کے۔ ذمہ داری اُسکے ادا کی ہر صورت مین وارث پر ہے۔ اس تجویز مین فیصلہ منتخب بورڈ مال نمبر ۶ سنہ ۱۹۱۰ء سے اختلاف کیا گیا۔

ملکیت وحق کی تعریف

اس ضمن مین الفاظ ملکیت ۔ وحق ۔ استعمال کیئے گئے ہین لہذا ان دونون لفظون کی تشریح وتعریف کرنا بغرض بصیرت ناظرین مناسب معلوم ہوتا ہے ۔

ملکیت

ملکیت اگر اسکے عام اور وسیع معنے لیئے جایئن تو یہ لفظ اول درجہ کی صفت مجردہ ہے ۔ اس لفظ مین ایک شے اور ایک شخص کا تصور شامل ہے ۔ اور اس لفظ سے اُس شخص کی حالت ظاہر ہوتی ہے جسمین بلاشرکت غیرے وہ حقوق مجتمعاً پائے جاتے ہین جو اُسکو کسی شے پر حاصل ہین اور جنکو وہ برخلاف تمام دنیا کے کام مین لاسکتا ہے (محمد حسین صفحہ ۱۴۹)

ایسی ملکیت مطلق جسکا اوپر بیان کیا گیا شاذ ونادر موجود ہوتی ہے اور اکثر اس لفظ کا استعمال اُس شخص کی حالت ظاہر کرنے کے لیئے کیا جاتا ہے جسمین اُن حقوق کا ایک حصہ پایا جاتا ہے مثلاً مین ایک گھڑی کا مالک مطلق ہون ۔ مین نے اُسکو صراف کے پاس گرو رکھدیا اس لیئے وہ بہت سے میرے حقوق مجھسے جدا ہوگئے جنکو اُسوقت جبکہ گھڑی میرے پاس تھی حقوق ملکیت کہا جاتا تھا لیکن تاہم مین گھڑی کا مالک ہون اور مرتہن مالک نہین ہے (محمد حسین صفحہ ۱۵۰)

صرف وہ حقوق ہی جو ملکیت کے تصور مین جمع ہوگئے ہین علیحدہ علیحدہ اور مختلف شخصون مین منقسم نہین ہوتے اس طرح سے کہ ہر ایک شخص کے حقوق دوسرے شخص کے حقوق سے مقید رہین بلکہ وہ مدت جبتک یہ حقوق موجود رہنے چاہیئن کم یا زیادہ ہوسکتی ہے ۔ ممکن ہے کہ ان حقوق مین سے کوئی حق یا سب کے سب حقوق چند سالون تک قائم رہین یا تاحیات کسی شخص کے لیئے یا دوام کے لیئے مثلاً اگر مین ایک قطعہ آراضی کا مالک ہون تو مین حق راہ روی جو ایک جزو ملکیت ہے تمہین یا تمہارے ورثار کو ہمیشہ کے لیئے دے سکتا ہون ۔ اور اسی طرح مین کسی اور شخص کو اُسکی حیات تک زمین بغرض کاشت بتحریر پٹہ دے سکتا ہون ۔ علی ہذا لگان آراضی وصول کرنے کا حق اور تمام حقوق مرافق ملکیت ایک مدت معین کے لیئے ایک اور شخص کے پاس رہن کرسکتا ہون ۔ لیکن باوجود اسکے بھی مین ہی مالک کہلاؤنگا ۔ اور اسکا باعث اغلباً یہ ہے کہ اگرچہ مین نے تمام حقوق ومرافق منتقل کردئے گو مدت معین کے لیئے کیئے ہون لیکن اور سب اشخاص کے حقوق کا ماخذ مین ہی ہون اور جبکہ یہ حقوق جداگانہ ختم ہوجایئن گے تو مین بدستور سابق مالک بنجاؤنگا (محمد حسین صفحہ ۱۵۱)

شروع مین ہر شخص کہ جس نے بمجرد کسی قطعہ اراضی افتادہ کے ایک جزو کو کام مین لانا شروع کیا وہ اُسکا مالک تاوقتیکہ اسکا قبضہ رہا متصور ہوا ۔ لیکن جب آبادی اور انسان کی تعداد بڑھتی گئی تو واسطے رفع نزاع اور قایم رکھنے انتظام کے یہ ضرور ہوا کہ ہر شخص کو نہ صرف قبضہ بلکہ اُس

شئے کی نسبت جسپر وہ قابض تھا در اصل استحقاق ملکیت دیا جائے - پس اس بنا پر بموجب قانون ہر ملک کی جائداد غیر منقولہ و منقولہ مین استحقاق ملکیت قایم کیا گیا - جملہ مہذب ملکون مین اسوقت کوئی شئے خواہ منقولہ ہو یا غیر منقولہ ایسی نہین جو خالی از استحقاق ملکیت ہو (بیجناتھ صفحہ ۲۷، ۲۸)

الفاظ ملکیت آراضی جن معنی مین کہ ہندوستان مین مستعمل ہوتے ہین وہ معنے بعض امور اہم مین اُن معانی سے مختلف ہین کہ جن مین یہ الفاظ انگلستان مین کام مین آتے ہین - ہندوستان مین یہ رواج قدیم سے چلا آتا ہی کہ مالکان آراضی کو بجز چند حقوق محدودہ کے وہ حقوق جو مالکان آراضی کو انگلستان مین حاصل ہوتے ہین حاصل نہین ہوتے - شروع مین تو ہر قابض آراضی کو یہ استحقاق حاصل تھا کہ اپنی آراضی کو کاشت کرے اور پیداوار کا ایک جزو سرکار وقت کو دے - چنانچہ یہ طریقہ ابتک بمبئی - مدراس - برار - حیدرآباد و ریاست ہائے جنوبی ہند مین جاری ہے - اور وہان کا طریقہ بجائے زمینداری کے رعیت داری کہلاتا ہی - ہندوستان شمالی مین اس وجہ سے کہ ایک قوم فاتح نے قوم مفتوح پر بوجھ ڈالا اور نیز اور مختلف اسباب سے استحقاق متعلقہ آراضی بذریعہ داخل ہونے ایک جماعت مالکان اعلیٰ تر درمیان گورنمنٹ اور کاشتکار کے زیادہ پیچیدہ ہوگیا - اور یہ امتیاز گورنمنٹ انگریزی کے فعل سے اور بھی پختہ ہوگیا - پس استحقاق بقبضت کے دو حصے ہوگئے - ایک قبضہ کاشتکارانہ کہ جس سے مراد اُس شخص کے قبضہ سے ہے جو آراضی کو در اصل کاشت کرے اور بذریعہ زر نقد یا جزو پیداوار کے لگان ادا کرے - دوسرے قبضہ زمیندارانہ کہ جس سے یہ مراد ہے کہ وہ شخص کاشتکار سے لگان وصول کرے اور گورنمنٹ کو ایک جزو لگان بطور مالگزاری کے دے - یہ فریق آخر الذکر مالک یا زمیندار کہلاتا ہے - یہ طریقہ زمینداری کل شمالی ہندوستان یعنے پنجاب و اضلاع مغربی و شمالی و اودہ (اضلاع متحدہ صوبہ آگرہ و اودہ) و بنگال و اضلاع متوسط مین جاری ہی (بیجناتھ صفحہ ۳۰ و ۳۹)

حق — حق ایک ایسا لفظ ہی جس کی صورت مجردہ مین تعریف کرنی نہایت مشکل ہی - اس لفظ کا تصور اسوقت آسانی سے ہو سکتا ہے جبکہ یہ لفظ کسی خاص تعلق یا مجموعہ تعلقات کو ظاہر کرتا ہی - ہر ایک حق ایک فرض یا وجوب کے مقابلہ مین ہوتا ہی - اور کوئی حق موجود نہین ہو سکتا جبتک کہ اُسکے مقابلہ مین کوئی فرض یا وجوب نہو - برعکس اسکے یہ ضرور نہین ہے کہ ہر فرض اور وجوب کے مقابلہ مین کوئی حق ہو (محمد حسین صفحہ ۴۴ و ۴۷)

آراضی — ضمن ۲ قانون ہذا مین آراضی سے مراد صرف وہی آراضی ہے جو باغراض کاشتکاری دیجائے - یا کاشتکار کے قبضہ مین ہو - اغراض کاشتکاری ایک وسیع لفظ ہے - اسمین علاوہ جوتنے بونے کے دیگر ضرورتین متعلق بہ کاشتکاری مثل کھلیان وغیرہ بھی شامل ہین علاوہ اغراض کاشتکاری کے دوسرے اغراض مثل مکان سکونتی یا کارخانجات تجارتی کے لیئے اگر آراضی قبضہ مین رکھی جائے تو وہ اس تعریف مین

داخل نہ ہوگی - باغ کا نصب کرنا البتہ داخل تعریف ہذا ہے۔

پتھر یا کنکر کھودنا اغراض زراعت مین آراضی کا استعمال کرنا نہین ہے (سالک رام بنام کبیر اُ ویکلی رپورٹر کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۴۰۰)

ایک رجسٹری شدہ پٹہ بغرض بنانے مکان اور قائم کرنے کارخانہ کوئلہ کے ایسا پٹہ نہین ہے جو اغراض زراعت یا چرائی کے لیئے ہو (انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۹ صفحہ ۴۰۹)

آراضی افتادہ مین جو بغرض کاہ چرائی کسی کاشتکار کے قبضہ مین ہو حق دخیلکاری پیدا نہین ہوتا۔ ہان اگر وہ مزروعہ کر لیجائے تو تاریخ مزروعہ کر لینے سے حق کاشت اُسمین پیدا ہوجائیگا - اور اُس تاریخ سے بارہ سال کی مدت گذرنے پر کاشتکار کو حق دخیلکاری حاصل ہوگا (گرورسہائے بنام جانکی پرشاد منتخب فیصلجات بورڈ مال ۱۹۰۶ء صفحہ ۳)

لفظ قبضہ مین واقعی اپنا قبضہ اور نیز ایسا قبضہ جو بذریعہ دوسرے شخص کے قبضہ واقعی کے ہو شامل ہے قبضہ مین رکھے جانے کے مفہوم مین از خود قبضہ کر لینا ہی داخل ہے دفعہ ۴۳۔ ایکٹ ہذا الائق ملاحظہ ہے

آراضی کی تعریف

لفظ آراضی مین نہ صرف سطح زمین شامل ہے بلکہ ہر شے جو زمین کے اوپر یا نیچے ہو - پس وہ شخص جو کسی آراضی کو حاصل کرے اُسکے اوپر کی جملہ اشیا مثل درختان و مکانات و چشمے و پیداوار کا قابض ومالک بہ تحفظ حقوق دیگر اشخاص جو اُس آراضی کے متعلق ہون اُسوقت تک متصور ہوگا جبتک کہ اُسکا حق متقابضت آراضی مین باقی رہے۔ اسی اصول پر ہر کاشتکار اپنی بیدخلی کے وقت زراعت استادہ کے پانے کا مستحق قرار دیا گیا ہے - اگر زمیندار اُسکو لینا چاہے تو بعد ادائے معاوضہ لے سکتا ہے۔ معاوضہ ترقی حیثیت آراضی مین بھی یہ ہی اصول ملحوظ رکھا گیا ہے۔

وہ شے جو آراضی پر اس طرح لگائی جائے کہ جس سے یہ قیاس پیدا ہوتا ہو کہ وہ اس سے دائمی طور پر پیوستہ کی گئی ہے تو وہ شے اصلی مالک کو منتقل ہوجائیگی مثلاً ملکیت درختان باغ نصب کردہ کاشتکار بعد بیدخلی کاشتکار بجانب زمیندار منتقل ہوجاتی ہے اور ہر ایک کاشتکار باستثناء کاشتکاران حقدار قبضہ مستقل یا شرح معین غیر مجاز انتقال درختان باغ وغیرہ نصب کردہ خود بہ ملحوظی رواج مقامی قرار دیا گیا ہے (بھوجا بنام راجہ بانسی انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۴۷۱ و رام بہارت بنام سالک رام انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۵۶۸ و قاسم میان بنام بندہ حسین انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۱۶۶ و اجودھیا ناتھ بنام ستیل پوری انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۵۶۷ و لالمن بنام مٹھولال انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۱۹۰ و دیوکی نندن بنام دھیان سنگھ انڈین لارپورٹ

الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۴۶۴ و جوگل بنام دیوکی نندن انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۸۸ و امداد خاتون بنام بھاگیرتھ انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۰ صفحہ ۹۵ و مسماۃ کونسلیا بنام گلاب کنور انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۲ صفحہ ۲۹۷) مگر اس عام کلیہ سے امور ترقی حیثیت آراضی متذکرہ ضمن ۱۲ دفعہ ہذا مستثنیٰ ہین۔

اگر وہ شے عارضی طور پر لگائی گئی ہے تو اصلی مالک کو منتقل نہ ہوگی اُسکا مالک و متصرف غصب کنندہ ہی رہیگا جیسے زراعت استادہ۔

لگان

ضمن ۱۳ لفظ لگان کی تعریف بہت وسیع کی گئی ہے اور اسکی ضرورت بھی تھی۔ بلحاظ تعریف لگان مندرجہ ایکٹ ۱۲ سنہ ۱۸۸۱ء لفظ لگان مین خدمت بھی شامل تھی۔ مگر اب خدمت داخل تعریف لگان نہین رکھی گئی۔ لگان وہی چیز ہے جو آسامی آراضی کے قبضہ یا استعمال کے معاوضہ مین بذریعہ نقد یا جنس کے زمیندار کو ادا کرے۔ جس شخص کے قبضہ مین آراضی بعوض خدمت ہو وہ معافیدار لگان حسب ضمن (۸) دفعہ ہذا کہلائیگا۔ اور لفظ (آسامی) مین حسب فقرہ ۲ ضمن ۵ داخل نہ ہوگا۔

تعریف لگان مین الفاظ (کسی اور حق یا شے کی) قابل لحاظ ہین۔ ان الفاظ سے مراد ایسے حقوق یا اشیا ہین جو مثل پیداوار باغ یا تالاب کے ہون جیسے موجھ۔ سرکرہ۔ تپائی وغیرہ۔

جنس لفظ عام ہے اسمین غلہ اور دیگر پیداوار آراضی داخل ہے۔

(ادا یا حوالہ کرنی ہو) سے مراد ادا بروئے معاہدہ و حوالگی بروئے حکم قانون دونون مراد ہین اور اسمین حسب دفعہ ۱۰۰۔ بذریعہ منی آرڈر یا بذریعہ ایجنٹ اور حسب دفعہ ۱۱۱۔ عدالت مین داخل کرنا شامل ہے۔

بیشتر یہ امر تنازعہ تھا کہ نالشات بابۃ دلاپانے پیداوار سالانہ باغات بالعوض لگان داخل تعریف لگان ہوکر محکمہ مال مین مسموع ہوسکتی ہین یا نہین۔

ہائی کورٹ الہ آباد کے متضاد فیصلے اس بحث پر صادر ہوتے آخر کو بمقدمہ مہابیر بنام شیو دیال ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۸۸۸ء صفحہ ۲۳۲۔ اور دو رام سرن بنام الرکھ رائے ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۸۹۲ء صفحہ ۲۴۴۔ اردو تجویز کیا گیا کہ پیداوار سالانہ باغ جو قابض باغ زمیندار کو ادا کرتا ہو۔ ایک لگان ہے اور دعوے اُسکے دلاپانے کا محکمہ مال مین ہوگا نہ دیوانی مین۔

بورڈ مال ممالک مغربی و شمالی نے بھی بمقدمہ بہادری پرشاد بنام بھیم سین منتخب فیصلہ جات بورڈ مال ۱۸۹۲ء صفحہ ۳۔ ایسا ہی تجویز کیا ہے۔ مگر جبکہ صرف بہار باغ کا ٹھیکہ دیا جائے یا درختان متفرق کی بہار کا

ٹھیکہ دیا جائے تو اُس زرٹھیکہ کو لگان نہین کہین گے اور اُسکے دلاپانے کا دعوے دیوانی مین ہوگا - کیونکہ یہ روپیہ مدعا علیہ سے بابتہ مقابضت کسی آراضی کی کاشت کے نہین لیا جاتا بلکہ بقیمت اشجار درخت شدہ ہے (صاحب سیکرٹری آف اسٹیٹ فار انڈیا ان کونسل بنام ہندرا بن ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۸۸۲ء صفحہ ۵۲۳ - اُردو -) کرایہ آراضی تحتی مکانات مسکونہ یا کارخانجات داخل تعریف لگان نہین ہے -

زمیندار و آسامی

ضمن ۵ - بروئے ضمن ہذا زمیندار وہ ہے جسکو قانوناً یا بروئے معاہدہ لگان قابل ادا ہوتا ہے - آسامی وہ ہے جس سے قانوناً یا بروئے معاہدہ لگان وصول ہو - جبتک کوئی شخص مستوجب ادائے لگان نہو آسامی نہین کہا جا سکتا - جسوقت شخص مستحق وصول لگان شخص ذمہ دار لگان سے زر لگان وصول کرلے فوراً مابین اُن کے رشتہ زمیندار و آسامی قایم ہوجاتا ہے - یہ ہی اصول دفعہ ۳۴ - ایکٹ ہذا مین ملحوظ رکھا گیا ہے - شخص ذمہ دار ادائے لگان کے لگان ادا نہ کرنے سے اُسکی حیثیت آسامی نہین جاتی رہتی - (مظہر رائے بنام رام گت سنگھ انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۸ صفحہ ۲۹۰)

ضامن کسی کاشتکار کا بابتہ زر لگان واجب الادا داخل تعریف آسامی نہین ہے نہ اُسپر عدالت مال مین نالش ہوسکتی ہے (بھگوان چندر رائے چودہری بنام مانک بی بی انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۳۸۲)

بحالت غیر حاضری کسی شخص کے اُسکے شریک بحیثیت اُسنا اگر اُسکی آراضی کو کاشت کرین تو وہ آسامی نہ کہی جاینگی نہ اُنکو حق دخیلکاری اپنی آراضی زیر کاشت مذکورہ بالا مین حاصل ہوگا (سندر رام بنام مجال الیگل ریمبر نیر جلد ۳ ۱۸۸۳ء صفحہ ۳۵ فیصلہ جات بورڈ مال)

قابض ناجائز کے مقابلہ مین زمیندار نے ڈگری مداخلت پائی مگر قبضہ غاصب بدستور رہا تو وہ شخص غاصب کاشتکار متصور نہ ہوگا اور نہ ڈگریدار بحیثیت زمیندار اُسپر نالش بقایا لگان محکمہ مال مین کرسکتا ہے - (بختاور سنگھ بنام امراؤ سنگھ منتخب فیصلہ جات بورڈ مال ۱۸۸۹ء صفحہ ۱۱۲ - فایل نمبر ۱۱۱ ۱۸۸۶ء)

ایک نالش بابتہ دلاپانے زر رہن کے دائر ہوئی - رہن نامہ مین یہ شرط تھی کہ مرتہن کو بالعوض سود کے قابض جائداد مرہونہ کردیا گیا اور اسی روز ایک پٹہ از جانب مرتہن بنام راہن مساوی اُس تعداد کی جو سود سالانہ زر رہن تھا لکھا گیا - زر لگان مندرجہ پٹہ ادا نہین ہوا - مدعی نے اُسی کو بنا ءِ دعوے قایم کرکے نالش دائر کی - ہائی کورٹ نے بلحاظ نوعیت معاملہ و نیت فریقین رہن نامہ و پٹہ کو ایک ہی معاملہ تجویز کیا اور قرار دیا کہ پٹہ محض اس غرض سے دیا گیا تھا کہ طریقہ ایصال زر سود مین آسانی ہو نہ کسی دوسری غرض سے - فریقین مین تعلق راہن و مرتہن کا ہے نہ کاشتکار و زمیندار کا (الطاف علیخان بنام للتا پرشاد ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۸۹۰ء صفحہ ۲۰۱ - انگریزی) مگر بمقدمہ چمن لال بنام بہادر سنگھ

ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۹۰۱ء صفحہ ۹۵ جبکہ بروز تحریر رہن نامہ منفعتی مرتہن نے راہن کو جائداد مرہونہ کا ٹھیکہ
دیکر دستاویز قبولیت اُس سے حاصل کرلی تھی جسمین اقرار ادا زر لگان سالانہ مساوی دو اقساط ششماہی
مین اور بحالت وعدہ خلافی معہ سود فیصدی ۱۲ ر ماہواری تھا تجویز ہوئی کہ رہن اور پٹہ دو جدا گانہ معاملات ہیں
دستاویز قبولیت ایک ٹھیک قرارداد مابین کاشتکار و زمیندار ہے۔ لگان واجب الادا کا دعوے برُوئے
قبولیت مذکور صرف محکمہ مال مین ہو سکتا ہے نہ دیوانی مین۔ فیصلہ مقدمہ الطاف علیخان بنام للتا پرشاد
متذکرہ بالا بیمنر کیا گیا۔ اور مقدمہ حسن جان بیگم بنام کیدار ناتھ منفصلہ ۸۔ اپریل ۱۹۰۶ء مطبوعہ ویکلی
نوٹس الہ آباد ۱۹۰۱ء صفحہ ۱۰۹ کی تقلید کی گئی۔ مقدمہ آخر الذکر مین تجویز کیا گیا تھا کہ معاملہ مابین فریقین
یعنے رہن انتفاعی کا وقوع پذیر ہوکر جائداد مرہونہ کا پٹہ منجانب مرتہن راہن کو دیا جانا ایک ایسا معاملہ ہے
جو بالعموم اس جزو ہندوستان مین وقوع مین آتا ہے۔ ایسے پٹہ کا منجانب مرتہن بحق راہن عطا کیا جانا
ہمیشہ نہ صرف عدالت ہائے دیوانی و مال صوبجات ہذا مین بلکہ عدالت ہائے صوبجات سے باہر بھی بطور
ایک معاملہ پٹہ کے سمجھا گیا ہے۔ اور اس معاملہ سے مابین فریقین وہی رشتہ پیدا ہو جاتا ہے
جو زمیندار و کاشتکار مین ہے۔
بمقدمہ مہابیر سنگھ بنام احسن اللہ ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۹۰۱ء صفحہ ۵۳ تجویز ہوا کہ ایک مزارعہ آراضی
واقع دیہہ کی طرف سے ایک جزو حصہ آراضی دیہہ مذکور کو خرید کر لینا اُسکو حیثیت کاشتکاری سے
علیحدہ نہین کرتا۔ اسکی ایسی خریداری سے دیگر حصہ داران کے حقوق واقع آراضی مذکور زائل
نہین ہو جاتے۔ وہ بقدر اُن کے حصص کے انکا مزارعہ رہیگا۔
بمقدمہ جواد الحق بنام رام داس سا ہا انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۴ صفحہ ۱۴۳ تجویز ہوا کہ کوئی ایسا
قانون موجود نہین ہے جس کی رو سے منجملہ چند مالکان آراضی کے ایک مالک حیثیت کاشتکار تابع
دیگر مالکان رکھنے سے ممنوع ہو جو کہ عام جائداد سے علاقہ رکھتی ہو۔
اگر کوئی زمیندار کسی آسامی سے لگان اپنی آراضی زراعتی کا وصول کرنا چاہتا ہے تو ایام قبضہ داری
آسامی مین اُسکو یا تو آسامی سے معاہدہ بابتہ لگان واجب الادا کے کرنا چاہیئے۔ یا لگان بذریعہ درخواست
حسب ایکٹ لگان مقرر کرا لینا چاہیئے۔ اگر لگان مقرر نہ ہوا ہو تو زمیندار بعد اختتام قبضہ داری کے
اپنی ایسی آسامی پر عدالت دیوانی مین نالش خسارہ بابتہ استعمال دخل نہین کر سکتا مقدمات
مندرجہ انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۵۱۵ و جلد ۱۶ صفحہ ۲۰۹ و جلد ۱۹ صفحہ ۱۰۵ پر حوالہ ہوا
و مقدمات برجیاون سنگھ بنام مہدی علی ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۹۰۶ء صفحہ ۴۵۸۔ اُردو و رنجیت سنگھ

بنام دیوان سنگھ ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۹۰۵ء صفحہ ۴۹۵ - اُردو سے اختلاف کیا گیا (دیبی سنگھ بنام محمد اسمعیل ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۹۰۵ء صفحہ ۳۰ - انگریزی)

زمینداروں نے کاشتکاران کو بطور بیجا بیدخل کرکے آراضی پر اپنا قبضہ کرلیا - کاشتکاران نے کوئی استغاثہ مابین میعاد چھ ماہ حسب دفعہ ۹۵ ضمن (ن) نہین کیا بعدہ باختیار خود جبکہ میعاد استغاثہ گذر چکی تھی آراضی پر اپنا قبضہ کرکے زمیندار کو بیدخل کردیا - نالش مداخلت منجانب زمینداران تجویز ہوئی کہ کاشتکار اپنے استحقاق و حیثیت آسامیانہ کو اب پیش نہین کرسکتے وہ اپنے استحقاق کاشتکارانہ کو اپنے افعال و سکوت سے زایل کرچکے - اب کوئی تعلق کاشتکار و زمیندار مابین اُن کے باقی نہین -

(ولیپ رائے بنام دیو کی رائے ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۹۰۵ء صفحہ ۲۴۶ - انگریزی)

ایسا شخص جو کسی آراضی زراعتی سے بموجب حکم باضابطہ بیدخل کیا گیا ہو اور پھر دخل کرلے مجرم جرم مداخلت بیجا مجرمانہ بموجب دفعہ ۴۴۷ تعزیرات ہند کے ہے (قیصر ہند بنام بیکارام ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۹۰۵ء صفحہ ۶)

آسامی دخیلکار کی وفات پر اُس شخص نے جس نے بیان کیا کہ مین مستحق وراثت آراضی مقبوضہ دخیلکاری متوفی ہوں حکام مال سے بذریعہ درخواست متذکرہ دفعہ ۱۰۲ - ایکٹ مالگذاری آراضی ممالک مغربی و شمالی کے تبدیلی اسمار کی اپنے حق مین کرالی اور نیز دخل آراضی مقبوضہ کا حاصل کیا تب زمینداران نے عدالت دیوانی مین نالش بیدخلی نامبردہ اس بیان پر رجوع کی کہ وہ محض غاصب ہے اُسکو استحقاق وراثت کاشتکار متوفی حاصل نہین ہے اور نہ مابین اُس کے اور مدعی کے تعلق زمیندار و کاشتکار کا ہے تجویز ہوئی کہ ایسی نالش مناسب طور پر عدالت دیوانی مین رجوع کی گئی اور وہ کسی عدالت مال مین رجوع نہین ہوسکتی ہے -

فیصلہ حکام مال مشعر اجازت تبدیلی نام بحق مدعا علیہ بطور امر تجویز شدہ موثر نہین ہے مقدمہ سوبرنی بنام بھگوان خان انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۹ صفحہ ۱۰۱ متمیز کیا گیا (نیاور بنام بارہ مل انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲۴ صفحہ ۱۵۳)

اگر مرتہن رہن نامہ انتفاعی اراضی مقبوضہ ساقط الملکیت پر دخیل کرا دیا گیا ہے اور باعتبار اُسکی آراضی مقبوضہ کا پٹہ شکمی دیتا ہے یا لگان اصلی کاشتکاران سے وصول کرتا ہے تو وہ آیندہ نالش اصلی کاشتکاران پر بابتہ لگان بطور اصل مستحق ایصال لگان کے دائر کرسکتا ہے اور اصلی کاشتکاران کو اختیار نہین ہے کہ اُسکے حق پانے لگان سے انکار کرین مقدمہ کیشو تواری بنام

بابولال تواری فیصلہ جات منتخب بورڈ مال نمبر ۲ ۱۹۰۸ء او مینز کیا گیا۔
فرق درمیان دخل اُن کاشتکاران کے جو براہ راست اصل آسامی سے قبضہ حاصل کرین اور ان شخصون کے جو بموجب کسی معاہدہ موقوعہ ساتھ مرتہن کے قابض ہین پیدا کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے اگر رہن کا دخل آراضی مقبوضہ پر کرا دیا گیا ہے اور وہ اُسکو دیگر شخصون کو پٹہ شکمی پر دیتا ہے تو ایسے شخصون کو اختیار نہین ہے کہ نزاع نسبت اُس کے حق پانے لگان اور پیدا کرنے تعلق مرتہن ساتھ اصلی آسامی بذریعہ ادائے یا اقرار ادائے لگان اُسکے کے کرین (بابو کنھیا لال مدعی بنام ماتا دیال فیصلہ بورڈ مال ۱۴- اگست و ۲۱ ستمبر ۱۹۰۱ء مقدمہ نمبر ۲ ۱۹۰۱ء)

اس ضمن مین مرتہن حقوق ملکیت کو بالتخصیص لفظ (آسامی) سے علیحدہ کر دیا ہے۔ وہ بلحاظ اپنے حقوق کے حیثیت زمیندار کی رکھتا ہے نہ آسامی کی۔ ٹھیکہ دار اور مرتہن حقوق ملکیت کی حیثیت مین بہت فرق ہے لہذا اُن کی حیثیتین بھی علیحدہ کر دی گئین۔ لفظ زمیندار ترجمہ (لینڈ ہولڈر) کا ہے جسکے دوسرے معنے قابض آراضی ہین۔ بروقت منظوری ایکٹ ہذا بحث کی گئی کہ بجائے لینڈ ہولڈر کے لفظ (لینڈ لارڈ) مالک آراضی جیسا کہ ایکٹ ہائے قبضہ آراضی پنجاب و ممالک متوسط و بنگال مین استعمال کیا گیا ہے اس ایکٹ مین بھی استعمال کیا جائے مگر ہز آنر پریسیڈنٹ بہادر نے کہا ''کہ اس امر مین کوئی در اصل اہم بات نہین ہے۔ مالک اپنی آراضی پر بذریعہ قانون گورنمنٹ برطانیہ قابض ہے اور گورنمنٹ برطانیہ ہمیشہ سے متعلق اُن ممالک کے زمیندارون کے لفظ (لینڈ ہولڈر) استعمال کرتی رہی ہے ''لینڈ ہولڈر'' اور ''لینڈ لارڈ'' مین کوئی فرق نہین ہے (گورنمنٹ گزٹ ازدو ممالک مغربی و شمالی و اودھ حصہ ۵ صفحہ ۴۴۵ و ۴۴۶)

زمیندارون کی ملکیت کا بجانب گورنمنٹ تسلیم ہونا

ایکٹ ہذا اور دیگر ایکٹ ہائے منسوخ شدہ ممالک ہذا متعلقہ کاشتکاران و زمینداران مین بجائے لفظ مالک آراضی (لینڈ لارڈ) کے زمیندار یا قابض آراضی (لینڈ ہولڈر) استعمال کیا گیا ہے مگر جبکہ حکومت برتانیہ اول اول ہندوستان مین قایم ہوئی تو حکومت موصوفہ نے بلحاظ رواج قدیم و حالت ملک اور زمیندارون کے اُس اثر کے جو اُن کا دوسرے لوگون پر تھا اور نیز بخیال اُنکی خیر خواہانہ خدمات کے جو اُنھون نے گورنمنٹ کے لیئے انجام دی تھین زمیندارون کا مالک آراضی ہونا تسلیم کر لیا سر فلپ فرنسس نے اپنی یادداشت مرقومہ ۲۲- جنوری ۱۷۷۶ء مین تحریر کیا ہے کہ ''اراضیات کی وراثتاً پہونچنے کی حیثیت منجملہ ثابت کرنے کے لیئے کافی ہے کہ آراضیات مذکور اُن زمیندارون اور تعلقہ دارون وغیرہ کی ملکیت مین جن تک وہ دور کے سلسلہ وراثت کے ذریعہ پہونچے ہین۔

حاکم ملک کا حق ملک کے فتح کرنے کی بناپر ہوتا ہے اور اس فتح کرنے کے ذریعہ سے وہ صرف مفتوح حاکم کے علاقہ جات کا مالک ہوتا ہے۔ بجز اُس صورت کے کہ وہ ابتداً بذریعہ عمل مین لانے اپنے زور کے باعتبار اپنی فتح کے کل خانگی ملکیت کو خود لے لینے یا منتقل کر دینے کا عزم کرے ایسا وحشیانہ خیال قوم برٹش کے اخلاق اور اُسکی حکمت عملی دونون کے خلاف ہے۔ جب مغلون نے ملک بنگال فتح کیا تو کسی تاریخی بیان مین یہ ذکر نہین ہے کہ اُنھون نے زمیندار کا قبضہ اُس کی زمین سے اُٹھا دیا اکثر اس بات کا ذکر ہے کہ جب زمیندار اپنی خوشی سے آتے اور نئی سرکار سے اپنی اطاعت کا اظہار کرتے تو اُن سے نشانات عزت کے ساتھ برتاؤ کیا جاتا تھا۔ اور اُن کی عقیدت و ارادت حاصل کرنے اور قایم رکھنے کے واسطے کوشش کیجا یا کرتی تھی۔

جون ۱۷۸۹ء مین سر جان شور نے جو بعد ازان گورنر جنرل ہند مقرر ہوئے یہ رائے ظاہر کی "مین زمیندارون کو زمین کا مالک سمجھتا ہون جسکی ملکیت وہ وراثتاً مطابق اپنے مذہب کے قوانین (شرع یا شاستر) کے پاتے ہین۔ اور نیز یہ کہ بادشاہ انصافاً یہ اختیار عمل مین نہین لاسکتا کہ جب کوئی وارث قانونی ہو اُنکو اُنکے حق وراثت سے محروم کرے یا اُس حق مین کوئی تبدیلی کرے۔ استحقاق انتقال آراضی کا بذریعہ بیع یا رہن کے اس اصلی حق سے نکلا ہے اور زمیندار اُس کو اُس وقت سے پہلے عمل مین لاتے تھے جب ہمکو منصب دیوانی حاصل ہوا۔

۱۸ ستمبر ۱۷۸۹ء کو لارڈ کارنوالس نے اس رائے کی تائید مین یہ تحریر کیا "سر جان شور نے نہایت قابلیت سے اور میری رائے مین نہایت کامیابی سے اپنی اُس منٹ (یادداشت) مین جو مشار الیہ نے ماہ جون گذشتہ مین تحریر کی زمیندارون کے حقوق متعلقہ ملکیت زمین کی نسبت دلائل و براہین تحریر کی ہین۔ لیکن اگر بند و بست کی وہ قیمت جو اُسکے استمراری ہونے کی وجہ سے ہوتی ہے قایم نہ رکھی جائے جسکی نسبت بالفعل بحث و مناظرہ ہو رہا ہے تو مشار الیہ کے دلائل کے زور سے زمیندارون کو جن کے حقوق کے واسطے مشار الیہ نے یہ بحث و دلیلین پیش کی ہین کیا نفع حاصل ہوگا۔ بہر حال اگرچہ میری صرف یہ رائے نہین ہے کہ زمیندارون کا حق سب سے بہتر ہے تاہم چونکہ یہ امر میرے ذہن نشین ہو گیا ہے کہ کوئی امر نفع خلائق کے لیے اسقدر مضر نہین ہو سکتا جس قدر کہ یہ امر کہ آراضی بطور ملکیت گورنمنٹ قایم رکھی جائے لہذا مجکو یہ بھی ثابت ہو گیا ہے کہ زمیندارون کے دعوے حقوق کے ثابت نہ ہونے کی صورت مین بغرض نفع خلائق یہ ضرور ہوگا کہ زمین مین ایک حق ملکیت اُنکو یا کسی اور قسم کے اشخاص کو عطا کیا جائے۔ مین یہ بات ضروری نہین سمجھتا کہ اُن

وجوہ کی نسبت کوئی بحث کرون جنکی بناپر زمیندارون کا حق مبنی پایا جاتا ہے -

مقدمہ سفر مین عبام عینر بلی مونہ انڈین اپیل جلد ۱ صفحہ ۳۲۰ مین لارڈ دلیڈ ہرسٹ جج پریوی کونسل نے بوقت سنانے تجویز کے زمینداردن کی حیثیت قانونی اس طرح بیان کی - ان قوانین سے یہ اخذ ہوتا ہے کہ ہند مین آراضیات کے مالکون کو زمین کی قطعی ملکیت اور اسپر قبضہ و تصرف حاصل ہے اور یہ کہ زمین عام طور سے بادشاہ کی ملکیت نہین ہے - زمیندار زمین پر بادشاہ کی مرضی پر قابض نہین ہین بلکہ بطور خود اپنی ملکیت کے اسپر قابض ہین - مین سمجھتا ہون کہ یہ غیر ممکن ہے کہ ان احکام قانون کو پڑہنے کے بعد یہ نتیجہ نہ نکالا جائے کہ زمیندار اور تعلقدار صرف بہ پابندی ادا کرنے خراج کے زمین کے مالک ہین اور یہ کہ قانون مذکور کا منشا یہ تھا کہ خراج مذکور کو مقررہ و مستمرہ کردیا جاوے -

۱۸۵۷ء کے غدر کے بعد جب ملک ہند کی سلطنت کا نظم و نسق ادنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی کے ہاتھ سے تاج برطانیہ کے قبضہ اقتدار مین آیا اسوقت ۱۸۵۸ء کے اشتہار کی روسے آرائی مندرجہ بالا کی تائید کی گئی اور مالکان آراضی کو مندرجہ ذیل الفاظ سے مطمئن کیا گیا -

ملکہ دولت و اقبال یہ جانتے اور اس کی قدر کرتے ہین کہ باشندگان ہند ایسی آراضیات کو تعلق خاطر کے ساتھ عزیز رکھتے ہین جو اُن کو اپنے مورثون سے وراثتاً ملتی ہین اور ملکہ دولت و اقبال کی مرضی یہ ہے کہ اُن کے کل حقوق متعلقہ اراضیات مذکور کو بہ پابندی واجبی مطالبہ جات سرکاری کے محفوظ رکھا جائے - اور ملکہ دولت و اقبال کی رضائے خاطر یہ ہے کہ عام طور سے قانون کے وضع اور اُس پر عمل کرنے مین ملک ہند کے قدیمی حقوق اور دستورون اور رواجون کا قرار واقعی لحاظ رکھا جائے -

۱۸۹۵ء مین ہوس صاحب آئی - سی - ایس نے شرح ایکٹ لگان ممالک مغربی و شمالی (۱۸۸۱ء) مین لکھا ہے " بہرحال از روئے اصول وہی صرف دو شخصون کی نسبت یہ تسلیم کیا جاتا تھا کہ اُن کو کوئی حق زمین اور اسکی پیداوار مین حاصل ہے یعنے بادشاہ اور کسان کی نسبت اور کسان بادشاہ کو ایک حصہ پیداوار کا یعنے مالگزاری بہ توسط مختلف درجون کے " مالکان قبضہ جات " کے ادا کیا کرتے تھے اور ان مالکون کی تقرری کا حکم منو نے (اپنی دھرم شاستر مین) لکھا تھا اور معلوم ہوتا ہے کہ مالکان مذکور مغلون کی سلطنت مین رفتہ رفتہ زمیندار اور تعلقدار کی حیثیت پر پہونچ گئے اور ابتدائً گورنمنٹ انگریزی نے اُنکو بہ حیثیت ایسے مالکان آراضی کے تسلیم کیا جن کو اصلی اور مستقل اور قیمتی حقوق حاصل ہین -

ہندوستان مین حق زمینداری کیسے پیدا ہوا ٹھیک نہین معلوم ہوتا - منو کی دھرم شاستر مین

ابتدا حق زمینداری

بطور حکم مذہبی تحریر ہے" زمین اُس شخص کی ملکیت ہے جس نے اُس کی لکڑی کو کاٹ کر اُسکو صاف کرکے اُسکا تردد کیا۔ بدین وجہ وہ شخص جو سب سے پہلے زمین کو آباد اور اُسکی کاشتکاری کرتا تھا اُسکا مالک سمجھا جاتا تھا۔ تاہم چونکہ ہر شخص کو یہ مقدرت نہ ہو سکتی تھی کہ زمین کو درختون وغیرہ سے صاف کرکے اُسکی کاشت کرے اس بات کی ضرورت ہوئی کہ اورون سے سرمایہ حاصل کیا جائے۔ کچھ زمانہ گذرنے کے بعد یہی لوگ سرمایہ دینے والے مالکان آراضی ہوگئے اور وہ لوگ جو اُن کے تحت مین کام کرتے تھے اور زمین کی پیداوار کا ایک حصہ (مالکان مذکور کو) دیا کرتے تھے اُنکی آسامی ہوگئے آسامیون کے اُن حقوق کی وسعت کی جو اُنکو بمقابلہ مالکان آراضی کے حاصل ہین یہ کیفیت ہے کہ آغاز عملداری انگریزی مین بہت پیچیدگی وحیرانی اس بارہ مین پیدا ہوگئی تھی ہوس صاحب لکھتے ہین" تاہم اگرچہ بعض حقوق آسامیون کے عام طور سے مان لیئے گئے تھے۔ لیکن ان کی صاف طور سے کسی جگہ صراحت نہین کی گئی۔ اور اگرچہ عدالتون کو یہ حکم دیا گیا کہ ان حقوق کی نوعیت کو دریافت کرین تاہم اس بارہ مین فی الحقیقت بہت ہی کم کارروائی کی گئی۔ پس ایکٹ ۱۰ ۱۸۵۹ء مین جب مالک آراضی اور آسامی کی (باہمی) موجودہ قانون مین ترمیم اور اُسکے یکجا مجتمع کرنے کی کارروائی ہورہی تھی سب سے پہلے بطور واقعی اس امر کی سعی کی گئی کہ کاشتکارون کے حقوق زیادہ مستحکم اور زیادہ معین بنیاد پر قایم کر دئے جایئن۔ (اسپیچ آنریبل بہالچندر مندرجہ اردو گورنمنٹ گزٹ ممالک مغربی وشمالی واودہ حصہ ۵ صفحہ ۱۳۲۴)

فیلڈ صاحب نے اپنی کتاب (زمیندار ورعیت) مین دربارہ وجود حقوق زمینداری لکھا ہے" زمانہ سابق مین جب روئے زمین پر آدمیون کی تعداد بہت کم تھی تو لوگ بطور خانہ بدوشون کے زندگی بسر کرتے تھے اور اپنی مویشیون کے گلے اور ریوڑ جگہ بہ جگہ لیئے پھرتے تھے۔ آئے دن نئی چراگاہون کی تلاش رہتی تھی۔ صرف چند قسم کے اناج کاشت کرتے تھے۔ زمین پر قبضہ اُسوقت تک رکھا جاتا تھا کہ فصل دروکی جائے۔ نہ ایک جگہ مستقل رہایش تھی نہ کسی خاص آراضی پر دوامی قبضہ ہوتا تھا۔ یہ عارضی قبضہ گویا ملکیت زمین کی پہلی اور ابتدائی قسم تھی۔ جون جون آبادی بڑہتی گئی اور لوگ ضروریات تمدن اور حفاظت کی غرض سے اکٹھے رہنے لگے۔ خانہ بدوش زندگی کا طریق بھی کم ہوتا گیا۔ چھوٹی چھوٹی جماعتون نے اپنی مرغوب طبع مقامات پسند کرکے وہان مستقل رہایش اختیار کرنی شروع کر دی اور ہر ایک رکن نے باہمی رضامندی سے ایک قطعہ اپنے گھر کے لیئے اور ایک قطعہ کاشت کے لیئے لے لیا۔ بنجر اور غیر آباد زمین مین مویشی چرتی۔

جماعت ہائے مذکورکے تمول کا بڑا حصہ یہی ریوڑ تھے۔ زراعت اس سے دوسرے درجہ پر تھی۔ ہرشخص صرف اُسی قدر زمین کاشت کرتا جس سے اُسکی اپنی ضروریات پوری ہون۔ تجارت اور بیوپار کوکوئی جانتا نہ تھا اور اپنی ضروریات سے زیادہ پیدا کرنا محنت کو ضائع کرنا سمجھتا تھا۔ جیون جیون جماعت کی تعداد زیادہ ہونے لگی خوراک کے لیئے زیادہ پیداوار کی ضرورت محسوس ہونے لگی نتیجہ یہ ہوا کہ کاشت بتدریج بڑہتی گئی۔ یہانتک کہ تمام قابل کاشت غیرآباد آراضی جماعت آباد کاران مین تقسیم ہوگئی۔ اپنی حدود اور گرد ونواح کی آبادیون کی حدین قایم کین۔ اب زمین کی ملکیت صاف وصریح شکل مین پیدا ہوگئی۔ ابتدا مین یہ حق ملکیت بجائے واحد شخص کے زیادہ تر جماعت مین موجود تھا جیساکہ اسوقت تک پنجاب کے زمانہ قدیم کی جماعت ہائے دیہی مین پایا جاتا ہے۔ مگر یہ عام ملکیت جلدی ہی منفرد ملکیت مین تبدیل ہوگئی۔ تاوقتیکہ کوئی منفرد جماعت کسی اعلیٰ یا غالب طاقت کی محکوم نہ ہوئی اُسکے ارکان کو یکسان حقوق حاصل رہے۔ کسی شخص کو پیداوار زمین کا کوئی حصہ کسی اعلیٰ رتبہ رکھنے والے شخص کو یا گورمنٹ کے اخراجات ادا کرنے کے لئے نہ دینا پڑتا تھا۔ لیکن جلدی ہی ان منفرد جماعتون نے باہم ملکر رہنا شروع کردیا۔ یا تو برضا ورغبت حفاظت کے خیال سے یا بطور نتیجہ اطاعت اُن لوگون کے جنھون نے اعلےٰ جسمانی طاقت اور آلات حرب کے استعمال سے دوسرون پر اپنا اقتدار پیدا کرلیا تھا سلطنت وحکومت کو قبول کرلیا۔ اخراجات سلطنت وحکومت رعایا کے سر سے پورے کیئے جانے لگے۔ اُس زمانہ مین روپیہ کا چلن تو تھا ہی نہین۔ دولت صرف ریوڑ۔ گلے اور زمین کی پیداوار تھی اس لیئے اخراجات مذکور کے لیئے چندے ہمیشہ جنس مین ادا کیئے جاتے۔ اس طرح پر کہ مقررہ تعداد مویشی یا پختہ میوجات اور اناج کا ایک خاص حصہ دیا جاتا۔

سب سے پہلے کاشتکار آراضی کو اپنی محنت کے ماحصل مین سے جو کچھ دینا پڑتا وہ بشکل ٹیکس یا خراج تھا جو سلطنت کو ادا کرنا پڑتا اسکو معاملہ یا مالگزاری کہتے۔

جب مالکان آراضی تمول اور آسایش کی وجہ سے خود زراعت کرنیسے عار کرنے لگ گئے۔ یا فوجی اور پولیٹکل دہندون مین زیادہ مصروفیت کی وجہ سے بذات خود انتظام آراضی کرنے کے قابل نہ رہے۔ یا زمین عورتون کے ہاتھ منتقل ہوگئی جو خود کاشت کرنے سے معذور تھین یا اسی قسم کے اور وجوہ سے مالکان آراضی خود زمین کا انتظام نہ کرسکے تو ایسے مالکان نے اپنی زمینون کو اجارہ پر دوسرے لوگون کو دیا جو حسب اقرار باہمی پیداوار ماحصل مین سے کچھ حصہ جنس یا

اُس کی قیمت دینے لگے اسی حصہ کو لگان کہتے ہین - مالگزاری وہ رقم ہے جو مالک زمین گورنمنٹ کو ادا کرتا ہے لہٰذا وہ لگان سے مختلف ہے جو کاشتکار یا واقعی قابض آراضی کی طرف سے بعوض استعمال آراضی مالک زمین کو ادا کرنا پڑتا ہے -

مستاجر وٹھیکہ دار

ضمن ۱۶ مستاجر اور ٹھیکہ دار حقوق ملکیت سے ایسے اشخاص مراد ہین جو بروئے معاہدہ ٹھیکہ بزمانہ ٹھیکہ داری استحقاق کامل حقوق ملکیت از جانب مالک رکھتے ہون -

مستاجر اور ٹھیکہ دار حقوق ملکیت لفظ ٹھیکہ دار کی تعریف مین داخل ہے اور ٹھیکہ دار بروئے ضمن ۵ دفعہ ہٰذا داخل تعریف آسامی ہے پس بمقابلہ ٹھیکہ دہندہ وہ اُن سب احکام قانون کے جو متعلق بہ آسامی ہین باستثنار اُن امور کے جن سے بذریعہ دفعہ خاص کے مستثنٰے قرار دئے گئے ہین پابند ہین -

دفعہ ۴ ضمن ۷ و دفعات ۱۱ و ۱۲ و ۱۳ و ۲۰ ضمن ۳ و ۲۲ و ۲۳ و ۲۴ و ۲۵ و ۲۶ و ۲۷ و ۲۸ و ۲۹ و ۳۰ و ۴۷ و ۴۸ و ۵۰ و ۵۳ و ۵۴ و ۵۵ و ۶۷ ایسی ہین جن کے احکام مابین ٹھیکہ دار و آسامی یکسان نہین ہین -

ایک شخص کو بعیل ایک اقرار کے قبضہ دیہات خاندان کا اس شرط پر دیا گیا کہ نامبردہ کسیقدر وظیفہ نقدی اشخاص دیگر اہل خاندان کو دیا کرے ہائی کورٹ نے تجویز کیا کہ ایسا قابض بالکل مثل ٹھیکہ دار کے ہے (رام سنگہ بنام معظم علی ہائی کورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۱ منفصلہ ۱ جنوری ۱۸۷۵ع)

جب ٹھیکہ دار آسامی کی تعریف مین داخل کیا گیا تو اس سے بادی النظر مین یہ شبہ ہوتا ہے کہ اگر وہ بعد انقضار میعاد ٹھیکہ بارہ سال تک یا اُس سے زائد قابض محال رہے تو اُسکو محال پر حق دخیلکاری حاصل ہو جائے گا مگر فی الواقع ایسا نہین ہے کیونکہ حق دخیلکاری حاصل ہونے کے لیئے قبضہ کاشتکارانہ ضروری ہے - اور قبضہ ٹھیکہ دار کا محال پر (ایجوپل پزیشن) قبضہ واقعی جیساکہ کاشتکار کا قبضہ ہونا چاہیئے نہین ہوتا ہے (رہر دیو بخش بنام کلو ٹیگل ریمیمبرنیسر جنوری ۱۸۸۱ع فیصلہ بورڈ مال)

آسامی شکمی

ضمن ۱۷ آسامی شکمی وہی شخص کہلائیگا جس نے کسی کاشتکار دخیلکار یا ساقط الملکیت یا بشرح معین یا غیر دخیلکار سے آراضی مقبوضہ اُسکی بغرض کاشت لی ہو - آسامی حق دار قبضہ مستقل اور ٹھیکہ دار اگر کسی شخص کو منجانب اپنے اپنی آراضی کاشت بغرض کاشت دینگے تو ایسا کاشتکار شکمی کاشتکار نہ ہوگا - بلکہ اصلی کاشتکار سمجھا جائے گا اور اُسکو کل حقوق اصلی کاشتکار کے حاصل ہونگے -

اس لفظ مین وہ آسامی بھی جو کسی زمیندار کی آراضی سیر کاشت کرتا ہو داخل نہین ہے۔

معافیدار لگان

ضمن ۸ معافیدار لگان۔ آسامی کی تعریف مین شامل نہین ہے۔ پس اس سے وہ قواعد بیدخلی و تقرر لگان جو متعلق بہ آسامیان ہین متعلق نہ ہونگے۔ معافیدار لگان کی ضبطی آراضی و تقرر لگان وغیرہ کے احکام باب ۱۰۔ ایکٹ ہذا مین جداگانہ درج ہین۔

جوت

ضمن ۹۔ جوت کی تعریف مین لفظ (نوعیت) قابل لحاظ ہے۔ نوعیت سے مراد یہ ہے کہ ایک ہی قسم کی آراضی ہو۔ آراضی دخیلکاری۔ غیر دخیلکاری شکمی۔ ایک ہی نوعیت کی آراضی نہین ہے۔ جس قدر آراضی دخیلکاری ہوگی وہ ایک جوت ہوگی۔ جس قدر غیر دخیلکاری ہوگی وہ ایک دوسری جوت۔ ہر جوت سے اُسی جوت کے متعلق معاہدات و احکام متعلق ہونگے۔

علاوہ برین اگرچند معاہدات کے ذریعہ مختلف قطعات آراضی ایک شخص کے قبضہ مین ہون تو ہر معاہدہ کے ذریعہ جو قطعہ آراضی قبضہ کاشتکار مین ہوگا ایک جداگانہ جوت ہوگی۔ ایک جوت کے معاہدات و احکام کا اثر دوسری جوت پر نہ پہونچیگا۔

سال زراعتی

ضمن ۱۰ یہ تعریف جدید ہے۔ گو معمولاً کاغذات مال مین پہلے بھی یہ ہی کارروائی ہوتی تھی۔ مگر وہ سال فصلی لکھا جاتا تھا۔

ہائی کورٹ الہ آباد نے ایک مقدمہ مین یہ تجویز کر دیا تھا کہ جہان سال فصلی تحریر ہوگا وہان وہ سال مراد ہوگا جو یکم کنوار سے شروع ہوتا ہے۔ سال زراعتی ابتک کوئی سال قانونی نہ تھا جو درج کاغذات عدالتی ہوتا۔ اب بروئے ضمن ہذا سال زراعتی بھی ایک سال قانونی قرار دیا گیا۔ بجائے سال فصلی اب جملہ کاغذات و کارروائیات مال مین یہ ہی سال مستعمل کیا جائیگا اور آئندہ لفظ (فصلی) کی تحریر ترک ہو جائیگی۔

رجسٹری شدہ

ضمن ۱۱۔ الفاظ۔ رجسٹری شدہ کی تعریف مین احکام دفعہ ۹ کا حوالہ دیا گیا ہے۔ احکام دفعہ ۹ نے بہت سہولیتین کاشتکار و زمیندار دونون کے لیئے پیدا کر دین۔ اور خرچ رجسٹری سے بچا دیا۔ اگر پٹہ یا قبولیت یا اور قرار داد متعلقہ قبضہ آراضی دس سال سے زائد مدت یا پانچسو روپیہ سالانہ لگان سے زائد لگان کی بابتہ نہو تو اُس کی تصدیق کوئی عدالت مال یا اور کوئی عہدہ دار جو قانونگوئے سے رتبہ مین کم نہو یا کوئی دوسرا شخص جسکو لوکل گورنمنٹ نے بالتخصیص یا بذریعہ عام حکم مجاز تصدیق قرار دیا ہو کر سکتا ہے۔ اور اُس تصدیق کا اثر ایسا ہی ہوگا جیسا کہ دستاویز رجسٹری شدہ حسب ایکٹ ۳ سنہ ۱۸۷۷ء کا ہوتا۔ مگر دستاویزات مندرجہ دفعہ ۲۵ ضمن ۲ یا دفعہ ۲۵۔ ایکٹ ہذا پر

رجسٹری لازمی ہے۔ وہ اس ضمن مین داخل نہ ہوگی۔

قواعد مرتبہ گورنمنٹ درباره تصدیق شرح دفعہ ۹۰ ایکٹ ہذا مین ملاحظہ کیجیے۔

ترقی حیثیت آراضی

ضمن ۱۲۔ اس ضمن مین ترقی حیثیت آراضی کی تعریف کی گئی ہے۔ ایکٹ ۱۷ ۱۸۶۸ء مین تعریف ترقی حیثیت آراضی دفعہ ۴۴ مین کی گئی تھی۔ ضمن ہذا مین بمقابلہ دفعہ ۴۴ مین دو باتین اضافہ ہوئی ہین ۱۔ فقرہ (ج) مین الفاظ " لگانا درختون کا " اور کل فقرہ (د) ۲۔ مستثنیات یعنے فقرہ جات (و) و (ز)

پہلے کوئی آسامی مجاز نہ تھا کہ اپنی آراضی جوت پر کوئی تعمیر کرتا یا درخت لگاتا مگر اب یہ امور بھی داخل ترقی حیثیت آراضی قرار دئے گئے ہین۔ ضمن ہذا اہم مضمون ضمن ۱۹ دفعہ ۴۔ ایکٹ ۱۶ ۱۸۸۷ء (ایکٹ قبضہ آراضی پنجاب) ہے۔

لفظ " مناسب " سے وہ ترقیات اس دفعہ سے خارج کر دی گئی ہین جو حیثیت اور مقدار منفعت کے لحاظ سے بہت زیادہ لاگت کی ہون آسامی شکمی اور آسامیان سیر بغیر اجازت تحریری مالک و زمیندار حسب فقرہ ا و ۲ دفعہ ۹۰۔ ایکٹ ہذا کوئی کام متعلق بہ ترقی حیثیت آراضی نہین کر سکتے ہین۔

آسامیان غیر دخیلکار حسب دفعہ مذکور صرف کنوان معہ اُسکے کل متعلقات کے اپنی آراضی جوت پر بلا رضامندی زمیندار بنا سکتی ہین۔ بقیہ امور کے لیئے اجازت تحریری زمیندار ضروری ہے۔

آسامیان دخیلکار باستثنا نصب درختان اور ہر کام متعلقہ ترقی حیثیت آراضی متذکرہ ضمن ہذا بلا اجازت زمیندار کرنے کی بروئے دفعہ ۹۰۔ ایکٹ ہذا مجاز ہین۔ نصب درختان کے لیئے اگر وہ برو رواج مختص المقام بلا اجازت زمیندار درخت نصب نہ کر سکتے ہون تو تحریری اجازت زمیندار حاصل کرنا اُنکو ضروری ہے۔

آسامیان حقدار قبضہ مستقل و شرح معین ہر کام متعلقہ ترقی حیثیت آراضی بلا رضامندی و اجازت زمیندار کر سکتی ہین۔

اس دفعہ کی رو سے ایسی اجازت نہین دی گئی ہے کہ کوئی آسامی کل یا اُسکے حصہ کثیر مین درخت لگالے یا مکانات تعمیر کرلے اور جس غرض کے لیئے وہ زمین اُسکے پاس ہے اُسکے خلاف ورزی کرے۔ ایسی صورت مین وہ حسب دفعہ ۵۰ ضمن (ب) مستوجب بیدخلی ہوگی۔

ہز آنر پریسیڈنٹ بہادر نے اپنی تقریر مین اس ضمن کی نسبت فرمایا " اگر آسامی اپنی پانچ ایکڑ پر ایک محل بنائیگا تو وہ الفاظ (ترقی حیثیت آراضی) کی تعریف سے بوجہ لفظ (مناسب) خارج ہوجائے گا۔ یہ دفعہ بہت صاف ہے اور عدالتین لفظ (مناسب) کو جس معنے مین کہ وہ اس دفعہ

مین مستعمل ہوا ہے سمجھ جاینگی ۔"

فقرہ (د) ضمن ہذا کی نسبت آونریبل مسٹر ابوبسن نے کہا "یہ اعتراض خارج از بحث ہے کہ کوئی عمارت یہان یا وہان یا کسی اور جگہ بنی ہوئی ترقی حیثیت آراضی نہین ہے - یہ کام عدالت کا ہے کہ اس امر کا فیصلہ تعریف ترقی حیثیت آراضی کے مطابق کرے - اگر ایسی عمارت سے جوت کی مالیت مین قابل لحاظ اضافہ نہ ہوگا تو وہ عمارت ترقی حیثیت آراضی کا کام نہ ہوگی - ایسی صورتین ہوتی ہین جنمین بغرض کاشتکاری کسی جوت کے یہ ضروری ہوتا ہے کہ کاشتکار اُس کے قریب رہے ..... فقرہ تحتی (د) کو اس فقرہ کی عبارت تمہیدی کے ساتھ پڑھا جائے اور جب ایسا کیا جائے گا تو کوئی شک اس بارہ مین نہین رہیگا کہ کس قسم کی عمارت مقصود ہے"

(کارروائی کونسل صفحہ ۴۴۴ و ۴۴۰ گورنمنٹ گزٹ اُردو ممالک مغربی وشمالی واودھ حصہ ۵ مطبوعہ ۱۰ دسمبر ۱۹۰۱ء)

جوت کی مالیت لگان متذکرہ دفعہ ہذا سے مراد جوت کی پیداوار نہین ہے بلکہ اُسکا خاص مطلب یہ ہے کہ ترقی حیثیت آراضی ایسی ہو جسکا اثر لگان پر پڑے اور وہ بھی قابل لحاظ اضافہ ہو -

الفاظ "جو اُس جوت کی حالت اور اُس غرض کے مناسب ہو جس کے واسطے وہ آراضی اُٹھائی گئی ہے" سے یہ مطلب ہے کہ جوت کی حیثیت اور غرض دونون کے مطابق ہو -

اگر کوئی کاشتکار غیر دخیلکار یا کاشتکار دخیلکار بلا اجازت تحریری زمیندار درخت نصب کرلے تو وہ بلحاظ احکام قانون خلاف ورزی کرنے والا کہلائیگا - زمیندار مجاز ہے کہ جو درخت خلاف مرضی اُسکے نصب کیئے گئے ہون اُنکو اکھڑوا دے اُسکی ایسی نالش محکمۂ مال مین ہوگی - گنگا دھر بنام طاہر با انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۴۴۶ و اشرف علی بنام افتخار حسین انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۰ صفحہ ۴۳۶ کا حوالہ دیا گیا (جگیشن بنام رام لال ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۸۹۸ء صفحہ ۳۵ انگریزی)

علاوہ اس کارروائی کے زمیندار مجاز ہے کہ خلاف ورزی کرنے والی آسامی کی بیدخلی حسب دفعہ ۵۷ ضمن (ب) ایکٹ ہذا کرائے -

آسامی دخیلکار کنوان کچا یا پکا اپنی آراضی کاشت مقبوضہ مین بغرض ترقی حیثیت آراضی بلا رضامندی زمیندار تعمیر کرسکتا ہے (دھرم راج کنور بنام سمرن سنگہ ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۸۹۹ء صفحہ ۳۳ و محمد رضا خان بنام دلیپ ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۸۹۲ء صفحہ ۱۰۳)

کاشتکار دخیلکار کا آراضی مزروعہ کے ایک جز وہین چھپر بغرض آرام مویشیان کا زراعتی ڈالنا اور دیوار احاطہ مکان چھپر مذکورہ بنانا کوئی فعل نہ مضر آراضی ہے نہ مغائر اُس غرض کے جس کے لیئے آراضی دیگئی تھی (رویکلی نوٹس الہ آباد ۱۸۸۰ء صفحہ ۱۲۰)

آراضی کاشت مقبوضہ اپنی مین کاشتکار کا باڑہ اور چار دیواری اُس کی بغرض آسایش مویشیان زراعتی تعمیر کرنا داخل ترقی حیثیت آراضی ہے (فیصلہ نمبر ۵۶ ۱۸۸۰ء وفیصلہ نمبر ۱۲۲ ۱۸۸۰ء پنجاب ریکارڈ دیوانی)

بنجر اور افتادہ آراضی کو صاف کرنا اور اُسکا تردد کرنا اگر اُس سے سالانہ آمدنی آراضی کی بڑھ جائے داخل ترقی حیثیت آراضی ہے (فیصلہ نمبر ۳۰ ۱۸۷۹ء پنجاب ریکارڈ دیوانی)

صرف چراگاہ والی زمین کو جو عمدہ قسم سے ہو زیر کاشت لانا داخل ترقی حیثیت آراضی نہین (فیصلہ نمبر ۹۲ ۱۸۶۹ء پنجاب ریکارڈ دیوانی)

باغ ثمر دار کا لگانا داخل ترقی حیثیت آراضی ہے مگر قرار دہ صرف اُسقدر روپیہ کا مستحق ہی جو اُسنے فی الواقع ترقی مین خرچ کیا ہو نہ اُسکے برقرار رکھنے کا خرچ - (فیصلہ نمبر ۳ ۱۸۷۶ء پنجاب ریکارڈ دیوانی)

کہین کہین درختون کا لگانا داخل ترقی حیثیت آراضی قرار نہین دیا گیا ہے (فیصلہ نمبر ۱ ۱۸۷۴ء پنجاب ریکارڈ دیوانی)

رہٹ بنانا اگر اُس کے ذریعہ سے حیثیت آراضی بلحاظ لگان سالانہ بڑہ گئی ہو داخل ترقی حیثیت آراضی ہے (فیصلہ نمبر ۵۶ ۱۸۸۰ء پنجاب ریکارڈ دیوانی)

یہ فیصلجات ملک پنجاب اس سبب سے تحریر کیئے گئے ہین کہ دفعہ ۴ ضمن ۱۹ - ایکٹ ۱۶ ۱۸۸۷ء کے موافق دفعہ ۴ ضمن ۱۲ - ایکٹ ہذا قایم کی گئی ہے -

کسی امر باعث ترقی حیثیت آراضی منجملہ امور ذیل کے کرنے سے کاشتکار کو یہ حق حاصل ہوتا ہے کہ تاوقتیکہ اُسکا معاوضہ جس کی تشخیص و دلانے کے احکام باب ۶ - ایکٹ ہذا مین درج ہین اُس کو نہ دیا جائے تب تک وہ بیدخل نہ ہوسکے قابض رہے -

(۱) کاشتکاری کی غرض سے پانی جمع کرنے کے لیئے باندہ باندہنا تالاب بنانا - پانی بہم پہونچانے کے لیئے کنوان کھودنا - گول بنانا - پانی کی تقسیم کرنے کے لیئے نالیان بنانا -

(۲) پانی کی نکاس کے لیئے کوئی کام کرنا مثلاً اگر کھیت غرقی مین آجاتا ہو تو بذریعہ نالی وغیرہ کھودنے کے ایسی تدبیر کرنا کہ پانی نکل جایا کرے اور کھیت غرقی سے محفوظ رہے - طغیانی سے کھیت کو محفوظ

رکھنے کے لیئے پشتہ باندھنا جس سے باڑھ ندی کی کھیت تک نہ پہونچ سکے۔ پانی کے کاٹ سے یا پانی کے نقصان سے آراضی کو بچانے کے لیئے کوئی کام کرنا مثلاً کھیت کی ایک سمت یا چارون سمت پختہ دیوار یا پشتہ بنانا جسکے سبب وہ کھیت پانی کے زور سے نہ کٹ سکے نہ دوسری طرح کا نقصان اٹھائے

ﷺ بغرض ترقی حیثیت آراضی ایسے درختون کا لگانا جو ثمردار ہون نہ ناکارہ و متفرق چند درختون کا نصب کرنا جن کے سبب حیثیت آراضی گھٹ جانے۔ زمین کو کاشت کے لیئے بنانا مثلاً بنجر آراضی کو قابل زراعت کرنا۔ زراعت کے لیئے آراضی کو صاف کرنا مثلاً جنگل وجھاڑی وغیرہ کاٹ کر آراضی کو قابل کاشت کرنا۔ آراضی کو بذریعہ کھودنے خندق یعنے کھائی یا بنانے فصیل کے گھیرنا۔ ناہموار سطح آراضی کو ہموار کرنا تاکہ کاشت مین آسانی ہو۔ کسی خندق یا گڈھے کو جو آراضی مین ہو پاٹ کر اُس سطح کو بلند کرنا یا کسی آراضی کو پانی کی زد سے بچانے کی خاطر بلند کرنا۔ پشتہ یا باندہ بغرض تحفظ آراضی تعمیر کرنا۔

ﷺ آراضی جوت پر یا عین اُسکے متصل سوائے آبادی موضع کے دوسری جگہ ایسی عمارت کا تعمیر کرنا جو اُس جوت کے استعمال یا دخل مین آسایش یا منفعت پیدا ہونے کے لیئے ضروری ہو یعنی جو جوت کی آراضی کی حیثیت کے موافق و مناسب ہو۔

ﷺ مندرجہ بالا کامون مین سے اگر کوئی کام ازسرنو بنایا جائے یا اُس کی مرمت کیجائے یا اُسمین کمی بیشی کیجائے تو وہ بھی داخل ترقی حیثیت آراضی ہوگا۔

لیکن ایسے چند روزہ و ناپایدار کام جیسے ہر فصل مین معمولاً کاشتکار باغراض کاشتکاری کیا کرتے ہین مثلاً کچا کنوان کھودنا یا عارضی نالیان یا پشتے بنانا یا اور خفیف تبدیلیان یا مرمتین کرنا داخل ترقی حیثیت آراضی نہین ہین۔ اگر ایک مالک کی دو قطعہ آراضی ہون اور اُنمین سے ایک قطعہ آراضی مین یا اُس کے متعلق بغیر اجازت مالک کوئی کام منجملہ امور مذکورہ بالا بغرض ترقی حیثیت آراضی کیا جائے اور اُس کام کے سبب دوسرے قطعہ کی مالیت مین کمی ہو جائے تو قطعہ اول الذکر کا کام داخل ترقی حیثیت آراضی متصور نہ ہوگا۔

اصول قانون یہ ہی کہ جب کوئی فریق کوئی مرمت یا ترقی نیک نیتی سے اس طرح کرے کہ اصل مالک کو فائدہ حاصل ہو تو انصافاً اصل مالک کو چاہیئے کہ اس فائدہ کا عوض مرمت یا ترقی کرنے والے کو ادا کرے (اسٹوری جلد اصفحہ ۱۲۴۷) اسی اصول پر ضمن ہذا اور باب ۷۔ ایکٹ ہذا قایم ہوئی ہے۔

معاوضہ ترقی حیثیت آراضی پانیکیلئے یہ ضرور نہین ہے کہ شخص قابض حال ہی نے کوئی امر باعث ترقی حیثیت آراضی کیا ہے بلکہ اگر اُسکے مورث یا اُس شخص نے جس کے پاس سے وہ آراضی قابض حال کے پاس آئی ہے کوئی امر باعث ترقی حیثیت آراضی کیا ہو تو بھی قابض حال بلحاظ مضمون ضمن ا دفعہ ہذا مستحق معاوضہ ہوگا۔

وہ امور جو بمدد ارضی یا سماوی از خود واقعہ ہون اور جن سے آراضی کی حیثیت بدون کسی محنت یا صرف خاص آسامی کے بڑھ جائے آسامی کو مستحق معاوضہ ترقی حیثیت آراضی نہین کرتے اگر کنوان کسی ایک شخص کی آراضی پر تعمیر کیا جائے اور اُس سے کسی ایسی جوت کو پانی دیا جاتا ہو جو دوسرے شخص کی ملوکہ ہو تو یہ تعمیر باعث ترقی حیثیت آراضی آخر الذکر نہ ہوگی۔ (اے اسکنر بنام مہتاب منفصلہ ۲۰ نومبر ۱۸۷۲ء نمبر ۱۳۵ مندرجہ ہائی کورٹ رپورٹ الہ آباد ۱۸۷۲ء)

ضمن ۲۲۔ اس ضمن مین حوالہ ایکٹ ۳ سنہ ۱۹۰۱ء کا بسنبت الفاظ تعریفی متذکرہ ضمن مذکور دیا گیا ہے لہذا اُن الفاظ کی تعریفات ایکٹ ۳ سنہ ۱۹۰۱ء سے اقتباس کرکے درج ذیل کیجاتی ہین۔

بورڈ

(۱) بورڈ سے مراد بورڈ مال ہے۔

نمبردار

(۲) نمبردار سے ایسا حصہ دار محال مراد ہے جو اس ایکٹ کے بموجب کل یا بعض حصہ داران کا قایم مقام مقرر کیا جائے۔

محال

(۴) محال سے مراد۔

(الف) ہر رقبہ مقامی ہے جسپر ادائے مالگزاری آراضی کے اقرارنامہ جداگانہ کے بموجب قبضہ ہو مگر شرط یہ ہے کہ

۱ اگر رقبہ مذکور ایک ہی گانون یا جزو گانون کا ہو تو اُس گانون یا جزو کے واسطے علیحدہ کاغذات حقوق مرتب کیئے گئے ہون۔

۲ اگر اُس رقبہ مین دو یا زیادہ گانون یا گانون کے جزو ہون تو یا تو کل رقبہ کے واسطے یا ہر موضع یا جزو موضع کے واسطے جو رقبہ مذکور مین داخل ہو علیحدہ کاغذات حقوق مرتب کیئے گئے ہون اور

(ب) ہر رقبہ معافی مالگزاری ہے جس کے واسطے علیحدہ کاغذات حقوق مرتب کیئے گئے ہون اور

(ج) اُن اغراض کے لیئے جو لوکل گورنمنٹ تجویز کرے۔ ہر عطیہ آراضی کا ہے جو اس سے پہلے یا آیندہ بموجب قواعد آراضی افتادہ کے عمل مین آے۔ اور

(د) ہر ایسا دیگر رقبہ مقامی ہے جسکو لوکل گورنمنٹ بذریعہ حکم عام یا خاص کے محال قرار دے۔

نابالغ

(۵) نابالغ سے ایسا شخص مراد ہے جو بموجب دفعہ ۳۔ ایکٹ سن بلوغ ممالک ہند مصدرہ ۱۸۷۵ء سن بلوغ کو نہ پہونچا ہو۔

مالگزاری

(۷) مالگزاری سے مالگزاری آراضی مراد ہے۔

عدالت مال

(۸) عدالت مال سے سب حکام مندرجہ ذیل یا اُن مین سے کوئی (یعنے) بورڈ اور اُسکے تمام ممبر اور صاحبان کمشنر اور ایڈیشنل کمشنر۔ اور کلکٹر۔ اور اسسٹنٹ کلکٹر۔ اور مہتمان بندوبست اور اسسٹنٹ مہتمان بندوبست۔ اور مہتمان ترتیب کاغذات۔ اور اسسٹنٹ مہتمان ترتیب کاغذات اور تحصیلدار مراد ہین۔

عہدہ دار مال

(۹) عہدہ دار مال سے ہر ایسا عہدہ دار مراد ہے جو اس ایکٹ کے بموجب کاغذات مالگزاری کے قایم رکھنے مین یا مالگزاری آراضی کے کام مین مامور ہو۔

سیر

(۱۲) سیر سے مراد ممالک مغربی و شمالی ہین۔

(الف) ایسی آراضی ہے جو اخیر کے کاغذات حقوق مین جو قبل نفاذ ایکٹ ہذا مرتب ہوئے ہون بطور سیر درج کی گئی ہو اور اُسوقت سے برابر ایسی ہی درج ہوتی چلی آئی ہو۔ یا جو غلطی یا ترک ہونا تو برابر ایسی ہی درج ہوتی چلی آتی ۔یا

(ب) ایسی آراضی ہے جسکو ایکٹ ہذا کے آغاز سے عین پہلے بارہ برس تک برابر خود مالک اپنی مویشی وغیرہ سے یا اپنے نوکرون کے ذریعہ سے یا مزدورون کے ذریعہ سے کاشت کرتا رہا ہو یا

(ج) وہ آراضی ہے جو از روئے رواج دیہہ بطور خاص جوت کسی حصہ دار کے تسلیم کی گئی ہو اور حصہ دارون کے منافع یا اخراجات کی تقسیم مین اُسکی نسبت اُسی طور پر عمل ہوتا رہا ہو۔

مگر شرط یہ ہے کہ جو آراضی حسب فقرات تحتی (الف) یا (ب) یا (ج) سیر ہو وہ اُسوقت سیر نرہے گی جب وہ مقبوضہ آسامی ساقط الملکیت ہو جائے۔

یہ بھی شرط ہے کہ اگر آسامی ساقط الملکیت اپنا حق ملکیت اُس آراضی مین جو اُسکے قبضہ مین بحیثیت آسامی ساقط الملکیت کے تھی پھر حاصل کرلے تو آراضی متذکرہ شرط اول پھر اُس کی سیر ہو جائیگی

(دفعہ ۴۔ ایکٹ ۳ سنہ ۱۹۰۱ء)

اسسٹنٹ کلکٹر

لوکل گورنمنٹ کو جائز ہے کہ ہر ضلع کے واسطے اتنے اور اشخاص جو اُسکی دانست مین مناسب ہون اسسٹنٹ کلکٹر درجہ اول یا درجہ دوم مقرر کرے ایسے تمام اسسٹنٹ کلکٹر اور ضلع کے تمام دیگر عہدہ داران مال ماتحت کلکٹر ہونگے (دفعہ ۱۵۔ ایکٹ ۳ سنہ ۱۹۰۱ء)

تحصیلدار

لوکل گورنمنٹ کو جائز ہے کہ ہر ضلع مین اُسقدر اشخاص جسقدر وہ مناسب سمجھے تحصیلدار مقرر کرے
(دفعہ ۱۰- ایکٹ ۳ سنہ ۱۹۰۱ع)

مہتمم بندوبست

لوکل گورنمنٹ کو اختیار ہے کہ ایک عہدہ دار جو بعد ازین مہتمم بندوبست کے نام سے موسوم ہے باہتمام بندوبست کسی ضلع یا دیگر رقبہ مقامی کے مع اُسقدر اسسٹنٹ مہتممان بندوبست کے جو گورنمنٹ موصوف مناسب سمجھے مقرر کرے۔ اور وہ عہدہ دار اپنے ایسے تقرر کی حالت مین اُن اختیارات کو جو حسب ایکٹ ہذا اُنکو تفویض کیئے گئے ہین اُسوقت تک عمل مین لا سکے جبتک وہ رقبہ مقامی زیر بندوبست رہے (دفعہ ۶۰ ایکٹ ۳ سنہ ۱۹۰۱ع)

تعریفات بالا مین الفاظ "محال" اور "سیر" قابل نوٹ ہین وربارہ عمر نابالغان شرح دفعہ ۳- ایکٹ ہذا القانون ملاحظہ ہے۔

محال کی تعریف بمقابلہ ایکٹ ۱۹ سنہ ۱۸۷۳ع وایکٹ ۸ سنہ ۱۸۷۹ع وایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۸۶ع اب زیادہ صراحت کے ساتھ کی گئی ہے۔ قوانین مذکورہ مین تعریف محال حسب ذیل تھی۔

محال کی تشریح

محال سے مراد (الف) ہر رقبہ آراضی ہے جسپر ادائے مالگزاری کے اقرارنامہ جداگانہ کے بموجب قبضہ ہو اور جسکی بابتہ جداگانہ مسل کاغذات حقیت مرتب کی گئی ہو۔ اور (ب) ہر رقبہ آراضی ہے جسکی مالگزاری عطا کی گئی یا منقطع کرائی گئی ہو۔ اور جسکی بابتہ جداگانہ مسل کاغذات حقیت مرتب کی گئی ہو۔

قانون حال ایکٹ ۳ سنہ ۱۹۰۱ع مین فقرات (ج) و (د) جدید بڑہائے گئے ہین اور فقرہ (الف) کے ضمن اء مین الفاظ (ایک ہی گاؤن یا جزو گاؤن کا ہو تو اُس گاؤن یا جزو کے) بڑہائے گئے ہین۔ اور ضمن ۲ فقرہ (الف) جدید قایم کیا گیا ہے۔

محال اور موضع مین جو فرق ہے وہ قابل لحاظ ہے۔ ایک موضع مین بذریعہ بٹوارہ یا اور طور پر چند محال ہو سکتے ہین۔ مگر ایک محال مین چند موضع نہین ہو سکتے۔ موضع دراصل وہ ملک کا حصہ ہے جو ایک خاص نام سے موسوم ہے۔ محال وہ تقسیم ہے جو بلحاظ ادائے مالگزاری سرکار کے کیجاتی ہے۔ جب ایک محال بذریعہ بٹوارہ چند محالون مین تقسیم ہوجائے تو ہر محال کے لیئے جداگانہ کاغذ حقوق تیار ہونا چاہیئے (دیکھو نارتھ تہام راجہ پال انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۵ صفحہ ۴۱) ۔
معافی منضبطہ کا کوئی قطعہ جو کسی محال سے متعلق ہو مگر جس کے کاغذات حقوق علیحدہ نہون۔

(گو کہ اُس کے وصول مالگزاری کے لیئے محال اصلی سے جدا احکام جاری ہوئے ہون) وہ علیحدہ محال شمار نہین کیا جائیگا۔ غلام مولی بنام فراست النسا منتخب فیصلہ جات بورڈ مال سنہ ۱۸۹۴ء صفحہ ۳

سیر کی تشریح

سیر سیر کی تعریف مین بمقابلہ ایکٹ ۱۲ سنہ ۱۸۸۱ء و ۲ سنہ ۱۹۰۱ء رد و بدل ہوا ہے۔ اور ممالک مغربی و شمالی مین سیر کی تعریف اودہ کی تعریف کی بنا پر ترمیم کردی گئی ہے۔

سیر کی تعریف جو قانون حال مین کی گئی ہے اُسکی رو سے وہ آراضی جسکو یکم جنوری سنہ ۱۹۰۲ء کے بعد کوئی زمیندار کاشت کریگا۔ گو اُسکو بارہ۱۲ سال سے زیادہ مدت کیون نہ گذر جائے داخل تعریف سیر نہوگی۔ علے ہذا جس آراضی کو بوقت نفاذ قانون ہذا زمیندار کو خود کاشت کرتے ہوئے بارہ۱۲ سال سے کم مدت ہوئی ہو وہ آراضی بھی سیر نہ کہلائیگی جسکا نتیجہ یہ ہے کہ علاقہ جات زمینداری مین رقبہ سیر کی توسیع محدود ہوگئی اور آیندہ ایسی سیر پیدا نہ ہوسکیگی جسمین کاشتکاران کو حق مقابضت پیدا نہ ہوسکے۔

اب سیر وہی آراضی ہے جو یکم جنوری سنہ ۱۹۰۲ء کے قبل سب سے اخیر مرتبہ کے کاغذات حقوق مرتب شدہ مین بلفظ سیر قلمبند ہوئی ہو۔ اور ویسی ہی آجتک لکھی چلی آئی ہو۔ یا جسمین زمیندار کو خود کاشت کرتے ہوئے قبل یکم جنوری سنہ ۱۹۰۲ء بارہ۱۲ سال سے زیادہ مدت گذر چکی ہو۔ یا بروئے رواج موضع خاص حقیت کسی حصہ دار کی تسلیم کی گئی ہو۔

کاغذات حقوق سے وہ کاغذات مراد ہین جو بروئے دفعہ ۴۳۔ ایکٹ ۳ سنہ ۱۹۰۱ء مرتب کیئے جائین بعد نفاذ ایکٹ مالگزاری سنہ ۱۹۰۱ء اگر کاغذات حقوق تیار ہوئے ہون اور غلطی سے آراضی سیر کا رقبہ یا نوعیت جو بندوبست ماقبل مین درج ہو غلط لکھی جائے یا اندراج اُسکا ترک ہوجائے تو ایسی غلطی یا ترک قابل لحاظ نہ ہوگا۔ اور غلطی و ترک کی اصلاح کا اختیار باقی رہیگا۔ اسوقت تک اندراج سیر کاغذات مین مضبوط شہادت اس امر کی تھی کہ وہ زمین سیر ہے غلطی یا سہو کی تصحیح سیر کے بارہ مین الفاظ تعریف سیر کی رو سے ممکن نہ تھی۔ لیکن اب یہ سقم رفع ہوگیا۔ موجودہ صورت مین گو حق سیر کا آراضی خود کاشت زمینداران مین روک دیا گیا ہے لیکن جو اصلی فائدہ سیر کا تھا وہ بدستور قایم ہے۔ یعنے بحالت زایل ہوجانے حق زمینداری کے آراضی خودکاشت مین جو بارہ۱۲ سال تک کاشت زمیندار مین رہی ہے حق ساقط الملکیت پیدا ہوجائے گا۔

جو آراضی زمانہ بندوبست مین سیر لکھی گئی ہو وہ ایام اجرا کارروائی بندوبست مین سیر نہین ہوسکتی۔ مگر بعد ختم ہونے کارروائی بندوبست کے (ہر پرشاد بنام گھنشام انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۶ صفحہ ۲۰۶)

تعریف سیر مین تقرات شرطیہ جدید قایم کیئے گئے ہین - پہلے فقرہ کا مطلب یہ ہے کہ اگر زمیندار اپنے حقوق ملکیت بذریعہ رہن بھوگ بندہک یا بیع وغیرہ منتقل کر دے تو تاریخ انتقال سے اُسکے حقوق سیر ساقط ہو کر حیثیت کاشتکار ساقط الملکیت کے پیدا ہو جاینگی - اور بعدہ کسی وقت جب وہ انفکاک رہن کرا لے اور خود مالکانہ قابض حقیت ہو جائے یا بیع مسترد ہو کر پھر بایع کو حق ملکیت حاصل ہو جائے تو وہ آراضی جو بوقت انتقال اُسکی سیر تھی اور اب ساقط الملکیت ہو گئی ہے پھر اپنی سابقہ حالت و حیثیت پر عود کر جائیگی حرف (ج) مین ہر دو اجزار عبارت کے درمیان بخلاف ایکٹ ۱۲ ۱۸۸۱ء و ایکٹ ۱۹ ۱۸۷۳ء بجائی لفظ (یا) کے لفظ (اور) استعمال کیا گیا ہے جو دونون شرطونکو لازم و ملزوم قرار دیتا ہے -

سیر کی تعریف سب سے پہلے ایکٹ ۱۸ ۱۸۷۳ء مین درج ہوئی - عام اصول کی رو سے قبل نفاذ اس قانون کے سیر سے وہ آراضی مراد تھی جو زمیندار کی کاشت مین ہو مگر اب محض اندراج کسی زمین کو سیر نہین بنا سکتا جبتک کل شرائط مندرجہ تعریف سیر پورے نہون - اندراج بندوبست اور اُس کے بعد مسلسل اندراج کاغذات دیہی اس بات کے لیئے قطعی ثبوت ہے کہ آراضی متنازعہ سیر ہے (مقدمہ نجف علی لیگل ریممبرنیسر جلد ا صفحہ ۶۱ - اُردو) بمقدمہ لالہ کنور بنام رچپا سنگہ لیگل ریممبرنیسر جلد ۱۸۹۸ء صفحہ ۱ اُردو فیصلہ جات بورڈ مال تجویز ہوا - یہ ضرور نہین کہ کاغذات بندوبست مین آراضی سیر خاصکر بہ لفظ سیر مندرج ہو بلکہ پچھلے بندوبست مین وہ آراضی اس طریق پر لکھی گئی ہو جس طرح حسب دستور آراضی سیر لکھی جاتی ہے -

جب مالک آراضی ایک آسامی دخیلکار کو بیدخل کر کے آراضی ایک آسامی غیر دخیلکار کو دیدے تو اُسکو اپنی سیر نہین لکھا سکتا بجز اُس صورت کے کہ ضمن ۴ حرف (ب) دفعہ ۴ - ایکٹ ۱۸ ۱۸۷۳ء کے شرائط کی کامل پابندی کرے اور بارہ سال تک آراضی کی کاشت مین فی الواقع مصروف ہو (بابو لچھمی نرائن بنام جھر کنڈی دوبی لیگل ریممبرنیسر جلد ۱۸۷۹ء صفحہ ۷۷ - اُردو فیصلجات بورڈ مال)

اگر عدالت مال نے قبل نفاذ ایکٹ ۱۸ ۱۸۷۳ء کسی آراضی کو عدالتانہ تجویز سے آراضی سیر قرار دیا ہو تو اُس تجویز پر آراضی سیر کی محدود تعریف مندرجہ ایکٹ نافذہ حال سے کچھ اثر نہین پہونچتا وہ آراضی بدستور آراضی سیر متصور ہو گی اور تجویز عدالت مال اثر امر تجویز شدہ رکھیگی (بھروسا رائے بنام جیرام جھا لیگل ریممبرنیسر جلد ۱۸۷۹ء صفحہ ۷۲ - اُردو فیصلہ جات بورڈ مال)

ایک آراضی اخیر بندوبست مین مدعا علیہ کی سیر لکھی گئی مگر پھر سیر لکھنا چھوٹ گیا - کاشتکار ذیلی جو آراضی مذکور کو کاشت کرتا تھا بحیثیت کاشتکار اصلی دعویدار ہوا - عدالتین ماتحت نے بار ثبوت سیر ہونے کا بذمہ

مدعا علیہ ڈالا۔ بورڈ مال سے تجویز ہوا چونکہ بندوبست اخیر مین آراضی سیر مدعا علیہ لکھی گئی تھی لہذا
مدعا علیہ کے ذمہ بار ثبوت نہین ہے۔ بلکہ اپنے دعوے کا ثبوت بذمہ مدعی ہے جو اُسوقت شکمی لکھا گیا
تھا (رام سرن رائے بنام گوپال سرن سنگھ لیگل پیپر بنیہ جلد ا ۱۸۸۱ء)

جبکہ آراضی بطور سیر درج کاغذات مال ہے تو مجرد اس امر سے کہ بوجہ تلاطم تالاب مدعا علیہم اُس کی
کاشت سے وقتاً فوقتاً باز رہے حیثیت سیر تبدیل نہین ہوجاتی (رمعار کا پرشاد بنام بہاری لال ویکلی
نوٹس الہ آباد ۱۸۸۶ء صفحہ ۲۱)

کسی آراضی کا بلفظ سیر کاغذات مال مین درج ہونا کافی نہین ہے تاوقتیکہ اُسکو زمیندار نے خود کسی
وقت مین کاشت نہ کیا ہو اور بذریعہ اپنی کاشت کے اُسکو سیر نہ بنالیا ہو۔ گو وقتاً فوقتاً ایک دو
فصل کے لیئے شکمیون کو دیدیا ہو تاہم اُس نے اُسکو اس قابل رکھا ہو کہ اپنی کاشت کے لیئے یا اپنے
خاندان کے لیئے بحالت ضرورت واپس لے سکے (بدلے بنام بختو ہائی کورٹ رپورٹ الہ آباد ۱۸۸۸ء
صفحہ ۱۶۴۔ اُردو)

جبکہ ۳۰ سال سے کاشتکار بحیثیت اصلی لکھا گیا اور آراضی سیر زمیندار درج کاغذات مال نہوئی
تواب زمیندار اُسکو آراضی سیر قرار نہین دے سکتا۔ (رپاک پانڈے بنام حافظ علی منتخب فیصلجات
بورڈ مال ۱۸۸۳ء)

بروقت پاس ہونے ایکٹ ۳ سنہ ۱۹۰۱ء اجلاس لیجسلیٹو کونسل مین اس دفعہ پر بہت مباحثہ ہوا بعض
آنریبل ممبران کی رائے تھی کہ تعریف سیر سے الفاظ (ایکٹ ہذا کے نفاذ سے عین پہلے) خارج کر دیئے
جایئن تاکہ زمیندارون کو اپنی جوت مین آیندہ بھی حق سیر حاصل ہو مگر یہ رائے منظور نہین ہوئی
آنریبل مسٹر رابرٹس۔ آنریبل مسٹر ایونس و ہز آنر پریسیڈنٹ بہادر نے اس دفعہ کی تائید مین
بڑی بڑی پرمعنی تقریرین کین جسکا انتخاب ذیل مین درج کیا جاتا ہے۔

آنریبل مسٹر رابرٹس نے کہا جو تبدیلی قانون مین نسبت سیر کے کی گئی ہے۔ اُسکے خلاف جو دلائل
پیش کیئے گئے ہین وہ ضعیف ہین۔ اول دلیل یہ کیجاتی ہے "کوئی وجہ نہین کہ زمیندار بعد بارہ سال
کے حقوق دخیلکاری مثل حق آسامی دخیلکار کے کیون نہ حاصل کرے۔ مگر امر واقعی یہ ہے کہ زمیندار کو
حق دخیلکاری کے لیئے بارہ برس کا انتظار کرنا نہین پڑتا۔ اُسکا حق پہلے ہی سال مین کامل ہوتا ہے
اور وہ جبتک چاہے آراضی کو اپنی کاشت مین رکھ سکتا ہے۔ اس تبدیلی قانون سے کوئی فرق اُسکی
حالت مین بلحاظ اس امر کے نہین ہوتا ہے۔ بلحاظ کاشت شکمی پر دینے کے زمیندار کی حالت آسان

دخیلکار سے اور بھی زیادہ بہتر ہے۔ کیونکہ بموجب ایکٹ جدید قبضہ آراضی کے آسامی دخیلکار صرف پانچسال کے لیئے اپنی جوت کاشت شکمی پر دے سکتا ہے اور زمیندار گیارہ سال کے لیئے۔ اختتام مدت مذکور پر وہ اسکو واپس لے سکتا ہے۔ اگر بارہ سال کاشت کرنے کے بعد زمیندار کے حقوق ملکیت جاتے رہین تو وہ آسامی ساقط الملکیت ہو جائیگا۔

منشا یہ ہے کہ جس آسامی نے برابر بارہ سال کاشت کی ہے اُسکے قبضہ مین خلل نہ ڈالا جائے۔ صیح طور سے سیر سے مراد وہی آراضی ہے جس کو زمیندار خود کاشت کرے۔ ایکٹ ۱۰ ۱۹۰۸ء مین لفظ "سیر" ہم معنی خود کاشت کے ہے۔ جبکہ زمیندار کا ارادہ خود ہی کاشت کرنے کا نہو تو ایسی آراضی سے لفظ سیر متعلق کرنا محض فضول ہے۔ اس تبدیلی قانون کا کوئی اثر ایسے زمیندار پر نہین پہونچتا جو فی الواقع خود کاشت کرتا ہو۔ وہ جبتک چاہے کاشت کر سکتا ہے۔ وہ اپنی خود کاشت کو سال بہ سال گیارہ سال تک کاشت شکمی پر دے سکتا ہے۔ اور میعاد مذکور مین کسی سال کے اختتام پر وہ آراضی پھر اپنی خود کاشت مین لے سکتا ہے۔ اور اگر وہ آراضی کو خود اپنی کاشت مین ایک سال کے لیئے بھی درا ثنا، یا بوقت اختتام میعاد مذکور لے لے تو لازم ہے کہ کاشت شکمی کی ایک جدید مدت بارہ سال کی گذر جائے۔ قبل اسکے کہ حقوق دخیلکاری نامبردہ (یعنے زمیندار) کی پیدا ہو سکین۔ از روئے تبدیلی قانون جو کچھ کہ کیا گیا ہے۔ وہ صرف اسقدر ہے کہ اگر زمیندار آراضی کو خود اپنی کاشت سے بارہ سال کے لیئے نکل جانے دے۔ تو وہ خود اُسی قسم کی آراضی ہو جاتی ہے جو معمولاً آسامیون کو دیجاتی ہے۔

یہ بات ٹھیک نہین ہے کہ جب آراضی اُس معنے مین سیر نہ رہے جو کہ اس لفظ کے اصلی و صیح معنے مین تو بھی وہ محض بغرض انسداد حصول حق دخیلکاری بطور سیر رہے۔

آونریبل مسٹر ڈیونس نے بیان کیا۔ اس امر کو نظر انداز نہ کرنا چاہیئے کہ فقرہ (ج) اب بھی بدستور داخل قانون ہے۔ اُسکے اثر سے تجاہل نہ کرنا چاہیئے۔ وہ اُن تمام دیہات سے متعلق ہے جن مین کئی زمیندار بطور حصہ دارون کے ہون۔ اور وہ خاص طور سے اُن تمام دیہات کے لیئے ضروری اور مفید ہے جو ایسی جماعت ہائے زمینداران کے قبضہ مین ہین جو خود ہی کاشت کرتے ہین دیہات مذکور مین آراضی کاشت حصہ داران از روئے رواج دیہ بطور اُن کی خاص جوتون کے مانی جاتی ہے اور وہ آیندہ بھی اسی طرح مانی جائیگی۔ اور حصہ داران کے درمیان منافع تقسیم ہونے مین بھی آراضی مذکور کی نسبت اسی طرح عمل کیا جاتا ہے اور آیندہ بھی ایسا ہی عمل کیا جائے گا۔ پس ظاہر ہے کہ اس قسم کے دیہات کی جماعت ہائے زمینداران کی حالت پر (جس قسم کے دیہات ان ممالک مین

بکثرت ہین اور جو دراصل ایسے مالکوں نئے دیہات ہین جو خود ہی کاشتکار ہین) فقرہ (ب) ۲ کی کسی تبدیلی کا کچھ اثر نہ پہونچیگا۔

اگر مالک برابر کاشت کرتا رہے تو اُس سے عملی فرق پیدا نہ ہوگا چاہے وہ سیر کہی جاوے یا خود کاشت وغیرہ۔ ایکٹ قبضہ آراضی ۱۸۶۹ء مین صریحاً یہ حکم ہے کہ اگر زمیندار کے حقوق ملکیت زائل ہوجاوین تو اُس مالک ساقط الملکیت کو اُس کی خود کاشت مقبوضہ دوازدہ سالہ مین وہی حقوق حاصل ہونگے جو اُس حالت مین حاصل ہوتے کہ وہ خود کاشت اُس کی سیر ہوجاتی۔ یا بطور اُس کی سیر کے درج کیجاتی۔ تمام بحث اگر مختصراً بیان کیجائے تو یہ ہے۔ اگر موجودہ احکام قانون کا استعمال بدین غرض کیا جانے والا ہو کہ توسیع اُس رقبہ کی کردیجائے جسمین حقوق دخیلکاری حاصل نہین ہوسکتے تو احکام مذکور کا قانون سے خارج کردینا مناسب ہے۔ اگر احکام مذکور کو اس طرح استعمال کرنا منظور نہین ہے اور مالک برابر کاشت کرتا رہے تو اُس کے لیئے کوئی فرق واقعی نہ ہوگا۔ خواہ اراضی مذکور خود کاشت کہی جائے یا سیر۔ اگر کسی وجہ سے نامبردہ یہ چاہے کہ اُس کی کاشت موقوف کردے اور پھر اُسکو دوبارہ اپنے قبضہ مین لینے کا اختیار قایم رکھے تو نامبردہ اُسکو ٹھیکہ پر دے سکتا ہے۔ خواہ وہ سات برس کے لیئے ہو یا دس برس کے لیئے اور اُس کو اختیار ہوگا کہ پٹہ مذکور کی میعاد کے اختتام پر اُس آسامی پٹہ دار کو بیدخل کردے اور اراضی کو پھر اپنی کاشت مین لیلے ہز آنر لیفٹیننٹ بہادر نے فرمایا" جو تجویز اس گورنمنٹ نے اولاً کی تھی یہ تھی کہ قاعدہ متعلقہ سیر ممالک مغربی و شمالی اُس قاعدہ کے مطابق کردیا جائے جو سیر کے متعلق اودہ مین ہے۔

سوال یہ ہے کہ آراضی کی کاشت کون لوگ کرنا چاہتے ہین۔ آیا بڑے زمیندار یا چھوٹے زمیندار درحقیقت چھوٹے ہی زمیندار کاشت کرنا چاہتے ہین۔ جس صورت مین زمیندار آراضی کی کاشت خود واسطے اپنے اغراض کے اور واسطے پرورش اپنے خاندان کے اور واسطے قایم رکھنے اپنی وقعت کے کرنا چاہتا ہے تو وہ کاشت کرسکتا ہے لیکن جس صورت مین کہ زمیندار آراضی کو کاشت کی غرض سے نہین بلکہ حقوق دخیلکاری کے پیدا ہونے کو روکنے کے لیئے آراضی کو علیحدہ کرلینا چاہے تو ہمکو مناسب ہے کہ اُسکو استحقاق سیر نہ دین۔ جو درمیانی حالت تجویز کی گئی وہ اسی بنا پر ہے۔
جہان دیہات پٹی داری ہوتے ہین اور غریب آدمی خود اپنی ضرورت کے لیئے کاشت کرتا ہے وہان قاعدہ قدیم جاری رہیگا لیکن جہان ایسے بڑے زمیندار ہین جو خود اپنے فوائد کے لیئے کاشت نہین کرتے ہین وہان سیر کا بڑھنا جس کی غرض یہ ہے کہ حق دخیلکاری پیدا نہ ہو مسدود کیا جائیگا۔

سیلکٹ کمیٹی نے زمیندار کے ساتھ ایک یہ رعایت مزید کی ہے کہ اُسکو اجازت حصول حق دخیلکاری کی نہ صرف اپنی آسامی سیر قدیم مین بلکہ خود اپنی خود کاشت کو اندر دوازدہ سالہ مین دی ہے (اُردو گورنمنٹ گزٹ ممالک مغربی و شمالی و اودھ مطبوعہ ۱۰ دسمبر ۱۸۸۱ء حصہ ۵ صفحہ ۸۰ لغایۃ ۴۹۲)

زمیندار کا اختیار ایجنٹ (کارندہ) کے ذریعے کارروائی کرنے کا

دفعہ ۵ سوائے اس صورت کے کہ اس ایکٹ مین صریح طور پر بہ نہج دیگر حکم ہو اور سوائے اس صورت کے کہ مجموعہ ضابطہ دیوانی مین بحالت ایسی کارروائیون کے جن مین مجموعہ مذکور کے مطابق عمل ہونا چاہیئے بہ نہج دیگر حکم ہو۔ ہر امر جس کے کرنے کا زمیندار کو حکم یا اجازت ایکٹ ہذا مین ہے۔ زمیندار کا ایسا ایجنٹ (کارندہ) جسکو زمیندار نے اُس بارہ مین مجاز کیا ہو کر سکتا ہے۔ اور ایسے ایجنٹ (کارندہ) پر حکمنامہ کی تعمیل یا اُسکو اطلاع (نوٹس) کا دیا جانا کل اغراض کے لیئے ویسا ہی موثر ہوگا کہ گویا اُس کی تعمیل اصالتاً زمیندار پر کی گئی یا وہ اصالتاً زمیندار کو دی گئی۔ اور کل احکام ایکٹ ہذا کے جو کسی فریق پر حکمنامہ کی تعمیل کیئے جانے یا اُس کو اطلاع (نوٹس) کے دیئے جانے کی نسبت ہین ایجنٹ (کارندہ) مذکور پر حکمنامہ کی تعمیل کیئے جانے یا اُسکو اطلاع (نوٹس) دیئے جانے سے متعلق ہونگے۔

شرح یہ دفعہ جدید ہے۔ مجموعہ ضابطہ دیوانی کے احکام بروئے دفعہ ۱۹۳- ایکٹ ہذا کل نالشات و دیگر کارروائیات حسب ایکٹ ہذا سے اُس حد تک جہانتک کہ احکام مذکور ایکٹ مذکور کے خلاف نہین بہ پابندی و تبدیلات و اضافہ جات ذیل دفعہ مذکور متعلق کی گئی ہین۔ پس جو کارروائیان کہ بموجب ضابطہ دیوانی عمل مین آئینگی انمین ایجنٹ (کارندہ) زمیندار بہ پابندی شرائط دفعہ ۳۷- ایکٹ ۱۴ ۱۸۸۲ء (مجموعہ ضابطہ دیوانی) عمل کر سکتا ہے علاوہ اُن کارروائیون کے دیگر امور جن کے کرنیکا زمیندار کو حکم یا اجازت ایکٹ ہذا مین ہے۔ زمیندار کا ایجنٹ مجاز کر سکتا ہے۔ زمیندار اپنے ایجنٹ کے افعال کا پابند ہوگا۔

دفعہ ہذا مین ایجنٹ مجاز استعمال کیا گیا ہے۔ ایجنٹ مجاز وہ ہے جس کو بالتصریح کسی شخص نے اپنے کسی کام کرنے کا اختیار دیا ہو۔ اختیار جو منجانب زمیندار ایجنٹ کو دیا جائے وہ تحریری ہونا چاہیئے خواہ وہ تحریر مختارنامہ عام ہو یا خاص۔

دفعات ذیل کی کارروائیون سے کوئی تعلق مجموعہ ضابطہ دیوانی کا نہین ہے۔ ایسی کارروائیون مین زمیندار بغرض انجام دہی خدمات متعلقہ ہر شخص کو خواہ وہ سند یافتہ مختار (حرف ب- دفعہ ۳

ایکٹ ۱۴ ۱۸۸۲ء) ہو یا نہین مختار خاص مقرر کر سکتا ہے ۔
مختار عام کے لیئے نہ تو بروئے ایکٹ ہذا نہ بروئے مجموعہ ضابطہ دیوانی سندیافتہ ہونے کی ضرورت ہی
البتہ مختار خاص حسب دفعہ ۳۷ ضمن (ب) مجموعہ ضابطہ دیوانی سوائے مختار سندیافتہ کے اور کوئی شخص
مقرر نہین ہو سکتا (مقدمہ بدری پرشاد بنام بھگوتی دہر - انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۶ صفحہ ۳۰۲ ملاحظہ ہو) ۔
وہ دفعات جنکا ذکر فقرہ ماسبق مین کیا گیا یہ ہین :- ۱۳ - ۱۴ - ۱۷ - ۲۶ - ۳۲ - ۳۳ - ۳۷ - ۴۵ - ۴۶ - ۴۷
۸۵ - ۱۰۷ - ۱۰۸ - ۱۰۹ - ۱۱۰ - ۱۱۱ - علاوہ ان دفعات کے دفعہ ۱۴۶ - ۱۴۹ - ۱۹۴ و ۱۹۴ - ایکٹ ہذا بھی
ملاحظہ طلب ہین ۔

دفعہ ۳۷ ایکٹ ۱۴ ۱۸۸۲ء

بروئے دفعہ ۳۷ - ایکٹ ۱۴ ۱۸۸۲ء (مجموعہ ضابطہ دیوانی) ایجنٹان مقبولہ جو اہالی مقدمہ کی طرف سے
عدالت مین حاضر ہو سکتے ہین ۔ درخواست دیسکتے ہین اور عمل کر سکتے ہین یہ ہین ۔
(الف) اشخاص جو ایسے اہالی مقدمہ کی طرف سے اپنے نام کے عام مختار نامجات رکھتے ہون جو اُس
عدالت کے علاقہ کے حدود اراضی کے اندر رہتے ہون جس کی حدود کے اندر حاضر ہونے یا درخواست
دینے یا عمل کرنے کی ضرورت ہو اور مختار نامون مین اُن کی طرف سے حاضر ہونے اور درخواست دینے
اور عمل کرنے کا اختیار دیا گیا ہو ۔
(ب) مختاران جنھون نے کسی قانون مجریہ وقت کی روسے سارٹیفکیٹ حسب ضابطہ مختار کاری کا پایا ہو
اور اپنے آقاؤن کی طرف سے مختار نامہ خاص کے ذریعہ سے یہ اختیار رکھتے ہون کہ اُن کی طرف سے ایسے
امور کو انجام دیتے رہین جو مختار لوگ قانوناً انجام دے سکتے ہین ۔
(ج) اشخاص جو اہالی مقدمہ کی طرف سے یا اُن کے نام سے کچھ تجارت یا کاروبار کرتے ہون جو اُس
عدالت کے علاقہ کی حدود اراضی کے اندر حاضر ہونا یا درخواست دینا یا عمل کرنا صرف معاملہ متعلقہ تجارت
یا کاروبار کی بابتہ ہو اور کوئی اور قایم مقام جسکو ایسی حاضری عدالت اور درخواست دینے اور عمل کرنے
کی اجازت بصراحت دی گئی ہو وہان موجود نہ ہون ۔
دفعہ ۳۷ مجموعہ ضابطہ دیوانی کو متعلق بہ عدالت ہائے مال کے کرنے مین فقرات (الف) و (ج) دفعہ ۳۷
مین بجائے سکونت رکھتے ہون کے یہ الفاظ قایم کیئے جاوینگے (خواہ سکونت رکھتے ہون یا نہ رکھتے ہون)
دفعہ ۱۹۳ حرف (ج)

حرف (ج) دفعہ ۳۷ مین صرف تذکرہ اُن اشخاص کا ہے جو بحیثیت گماشتون کے اپنے مالکون کی
جانب سے تجارت یا کاروبار کرتے ہون ۔ یہ ضمن بھی اب منتقل معاملات متعلقہ ایکٹ ۲ ۱۹۰۱ء کر دیا

گئی ہے۔ اور اسمین بھی بروئے دفعہ ۱۹۳ حرف (ج) - ایکٹ ہذا ترمیم کی گئی ہے۔ معلوم ہوتا ہے
کہ اگر کوئی حقیت زمینداری متعلق کسی کوٹھی مہاجنی کے ہو تو اُس کوٹھی مہاجنی کا گماشتہ بھی مختار مجاز
دربارہ انجام دہی معاملات متعلقہ عدالت مال نسبت جائداد متعلقہ کوٹھی مہاجنی متصور ہوگا۔
بمقدمہ سندر لال بنام گورپرشاد انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲۳ صفحہ ۴۱۴ تجویز ہوا ہے کہ اگرچہ کوئی ایجنٹ
مقبولہ حاضر عدالت ہو اور کام کرنے کی قابلیت بھی رکھتا ہو لیکن اپنے آقا کی طرف سے مقدمہ مین پیروی
کرنا مناسب نہ سمجھتا ہو تو محض اُس کی موجودگی مقدمہ مین فریق کی حاضری متصور نہ ہوگی۔
ایجنٹ مقبولہ عدالتون مین اپنے آقا کی طرف سے درخواست دے سکتا ہے۔ حاضر ہو سکتا ہے۔ جملہ امور متعلقہ مقدمہ
کو جسکا اختیار اُسکو حاصل ہو کر سکتا ہے مگر اپنے نام سے نہ نالش کر سکتا ہے نہ جوابدہی (گارڈنر بنام مہری
انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۱۷۹ و ہائی کورٹ رپورٹ الہ آباد جلد ۴ ۱۸۷۲ء لاڈلی پرشاد
بنام گنگا پرشاد)
دفعات ۱۴۱ و ۱۴۳ - ایکٹ ۱۲ ۱۸۸۱ء (قانون لگان) ایسے کارندہ کو جو مختارنامہ عام رکھتا ہو
کارروائی دفعہ ۲۳۶ - ایکٹ مذکور بجائے اپنے آقا کے کرنے سے مانع نہین ہین (جیوارام بنام
پھمی چند منتخب فیصلہ جات بورڈ ۱۸۸۵ء)
مختار عام جس کو نالش دائر کرنے کا اختیار مدعی کی طرف سے حاصل ہو وہ عرضیدعوے پر بھی دستخط
کر سکتا ہے (کاشتو لینو بنام رستم جی داداجی انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۴۶۸)
جب عرضیدعوے مین بہت سے امور فریب دہی کے درج ہون تو اُس کی تصدیق خود مدعی کو کرنا چاہیئے
مختار عام مدعی کی تصدیق کافی نہین ہے (راجہ تمکوہی بنام بریڈاوڈ انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۹
صفحہ ۵۰۵) ایسے ہی بمقدمہ پرتاب چند برجی بنام کرسٹو کشور ساہا انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۸
صفحہ ۸۸۵ تجویز ہوئی ہے۔
سوائے صورت متذکرہ دفعہ ۵۱ فقرہ آخر مجموعہ ضابطہ دیوانی کے مدعی کو عرضیدعوے پر خود دستخط
کرنا چاہیئے (مہابیر پرشاد بنام شاہ وحید عالم ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۸۹۱ء صفحہ ۱۵۲)
جس مختار کو اختیار پیروی مقدمہ دیا گیا ہو وہ تاوقتیکہ اختیار خاص نہ رکھتا ہو مقدمہ کو سپرد ثالثی نہین
کر سکتا ہے (بھگوان بنام نندلال انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۱۷۸)
کوئی ایجنٹ جو بروئے مختارنامہ کسی فریق کی طرف سے مقدمہ مین کارروائی کرتا ہو مجاز نہین ہے کہ
فریق مخالف کے حلف پر حصر کر کے مقدمہ کی کارروائی ختم کر دے اور نہ کوئی وکیل اپنے موکل کی طرف سے

ایسا کر سکتا ہے تاوقتیکہ ایسا کرنے کا اختیار بالتصریح مختار نامہ یا وکالت نامہ مین ہنو۔ (سدا شیو بنام مارو تی بہٹھل انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۴ صفحہ ۴۵۵)

کسی شخص کو گو وہ زمرہ ریونیو ایجنٹان مین درج فہرست نہ کیا گیا ہو حسب دفعہ ۲۰۔ ایکٹ ۱۸ سنہ ۱۸۷۹ء اختیار دیا گیا ہے کہ وہ کسی مشتہ مال مین اپنے مالک کی طرف سے تمام معاملات یا کسی معاملہ مین کارروائی کرے۔ جائز ہے کہ ایسی منظوری اس مختار نامہ پر ثبت کیجائے جس مین مختار کے اختیارات کی تصریح کی گئی ہو اور جسپر اسٹامپ حسب ضابطہ لگا ہو بموجب اشتہار گورنمنٹ نمبری ۶۲۸ مورخہ ۸۔ اپریل سنہ ۱۸۸۱ء ریونیو ڈپارٹمنٹ صاحبان کلکٹر کو منصب عطائے اختیارات مذکورہ کا حاصل ہے اور وہ بدستور قایم رہیگا (قاعدہ ۱۴ صفحہ ۱۱ سرکلر نمبر ۵ مد ۲ صفحہ ۱۰۲۔ کتاب سرکلرات بورڈ سنہ ۱۸۹۱ء)

قاعدہ ۱۶ سرکلر نمبر ۵ مد ۲ کتاب سرکلرات بورڈ سنہ ۱۸۹۱ء مین یہ حکم ہے کہ مختار لوگ جنکی تعریف دفعہ ۶ ایکٹ ۱۸ سنہ ۱۸۷۹ء مین کی گئی ہے۔ محکمہ جات مال مین کارروائی کرنے کے مجاز نہین ہین۔ مگر اب بوجہ متعلق نہونے دفعہ ۳۷۔ ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء (مجموعہ ضابطہ دیوانی) مختار سند یافتہ جنکی تعریف دفعہ ۶۔ ایکٹ ۱۸ سنہ ۱۸۷۹ء مین کی گئی ہے داخل تعریف اتھورایزڈ ایجنٹ (مختار مقبولہ) ہین اور وہ بذریعہ مختار نامہ خاص منجانب اپنے موکلون کے محکمہ مال مین پیروی کر سکتے ہین۔

باب ۲

آسامیون کی قسمین

آسامیون کی قسمون کی تفصیل

دفعہ ۶ اس ایکٹ کے اغراض کے واسطے آسامیون کی قسمین حسب ذیل ہونگی یعنی۔

(الف) حقداران قبضہ مستقل۔ اور

(ب) آسامیان بشرح معین۔ اور

(ج) آسامیان ساقط الملکیت۔ اور

(د) آسامیان دخیلکار۔ اور

(ہ) آسامیان غیر دخیلکار

حقداران قبضہ مستقل اور آسامیان بشرح معین

حقداران قبضہ مستقل

دفعہ ۷ (۱) جب کسی ضلع یا جزو ضلع مین جسکا بند وبست استمراری ہو۔ کوئی استحقاق مستقل اور قابل انتقال واقع آراضی سوائے بذریعہ پٹہ میعادی کے کسی اور طور پر کسی ایسے شخص کو حاصل رہا ہو جس کی حیثیت مالک محال اور اُس کے قابضون کے درمیان ہو اور یہ استحقاق ایک ہی شرح لگان پر بند وبست استمراری کے وقت سے اُسکو حاصل چلا آتا ہو تو وہ شخص مستحق ہو گا کہ اُسکو وہ استحقاق اُسی شرح پر حاصل رہے۔

(۲) ایسا شخص حقدار قبضہ مستقل کہلائیگا۔

شرح یہ دفعہ بجائے دفعہ ۴۔ ایکٹ ۱۲ ۱۸۸۱ء کے ہے۔ قانون مذکور مین ایسی آسامی کا کوئی نام نہ تھا۔ اب اُسکا نام حق دار قبضہ مستقل رکھا گیا۔

اونریبل مسٹر ملر نے اپنی اسپیچ مین بیان کیا ہے کہ جو آسامی بموجب شرائط مندرجہ دفعہ ۴۔ ایکٹ ۱۲ ۱۸۸۱ء آراضی پر قابض ہون اُن کا نام حقداران قبضہ مستقل اس غرض سے رکھا گیا ہے کہ اُن کے اور آسامیان بشرح معین کے درمیان جن کی تعریف پرانے ایکٹ کی دفعہ ۵ مین ہے فرق ظاہر ہو جائے۔ نام نہونے کی وجہ سے ایسا ہو سکتا تھا کہ جو لوگ اضلاع بند وبست استمراری کے حالات سے ناواقف تھے وہ ان دونون مین تمیز نہین کر سکتے تھے۔

دفعہ ۴۔ ایکٹ ۱۲ ۱۸۸۱ء اور دفعہ ہذا کی عبارت مین سوائے اسکے کہ جزو اول سے الفاظ (موروثان تعلقداران سابق) خارج کر دیئے گئے اور کوئی فرق نہین ہے۔ ان الفاظ کا دفعہ ہذا مین داخل کرنا محض بیکار تھا جبکہ ان الفاظ کا منشا دفعہ ۴ ضمن ۱۔ ایکٹ ہذا کی عبارت سے پورا ہو جاتا ہے۔

بمقدمہ جے گوپال بنام رادہا پرشاد ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۸۹۲ء صفحہ ۱۸ تجویز ہوا ہے کہ جن شخصون سے دفعہ ۴۔ ایکٹ ۱۲ ۱۸۸۱ء متعلق ہے وہ باثیر احکام ایکٹ لگان سے باہر نہین ہین بلکہ وہ بلحاظ اپنی تواریف کے داخل تعریف آسامی ہین پس نالش مرجوعہ اُن کی بغرض استقرار اس امر کے کہ وہ گذارہ دار ہین اور یہ کہ اندراج بند وبست حال نسبت اُن کی حیثیت کے بطور آسامیان بشرح معین بجائے مالکان ہونے کے غلط ہے قابل سماعت دیوانی نہین ہے۔ دفعہ ۹۔ ایکٹ ہذا نے جس مین اقسام آسامیان مذکور ہین اس امر کو اب بہت صاف کر دیا کہ حقدار قبضہ مستقل ایک آسامی تابع احکام ایکٹ قبضہ آراضی ہے۔

آسامی حقدار قبضہ مستقل اور آسامی دخیلکار کے حقوق و ذمہ داریون و اختیارات مین بہت فرق ہے

دفعات ۲۰ (۱) و دفعہ ۵۰ ضمن ۳ و دفعہ ۵۷ و ۱۰۰ بھی لائق ملاحظہ ہین۔

اضلاع بنارس - جون پور - غازی پور - بلیا اور چند پرگنہ جات اضلاع مرزاپور و اعظم گڈھ مین بندوبست استمراری ہے۔ باقی اضلاع ممالک مغربی و شمالی مین بندوبست میعادی ہے۔

صرف اندراج نام بطور کاشتکار موروثی قابض آراضی بشرح مقررہ بندوبست آخر اور ادائیگی لگان بشرح مذکورہ تا چند سال ثبوت اس امر کا نہین ہے کہ وہ مستحق کاشت آراضی بشرح مذکور برائے دوام ہے۔ (کرامت علی بنام دلیل سنگھ - صدر دیوانی عدالت آگرہ رپورٹ ۱۸۶۴ع)

آسامی بشرح معین

دفعہ ۹ (۱) جب کوئی آراضی ایسے ضلع یا جزو ضلع کے اندر جسکا بندوبست استمراری ہو وقت بندوبست استمراری سے برابر بہ ادائے شرح لگان واحد کسی آسامی کے قبضہ مین چلی آتی ہو - تو ایسا آسامی مستحق ہوگا کہ اسکو حق دخیلکاری اسی شرح پر حاصل رہے

(۲) ایسا آسامی بشرح معین کہلائیگا۔

شرح یہ دفعہ بجائے دفعہ ۵ - ایکٹ ۱۲ ۱۸۸۱ع کے ہے۔

قبضہ مین چلی آتی ہو کے لیئے یہ ضروری نہین ہے کہ کاشتکار بشرح معین خود اُس کو کاشت کرتا ہو۔ بلکہ اس لفظ کے مفہوم مین ایسا قبضہ بھی داخل ہے جو منجانب آسامی بشرح لگان معین دوسرے کا قبضہ ہو - (پیارے موہن بکرجی بنام بنسی مانجھی - انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۷۵ و ۱۶۷)

جب کسی بندوبست استمراری مین کوئی آراضی مقبوضہ آسامی بہ لفظ سیر زمیندار درج ہو تو بر طبق قایم ہوجانے اس قیاس کے کہ اُس آسامی شکمی کا لگان زمانہ بندوبست استمراری سے تبدیل نہین ہوا حسب منشاء دفعہ ۵ - ایکٹ لگان اُس آسامی کو حق آسامی شرح معین کا حاصل ہوجاتا ہے - اور آراضی مقبوضہ اُس کی سیر زمیندار نہین رہتی (بھروسا پانڈے بنام بابو کیول سنگھ - فیصلہ بورڈ مال - لیگل ریمبرنسیہ جلد ۲ ۱۸۸۱ع صفحہ ۳۵ - اُردو)

آسامی جو بوجہ خدمت کاشت کرتی ہو - آسامی بشرح معین نہین ہوسکتی - آسامی بشرح معین وہی ہوگی جو لگان بذریعہ نقد یا جنس ادا کرتی ہو (دوارکا داس بنام دیوکی نندن - ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۸۸۲ع صفحہ ۶۰)

بجواب صاحبان بورڈ مال لوکل گورنمنٹ نے تجویز کیا کہ وہ آراضی جسکا ذکر دفعہ ۵ - ایکٹ لگان مین ہے استحقاق دائمی سے متعلق ہے - اگر کوئی کاشتکار بیدخل کیا گیا ہو - یا آراضی کسی طرح زمیندار کے قبضہ مین آگئی ہو تو ایسی صورت مین سلسلہ استحقاق شکست ہوجائیگا اور کاشتکار حال اپنی

کاشتکاری کا شمار صرف اپنی تاریخ واقعی قبضہ سے کرسکتا ہے نہ بر بنا ر استحقاق کاشتکار سابق جو آسامی بشرح معین تھا (کندی کلوار بنام رام سرنداس فیصلہ بورڈ مال فایل نمبر ۱۰۹ سنہ ۱۸۹۰ء)

اگر انتقال خود کاشت کی وجہ سے لگان کم ہوجائے تو یہ بمنزلہ تبدیل شرح لگان کے نہین ہے (کھنیارام ملک بنام رام کمار مکرجی ویکلی رپورٹر کلکتہ جلد ۲ صیغہ مال صفحہ ۱۷)

قبضہ برابر ایسے شخص کا ہونا چاہیئے جو آسامی رہا ہو نہ ایسا شخص جو کچھ روز بطور آسامی اور کچھ روز بطور زمیندار قابض رہا ہو (سرجیت سنگہ بنام فٹزپٹرک ویکلی رپورٹر کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۲۰۶)

دفعہ ۹۔ ہر ایسا اندراج جو قبل آغاز نفاذ ایکٹ ہذا کاغذات حقوق کے سب سے اخیر کی ترمیم کے وقت پیدا ہوا اور جسمین کوئی شخص بطور حقدار قبضہ مستقل یا آسامی بشرح معین کر یا خلاف اُس کے درج کیا جائے۔ درصورتیکہ کوئی فیصلہ عدالتی خلاف اُس کے ایسی کارروائی مین صادر ہوا ہو جو قبل نفاذ ایکٹ ہذا دائر ہوئی ہو۔ اس امر کا ثبوت قطعی ہوگا کہ شخص مذکور حقدار قبضہ مستقل یا آسامی بشرح معین ہے۔ جیسی کہ صورت ہو۔

قیاس ایسے اندراج سے جو قبل نفاذ ایکٹ ہذا سب سے اخیر کی ترمیم کاغذات حقوق کے وقت ہوا

شرح یہ دفعہ بجائے دفعہ ۶۔ ایکٹ ۱۲ سنہ ۱۸۸۱ء کے ہے۔ حقوق متذکرہ دفعہ ۵ و ۴۔ ایکٹ ۱۲ سنہ ۱۸۸۱ء حاصل ہونے کے لیئے بروئے دفعہ ۶۔ ایکٹ مذکور یہ ضرور تھا کہ تاریخ ارجاع دعوے سے قبل کاشتکار حال یا اُس کا مورث ۲۰ برس سے بشرح لگان واحد قابض ہو۔ مگر اب صرف اندراج کاغذات حقوق کے سب سے اخیر ترمیم کا جو قبل نفاذ قانون ۲ سنہ ۱۹۰۱ء ہوا ہو ثبوت قطعی استحقاق آسامی حقدار قبضہ مستقل یا آسامی بشرح معین کا ہوگا۔ مدت بست سالہ اب قابل لحاظ نہین ہے۔

ممبران سلیکٹ کمیٹی نے مدت بست سالہ خارج کرنے کی نسبت حسب ذیل بیان کیا ہے:-

اس دفعہ مین جیسے کہ وہ ابتدا ءً تحریر کی گئی تھی۔ دراصل ایکٹ ۱۲ سنہ ۱۸۸۱ء کی دفعہ ۶ بغیر کسی قابل لحاظ تبدیلی کی نقل کردی گئی تھی۔ دفعہ مذکور ممالک ہذا کے قانون لگان مین ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۵۹ء کے وقت سے داخل چلی آتی ہے۔ اُس زمانہ مین اضلاع بندوبست استمراری مین کاغذات حقوق مرتب نہین ہوئے تھے اور جس قیاس کے لیئے جانے کا دفعہ مذکور مین ذکر تھا وہ واجبی اور ضروری تھا۔ مگر اُسوقت سے اور ایکٹ ۱۲ سنہ ۱۸۸۱ء کے صادر ہونے کے وقت سے حالات بدل گئے ہین سنہ ۱۸۸۱ء سے سنہ ۱۸۸۶ء تک کے زمانے مین اُن تمام اضلاع مین کاغذات حقوق کی نظر ثانی بموجب باب ۳۔ ایکٹ ۱۹ سنہ ۱۸۷۳ء کی گئی تھی۔ اور قبضہ ہائے مستقل و کاشت ہائے بشرح معین کی نسبت تمام دعاوی کی تحقیقات کی گئی تھی۔ اور جو آسامی ان حقوق کی مستحق پائی گئی تھی وہ اُس حیثیت سے درج کاغذات کردی گئی تھی۔ درصورت کل آسامیون کے جو اُسوقت

ایسے آسامیون کے زمرہ سے خارج رکھے گئے تھے نہ صرف قیاس قبضہ بشرح معین کا بوجہ بیس سال کے دخل
بلا تبدیلی لگان کے باقی رہا ہے بلکہ اگر ایسے قیاس کی اجازت دیجائے۔ تو اُس قیاس سے تناقض ہوتا ہے
جوایکٹ ۳ ۱۹۰۱ء کی دفعہ ۱۰ کے بموجب اس امر کی نسبت ہے کہ جوآسامی بوقت نظر ثانی کاغذات
(حقوق) کے سوائے آسامی بشرح معین کے اور حیثیت سے درج کیا گیا ہو وہ آسامی بشرح معین نہین ہے
گو اُسکا لگان بیس سال کے اندر بدلا نہ گیا ہو۔ اسیوجہ سے ہمنے اس دفعہ کو اُسی کے مطابق بدل دیا ہے
(اُردو گورنمنٹ گزٹ ممالک مغربی و شمالی و اودہ حصہ ۵ صفحہ ۱۰ مطبوعہ ۲۷۔ جولائی ۱۹۰۱ء)
ثبوت قطعی کی تعریف دفعہ ۴ فقرہ ۳۔ ایکٹ اول ۱۸۷۲ء (قانون شہادت مجریہ ہند) مین حسب ذیل کی گئی ہے
جہان ایک امر واقعہ از روے ایکٹ ہذا (ایکٹ اول ۱۸۷۲ء) کے دوسرے امر واقعہ کا ثبوت قطعی قرار دیا
گیا ہے وہان عدالت کو لازم ہے کہ ایک امر واقعہ کے ثبوت پر دوسرے کا اثبات تصور کرلے اور عدالت
اُس کے ابطال کے لیئے شہادت کے پیش کیئے جانے کی اجازت نہ دیگی۔
بمقدمہ جی منی بنام موسی رام لیگل ریمبرینسر ۱۸۷۹ء صفحہ ۶۶ بورڈ نے تجویز کیا تھا کہ براندراج بندوبست کا جو بذریعہ
فیصلہ عدالتانہ نہ ہوا ہو غلط ہونے کا ثبوت پیش کیا جاسکتا ہے۔ مگر اب اثر دفعہ ہذا سے وہ فیصلہ بیکار
ہوگیا۔ اور اندراج کاغذات حقوق مرتبہ بندوبست ثبوت قطعی بنسبت حقوق کاشتکاران شرح معین
بہ لحوظی استثنا رستذکرہ دفعہ ہذا ہوگا۔ دربارہ ترتیب کاغذات حقوق بنسبت کاشتکاران دفعہ ۳۲
ضمن ۵ و دفعہ ۵۵۔ ایکٹ ۳ ۱۹۰۱ء لائق ملاحظہ ہے۔ مگر اندراج کاغذات بندوبست ثبوت دہی
ادائے لگان سے رد کیا جاسکتا ہے (ٹھاکر دیال بنام مہاراجہ ڈمراون منتخب فیصلہ جات بورڈ مال
۱۸۸۵ء صفحہ ۲۷) دفعہ ہذا مین صرف نوعیت کاشت اندراج کاغذات حقوق ثبوت قطعی قرار دیا
گیا ہے نہ نسبت دیگر امور کے۔

اسامیان ساقط الملکیت

دفعہ ۱۔ (۱) ہر مالک جس کی حقوق ملکیت واقع کسی محال یا اُسکے کسی جزو کے خواہ وہ اُسکے
کسی حصہ مین ہون یا اُس کے کسی خاص رقبہ مین ہون بروقت یا بعد آغاز نفاذ
ایکٹ ہذا منتقل ہوجائین۔ خواہ بذریعہ نیلام بعلت اجرائے ڈگری یا حکم کسی عدالت
دیوانی یا مال کے یا بطور ایسے انتقال کے جو اپنی خواہش سے کیا جائے۔ اور جو بذریعہ ہبہ
یا بذریعہ مبادلہ مابین حصہ داران محال مذکور کے نکیا جائے۔
اپنی آراضی سیر اور اُس آراضی کا جس کی وہ تاریخ انتقال پر برابر بارہ برس سے کاشت
کرتا رہا ہو۔ آسامی حقدار دخیلکاری ہوجائے گا اور وہ مستحق اسکا ہوگا کہ اُس کا ایسے

لگان پر قبضہ رکھے جو اُس شرح سے بحساب فی روپیہ چار آنہ کم ہوگا۔ جو آسامیان غیر دخیلکار سے قرب وجوار کی ویسی ہی قسم کی اور ویسی ہی فائدون کی آراضی کی بابتہ عموماً قابل ادا ہو

(۲) رہن بھوگ بندہک (رہن انتفاعی) دفعہ ہذا کی منشار کے مطابق انتقال سمجھا جائیگا

(۳) اگر کسی مالک کے حصہ واقع کسی محال یا اُسکے کسی حصہ کا صرف کوئی جزو اس طرح منتقل کیا جائے تو مالک مذکور اپنی آراضی سیر کی اور اُس آراضی کی جس کی وہ تاریخ انتقال پر برابر بارہ برس سے کاشت کرتا رہا ہو صرف اُس قدر جزو کا آسامی حق دخیلکاری ہوجائے گا جو اُسکے حصہ کے جزو مذکور سے متعلق یا متناسب ہو۔

(۴) ہر ایسا آسامی اور ہر آسامی جسکو یہی حقوق ایکٹ ۱۸ مصدرہ ۱۸۷۳ء یا ایکٹ ۱۲ مصدرہ ۱۸۸۱ء یا کسی اور قانون یا ایکٹ نافذ الوقت کے اسی قسم کے احکام کے بموجب حاصل ہون آسامی ساقط الملکیت کہلائے گا۔ اور باستثنار اُن امور کے جنکی نسبت بہ ہیج دیگر صریح احکام درج ہون اُسکو وہ کل حقوق حاصل ہونگے اور وہ اُن کل ذمہ داریون کا پابند ہوگا جو آسامیان دخیلکار کو بذریعہ اس ایکٹ کے عطا کی گئی اور اُنپر عائد کی گئی ہین۔

(۵) کلکٹر کو لازم ہوگا کہ حسب دفعہ ۳۶۔ ایکٹ مالگزاری آراضی ممالک مغربی و شمالی و اودھ سنہ ۱۹۰۱ء اُس آراضی کی جسمین ایسا حق دخیلکاری حاصل ہوجائے صراحت کردے اور وہ لگان جو اُس کی بابتہ قابل ادا ہو مقرر کردے۔

(۶) اس دفعہ کی کسی امر سے کسی ایسی آراضی مین حق دخیلکاری حاصل نہ ہوگا جو کسی ایسی سرکاری یا خانگی غرض کے لیئے منتقل کیجائے جو اِس قسم کی ہو کہ اُس کی وجہ سے اُس آراضی مین حق کاشت قایم نہ رہ سکتا ہو۔

شرح یہ دفعہ بجائے دفعہ ۷۔ ایکٹ ۱۲ سنہ ۱۸۸۱ء کے قایم ہوئی ہے۔

حقوق ساقط الملکیت صورت ہائے ذیل مین بروئے دفعہ ہذا حاصل ہونگے۔

(۱) ہر ایک انتقال کی صورت مین بجز "ہبہ یا مبادلہ مابین حصہ داران محال" جبکہ انتقال کل حصہ مالک کا عمل مین آوے۔ کل آراضی سیر یا خود کاشت زائد از دوازدہ سالہ مین۔

(۲) ہر ایک انتقال کی صورت مین "بجز ہبہ یا مبادلہ مابین حصہ داران محال" جبکہ انتقال جزو حصہ مالک کا عمل مین آوے۔ بقدر جزو منتقلہ آراضی سیر یا خود کاشت زائد از دوازدہ سالہ مین

(۳) رہن بھوگ بندہک (انتفاعی) مین بہ پابندی شرائط مذکورہ بالا کے۔

آراضی خود کاشت مین حق ساقط الملکیت حاصل کرنے کے لیئے ضرور ہے کہ وقت انتقال تک انتقال کرنے
والے کو برابر بارہ سال کاشت کرتے ہوچکے ہون۔
لفظ انتقال متذکرہ دفعہ ہذا مین ایسا انتقال جو مستقل حقوق ملکیت منتقل کرنے والا بجز "رہن بھوگ بندھک"
کے نہو داخل ہے۔ ہبہ اور مبادلہ مابین حصہ داران محال ایسا قرار نہین دیا گیا ہے کہ جسکی رو سے آراضی
سیر یا خود کاشت دوازدہ سالہ مین حق ساقط الملکیت پیدا ہو۔

تعریف لفظ انتقال

انتقال جائداد سے وہ فعل مقصود ہے جس کے ذریعہ سے ایک شخص زندہ زمانہ حال مین یا آیندہ ایک یا کئی
اور اشخاص زندہ کے نام یا خود اپنے اور ایک یا کئی اشخاص زندہ کے نام جائداد منتقل کرے (دفعہ ۵۔ ایکٹ ۴
۱۸۸۲ء)
جائداد کو انتقال کرنا یا جائداد مین استحقاق پیدا کرنا دو مختلف چیزین ہین۔ انتقال کا اثر فوراً ہی ہوتا ہے
یعنے بعد انتقال کے جائداد فوراً حسب شرائط انتقال نامہ انتقال کنندہ سے علیحدہ ہوکر منتقل الیہ کو پہونچ جاتی
ہے۔ لیکن برخلاف اسکے محض استحقاق پیدا ہونے سے منتقل الیہ کو فوراً جائداد نہین ملسکتی اور اسی لیئے
بحالت انتقال جائداد یہ لازمی ہے کہ منتقل الیہ زندہ ہو تاکہ وہ جائداد منتقل کو لے سکے۔
یہ بات بلا اندیشہ تصور کیجاتی ہے کہ لفظ انتقال قانون مین نہایت عام معنے مین مستعمل ہوا ہے اور اسمین
عام اقسام کے معاہدے جن سے حقوق متعلقہ جائداد غیر منقولہ ایک شخص سے دوسرے شخص کی جانب
منتقل ہوتے ہین داخل ہین (گوپال پانڈے بنام پرسوتم داس انڈین لاریورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۱۲۷)
الفاظ ایک شخص سے یہ نہ تصور کرنا چاہیئے کہ چند اشخاص ملکر انتقال نہین کرسکتے کیونکہ الفاظ صیغہ واحد
سے صیغہ جمع کے بھی معنے پیدا ہوتے ہین۔ (دفعہ ۲۔ ایکٹ ۱ ۱۸۶۸ء قانون عبارت عامہ ممالک
مغربی و شمالی و اودھ)
لفظ (پراپرٹی) مستعملہ دفعہ ۱۰۔ ایکٹ ہذا کا ترجمہ ملکیت اور (پروپرائٹر) کا ترجمہ مالک کیا گیا ہے۔
انگریزی مین جائداد کے لیئے بھی لفظ پراپرٹی مستعمل ہوتا ہے۔ ملکیت کی تعریف شرح ضمن ۱ دفعہ ۴
ایکٹ ہذا مین ملاحظہ کیجئے۔
ملکیت اور حقیت کو مخلوط کرنا صحیح نہین ہے۔ حقیت ایک حق ہے جو کسی شخص کو جائداد مین حاصل ہوتا ہے
خواہ از قسم منقولہ ہو یا غیر منقولہ اور وہ کئی طرح کا ہوتا ہے مثلاً حق حین حیاتی۔ حق وصول پانے منافع وغیرہ
حقیت کے لیئے الفاظ (انٹرسٹ) اور (رائٹ) مستعمل ہوا کرتے ہین۔
ہبہ یا مبادلہ کی کوئی تعریف اس قانون مین نہین ہے لہذا یہ ہبہ قانونی شرعی اور شاستری کے

احکام اور مبادلہ کی تعریف اس جگہ لکھنا مناسب معلوم ہوتا ہے۔

ہبہ قانونی

ہبہ ایک انتقال ہے کسی جائداد معین موجودہ کا خواہ منقولہ ہو یا غیر منقولہ جو کوئی شخص عمداً اور بلا اخذ معاوضہ دوسرے شخص کے حق میں کرے۔

انتقال کرنے والا واہب کہلاتا ہے۔ اور منتقل الیہ موہوب لہ۔ اور موہوب لہ خود یا کوئی اور شخص اُس کی طرف سے ہبہ قبول کرے۔ ضرورت ہے کہ اقبال ہبہ واہب کی حیات میں اور جبتک اُسکو ہبہ کرنے کا اختیار حاصل ہے کیا جائے۔ اگر موہوب لہ اقبال کرنے سے پہلے فوت ہو جائے تو ہبہ کالعدم ہو جائیگا (دفعہ ۱۲۲۔ ایکٹ ۴ ۱۸۸۲ء) حاصل اس دفعہ کا یہ ہے کہ ۱ شے موہوبہ معین و موجود ہو۔ ۲ ہبہ عمداً و بلا معاوضہ کیا جائے ۳ ہبہ بحیات واہب اور اُسوقت کہ وہ قابل ہبہ کرنے کے ہو قبول کیا جائے ۴ موہوب لہ خود یا اُس کی جانب سے کوئی دوسرا شخص ہبہ کو قبول کرے ۵ اگر قبل قبول ہبہ موہوب لہ فوت ہو جائے تو ہبہ کالعدم ہو جائیگا۔

بروئے دفعہ ۱۲۳۔ قانون ۴ ۱۸۸۲ء بغرض جواز ہبہ جائداد غیر منقولہ امور ذیل لازمی ہین ۱ دستاویز ہبہ تحریری ہو ۲ دستاویز ہبہ رجسٹری شدہ ہو خواہ قیمت شے موہوبہ کسیقدر درج دستاویز ہبہ ہو۔ ۳ دستاویز ہبہ پر خود واہب نے یا اس کی جانب سے کسی دوسرے شخص مجاز نے دستخط کیئے ہون ۴ کم از کم دو گواہون سے دستاویز کی تصدیق ہوئی ہو۔

ہبہ شرعی

شرع محمدی مین احکام ہبہ حسب ذیل ہین۔

ہبہ بذریعہ دینے اور اُس کے قبول کرنے اور اُسپر قبضہ پانی سے جائز قرار پاتا ہے۔ جواز ہبہ کے لیئے واہب کا اعلان کہ مین نے دیدیا ہے ضروری ہے (محمڈن لا شاہان سرکار صفحہ ا جلد ۲)

ہبہ مطلق یعنی بلا معاوضہ کی تعریف یہ ہے کہ ایک شخص دوسرے کو کوئی جائداد یا کسی چیز کا عین برضا و رغبت اس طرح بخش دے کہ موہوب لہ کو مال یا شے موہوب کا مالک بنا دے۔ ہبہ کا جواز تین شرطون پر موقوف ہے ۱ واہب کی نیت یا خواہش کا ظاہر ہونا ۲ موہوب لہ کا صریحاً یا ضمناً قبول کر لینا ۳ موہوب لہ کا مال یا شے موہوبہ پر حقیقتاً یا حکماً قبضہ کر لینا۔ (جامع الاحکام جلد ۲ صفحہ ۳۰۸)

ہبہ شرعی مین قبضہ لازمی ہے اور ہبہ نامہ کا صرف رجسٹری ہو جانا کافی نہین ہے (مقدمہ شاہ بنام محمد قمر انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۱ صفحہ ۱۸۰)

ہبہ شفاہیہ زبانی اور تحریری دونون طرح ہو سکتا ہے (قمر النساء بنام حسینی بی بی فیصلہ پریوی کونسل انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۲۶۶) ایکٹ انتقال جائداد (۴ ۱۸۸۲ء) نے شرع محمدی کے احکام متعلقہ ہبہ کو بعینہ قایم رکھا ہے (دفعہ ۱۲۹۔ ایکٹ ۴ ۱۸۸۲ء) مگر جب کوئی ہبہ منضبط تحریر مین آجائے تو اُسپر رجسٹری حسب ضابطہ

ایکٹ ۳ سنہ ۱۸۷۷ء لازمی ہے اور بلا رجسٹری وہ شہادت مین قابل مقبولی نہین ہے۔

واہب کو آزاد - صحیح المزاج - بالغ اور مالک شے موہوبہ کا ہونا لازمی ہے - علاوہ برین بوقت ہبہ شے موہوبہ کا بقید وجود ہونا بھی ضروری ہے۔ اگر وہ قابل علیحدگی ہے تو اُسکو واقعی علیحدہ کرکے ہبہ کرنا چاہیئے تاکہ وہ اُس شے سے جو ہبہ نہین کی گئی مخلوط نہ ہوجائے۔

ہبہ کسی ایسے حصّہ کا جو قابل علیحدگی ہے ناجائز ہے لیکن کسی حصہ ناقابل علیحدگی کا جائز ہے۔

اگر ہبہ جائداد قابل تقسیم بحق دو یا زیادہ غریب اشخاص کے کیا جائے تو جائز ہے لیکن بحق دو یا زیادہ متمول اشخاص کی ناجائز ہے۔ اگر اشخاص متمول اُس ہبہ کو قبول کرلین تو اُن کا حق قایم ہوجائے گا (محمدن لا شامان چرن سرکار جلد ۲ صفحہ ۲۳و۲۴)

اگر موہوب لہ نابالغ ہو اور واہب اُس کا ولی ہو تو بروقت ہبہ موہوب لہ کی موجودگی اور قبضہ کی ضرورت نہین ہے (مہر علی بنام تاج الدین انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۳ صفحہ ۱۵۶)

اگر موہوب لہ کوئی غیر شخص ہو اور نابالغ ہو تو اُس کی ولی یا امین کا قبضہ کافی ہوگا - (محی الدین بنام منوچہر شاہ انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۶۵۰)

بجز اسکے کہ شوہر اپنی زوجہ کو اور ولی یا باپ اپنے پسر نابالغ یا نابالغ زیر ولایت اپنے کو ہبہ کرے اور صورت مین اگر واہب بعد ہبہ قابض رہیگا تو ہبہ باطل ہوگا (رباوا صاحب بنام محمد انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۹ صفحہ ۳۴۴)

شوہر اگر واہب ہو اور زوجہ موہوب لہ تو شوہر کا تحصیل لگان جائداد موہوبہ کرنا منجانب زوجہ متصور ہوگا اور ہبہ مین کچھ خلل نہ پڑیگا (امینہ بائی بنام ہاجرہ بائی انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۳۵۲)

جب شے موہوبہ بہ قبضہ غاصب ہو اور موہوب لہ اُسپر قبضہ نہ پاسکتا ہو تو ہبہ ناجائز متصور ہوگا۔ (رحیم بخش بنام محمد حسن انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۱ صفحہ ۱)

جائداد مرہونہ کے حق راہنی کا ہبہ بھی بوجہ اسکے کہ موہوب لہ فوراً قبضہ حاصل نہین کرسکتا صحیح و جائز نہین ہے (محی الدین بنام منوچہر شاہ انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۶۵۰) ہائی کورٹ الہ آباد نے ایسی صورت مین اشتباہ نسبت جواز ہبہ ظاہر کیا ہے (امت علی بنام وطن علی ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۸۸۸ء صفحہ ۵۰) سید امیر علی کا قول ہے کہ بمبئی ہائی کورٹ کی رائے مذہب حنفی کی غلط فہمی پر مبنی ہے (جامع الاحکام جلد ۲ صفحہ ۵۰)

ہر شخص کے نام ہبہ ہوسکتا ہے خواہ مرد خواہ عورت خواہ صغیر ہو خواہ کبیر اور خواہ کسی مذہب و ملت

کا ہو بشرطیکہ موہوب لہ ہبہ کے وقت موجود ہو پس اُس لڑکے کے نام ہبہ کرنا جو ابھی پیدا نہ ہوا ہو یا موجود نہو حقیقتاً یا مجازاً جائز نہین مگر جو لڑکا رحم مادر مین ہو اُسکے نام ہبہ کرنا جائز ہے بشرطیکہ ہبہ سے ۶ ماہ کے اندر پیدا ہو جاے کیونکہ اس صورت مین یہ قیاس کیا جائیگا کہ وہ لڑکا نفس الامر مین موجود تھا گو رحم مادر مین ہی (جامع الاحکام جلد ۲ صفحہ ۵۰۴ و ۵۰۵ بحوالہ فیصلہ مساۃ بسی بی بی بنام مساۃ تین بی بی الہ آباد ہائی کورٹ رپورٹ جلد ۶ صفحہ ۵۹ و شرع حنفی بیلی صفحہ ۵۱۰)

ایک عورت واہبہ نے جس کو آراضی سے لگان و منافع ملتا تھا اپنا حصہ واقع آراضی بنام اپنی دختر کے ہبہ کیا اور داخل خارج کرا دیا۔ اور ایک شخص موہوب لہ کی طرف سے مہتمم قرار دیا گیا ہائی کورٹ نے اس ہبہ کو جائز تجویز کیا (ممتاز احمد بنام زبیدہ خاتون انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۱ صفحہ ۴۶۰)

ہبہ آراضیات مقبوضہ آسامیان جبین واہب کو صرف حق وصول زر لگان یا منافع کا حاصل ہو شدہ تھا جائز ہے۔ حقوق غیر مقبوضہ جبین وصول لگان کا حق داخل ہے قابل انتقال ہین اور وہ اس طرح ہبہ ہو سکتے ہین کہ جو فریق اُن کے حقدار ہون اُنکو گورنمنٹ سے یا کسی شخص ثالث سے روپیہ وصول کرنے کا حق حاصل ہو جائے (ملک عبد الغفور بنام ملکہ بی بی انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۱۱۱۲)

اگر شے موہوبہ پر موہوب لہ کو قبضہ نہ دیا جائے تو ہبہ کالعدم ہو جائیگا (حاضر النسا بنام رکن جہان انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۱۸۴ و یوسف علی بنام کلکٹر آف ٹپرا۔ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۱۳۸ و مغل شاہ بنام محمد صاحب انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۱ صفحہ ۵۱۷ و مہر علی بنام تاج الدین انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۳ صفحہ ۱۵۶ و نظام الدین بنام عبد الغفور انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۳ صفحہ ۲۶۴ و حب النسا بنام حفیظہ بی بی انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۲۱۳)

بموجب مذہب حنفی وہ ہبہ جو اس حالت مین ہوا ہو جبکہ واہب مرض الموت مین مبتلا ہو ثلث مال مین نافذ ہو سکتا ہے (کریا بنام ملک عنایت حسین ویکلی رپورٹر کلکتہ ۱۸۶۴ء صفحہ ۲۲۱ و محمڈن لا نارتھن سرکار جلد ۲ صفحہ ۱۰ و جامع الاحکام جلد ۲ صفحہ ۵۱۰)

جب ایسی بیماری ہو کہ اُس سے ہلاک ہو جانے کا ظن غالب ہو تو وہ مرض الموت ہے خواہ مریض صاحب فراش ہوا ہو یا نہ ہوا ہو۔ مسلول۔ مفلوج۔ مدقوق اور وہ شخص جسکا ایک ہاتھ خشک ہو گیا ہو اور جب یہ امراض مزمن لاحق ہو چکے ہون اور موت کا خوف نہو تو یہ سب لوگ اپنی کل جائداد کو ہبہ کر سکتے ہین لیکن جب کسی عورت کو درد زہ ہو تو اُس حالت مین جو ہبہ وہ کرے صرف ثلث مال مین نافذ ہوگا لیکن جب بعد وضع حمل وہ تندرست ہو جائے تو کل جائداد پر وہ ہبہ نافذ

ہوگا (جامع الاحکام جلد ۲ صفحہ ۱۵)

ہبہ بحالت ایسی بیماری کے جس سے واہب صحت پاجائے یا جو مرض الموت ہنو کل جائداد کی نسبت جائز ہے اور اگر بحالت مرض الموت کیا جائے لیکن بیماری کے سال بھر بعد اور قبل اسکے کہ واہب بالکل قریب المرگ ہنو تو بھی جائز ہے (محمڈن لا شاما چرن سرکار جلد ۲ صفحہ ۲۰)

جب ہبہ بحالت مرض الموت بحق کسی وارث کے کیا جائے تو بلا رضامندی دیگر شرکا اسکے بے اثر ہے (وزیر جان بنام الطاف علی انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۳۵۰)

بغرض جواز ہبہ مرض الموت کے یہ ضروری ہے کہ معقول خوف وفات واہب کا ہو (محمد گلشیر خان بنام مریم بی بی - انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۷۳۱، و بہرام بنام سلیمان انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۱۴۶)

ہبہ کسی ایسی شے کا جو آیندہ پیدا ہونے والی ہو گو اُس کے پیدا ہونے کے وسائل واہب کے قبضہ مین ہوں نہین کیا جاسکتا - وہ شے جسکا ہبہ کیا جاتا ہے فی الواقع بروقت ہبہ کرنے کے واہب کے قبضہ مین ہو اور یا موجود ہو - مگر آمد فی جائداد زمینداری اس قاعدہ سے مستثنٰی ہے (امت النسا بنام میر نور الدین - انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۲ صفحہ ۴۸۹)

واہب اپنا ایسا استحقاق جو قابل انتقال وقت ہبہ رکھتا ہو بذریعہ ہبہ منتقل کرسکتا ہے - اور دستاویز ہبہ نامہ کی رجسٹری سے ایسا ہبہ مکمل ہو جاتا ہے -

ہبہ شاستری

بروئے دھرم شاستر احکام ہبہ حسب ذیل ہین -

شے موہوبہ وجود پذیر ہو (ہنڈ ولاویسٹ اینڈ بلر طبع سوم صفحہ ۱۹)

بلا قبضہ پانے موہوب لہ کے اگر دستاویز ہبہ نامہ رجسٹری شدہ ہوگا تو ہبہ جائز مانا جائیگا (کالیداس بنام کنھیا لال انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۱۲۱)

ایک شریک خاندان مشترکہ اہل ہنود تابع شاستر متاکشرا کسی جز و جائداد مشترکہ کا ہبہ نہین کرسکتا (مین ہندو لا صفحہ ۳۳۵)

جائداد موروثی کا ہبہ باپ بموجودگی پسران نہین کرسکتا (ہندو لا و سٹ اینڈ بلر طبع سیوم صفحہ ۴۳۱)

ہر شخص اپنی مکسوبہ جائداد کو ہبہ کرسکتا ہے (سنیل بنام مادہو انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۳۹۴)

شاستر آ ہبہ مشروط جائز ہے مثلاً یہ کہ واہب کی پرورش موہوب لہ کریگا - یا صرفہ کریگا یا کریم واہب موہوب لہ برداشت کریگا تاکہ موہوب لہ اپنے بعض دعاوی سے بمقابلہ واہب دست بردار ہو جائیگا

یاکسی مندو معرود مذہب کی پوجا کا خرچ موہوب لہ اپنے پاس سے کریگا (بمبئی ہندو لا صفحہ ۱۹۳)
مبادلہ کا ذکر قانون انتقال ۴ سنہ ۱۸۸۲ء و ایکٹ ۳ سنہ ۱۹۰۱ء مین ہے چنانچہ بالترتیب دونون قانونون سے مبادلہ کی تعریف لکھی جاتی ہے - ایکٹ ۳ سنہ ۱۹۰۱ء یعنی قانون ہذا مین لفظ مبادلہ عام ہے خواہ وہ بروقت بٹوارہ حسب دفعات ۱۲۵ و ۱۲۶ - ایکٹ ۳ سنہ ۱۹۰۱ء ہو یا حسب احکام ایکٹ ۴ سنہ ۱۸۸۲ء عمل مین آیا ہو -
جب دو شخص باہمدگر ایک چیز کی ملکیت دوسری چیز کی ملکیت کے بدلے مین لین اور دین - اور دونون اشیا مین سے کوئی شے یا دونون شے از قسم زر نقد نہون تو یہ معاملہ تبادلہ جائداد کا کہلائیگا -
انتقال جائداد کا جس کی تکمیل بطور تبادلہ کرنی منظور ہے صرف اُس طریقہ کے بموجب ہو سکتا ہے جو جائداد کے انتقال بذریعہ بیع کے لیئے (دفعہ ۵۴) مقرر ہوا ہے (دفعہ ۱۱۸ - ایکٹ ۴ سنہ ۱۸۸۲ء)
بجز اُن شرائط کے جن کے لیئے باب ہذا مین اور ہنج کا حکم ہے ہر فریق معاملہ بابتہ اُس شے کے جو وہ دوسرے کو دے وہی حقوق رکھتا ہے اور انھین ذمہ داریون کا پابند ہے جو بایع کو حاصل ہین اور بنسبت اُس شے کے جس کو وہ بدلے مین لے وہی حقوق رکھتا ہے جو کسی مشتری کو حاصل ہون اور مشتری کی ذمہ داریون کا پابند ہو جاتا ہے (دفعہ ۱۲۰ - ایکٹ ۴ سنہ ۱۸۸۲ء)
بٹوارہ مکمّل کرنے مین اگر بٹوارہ اور ہنج پر بسہولت نہ ہو سکے یا حصص اور ہنج پر یکجائی نہ کیئے جاسکین تو کلکٹر یا بمنظوری کلکٹر اسسٹنٹ کلکٹر بٹوارہ کنندہ کو اختیار ہے کہ بلا رضامندی فریقین متعلقہ کے ایک حصہ دار کی آراضی مقبوضہ بطور سیر یا بطور قبضہ جداگانہ اُس حصہ مین شامل کردے جو دوسرے حصہ دار کے لیئے معین کیا جائے - بشرطیکہ کوئی معقول عذر اُس کی نسبت پیش کیا جائے -
(دفعہ ۱۲۵ - ایکٹ ۳ سنہ ۱۹۰۱ء)

جب سیر کا کوئی تبادلہ عمل مین لایا جائے تو ایسی سیر اُس حصہ دار کی سیر ہو جائیگی جس کے حصہ مین وہ شامل کی گئی ہے اور جب کوئی ایسی آراضی جو کسی حصہ دار کے قبضہ مین بطور سیر کے ہو تبادلہ سیر کے سوا کسی اور ہنج پر اُس حصہ مین شامل کر دیجائے جو دوسرے حصہ دار کو دلایا گیا ہے - اور حصہ دار اول الذکر بعد بٹوارہ کے اُس کی کاشت کرتا رہے تو وہ اُس سیر کا آسامی ساقط الملکیت ہوگا اور جو لگان اُس کی بابتہ ادا کیا جائیگا اُسکو کلکٹر قبل منظوری بٹوارہ مقرر کردیگا (دفعہ ۱۲۶ - ایکٹ ۳ سنہ ۱۹۰۱ء)
تبادلہ بروئے ایکٹ ۴ سنہ ۱۸۸۲ء مین یہ ضروری امر ہے کہ دونون اشیا متبادلہ شدہ مین کوئی از قسم زر نقد نہ ہو ورنہ وہ معاملہ داخل بیع ہو جائیگا - کیونکہ تبادلہ جائداد کا بالعوض قیمت کے بیع ہے (دفعہ ۱۱۸ ایکٹ ۴ سنہ ۱۸۸۲ء)

رسالہ معاہدہ مولفہ جٹی صفحہ ۵۰۳ مین فرق مابین بیع اور تبادلہ کے اس طرح بیان کیا گیا ہے کہ بیع مین قیمت بذریعہ نقد کے ادا کیجاتی ہے اور تبادلہ بذریعہ دوسری چیز کے۔ لیکن قواعد قانون دونون سے یکسان طور پر متعلق ہوتے ہین۔

دستاویز مبادلہ حسب ایکٹ نمبر ۲ ۱۸۸۲ء سے قواعد رسوم اسٹامپ و رجسٹری وہی متعلق ہونگی جو بیع سے ہین۔

دفعہ ۱۲۵۔ ایکٹ ۳ ۱۹۱۲ء مین انتقال آراضی شبتر کہ اور نیز سیر کا بغیر رضامندی فریقین کی بحالت بٹوارہ مکمل کے ذکر ہے۔ یہ خیال کیا جاتا ہے کہ بغیر ایسے قانون کے بٹوارہ مکمل شاذونادر ہو سکیگا۔ اگر محالات کے یکجائی ہونے کا قاعدہ پورے طور پر عمل مین لایا جائے۔ اس غرض سے کہ یہ اختیار امتیاز اور احتیاط سے استعمال مین لایا جائے یہ شرط لگادی گئی ہے کہ بلا مرضی شرکا جو انتقال آراضی ہوگا اُس کے لیے صاحب کلکٹر کی منظوری درکار ہوگی۔

بروئے دفعہ ۱۲۶۔ ایکٹ ۳ ۱۹۱۲ء اگر ایک حصہ دار کی سیر بذریعہ تبادلہ دوسرے حصہ دار کے محال مین چلی جائے گی تو حصہ دار اول الذکر کو اُس آراضی مین حق ساقط الملکیت حاصل نہ ہوگا اور حصہ دار آخر الذکر اُس آراضی کا سیر دار رہیگا اسی طرح حصہ دار آخر الذکر کا حق سیر بابتہ اُس آراضی کے جو بذریعہ تبادلہ حصہ دار اول الذکر کو ملی ہو ساقط ہو جائے گا۔

رہن بھوگ بندھک (انتفاعی) کی صورت مین راہن کو آراضی سیر یا خود کاشت زائد از دوازدہ سال مین حق ساقط الملکیت پیدا ہوگا۔

ایکٹ ۴ ۱۸۸۲ء کی دفعہ ۵۸ مین رہن کی چار قسم بیان کی گئی ہین۔

اول رہن سادہ۔ جبکہ بلا دینے دخل جائداد مرہونہ راہن اپنی ذات کو ادائے زر رہن کا پابند کرے۔ اور اُسکے ساتھ ہی صریحاً یا معناً اقرار کرے کہ بحالت عدم ادائے زر رہن مطابق معاہدہ جائداد مرہونہ مرتہن نیلام کرا کے زر ثمن نیلام سے اپنا زر رہن وصول کر لے۔

دوم رہن بیع بالوفا جبکہ راہن جائداد مرہونہ مرتہن کو اس شرط کے ساتھ بیع کرے کہ اگر زر رہن تاریخ مقررہ تک ادا نہ ہو تو معاملہ بیع کا بیبات اور بحالت ادا ہو جانے زر رہن معاملہ بیع فسخ ہو جائیگا۔

سوم رہن بھوگ بندھک یا رہن انتفاعی۔ جبکہ راہن مرتہن کو جائداد مرہونہ پر قابض کرا کر یہ اختیار دے کہ تا ادائے زر رہن وہ اُسپر قابض رہے۔ اور مد منافع و لگان کو بالعوض سود یا بجائے اصل یا جزاً بالعوض سود اور جزاً بالعوض اصل لیتا رہے۔

چہارم رہن انگلشیہ۔ جبکہ راہن یہ اقرار کرے کہ کسی تاریخ مقررہ پر زر رہن راہن ادا کر دے گا اور

جائداد مرہونہ کو قطعی مرتہن کے پاس منتقل کردے مگر بہ شرط اس شرط کے کہ جس وقت زر رہن حسب اقرار ادا کردیا جائے۔ تو مرتہن جائداد مذکور کو پھر راہن کے پاس منتقل کردیگا۔

بروے دفعہ ۵۹ قانون ۴ ۱۸۸۲ء رہن نامہ سو روپیہ یا اُس سے زائد پر رجسٹری لازمی ہے۔ اور کم از سو پر اختیاری مگر دونوں صورتوں میں دستاویز رہن پر راہن کے دستخط (دستخط میں نشانی بھی شامل ہے) اور کم از کم دو گواہ تصدیق کنندہ کی گواہی ہونا ضروری ہے۔

رہن انتفاعی۔ رہن بیع بالوفا اور رہن انگلشیہ تینوں میں مرتہن کو قبضہ دیدیا جاتا ہے اور راہن بیدخل ہو جاتا ہے۔ اصولاً جو حالت رہن انتفاعی میں راہن کی ہوتی ہے وہی رہن بیع بالوفا ور رہن انگلشیہ میں ہوتی ہے قانون ہذا میں کوئی ذکر نہیں ہے کہ رہن بیع بالوفا اور رہن انگلشیہ کی صورت میں راہن کو اپنی آراضی سیر و خودکاشت میں حق ساقط الملکیت پیدا ہوگا یا نہیں۔ مگر جس اصول پر رہن انتفاعی کی حالت میں حق ساقط الملکیت پیدا ہونا قرار دیا گیا ہے وہی اصول رہن بیع بالوفا ورہن انگلشیہ سے بھی متعلق ہوسکتا ہے۔ اور اس اعتبار پر سوائے رہن سادہ کے باقی اور اقسام رہون میں راہن کو اپنی آراضی سیر و خودکاشت زائد از دوازدہ سالہ میں حق ساقط الملکیت پیدا ہوگا۔

رہن بیع بالوفا اور رہن انگلشیہ فی نفسہ ایک قسم کی بیع مشروط ہے وہ صریحاً داخل لفظ انتقال متذکرہ دفعہ ہذا ہے اور غالباً اسی سبب رہن انتفاعی کے ساتھ ان دونوں رہنوں کا ذکر نہیں کیا گیا۔

رہن انتفاعی میں حق ساقط الملکیت پیدا ہونے کی نسبت سیلکٹ کمیٹی کی رپورٹ حسب ذیل ہے۔

”وہ انتقال حق ملکیت کا جس سے حق آسامی ساقط الملکیت پیدا ہوتا ہے (صرف باستثنار صورت رہن بھوگ بندھک (رہن انتفاعی) جس کی نسبت دفعہ تحتی (۲) میں حکم ہے) کامل انتقال مالک کے پورے حقوق و مرافق متعلقہ اُس جائداد کا ہے جسکا انتقال عمل میں آیا ہو۔

رہن سادہ یا استغراق (کفالت) یا پٹہ دوامی جن کے بموجب مالک کے حقوق راھن یا پٹہ پر دینے والی کے قایم رہتے ہیں۔ اس دفعہ کی منشا سے انتقال نہیں ہے۔ اس قاعدہ میں صرف ایک استثنار کیا گیا ہے اور وہ رہن بھوگ بندھک (رہن انتفاعی) ہے۔ یہ ایسا رہن بغیر خاص حکم کے جو اس امر کی نسبت ہو ایسے انتقال حقوق ملکیت کے معنے کے اندر نہ رہیگا جسکا حوالہ دفعہ تحتی (۱) میں ہے۔ اور قانون ہنود کے بموجب یہ عدالتی فیصلہ ہوچکا ہے کہ رہن حقوق ملکیت کا زائل کردینا یا حقوق ملکیت کا منتقل کردینا نہیں ہوتا ہے۔ بلکہ رہن سے قبضہ جائداد کا مرتہن کو منتقل ہو جاتا ہے۔ پس اس وجہ سے اس امر پر غور کرنے کی ضرورت ہوئی کہ آیا ایسے راہن کی حیثیت کا قرار دیا جانا جو اپنی سیر پر دخل قایم رکھے رہن کے

فریقون پر چھوڑ دینا چاہیئے - ایسا کرنے کا معمولاً یہ اثر ہوگا کہ رہن کے زمانہ مین راہن کی حیثیت گھٹ کر
اپنے سیر کی محض آسامی غیر دخیلکار کی حیثیت رہجائیگی - ہماری رائے مین یہ امر کہ رہن بھوگ بندھک
(رہن انتفاعی) سے ایسا نتیجہ پیدا ہونے دیا جائے - اُس منشاء کے خلاف ہے جسپر یہ دفعہ مبنی ہے
یہ صحیح ہے کہ راہن کا یہ حق قایم کر دینے سے کہ وہ اپنی سیر کی آسامی ساقط الملکیت کی حیثیت سے
قبضہ قایم رکھے - اُن شرائط پر اثر پہونچیگا جن کے مطابق ایسے رہن رکھنا اشخاص مرتہن منظور کرتے
ہین اور یہ بھی ممکن ہے کہ اگر راہن اپنی سیر کی کاشت کرتا رہیگا تو بمقابلہ صورت دیگر کے وہ کسیقدر
اور زیادہ عرصہ تک کل جائداد کے قبضہ سے محروم رہیگا - لیکن ہماری رائے مین ان دونون
قباحتون مین سے بھی کمتر قباحت ہے کہ فک رہن مین کچھ تھوڑی دیر ہو جائے - اگر اُس کے ساتھ
راہن کے لیئے ذریعہ معاش اُسیوقت تک کے واسطے قایم ہو سکے جبتک کہ رہن باقی رہے -
اس غرض سے دفعہ تحتی (۲) قایم کی گئی ہے (رپورٹ سیلکٹ کمیٹی صفحہ ۱۰ - اُردو گورنمنٹ گزٹ
ممالک مغربی و شمالی و اودھ مطبوعہ ۲۲ جولائی سنہ ۱۹۰۱ء حصہ ۵)

فقرہ اول دفعہ ہذا کے اثر سے وہ فیصلجات جنمین جز و حقیت کے انتقال سے جز و آراضی سیر مین حق ساقط الملکیت
پیدا ہونا تجویز نہین کیا گیا تھا بیکار ہوگئے - اور اب یہ امر صاف کر دیا گیا کہ جز و ملکیت کے انتقال سے
جز و آراضی سیر یا خود کاشت زائد از دوازدہ سالہ مین بھی استحقاق ساقط الملکیت پیدا ہو جائیگا -
اس فقرہ کی نسبت رپورٹ سیلکٹ کمیٹی حسب ذیل تھی - دفعہ تحتی (۳) ایسے امر کی نسبت کل شکوک
رفع کرنے کے واسطے قایم کی گئی تھی جس کی بابتہ فیصلہ عدالت ایک دوسرے کے خلاف ہین - اس دفعہ
تحتی مین یہ حکم درج ہے کہ جب کسی مالک کے حقوق اُسکے محال کے ایک جز و کی بابتہ منتقل ہو جائین
تو اُسکو اُسکے حصہ کی متعلقہ سیر اور خودکاشت کے اُتنے ہی جز و مین حق ساقط الملکیت ہوگا - اس کا
معمولاً یہ نتیجہ ہوگا کہ اُس کی آراضی سیر وغیرہ دو حصون مین تقسیم کیجائیگی ایک تو وہ حصہ جو بدستور
اُس کے قبضہ مین بطور سیر وغیرہ کے رہیگا اور جو اُس کے حصہ کے اُس جز و کے متناسب ہوگا جو
منتقل نہین کیا گیا ہے اور دوسرا وہ حصہ جو اُس کی جوت مین بحیثیت آسامی ساقط الملکیت آئیگا
فقرہ (۴) مین حکم ہے کہ اُس شخص کی جس کو حق ساقط الملکیت پیدا ہو حقوق و ذمہ داریان وہی
ہونگی جو آسامیان دخیلکار کے حقوق و ذمہ داریان بموجب ایکٹ ہذا قرار دی گئی ہین -
فقرہ (۴) کی عبارت دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جو رہن بزمانہ نفاذ ایکٹ ۱۰ ۱۸۵۹ء و ایکٹ ۱۲
۱۸۸۱ء عمل مین آئے ہین اُن کی رو سے بھی آراضی سیر یا خود کاشت زائد دوازدہ سالہ راہن مین

حق ساقط الملکیت راھن کو پیدا ہو جائیگا۔ مگر جب اس فقرہ کو فقرہ (۳) دفعہ ۱۴ ایکٹ ہذا کے ساتھ دیکھا جاتا ہے تو معلوم ہو جاتا ہے کہ بدریعہ اُن رہنون کے جو بزمانہ نفاذ قوانین منسوخہ نفاذ پذیر ہوئے ہین۔ آراضی سیر مقبوضہ راہن مین راہن کو حق ساقط الملکیت پیدا نہین ہو سکتا کیونکہ بروئے احکام دفعہ ۷۔ ایکٹ ۱۲ سنہ ۱۸۸۱ء رہن کی صورت مین حق ساقط الملکیت پیدا ہونا تجویز نہین کیا گیا تھا۔

(رادھو بہاری بنام تارنی سنگھ ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۹۰۴ء صفحہ ۱۱۰۔ اور دیہی فیصلہ الہ آباد جلد ۱۶ صفحہ ۳۴۳ و فیصلہ بورڈ مال مطبوعہ لیگل ریمیبرنیسر جلد ۱ دسمبر ۱۸۹۸ء صفحہ ۱۲ ۱۴ لائق ملاحظہ ہے)

فقرہ (۵) مین محکوم ہے جس آراضی مین حقوق ساقط الملکیت پیدا ہوئے ہون کلکٹر حسب دفعہ ۳۶ ایکٹ ۳ سنہ ۱۹۰۱ء قانون مالگزاری اُس آراضی کی صراحت کر دے اور اُسکا لگان مقرر کردے۔

دفعہ ۳۶۔ ایکٹ ۳ سنہ ۱۹۰۱ء حسب ذیل ہے۔

(۱) جب کوئی حق دخیلکاری (قبضہ داری) کسی آسامی ساقط الملکیت کا حسب احکام دفعہ ۱۰ ایکٹ قبضہ آراضی متعلقہ ممالک مغربی و شمالی سنہ ۱۹۰۱ء یا دفعہ ۷ (الف) ایکٹ لگان ملک اودھ سنہ ۱۸۸۶ء جیسی کہ صورت ہو پیدا ہوا ہو تو کلکٹر ضلع اثناء کارروائی داخلخارج حسب دفعہ ۳۵ مین بطور علیحدہ کارروائی کے اگر اسمین زیادہ آسانی ہو ایک حکم صادر کریگا جس مین اُس آراضی کی تفریح ہو گی جس مین ایسا حق دخیلکاری (قبضہ داری) حاصل ہوا ہے۔ اور وہ لگان جو آراضی کی بابتہ حسب احکام دفعات مذکورہ واجب الادا ہو مقرر کریگا۔

(۲) جو لگان اس طور پر مقرر کیا جائے گا وہ بہ پابندی احکام قانون میعاد سماعت متعلقہ بقایا ر لگان اُس تاریخ سے واجب الادا ہوگا جبکہ قبضہ بحیثیت آسامی ساقط الملکیت پیدا ہو۔ اور بجز صورت ہائے محکومہ دفعہ ۱۴۔ ایکٹ قبضہ آراضی متعلق ممالک مغربی و شمالی سنہ ۱۹۰۱ء یا دفعہ ۳۵ (ب) ایکٹ لگان ملک اودہ سنہ ۱۸۸۶ء کے یہ لگان دس سال کی مدت تک قابل اضافہ یا تخفیف کے نہ ہوگا۔ الا بحکم مہتمم بندوبست حسب دفعہ ۷، ۸۔ ایکٹ ہذا۔

(۳) اگر ایسی صورت ہو جسمین بحالت دیگر تحصیلدار کو اختیار صادر کرنے حکم داخلخارج اسمار کا حسب دفعہ ۳۵ حاصل ہوتا تو وہ مقدمہ کو بطور استصواب بحضور کلکٹر بھیجدیگا۔

(۴) اگر کسی وجہ سے حکم جسمین آراضی کی تفریح کیجائے اور لگان واجب الادا مقرر کیا جائے حسب ذیل دفعہ تحتی (۱) صادر نہ ہوا ہو تو جائز ہے کہ زمیندار یا آسامی یا کوئی حصہ دار جو براہ راست اس معاملہ سے تعلق رکھتا ہو کسیوقت دراثنا زمانہ قبضہ بحیثیت آسامی ساقط الملکیت ایسے حکم کے اجرا کی درخواست دے

فقرہ (۶) مین یہ معلوم ہے کہ جب آراضی کسی ایسی غرض کے لیئے جو علاوہ اغراض زراعتی کے ہو منتقل کیجائے تو اُسمین حق ساقط الملکیت پیدا نہ ہوگا مثلاً کوئی آراضی گو وہ زمیندار کی سیر یا خود کاشت ہی کیون نہ ہو باغراض ریلوے یا تعمیر کوٹھی یا سرائے یا پڑاو یا باغ وغیرہ منتقل کیجائے تو منتقل کنندہ اُمین اپنا حق کاشت قایم نہین رکھ سکتا - پس اُسکو کوئی حق ساقط الملکیت پیدا نہ ہوگا -

بمقدمہ مرلیدھر بنام ہیراج ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۸۹۱ع صفحہ ۱۰ تجویز ہوا کہ اگر زمیندار اپنے حقوق زمینداری کو معہ حق کاشت وقبضہ آراضی سیر موقوعہ زمینداری مذکور فروخت کر دے اور اپنے حقوق ساقط الملکیت سے دست بردار ہونے کا اقرار کرے مگر پھر بخلاف ورزی معاہدہ ترک کاشت آراضی سیر پر بدستور بذریعہ کاشت اپنا قبضہ رکھے تو مشتری بمقابلہ اُسکے منصب دعوے دخل یا واپسی زرثمن بیع کل یا جزو نہین رکھتا کیونکہ معاہدہ نسبت بیع و ترک کاشت آراضی سیر قانوناً ناجائز ہے - ٹیکم سنگہ بنام ہر پرشاد انڈین لار پورٹ الہ آباد جلد ۱۹ صفحہ ۵۰۳ کی تقلید کی گئی -

بمقدمہ کاشی پرشاد بنام کیدار ناتھ ساہو انڈین لار پورٹ الہ آباد ۱۸۹۸ع صفحہ ۴۰ تجویز ہوا کہ رو سے تقسیم خانگی قابض آراضی سیر بوقت سوشرہونے تقسیم کے آسامی ساقط الملکیت اُس آراضی کا ہو جاتا ہے جسپر وہ قبل تقسیم بطور سیر قابض ہو - معاہدہ دربارہ ترک کرنے حقوق موقوعہ آراضی سیر قانوناً قابل النفاذ نہین ہے - علاوہ اسکے اس مقدمہ مین یہ بھی تجویز کیا گیا کہ دفعہ ۱۲۵ - ایکٹ ۱۹ سنہ ۱۸۷۳ع تقسیم رو سے معاہدہ خانگی سے متعلق نہین ہے - گیا سنگہ بنام اودت سنگہ انڈین لار پورٹ الہ آباد جلد ۱۳ صفحہ ۲۹۶ پر حوالہ ہوا - رام پرشاد بنام دینا کنور انڈین لار پورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۵۱۵ سے اختلاف کیا گیا -

وقت انتقال کے آراضی سیر کا مالک کے قبضہ مین ہونا ضروری نہین ہے صرف آراضی سیر کا ہونا کافی ہے گو وقت انتقال قبضہ مرتہن مین ہو (کرامت خان بنام سمیع الدین - انڈین لار پورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۴۰۹)

دعوے ساقط الملکیتی کے پیش کرنے کے لیئے کوئی میعاد ایکٹ سماعت یا قانون لگان مین نہین ہے چار یا پانچ سال کے سکوت سے حق ساقط الملکیت زایل نہین ہوجاتا (تلسی بنام رادھا - انڈین لار پورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۲۵۶)

حق ملکیت واقع آراضی سیر ایسی ڈگری مین جسمین آراضی سیر و زمینداری رہن ہو بصیغہ اجرای ڈگری نیلام ہو سکتا ہے گو زمینداری جسکا جزو وہ آراضی سیر ہے نیلام نہ کرائی گئی ہو - ایسے نیلام سے صرف حقوق مالکانہ منتقل ہوتے ہین اور سیردار کو حق ساقط الملکیت اُس قطعہ سیر نیلام شدہ مین پیدا

ہوجاتا ہے۔ پیاک سنگھ بنام نورالحسن خان ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۹۰۸ء صفحہ ۵ - یہی اصول بمقدمہ گمنشام داس بنام شیو منگل سنگھ ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۹۰۸ء صفحہ ۱۵ امین قرار پایا -

باغ یا درختان موقوعہ آراضی سیر پر بھی آسامی ساقط الملکیت مجاز رکھنے قبضہ کا تا زمانہ قیام اپنے حق ساقط الملکیت کے بطور کاشتکار و خیلکار کے ہے (دیوکی نندن بنام دہیان سنگھ انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۴۶۷ و جوگل بنام دیوکی نندن انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۸۸)

نالش منسوخی دستاویز دست برداری منجانب بائع بنام مشتری بابتہ حقوق کاشت آراضی سیر قابل سماعت محکمہ مال ہے - (بلدیو بنام کندن ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۸۹۳ء صفحہ ۲۰)

ج نے گ پر ڈگری حاصل کرکے وہ جائداد جسپر گ کا نام درج کاغذات مال نہ تھا بلکہ ش اُسکی ماں کا نام درج تھا بنیلام کرائی اور خود خرید کی بعدہ اطلاعنامہ بیدخلی نسبت بعض آراضیات کاشت بنام ش جاری کرایا - ڈپٹی کلکٹر نے تجویز کیا کہ ش فی الواقع اپنے بیٹے گ کی شکمی آسامی ہے - بورڈ مال نے اس تجویز کو پسند کیا اور لکھا کہ جب گ کا حق ملکیت جاتا رہا تو نامبردہ آراضی سیر کا ساقط المالکیت آسامی ہوگیا ش کا کوئی حصہ اُس آراضی مین نہ تھا جو حقوق ملکیت کے ساتھ جاتا رہا ہو - اُسکا قبضہ بہ ماتحتی حقوق گ کے تھا پس کوئی شخص ثالث اُسپر نالش اگان کی نہین کرسکتا نہ بیدخل کرسکتا ہے (جانکی پرشاد بنام شیو کلی کنور لیگل ریمیمبرینسر فیصلجات بورڈ جلد ۳ صفحہ ۱۶)

زمینداری کی حقیت بموجب دفعہ ۱۵۷ - ایکٹ ۱۹ سنہ ۱۸۷۳ء (۱۵۲ - ایکٹ ۳ سنہ ۱۹۰۱ء) منتقل کی گئی ہو اسکو حق ہے کہ دوران انتقال مذکور مین اُن تمام آراضیات پر جو بوقت بندوبست اُس کی سیر مندرج ہو بلنشار دفعہ ۱۹ - ایکٹ مذکور (۱۸۶ - ایکٹ ۳ سنہ ۱۹۰۱ء) بطور آسامی ساقط الملکیت کے قابض رہے (مقدمہ نجف علی لیگل ریمیمبرینسر فیصلجات بورڈ جلد ۱۸۸۱ء صفحہ ۴۴)

س و ب نے بذریعہ بیعنامہ واحد اپنے حقوق ملکیت و حقوق کاشت واقع آراضی سیر بنام (ج) منتقل کرکے اقرار کیا کہ ہم حقوق ساقط الملکیت کے نسبت آراضی سیر دعویدار نہ ہونگے - بعد تکمیل بیعنامہ س و ب نے درخواست تجویز نوعیت اپنی حسب دفعہ ۱۰ - ایکٹ لگان پیش کی - (ج) عذردار ہوا کہ س ب نے باخذ معاوضہ اپنے حقوق کاشت بیع کردیئے ہین - تجویز ہوئی کہ بیع حقوق کاشت قانوناً ناجائز و ناقابل نفاذ ہے - ایسی بیع کی جواز سے مطلب دفعہ ۷ قانون لگان و دفعہ ۹ قانون مالگزاری فوت ہوتا ہے جبتک زمینداران کا حق ملکیت باقی ہے استحقاق ساقط الملکیت پیدا نہین ہوتا - یہ حق ناقابل انتقال باستثنار انتقال فیمابین شرکا حقیت حسب شرائط دفعہ ۹ قانون لگان اُسوقت پیدا ہوتا ہے جبکہ

مالک مذکور کے حقوق مالکانہ زائل یا منتقل ہو گئے ہون۔ کوئی شخص ایسے حق کو جو ہنوز وجود پذیر نہین ہوا اور وجود پذیر ہونے پر بھی ناقابل انتقال ہے منتقل نہین کرسکتا۔ معاہدہ نسبت انتقال حقوق کاشت آراضی سیر حسب دفعہ ۲۳ و ۲۰۲۔ ایکٹ معاہدہ ۱۸۷۲ء ناجائز ہے۔ (جی رام اوجھا بنام سالک رام سنگھ ریمبرنیہ فیصلجات بورڈ جلد ۱ ۱۸۷۹ء صفحہ ۲۰)

بلالحاظ اسکے کہ انتقال کنندہ اپنے حق کا دعوے کرے یا نہ کرے اُسکو حق ساقط الملکیت ملجاتا ہے۔ (گلاب رائے بنام اندر سنگہ انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۴۵)

بذریعہ دست برداری یا اقرار کے اگر حق ساقط الملکیت ترک کرکے قبضہ آراضی چھوڑ دیا جائے تو حق ساقط الملکیت ساقط ہوجاتا ہے۔ ایسا اقرار ترک و دست برداری جائز ہے (کنور سین بنام جار وکنور ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۸۹۳ء صفحہ ۱۹۲) مگر جبکہ قبضہ نہ چھوڑا جائے تو دست برداری یا اقرار ترک جائز نہین ہے (اندر بنام خوشی ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۸۸۶ء صفحہ ۸۰ و ہنومان رائے بنام کریمن جان ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۸۸۸ء صفحہ ۱۸۵۔ جبکہ ایک مرتبہ آراضی ساقط الملکیت سے بیدخلی ہو جائے تو گو پھر کسی زمانہ مین اُس آراضی کو وہی شخص جسکو حق ساقط الملکیت حاصل ہوا تھا کسی معاہدہ زبانی کی رو سے کاشت کرلے حق ساقط الملکیت قایم نہین رہتا (دیبی پرشاد بنام جواہر منتخب فیصلجات مال ۱۸۹۱ء صفحہ ۲۸)

آسامیان دخیلکار

حاصل ہونا حق دخیلکاری کا

دفعہ ۱۱ ہر آسامی کو جو اُسی آراضی پر برابر بارہ ۱۲ برس کی مدت تک قابض رہا ہو اُس آراضی مین حق دخیلکاری حاصل ہوگا۔ مگر شرط یہ ہے کہ کسی آسامی کو اس دفعہ کی رو سے کسی ایسی آراضی مین حق دخیلکاری حاصل نہ ہوگا جسپر وہ

(الف) بہ حیثیت ایسے پٹہ دار کے جو بذریعہ پٹہ رجسٹری شدہ کے جسکی میعاد سات برس سے کم ہو۔ یا

(ب) بہ حیثیت ٹھیکہ دار کے۔ یا

(ج) بہ حیثیت آسامی شکمی کے۔ قابض رہے

اور کوئی حق دخیلکاری حاصل نہ ہوگا

(د) آراضی سیر مین۔ یا

(ہ) کسی ایسی آراضی مین جو فوجی پڑاؤ یا ایسا رقبہ ہو جو کسی سرکاری غرض یا

نفع خلائق کے کسی کام کے لیئے حاصل کیا گیا یا قبضہ مین رکھا گیا ہو - یا جو ایسے پڑاؤ یا اور رقبہ کی ایک جزو ہو -

یہ بھی شرط ہے کہ بارہ سال کی مدت شمار کرنے مین ایسی مدت جسمین آراضی بخلاف ورزی احکام ایکٹ ہذا کے کاشت شکمی پر دی گئی یا بہ نہج دیگر منتقل کی گئی ہو حساب سے خارج کردیجایئگی - مگر اُس سے آسامی کے قبضہ کا تسلسل کا جاتا رہنا نہین سمجھا جائے گا -

تمثیلات

(الف) زید ایک آسامی غیر دخیلکار نے اُسی (ایک ہی) آراضی کی برابر پانچ سال تک کاشت کی اور پھر اُسکو دو سال کی مدت کے لیئے کاشت شکمی پر دیا اور اُس کے بعد پھر اُس کی برابر پانچسال تک کاشت کی پس زید کو اُس آراضی مین حق دخیلکاری حاصل نہین ہوا ہے - لیکن اگر وہ اُس آراضی کی اور دو سال تک سوائے اُن حیثیتون کے جن کی تصریح دفعہ ہذا کی پہلی عبارت شرطیہ کے فقرات (الف) لغایۃ (ج) مین کی گئی ہے اور طرح کاشت کرے تو اُسوقت اُس کو اُس آراضی مین حق دخیلکاری حاصل ہو جائے گا -

(ب) زید ایک آسامی غیر دخیلکار نے اُسی (ایک ہی آراضی) کی برابر چار سال تک کاشت کی اور پھر اُسکو بخلاف ورزی احکام ضمن (۲) دفعہ ۲۵ کے ایکسال کے لیئے کاشت شکمی پر دیا پھر اُس کی چار سال تک کاشت کی - پس حق دخیلکاری حاصل کرنے کے لیئے زید کو اور ایک سال تک اُس آراضی کی کاشت کرنا ہوگی -

شرح دفعہ ہذا کو دفعات ۱۲ و ۱۳ و ۱۴ و ۱۵ و ۱۶ و ۱۷ - ایکٹ ہذا کے ساتھ دیکھنا چاہیئے - یہ کل دفعات متعلق استقرار و پیدا ہونے حقوق دخیلکاری کی ہین - انکو بجائے دفعہ ۸ - ایکٹ ۲۸ ۱۸۶۸ء سمجھنا چاہیئے - دفعہ ۸ - ایکٹ ۲۸ ۱۸۶۸ء ایک محدود الاحکام دفعہ تھی - اُس کی رو سے صرف اُنہین آراضیات مین جنپر آسامی یا اُسکے مورث نے مسلسل بارہ سال تک قبضہ رکھا ہو یا کاشت کیا ہو حق دخیلکاری پیدا ہوتا تھا نہ دوسری آراضی مین - دفعات محولہ بالا مین حقوق دخیلکاری کو بہت وسعت دی گئی ہے -

فقرہ (۱) دفعہ ہذا مین بجائے الفاظ "برابر فی الواقع زمین کی قابض رہی ہو یا اُسمین کاشت کرتی رہی ہو" متذکرہ دفعہ ۸ - ایکٹ ۲۸ ۱۸۶۸ء صرف یہ الفاظ "جو اُسی آراضی پر برابر بارہ سال کی مدت تک قابض رہا ہو"

قایم کیئے گئے ہین - الفاظ (فی الواقع) و (یا اُسمین کاشت کرتی رہی ہو) محذوف کردیئے گئے -

بلحاظ منشار دفعہ ہذا الفاظ (قابض رہا ہو) مین واقعی قبضہ آسامی یا ایسا قبضہ جو بہ قایم مقامی آسامی مذکور دوسرے شخص کا ہو دونون داخل ہین - بتعبیر الفاظ (قابض رہا ہو) مین فقرہ آخر دفعہ ہذا کا لحاظ رکھنا لازمی ہے جسکی روسے وہ زمانہ جو بخلاف ورزی احکام ایکٹ ہذا کاشت شکمی پر دیئے جانے یا بہ ہنج دیگر منتقل کیئے جانے مین صرف ہوا ہو حساب سے خارج رہیگا - "برابر بارہ سال کی مدت تک قابض رہا ہو" کی مزید تشریح دفعات مابعد مین کی گئی ہے - اسوقت تک حقوق دخیلکاری کے روکنے کے طریقے بیدخلی - کم میعاد کے پٹے اور جوتون کا بدلا جانا مروج ہین - بروئے احکام ایکٹ ہذا بیدخلی کا واقعی بیدخلی ہونا چاہیئے - اگر زمیندار کسی کاشتکار کو بیدخل کراکے پھر ایک سال کے اندر اُسی آراضی کا قبضہ اُسکو دیدے تو ایسے کاشتکار کے قبضہ مسلسل مین کچھ فرق نہ پڑے گا اور وہ بیدخلی بیدخلی نہ کہلائے گی اور نہ مانع حصول حقوق دخیلکاری ہوگی (فقرہ شرطیہ ضمن (ب) دفعہ ۱۳)

پٹون کے بارہ مین قانون ہذا کا یہ منشا ہے کہ زمین کے لیئے ایسا کاشتکار ہو جو کاشت مین کافی دلچسپی رکھتا ہو اور ایک معقول مدت تک بلا مزاحمت کاشت کرنے کا حق حاصل رکھے - اسی غرض سے سات برس سے کم مدت کا پٹہ دیا جانا مانع حصول دخیلکاری رکھا گیا - اگر سات برس سے کم مدت تک پٹہ کسی آسامی کو دیا جائے تو تاریخ منقاضت سے بارہ سال گذر جانے پر اُس آسامی کو حق دخیلکاری حاصل ہو جائیگا - مگر جبکہ پٹہ سات برس یا اُس سے زائد مدت کا ہو تو اُس مدت کے گذرنے پر آیندہ کو بارہ سال کی منقاضت بہ پابندی احکام ایکٹ ہذا حقوق دخیلکاری پیدا ہونے کے لیئے ضروری ہوگی - (ضمن الف دفعہ ۱۱ و فقرہ ۳ دفعہ ۱۲)

جوت کی تبدیلی یا تو اس طرح کیجاتی ہے کہ فی الحقیقت آراضی کاشت بدل دیجاتی ہے جس کی وجہ سے آسامی سال بہ سال بے اطمینانی کی حالت مین رہتی ہے - یا سوا ردوبدل کاغذات پٹواری کے درحقیقت زمین نہین بدلی جاتی ہے - ان کل ترکیبون کو بیکار کردیا گیا دفعہ ۱۴ ملاحظہ کیجیئے -

الغرض اصلی مقصد قانون ہذا کا یہ ہے کہ کاشتکار بہ اطمینان آراضی زیر کاشت اپنی کو کاشت کرسکے - اور جو جو طریقے حصول حق دخیلکاری کے روکنے کے اسوقت تک برتے جاتے ہین اُن کی روک ہوجائے -

سوائے پٹہ دار سات سال یا زائد از سات سال کے ٹھیکہ دار و آسامی شکمی کو بھی حق دخیلکاری حاصل نہ ہوگا -

اگر کوئی شخص کسی موضع کا ٹھیکہ دار ہو اور وہ اپنے ایام ٹھیکہ داری مین کچھ آراضی اپنی کاشت مین

کرلے تو اُسکو تا میعاد ٹھیکہ گو بارہ۱۲ سال سے زائد مدت گذرگئی ہو حق دخیلکاری حاصل نہ ہوگا - بعد گذرنے میعاد ٹھیکہ کے اگر وہ پھر بارہ۱۲ سال تک برابر قابض اُسی آراضی کا رہا ہو تو حق دخیلکاری حاصل ہو جائیگا - بمقدمہ ساہو سالک چند بنام ہولاس منتخب فیصلجات بورڈمال ۱۸۹۰ء صفحہ ۱۲ تجویز ہوئی کہ اگر کوئی کاشتکار غیر دخیلکار پٹہ حقیت زمینداری کا حاصل کرلے اور اپنے زمانہ ٹھیکہ داری مین برابر آراضی مذکور کو کاشت کرتا رہے تو بعد ختم زمانہ ٹھیکہ داری اُسکو حق دخیلکاری اپنی آراضی زیر کاشت مین حاصل نہ ہوگا گو اُسنے اپنے ایام ٹھیکہ داری مین مدت بارہ۱۲ سال اپنی کاشت کی پوری کردی ہو - ایسا ہی بمقدمہ لچھمن پرشاد بنام کالیچرن ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۸۸۶ء صفحہ ۱۸ تجویز ہوا ہے کہ ٹھیکہ دار زمینداری آراضی کاشت کردہ ایام ٹھیکہ داری مین حق دخیلکاری حاصل نہین کرسکتا لیکن اگر آسامیان دخیلکار موضع کا ٹھیکہ لیلین تو اُس ٹھیکہ لینے کے باعث اُن کے حقوق دخیلکاری زائل نہ ہو جائینگے - لیلادھر بنام بھگونت ہائیکورٹ رپورٹ الہ آباد ۱۸۸۰ء صفحہ ۳۶ -

اصولاً جو حالت ٹھیکہ دار زمینداری کی بنسبت آراضی کاشت کردہ خود بہ ایام ٹھیکہ داری ہے وہی حالت مرتہن دخیلکار کی ہے - بورڈمال نے بمقدمہ پرم وغیرہ بنام امراؤ سنگہ منتخب فیصلجات بورڈ ۱۸۸۳ء صفحہ ۷۴ تجویز کیا ہے کہ جس شخص کو حقوق ملکیت بطور مرتہن حاصل ہون وہ اپنے لیئے استحقاق واسطے حصول حق دخیلکاری کاشتکارانہ کے بزمانہ اپنے قبضہ بطور مرتہن حق ملکیت کے پیدا نہین کرسکتا اُس کی حیثیت صرف امینانہ بزمانہ مرتہنی تھی اور قبضہ اُسکا بزمانہ رہن صریحاً قبضہ بطور آسامی کے نتھا اگر کوئی شخص چندے بحیثیت مالک اور چندے بحیثیت کاشتکار کسی آراضی کو کاشت کرے تو اُس کے حق متقابضت دخیلکاری پیدا ہونے کے لیئے وہ مدت جسمین وہ بحیثیت مالک کاشت کرتا رہا محسوب نہ کیجائے گی بلکہ تاریخ قبضہ کاشتکارانہ سے بارہ۱۲ سال گذرنے پر اُس کو حق دخیلکاری حاصل ہوگا نہ قبل اُسکے (دیپ سنگہ بنام گلاب دی منتخب فیصلجات بورڈ ۱۸۹۱ء صفحہ ۷۳)

بحالت غیر حاضری کسی مالک کے اُسکے حصہ داران شریک جو بحیثیت امنا اُسکی آراضی کو کاشت کرین وہ کاشتکار دخیلکار گو بارہ۱۲ سال کی مدت کیون نہ گذرگئی ہو متصور نہ ہونگے - اُنکا قبضہ بطور آسامی اُس تاریخ سے شروع ہوگا جبکہ مالک غیر حاضر نے اپنی ملکیت کا قبضہ حاصل کیا ہو (سندر رام بنام بجال لیگل ریممبرنسر جلد ۳ صفحہ ۳۰ فیصلجات بورڈمال)

شکمی پٹہ کاشت دخیلکاری منجانب آسامی دخیلکار گو اُسکا عطا ہونا استمراراً ظاہر ہوتا ہو استحقاق دخیلکاری پٹہ دہندہ سے زیادہ قایم نہین رہ سکتا (مہیش سنگہ بنام گنیش دوبے ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۸۹۳ء صفحہ ۱۳

کاشتکار شکمی کو کبھی حق دخیلکاری حاصل نہین ہوتا (جکھوری خان بنام پرمنی سنگھ ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۸۹۸ء صفحہ ۶۳)

زید کاشتکار بیدخل شدہ کی آراضی کاشت اُسکے بھتیجے بکر کو دیدی گئی بعد اُس کے زید و بکر نے ملکر اُس کو کاشت کیا۔ حصول حقوق دخیلکاری کے لیئے وہ زمانہ جو قبل بیدخلی زید کی کاشت مین صرف ہوا شمار مدت دوازدہ سالہ مین محسوب نہ ہوگا (سید اعجاز حسین بنام جہانگیر اوگائی منتخب فیصلجات بورڈ مال ۱۸۹۰ء صفحہ ۴۷)

کارروائی دفعہ ۹۳۔ ایکٹ ۱۲ ۱۸۸۱ء مین بروئے صلحنامہ مدخلہ عدالت کاشتکار کو زمیندار نے نو برس کے لیئے وہی آراضی جسکی نسبت بیدخلی کاشتکار مطلوب تھی دیدی صلحنامہ کی روسے یہ قرار پایا تھا کہ کاشتکار کو حق دخیلکاری حاصل نہ ہوگا۔ بعد ختم نو سال زمیندار نے نوٹس بیدخلی حسب دفعہ ۳۶ جاری کرایا۔ کاشتکار نے عذر اپنے دخیلکار ہونے کا پیش کیا۔ تجویز ہوئی کہ اقرارنامہ مندرجہ صلحنامہ فی نفسہ ایک پٹہ زائد از پنج سالہ ہے جسکی رجسٹری لازمی تھی۔ چونکہ وہ اقرارنامہ رجسٹری شدہ نہین ہے لہذا قانوناً حصول حق دخیلکاری کا مانع نہین ہے (رام پھل چودھری بنام ایوب چودھری منتخب فیصلجات بورڈ مال حصہ ۲ صفحہ ۱ ۱۸۹۰ء) اور ایسا ہی بمقدمہ بابو لشن نائھ سنگھ بنام جانکی پانڈے لیگل ریمبرنسر جلد ۱ ۱۸۸۱ء صفحہ ۷۰ ۱ فیصلجات بورڈ مال تجویز کیا گیا ہے کہ پٹہ آراضی کاشت جس کی رجسٹری لازمی ہے اگر بلا رجسٹری ہو مانع حصول حق دخیلکاری نہ ہوگا۔

استحقاق دخیلکاری بوجہ شرائط قبولیت جو مغائر حصول استحقاق مذکور ہون زائل نہین ہوتا (کنور بھکرانی بنام گنگا نرائن انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۰ صفحہ ۶۱۵)

جو آراضی چرائی کے لیئے لیجائے اور پھر اُسمین کاشت کر لیجائے تو بغرض حصول حق دخیلکاری شمار میعاد تاریخ آغاز کاشت سے ہوگا (دیبی داس بنام طوطی ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۸۹۳ء صفحہ ۲۰۔ اور ایسا ہی بمقدمہ سعید النساء بیگم بنام نیاز علی لیگل ریمبرنسر جلد ۳ صفحہ ۶ تجویز ہوا ہے)

یہ واقعہ کہ ایک ٹکڑہ آراضی کو جو ایک جزو آراضی مقبوضہ دخیلکاری تھا آسامی نے باجازت زمیندار بشکل باغ مبدل کر دیا۔ اُسکو معمولی صورت ہائے لاحقہ آراضی کاشت دخیلکاری سے مستثنے نہین کرتا منجملہ جن کے قیود انتقال بھی عائد کی گئی ہین۔ قاسم میان بنام بندہ حسین انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۶۱۶ کا حوالہ دیا گیا (نول گوبندرائے بنام گنیش گوبند رائے ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۸۹۱ء صفحہ ۲۵)

ایک باغ بلا لگانی پر فریقین کے نام بطور زمیندار و کاشتکار درج کاغذات دیہی تھے۔ جب باغ مذکور زیر زد

ہوا تب اُسپر مالگزاری تشخیص ہوئی اور ادائے مالگزاری کا معاہدہ زمیندار نے گورنمنٹ سے کیا - جمعبندی مین
قابض آراضی کے نام اُسیقدر لگان درج ہوا جسقدر کہ مالگزاری تشخیص ہوئی تھی - قابض آراضی نے بجائے
زمیندار کو لگان ادا کرنے کے زر لگان بحیثیت مالگزاری داخل خزانہ گورنمنٹ کردیا - زمیندار نے اطلاعنامہ
بیدخلی جاری کیا کاشتکار نے حسب دفعہ ۹۳ - ایکٹ ۱۲ ء۱۸۸۱ عذرداری کی - ممبران بورڈ مال نے
بالاتفاق تجویز کیا کہ کاشتکار کو محض بوجہ اسکے کہ وہ مالگزاری مشخصہ سرکار مین ادا کرتا ہے حق ملکیت پیدا
نہین ہوگیا - مابین فریقین واسطہ کاشتکار و زمیندار کا ہے - واسطے حاصل ہونے حق دخیلکاری
کے شمار مدت دوازدہ سالہ اُس تاریخ سے ہوگا جب آراضی تحتی درختان بعد ردو درختان زیرکاشت
آئی (گرو سہائے بنام جانکی پرشاد منتخب فیصلجات بورڈ مال ۱۸۹۱ء صفحہ ۵) اور ایسا ہی ہائی کورٹ
الہ آباد نے بمقدمہ پریم کورمی بنام بھکاری - ہائی کورٹ رپورٹ الہ آباد ۱۸۸۰ء صفحہ ۳۵۴ تجویز کیا ہی
کہ آراضی باغ مین تاریخ مزروعہ ہونے سے بارہ سال بعد حق دخیلکاری حاصل ہوتا ہے -
جب کوئی آراضی دریابرد ہو جائے اور کاشتکار مستحق مقابضت اُسکا لگان ادا کرنا بند کردے تو بعد
برآمد ہونے کے کوئی استحقاق مقابضت آراضی مذکور مین اُس کاشتکار کا باقی نہین رہتا (ہیم ناتھ دت
بنام اصغر سندر انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۸۹۴) مگر بورڈ مال ممالک مغربی و شمالی نے بمقدمہ
لودرا ہیر بنام سوہن سنگہ لیگل ریممبرنسر جلد ۲ صفحہ ۶۵ تجویز کیا ہے کہ اگر آراضی دخیلکاری چند روز
دریابرد رہکر پھر برآمد ہو تو اُسپر آسامی کا حق دخیلکاری قایم رہتا ہے - دریابردی کے زمانہ مین لگان
نہ ادا کرنا مضر حقوق آسامی نہین ہے - مگر شرط یہ ہے کہ آراضی برارشدہ ٹھیک وہی آراضی ہو
جسمین حق دخیلکاری حاصل ہو چکا تھا -
اگر کسی آسامی کے قبضہ مین دخیلکاری اور غیر دخیلکاری دونون قسم کی آراضی ہو تو وہ آراضی غیر دخیلکاری
سے بدین سبب بیدخل ہونے سے محفوظ نہین رہ سکتا کہ دونون قسم کی آراضیون کا لگان یکجائی ادا
ہوتا ہے (گنپت رائے بنام بشیشر رائے منتخب فیصلجات بورڈ مال ۱۸۹۲ء صفحہ ۱۰)
جب کوئی باغ امرود یا اسی قسم کے درختان میوہ کا جسمین عرصہ دراز سے پھل آتے رہتے ہین کسی کاشتکار
کے قبضہ مین پایا جائے تو معمولاً یہ قیاس ہوگا کہ باغ مذکور برضامندی مالک آراضی اس مفہوم پر لگایا
گیا تھا کہ کاشتکار مذکور اُسوقت تک بہ ادائے لگان مقررہ آراضی پر قابض رہیگا جبتک کہ درخت اُسپر
قایم رہین مگر ممکن ہے کہ خاص مقدمات مین واقعات ثبتہ شہادت سے یہ ظاہر ہوتا ہو کہ ایسا گمان
مفید کاشتکار نہین کیا جانا چاہیئے (سکندر پرشاد بنام ... منتخب فیصلجات بورڈ مال ۱۸۹۳ء صفحہ ۱۳)

خریدار باغ درختان مملوکہ کاشتکار تاوقتیکہ کوئی خاص معاہدہ خلاف اسکے نہو بذریعہ اطلاعنامہ حسب دفعہ ۳۶ ایکٹ ۱۲ ۱۸۸۱ء اُس آراضی سے جسپر باغ مذکور واقع ہو اس بنیاد پر مستوجب بیدخلی نہین ہے کہ اُسکو حق دخیلکاری حسب دفعہ ۹ - ایکٹ مذکور حاصل نہین ہوا ہے (پنڈت بدری پرشاد بنام بھیم سین منتخب فیصلجات بورڈمال ۱۸۹۲ء صفحہ ۲)

قابض درختان اس سبب آراضی تحتی درختان ہے قابل بیدخلی نہین ہے کہ اُسکو حق دخیلکاری حاصل نہین ہوا ہے (بھگوانداس بنام بھگوانداس ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۸۹۳ء صفحہ ۱)

حق دخیلکاری حاصل ہونے کے لیئے اس امر کا لحاظ نہ ہوگا کہ کاشت شروع ہونے کے وقت زمینداری پر قبضہ اصل مالک کا تھا یا کسی شخص غاصب کا (زلیخن بی بی بنام رادھیکا پرسنو چندر - انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۵۶۰)

اگر کوئی شخص غیر مستحق وراثت باظہار وراثت کسی کاشتکار متوفی کے قابض آراضی کاشت ہو تو اُس کے زمانہ حصول دخیلکاری کے شمار مین کاشتکار سابق کی مدت کاشت محسوب نہ ہوگی (سورج کمار پرشاد بنام مہادیو دت ہائی کورٹ رپورٹ الہ آباد ۱۸۷۳ء صفحہ ۵۰)

زمیندار کسی کاشتکار کو استحقاق دخیلکاری بذریعہ معاہدہ عطا نہین کرسکتا - یہ حق صرف بذریعہ قانون حاصل ہوتا ہے (جگناتھ بنام سادھو لیگل ریمبرنسر جلد ۳ صفحہ ۱۰ فیصلجات بورڈمال) مگر اب جو آراضی بمیعاد آراضی دخیلکاری دیجائیگی اُسمین کاشتکار کو حق دخیلکاری حاصل ہو جائیگا گو وہ آراضی سیر مالک کی ہی کیون نہو دفعات ۱۴ و ۱۶ - ایکٹ ہذا لائق ملاحظہ ہین -

دفعہ ۱۲ دفعہ ۱۲ کی اغراض کے لیئے یہ قابل لحاظ نہ ہوگا کہ آیا بارہ برس کی مدت مذکور ایکٹ ہذا کے آغاز سے پہلے یا اُسکے بعد شروع ہوئی -

وقت جبسے بارہ برس کی مدت محسوب ہوگی

مگر شرط یہ ہے کہ جب ایکٹ ہذا کے آغاز سے پہلے یا بروقت آغاز ایکٹ ہذا کوئی آسامی بذریعہ ایسے پٹہ تحریری کے جو کسی معین میعاد کے لیئے ہو قابض رہا ہو یا قابض ہو یا جب کسی صورت مین کوئی آسامی کسی حیثیت مصرحہ فقرہ (الف) یا (ب) یا (ج) دفعہ ۱۱ سے قابض ہو - تو یہ بارہ برس کی مدت اُس میعاد پٹہ کے ختم ہونے سے یا اُسوقت سے جب آسامی کا قبضہ اُس حیثیت سے نہ رہے محسوب ہوتی شروع ہوگی -

شرح دفعہ ہذا جدید ہے - اسکا منشا یہ ہے کہ اگر کوئی کاشتکار قبل نفاذ ایکٹ ہذا کچھ عرصہ کاشت کرچکا ہو اور باقی

زمانہ دوازدہ سالہ کاشت کا بعد نفاذ ایکٹ ہذا پورا کیا ہو تو اُسکو حق دخیلکاری حاصل ہو جائیگا۔ لیکن اگر کوئی آسامی بذریعہ پٹہ میعادی قابض آراضی کاشت ہو تو ختم میعاد پٹہ سے بارۂ۱۲ برس کی میعاد شمار کیجائیگی یعنے تاریخ ختم میعاد پٹہ سے اگر بارۂ۱۲ سال وہ کاشتکار رہیگا تو اُسوقت اُسکو حق دخیلکاری حاصل ہوگا۔

فقرہ شرطیہ دفعہ ہذا مین الفاظ "ایکٹ ہذا کے آغاز سے پہلے یا بوقت آغاز ایکٹ ہذا" کے ساتھ احکام دفعہ ۱۳ ضمن (الف) ایکٹ ہذا کو بھی ملحوظ خاطر رکھنا چاہیئے۔ اگر کوئی پٹہ میعادی قبل یکم اپریل سنہ ۱۹۰۱ء تحریر ہوا ہو اور اُسکی میعاد سات برس سے کم ہو تو شمار مدت دوازدہ سالہ بغرض حصول حق دخیلکاری مین اُس میعاد پٹہ کو محسوب نہ کیا جائے گا۔ تاریخ ختم مدت مندرجہ پٹہ سے بارۂ۱۲ سال کی مدت شمار کیجائیگی مگر جو پٹہ جات یکم اپریل یا اُس کے بعد تحریر ہوئے ہونگے اور وہ سات سال سے کم میعاد کے ہون تو مدت پٹہ جات کا لحاظ نہ ہوگا اور تاریخ آغاز کاشت سے شمار مدت دوازدہ سالہ ہوگا۔

دفعہ ۱۱ کی ضمن (الف) متعلق بہ پٹہ جات رجسٹری شدہ میعادی سات سال یا زائد از سات سال۔ ضمن (ب) متعلق بہ ٹھیکہ دار ضمن (ج) متعلق بہ آسامی شکمی ہے۔ الفاظ "اُس حیثیت سے نہ ہے" متعلق انہین تینون آسامی کے واقع ہوا ہے۔ یعنے جب حیثیت پٹہ دار یا ٹھیکہ دار یا شکمی ہونے آسامی کی باقی نہ رہی۔ ساقط ہو جائے۔ اور اُسکے بعد بھی وہ آسامی بدستور آراضی کاشت کرتا ہے تو تاریخ ختم ہونے حیثیت مذکور سے بارہ سال گذرنے پر اُسکو حق دخیلکاری اپنی آراضی زیر کاشت مین پیدا ہو جائے گا۔

دفعات ۲۸-۲۹-۳۰-ایکٹ ہذا دربارہ تعلق آسامیان شکمی و زمیندار ملاحظہ ہون۔

دفعہ ۱۳۔ دفعہ ۱۱ کی اغراض کے لیئے آسامی کی نسبت یہ سمجھا جائیگا کہ اُسکا قبضہ برابر رہا

برابر قبضہ سمجھنے کی تشریح

(الف) گو اُسکے زمیندار نے بیجا طور سے اُسکا قبضہ اُٹھا دیا ہو یا وہ بذریعہ ایسی ڈگری یا حکم عدالت کے بیدخل کر دیا گیا جو بالاخر اپیل مین یا اور طرح منسوخ کی گئی یا کیا گیا ہو بشرطیکہ اُس آراضی پر اُسکا قبضہ برقرار کر دیا ہو یا اُس نے کسی اور طرح اُسکا قبضہ پھر حاصل کر لیا ہو۔ یا

(ب) گو وہ حسب دفعہ ۴۰۔ ایکٹ ۱۲ ۱۸۸۱ء یا فقرہ (الف) یا (ب) دفعہ ۵۸۔ ایکٹ ہذا اُس آراضی سے بیدخل کر دیا گیا ہو۔

بشرطیکہ اُس کے ایسے بیدخل کیئے جانے کی تاریخ سے ایک سال کے اندر اُسکو اُس کے زمیندار نے اُس آراضی کا قبضہ بحیثیت آسامی پھر دیدیا ہو جس سے وہ اس طرح بیدخل کیا گیا تھا۔ یا

(ج) گو اُس سے وہ آراضی دوسری آراضی کے لینے کی صریحی یا معنوی قرارداد پر حوالہ کردی ہو۔ بشرطیکہ ایسے حوالہ کردینے کی تاریخ سے ایک سال کے اندر اُس کو وہ دوسری آراضی نہ ملی ہو اور اُسکو اُسکے زمیندار نے اُس آراضی کا جو اس طرح حوالہ کی گئی تھی قبضہ بحیثیت آسامی پھر دیدیا ہو۔ یا

(د) گو اُسکا قبضہ اُس آراضی سے جاتا رہا ہو۔

بشرطیکہ بحالات مصرحہ دفعہ ہذا مابعد اُسکو اور آراضی کا قبضہ بحیثیت آسامی دیدیا گیا ہو۔

شرح دفعہ ہذا جدید ہے۔ ضمن (الف) مین وہ صورتین بیان کی گئی ہین کہ جب آسامی کا قبضہ جبراً منجانب زمیندار اُٹھا دیا گیا ہو یا آسامی جائز طور پر بیدخل کر دیا گیا ہو۔ اور بعد ایسی بیدخلی کے بذریعہ عدالت پھر اپنی کاشت پر قابض ہوگیا ہو۔ یا کسی اور طرح۔ مثلاً برضامندی زمیندار یا خود خلاف مرضی زمیندار قبضہ حاصل کرلیا ہو تو بہ زمانہ بیدخلی اُس کی تسلسل کاشت کو شکست کرنے والا متصور نہ ہوگا۔

ضمن (ب) مین محکوم ہے کہ اگر کوئی آسامی حسب دفعہ ۴۰۔ ایکٹ ۱۸۷۳ع بعد ختم کارروائی دفعہ ۳۶ و ۳۹ ایکٹ مذکور باضابطہ بیدخل کر دیا گیا ہو۔ یا کوئی کاشتکار اس بنا پر کہ وہ صرف بطور ایسی آسامی کے جو سال بہ سال کے لیئے ہے حسب ضمن (الف) یا اس بنا پر کہ وہ بذریعہ ٹھیکہ میعادی کے قابض ہے جس کی میعاد گذر چکی ہے۔ یا سال زراعتی رواں کے اختتام پر یا اُس سے پہلے گذر جائیگی۔ حسب ضمن (ب) دفعہ ۵۸۔ ایکٹ ہذا بیدخل کیا جائے۔ اور زمیندار پھر وہی آراضی اُسکو بغرض کاشت بیدخلی کی تاریخ سے ایک سال کے اندر دیدے تو یہ بیدخلی اُسکی مانع حصول حق دخیلکاری نہ ہوگی اور قبضہ اُسکا مسلسل سمجھا جائیگا۔

ضمن (ج) دفعہ ہذا مین محکوم ہے کہ اگر زمیندار نے کسی کاشتکار سے کوئی آراضی زیر کاشت اُسکی دوسری آراضی دینے کے وعدہ پر خواہ وہ وعدہ صریحی ہو یا معنوی چھوڑا لی ہو مگر ایکسال کے اندر دوسری آراضی نہ دی گئی ہو وہی سابقہ آراضی پھر دیدی گئی ہو تو قبضہ مسلسل آسامی مین کوئی فرق واقع نہ ہوگا۔ اور یہ چندروزہ بیدخلی لائق لحاظ نہ ہوگی۔

ضمن (د) مین وہ صورت ظاہر کی گئی ہے کہ جب صورت ہائے ضمن (الف) و (ب) و (ج) مین قبضہ آراضی دور ہوگیا ہو مگر دوسری آراضی ایک سال کے اندر اُسی موضع یا کسی دوسرے موضع مین جسکا لگان مساوی لگان آراضی بیدخل شدہ کے ہو وہی زمیندار اُس آسامی کو دیدے تو حسب دفعہ ہذا ایکٹ ہذا۔ آراضی آخرالذکر کی نسبت یہ سمجھا جائے گا کہ وہ بمبادلہ آراضی بیدخل شدہ کے ملی ہے اور شمار

مدت دوازدہ سالہ مین قبضہ مسلسل آسامی کا خیال کیا جائیگا - اور اُس آراضی مین اُسکو حق دخیلکاری پیدا ہوجائیگا
دفعہ ۱۵ - ایکٹ ہذا کی روسے اگر بیدخلی حسب دفعہ ۴۰ - ایکٹ ۱۲ سنہ ۱۸۸۱ء قبل یکم جولائی سنہ ۱۹۰۱ء عمل مین آئی
ہو - اور اُس سے سال بھر کے اندر وہی آراضی یا دوسری آراضی آسامی بیدخل شدہ کو دیدی گئی ہو تو حسب دفعہ
ہذا قبضہ کا برقرار رہنا خیال نہین کیا جائیگا -
دفعہ ہذا اور دفعات مابعد مین کوئی تذکرہ اس امر کا نہین ہے کہ اگر آسامی بیدخل شدہ کے بیٹے یا کسی دوسرے
شخص مستحق وراثت حسب دفعہ ۲۲ - ایکٹ ہذا کو بعد بیدخلی آسامی وہی آراضی یا بمبادلہ اُس کے دوسری
آراضی سال بھر کے اندر تاریخ بیدخلی سے دیجائے تو ایسی صورت مین بھی تسلسل کاشت قایم رہیگا یا نہین -
مگر دفعہ ۴ ضمن (الف) اور منشا رواضعان قانون سے جو نسبت تحفظ حقوق کاشت آسامیان سے ظاہر ہوتا ہے
کہ ایسی صورت مین بھی جبکہ وارث مستحق وراثت ہو اور اصل آسامی فوت ہوگیا ہو وہی حالت رہیگی جو کہ
آسامی بیدخل شدہ کو (اگر وہ زندہ ہوتا) آراضی دینے کی حالت مین رہتی -
بحالت حیات آسامی بیدخل شدہ چونکہ سلسلہ وراثت نافذ نہین ہوتا ہے - اُسوقت کسی ایسے شخص کو جسکو
امید وراثت آیندہ آسامی بیدخل شدہ ہو آراضی کا بغرض کاشت دینا ایسا متصور نہین کیا جاسکتا کہ سلسلہ کاشت
قایم رہ سکے - بمقدمہ ہنو بی بی بنام لشن اہیر - بورڈ مال ممالک مغربی و شمالی نے تجویز کیا ہے کہ جب آسامی
بیدخل ہوگیا اور اُس کے بیٹے کو باضافہ لگان وہی آراضی بذریعہ ایک معاہدہ جدید دی گئی تو ایسا دینا مفید
آسامی بیدخل شدہ کے نہ ہوگا - اور سلسلہ کاشت آسامی بیدخل شدہ اور اُسکے بیٹے کا ایک نہ سمجھا جائیگا -
جبکہ مدعیان کا باپ جو کہ کاشتکار ساقط الملکیت آراضی متنازعہ کا تھا گانون چھوڑکر چلا گیا اور اُس کے بعد
اُسکے بیٹون نے اُس آراضی کو کاشت کیا - اطلاعنامہ بیدخلی جاری ہونے پر مدعیان کاشتکاران حال عذردار
ہوئے کہ اُن کو حق دخیلکاری آراضی مذکور مین حاصل ہے - بورڈ مال سے تجویز ہوئی کہ آراضی متنازعہ پر
مدعیان کا قبضہ اُسوقت شروع ہوا - جبکہ اُنکا باپ گانون چھوڑ کر چلا گیا - اس لیئے اُنکو حق دخیلکاری
حاصل نہین ہے - باپ کے حقوق ساقط المالکیت اُسکی زیست مین اُس کے لڑکون کو وراثتاً نہین پہونچ سکتی
نتھو وغیرہ بنام دیوان وغیرہ منتخب فیصلجات بورڈ مال سنہ ۱۹۰۸ء صفحہ ۱
بمقدمہ سید اعجاز حسین بنام جہانگیر اوگمانی منتخب فیصلجات بورڈ مال سنہ ۱۹۰۸ء صفحہ ۴، تجویز کیا گیا ہے
کہ جب بعد بیدخلی کسی کاشتکار کے پٹہ اُسی آراضی کا کاشتکار بیدخل شدہ کے بھتیجے کو جس کے ساتھ وہ
کاشتکاری مین شریک تھا دیدیا گیا - میعاد کاشت جو قبل بیدخلی گذری وہ اُس میعاد مین شامل نہین
ہوسکتی جسکو کاشتکار حال نے پورا کیا -
۱

یہ فیصلجات گو بزمانہ نفاذ ایکٹ ۱۲ ۱۸۸۱ء صادر ہوئے ہین مگر اب بھی چونکہ مغائر احکام ایکٹ ہذا نہیں ہین واجب العمل ہین اور ان فیصلجات سے اس امر کی تائید ہوتی ہے کہ اگر بحالت حیات کاشتکار بیدخل شدہ کے وہی آراضی اُسی کاشتکار کے کسی عزیز و قریب کو بذریعہ معاہدہ جدید دیجائے تو اُس سے کاشتکار بیدخل شدہ کی کاشت کا تسلسل لازم نہ آئیگا۔

دفعہ ۱۴ (۱) اگر کسی آسامی کا قبضہ کسی آراضی سے جاتا رہے۔ خواہ

(الف) بوجہ اسکے کہ اُسکا قبضہ اُس آراضی سے بیجا طور سے اُٹھا دیا گیا ہو۔ یا

(ب) بذریعہ کسی ایسی ڈگری یا حکم عدالت کے جو بالآخر اپیل مین یا اور طرح منسوخ کی گئی یا کیا گیا ہو۔ یا

(ج) بوجہ بیدخلی حسب دفعہ ۴۰ - ایکٹ ۱۲ ۱۸۸۱ء یا فقرہ (الف) یا (ب) دفعہ ۵۸ - ایکٹ ہذا کے - یا

(د) بوجہ اسکے کہ اُسنے اُس آراضی کو دوسری آراضی لینے کی صریحی یا معنوی قرارداد پر حوالہ کر دیا ہو اور اس طرح قبضہ کے جاتے رہنے کی تاریخ سے ایک سال کے اندر اُسکو اُسکا زمیندار کسی دوسری آراضی کا (جو خواہ اُسی موضع مین ہو یا نہو) قبضہ بحیثیت آسامی دیدے۔ تو اُس آراضی کی نسبت - درصورتیکہ اُسکی مالیت لگان اُس آراضی کی مالیت لگان سے زیادہ نہو جسپر سے اُسکا قبضہ اس طرح سے جاتا رہا ہو۔ یہ سمجھا جائے گا کہ وہ اُسکے مبادلہ مین ملی ہے۔ اور دفعہ ۱۱ کی اغراض کے لیئے وہ وہی آراضی سمجھی جائیگی جو اُسکے قبضہ مین اس مبادلہ سے پہلے تھی۔

(۲) اگر مالیت لگان اُس آراضی کی جسکا قبضہ بحیثیت آسامی کسی آسامی کو اُسکے زمیندار نے اس طرح دیا ہو۔ اُس آراضی کی مالیت لگان سے زیادہ ہو جسپر سے اُس آسامی کا قبضہ جاتا رہا ہو۔ تو آراضی سابق الذکر کے اُسقدر رقبہ کی نسبت جسکی مالیت لگان آراضی آخر الذکر کی مالیت لگان کی برابر ہو۔ یہ سمجھا جائیگا کہ وہ اُسکے مبادلہ مین ملی ہے۔ اور دفعہ ۱۱ کی اغراض کے لیئے وہ وہی آراضی سمجھی جائیگی۔

(۳) اگر حسب دفعہ ہذا تحتی (۲) کوئی بحث اس امر کی نسبت پیدا ہو کہ وہ خاص رقبہ کونسا ہے جسمین حق دخیلکاری پیدا ہوا تو عدالت کو لازم ہوگا کہ ایک رقبہ کی حدبندی کر دے۔ جسکی مالیت لگان جہانتک ممکن ہو اُس آراضی کی مالیت لگان کی قریب

قریب برابر ہو جو پہلے اُس آسامی کے قبضہ مین بھی۔اور رقبہ مذکور کی نسبت یہ قرار دے کہ وہ وہی آراضی ہے جو اُس آراضی (سابقہ) کے مبادلہ مین ملی ہے۔

مگر شرط یہ ہے کہ اگر اس طرح آراضی کے قبضہ کا جاتا رہنا اور دیگر آراضی کے قبضہ بحیثیت آسامی کا دیا جانا اُس مدت بارہ برس مین ایک مرتبہ سے زیادہ وقوع مین آیا ہو تو یہ کافی ہوگا کہ عدالت کو اُس آراضی کے مجموعی رقبہ مین سے جسکا قبضہ بحیثیت آسامی اُس آسامی کو دیا گیا ہو ایک رقبہ جو حتی الامکان یکجائی ہو اور جس کی مالیت لگان کی قریب قریب برابر ہو جو پہلے اُسکے قبضہ مین بھی۔ بذریعہ حدبندی معین کردے۔

(۴) جب کوئی رقبہ حسب دفعہ تحتی (۳) معین کیا جائے۔ تو عدالت کو لازم ہوگا کہ اگر ضرورت ہو اُسی کے مطابق اُس جوت کے لگان کی تفریق کردے۔

تمثیلات

(الف) ایک آسامی کا قبضہ کھیت (الف) کا اسطور پر جسکی تصریح فقرہ (الف) یا (ب) یا (ج) یا (د) دفعہ ۱۴ (۱) مین ہے جاتا رہا ہو اور اُسکو ایک سال کے اندر کھیت (خ) کا قبضہ بحیثیت آسامی دیا گیا۔اور وہ اس کھیت پر اُسوقت قابض ہے جب اُسکے دعوے حق دخیلکاری کی تحقیقات ہوئی۔ اگر مالیت لگان کھیت (خ) کی مالیت لگان کھیت (الف) سے زیادہ نہین ہے تو کھیت (خ) کی نسبت یہ سمجھا جائیگا کہ وہ کھیت (الف) کے مبادلہ مین ملا ہے۔اور دفعہ ۱۱ کی اغراض کے لیئے اُسکی آراضی وہی آراضی سمجھی جائیگی جو کھیت (الف) کی ہے

(ب) اگر بحالات متذکرہ تمثیل (الف) کھیت (خ) کی مالیت لگان کھیت (الف) کی مالیت لگان سے زیادہ ہو تو کھیت (خ) کے اُسقدر رقبہ کی نسبت جس کی مالیت لگان کھیت (الف) کی مالیت لگان کی برابر ہو یہ سمجھا جائیگا کہ وہ کھیت (الف) کے مبادلہ مین ملا۔اور وہ وہی آراضی ہے جو کھیت (الف) کی ہے اور عدالت کھیت (خ) کا اُسقدر رقبہ معیّن کردے گی جسکی مالیت لگان کھیت (الف) کی مالیت لگان کی برابر ہو۔اور آسامی کو رقبہ مذکور مین حق دخیلکاری حاصل ہوگا۔

(ج) ایک آسامی کا قبضہ کھیت (الف) کا اُس طور پر جس کی تصریح دفعہ ۱۴ (۱) مین ہے جاتا رہا۔اور ایک سال کے اندر اُسکو کھیت (خ) کا قبضہ بحیثیت آسامی

دیا گیا۔ بعد مین اُسی طور پر اُسکا قبضہ کھیت (خ) کا جاتا رہا۔ اور ایک سال کے اندر اسکو کھیت (ذ) کا قبضہ بحیثیت آسامی دیا گیا۔ پس عدالت کھیت (ذ) مین سے اُس قدر رقبہ معین کردیگی جس کی مالیت لگان کھیت (الف) یا کھیت (خ) کی مالیت لگان کی۔ یعنے ان دونون مین سے جس کی مالیت لگان کم ہو۔ برابر ہو۔

(د) ایک آسامی کا قبضہ مختلف اوقات مین کھیت ہائے (الف) و (ب) و (ج) سے اسطور پر جاتا رہا جسکی تصریح دفعہ ۱۴ (۱) کے فقرہ (الف) یا (ب) یا (ج) یا (د) مین ہے۔ اور ہر کھیت کا قبضہ جاتے رہنے سے ایک سال کے اندر اُس کو فرداً فرداً کھیت ہائے (خ) و (ذ) و (ض) کا قبضہ بحیثیت آسامی دیا گیا جن کی مالیت ہائے لگان فرداً فرداً (الف) اور (ب) اور (ج) کی مالیت ہائے لگان سے کم نہین ہین اور آسامی مذکور بوقت تحقیقات کھیت ہائے (خ) و (ذ) و (ض) پر قابض ہے۔ یہ کافی ہوگا کہ عدالت کھیت ہائے (خ) و (ذ) و (ض) مین سے ایسا رقبہ معیّن کردے جو حتی الامکان یکجائی ہو اور جسکی مالیت لگان جہانتک قریب قریب ہوسکے کھیت ہائے (الف) و (ب) و (ج) کے مجموعی رقبہ کی مالیت لگان کی برابر ہو اور اس امر کی ضرورت نہ ہوگی کہ کھیت ہائے (خ) و (ذ) و (ض) مین سے ایسے علیحدہ علیحدہ رقبے معیّن کیئے جائین جن کی مالیت لگان فرداً فرداً کھیت ہائے (الف) و (ب) و (ج) کی مالیت لگان کی برابر ہو۔

شرح۔ اس دفعہ کو جزو دفعہ ۱۳۔ ایکٹ ہذا سمجھنا چاہئے۔ اس دفعہ مین حرفون کی تبدیلی کر دی گئی ہے۔ اور بتایا گیا ہے کہ تبدیلی کی صورت مین جو آراضی بعد کو دیجائیگی اُسمین حق دخیلکاری کاشتکار کو حاصل ہوجائیگا۔

واسطے اغراض دفعہ ہذا مالیت لگان پر لحاظ ہوگا نہ رقبہ آراضی پر۔

سیلکٹ کمیٹی کی رپورٹ بنسبت دفعہ ہذا حسب ذیل ہے۔

جب ہمنے اس امر پر غور کیا کہ آیا اس قسم کے احکام مقرر کرنا قرین مصلحت ہے جیسے کہ ایکٹ قبضہ آراضی ممالک متوسط کی دفعہ ۴۵ اور ایکٹ قبضہ آراضی پنجاب کی دفعہ ۶ مین ہین۔ تو ہماری یہ رائے ہوئی کہ اُن کی وجہ سے عدالتون کو پرمشکل کام عائد ہوگا کہ ہر صورت مین جسمین کھیتون کی تبدیلی کی گئی ہو یہ تجویز کیا کرین کہ آیا وہ تبدیلی بطور مبادلہ زمین کے تھی یا نہین۔ اور اس امر تنقیح طلب کے فیصل کرنے کی بنسبت عدالتون کو مناسب سے زیادہ وسیع اختیار امتیازی حاصل ہوگا۔ ہماری یہ رائے ہے کہ جس حالت مین آسامی ایک زمین چھوڑے اور بجائے اُسکے دوسری زمین مساوی

مالگذاری کے لئے تو قطعی طور پر یہ قیاس کرلینا چاہیئے کہ فریقین نے اس معاملہ کو ایک مبادلہ سمجھا تھا۔ اور نیز یہ کہ اگر وہ آراضی جو آسامی نے لی مالیت مین اُس آراضی سے زیادہ ہو جو اُس نے چھوڑی تھی تو قطعی طور سے یہ قیاس کرلینا چاہیئے کہ اُس آراضی مین سے جو آسامی کو دی گئی۔ اُسقدر حصہ جو مالیت مین اُس آراضی کی مساوی ہو جو اُس نے چھوڑ دی ہے۔ اُسکو بطور مبادلہ اُس آراضی کے دیا گیا جو اُس نے چھوڑ دی اور بقیہ کی نسبت یہ سمجھنا چاہیئے کہ وہ اصلی جوت کے اضافہ کے طور پر ہے۔ اگر یہ قیاس نکیا جائے گا تو منجملہ ان دو صورتون کے جو بیان کی گئین صورت دوم کی نسبت یہ اندیشہ ہے کہ عدالت یہ نتیجہ نکالیگی کہ جو آراضی دی گئی اور جو آراضی لی گئی انکا ربط نہ ہونا ہی مانع اس خیال کا ہے کہ مبادلہ عمل مین آیا۔ مگر ہماری رائے مین یہ نتیجہ نکالنا آسامی کے حق مین خلاف انصاف ہوگا۔ حسب دفعہ ۱۳ (۱۴) جیسی کہ وہ اب ہمنے ترمیم کر کے قایم کی ہے عدالتون کو یہ قیاس کرلینا لازم ہوگا کہ اُن حالات مین جنکا اوپر ذکر ہے مبادلہ ہوا ہے اور عدالتون کا کام صرف اس امر پر محدود ہوگا کہ بشرط ضرورت اُس رقبہ کو جسمین کہ حق دخیلکاری پیدا ہوا ہے۔ اس رقبہ سے جسمین حق نا کور پیدا نہین ہوا ہے علیحدہ کردین۔ یہ تجویز سیلکٹ کمیٹی مین کثرت رائے سے منظور ہوئی ہے (گورنمنٹ گزٹ اُردو ممالک مغربی وشمالی واودھ حصہ ۵ صفحہ ۱۳ مطبوعہ ۲۷۔ جولائی سنہ ۱۹۰۱ع)

اس موقعہ کے مطالب کی تشریح مین آنریبل مسٹر ایونس نے جلسہ لیجیس لیٹو کونسل منعقدہ ۱۵۔ اکتوبر سنہ ۱۹۰۱ع مین حسب ذیل تقریر کی۔

میری رائے مین آسامی کو ایک جوت سے دوسری جوت پر بدل دینا قانون کے اصل منشا کے خلاف ہے اور مین اسکو قرین انصاف نہین سمجھتا ہون کہ آسامی بعد اُسکے کئی سال تک برابر کاشت کرتے رہنے سے اُسکو غیر مکمل حق دخیلکاری حاصل ہوگیا ہو۔ محض قانون کا اثر باطل کرنے کی غرض سے ایک جوت سے دوسری جوت پر بدل دیا جائے۔ اسیوجہ سے سیلکٹ کمیٹی نے ایسے واضح احکام درج کیئے ہین جن سے عدالت یہ تجویز کرسکتی ہے کہ نئی جوت مین کسقدر حصہ مساوی اُس حق دخیلکاری غیر مکمل کا ہے۔ جو سابق کی جوت مین حاصل ہونا شروع ہوا تھا۔ آیندہ اگر اُس آراضی کی مالیت لگان جسپر آسامی بدل دیا جائے اُس آراضی کی مالیت لگان سے زیادہ نہو جسپر سے آسامی بلالیا گیا تھا تو یہ معاملہ بطور مبادلہ کے سمجھا جائے گا۔ اور جو حقوق اُس آراضی کی نسبت تھے جو چھوڑی گئی نئی آراضی سے متعلق ہوجاینگے۔ جن صورتون مین نئی جوت کی مالیت لگان اُس آراضی کی مالیت لگان سے زیادہ ہو جو چھوڑی گئی اُنمین آسامی کو حقوق اپنے رقبہ کی نسبت دیئے جاینگے جس کی مالیت لگان اُس آراضی کی مالیت لگان کی برابر ہو جو اُسنے چھوڑی ہو

(گورنمنٹ گزٹ اُردو ممالک مغربی و شمالی حصہ ۵ صفحہ ۴۵۰ مطبوعہ ۷ دسمبر سنہ ۱۹۰۱ء)

بعض احکام کا اثر بزمانہ گذشتہ قبل ماہ جولائی سنہ ۱۹۰۱ء کے ممنوع ہوگا

دفعہ ۱۵ باوجود کسی امر کے جو قبل ازین ایکٹ ہذا مین درج ہے - اگر مدت بارہ برس کی قبل تاریخ یکم جولائی سنہ ۱۹۰۱ء کے شروع ہوئی تو دفعہ ۱۳ کی فقرات (ب) و (ج) و (د) کا یا دفعہ ۱۴ کا کوئی مضمون تاریخ مذکور کے قبل کے زمانہ کی نسبت موثر نہین سمجھا جائے گا -

شرح بروئے دفعہ ہذا احکام دفعہ ۱۳ فقرہ (ب) و (ج) و (د) یکم جولائی سنہ ۱۹۰۱ء کے قبل کی بابت محدود کردیئے گئے ہین لیکن اس دفعہ کا کوئی بے اثر احکام فقرہ (الف) دفعہ ۱۳ پر نہ ہوگا -

ان احکام کے زمانہ گذشتہ کی نسبت موثر ہونے کی او نریبل ممبران سیلکٹ کمیٹی نے حسب ذیل وجہ بیان کی ہے ہماری یہ رائے ہے کہ درمیان جوتون کے اُن تبدیلیون کے اور برائے نام بیدخلیون کے جو اُسوقت کی گئین جب زمیندار قصد ترمیم قانون سے واقف نہ تھے اور درمیان اُن تبدیلیون اور بیدخلیون کے جو سال گذشتہ مین کی گئین بہت بڑا فرق ہے - اور نیز یہ کہ وہ اصول جس کی بنا پر مسودہ کی دفعہ ۲۰۷ (۱) مسودہ مرمیہ کی دفعہ ۲ (الف) مین یہ حکم درج کیا گیا ہے کہ جو معاہدات یکم اپریل سے بغرض بے اثر کرنے احکام مسودہ ایکٹ کے کیئے گئے ہون انکا کوئی اثر اس امر کی نسبت نہ ہوگا کہ آسامیون کے وہ حقوق لے لیئے جاوین یا محدود کر دیئے جاوین جو انکو بموجب مسودہ ایکٹ کے حاصل ہین - اسی طور پر جوتون کی اُن تبدیلیون اور اُن برائے نام بیدخلیون سے متعلق ہوسکتا ہے جو سال زراعتی رواں کے شروع ہونے کے وقت سے کی گئی ہون - ممبران سیلکٹ کمیٹی بکثرت رائے اس نتیجہ کے سوا اور کوئی نتیجہ اخذ نہین کرسکتے کہ اطلاعنامجات بیدخلی جو اس سال بہت زیادہ جاری ہوئے محض اس غرض سے تھے کہ قانون جدید کے احکام سے جو زیر تجویز ہے گریز کیجائے اور اُنکو بے اثر کردیا جائے اس وجہ سے یہ بیدخلیان اس قابل نہین ہین کہ انکی نسبت یہ سمجھا جائے کہ وہ ایسی کارروائیات ہین جو بہ نیک نیتی قانون موجودہ کے بموجب عمل مین لائی گئین - لہذا ہمنے دفعہ ۱۳ (الف) "دفعہ ۱۵ قانون منظور شدہ مین یہ حکم درج کیا ہی کہ دفعات ۱۲ و ۱۳ (دفعہ ۱۳ ضمن ہائے ب و ج و د) کے احکام صرف من ابتدائی یکم جولائی سنہ ۱۹۰۱ء متعلق ہون گے مگر اس سے پہلے زمانہ کے متعلق نہ ہونگے - (گورنمنٹ گزٹ اُردو ممالک مغربی و شمالی واودھ حصہ ۵ صفحہ ۱۳ مطبوعہ ۲۷ جولائی سنہ ۱۹۰۱ء)

آسامیان دخیلکار

دفعہ ۱۶ ہر آسامی جسکو دفعہ ۱۱ کے بموجب یا ایکٹ ۱۰ مصدرہ سنہ ۱۸۵۹ء یا ایکٹ ۱۸ مصدرہ سنہ ۱۸۷۳ء یا ایکٹ ۱۲ مصدرہ سنہ ۱۸۸۱ء کے اُسی قسم کے احکام کے بموجب یا کسی اور ایکٹ یا قانون نافذالوقت کے بموجب حق دخیلکاری حاصل ہو - آسامی دخیلکار کہلائیگا - اور اُسکو وہ کل حقوق حاصل ہونگے اور وہ اُن کل ذمہ داریون کا پابند ہوگا جو بذریعہ اس ایکٹ کے آسامیان دخیلکار کو

عطا کی گئی اور اُنپر عاید کی گئی ہین۔

بدلی ہوئی جوت کی نسبت حق

دفعہ ۱۴ باوجود کسی امر مندرجہ فقرہ (د) دفعہ ۱۱ کے جو آسامی حق دخیلکاری کسی آراضی مین رکھتا ہو اُس کو حق دخیلکاری کسی ایسی دوسری آراضی مین حاصل ہوگا جو اُسکو مالک سے آراضی اول الذکر کے مبادلہ مین ملے۔ اور بعد اُسکے آسامی مذکور کو اُس آراضی مین حق دخیلکاری حاصل نہ رہیگا جو اُس نے اس طور پر مبادلہ مین دی ہو۔

شرح دفعہ ہذا کی رو سے مالک آراضی کو اختیار دیا گیا ہے کہ وہ کسی آسامی دخیلکار سے اُسکی جوت دخیلکاری لیکر مبادلہ مین دوسری آراضی دیدے اور اُس آراضی مین جو بمبادلہ دی گئی ہو خواہ وہ مالک کی سیر ہی کیون نہ ہو آسامی کو حق دخیلکاری حاصل ہو جائےگا۔ اور اول الذکر آراضی سے اُس کے کل حقوق ساقط ہو جائینگے۔

دفعہ ہذا مین بجائے لفظ زمیندار لفظ مالک استعمال کیا گیا ہے۔ اور زیبل ممبران سیلکٹ کمیٹی نے اس لفظ کے استعمال کرنے کی یہ وجہ بیان کی ہے کہ صرف وہی زمیندار جو مالک بھی ہے ایسا مبادلہ کر سکتا ہے۔

حق دخیلکاری کا ساقط ہونا

دفعہ ۱۵ حق دخیلکاری ساقط ہو جائےگا۔

(الف) جبکہ آسامی فوت ہو جائے اور کوئی ایسا وارث نہ چھوڑے جو اس ایکٹ کے بموجب حق مذکور وراثتاً پانے کا مستحق ہو۔

(ب) ایسی آراضی مین جس سے آسامی بعلت اجراء کسی ڈگری یا حکم عدالت کے بیدخل کیا گیا ہو۔

(ج) ایسی جوت مین جس کو آسامی نے چھوڑ دیا ہو یا زمیندار پر حوالہ کر دینے کے اطلاعنامہ کی تعمیل ہو جانے کے بعد حوالہ کر دیا ہو۔

(د) ایسی آراضی مین جو کسی سرکاری غرض یا نفع خلایق کے کسی کام کے لیئے حاصل کیگئی ہو۔

شرح دفعہ ہذا مین چار صورتین سقوط حق دخیلکاری بیان کی گئی ہین۔

اول آسامی کا بغیر چھوڑنے کسی وارث مستحق وراثت حسب احکام دفعہ ۲۲۔ ایکٹ ہذا فوت ہونا۔

دوم آسامی کا بموجب حکم عدالت یا بعلت اجراء کسی ڈگری کے اپنی جوت سے بیدخل ہو جانا۔

سوم حسب دفعہ ۸۷۔ ایکٹ ہذا آسامی کا جوت کو چھوڑ دینا یا حسب دفعہ ۸۳۔ ایکٹ ہذا جوت کا حوالہ کر دینا۔

چہارم آراضی دخیلکاری کا کسی سرکاری غرض یا نفع خلایق کے کسی کام کے لیئے لیا جانا۔

دفعہ ہذا کے ساتھ دفعہ ۱۷ و ۲۰ و ۲۹۔ ایکٹ ہذا کے احکام بھی ملحوظ رکھنے چاہئین۔

آسامیان غیر دخیلکار

دفعہ ۱۹ کل آسامیان سوائے حقداران قبضہ مستقل یا آسامیان بشرح معین یا آسامیان ساقط الملکیت یا آسامیان وخیلکار کی آسامیان غیر دخیلکار ہین -

شرح آسامی حقدار قبضہ مستقل کی تعریف دفعہ ۷ و آسامی بشرح معین کی تعریف دفعہ ۸ و آسامی ساقط الملکیت کی تعریف دفعہ ۱۰ و آسامی دخیلکار کی تعریف دفعہ ۱۱ لغایتہ ۱۸ مین کی گئی ہے - اس باب مین صرف اُنھین آسامیون کا ذکر کیا گیا ہی جن کی اقسام دفعہ ۶ مین بیان ہوئی ہین اور جن سے براہ راست زمیندار کا تعلق ہے - آسامیان شکمی اور ٹھیکہ دار یا مستاجر یا معافیدارگان ان سے جدا حیثیت رکھتے ہین اُنکا مذکور اس باب مین نہین ہے

باب ۳

وراثتاً پہونچنا اور منتقل کیا جانا اور تقسیم کیا جانا حقوق قبضہ آراضی کا

حقوق قبضہ آراضی کو وراثتاً پانا اور حقوق مذکور کا منتقل کیا جانا

حقوق انتقال ووراثت

دفعہ ۲۰ (۱) استحقاق حقدار قبضہ مستقل یا آسامی بشرح معین کا قابل وراثت یا قابل انتقال ہی -

(۲) استحقاق آسامی ساقط الملکیت یا آسامی دخیلکار یا سوائے ٹھیکہ دار کے دیگر آسامی غیر دخیلکار کا - بہ پابندی احکام ایکٹ ہذا قابل وراثت ہی - لیکن بعلت اجرائے ڈگری عدالت دیوانی یا مال کے یا کسی اور طرح قابل انتقال نہین ہے سوائے بذریعہ ایسے انتقال کے جو خود اپنی خواہش سے مابین اُن اشخاص کے جنکو بہ حیثیت حصہ داران قبضہ آراضی متعلقہ کے حق مزبور ابتداً حاصل ہوا - یا جو بذریعہ وراثت اُسمین حصہ دار ہوگئے ہون -

(۳) استحقاق ٹھیکہ دار کا بہ پابندی شرایط اُسکے پٹہ (ٹھیکہ) کے قابل وراثت ہے مگر قابل انتقال نہین ہی -

شرح عبارت دفعہ ہذا قریب قریب مضمون دفعہ ۹ - ایکٹ ۱۲ ۱۸۸۱ء کے ہے صرف فرق یہ ہی کہ دفعہ ہذا کے فقرہ اول مین الفاظ " استحقاق حقدار قبضہ مستقل " اور فقرہ دوم مین الفاظ " یا سوائے ٹھیکہ دار کے دیگر آسامی غیر دخیلکار کا بہ پابندی احکام ایکٹ ہذا " بڑہائے گئے - اور اُسی فقرہ مین بجائے الفاظ " جن کے حق مین بلحاظ اُن کی شرکت داری " کے الفاظ " جنکو بہ حیثیت حصہ داران قبضہ آراضی متعلقہ " قایم کیئے گئے ہین اور آخر دفعہ مین فقرہ ۳ جدید بڑہایا گیا ہے -

بروئے احکام فقرہ اول دفعہ ہذا - استحقاق وراثت آسامیان حقدار قبضہ مستقل اور آسامیان شرح معین تابع عام قانون وراثت کے ہے - یعنے جس مذہب یا فرقہ کا آسامی ہوگا اُسی مذہب و فرقہ کے قانون وراثت کی رو سے اُسکے ورثا مستحق وراثت ہونگے -

ان دونون قسم کی آسامیون کے اختیارات انتقال بھی غیر محدود رکھے گئے ہین - وہ اپنی آراضی کاشت کو ہر ایک قسم کے انتقال کے ذریعہ منتقل کر سکتے - اور منتقل الیہ کو اپنا پورا پورا استحقاق جو قانوناً اُن کو حاصل ہے دے سکتے ہین - ایسا منتقل الیہ پابند انتقال کنندہ کے جملہ ذمہ داریون کا ہوگا (دفعہ ۲۴ ضمن ۱)

بعد انتقال جملہ کارروائیات متعلقہ ایکٹ ہذا مین منتقل الیہ آسامی حقدار قبضہ مستقل و آسامی بشرح معین فرض بنایا جائے گا -

مزارعہ بشرح معین کو استحقاق قابل انتقال اپنی آراضی مقبوضہ مین حاصل ہوتا ہے - اس لیئے یہ قیاس کر لینا چاہیئے کہ وہ درخت جو اُس کی مقبوضہ آراضی کاشت پر اُگے ہون اُسی کی ملکیت ہین نہ مالک آراضی کی (ہربنس لال بنام مہاراجہ بنارس ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۹۱۰ء صفحہ ۱۵)

آسامیان ساقط الملکیت - دخیلکار - غیر دخیلکار باستثنار ٹھیکہ دار کے حقوق قابل وراثت بہ پابندی احکام ایکٹ ہذا ہین - طریقہ و سلسلہ وراثت ایسی آسامیون کا دفعہ ۲۲ - ایکٹ ہذا مین بیان کیا گیا ہے -

آسامیان مذکورہ بالا اپنے حقوق صرف اپنی خواہش سے مابین اُن اشخاص کے جنہون نے خود ہمراہ انتقال کنندہ بحیثیت حصہ داران قبضہ آراضی متعلقہ کے استحقاق مذکور حاصل کیا ہو یا جو بذریعہ وراثت اُس شخص کے جس نے ابتدأً بہ شرکت انتقال کنندہ یا مورث انتقال کنندہ استحقاق مذکور حاصل کیا تھا حصہ دار ہوگئے ہون منتقل کر سکتے ہین - سوائے اس خاص صورت کے اُن کے حقوق بطور خانگی یا بذریعہ نیلام عدالت دیوانی یا مال کسی طرح پر قابل انتقال نہین ہین -

وراثت ٹھیکہ دار

ٹھیکہ دار چونکہ حسب فقرہ ۲ ضمن ۵ دفعہ ۴ - ایکٹ ہذا داخل تعریف آسامی ہے - اور آسامی غیر دخیلکار کا استحقاق وراثت تابع احکام دفعہ ۲۲ - ایکٹ ہذا کیا گیا ہے اور قابل انتقال بصورت خاص اور ناقابل انتقال عام طور پر قرار دیا گیا ہے - اور استحقاق ٹھیکہ دار و آسامی مین فرق بیّن ہے اس سبب ٹھیکہ دار کی وراثت و اختیار انتقال کے لیئے جداگانہ ضمن قایم کی گئی -

بروئے فقرہ ۳ دفعہ ہذا ٹھیکہ دار کا استحقاق بلحاظ شرائط اُس معاہدہ کے جس کے ذریعہ وہ قابض ہو قابل وراثت ہو مگر قابل انتقال نہین -

ٹھیکہ دارون کی وراثت سے دفعہ ۲۲ - ایکٹ ہذا متعلق نہ ہوگی - اگر اُنکا استحقاق بروئے معاہدہ ٹھیکہ

قابل وراثت ہوتابع عام قانون وراثت کے ہوگا۔ فقرہ اول وسوم مین نسبت وراثت ایک ہی الفاظ قایم کیئے گئے ہین - اور پابندی احکام ایکٹ ہذا کی شرط نسبت وراثت کے ہر دو فقرات مین نہین لگائے گئے علاوہ برین خود دفعہ ۲۲ مین آسامیان حقدار قبضہ مستقل - آسامیان شرح معین اور ٹھیکہ دار کو مستثنے کر دیا گیا ہے -

تعریف لفظ انتقال

دفعہ ہذا مین لفظ انتقال عام ہے - اسمین ہر قسم کا انتقال بذریعہ بیع - ہبہ - رہن - وصیت وغیرہ داخل ہے انتقال جائداد سے وہ فعل مراد ہے جس کے ذریعے ایک شخص زندہ زمانہ حال مین یا آیندہ ایک یا کئی اور اشخاص زندہ کے نام یا خود اپنے اور ایک یا کئی اور اشخاص زندہ کے نام جایداد منتقل کرے (دفعہ ۵- ایکٹ ۴ ۱۸۸۲ء) دفعہ ۵- ایکٹ ۴ ۱۸۸۲ء کی رو سے یہ ضرور ہے کہ انتقال کنندہ اور منتقل الیہ دونون زندہ ہون -

جائداد کو انتقال کرنا اور اُسمین استحقاق پیدا کرنا دو مختلف چیزین ہین - انتقال کا اثر فوراً ہی ہوتا ہے یعنے بعد انتقال کے جایداد فوراً انتقال کنندہ سے علیحدہ ہو کر منتقل الیہ کو پہونچ جاتی ہے - برخلاف اس کے محض استحقاق پیدا ہونے سے منتقل الیہ کو فوراً جایداد نہین ملسکتی اور اسی لیئے بحالت انتقال جائداد منتقل الیہ کا زندہ ہونا لازمی قرار دیا گیا ہے کہ وہ بعد انتقال جائداد منتقلہ کو لے سکے -

لفظ انتقال قانون مین نہایت عام معنے مین مستعمل ہوا ہے اور اُسمین عام اقسام کے معاہدات جن سے حقوق متعلقہ جائداد غیر منقولہ ایک شخص سے دوسرے شخص کی جانب منتقل ہوتے ہین داخل ہین (گوپال پانڈے بنام پرسوتم داس انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۱۲۰)

لفظ (ایک شخص) مستعملہ دفعہ ۵- ایکٹ ۴ ۱۸۸۲ء سے یہ تصور نہ کرنا چاہیئے کہ چند اشخاص ملکر استعمال نہین کر سکتے بلکہ اس صیغۂ واحد سے صیغہ جمع کے بھی معنے پیدا ہوتے ہین اور یہ قاعدہ علوم معنے کا کل ایکٹ ہائے عبارات عامہ مین درج ہے دیکھو دفعہ ۲- ایکٹ ۱ ۱۸۶۸ء مسودہ قانون ہذا مین جو سیلکٹ کمیٹی نے بعد ترمیم کے تیار کیا تھا اور جو ۲۷- جولائی ۱۹۰۱ء کے اُردو گورنمنٹ گزٹ مین شایع ہوا تھا اُس کی دفعہ ۲۲ مین سے بعد الفاظ ،، سوائے ایسی کاشت شکمی پر دینے کے،، یہ الفاظ ،، ایسے رہن بھوگ بندھک (رہن انتفاعی)،، اور دفعہ ۲۹ (الف) و (ب) خارج کر دی گئین - اور رہن بھی داخل انتقال ممنوعہ قرار دیا گیا اور کہا گیا ،، یہ قرین مصلحت نہین سمجھا گیا ہے کہ آسامی کا اختیار اپنی زمین کے رہن کرنے کا قانون مین تسلیم کیا جائے (گورنمنٹ گزٹ اُردو ممالک مغربی وشمالی واودھ مطبوعہ ۲۱ دسمبر ۱۹۰۱ء حصہ ۵ صفحہ ۴۵۲)

آسامی ساقط الملکیت - دخیلکار - غیر دخیلکار مجاز ہے کہ اپنی آراضی کاشت بہ پابندی احکام ایکٹ ہذا کاشت شکمی پر اُٹھاوے - کاشت شکمی پر آراضی کا اُٹھا دینا جو خلاف احکام ایکٹ ہذا نہ ہو داخل انتقال

ممنوعہ نہین (دفعہ ۱۴۱- ایکٹ ہذا) ٹھیکہ دار کا آسامیان کو پٹہ زراعتی دینا بھی داخل لفظ انتقال مستعملہ دفعہ ہذا نہین ہی -

نظایر متعلقہ

قانون سابق یعنے ایکٹ ۱۲ سنہ ۱۸۸۱ء کی دفعہ ۹ کی بناپر اکثر نظایر ہائی کورٹ الہ آباد و بورڈ مال ممالک مغربی و شمالی واودہ سے صادر ہوئے ہین جن کا بالتفصیل اس جگہ ذکر کرنا بے سود ہے - مگر بعض فیصلہ جات جو ضروری معلوم ہوئے اور مغایر احکام ایکٹ ہذا بھی نہین ہین درج ذیل کیئے جاتے ہین -

گو رہن حق دخیلکاری ناجائز ہے اور عدالت مال مین مانا نہین جاسکتا لیکن جب مرتہن قابض ہو جائے تو باغراض قانون لگان وہ آسامی تسلیم سمجہا جائے گا - مگر جس حالت مین مرتہن خود کاشت نہ کرتا ہو تو وہ عدالت ہائے لگان مین کوئی منصب نہین رکھتا وہ اس امر کا مجاز نہ ہوگا کہ واقعی کاشت کنندہ آراضی کو بیدخل کرے یا بقایا ئے لگان کی بابتہ اُسپر نالش کرے (کیشو تواری بنام بابولال منتخب فیصلجات بورڈ مال ۱۸۹۶ء صفحہ ۳)

بروقت بیع ایک موضع کے بایع نے مشتری سے اقرار قابض رہنے اپنی سیر پر بطور آسامی مشتری کے ایک مدت معیّن تک اور اس کے بعد اُسکو ترک کر دینے کا کیا - لگان مندرجہ دستاویز قبولیت اُس لگان سے بہت زیادہ تھا جو معمولاً بایع کو بحیثیت ساقط الملکیت ادا کرنا پڑتا - نالش اول بابتہ دلاپانے لگان بربنار قبولیت مذکور مرجوعہ عدالت مال ڈگری ہوگئی اور بایع کو اختیار دیا گیا کہ وہ دعوئے منسوخی قبولیت عدالت دیوانی مین دائر کرے - بایع نے اب یہ نالش منسوخی قبولیت دائر کی اور بیان کیا کہ وہ بدبا و ناجائز لکہائی گئی ہے - تجویز ہوئی کہ آسامی اس امر کے استقرار کی نالش کرسکتا ہے کہ وہ پابند قبولیت نہین (دولت رام بنام انور حسین ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۸۹۰ء صفحہ ۲۹) بروئے قانون حال نالشات منسوخی انتقالات یا معاہدات متعلقہ جوت حسب دفعہ ۱۳۱ و ۱۶۷ معہ ضمیمہ چہارم مد ۱۸ و ۱۹ محکمہ مال مین ہونگی -

آسامی دخیلکار اگر کوئی قبولیت اپنی آراضی کی چند شرطون کے ساتھ لکہدے تو وہ شرطین حق دخیلکاری ساقط کرنے والی نہ ہونگی (کنور ی ٹھکرائی بنام گنگا نرائن انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۰ صفحہ ۶۱۵)

رہن سادہ مین ڈگری نیلام حق دخیلکاری نہین ہوسکتی (لالتادی بنام بہوانی ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۸۹۴ء صفحہ ۳۰)

نیلام حق دخیلکاری جو بعلت اجرائے ڈگری عدالت دیوانی عمل مین آیا ہو وہ زمیندار کی نالش پر کالعدم ہوسکتا ہے (سگر و بنام تفضل حسین ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۸۹۴ء صفحہ ۱۳۰)

اس واقعہ سے کہ قطعہ آراضی جو جزو کاشت دخیلکاری تھا باجازت زمیندار بحیثیت باغ مبدل کر دیا گیا معمولی

لوازمات نوعیت دخیلکاری کاشتکاری سے جن سے ممانعت انتقال ازروے دفعہ ۹ - ایکٹ ۱۲ سنہ ۱۸۸۱ء (دفعہ ۲۰ - ایکٹ ہذا) متعلق ہے مبرا نہین ہوجاتا (لول گوبندرائے بنام گنیش گوبندرائے ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۸۹۹ء صفحہ ۲۵)

ملکیت درختان موقوعہ آراضی مقبوضہ آسامی ازروے عام قانون زمیندار کو حاصل ہے اور بحالت نہ ہونے رواج مختص یا معاہدہ خاص کے کہ جسکا بار ثبوت آسامی پر ہے آسامی مستحق کاٹنے یا فروخت کرنے درختان مذکور کا نہین ہے خواہ وہ آسامی دخیلکار ہو یا غیر دخیلکار یا ساقط الملکیت (جانکی بنام شیو دہر ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۹۰۱ء صفحہ ۱۵ و کولسلیا بنام گلاب کنور انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۲۹۶ و امداد خاتون بنام بھاگیرتھ انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۰ صفحہ ۱۵۹ و قاسم میان بنام بندہ حسین انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۶۱۲ و اجودھیاناتھ بنام سیتل انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۵۶۷ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۲ صفحہ ۴۲۷)

درختان موقوعہ آراضی کاشت دخیلکاری یا ساقط الملکیت ڈگری موصوعہ آسامی مین قابل نیلام نہین ہین (دیوکی نندن بنام دیوکی نندن انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۸۰ و دیوکی نندن بنام دہیان سنگہ انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۴۶۴) اور نہ رہن درختان مذکور جائز ہے (لالمن بنام سٹھولال انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۱۹) بمقدمہ ناتھن بنام کملا کنور انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۳ صفحہ ۱۰۵ نسبت گری ہوئی لکڑی درختان خودرو موقوعہ آراضی کاشت دخیلکاری تجویز کیا گیا کہ عموماً ایسی لکڑی کا مستحق کاشتکار ہے الاجبکہ کوئی معاہدہ خاص یا رواج عام ثابت شدہ زمیندار کو مستحق قرار دیتا ہو۔

جبکہ آراضی دخیلکاری بروے دو مختلف رہن نامجات کے دو مختلف شخصون کے پاس رہن کیجاے اور ان مین سے ایک مرتہن قابض ہوجاے تو مرتہن ثانی باظہار استحقاق مرجح نالش بیدخلی قابض مرتہن کرنے سے ممنوع ہے کیونکہ فریقین محض ایک حق قبضہ ناجائز کا رکھتے ہین (یوسف خان بنام سرون انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۳ صفحہ ۴۰۳)

نالش مداخلت معہ منسوخی انتقال و دلاپانے واصلات مین بمقابلہ کاشتکار دخیلکار اور اُسکے مشتری کی تشخیص واصلات بطور ہرجہ ہونی چاہیئے۔ شرح مناسب ایسے ہرجہ کی وہ لگان نہین ہی جو بابع یعنے کاشتکار کی جانب سے لائق ادا تھا بلکہ واقعی وہ تعداد ہے جو زمیندار اُس سے حاصل کرسکتا تھا۔ (رشک دہاری سنگہ بنام علی نقی انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۰ صفحہ ۱۵)

جب کوئی زمیندار بعلم انتقال لگان منتقل الیہ سے لیلے تو پھر وہ منتقل الیہ کو غاصب نہین کہہ سکتا بلکہ اُس کی حیثیت مثل کاشتکار کے ہوگی (رگھوبیر سنگہ بنام کیدارناتھ ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۸۹۲ء صفحہ ۷۰ و جھگڑی بنام

درگاپرشاد انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۸۷ - ودہار اجیت بنام بھجن لال منتخب فیصلہ جات بورڈ مال ۱۸۹۳ء صفحہ ۴۴)

بمقدمہ مرلی بنام برجلال ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۸۹۲ء صفحہ ۲۶ تجویز ہوا تھا کہ دستاویز جو فی نفسہ ناجائز ہو اسکی تنسیخ کی ضرورت نہین ہے - مگر اب وہ فیصلہ بے اثر ہے - کیونکہ اگر زمیندار مابین ایکسال اُس دستاویز کو منسوخ نکرائے گا تو وہ دستاویز انتقالی قابل النفاذ ہوگی - بروئے قانون ہذا انتقالات آسامیان کالعدم قرار نہین دیئے گئے ہین - بلکہ آسامیون کو بروئے دفعہ ۲۰ و ۲۱ - ایکٹ ہذا انتقالات سے ممانعت کر کے اُن انتقالات کو حسب دفعہ ۳۱ قانون ہذا ممکن الانفساخ حسب مرضی زمیندار قرار دیا گیا ہے -

حقوق ایسے قبضہ ہائی اراضی مین جو غیر قابل انتقال ہین

دفعہ ۲۱ جب آسامی کا استحقاق قابل انتقال نہو تو وہ مجاز اس امر کا نہوگا کہ اپنی جوت یا اُسکے کسی جزو کو سوائے ایسی کاشت شکمی پر دینے کی جس کی نسبت ایکٹ ہذا مین بعد ازین حکم ہے - اور طرح منتقل کرے -

شرح یہ دفعہ جدید اور دفعہ ۲۰ کا ایک جزو ہے - بروئے دفعہ ہذا سوائے شکمی کاشت پر دینے کے اور ہر قسم کا انتقال منجانب آسامیان ساقط الملکیت - دخیلکار - غیر دخیلکار منع قرار دیا گیا ہے - شرح دفعہ ماسبق اور دفعات ۳۲ لغایتہ ۳۱ - ایکٹ ہذا بھی لائق ملاحظہ ہے -

قبضہ ہائی اراضی کا وراثتاً پانا

دفعہ ۲۲ جب کوئی آسامی ساقط الملکیت یا آسامی دخیلکار یا آسامی غیر دخیلکار (سوا ٹھیکہ دار) کی فوت ہوجائے تو اُس کا استحقاق جوت متعلقہ کی نسبت حسب ذیل وراثتاً پہونچیگا -

اولاد ذکور

(الف) اُس کی اولاد ذکور کو بخط مستقیم کو نسل کے سلسلہ ذکور مین - اور

بیوہ

(ب) ایسی اولاد کے نہونے کی صورت مین اُس کی بیوہ کو اُسوقت تک کہ بیوہ مذکور فوت ہوجائے یا عقد ثانی کرے - اور

حقیقی بھائی یا علاتی

(ج) ایسی اولاد اور بیوہ کے نہونے کی صورت مین آسامی متوفی کے بھائی کو جو اُسی باپ کا لڑکا ہو جسکا لڑکا آسامی متوفی تھا -

اور ایسے ورثا کے نہونے کی صورت مین جنکا اوپر ذکر ہے -

نواسہ

(د) آسامی متوفی کی لڑکی کے لڑکے کو - اور

رشتہ دار طرفین

(ہ) ایسی لڑکی کے لڑکے کے نہونے کی صورت مین سب سے قریب کے رشتہ دار طرفی قسم ذکور کو جو نسل کے سلسلہ ذکور مین ہو -

مگر شرط یہ ہے کہ کوئی ایسا لڑکی کا لڑکا یا رشتہ دار طرفی وراثت پانے کا مستحق نہوگا جو

آسامی کے موت ہونے کے وقت اُس جوت کی کاشت مین شریک نہ تھا۔

شرح ممالک ہذا مین دفعہ ہذا کے اثر سے گروہ عظیم کاشتکاران کے حقوق وراثت مین خواہ وہ کسی مذہب و ملت کے ہون۔ انقلاب عظیم واقع ہوگیا۔ اور سلسلہ وراثت ہر کاشتکار کا خواہ وہ ہندو ہو یا مسلمان یا عیسائی یا بودہ یا جین یا کوئی اور یکسان قایم کر دیا گیا۔

اب سلسلہ وراثت حسب ذیل قرار دیا گیا ہے۔

۱ متوفی کی اولاد از قسم ذکور بہ سلسلہ مستقیمہ متنزلہ

۲ متوفی کی زوجہ جبتک زندہ رہے یا عقد ثانی نکرے

۳ متوفی کے حقیقی یا علاتی بھائی

۴ متوفی کا نواسہ اگر شریک کاشت ہو

۵ متوفی کے دیگر ورثا رطرفی از قسم ذکور بہ ترتیب قرابت اگر شریک کاشت ہون اور نسل کے سلسلہ ذکور مین ہون۔ ورثا رسلسلہ مستقیمہ کی دو شاخین ایک متصاعدہ دوسری متنزلہ قرار دی گئی ہین۔ ورثا رسلسلہ مستقیمہ متصاعدہ وہ ہین جو سلسلہ بہ سلسلہ بخط مستقیم اوپر کو گئے ہون جیسے باپ۔ دادا۔ پردادا۔ ورثا رسلسلہ مستقیمہ متنزلہ وہ ہین جو سلسلہ بہ سلسلہ بخط مستقیم نیچے کو گئے ہون جیسے بیٹا۔ پوتا۔ پرپوتا۔ قرابت داران طرفی ایسے اشخاص سے مراد ہے جو ایک ہی مورث کی اولاد سے ہون مگر باہم رشتہ مستقیمہ نہ رکھتے ہون (دفعہ ۲۲۔ ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۶۵ء)

ورثا رسلسلہ متصاعدہ مستقیمہ کا اس دفعہ مین کچھہ ذکر نہین ہے۔ جس کا یہ نتیجہ پیدا ہوتا ہے کہ وہ حصول وراثت سے محروم ہین اور یہ ایک نقص عظیم اس قانون مین ہے۔ کہ بموجودگی باپ کے بھائی وارث ہو اور باپ محروم رہے۔

دفعہ ہذا مین ورثا رسلسلہ مستقیمہ متنزلہ کو درجہ اول مین اور ورثا رطرفی کو درجہ آخر مین مستحق وراثت قرار دیا ہے اور ہر عورت کو بجز زوجہ کاشتکار متوفی کے سلسلہ وراثت سے خارج کر دیا گیا ہے۔ خواہ وہ متوفی کی بیٹی ہو یا پوتی۔ مان ہو یا بہن یا کوئی اور

ضمن (الف) دفعہ ہذا مین لفظ (اولاد) مستعمل ہوا ہے نہ بیٹا۔

اولاد لفظ عام ہے اسمین صحیح النسب اور غیر صحیح النسب دونون قسم کی اولاد ذکور داخل ہوسکتی ہے۔ بروئے فیصلہ ماتا پرشاد بنام بھور منتخب فیصلہ جات بورڈ مال ۱۸۹۵ء صفحہ ۹۴۔ پسر غیر صحیح النسب مستحق وراثت اپنے باپ کا قرار نہین پایا ہے۔ غالباً اس ضمن مین بھی مراد اولاد سے اولاد صحیح النسب ہی ہے۔

کیونکہ لفظ (نسل) دلالت اس امر پر کرتا ہے کہ اولاد صحیح النسب ہو۔

مسلمانون اور ہندو دو جنمی (برہمن چھتری ویش) اقوام مین تو پسر غیر صحیح النسب مطلقاً اپنے باپ کے ترکہ سے محروم الارث ہی۔ مگر شودر مین ایک غیر صحیح النسب بیٹا اگر متوفی کے کوئی صحیح النسب بیٹا نہو تو کل ترکہ متوفی کا اور اگر صحیح النسب بیٹا یا بیٹی موجود ہو تو اُن کے ساتھ بحصہ مساوی ترکہ متوفی کا مستحق ہوتا ہی (انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۱۳۴ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۲ صفحہ ۹۹ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۸ صفحہ ۱۹۴)

اپنے باپ کے ترکہ کے سوا وہ دیگر قرابت داران کے ترکہ مین کچھہ حق نہین رکھتا (انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۲ صفحہ ۹۹ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۸ صفحہ ۱۹۴)

ایکٹ ہذا کی ترتیب مین چونکہ واضعان قوانین نے یہ امر ملحوظ رکھکر کہ کاشتکارون کی وراثت مین تنازعات پیدا ہوکر باعث اُن کی زیرباری و بربادی کا نہو سلسلہ وراثت جملہ اقوام مین یکسان قایم کر دیا۔ اس منشاء و نتیجہ پر پہونچکر بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ لفظ اولاد مستعملہ دفعہ ہذا سے مراد اولاد صحیح النسب ہی۔

ایک جائز پسر متبنیٰ قوم ہنود مین حیثیت پسر صلبی کی رکھتا ہے اور اولاد متوفی سمجھا جاتا ہے۔

اقرار مورث دربارہ تسلیم اس امر کے کہ ایک لڑکا اُسکا پسر صلبی ہے درحالیکہ کوئی امر مانع شرعی ہم صحبتی والدین پسر مذکور نہو واسطے قیاس صحیح النسبی طفل مذکور بموجب شرع اسلام کافی ہے۔ اور طفل مذکور مثل دیگر پسران صحیح النسب مستحق متروکہ متوفی ہوگا۔ (صداقت حسین بنام محمد یوسف انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۶۶۳)

اسی مسئلہ کے متعلق نظائر ذیل بھی لایق ملاحظہ ہین۔

(محمد اسمعیل خان بنام فدائت النساء۔ انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۷۲۳ و عظمت علیخان بنام لالی بیگم انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۴۲۲ و عبدالرزاق بنام آغا محمد جعفر انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۱ صفحہ ۶۶۶ و محمد اللہ داد خان بنام محمد اسمعیل خان انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۰ صفحہ ۲۸۹ و لیاقت علی بنام کریم النساء انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۵ صفحہ ۳۹۶)

متوفی کے انتقال پر اولاً اُسکے بیٹون یا بیٹے کو بحالت نہ ہونے بیٹے یا بیٹون کے بیٹے یا بیٹون کی اولاد ذکور سلسلہ مستقیمہ متنزلہ کو جسقدر ہون ورثہ کاشت پہونچے گا اور ورثا محروم ہونگے۔

اگر کسی کاشتکار کے ایک بیٹا اور ایک بیٹے کا بیٹا بوقت اُس کی وفات کے زندہ ہو تو کل جوت کا مستحق کاشتکار متوفی کا بیٹا ہوگا نہ پوتا۔ گو بروئے احکام دہرم شاستر بیٹا و پوتا ساتھ ساتھ مستحق وراثت ہین۔

بیوہ

درصورت نہ ہونے اولاد ذکور متوفی کے اُس کی بیوہ مستحق وراثت کاشت ہوگی۔ اگر چند بیوہ ہون تو وہ سب بحصہ مساوی مستحق سمجھی جاینگی۔ یہ حق اُنکا مین حیاتی مشروط اس شرط کے ساتھ ہے کہ وہ ازدواج ثانی نہ کرین۔ بعد ازدواج ثانی اُنکا حق وراثت ساقط ہوجائے گا۔

اگر کاشتکار متوفی کے بیٹا یا پوتا بوقت اُس کی وفات کے موجود ہو اور پھر چندروز بعد فوت ہوجائے تو اصل کاشتکار متوفی کی بیوہ مستحق ترکہ نہ ہوگی۔ کیونکہ وراثت وقت وفات مورث نافذ ہوا کرتی ہے نہ کسی زمانہ مابعد مین۔ وقت وفات مورث بیوہ محروم الارث تھی اور اولاد ذکور متوفی مستحق متروکہ کاشت متوفی ہوئی۔ بعد فوت اُس وارث کے استحقاق وراثت اُس کے ورثاء کو جو حسب دفعہ ہذا مستحق ہون حاصل ہوگا نہ اصل کاشتکار متوفی کے ورثا کو۔

بیوہ سے مراد وہ عورت ہی جو بطریق جائز زوجہ متوفے ہو۔

بدچلنی بیوہ

بدچلنی بیوہ بعد حصول وراثت مسقط اُسکے حق متقابضت کی نہ ہوگی (رنہالو بنام کشن لال انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۱۵۰)

قیاس نکاح بروئی شرع اسلام بوجہ ہم خانگی دراز

جس صورت مین مرد و عورت اہل اسلام متواتر عرصہ دراز تک ہم صحبت رہے ہون اور اُن کے ایسے تعلق سے اولاد پیدا ہوئی ہو تو نکاح کا ہونا قیاس کیا جائیگا بشرطیکہ اُنکے تعلق ہمدگر مین کوئی امر خلاف شرع اسلام نہ پایا جائے (مسماۃ لاڈو بنام وحید النساء نمبر ۲۳۲ منفصلہ ۱۶- اپریل ۱۸۶۶ء صدر آگرہ و قاضی واجد علی بنام سعادت حسین خان نمبر ۲۴۲ منفصلہ ۳۰- جولائی ۱۸۶۴ء صدر آگرہ و نور علی بنام کلثوم نمبر ۱۴۲ منفصلہ ۲- فروری ۱۸۶۵ء صدر آگرہ و چینی بنام سید امیر شاہ نمبر ۱۳۰ منفصلہ ۱۰- مارچ ۱۸۶۵ء صدر آگرہ واشرف الدولہ احمد حسین خان بنام حیدر حسین خان موز انڈین اپیل جلد ۱۱ صفحہ ۹۴)

جواز و عدم جواز نکاح عورات غیر مذہب سے

نکاح عورت شیعہ کا مرد سنی کے ساتھ جائز ہے (ویکلی رپورٹر کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۸۸)

شادی ایک عورت مسلمان کی مرد عیسائی کے ساتھ جائز نہین ہے ایسی شادی سے ایک دوسرے کا وارث نہین ہوسکتا (بخشی کرشن پرشاد بنام ٹھاکر داس انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۱۹ صفحہ ۳۷۵)

سنیون اور اخباری شیعون اور معتزلہ کے نزدیک مسلمان مرد کو یہودیہ یا نصرانیہ عورت سے عقد کرنا جائز ہے گو وہ اپنے مذہب پر قایم رہے۔ مگر اصولی شیعون کے نزدیک نکاح دایمی ایسی عورات سے جائز نہین ہے البتہ متعہ جائز ہے۔

عورات بت پرست یا ستارہ پرست یا آتش پرست سے اگر وہ اپنے مذہب پر قایم رہین کسی مسلمان کا نکاح جائز نہین ہے (جامع الاحکام جلد اول صفحہ ۱۷۴)

اگر کوئی مسلمان کسی ہندو عورت سے ایسے مقام پر نکاح کرے جہان احکام شرع جاری ہون تو ایسا نکاح ناجائز ہوگا مگر اولاد کی حلت نسب مین فرق نہ آئے گا۔ (جامع الاحکام جلد اول صفحہ ۱۷۸ بحوالہ فتاوائے عالمگیری صفحہ ۲۹۳)
اس کے ساتھ ہی مقدمہ نمبری ۲۲ منفصلہ ۱۴ جولائی ۱۸۸۰ء ہائی کورٹ الہ آباد منور خان بنام عبد اللہ بھی لائق ملاحظہ ہے۔

کس عورت سے نکاح منع ہے

بروئے شرع اسلام عورات ذیل سے نکاح منع ہے۔
۱۔ اپنے اصول یعنے مان۔ دادی۔ اور نانی اور اسی سلسلہ مین جہانتک پہونچے
۲۔ اپنے فروع یعنے بیٹی۔ پوتی۔ نواسی اور جہانتک یہ سلسلہ پہونچے
۳۔ اپنے اصول و فروع کی بیبیان یعنے باپ۔ دادا۔ نانا۔ بیٹے۔ پوتے۔ نواسہ وغیرہ کے ازواج
۴۔ بہن۔ بھانجی۔ بھتیجی۔ خالہ۔ پھوپھی
۵۔ اولاد ربیبہ بشرطیکہ اُس کی مان سے صحبت کی ہو
۶۔ اپنی زوجہ کے اصول یعنے اُس کی مان۔ نانی۔ دادی اور اسی سلسلہ سے جہانتک پہونچے
۷۔ جس عورت سے صحبت کی ہو اُسکی فروع و اصول سے بموجب مذہب شیعہ و حنفیہ کے (جامع الاحکام جلد اول صفحہ ۲۱۰)

اگر کوئی اہل اسلام بحالت حیات زوجہ کے زوجہ کی حقیقی بہن کے ساتھ نکاح کرلے تو وہ نکاح ناجائز ہے۔ (راحت خان بنام ولایت حسین خان نمبر ۶۷۵ منفصلہ ۱۵ ستمبر ۱۸۶۴ء صدر آگرہ)
ایسی دو عورتون سے ایک زمانہ مین نکاح منع ہے جنمین باہم ایسا رشتہ ہو کہ اگر اُنمین ایک مرد فرض کیا جائے تو دوسری سے اُسکا نکاح ممنوع ہو (اعزاز النساء بنام کریم النساء انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۳ صفحہ ۱۳۰)
جن رشتہ دارون سے باعتبار نسب کے نکاح منع ہے اُنھین سے باعتبار رضاعت کے منع ہے۔
جو نکاح خلاف شرع ہو وہ فی نفسہ باطل و کالعدم ہے اور کسی قسم کے حقوق و فرائض متناکحین کے ایسے نکاح سے پیدا نہین ہوتے نہ ایک دوسرے کی میراث پانے کا مستحق ہوتا ہے۔

وراثت زوجہ متاعی

بموجب مذہب شیعہ زوجہ متاعی مستحق میراث شوہری نہین ہے۔ الا جبکہ بوقت متعہ اس قسم کی شرط کرلی گئی ہو (جامع الاحکام جلد اول صفحہ ۱ بحوالہ جامع الشتات)

احکام شادی بموجب دھرم شاستر

بموجب دھرم شاستر متاکشرا دو جنبی اقوام کو اُس عورت سے جو پدری و مادری نسل مین مرد کی چھٹی پشت تک نہو شادی کرنا جائز ہے ہر ایک برن کے مرد کے واسطے ضرور ہے کہ عورت ہم قوم کے ساتھ شادی کرے نہ کسی دوسرے برن کی عورت سے (بنگال لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳ فیصلجات ولایت صفحہ ۱)

بیاہ مابین ایسے اشخاص کے جو شودر ذات کے مختلف فرقون مین ہون ممنوع ہے۔ سوائے اُس صورت کے کہ کسی خاص رواج کے بموجب جائز ہو۔ اور بہ تائید جواز ایسے بیاہ کے کوئی قیاس قایم نہین کیا جا سکتا گو فریقین بہت عرصہ سے ہم خانہ رہے ہون (نرائن دھر بنام راکھل گائین ولی جنار دھن انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ا صفحہ ا)

کراو قوم جاٹ مین جائز ہے جس عورت کو بطور کراو کسی جاٹ نے ڈال لیا ہو وہ اُسکی زوجہ جائز متصور ہوگی (ملکہ معظمہ بنام بہادر سنگہ منفصلہ ۳ اگست ۱۸۷۲ء رپورٹ ہائی کورٹ الہ آباد ۱۸۷۲ء) و (نوزنک بنام ہیمو ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۸۹۳ء صفحہ ۴۲)

عقد مابین عورت راجپوت و مرد قوم جاٹ جائز نہین (گودہی بنام ہرنام سنگہ۔ الہ آباد ہائی کورٹ رپورٹ ۱۸۶۶ء صفحہ ۱۷۵)

اقوام جاٹ و اہیر و گوجر مین بڑا بھائی اپنے چھوٹے بھائی متوفی کی بیوہ سے شادی نہین کر سکتا مگر چھوٹا بھائی بڑے بھائی متوفی کی زوجہ سے مجاز شادی ہے (مسماۃ بوندی کنور بنام ہرنام سنگہ نمبر ۱۲ منفصلہ ۲۸ مئی ۱۸۶۴ء صدر آگرہ)

رسم کراو لودہون مین جائز ہے (مقدمہ کیسری وغیرہ منفصلہ ۸ اپریل ۱۸۷۳ء ہائی کورٹ رپورٹ الہ آباد ۱۸۷۳ء)

انتزا ایکٹ ۱۵ ۱۸۵۶ء از دواج ثانی بیوہ قوم ہنود پر

بموجب دفعہ ۱۔ ایکٹ ۱۵ ۱۸۵۶ء اگر مرد و عورت ہنود آپس مین بیاہ کرین تو ناجائز نہ ہوگا اور اُن کی اولاد اس دلیل سے کہ عورت کا پیشتر بیاہ ہوا تھا۔ یا جس سے وہ پہلے منسوب تھی مر گیا حرامی نہ ہوگی۔

بموجب دفعہ ۲۔ قانون مذکور تمام رسوم متعلقہ بیاہ اول بیاہ ثانی سے متعلق ہونگی۔ اور بدلیل عدم تعلق رسوم مذکور کے بیاہ بیوہ سے کوئی بیاہ بیوہ ناجائز نہ ہوگا۔

بموجب دفعہ ۷ قانون مذکور کسی بیوہ نابالغہ کا جو پہلے بیاہ مین ہم بستر نہ ہوئی ہو بیاہ ثانی بلا رضامندی والد نہو تو جد صحیح وہ نہو تو والدہ نہو تو برادر کلان وہ بھی نہ ہو تو متوفی کے کوئی قرابت دار ذکور کے ظہور مین نہ آئے گا اگر اسکے خلاف کوئی بیاہ ہوا ہو تو حاکم عدالت اُسکو ناجائز قرار دے سکتا ہے۔ اور جب اس باب مین نزاع ہو کہ بیاہ خلاف دفعہ ۷ عمل مین آیا ہے تو بلا ثبوت نارضامندی کے رضامندی تسلیم کیجائیگی۔ اور اگر ہم بستری ہوگئی ہو (یعنے شوہر سابق سے) تو بیاہ ناجائز نہ ہوگا۔ اگر بیوہ بالغہ ہو یا بیاہ مین ہم بستری ہوگئی ہو (یعنے شوہر سابق سے) تو محض اُسکی (بیوہ کی) رضامندی واسطے جواز بیاہ ثانی کافی ہوگی۔

بیوہ کے بعد کون وارث ہوگا

اگر بیوہ فوت ہوجائے یا دوسری شادی کرلے اور کاشتکار متوفی کے حقیقی یا علاتی بھائی یا دونون موجود ہون یا اور ورثا متذکرہ دفعہ ہذا مستحق کاشت متوفی ہون تو ایسی حالت مین آراضی جوت مقبوضہ بیوہ کاشتکار متوفی کی زمیندار کو ملیگی یا اصل کاشتکار کو ایک بحث طلب امر ہی۔

بلحاظ طرز عبارت دفعہ ہذا معلوم ہوتا ہی کہ بعد وفات یا عقد ثانی بیوہ کے اصل کاشتکار متوفی کے بھائی بلا لحاظ شرکت کاشت یا دیگر ورثا طرفی بشرطیکہ وہ شریک کاشت اصل کاشتکار متوفی کے بوقت اسکی وفات کے ہون مستحق پانے جوت مقبوضہ بیوہ ہونگے۔

بیوہ کے ساتھ شرکت کاشت

بیوہ کے ساتھ شرکت کاشت نواسہ یا وارث طرفی کی معتبر نہین ہے۔ کیونکہ بیوہ کا حق حین حیاتی غیر مستقل ومشروط تھا۔ اُسکے فوت ہوجانے یا عقد ثانی کر لینے پر سلسلہ وراثت کے نفاذ مین جو ایک روک بیوہ کے وجہ سے قایم کی تھی دور ہوگئی اور پھر اصل کاشتکار متوفی کا سلسلہ وراثت نافذ ہوگا۔ تجویز مقدمہ لکھا بنام مکھن لال ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۸۹۵ء صفحہ ۹۲ ملاحظہ طلب ہی۔

بھائیون کا حق

فقرہ (ج) دفعہ ہذا مین الفاظ (آسامی متوفی کے بھائی کو جو اُسی باپ کا لڑکا ہو) مستعمل ہوئے ہین یہ ذکر نہین ہے کہ اگر حقیقی اور علاتی دونون قسم کے بھائی ہون تو حق مرجح کسکو حاصل ہوگا۔ صرف عام لفظ (بھائی) استعمال کیا گیا ہے جس کے مفہوم مین دونون داخل ہین پس بلحاظ عبارت موجودہ دونون بحصہ مساوی حقدار ہون گے۔

نواسہ

فقرہ (د) مین کاشتکار متوفی کا نواسہ بہ شرط شرکت کاشت مستحق وراثت قرار دیا گیا ہے۔ بحالیکہ ورثا متذکرہ (الف) و (ب) و (ج) موجود نہون۔

نواسہ بحالت موجودگی اپنی مان کے مستحق ترکہ کاشت اپنے نانا متوفی کا ہوگا کیونکہ وہ بروئے دفعہ ہذا بذریعہ اپنی نانی یا مان کے وارث نہین ہوا بلکہ براہ راست اپنے نانا کا وارث قرار دیا گیا ہے۔

اگر چند نواسے ہون اور وہ سب متوفی کے ساتھ شریک کاشت ہون تو اُن سب کا حق بالروس ہوگا۔ اگر انمین بعض شریک کاشت ہون بعض نہون تو شریک کاشت ترکہ کاشت پاوینگے غیر شریک محروم ہونگے

ورثا طرفی

فقرہ (ہ) مین ورثا طرفی کو اگر وہ شریک کاشت متوفی کے ہون بلحاظ قرابت قریبہ مستحق وراثت قرار دیا گیا ہے ورثا طرفی اُسی سلسلہ سے مستحق وراثت ہونگے جس سلسلہ سے اُن کو بروئے متوفی کے مذہبی قانون وراثت کے ترکہ ملتا ہے۔ قریب کے ہوتے بعید محروم ہوگا۔

لفظ (قرابتی) کے آگے لفظ (طرفی) ایکٹ ۱۲ اشتہاء کی دفعہ ۹ مین پڑھا یا گیا تھا اُس کے قبل کے قوانین مین صرف رشتہ دار قریب استعمال کیا گیا تھا۔

قرابتی طرفی کس قانون کے بموجب ترکہ پاتے ہیں

قرابتی طرفی - ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۶۵ع کی اصطلاح ہے نہ دھرم شاستر یا شرع محمدی کی - اس لفظ کے استعمال سے یہ مراد معلوم ہوتی ہے کہ وہ ورثا رمتوفی مستحق وراثت ہونگے جو بروئے ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۶۵ع وارث طرفی قرار دیئے گئے ہین مگر تجاویز ہائی کورٹ الہ آباد - بدری داس بنام دیبی داس ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۸۸۹ع صفحہ ۵۹۳ اُردو و شنکر لال بنام دلیپ سنگھ ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۸۹۴ع صفحہ ۱۹۴ - انگریزی و ۲۲۲ ۵ - اُردو - مین ورثا ر طرفی سے وہ وارث مراد لیئے گئے ہین جو متوفی کے مذہبی قانون وراثت کی رو سے مستحق ایصال متروکہ متوفی ہین اور یہی تعبیر صحیح بھی ہے - ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۶۵ع مین جو شجرہ ورثا ر تحریر ہے وہ حسب ذیل ہے -

سلسلہ وراثت بموجب ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۶۵ع

قرابت داران طرفی
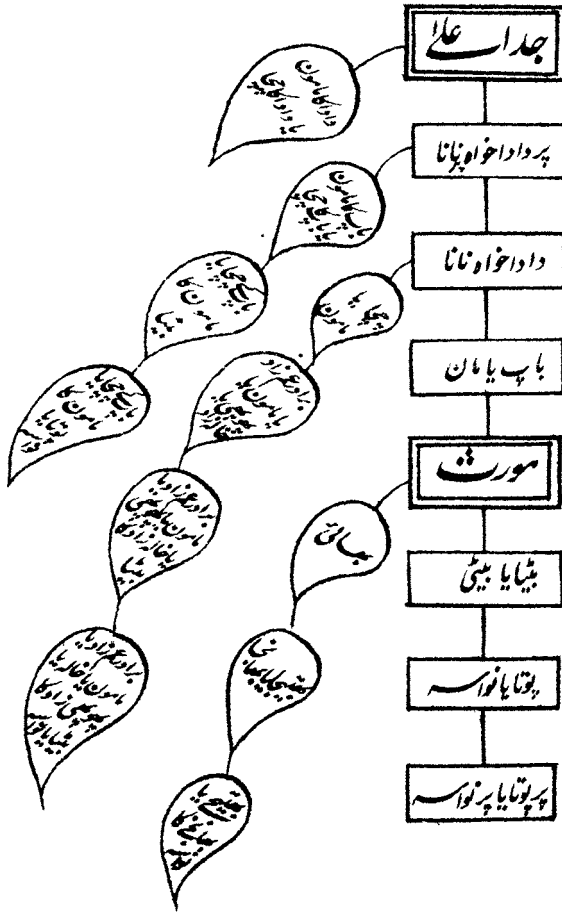
بروئے قوانین منسوخہ ہر ایک وارث طرفی خواہ عورت ہو یا مرد مستحق ترکہ کاشت کاشتکار متوفی بہ شرط شرکت کاشت قرار پایا تھا مگر اب عورات کو اور نیز اُن ورثا طرفی کو جو بذریعہ عورات وارث ہوئے ہوں کچھ استحقاق وراثت ترکہ کاشت مین نہین ہی صرف وہی ورثا طرفی مستحق ہونگے جو از قسم ذکور ہون یا ورثا از قسم ذکور کی اولاد مین ہون پس بھانجہ یا ماموں یا پھوپھی یا خالہ یا ماموں کے بیٹے یا اسی قسم کے اور وارث کلیتاً محروم الارث ہین۔

یہان یہ بھی ضروری معلوم ہوتا ہے کہ سلسلہ وراثت بموجب شرع محمدی و دھرم شاستر بھی لکھدیا جائے۔ اس تحریر مین بنظاہر کردیا جائے گا کہ کون وارث بموجب دفعہ ہذا مستحق وراثت کاشت ہین اور کون کون نہین۔

سلسلہ وراثت بموجب مذہب حنفی اہل اسلام

بموجب شرع محمدی۔ مذہب حنفی مین ورثا اصلی تین قسم ہین ۱ ذوی الفروض ۲ عصبات ۳ ذوی الارحام ذوی الفروض ہین ۱ باپ ۲ دادا ۳ برادر اخیافی ۴ بیٹی ۵ پوتی ۶ ماں ۷ دادی ۸ حقیقی بہن ۹ علاتی بہن ۱۰ اخیافی بہن ۱۱ شوہر ۱۲ زوجہ بارہ شخص مستحق میراث ہین۔

عصبات کی دو قسم ہین ۱ نسبی ۲ سببی۔ عصبہ نسبی کی تین قسم ہین ۱ عصبہ بنفسہ ۲ عصبہ بغیرہ۔ ۳ عصبہ مع غیرہ۔

عصبہ بنفسہ ہر ایک مرد ہی جو بہ واسطہ کسی عورت کے میت کا رشتہ دار نہو۔ بلکہ متوفی سے بذات خود یا بواسطہ کسی اور مرد کے رشتہ رکھتا ہو۔ انکے چار طبقہ ہین۔ ۱ متوفی کا جزو یعنے اولاد اور اولاد کی اولاد جہانتک نسل باقی رہے ۲ متوفی کے اصول یعنے وہ لوگ جن کی اولاد مین متوفی ہو جیسے باپ دادا پردادا وغیرہ ۳ متوفی کے باپ کا جزو یعنی متوفی کے بھائی اور اُنکی اولاد گو سلسلہ متنزلہ مین کتنی ہی نیچی ہون ۴ متوفی کے دادا پردادا کی اولاد اور اولاد کی اولاد جہانتک نسل چلے گو وہ دادا سلسلہ متصاعدہ مین کتنا ہی بالاتر ہو۔

عصبہ بغیرہ وہ عصبہ ہی جو بہ باعث دوسرے شخص کے عصبہ بنجائے۔ اور بنانے والا شخص خود عصبہ بنفسہ ہو۔ اس قسم مین عصبہ چار عورتین یعنے بیٹیان۔ پوتیان۔ حقیقی بہن۔ علاتی بہن ہین۔

عصبہ مع غیرہ۔ وہ عورات ہین جو بوسیلہ دوسری عورات کے عصبہ بنی ہون یہ ضرور ہے کہ وہ عورت جس کے وسیلہ کوئی عورت عصبہ بنی ہو خود عصبہ نہ ہو بلکہ ذوی الفروض سے ہو جیسے حقیقی و علاتی بہنین بیٹی و پوتی کے ساتھ۔

منجملہ ورثا ذوی الفروض صرف زوجہ بحالت عدم موجودگی اولاد ذکور کاشتکار متوفی کے اور منجملہ عصبات کے ورثا طبقہ اول عصبہ بنفسہ کے سب سے پہلے بلا کسی شرط کے اور ورثا طبقہ سیوم مین سے بھائی بحالت عدم موجودگی اولاد و زوجہ متوفی کے بلا کسی شرط کے و دیگر ورثا طبقہ سوم و طبقہ چہارم عصبہ بنفسہ بہ شرط شرکت کاشت

ہمراہ کاشتکار متوفی بحالت عدم موجودگی اولاد ذکور و زوجہ و بھائی حقیقی و علاتی و نواسہ متوفی مستحق وراثت کاشت ہین - بقیہ ورثار وراثت کاشت سے محروم - اب ہم بغرض مزید آسانی سلسلہ وار چند عصبات کا ذکر کرتے ہین - ایمین اُنکو چھوڑ دیا ہی جو وراثت کاشت سے محروم ہین -

۱ بیٹا - پوتا - پرپوتا - پھر اُس سے فروتر گو کتنی ہی نیچی ہو ۲ حقیقی بھائی و علاتی بھائی ۳ حقیقی بھائی کا بیٹا ۴ علاتی بھائی کا بیٹا ۵ حقیقی بھائی کا پوتا ۶ علاتی بھائی کا پوتا ۷ حقیقی بھائی کا پرپوتا ۸ علاتی بھائی کا پرپوتا - پھر اسی ترتیب سے حقیقی و علاتی بھائیون کے پرپوتون کی اولاد ذکور ۹ حقیقی چچا ۱۰ علاتی چچا - ۱۱ حقیقی چچا کا بیٹا ۱۲ علاتی چچا کا بیٹا پھر اسی ترتیب سے حقیقی و علاتی چچا کے بیٹون کی اولاد ذکور ۱۳ باپ کا حقیقی چچا ۱۴ باپ کا علاتی چچا - پھر باپ کے حقیقی و علاتی اعمام کی اولاد ذکور اسی ترتیب سے ۱۵ دادا کا حقیقی چچا ۱۶ دادا کا علاتی چچا - پھر اُن دونون کی اولاد ذکور اسی ترتیب سے ۱۷ پردادا کا حقیقی چچا - پردادا کا علاتی چچا - پھر اُن دونون کی اولاد ذکور اسی ترتیب سے -

اس سلسلہ مین باستثنار متوفی کی اولاد اور اولاد کی اولاد قسم ذکور کے سب وارث از قسم ورثا رطرفی ہین مگر باغراض ایکٹ ہذا بھائی حقیقی و علاتی ورثا رطرفی کے زمرہ مین شامل نہین کیئے جاوینگے -

ورثا رطرفی مین مقدم قسم والا گو کتنا ہی بعید ہو موخر قسم والے پر گو وہ کتنا ہی قریب ہو حصول استحقاق وراثت مین حق مرجح رکھتا ہی - ایک درجہ والون مین باعتبار شدت اتصال و قوت قرابت ترجیح ہوگی مثلاً حقیقی بھائی کی اولاد کے ہوتے علاتی بھائی کی اولاد محروم ہے -

اگر ایک درجہ کے چند عصبات ہون تو ترکہ متوفی اُن کو بالرؤس پہونچے گا نہ بالاصول مثلاً میت کے ایک بھائی کے ایک لڑکا اور دوسرے بھائی کے پانچ لڑکے ہون تو ترکہ کاشت کے چھ حصّہ قایم لیئے جاوینگے اور ہر ایک کو ایک ایک حصّہ ملے گا -

شرعاً بعد عصبات کے ذورحم مستحق میراث متوفی ہوتے ہین اور اُن کی بھی چار قسم ہین - اول میت کا جزو یعنے میت کی بیٹی پوتی کی اولاد - دوم میت کے اصل یعنے اجداد فاسد مثل نانا پرنانا وغیرہ اور جدات فاسدہ مثلاً نانا کی مان نانا کے باپ کی مان وغیرہ - سوم میت کے باپ و مان کا جزو یعنے حقیقی و علاتی و اخیافی بہنون کی اولاد اور حقیقی و علاتی و اخیافی بھائیون کی بیٹیان - چہارم جدین صحیحہ یا فاسدہ کا جزو یعنے حقیقی و علاتی و اخیافی پھوپیان - اخیافی چچا - حقیقی - علاتی - اخیافی ماموں خالہ اور اُن کی اولاد ترتیب توریث ذورحم بھی مثل ترتیب توریث عصبات کے ہے یعنے مقدم قسم والا موخر قسم والے پر ترجیح رکھتا ہے اور ایک قسم کے قریب کے ہوتے بعید محروم ہوتا ہے (میگناٹن محمدن لا و جامع الاحکام جلد اول)

باغراض ایکٹ ہذا ذورحم ورثا میں صرف نواسہ متوفی کا کاشتکار کا بحالت شرکت کاشت مستحق ترکہ کاشت متوفی ہے اور ورثا محروم ہیں۔ نواسہ کو اولاد ذکور متوفی اور زوجہ و بھائیوں کے بعد استحقاق میراث ہوا ہے

وراثت بموجب مذہب شیعہ

بموجب مذہب شیعہ - ورثا مستحقین ترکہ میت دو طرح کے ہین ۱ اول نسبی جو قرابت داریت رکھتے ہیں نسب ہین جیسے باپ - دادا - بیٹا - بیٹی وغیرہ ۲ دوم سببی جو کسی سبب سے وارث ہون جیسے زوج و زوجہ - ورثا نسبی کے تین درجہ ہین - انمین اول درجہ والا دوسرے درجہ والے کو دوسرے درجہ والا تیسرے درجہ والے کو محروم کرتا ہے - مگر جبکہ ایک درجہ مین چند قسم کے ورثا ہون تو ایک قسم والا باعث محرومی دوسرے قسم والے کا اُسی درجہ مین نہ ہوگا - درجہ اول کے ورثا دو قسم ہین ۱ قسم اول باپ وماں ۲ قسم دوم اولاد اور اولاد کی اولاد -

درجہ دوم کے ورثا کی بھی دو قسم ہین ۱ قسم اول بھائی - بہن حقیقی ہون یا علاتی یا اخیافی اور اُن کی اولاد ۲ قسم دوم دادا - دادی - نانا - نانی -

درجہ سوم کے ورثا بھی دو قسم ہین ۱ چچا و پھوپھیان اور اُن کی اولاد ۲ ماموں وخالہ اور اُنکی اولاد -

ان جملہ درجوں و اقسام مین ایک قسم کے قریب کے ہوتے اُسی قسم کا بعید محروم ہوتا ہے - مثلاً جب میت کی اولاد موجود ہو تو اولاد کی اولاد کچھ نہ پائیگی - یا جب دادا موجود ہو تو دادا کا باپ کچھ نہ پائے گا - الا ایک قسم کا قریب مانع ارث دوسرے قسم کے بعید کا نہ ہوگا بشرطیکہ وہ ایک درجہ کے وارث ہون مثلاً اگر میت کا وارث دادا اور بھتیجا ہو تو دونوں اپنا اپنا حصہ پائین گے - تیسرے درجہ کے ورثا ایک ہی نوع کے ہین اُنمین قوت قرابت کو ترجیح ہوگی (انتخاب از سیگناٹن محمڈن لا وجامع الاحکام جلد اول)

اس سلسلہ وراثت کے درجہ اول مین باپ وماں و اولاد اناث متوفی محروم الارث ترکہ کاشت سے ہوگی درجہ دوم مین حقیقی وعلاتی بھائی بلا لحاظ شرکت کاشت اور اُن کی اولاد ذکور بحیثیت ورثا طرفی بحالت شرکت کاشت متوفی وراثت پائینگی - اخیافی بھائی اور دادا و دادی و نانا و نانی کو کچھ نہ ملیگا - درجہ سوم کے ورثا مین صرف چچا اور اُن کی اولاد ذکور مستحق وراثت بحیثیت ورثا طرفی ہوگی - ماموں - پھوپھیان وخالہ اور اُن کی اولاد محروم الارث ہے -

قرابت داران سببی مین زوجہ بعد اولاد ذکور متوفی استحقاق ترکہ کاشت متوفی ہوگی شوہر اپنی زوجہ کے ترکہ سے محروم ہے -

سلسلہ وراثت بموجب شاستر

سلسلہ وراثت بموجب شاستر متاکشرا مروجہ ممالک ہذا حسب ذیل ہے - اس سلسلہ مین اُن ورثا کو چھوڑ دیا گیا ہے جو بموجب ایکٹ ہذا غیر مستحق ترکہ کاشت ہین اور ترتیب بھی برعایت دفعہ ہذا رکھی گئی ہے۔

۱ بیٹا ۔ ۲ پوتا ۳ پرپوتا ۴ زوجہ ۵ حقیقی وعلاتی بھائی ۶ نواسہ ۷ حقیقی بھائی کا بیٹا ۸ سوتیلے بھائی کا بیٹا ۹ بھائی کا پوتا ۱۰ چچا ۱۱ چچا کا بیٹا ۱۲ دادا کا بھائی ۱۳ دادا کے بھائی کا لڑکا ۱۴ پردادا کا بھائی ۱۵ پردادا کی بھائی کا بیٹا ۱۶ پردادا کے باپ کا بھائی ۱۷ پردادا کے باپ کے بھائی کا بیٹا ۱۸ دادا کے پردادا کا بھائی ۱۹ دادا کے پردادا کے بھائی کا بیٹا ۲۰ بھائی کا پرپوتا ۲۱ بھائی کے پوتے کا پوتا ۲۲ بھائی کے پرپوتے کا پوتا ۲۳ چچا کا پوتا ۲۴ چچا کا پرپوتا ۲۵ چچا کے پوتے کا پوتا ۲۶ چچا کے پوتے کا پرپوتا ۲۷ دادا کے بھائی کا پوتا ۲۸ دادا کے بھائی کا پرپوتا ۲۹ دادا کے بھائی کے پوتے کا پوتا ۳۰ دادا کے بھائی کے پرپوتے کا پوتا ۔ ۳۱ پردادا کے بھائی کا پوتا ۳۲ پردادا کے بھائی کے پوتے کا پوتا ۔ ۳۳ پردادا کے بھائی کے پوتے کا پرپوتا ۳۴ پردادا کے باپ کے بھائی کا پوتا ۳۵ پردادا کے باپ کے بھائی کا پرپوتا ۳۶ پردادا کے باپ کے بھائی کے پوتے کا پوتا ۳۷ پردادا کے باپ کے بھائی کے پوتے کا پرپوتا ۳۸ دادا کے پردادا کے بھائی کے پوتے کا پرپوتا = یہ لوگ سپنڈ گوترج سپنڈ ہین ۔ اس سلسلہ مین وارث نمبر ۱۹ کے بعد پوتے کا پوتا ۔ پوتے کا پرپوتا ۔ پرپوتی کا پرپوتا کے بعد دیگرے مستحق وراثت شمار کیئے گئے ہین اُن کے بعد بھائی کا پرپوتا وارث ہوتا ہے مگر وراثت کاشت مین حسب منشاے دفعہ ہذا بعد پرپوتے وارث نمبر ۳ کے یہ تینون یعنے پوتے کا پوتا ۔ پوتے کا پرپوتا ۔ پرپوتے کا پرپوتا وارث ہونگے لہذا انکا نام اس سلسلہ مین نمبر ۱۹ کے بعد قایم نہین کیا گیا ۔

اگر منجملہ اشخاص مذکورہ بالا کے کوئی نہو تو وراثت اُن رشتہ دارون کو پہونچتی ہے جو پانی دینے کے مجاز ہین یعنے (سمانودک) پانی دینے کا مجاز اُن اشخاص کو سمجھنا چاہیئے جو اقارب پنڈ دینے والون یعنے (سپنڈ) سے سات پشت آگے تک ہون ۔ یا وے جنکا گوت ونسل وخاندان معلوم ہوسکے چنانچہ برہت منو کا قول ہے کہ رشتہ (سپنڈ) یعنے اُن اشخاص کا جن کے باہم پنڈ دینے کا تعلق ہے ساتوین شخص پر ختم ہوتا ہے اور (سمانودک) یعنے اُن اشخاص کا جنکے باہم پانی دینے کا تعلق ہوتا ہے چودہوین پشت تک پہونچتا ہے یا جیساکہ بعض اشخاص کہتے ہین کہ جہانتک نسل اور نام کی یادداشت ہو ۔ درصورت نہ ہونے سپنڈ وسمانودک کے باندہو وارث ہوتے ہین ۔ باندہو رشتہ دار تین قسم کے ہین ۱ اول جو خاص متوفی کی ذات سے رشتہ رکھتے ہون جیسے حقیقی پھوپھی زاد بھائی ۔ حقیقی خالہ زاد بھائی ۔ حقیقی ماموں زاد بھائی ۲ جو متوفی کے باپ سے تعلق رکھتے ہون جیسے باپ کی پھوپھی کے بیٹے ۔ باپ کی خالہ کے بیٹے ۔ باپ کے مامون کے بیٹے ۳ وہ جو مان کے رشتہ دار ہون جیسے مان کی چچی کے بیٹے مان کی خالہ کے بیٹے ۔ مان کے مامون کے بیٹے ۔ بہن کا لڑکا ۔ نانا ۔ مامون ۔ پرنانا ۔ نانا کا بھائی ۔ نانا کے بھائی کا بیٹا ۔ پرنانا کا باپ ۔ پرنانا کا بھائی

پرنانا کے بھائی کا بیٹا - اسکو ترسپنڈ ہین جو باندہو مین شمار ہوتے ہین اور اقسام ثلاثہ متذکرہ بالا سے استحقاق مرجح حصول وراثت متوفی رکھتے ہین (انتخاب از مین ہندولا و ترجمہ شاسترمتاکشرا مؤلفہ کولبروک صاحب)

ورثا از قسم باندہو بموجب دفعہ ہذا وراثت کاشت کاشتکار متوفی سے گو وہ متوفی کے ساتھ شریک کاشت ہی کیون نہو محروم ہین -

بروئے شاستر متاکشرا بھائی کا پوتا ایک نزدیک ترسپنڈ بمقابلہ چچا کے بیٹے کے ہے (کلیان رائے بنام رامچندر ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۹۰۲ء صفحہ ۱۸۹)

پرداوا کے باپ کا پرپوتا سکولیہ ہے اُسکو داوا کے پوتے کے مقابلہ مین کچھ حق نہین ہے (مہابیر پرشاد بنام رامسرن الہ آباد ہائی کورٹ رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۶)

متوفی اسے نوین مورث اعلیٰ کا پانچوین درجہ کا وارث سمانودک ہے اور متوفی اکے ترکہ کا مستحق (کلیان سنگھ بنام امیر سنگھ الہ آباد ہائی کورٹ رپورٹ جلد ۷ صفحہ ۳۳۸)

مورث ہندو اور وارث مسلمان ہو تو وراثت سے قاعدہ دہرم شاستر متعلق ہوگا (بودھی بی بی بنام بابورام ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۹۰۶ء صفحہ ۱۸۱ و راج بہادر بنام بشندیال انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۲۴۳)

وارث طرفی کو وراثت ملنے کے لیئے ضرور ہے کہ وہ بروئے اپنے قانون مذہبی کے استحقاق وراثت متوفی رکھتا ہو اور شریک کاشت بھی ہو - بموجودگی وارث قریب جو شریک کاشت نہو وارث بعید شریک کاشت کو استحقاق وراثت حاصل نہین ہوتا اور وارث قریب بوجہ نہ ہونے شرکت کاشت محروم رہتا ہے (بدریداس بنام دیبی داس ویکلی نوٹس ۱۸۸۸ء صفحہ ۵۹۳ - اُردو - و شنکر لال بنام دلیپ سنگھ ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۹۰۴ء صفحہ ۱۹۴ - انگریزی)

وارث طرفی کا وارث اپنے قانون کی رو سے ہونا اور شریک کاشت ہونا لازم ہے -

شرکت کاشت کے یہ معنے ہین کہ جوتنے بونے مین شریک ہو - شرکت خورونوش شرکت کاشت نہین کہی جا سکتی اسی اصول پر بمقدمہ رامدیال بنام نرو تم منتخب فیصلجات بورڈ مال ۱۸۹۱ء صفحہ ۲۸ تجویز کیا گیا ہے کہ ایک نابالغ وارث طرفی مستحق وراثت کاشتکار متوفی نہین ہے کیونکہ وہ بوجہ نابالغ ہونے کے کاشت مین شریک نہین کہا جا سکتا گو وہ متوفی اکے پاس رہتا اور اُسکی خورونوش کا ساتھی تھا -

معنے شرکت کاشت

فقرہ شرطیہ دفعہ ہذا مین الفاظ (اُس جوت) لائق لحاظ ہین - اگر متوفی اکی جوت چند نوعیت کے قطعات پر منقسم ہو اور ورثا قسم (د) و (ہ) منجملہ ان کے کسی ایک جوت مین شریک ہون تو وہ صرف اُسی جوت مین مستحق وراثت ہونگے نہ دوسری جوت مین - تعریف جوت فقرہ ۹ دفعہ ۴ - ایکٹ ہذا مین درج ہے -

کاشت ہائے شکمی

دفعہ ۲۳ دفعات ۲۴ لغایتہ ۳۰ کا کوئی امر اُن پٹہ جات سے متعلق نہ ہوگا جو ٹھیکہ دار دین۔

شرح یہ دفعہ جدید ہی۔ ٹھیکہ دار کی طرف سے پٹہ کا دیا جانا یا آراضی کا زبانی کاشت پر دیا جانا اُس کاشت شکمی سے جو کاشت شکمی کرنے والے آسامی کو دیا کرتے ہین مختلف ہی۔ اور چونکہ ٹھیکہ دار داخل تعریف اسامی حسب دفعہ ۴ فقرہ (۵) ایکٹ ہذا ہے اس سبب ضرور ہوا کہ یہ امر صاف ظاہر کر دیا جائے کہ وہ دفعات جو کاشت شکمی پر دیئے جانے کے متعلق ہین اُن پٹون سے متعلق نہین ہین جو ٹھیکہ دار دین۔ اگر یہ دفعہ قایم نہ ہوتی تو بہت دقتین پیدا ہو جاتین اور ٹھیکہ دار بھی احکام دفعہ ۲۵۔ ایکٹ ہذا کا پابند قرار دیا جاتا۔

دفعہ ۲۴ آسامی کو جائز ہے کہ اپنی کل جوت یا اُسکے کسی جزو کو بہ پابندی اُن قیدون کے جو اس ایکٹ کی رو سے عاید کی گئی ہین کاشت شکمی پر دے۔

مگر شرط یہ ہے کہ کسی ایسی کاشت شکمی پر دینے سے آسامی کسی طرح اپنی اُن ذمہ داریون سے جو اُسکے زمیندار کے حق مین اُسپر ہین بری نہ ہوگا۔

شرح یہ دفعہ جدید ہے اور بجز آسامیان حقدار قبضہ مستقل۔ ٹھیکہ دار و معافیدار لگان کے باقی اور آسامیون سے جنکا تذکرہ دفعہ ۶۔ ایکٹ ہذا مین کیا گیا ہے متعلق ہے۔

معافیدار لگان حسب ضمن (۵) دفعہ ۴۔ ایکٹ ہذا داخل تعریف آسامی نہین ہے۔

فقرہ شرطیہ دفعہ ہذا کا یہ منشا ہے کہ اصل آسامی بمقابلہ اپنے زمیندار کے کل ذمہ داریون کا پابند ہوگا۔ وہ کاشتکار شکمی کے جملہ افعال کا جو مضر حقوق زمیندار ہون یا منافی اغراض کاشت ہون برابر جواب دہ رہیگا۔

دفعہ ۲۵ (۱) لازم ہوگا کہ کوئی آسامی ساقط الملکیت یا آسامی دخیلکار اپنی کل جوت یا اُسکا کوئی جزو کسی ایسی میعاد کے لیئے جو پانچ برس سے زیادہ ہو کاشت شکمی پر نہ دے اور ایسی کاشت شکمی پر دیئے جانے کی میعاد گذر جانے سے دو برس کی مدت کے اندر پھر اپنی کل جوت یا اُسکے کسی جزو کو کاشت شکمی پر نہ دے۔

(۲) اگر کاشت شکمی ایسی میعاد کے لیئے ہو جو ایک سال سے زیادہ ہو یا سال بسال کے لیئے ہو تو لازم ہوگا کہ وہ صرف بذریعہ وثیقہ رجسٹری شدہ کے دیجائے۔

(۳) لازم ہوگا کہ کوئی آسامی غیر دخیلکار ایک سال سے زیادہ مدت کے لیئے آراضی کاشت شکمی پر نہ دے اور کسی ایسی کاشت شکمی کی میعاد گذرنے سے تین سال کے اندر پھر کاشت شکمی پر نہ دے۔

(۴) اس دفعہ کا کوئی امر ایسی جوت سے متعلق نہ ہوگا جو کسی ایسے شخص کی ہو جو گورنمنٹ کی ملازمت فوجی مین ہو یا جو کسی عورت یا نابالغ یا مجنون یا شخص مخبوط الحواس کے ہو۔

شرح یہ دفعہ جدید ہی۔ بروئے احکام دفعہ ہذا کاشتکار ساقط الملکیت و دخیلکار دو سال ناغہ دیکر زاید سے زاید پانچ سال کے لیئے۔ غیر دخیلکار تین سال ناغہ دیکر صرف ایک سال کے لیئے اپنی جوت کل یا جزو کسی دوسرے شخص کو بغرض کاشت دے سکتا ہی۔ وقفہ دو و تین سال کا تاریخ گذرنے میعاد پٹہ سے قابل لحاظ ہوگا۔ نہ تاریخ منفعت مکرر کاشتکار اصلی یا بیدخلی کاشتکار شکمی سے۔

اگر کسی کاشتکار دخیلکار یا ساقط الملکیت کے پاس چند نوعیت کی آراضی جوت ہو یا بروئے مختلف معاہدات واقرارات کے چند قطعات جوت ہوں۔ اور وہ ایک جوت یا اُسکا جزو کاشت شکمی پر دیدے تو بلحاظ عبارت دفعہ ہذا وہ مابین زمانہ نفاذ پٹہ مذکورہ یا تاریخ انقضاء پٹہ سے دو سال کے اندر اپنی دوسری جوت کل یا جزو پٹہ پر دینے سے ممنوع نہیں کیا گیا ہے۔ مگر آسامی غیر دخیلکار کی بنسبت شرط جوت دفعہ ہذا میں قایم نہیں کی گئی ہے۔ اُس کی حالت آسامیان دخیلکار و ساقط الملکیت سے جدا ہی۔ الفاظ (اپنی جوت یا اُسکے کسی جزو کو) جو فقرہ (۱) میں بنسبت آسامی دخیلکار یا ساقط الملکیت کے استعمال کی گئی ہیں وہ فقرہ (۳) میں آسامی غیر دخیلکار کی بنسبت استعمال نہیں کیئے گئے۔ جسکا مقصد یہ ہے کہ اگر آسامی غیر دخیلکار کی جوت میں چند قطعات آراضی بروئے معاہدات مختلف ہوں اور وہ اُنمیں سے کسی ایک قطعہ کو کاشت شکمی پر دیدے۔ تو دوران میعاد یا بعد میعاد تین سال تک کسی دوسرے قطعہ آراضی کو شکمی کاشت پر نہیں دیسکتا ہے۔

بروئے فقرہ (۲) دفعہ ہذا پٹہ زاید از ایک سال یا سال بہ سال کا تحریری و رجسٹری ہونا لازمی قرار دیا گیا ہی۔ اگر کوئی معاہدہ زبانی دربارہ کاشت شکمی ایک سال سے زاید یا سال بہ سال کا کیا جائیگا تو وہ ناجائز ہوگا۔ اور اُسکی بنسبت کوئی شہادت لسانی کسی عدالت میں پیش نہیں ہوسکتی دفعہ ۹۱۔ ایکٹ ۱ سنہ ۱۸۷۲ء (قانون شہادت) ملاحظہ کیجیئے۔

بروئے دفعہ ہذا کوئی رعایت ایسی نہیں دی گئی ہے کہ سال بھر سے زیادہ کی کسی میعادی پٹہ کو گورنمنٹ رجسٹری سے مستثنیٰ کر دے۔

سال بہ سال متذکرہ دفعہ ہذا سے یہ مراد ہے کہ پٹہ میں کوئی ایسی میعاد معیّن نہو جس کے اندر پٹہ دہندہ وہ آراضی واپس نہ لے سکتا ہو بلکہ اُسکو ہر سال کے اختتام پر جوت مندرجہ پٹہ کے واپس لینے کا حق باقی ہو۔

پٹہ سال بہ سال ہی برعایت فقرہ (۱) دفعہ ہذا ایسا ہونا ضروری ہے جسکا اثر پانچ برس سے زیادہ مدت تک نہو۔

اگر خلاف احکام دفعہ ہذا پٹہ دیا جائے گا تو زمیندار کو اختیار کرنے کارروائی بیدخلی آسامی پٹہ دہندہ حسب دفعہ ۵۷۔ فقرہ (د) حاصل ہوگا۔

دفعہ ہذا کے اثر سے وہ کاشتکار جو گورنمنٹ کے صیغہ فوجی مین ملازم ہو یا عورت یا مجنون یا نابالغ یا مخبوط الحواس ہو مستثنےٰ قرار دیا گیا ہے۔ یعنے ایسا کاشتکار پانچسال یا ایک سال سے زاید میعاد کا پٹہ دے سکتا ہے۔

پٹہ زرپیشگی داخل رہن ہی اور رہن حسب دفعہ ۲۰- ایکٹ ہذا داخل انتقال ممنوعہ قرار دیا گیا ہے۔

قانون سن ۱۸۸۱ء کی دفعہ ۱۰۵ مین زرپیشگی سے مراد زرقیمت ہے اور جو زرلگان سے جُدا ہے۔ قانون ہذا نے آسامی کو یہ ممانعت نہین کی ہے کہ اپنے شکمی سے اُسقدر مدت کا لگان جس کی بابتہ وہ پٹہ دے اور قانوناً ایسے پٹہ دینے کا مجاز بھی ہو پیشگی لے لے۔ اور سال بہ سال یا فصل بہ فصل لگان یافتنی اصل آسامی مین مجرا ہوتا رہے۔ اس رائے کی تائید آراء ذیل سے جو بروقت پاس ہونے ایکٹ ہذا بیجس لیٹو کونسل مین بیان کی گئین ہوتی ہے۔

ہزآنر پریسیڈنٹ نے فرمایا" ان سب بیانات کا یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ ہم چاہتے ہین کہ آسامیان دخیلکار کو اپنی آراضی پر روپیہ لینے کا کچھ اختیار دیا جائے۔ تاہم ہم یہ نہین چاہتے کہ اُنکو پورا اختیار دیا جائے۔ نہ یہ چاہتے ہین کہ یہ اختیار رہن کے نام سے دیا جائے۔ اس وجہ سے ہم یہ کہتے ہین کہ ہم ایک خاص محدود میعاد تک کاشت شکمی پر دینے کا اختیار دینگے۔ اور ہم خیال کرتے ہین کہ ہماری یہ رائے قرین مصلحت ہے کہ ہمنے حق دخیلکاری کو غیر قابل انتقال قرار دیا ہے"

آنریبل مسٹر ایونس نے کہا" کہ آسامی غیر دخیلکار کو یہ حق حاصل ہوگا کہ ایسی مدت کے واسطے جو ایک برس سے زیادہ ہو اپنی آراضی کاشت شکمی پر دے۔ آسامی مذکور پھر کاشت شکمی پر دے سکتا ہے لیکن تین برس کی درمیانی مدت گذرنے کے بعد۔ آسامیان غیر دخیلکار مین سات برس کی میعاد کے پٹہ والی بھی ہونگی مگر اُن کو بھی بعض وقت اپنی جوتون کی کاشتکاری کے واسطے روپیہ کی ضرورت ہوگی۔ بدینوجہ یہ تجویز کیا جاتا ہے کہ اُنکو بھی یہ اختیار حاصل رہے کہ ضرورت کے وقت اپنی جوتین کاشت شکمی پر دین"

(گورنمنٹ گزٹ اردو ممالک مغربی و شمالی و اودھ مطبوعہ ۲ دسمبر ۱۹۰۱ء حصہ ۵ صفحہ ۴۵۴)

اس ساری بحث کا مقصد یہ ہے کہ ایسا پٹہ زرپیشگی جسمین تا ادائے زرپیشگی قبضہ شکمی قایم رہنے کی شرط ہو داخل انتقال ممنوعہ و خلاف احکام ایکٹ ہذا ہے۔ مگر وہ پٹہ پانچسال یا ایک سال کا جسکا کل یا جزو لگان آسامی نے پیشگی شکمی سے وصول کرلیا ہو اور اختتام میعاد پر فسخ ہوجانے والا ہو داخل انتقال ممنوعہ نہ ہوگا اور نہ ایسے پٹہ کی تحریر کی صورت مین اصلی کاشتکار قابل بیدخلی ہوگا۔

دفعہ ہذا کے ساتھ دفعہ ۱۳- ایکٹ ہذا اور خصوصاً دفعہ موخر الذکر کے الفاظ (اُس طور پر جیسا کہ ایکٹ ہذا مین بعد ازین حکم ہے ممکن الانفساخ ہے) لایق لحاظ ہین۔ ان الفاظ پر غور کرنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ انتقال

شکمی پر دینے آراضی کا جوخلاف احکام ایکٹ ہذا ہو خودبخود کالعدم نہ ہوگا بلکہ اگر زمیندار اُنکو منسوخ کرانا چاہے تو ایک سال کے اندر حسب احکام ایکٹ ہذا نالش منسوخی اور نیز بیدخلی کاشتکار اصلی و ذیلی کی کرسکتا ہے۔ اگر اس طرح کا دعوے نہ ہوگا تو وہ انتقال قابل نفاذ ہوگا۔

یہ امر کہ آیا آسامی خود اپنے فعل کی منسوخی کا دعوے کرسکتا ہے یا نہین ایک بحث طلب امر ہے۔ جہانتک خیال کیا جاتا ہے معلوم ہوتا ہے کہ آسامی ایسا دعوے نہین کرسکتا۔ ایکٹ ہذا مین کوئی صریحی اجازت ایسے دعوے کرنے کی نہین پائی جاتی۔

آسامیان شکمی کا کاشت شکمی پر دینا

دفعہ ۲۶ لازم ہے کہ کوئی آسامی شکمی سوائے برضامندی تحریری اپنے زمیندار کے (آراضی) کاشت شکمی پر نہ دے۔

شرح یہ دفعہ جدید ہے۔ بروئے دفعہ ہذا شکمی آسامی بھی اپنے زمیندار کی اجازت تحریری حاصل کرنے کے بعد اپنی آراضی جوت کو پٹہ پر دے سکتی ہے۔ دفعہ ہذا مین الفاظ (برضامندی تحریری) اور (اپنے زمیندار) قابل غور ہین۔ ،، رضامندی تحریری ،، سے یہ مراد ہے کہ آسامی شکمی نے تحریری اجازت اپنے زمیندار سے درشکمی کو آراضی دینے کی حاصل کی ہو۔ اگر آسامی شکمی کا زمیندار ناخواندہ ہو تو وہ اجازت نامہ دوسرے شخص سے لکھوا کر اُسپر اپنی مہر یا نشانی کرکے اُسکو مکمل کراسکتا ہے۔

دفعہ ہذا کی رو سے یہ ضرور نہین کہ وہ تحریر خود آسامی شکمی کے زمیندار کے ہاتھ ہی کی لکھی ہو۔

ایسے اجازت نامہ پر کچھ رسوم اسٹامپ واجب الاخذ نہ ہوگی کیونکہ وہ کسی مد ضمیمہ اول ایکٹ ۲ سنہ ۱۸۹۹ء مین داخل نہین ہے۔ نہ وہ کوئی اقرارنامہ ہے ،، اپنے زمیندار ،، سے مراد وہ شخص ہے جس سے آسامی شکمی نے آراضی حاصل کی ہو اور جسکو وہ لگان ادا کرتا یا ادا کرنے کا ذمہ دار ہو۔

کاشت شکمی دینے والے کا جانشین کاشت شکمی کی شرائط کا پابند ہوگا

دفعہ ۲۷ جب کسی آسامی نے (آراضی) کاشت شکمی پر دی ہو تو اُس آسامی کا جانشین حقیت شرائط کاشت شکمی کا اُس حد تک پابند ہوگا جہانتک کہ وہ خود اُسکے پٹہ کی شرائط کے اور احکام ایکٹ ہذا کے مطابق ہون۔

شرح دفعہ ہذا کا یہ مطلب ہے کہ اصل کاشتکار کے مرنے سے پٹہ کاشت شکمی کالعدم نہین ہوجائے گا۔ بلکہ اُس آسامی کا جانشین اُس پٹہ کی شرائط کا جو خلاف احکام ایکٹ ہذا نہون نسبت کاشت شکمی کے پابند رہے گا اگر اُس پٹہ مین ایسی شرائط ہون جو مغایر احکام ایکٹ ہذا ہون اور جنکو خود جانشین حقیت بحیثیت اصل آسامی کرنے کا مجاز نہین ہے تو وہ اُس جانشین حقیت پر قابل پابندی نہ ہونگے۔

دفعہ ۲۸ جب کسی آسامی نے قبل آغاز ایکٹ ہذا (آراضی) کاشت شکمی پر دی ہو یا بعد آغاز ایکٹ ہذا

اس ایکٹ کے احکام کے مطابق آراضی کاشت شکمی پر دی ہو۔ اور اُس آسامی کا استحقاق قبل گذرنے میعاد اُس کاشت شکمی کی ساقط ہوجائے تو کل عہد و پیمان جو باہم آسامی اور آسامی شکمی کے واجب التعمیل اور قابل النفاذ ہوں اُس آسامی کے زمیندار اور اُس آسامی شکمی کے باہم واجب التعمیل اور قابل نفاذ ہونگے۔

مگر شرط یہ ہے کہ اگر وہ لگان جو آسامی شکمی سے قابل ادا ہو اُس لگان سے کم ہو جو اُسوقت تک آسامی سے قابل ادا تھا تو آسامی شکمی کو جائز ہے کہ اگر وہ چاہے یا تو اُس جوت کو یا اُس کے اُس حصہ کو جو اس طرح کاشت شکمی پر دی گئی یا دیا گیا ہو خالی کر دے۔ یا کاشت شکمی کی بقیہ مدت کے واسطے بہ پابندی ذمہ داری ادا کرنے لگان کے اُس شرح سے جو اُسوقت تک آسامی سے قابل ادا رہی ہو بدستور قبضہ رکھے۔

یہ بھی شرط ہے کہ اگر آسامی منجملہ وجوہ مصرحہ دفعہ، د کے کسی وجہ کی بنا پر بیدخل کیا جائے تو آسامی شکمی کا استحقاق ساقط ہوجائے گا۔

شرح یہ دفعہ جدید ہے۔ مقصد اس دفعہ کا یہ ہے کہ اگر قبل یا بعد آغاز ایکٹ ہذا مطابق احکام ایکٹ ہذا کوئی آراضی کاشت شکمی پر دیجائے۔ تو اصل آسامی کا استحقاق بجز وجوہ مصرحہ دفعہ، ۵۔ ایکٹ ہذا اور طرح ساقط ہو جانے سے استحقاق کاشتکار شکمی کا زایل نہیں ہوگا۔ بلکہ جو معاہدات و اقرارات مابین اصل آسامی و کاشتکار شکمی کے ہوئے ہوں وہ سب بحال و برقرار رہیں گے۔ اور مابین اصل زمیندار و کاشتکار شکمی واجب التعمیل و قابل نفاذ ہونگے۔

اگر آسامی نے شکمی کو اُس لگان سے جو ایسی آراضی کی بابتہ زمیندار کو اصل آسامی سے واجب الادا تھا۔ کم شرح لگان پر دیدی ہو تو آسامی شکمی کو اختیار ہے کہ وہ لگان جو اصل آسامی خارج شدہ دیا کرتا تھا دینا منظور کرکے اپنا قبضہ رکھے۔ یا زمین کو خالی کرکے قبضہ اُٹھالے۔

عہد و پیمان جو مابین آسامی اور شکمی کے ہوئے ہوں اُن کا جائز و قابل نفاذ ہونا ضروری ہے۔
جو آراضی شکمی کو قبل آغاز ایکٹ ہذا دی گئی ہو اُسمیں پابندی شرائط ایکٹ ہذا کی ضروری نہ ہوگی۔
دفعہ ہذا میں یہ جملہ (اس ایکٹ کے احکام کے مطابق) اُن معاہدات سے متعلق کیا گیا ہے جو بعد آغاز ایکٹ ہذا عمل میں آئے ہوں۔

یہ دفعہ اُس صورت سے متعلق نہ ہوگی جبکہ استحقاق شکمی بروقت ساقط ہونے حق آسامی اصلی ختم ہو چکا ہو یا ختم ہو جاتے اگر شکمی کے پاس آراضی کم شرح لگان پر بمقابلہ اُس شرح لگان کے ہو جو اصل آسامی

زمیندار کو دیتا تھا اور شکمی وہ لگان اصلی دینا منظور نہ کرے تو اُسکو زمیندار کی زمین خالی کر دینا چاہیئے - بحالت نہ خالی کرنے کے وہ کاشتکار زمیندار کا متصور نہ ہوگا بلکہ ایک شخص غاصب سمجھا جائے گا - اور حسب دفعہ ۴۴ ایکٹ ہذا مستوجب ادا اُسقدر لگان کا ہوگا جو زمیندار کو بابتہ سالگذشتہ آراضی مذکور کی بابتہ وصول ہوا تھا یا بحالت نہ وصول ہونے کے جسقدر عدالت واجبی و قرین انصاف تجویز کرے - علاوہ برین زمیندار ایسے قابض کو بذریعہ نالش دیوانی بیدخل کرنے کا بھی مجاز ہے کیونکہ دفعہ ۵۷ و ۵۸ - ایکٹ ہذا کے کسی ضمن کے بموجب ایسی بیدخلی نہین ہوسکتی - اور یہ ہی حالت اُسوقت بھی ہوگی جبکہ آسامی شکمی بعد سقوط اپنے حق کے قابض رہے - ضمیمہ چہارم ایکٹ ہذا کی مدات (الف) و (ب) و (ج) مین جو اقسام نالشات درج کیے ہیں قابل سماعت عدالت ہائے مال لکھی ہین اُنمین سے کسی مد مین اس قسم کی نالشات داخل نہین ہین پس لامحالہ زمیندار کو اپنی چارہ جوئی عدالت دیوانی سے کرنا ہوگی زمیندار کو یہ اختیار بھی حاصل ہے کہ وہ بطور خود ایسی حالتین قبضہ حاصل کرلے -

الفاظ (آغاز) و (صدور) و (مصدرہ) مین فرق ہے -

لفظ (آغاز) سے جب وہ بتعلق کسی ایکٹ کے مستعمل ہو وہ تاریخ مراد ہوگی جسمین کہ ایکٹ مذکور نافذ ہوجائے (دفعہ ۲ ضمن ۷ - ایکٹ ۱۸۶۸ء)

الفاظ (صدور) و (مصدرہ) جب وہ بتعلق کسی ایکٹ کے مستعمل ہون - ایکٹ مذکور کی منظوری پیشگاہ جناب نواب گورنر جنرل بہادر ہند با جلاس کونسل سے تعلق رکھین گے - (دفعہ ۲ ضمن ۸ - ایکٹ ۱۸۶۸ء)

حقوق جو کاشت شکمی دینے والی استحقاق کے ساقط ہونے پر اُس حالتمین ہونگے جبکہ اجازت شکمی دی گیا ہو مطابق ایکٹ ہذا کے ہو -

دفعہ ۲۹ جب آسامی نے سوائے بمطابقت احکام ایکٹ ہذا کے اور طرح آراضی کاشت شکمی پر دی ہو اور اُس آسامی کا استحقاق قبل گذرنے میعاد اُس کاشت شکمی کے ساقط ہوجائے - تو کل عہد و پیمان جو باہم آسامی اور آسامی شکمی کے واجب التعمیل اور قابل نفاذ ہون - اگر اُس آسامی کا زمیندار چاہیے - زمیندار اور آسامی شکمی کے باہم واجب التعمیل اور قابل نفاذ ہونگے -

شرح یہ دفعہ جدید ہے - اس دفعہ کا یہ منشا ہے کہ اگر کوئی آراضی کسی شکمی کو خلاف احکام ایکٹ ہذا دی گئی ہے تو گو میعاد پٹہ شکمی باقی ہو - اصل آسامی کے سقوط حق پر وہ کل معاہدہ باطل و ناقابل نفاذ ہوجائے گا - مگر زمیندار کو اختیار ہے کہ حسب مرضی خود شکمی کو قابض رہنے دے - اور جو معاہدات مابین شکمی اور آسامی کے ہوئے ہون اُن کو واجب التعمیل اور قابل نفاذ تسلیم کرلے -

کاشت ہائے شکمی کا ساقط ہوجانا

دفعہ ۳۰ جب آسامی شکمی کا استحقاق اُس آسامی کے استحقاق ساقط ہونے کے ساتھ ساقط ہوجائے جس کی طرف سے وہ قبضہ رکھتا ہو تو آسامی شکمی مذکور کو لازم ہوگا کہ اُسی کے مطابق اپنی جوت کو خالی کردے - لیکن بنسبت لیجانے فصل استادہ اور دیگر پیداوار ہائے زمین کے

آسامی شکمی کو وہی حقوق حاصل ہونگے جو بحالت بیدخلی مطابق احکام ایکٹ ہذا آسامی کو حاصل ہوتے۔

شرح یہ دفعہ جدید ہی۔ اس دفعہ کی روسے بروقت سقوط حق آسامی کے شکمی کو اپنا قبضہ جوت سے علیحدہ کرلینا ضروری ہے۔ اگر وہ اپنا قبضہ نہ اُٹھائیگا تو زمیندار کو اختیار ہے کہ یا تو خود قبضہ لے لے۔ یا بذریعہ عدالت دیوانی اُسکو بیدخل کراکے قبضہ حاصل کرے۔ دفعہ ۵۷ و ۵۸ یا ضمیمہ چہارم ایکٹ ہذا میں کوئی نالش یا درخواست ہم قسم نالش بیدخلی متذکرہ دفعہ ہذا داخل نہیں ہی۔ اگر بعد سقوط حق آسامی کے شکمی سے زمیندار لگان آراضی مقبوضہ شکمی وصول کرے گا تو حسب دفعہ ۴۴۔ ایکٹ ہذا شکمی کو بمقابلہ زمیندار حیثیت آسامی غیر دخیلکار کی پیدا ہوجائے گی اور پھر اُسکی بیدخلی کے لیئے کارروائی حسب دفعہ ۵۸۔ ایکٹ ہذا کرنا ضروری ہوگی۔ بعد لینے لگان کے زمیندار نہ بطور خود اُس آسامی کو بیدخل کرسکتا ہی نہ بذریعہ نالش دیوانی۔

دربارہ حقوق آسامی نسبت فصل استادہ یا دیگر پیداوار ہائے زمین دفعات ۴۸، لغایتہ ۶۷، ایکٹ ہذا ملاحظہ طلب ہیں۔

ناجایز کاشت ہائی شکمی و دیگر انتقالات ناجایز کی نسبت چارہ ہا کار

ناجائز کاشت ہائی شکمی و دیگر انتقالات ناجائز کی نسبت چارہ ہای کار

دفعہ ۳۱ (۱) ہر کاشت شکمی پر دینا یا دیگر انتقال اور ہر اقرار نسبت کاشت شکمی پر دینے یا بہ نہج دیگر منتقل کرنے کے جو کوئی آسامی خلاف احکام ایکٹ ہذا کے عمل میں لائے یا کرے۔ اُس طور پر جیسا کہ ایکٹ ہذا میں بعد ازیں حکم ہے ممکن الانفساخ ہے۔

(۲) جب کوئی آسامی کوئی ایسا کاشت شکمی پر دینا یا دیگر انتقالات عمل میں لایا ہو تو زمیندار کو جائز ہے کہ اُس کی منسوخی کے واسطے یا اُس آسامی یا کاشت شکمی پر رکھنے والے یا دیگر منتقل الیہ کے بیدخل کرانے کے واسطے یا اُن دونوں امور کے واسطے نالش کرے۔

(۳) جب کسی آسامی نے کوئی ایسا اقرار نسبت کاشت شکمی پر دینے یا دیگر نہج پر منتقل کرنے کا کیا ہو تو زمیندار کو جائز ہے کہ اُس کی منسوخی کے واسطے نالش کرے۔

(۴) ہر ایسی نالش میں لازم ہوگا کہ کاشت شکمی پر لینے والا یا دیگر منتقل الیہ یا وہ شخص جس نے کاشت شکمی پر لینے یا انتقال کرانے کا اقرار کیا ہو نالش کا ایک فریق بنایا جائے۔

شرح یہ دفعہ جدید ہی۔ دفعہ ہذا کے اثر سے ہر معاہدہ بابتہ کاشت شکمی جو خلاف احکام دفعہ ۲۵ و ۲۶۔ ایکٹ ہذا ہو اور ہر انتقال جو خلاف احکام دفعہ ۲۰۔ ایکٹ ہذا ہو فی نفسہ کالعدم قرار نہیں دیا گیا۔ بلکہ ممکن الانفساخ

حسب مرضی زمیندار قرار پایا ہے۔ زمیندار کو اختیار ہے خواہ اُس معاہدہ کاشت شکمی یا انتقال کو منسوخ کرائے یا قایم رکھے۔

متعاقدین معاہدہ اپنے اقرارات و معاہدات کے پابند ہونگے۔

فقرہ اول دفعہ ہذا مین کاشت شکمی پر دینا یا انتقال آراضی جوت اور ہر اقرار نسبت کاشت شکمی پر دینے یا کسی دوسرے طور پر منتقل کرنے کا جو خلاف احکام دفعات ۲۰ و ۲۵ و ۲۶ - ایکٹ ہذا ہو حسب رضامندی زمیندار ممکن الانفساخ قرار دیا گیا ہے۔

فقرہ دوم مین زمیندار کو اختیار دیا گیا ہے کہ وہ یا تو محض نالش منسوخی معاہدہ کاشت پر دیتے جانے یا دیگر انتقال کی جو ممکن الانفساخ ہی دائر کرے یا دعوے بیدخلی آسامی جس نے بخلاف ورزی احکام ایکٹ ہذا آراضی شکمی کو دی ہو یا منتقل کی ہو اور منتقل الیہ کی یا دونون امور کی دائر کرے۔

نالش منسوخی معاہدہ ناجائز کاشت شکمی یا انتقال ناجائز حسب دفعہ ہذا اور نالش بیدخلی آسامی و منتقل الیہ حسب دفعہ ۵۷ - ایکٹ ہذا ایک سال کے اندر تاریخ انتقال سے بلحاظ دفعہ ۱۶۷ و ضمیمہ چہارم مد ۱۸ - ایکٹ ہذا محکمہ مال مین ہو گی۔

ایسی نالش کا اختیار سماعت اسسٹنٹ کلکٹر درجہ اول یا کلکٹر ضلع کو حسب دفعات ۱۷۲ و ۱۷۳ - ایکٹ ہذا حاصل ہے۔

اسسٹنٹ کلکٹر درجہ اول یا کلکٹر ضلع کے حکم کا اپیل عدالت کمشنر قسمت مین تاریخ ڈگری سے ۳۰ یوم کے اندر بلحاظ دفعہ ۱۷۹ و ضمیمہ چہارم مد ۳ - اور کمشنر قسمت کی ڈگری کا اپیل دوم بحضور صاحبان بورڈ مال حسب دفعہ ۱۸۱ و ضمیمہ چہارم مد ۵ - ایکٹ ہذا تاریخ ڈگری سے ۹۰ یوم کے اندر ہو سکتا ہی۔

بروئے فقرہ (۳) دفعہ ہذا ہر اقرار کاشت شکمی پر دینے یا دیگر قسم کے انتقالات کی نسبت صرف دعوے منسوخی اقرار مذکور منجانب زمیندار ہوگا۔

یہ نالش بھی عدالت اسسٹنٹ کلکٹر درجہ اول یا کلکٹر ضلع مین تاریخ علم اقرار سے ایک سال کے اندر حسب ضمیمہ چہارم مد ۹ و دفعہ ۱۶۷ - ایکٹ ہذا دائر ہوگی - اور اُس مقدمہ کے فیصلہ کا اپیل اُسی طرح عدالت کمشنر و عدالت بورڈ مال مین ہوگا جیسے کہ نالش متذکرہ فقرہ (۲) دفعہ ہذا کا ہوتا ہے۔

فقرہ (۲) ایسی صورت سے متعلق ہے جبکہ آراضی شکمی پر دیدی گئی ہو یا انتقال خلاف دفعہ ۲۰ - ایکٹ ہذا عمل مین آیا ہو - اور کاشتکار شکمی یا منتقل الیہ اُس آراضی پر قابض ہو گیا ہو فقرہ (۳) اُس صورت سے متعلق ہے جبکہ ایسے انتقالات کا صرف اقرار ہوا ہو مگر کوئی اُسپر عمل نہ ہوا ہو۔

مابین انتقال اور اقرار انتقال کے بہت بڑا فرق ہے۔ انتقال ایک ایسا معاہدہ ہے جس کی تعمیل ہوچکی ہو اور اقرار انتقال وہ معاہدہ ہے جس کی تعمیل ہونے والی ہو یا باستعمال الفاظ اصطلاحی مصلحت قانونی کے انتقال سے ایک ''حق واقع شئی'' پیدا ہوجاتا ہے۔ کیونکہ اُس سے انتقال ملکیت ٹھیک اُسیوقت ہوتا ہے جبکہ وہ مکمل ہوا ہو۔ اور معاہدہ کرنے انتقال کا ایک'' حق نسبت شئے'' کے ہے کیونکہ اُس سے صرف ایک ذمہ داری متعلق جایداد پیدا ہوتی ہے اور ذمہ داری مذکور مساوی حق واقع جائداد کے نہین ہے۔ بمقدمہ شب لال بنام بھگوانداس انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۱ صفحہ ۲۴۴ مین مسٹر جسٹس محمود نے اسی اصول پر تجویز کیا ہے کہ نہ ادا کرنا زرثمن کا مانع انتقال ملکیت جائداد مبیعہ از طرف بایع بجانب مشتری نہین ہے جبکہ بیعنامہ تحریر ہوکر رجسٹری ہوگیا ہو۔ اس مقدمہ مین اُس فرق کو جو درمیان ایک ایسے معاہدہ بیع کے ہے جسکی تعمیل ہوچکی ہو اور ایک ایسے معاہدہ بیع کے جسکی تعمیل ہونے والی ہو بیان کیا گیا ہے۔ دفعہ ۵۴ ایکٹ ۴ ۱۸۸۲ء مین ظاہر کر دیا گیا ہے کہ معاہدہ بیع ایک چیز ہے اور معاہدہ بیع کرنے کا دوسری چیز ہے۔

معاہدہ مشعر انتقال جائداد پر رجسٹری لازمی نہین ہے اور وہ غیر رجسٹری شدہ شہادت مین پذیرا ہوسکتا ہے۔ کیونکہ ایسے معاہدہ سے کوئی استحقاق جائداد غیر منقولہ مین پیدا نہین ہوتا۔

فوائے مضمون دفعہ ہذا سے ظاہر ہوتا ہے کہ اقرار انتقال (اگر زمیندار ما بین ایک سال منسوخ نہ کرائے) مابین متعاقدین اثر پذیر رہے گا۔ یہ امر صاف ہے کہ جب ایک شخص دوسرے شخص کے ساتھ معاہدہ کسی جایداد کے انتقال کا کرتا ہے تو ایسے فریقین کو بمقابلہ ایک دوسرے کے استحقاق تعمیل مختص کرانے معاہدہ کا بموجب قانون دادرسی (ایکٹ اول ۱۸۷۷ء) بشرطیکہ کوئی خاص ایسی حالت موجود نہ ہو جس مین کہ معاوضہ زرنقد سے کافی دادرسی ممکن ہو حاصل ہوتا ہے۔ ایسی نالش دیوانی مین ہوگی نہ مال مین معاہدات متعلقہ انتقالات جائداد غیر منقولہ مین یہ قیاس کیا جائے گا کہ دادرسی کافی عہدشکنی کی بذریعہ معاوضہ زرنقد کے نہین ہوسکتی ہے۔ دیکھو دفعہ ۱۲۔ ایکٹ نمبر ۱ ۱۸۷۷ء۔

بعد صدور ڈگری تعمیل مختص اگر منتقل الیہ قابض آراضی کاشت ہوجائے تو پھر بھی زمیندار نالش منسوخی انتقال و بیدخلی کاشتکار و منتقل الیہ اگر چاہے تو کرسکتا ہے۔ کیونکہ اُسکا اختیار منسوخی اقرار کی نالش نہ کرنے پر منسوخی انتقال و بیدخلی جاتا نہین رہتا۔ اور ایسی حالت مین شمار میعاد اُس تاریخ سے ہوگا جبکہ بموجب ڈگری تعمیل مختص دستاویز انتقال کی تکمیل و تحریر ہوئی ہو۔

کاشت شکمی پر دیئے جانے یا منتقل کرنے سے مراد شکمی یا منتقل الیہ کو قبضہ دیدینا ہے۔

مجرد نالش منسوخی انتقال یا معاہدہ کاشت شکمی یا اقرار انتقال یا شکمی پر دینے کی رسوم معینہ جدول ب ۱

ضمیمہ ۲ - ایکٹ ۷ ۱۸۷۰ء ہوگی اور بیدخل کی نالش کے واسطے رسوم عرضی نالش حسب دفعہ ۷ ضمن ۴ حرف (ج) ایکٹ ۷ ۱۸۷۰ء واجب الاخذ ہوگی -

اگر نالش دخل بوجہ منسوخی انتقال ہوگی تو یہ امر مشتبہ ہی کہ رسوم عرضی نالش کسقدر واجب الاخذ ہوگی - میرے خیال مین دو جداگانہ رسوم ادا ہونے ضرور ہین - کیونکہ یہ انتقالات ایسے نہین ہین جو خود بخود کالعدم ہون بلکہ مرضی زمیندار پر ممکن الانفساخ ہین -

قبل نفاذ ایکٹ ہذا نالشات منسوخی انتقالات آسامیان دخیلکار و ساقط الملکیت و بیدخلی منتقل الیہم عدالت دیوانی مین ہوا کرتی تھین مگر اب ایسی نالشات کا اختیار سماعت عدالت دیوانی کو باقی نہین رہا نالشات فقرہ (۲) و (۳) دفعہ ہذا مین آسامی شکمی یا منتقل الیہ فریق ضروری حسب فقرہ (۴) دفعہ ہذا ہے - اگر وہ فریق نہ بنائی گئی تو ایسی نالش کا کوئی اثر اسپر نہ ہوگا -

حقوق قبضہ آراضی کی تقسیم

حقوق قبضہ آراضی کی تقسیم اور لگان کی بانٹ کا نافذ کرانے کے قابل نہ ہوگی -

دفعہ ۳۲ (۱) جوت کی کوئی تقسیم یا جوت کی نسبت لگان قابل ادا کے کوئی بانٹ جو اُسکے حصہ دار کرین زمیندار پر واجب الاتباع نہ ہوگی - سوائے اُس صورت کے کہ وہ اُسکی رضامندی سے کی گئی ہو -

(۲) کوئی نالش یا کوئی اور کارروائی واسطے تقسیم کسی جوت کے یا واسطے اُسکے لگان کی بانٹ کے کسی عدالت دیوانی یا مال مین مسموع نہ ہوگی -

شرح یہ دفعہ جدید ہی - جزو اول دفعہ ہذا مین یہ حکم ہے کہ اگر بطور خانگی آسامیان بنے اپنی جوت مشترکہ کو تقسیم کر لیا ہو اور ادا ر لگان کی ذمہ داری بھی جُدا کر لی ہو تو وہ تقسیم یا علیحدگی ذمہ داری ادا ر لگان بمقابلہ زمیندار بے اثر ہے لیکن اگر زمیندار نے اُس تقسیم یا علیحدگی ذمہ داری ادا ر لگان کی نسبت رضامندی اپنی ظاہر کی ہو تو آیندہ زمیندار اُس تقسیم یا ذمہ داری ادائیگی لگان کا پابند ہوگا - لفظ (رضامندی) عام ہے خواہ تحریری ہو یا زبانی یا بذریعہ فعل -

جزو دوم دفعہ ہذا کی روسے نالشات یا دیگر کارروائیات متعلقہ جوت کی تقسیم یا علیحدگی ذمہ داری لگان ممنوع السماعت قرار دی گئی ہین - یہ دفعہ محض بغرض فائدہ زمیندار موضوع ہوئی ہے -

دربارہ دفعہ ہذا سیلکٹ کمیٹی کی رپورٹ حسب ذیل ہے -

ہمنے لفظ (تحریری) ترک کر دیا ہے - کیونکہ واقعی ایسا ہوتا ہے کہ زمیندار اکثر کیا کرتے ہین کہ جوتون کی

اس قسم کی تقسیمون کو اُنھین کے مطابق لگان قبول کرنے کے فعل کے ذریعہ سے تسلیم کر لیتے ہین - ہمنے دفعہ تحتی (۴) مین ایک لفظی ترمیم کردی ہے - ایسا حکم درج کرنے کی شاید چندان ضرورت ہی نہ تھی کیونکہ زمیندار کسی ایسی تقسیم جوت وغیرہ کا پابند نہ ہوگا اور عموماً اسی خیال سے نالش کیجاتی ہے کہ زمیندار اُس کی وجہ سے (جوت کی تقسیم وغیرہ کا) پابند ہوجائے گا (دیکھو ویکلی نوٹس ۱۸۸۵ء صفحہ ۳۴ و ۱۹۰۹ء صفحہ ۸۲) لیکن ہماری رائے مین اس دفعہ تحتی کا قایم رہنے دیا جانا بہتر ہے (گورنمنٹ گزٹ اُردو مطبوعہ ۲۴ جولائی ۱۹۰۱ء حصہ ۵ صفحہ ۱۷)

آرائ اونریبل ممبران سیلکٹ کمیٹی پر غور کرنے معلوم ہوتا ہے کہ نالشات تقسیم و کارروائیات متعلقہ تقسیم جوت یا اُسکے لگان کے بانٹ کی جو ممنوع السماعت قرار دی گئی ہین وہ وہ نالشات ہین جنمین زمیندار فریق ہو یا زمیندار پر اثر پہونچانے والی ہون -

فقرہ اول دفعہ ہذا مین خانگی تقسیم جوت یا اُسکی لگان کا بانٹ زمیندار پر ناقابل اتباع (اگر وہ رضامند نہو) قرار دیا گیا ہے نہ قطعی ناجائز - پس جب خانگی طور پر آسامیان باہم آراضی جوت مشترکہ کو اس طرح تقسیم کرسکتی ہین کہ بمقابلہ زمیندار مشترکاً ذمہ دار رہین تو کوئی وجہ نہین ہی کہ عدالتاً وہ ایسی تقسیم نہ کراسکتی ہون - جہانتک میرا خیال ہے اور آرائ ممبران سیلکٹ کمیٹی سے نتیجہ برآمد ہوتا ہے - آسامیان باہمدگر بطور خانگی اپنی جوت مشترکہ کو تقسیم کرنے اور اسی طرح بذریعہ عدالت بھی تقسیم کرانے کی مجاز ہین - بشرطیکہ زمیندار اُسمین کوئی فریق نہو اور نہ کوئی اثر اُسکا زمیندار پر پہونچ سکے - مگر دفعہ کی عبارت سے عام طور پر ممانعت نالش تقسیم جوت ظاہر ہوتی ہے حالانکہ مقصد واضعان قوانین کا اُنکی آرائے سے ایسا مستبط نہین ہوتا -

اگر بعد تقسیم زمیندار اپنی رضامندی صریحی یا معنوی نسبت تقسیم مذکور ظاہر کردے یا لگان رسدی جو بر دئ تقسیم مذکور معین ہوا ہو لے لے تو پابندی اُس تقسیم کی زمیندار پر بھی لازم آئے گی -

ہر شریک جوت مشترکہ بمقابلہ زمیندار مشترکاً و منفرداً ذمہ دار ادائے لگان ہے مگر باہم دگر اُنکی ذمہ داریان جُدا ہین اور ایک شریک اپنے دوسرے شریک سے رسدی لگان وصول کرنے کا جو اُسنے اپنے حصہ سے زائد ادا کیا ہو عدالت دیوانی سے مجاز ہے - دفعہ ہذا مین ایسی صورت کی نسبت کوئی امتناع نہین ہے اور نہو بھی نہین سکتا کیونکہ اصول انصاف (ایکوئیٹی) کے خلاف ہے -

باب ۴

تقرر اور اضافہ اور تخفیف لگان

احکام عام

استدائی لگان آسامی کا

دفعہ ۳۳ آسامی آراضی کا دخل پانے پر (منظور ہونے) اُس لگان کے ادا کرنے کا ذمہ دار ہوگا۔ جو اُس کے اور اُسکے زمیندار کے درمیان قرار پائے۔

شرح یہ دفعہ بجائے دفعہ ۲۰۔ ایکٹ ۱۲ ۱۸۸۱ء کے ہے۔ دفعہ مذکور اور دفعہ ہذا میں یہ فرق ہے کہ زمیندار بروئے ایکٹ ۱۲ ۱۸۸۱ء مستحق پانے لگان قرار یافتہ تاریخ تحریر پٹہ سے ہوتا تھا۔ مگر دفعہ ہذا کی رو سے ذمہ داری ادا لگان دخلیابی آسامی پر منحصر ہے۔ منسوخ شدہ ... دیکھو ...

لفظ (اپنے زمیندار) سے یہ مراد ہے کہ وہ شخص جسکو آسامی مستوجب ادا لگان ہو خواہ مالک آراضی ہو یا آسامی حقدار قبضہ مستقل یا شرح لگان معین یا ساقط الملکیت یا دخیلکار یا غیر دخیلکار۔

دفعہ ہذا عام معاہدات پر خواہ وہ تحریری ہوں یا زبانی حاوی ہے۔

قانون ہذا میں امتناع نہیں ہے کہ کوئی قطعہ آراضی کسی شخص کو بغرض جوت زبانی معاہدہ پر نہ دیا جائے اور نہ پٹہ جوت آسامی تحریری ہونا لازمی قرار دیا گیا ہے۔ بجز اُس پٹہ کے جو کوئی کاشتکار کسی شکمی کو ایک سال سے زیادہ مدت یا سال بہ سال کے لیئے دے (دفعہ ۲۵ ضمن ۲۔ ایکٹ ہذا)

دفعہ ۱۰۷ قانون ۴ ۱۸۸۲ء کی رو سے پٹہ متعلقہ جائداد غیر منقولہ جو سال بہ سال کے لیئے ہو یا کسی ایسی میعاد کے لیئے جو ایک برس سے زیادہ ہو یا جسمیں زر لگان سالانہ دینے کا اقرار ہو صرف بذریعہ دستاویز رجسٹری شدہ کے وقوع میں آسکتا ہے۔ باقی ہر قسم کے پٹہ جات جائداد غیر منقولہ جائز ہے کہ بذریعہ دستاویزات عمل میں آئیں یا زبانی قرار پائیں۔

یہ دفعہ حسب دفعہ ۱۱۷ قانون مذکور پٹہ جات اغراض کاشتکاری سے متعلق نہیں ہے۔ باغراض ایکٹ ہذا (۲ ۱۹۰۱ء) دفعہ ۱۰۷۔ ایکٹ ۴ ۱۸۸۲ء صرف ٹھیکہ داران حقوق ملکیت اور مستاجر سے متعلق ہوگی۔

ایکٹ ہذا (۲ ۱۹۰۱ء) میں پٹہ کی کوئی تعریف نہیں کی گئی ہے۔ دفعہ ۱۰۵۔ ایکٹ ۴ ۱۸۸۲ء میں پٹہ کی تعریف حسب ذیل درج ہے۔

پٹہ جائداد غیر منقولہ کا ایک انتقال نامہ ہے۔ جائداد مذکور کے قبض و تصرف کے استحقاق کا جو کسی میعاد صریحی یا استنباطی کے لیئے یا برائے دوام بعوض زر قیمت کے عمل میں آوے۔ جو ادا کی گئی۔ یا جسکا وعدہ کیا گیا یا بعوض کسی زر نقد یا حصہ فصل غلہ کے یا کسی خدمت یا کسی اور شے مالیت دار کے قرار پایا ہو جو انتقال دار پر

منتقل کنندہ کو قسط بہ قسط یا اوقات مقررہ پر ادا کرنا یا دینا واجب ہی۔ اور جسکا انتقال دار شرایط مذکور کے
ساتھ لینا قبول کرتا ہے۔

انتقال کنندہ سے پٹہ دہندہ مراد ہے اور انتقال دار سے پٹہ گیرندہ مراد ہے۔ اور زر قیمت زر پیشگی کہلاتا ہی
اور وہ نقد یا حصہ فصل وغیرہ کا یا خدمت یا اور شے مالیت دار جسکے ادا کا وعدہ ہو زرلگان کہلاتی ہے

باغراض قانون اسٹامپ لفظ ٹھیکہ سے جائداد غیر منقولہ کا ٹھیکہ مراد ہے۔ اور اُسمین پٹہ اور قبولیت یا
اور اقرار تحریری جو پٹہ کی قبولیت نہو جسمین جائداد غیر منقولہ کے تردد کرنے یا اُسپر دخیل رہنے یا اُس کی بابتہ زرلگان
ادا یا حوالہ کرنے کا وعدہ ہو۔ اور ہر ایسی تحریر جو کسی درخواست ٹھیکہ پر اس مقصود سے مرقوم ہوئی ہو کہ درخواست
منظور کی گئی شامل ہے (دفعہ ۲ ضمن ۱۶ فقرہ (الف و ب و ہ) ایکٹ ۲ سنہ ۱۸۹۹ء)

باغراض قانون رجسٹری لفظ (پٹہ) مین پٹہ کا مثنیٰ اور قبولیت اور دستاویز وعدہ کاشت یا دخیلکاری
یا اور اقرارنامہ عطائے پٹہ شامل ہے (دفعہ ۳ - فقرہ ۱ - ایکٹ ۳ سنہ ۱۸۷۷ء)

لفظ دستاویز مین ہر نوشتہ داخل ہے جسکے ذریعہ کوئی حق یا ذمہ داری پیدا یا منتقل یا محدود یا وسیع یا
ساقط یا قلمبند ہوتی ہو یا کسی حق یا ذمہ داری کا پیدا یا منتقل یا محدود یا وسیع یا ساقط یا قلمبند ہونا واضح ہوتا
ہو (دفعہ ۲ ضمن ۱۴ - ایکٹ ۲ سنہ ۱۸۹۹ء)

جن الفاظ مین تحریر کا حوالہ ہو اُنکے یہ معنے سمجھے جاینگے کہ اُنمین سیسہ کا چھاپا یا پتھر کا چھاپا اور فوٹوگرافی
یعنے عکسی چھاپا یا اور دوسرے ایسے طریقون کا حوالہ داخل ہے جن کے ذریعہ سے شکل مرئی مین ظاہر یا
پیدا کیئے جاینن (دفعہ ۳ ضمن ۵۸ - ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۹۷ء)

لفظ دستخط مین اور اُسکی مختلف ترکیبات صرفی ونحوی اور الفاظ ہم مادہ مین جب وہ بہ علاقہ کسی ایسے
شخص کے مستعمل ہو جو اپنا نام نہ لکھ سکے علامت بھی معہ اُسکی مختلف ترکیبات صرفی ونحوی اور الفاظ ہم مادہ
کے داخل ہوگی۔ (دفعہ ۳ ضمن ۵۲ - ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۹۷ء)

نوشتہ جات مندرجہ ذیل کی رجسٹری ہونی لازم ہے بشرطیکہ وہ جائداد جس سے دستاویز متعلق ہو ایسے
ضلع مین جسمین ایکٹ ۱۶ سنہ ۱۸۶۴ء یا ایکٹ ۲۰ سنہ ۱۸۶۶ء یا ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۷۱ء نافذ ہو چکا ہو۔ یا ایکٹ ہذا نافذ
ہوا ہو یا آیندہ ہو اور بہ شرطیکہ دستاویز اُس تاریخ کو یا اُسکے بعد لکھی گئی ہو جب ایکٹ ۱۶ سنہ ۱۸۶۴ء۔ یا
ایکٹ ۲۰ سنہ ۱۸۶۶ء یا ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۷۱ء یا یہ ایکٹ نافذ ہوا ہو یا آیندہ ہو۔

(د) پٹہ جات یا سرخط بابتہ جائداد غیر منقولہ جو سال بہ سال یا ایک سال سے زیادہ مدت کے لیئے ہو یا جس مین
زرلگان یا کرایہ سالانہ دینے کا اقرار ہو۔ مگر لوکل گورنمنٹ کو جائز ہوگا کہ از روئے حکم مشتہرہ گزٹ سرکاری کے

اس دفعہ کی شروع کی عبارت کی تاثیر سے کسی پٹہ یا سرخط کو جو کسی ضلع یا جزو ضلع میں تکمیل پذیر ہوئے ہوں اور جن کی میعاد زائد پانچسال سے اور لگان یا کرایہ سالانہ جس کی بابتہ وہ لکھے گئے ہوں ۵۰ؐ سے زیادہ نہو مستثنے کرے (دفعہ ۱۷ - ایکٹ ۳ سنہ ۱۸۷۷ء)

لوکل گورنمنٹ نے بموجب اختیارات مفوضہ دفعہ ۱۷ ضمن (د) ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۷۱ء اُن پٹہ جات کو جن کی میعاد پانچسال سے زائد نہو اور لگان سالانہ ۵۰ؐ سے زائد نہو دفعہ ۱۷ - ایکٹ رجسٹری کی شروع کی عبارت سے مستثنے کردیا (اشتہار نمبر ۳۲ یکم جولائی سنہ ۱۸۷۱ء مطبوعہ گورنمنٹ گزٹ ممالک مغربی و شمالی ۱۲ - جولائی سنہ ۱۸۷۱ء)

دفعہ ۱۷ - ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۷۱ء ہم مضمون دفعہ ۱۷ - ایکٹ ۳ سنہ ۱۸۷۷ء کے تھی اور بروئے دفعہ ۲ - ایکٹ ۳ سنہ ۱۸۷۷ء تمام اشتہارات و احکام مصدرہ جو ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۷۱ء کی روسے قایم و تیار کیئے گئے ہوں ایسے متصور ہونگے کہ گویا ایکٹ ۳ سنہ ۱۸۷۷ء کے بموجب قایم و تیار کیئے گئے تھے -

جو پٹہ جات بموجب دفعہ ۹۷ - ایکٹ ہذا (۲ سنہ ۱۹۰۱ء) رجسٹری کرائے گئے ہوں اُنکی تاثیر باغراض ایکٹ ہذا مساوی پٹہ جات رجسٹری شدہ بروئے ایکٹ ۳ سنہ ۱۸۷۷ء قرار دی گئی ہے -

تمام نوشتے غیر وصیتی جو اس ایکٹ (۳ سنہ ۱۸۷۷ء) کے بموجب رجسٹری کیئے گئے ہوں اور کسی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ سے متعلق ہوں بہ ترجیح کسی زبانی اقرار یا اظہار متعلق اُسی جائداد کے موثر یا نافذ ہونگے الا اُس حال میں کہ اقرار یا اظہار کے ساتھ یا اُسکے بعد قبضہ دیدیا گیا ہو (دفعہ ۴۸ - ایکٹ ۳ سنہ ۱۸۷۷ء)

ہر نوشتہ جسکی رجسٹری حسب دفعہ ۱۷ - ہونی چاہیئے موثر کسی جائداد غیر منقولہ کا نہ ہوگا جو اُس تحریر میں داخل ہو نہ اُسکی روسے اختیار تنبیت حاصل ہوگا اور نہ بوجہ ثبوت کسی معاملہ کے جو اُس جائداد کی بابتہ ہو جس کے ذریعہ اختیار تنبیت دیا جائے مقبول ہوگا الا اُس حال میں کہ مطابق احکام ایکٹ ہذا اُسکی رجسٹری ہو (دفعہ ۴۹ - ایکٹ ۳ سنہ ۱۸۷۷ء)

رسوم اسٹامپ بابتہ پٹہ یا ٹھیکہ یا سرخط یا پٹہ شکمی بموجب مد ۳۵ ضمیمہ ۱ - ایکٹ ۲ سنہ ۱۸۹۹ء حسب ذیل ہے

قسم دستاویز	مناسب رسوم اسٹامپ
۳۵ - پٹہ یا ٹھیکہ یا سرخط بشمول انڈرلیس یا پٹہ شکمی اور کسی اقرار اجارہ یا اجارہ شکمی کے (الف) جب ویسے پٹہ کی روسے زر لگان معین ہو اور	

قسم دستاویز	مناسب رسوم معہ اسٹامپ
کوئی نذرانہ ادا یا حوالہ نہ ہوا ہو۔ (اول) جبکہ پٹہ مذکورسے ایک سال سے کم میعاد کا ہونا پایا جاتا ہو	وہی رسوم جو تمسک نمبر ۱۵ کے لیئے مقرر ہے بابتہ اُس کل مقدار کے جو ویسے پٹہ کی روسے واجب الادا یا لائق حوالگی کے ہو۔
(دوم) جبکہ پٹہ مذکور سے ایک برس سے کم اور تین برس سے زیادہ میعاد کا ہونا پایا جاتا ہو۔	وہی رسوم جو تمسک نمبر ۱۵ کے لیئے مقرر ہے بابتہ تعداد مالیت اوسط زر لگان سالانہ مندرجہ دستاویز مذکور کے
(سوم) جبکہ پٹہ مذکور سے تین برس سے زیادہ میعاد کا ہونا پایا جاتا ہو۔	وہی رسوم جو بیعنامہ نمبر ۲۳ کے لیئے مقرر ہے بابتہ اُسقدر معاوضہ کے جو اوسط زر لگان سالانہ مندرجہ دستاویز کی تعداد یا مالیت کی برابر ہو۔
(چہارم) جبکہ پٹہ مذکور سے کسی میعاد معیّن کا ہونا نہ پایا جائے	وہی رسوم جو بیعنامہ نمبر ۲۳ کے لیئے مقرر ہے بابتہ ایسے معاوضہ کے جو اوسط لگان سالانہ کی اُس تعداد یا مالیت کی برابر ہو جو اولی دس برس کی بابتہ اگر پٹہ اُسقدر عرصہ تک قایم رہتا ادا یا حوالہ کی جاتی۔
(پنجم) جبکہ پٹہ مذکور سے استمرار کا ہونا پایا جاتا ہو۔	وہی رسوم جو بیعنامہ نمبر ۲۳ کے لیئے مقرر ہے بابتہ ایسے معاوضہ کے جو ایک جنس زر لگان مجموعی کی برابر ہو جو پٹہ مذکور کے اول پچاس برس کی نسبت ادا یا حوالہ کیا جاتا۔
(ب) جب پٹہ مذکور عوض کسی نذرانہ یا پیشکش یا زر پیشگی کے دیا جائے اور لگان اُسمیں مندرج نہو۔	وہی رسوم جو بیعنامہ نمبر ۲۳ کے لیئے مقرر ہے بابتہ اُسقدر معاوضہ کے جو نذرانہ یا پیشکش یا زر پیشگی مندرجہ پٹہ کی تعداد یا مالیت کی برابر ہو۔
(ج) جب پٹہ مذکور علاوہ زر لگان مقررہ کے بعوض	وہی رسوم جو بیعنامہ نمبر ۲۳ کے لیئے مقرر ہے

قسم دستاویز	مناسب رسوم اسٹامپ
کسی نذرانہ یا پیشکش یا زرِ پیشگی کے دیا جاوے :	بابتہ اُسقدر معاوضہ کے جو ویسے نذرانہ یا پیشکش یا زرِ پیشگی مندرجہ پٹہ کی تعداد یا مالیت کی برابر ہو علاوہ اُس رسوم کے جو ایسے پٹہ کی بابتہ اُس صورت مین لیجاتی کہ جب کوئی نذرانہ یا پیشکش یا زرِ پیشگی ادا یا حوالہ نہ کیا جاتا۔ مگر شرط یہ ہے کہ جس صورت مین کہ کسی اقرارنامہ تحریر پٹہ پر اسٹامپ حسب مالیت جو پٹہ کے لیئے مقرر ہی رہے اور مطابق ویسے اقرار کے کوئی پٹہ پیچھے سے تکمیل پائے تو ویسے پٹہ کی رسوم آٹھ آنہ سے زیادہ نہ ہوگی۔

مستثنیات

(الف) پٹہ جو کاشتکار کی صورت مین اور کاشتکاری کی غرضون کے لیئے (بہ شمول پٹہ درخت کے جو کھانے یا پینے کی چیز کی پیداوار کے لیئے ہو) بدون ادا یا حوالگی کسی نذرانہ یا پیشکش کی تکمیل پائے جب اُس مین ایک میعاد معین مندرج ہو اور وہ ایک سال سے زیادہ نہو یا جب لگان سالانہ قرار یافتہ کا اوسط ایک سو روپیہ سے زیادہ نہو۔

(ب) پٹہ جات بابت شکار ماہی کے جو شکار ماہی کے ایکٹ متعلق برہما مصدرہ ۱۸۷۵ء یا اپر برہما کی آراضی اور مال گذاری کے ریگولیشن مصدرہ ۱۸۸۹ء کی رو سے عطا ہوئے ہون۔

جبکہ دستاویز پٹہ و قبولیت دونون تحریر ہون تو صرف ایک دستاویز کی بابت جس کو فریقین اصل بتجویز کرین کامل رسوم اسٹامپ حسب مد ۳۵ مذکور الصدر واجب الاخذ ہوگا اور دوسری دستاویز کے لیئے جو مثنیٰ یا پرت ثانی کہلائے گی رسوم اسٹامپ اگر تعداد رسوم جو اصل دستاویز کی بابت واجب الاخذ ہے ایک روپیہ سے زاید ہو تو وہی رسوم لیجائے گی جو اصل پر لیجاتی اور کسی اور صورتین

ایک روپیہ (مد ۲۵ ضمیمہ ۱ ایکٹ ۲ سنہ ۱۸۹۹ء) بروے فقرہ استثنایہ مد ۳۵ مذکورہ بالا کسی ایسے پٹہ کی قبولیت بھی جو کسی کاشتکار کو دیا جاے حب ویسا پٹہ رسوم سے بری ہو۔ رسوم سے مستثنےٰ رہے گی۔

اگر بعد تکمیل ورجسٹری ہوجانے ایک دستاویز ٹھیکہ کے جو اسٹامپ پر تھی کوئی اور دستاویز واسطے تبدیلی دستاویز مذکور کے تحریر کیجاے اور نئی شرایط نسبت لگان کے قایم کیجاین تو اُسپر وہی اسٹامپ مطلوب ہوگا جو اصل دستاویز ٹھیکہ کے لیئے چاہیئے (بیجناتھ دت جھا وغیرہ بنام ہت سوہن دیان وغیرہ ویکلی رپورٹر کلکتہ جلد ۲۰ صفحہ ۳۶)

ایک دستاویز مین جو بعوض رقم ما عہ زر پیشگی کے تحریر کی گئی تھی یہ درج تھا کہ ادا کنندہ رقم بارہ سال تک قابض آراضی رہے لیکن یہ تحریر نہ تھا کہ رقم مذکور ادا کیجاے گی یا نہین اور نہ نسبت ادائے گی لگان اُسمین کوئی شرط تھی فریقین نے اُسکو دستاویز پٹہ نامزد کیا تھا برطبق استصواب بورڈ مال ہائی کورٹ نے تجویز کیا کہ دستاویز مذکور ایک رہن نامہ بھوگ بندہک (انتفاعی) ہے نہ پٹہ (استصواب ازروئے اسٹامپ انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۲۱ صفحہ ۳۵۸)

ایک زمیندار نے کچھ آراضی اپنے گانوٗن مین بعض کاشتکارون کو بشرح لگان مبلغ سا عہ روپیہ نقد اور کچھ چھکڑے بھوسہ اور گھاس پٹہ بروئے دستاویز مذکور مین ایک اقرار منجانب پٹہ گیرندگان اپنی بعض جایداد کو لگان مقررہ کی ادائیگی اور دیگر اشیاء کی حوالگی کی تعمیل کی غرض سے مکفول کرنے کا بھی درج تھا۔ تجویز ہوئی کہ دستاویز مذکور بہ مطابق اُس تعریف کے جو ایکٹ اسٹامپ کی دفعہ ۲ ضمن ۱۳ (ضمن ۱۷ دفعہ ۲ - ایکٹ ۲ سنہ ۱۸۹۹ء) مین درج ہے بحیثیت رہن نامہ کے اسٹامپ واجب الاخذ ہے۔ اور نیز دستاویز مذکور ایکٹ اسٹامپ کی دفعہ ۷ کے فقرہ (۲) (دفعہ ۶ - ایکٹ ۲ سنہ ۱۸۹۹ء) کی ذیل مین داخل ہوتی ہے۔ فیصلہ مندرجہ انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۴۲۵ کا حوالہ دیا گیا۔ (استصواب بورڈ مال انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۵۸)

لفظ کاشتکار سے بروئے قانون اسٹامپ صرف وہی اشخاص مراد ہین جو فی الحقیقت خود آراضی کو کاشت کرتے ہون یا بذریعہ اشخاص اپنے خاندان یا ملازمان یا مزدوران کے اپنے سامان زراعت یا کرایہ سے کاشت کرتے ہون نہ ٹھیکہ دار گو کسیقدر آراضی مندرجہ پٹہ کی کاشت اشخاص مذکور کرتے ہون اس لیئے تجویز ہوا کہ حب آراضی مندرجہ قبولیت کا جز وکثیر ناقابل کاشت کے ہو تو ایسی قبولیت بموجب قانون اسٹامپ رسوم اسٹامپ سے مستثنےٰ نہین ہے (استصواب بورڈ مال انڈین

لا رپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۳۶۰)

سرکلر نمبر ۱۴ ؍ ۱۸۹۹ء ۔ مقام الہ آباد مورخہ ۳۰ ستمبر ۱۸۹۹ء ۔ جی سی رابرٹسن صاحب قایم مقام کمشنر اسٹامپ ممالک مغربی و شمالی و اودہ بنام جمیع عہدہ داران ضلع ممالک مغربی و شمالی و اودھ آپکو اس امر کے اطلاع کرنے کی مجھکو ہدایت ہوئی ہے کہ بر طبق استفسار کے جو مطابق دفعہ ۴۵ ۔ ایکٹ ۲ ؍ ۱۸۹۹ء کے ہوا ہے جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر اور چیف کمشنر کی یہ رائے قرار پائی کہ مطابق فقرہ اخیر ضمن (ب) مد ۱۳ ضمیمہ ۲ ۔ ایکٹ ۲ ؍ ۱۸۹۹ء کے پٹہ کاشتکاری جسمین مبلغ سالانہ واجب الادا ایک سو روپیہ قرار پایا ہو بلالحاظ میعاد مندرجہ پٹہ کے محصول اسٹامپ سے معاف ہے قبولیت یا پٹہ متعلق ایسی جایداد غیر منقولہ کے جو کسی آسامی کو علاوہ کاشتکاری کے کسی اور غرض کے لیئے دی گئی ہو ایسا پٹہ یا قبولیت نہین ہے جس سے مد ۱۳ فقرہ (ب) ضمیمہ ۲ ۔ ایکٹ اسٹامپ نمبر ۲ ؍ ۱۸۹۹ء مین مراد ہے کہ وہ رسوم اسٹامپ سے مستثنےٰ ہے بلکہ وہ دستاویز بموجب مد ۳۹ ضمیمہ ۱ قانون اسٹامپ قابل اخذ رسوم ہے (نارائن رامچند بنام دہوند و رگھو انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۱۷۳)

ضمن (ب) مد ۱۳ ضمیمہ ۲ ۔ ایکٹ نمبر ۲ ؍ ۱۸۹۹ء کی رو سے جملہ پٹہ جات جو کسی کاشتکار کے حق مین بلا لینے کسی نذرانہ یا پیشکش کے تحریر ہون گو کچھ ہی لگان معینہ ہو رسوم اسٹامپ سے بری ہین بشرطیکہ اُسمین ایک میعاد معین درج ہو جو ایک سال سے زیادہ نہو (معاملہ بھوان بادہر انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۱۶۹) اسی مقدمہ مین یہ بھی تجویز کیا گیا ہے کہ جس شخص کا پیشہ کاشتکاری ہو اور وہ کچھ آراضی واسطے لگانے درختان نارجیل کے بادا رلگان زمیندار سے لے تو اُس آراضی تحتی درختان کا نامبرد کاشتکار متصور ہوگا ۔

یادداشت جو منجانب کارندہ زمیندار بابتہ شرح لگان مقبولہ جسپر دستخط کاشتکاران بطور اقرار ثبت ہون ایک ایسا معاہدہ نہین ہے جسپر اسٹامپ لازمی ہو (گنگا پرشاد بنام گوکن انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۳۲۲)

پٹہ میعادی تین برس جو کسی لگان مقررہ کے لیئے ہو اور جسمین ایک شرط پٹہ دہندہ کی طرف سے یہ بھی ہو کہ وہ حسب اختیار پٹہ دار کے کسی میعاد مزید ایک یا دو برس کے لیئے بعد انقضاء میعاد اصلی کے تجدید کر دیا جائے گا ایک ایسی دستاویز جسمین چند معاملات جداگانہ درج ہون اندر مراد دفعہ ۵ ایکٹ اسٹامپ ۲ ؍ ۱۸۹۹ء نہین ہے ۔ ایسی دستاویز مین صرف ایک معاہدہ یعنے پٹہ پر آراضی

دینے کا اقرار ہے۔ اختیار تجدید پٹہ آیندہ کے لیئے ایک جزو معاہدہ پٹہ ہے (استصواب بورڈ مال بموجب دفعہ ۷۵۔ انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۵ صفحہ ۳۰۔

اگر پٹہ ایکسال کے لیئے دیا جائے اور اُسمین یہ بھی شرط ہو کہ مالک کی مرضی پر زیادہ عرصہ تک بھی قبضہ رہ سکتا ہے تو ایسا پٹہ یکسالہ متصور ہوگا اور اُسپر رجسٹری لازمی نہین ہے (رنیا سیتا پتی بنام وکلیا حالم انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۴ صفحہ ۲۴)

معاہدہ ٹھیکہ آراضی جو بذریعہ چند خطوط کے کیا گیا ہو اور جسپر اسٹامپ باضابطہ نہو قابل قبول عدالت نہین ہے (میک گوران بنام والٹسن ہائی کورٹ الہ آباد ۱۸۸۳ء صفحہ ۶۵)

پٹہ بلا رجسٹری جسکی رجسٹری لازمی ہے داخل شہادت نہین ہو سکتا (راجہ دیبا پرشاد بنام بھگوان داس جلد ۲ صفحہ ۱۳۱ فیصلجات بورڈ مال وکنلاک بنام ٹھاکر داس منتخب فیصلجات بورڈ ۹۶-۱۸۹۵ء صفحہ ۲۰)

ایک اقرار جو قبولیت مین دربارہ ادا کرنے ایک خاص مقدار لگان مقررشدہ مابین فریقین بغرض تصفیہ تنازعات بہ نیک نیتی درج ہو خلاف قانون نہین ہے (ناتھ سنگھ بنام دمری سنگھ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۸ صفحہ ۹۰)

ایک تالاب کا پٹہ دار وہی حیثیت رکھتا ہے جیسا کہ ایک آراضی زراعتی کا سالوار مزارعہ رکھتا ہو۔ (نراین چندر پورل بنام سکرٹری آف اسٹیٹ ہند انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۸ صفحہ ۱۵۲)

جب ایک زراعتی آسامی بعد اختتام پٹہ کے قبضہ جاری رکھے تو اُس کی مزارعت سالانہ ہو جاتی ہے (ایڈمنسٹر جنرل بنگال بنام اشرف علی انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۸ صفحہ ۲۲۷)

قانون لگان مین آراضی سے مراد وہ آراضی ہے جو اغراض کاشتکاری کے لیئے پٹہ پر دی گئی ہو نہ کہ وہ آراضی جو کان کھودنے یا عمارت بنانے یا کسی اور ایسے ہی کام کے لیئے دی گئی ہو (راے جے رک بنام بنگال کول کمپنی لمیٹڈ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۸ صفحہ ۴۸۵)

جب کسی رعیت نے بغیر رضامندی زمیندار کوئی ایسا پٹہ شکمی جو قانوناً ناجائز ہو دیا ہو تو وہ بمقابلہ زمیندار ناجائز ہوگا نہ خود بمقابلہ کاشتکار عطا کنندہ کے (گوپال منڈل بنام الیشان چندر بنرجی انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۹ صفحہ ۱۴۸)

درمیان فریق ہائے معاہدہ کے معاہدہ بابتہ رہن انتفاعی آراضی کاشت ایک تمام تر درست معاہدہ ہے اور تعلق جو درمیان فریقین ہے تعلق زمیندارانہ و کاشتکارانہ نہین ہے۔ یہ امر کہ آیا کوئی خاص رہن نامہ جائز و واجب الاتباع مابین فریقین معاہدہ ہے یا نہین ایک معاملہ لایق فیصلہ عدالت

دیوانی ہے جبکہ کوئی صریح منشار قانون خلاف اس کے نہو۔ عدالت ہائے مال کو صرف اس واقعہ کی تحقیق کرنا چاہیئے کہ آیا آراضی پر منجملہ فریقین کون کون قابض ہے اور اگر یہ تجویز کیا جائے کہ بموجب کسی ایسے رہن نامہ کے مرتہن کا قبضہ آراضی پر ہے تو اُن کو کوئی مزید اختیار نہین ہے۔ راہن کو اگر وہ اپنے مرتہن سے قبضہ چھین لینا چاہتا ہے تو بذریعہ نالش دیوانی کاربند ہونا چاہیئے وہ اپنے مرتہن کو بطور آسامی تابع مرضی تصور نہین کرسکتا۔ فیصلہ مقدمہ کیشو تواری بنام بابو لال نمبر ۲ سنہ ۱۹۰۹ء اس تعبیر قانون کے خلاف نہین ہی۔ (چھوٹے لال بنام اجودھیا پرشاد فیصلہ بورڈ مال نمبری ۶۱ ۱۹ سنہ ۱۹۱۰ء منفصلہ ۱۴ اگست سنہ ۱۹۱۰ء)

جب مرتہن رہن انتفاعی آراضی کاشت مقبوضہ آسامی پر قابض کرادیا گیا ہو اور اُس نے وہ آراضی دوسری آسامیون کو بغرض کاشت دیدی ہو یا ایسی آسامیون سے لگان وصول کرتا ہو تو وہ اپنی ذیلی آسامیون پر نالش بقایا لگان کرسکتا ہے اور ذیلی آسامیون کو یہ استحقاق نہین ہے کہ اُس کے حق پانے لگان سے انکار کرین۔ فیصلہ مقدمہ کیشو تواری بنام بابو لال نمبر ۲ سنہ ۱۹۰۹ء میز کیا گیا (بابو کنھیا لال بنام ناتا بدل فیصلہ بورڈ مال نمبر ۲۳ سنہ ۱۹۱۰ء منفصلہ ۲۴ اگست و ۱۶ ستمبر سنہ ۱۹۱۰ء) فیصلہ جات بورڈ مال متذکرہ بالا خلاف اصول قانون ہذا نہین ہین۔ انتقالات ممنوعہ دفعہ ۲۰۔ ایکٹ ہذا ممکن الانفساخ حسب مرضی زمیندار بروئے دفعہ ۱۳۱۔ ایکٹ ہذا قرار دیئے گئے نہ کلیتاً کالعدم ان فیصلجات کا اثر اُسوقت ہوگا جبکہ مرتہن قابض آراضی کاشت ہوگیا ہو اور زمیندار نے اُس انتقال کو منسوخ نہ کرایا ہو۔ فیصلہ مقدمہ کیشو تواری بنام بابو لال نمبر ۲ سنہ ۱۹۰۹ء متذکرہ تحت دفعہ ۲۰۔ ایکٹ ہذا محولہ فیصلجات صدر ہے اُس صورت سے متعلق ہے جبکہ مرتہن قابض نہ ہوا ہو۔

پٹہ جات زرپیشگی یعنے وہ پٹہ جات جو روپیہ پیشگی لیکر دیئے جاتے ہین اُسی طرح رہن جیسے کہ رہن انتفاعی لیکن ایسا اُسی صورت مین ہوتا ہے جبکہ اختیار انفکاک پٹہ دہندہ کے لیئے صریحاً یا معناً رہنے دیا جاتا ہے کہ جس سے صاف وصریح طور پر معلوم ہوتا ہو کہ خود متعاقدین کا فی الواقع یہ ارادہ تھا کہ معاملہ از قسم رہن کے ہو (کمفرسن صفحہ ۱۲ و بسنت لال بنام بینسری رائے انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۱)

بغرض تجویز اس امر کے کہ دستاویز متنازعہ رہن نامہ ہے یا پٹہ زرپیشگی فریقین کی نیت وافعال وقت تحریر دستاویز اور کل مضمون دستاویز پر غور کرنا چاہیئے (نراین بنام رنجیت سنگھ کلکتہ لا رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۲۵۵)

(س) نے بعض جایداد غیر منقولہ کا پٹہ بحق (د) ۱۵ سال کے واسطے تحریر کر دینے اور اُس کی ایک

خاص تاریخ پر رجسٹری کرا دینے کا اقرار کیا قبل تاریخ مقررہ موعودہ (س) نے اسی جایداد کا پٹہ دو سال کے لیئے بحق (ن) تحریر کرا کے رجسٹری کرا دیا جسکو کوئی علم معاہدہ تحریر پٹہ بحق (د) نہین تھا بعد اسکے (د) نے نالش بنام (س) و (ن) بابتہ منسوخی پٹہ موسومہ (ن) و تعمیل مختص نسبت تحریر کرا دئے جانے پٹہ میعادی کہ حال بحق اپنے دائر کی۔ تجویز ہوئی کہ مدعی مستحق ڈگری بتعمیل مختص معاہدہ تحریر کرا پانے پٹہ میعادی کہ حال بحق اپنے ہے بعد منقضی ہونے میعاد پٹہ عطا کردہ بحق (ن) کے موثر ہوگی (سر جو پرشاد بنام وزیر علی انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۱۱۹)

لگان جو بابت نہ ہونے قرار داد کے قابل ادا ہوگا

دفعہ ۳۴ جس شخص نے آراضی پر بغیر رضامندی زمیندار کے دخل کر لیا ہو وہ اُس آراضی کی بابتہ لگان کا اس شرح سے ذمہ دار ہوگا جو سال گذشتہ مین قابل ادا تھی۔ یا اگر سال گذشتہ مین کچھ لگان قابل ادا نہ تھا تو ایسی شرح سے جو عدالت واجبی اور قرین انصاف قرار دے۔ لیکن شخص مذکور کی نسبت جبتک کہ وہ آراضی مذکور کا لگان ادا کرنا شروع نہ کرے یہ نہ سمجھا جائے گا کہ وہ حسب منشار دفعہ ۱۱ اُس آراضی پر قابض ہے۔

شرح دفعہ ہذا جدید اور موافق دفعہ ۱۲۷ ایکٹ لگان اودھ کے ہے۔

منشار دفعہ ہذا یہ ہے کہ جب کسی شخص نے خلاف رضامندی زمیندار کسی آراضی کو توڑ کر کے شامل اپنی جوت کے کر لیا ہو یا کسی دوسری آراضی جوت پر خلاف رضامندی زمیندار قابض ہو گیا ہو۔ ایسا قابض جبتک اُس سے لگان زمیندار نہ لے آسامی نہ کہلائے گا اور نہ اُسکو حقوق آسامیانہ حاصل ہونگے۔ شخص قابض حسب دفعہ ہذا مستوجب ادار اُسقدر لگان کا ہوگا جسقدر اُس آراضی کی بابتہ سالگذشتہ مین زمیندار کو وصول ہوا ہو۔ یا اگر سالگذشتہ مین کوئی لگان زمیندار کو بابتہ آراضی مذکور وصول نہ ہوا ہو تو اُسقدر جو عدالت واجبی و قرین انصاف قرار دے۔

سالگذشتہ سے وہ سال مراد ہے جو تاریخ دخل سے قبل گذر گیا ہو نہ وہ سال جو تاریخ دعوے سے قبل گذرا ہو۔

جب زمیندار قابض سے لگان وصول کرلے گا تو اُسوقت سے مابین زمیندار و قابض رشتہ زمیندار و آسامی پیدا ہو جائے گا اور تاریخ وصول کرنے لگان سے قابض آسامی حسب منشار دفعہ ۱۱ ایکٹ ہذا متصور ہوگا۔

زمیندار کو اختیار ہے کہ بموجب دفعہ ہذا محکمہ مال مین بمقابلہ قابض مذکورہ چارہ جوئی کرے یا اُسکو

محض غاصب قرار دیکر عدالت دیوانی مین نالش حصول قبضہ دخارہ دائر کرے - یہ ہی منشاء دفعہ
ہذا او نریبل مسٹر ایونس نے بھی بیان کیا ہے ۔ صاحب موصوف کی تقریر حسب ذیل ہے۔
جب ہمنے یہ دفعہ داخل کی تھی تو ہمارا یہ منشاء نہین تھا کہ مالک کے حق مین کچھ نقصان ہو پہنچایا جائے
درحقیقت زمیندار کو مدد دینے اور زمیندار کے فائدہ کی غرض سے یہ دفعہ داخل کی گئی - ایسا اکثر ہوتا ہے
کہ آسامی اپنی جوت کے متصل کچھ رقبہ زمین کا اپنی زمین مین ملا لیتی ہے اور جس حالت مین کہ زمیندار
آسامی کی جوت مین اُس رقبہ کا بڑھا لیا جانا منظور کرتا ہے تو اُس کو اُس حالت مین یہ دقت پیش
آتی ہے کہ وہ اُس کی بابتہ لگان عدالت مال کے ذریعہ سے وصول نہ کرسکے - مگر اس دفعہ مین
کوئی امر ایسا نہین ہے کہ جس سے زمیندار کے اُس موجودہ حق مین خلل پڑتا ہو کہ زمین دبا لیئے
جانے کے کسی فعل کو مداخلت بیجا قرار دے اور اسی لحاظ سے عدالت دیوانی مین نالش کرے
(اُردو گورنمنٹ گزٹ ممالک مغربی و شمالی حصہ ۵ صفحہ ۵۶۴ مطبوعہ ۷ دسمبر ۱۹۰۱ء)
جب ایک مرتبہ بطور خانگی یا بذریعہ عدالت مال قابض سے لگان وصول کر لیا جائے تو استحقاق
نالش دیوانی ساقط ہو جاتا ہے کیونکہ بحالت تسلیم کر لینے تعلق آسامی و زمیندار کے اختیار عدالت
دیوانی دربارہ بیدخلی قابض جواب آسامی کہلائے گا و وصولیابی زر ہرجہ لگان جاتا رہتا ہے - اصول
قرار دادہ مقدمہ بلدیو سنگھ بنام امداد علی ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۸۹۳ء صفحہ ۹۳ ملاحظہ ہو -
بروئے دفعہ ہذا دعوے لگان اُسی طرح اور اُسی میعاد کے اندر دایر ہوگا جیسا کہ دیگر معمولی آسامیان
پر حسب ایکٹ ہذا دائر ہوتا ہی -
یہ دفعہ اُس صورت سے متعلق نہ ہوگی جب کوئی شخص بدعوے ملکیت یا کسی دوسرے استحقاق
کے سوائے استحقاق آسامیانہ قبضہ کر لے آسامی کا قبضہ یا جو قبضہ بحیثیت آسامی کیا جائے کسیقدر
مدت گذر جانے پر بھی مخالف زمیندار نہین ہو سکتا - کوئی کاشتکار محض بارہ ۱۲ سال تک لگان
ادا نکرنے سے اپنی آراضی مقبوضہ مین حق ملکیت یا قبضہ مخالفانہ حاصل نہین کر سکتا (ریونیو سیس نائن
بنام کاشی چند انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۱۶۱ و گنگا بائی بنام کالا پادری انڈین لا رپورٹ بمبئی
جلد ۹ صفحہ ۴۱۹ و مظہر رائے بنام رام گت سنگھ انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۰ صفحہ ۲۹۰)
جب ایک مزارعہ اپنے مالک کی آراضی پر بلا اجازت مالک قبضہ کر لے تو مجرد ایسے قبضہ سے وہ
اُس آراضی کا کاشتکار نہین ہو جاتا (دیکھو بلدیو رنبام کدارناتھ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۵
صفحہ ۳۰۲)

ایسا شخص جو کسی آراضی زراعتی سے بموجب حکم باضابطہ بیدخل کیا گیا ہو اور پھر دخل کر لے مجرم جرم مداخلت بیجا مجرمانہ بموجب دفعہ ۴۴۷ تعزیرات ہند کے ہے (قیصر ہند بنام ٹیکا رام ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۹۰۲ء صفحہ ۶)

دفعہ ۱۲۔ ایکٹ لگان اودہ جس کی ہم مضمون دفعہ ہذا ہے حسب ذیل ہے۔

جو شخص کسی آراضی پر قابض ہو جسپر بلا استرضا مالک آراضی دخل کیا گیا ہو وہ مواخذہ دار لگان مذکور کا اُس شرح سے ہوگا جو سال گذشتہ مین قابل ادا تھا یا اگر سال گذشتہ مین کچھ لگان قابل ادا نہ تھا تو ایسی شرح سے جو عدالت واجبی اور قرین انصاف قرار دے اور نسبت ایسی آراضی کے شخص مذکور کو کوئی حق یا حقوق منجملہ اُن حقوق قانونی کے جو ازروے ایکٹ ہذا عطا کیئے گئے ہین حاصل نہ ہونگے۔

بموجب دفعہ ۱۲۔ ایکٹ لگان اودہ بورڈ مال ممالک مغربی وشمالی واودہ نے تجویز کیا ہے کہ جو شخص حسب دفعہ ۱۲۔ ایکٹ لگان اودہ دخیل ہو وہ ایک مزارعہ تابع مرضی زمیندار قرار دیا جا سکتا ہے اور اِس وجہ سے اُس کی بیدخلی بذریعہ اطلاعنامہ ہو سکتی ہے (مساۃ ٹھکراین دیسراج کنور بنام مہر سالار بخش منتخب فیصلجات بورڈ ۱۸۹۲ء صفحہ ۱۲)

نالش تشخیص مناسب لگان محکومہ دفعہ ۱۲۔ ایکٹ لگان اودہ علیحدہ دائر نہ ہونا چاہیئے بلکہ جو دعوے بقایا لگان کا بطریق معمولی رجوع ہو اُسمین تنقیح لگان کی کیجائے گی (بھبوتی بنام کنور سمیر سنگہ منتخب فیصلجات بورڈ مال ۱۸۹۲ء صفحہ ۴۶)

زمیندار کو کوئی امر مانع دعوے لگان اُس رقبہ آراضی کی نسبت نہین ہے جسپر کاشتکار نے بلا اجازت زمیندار قبضہ کر لیا ہو بشرطیکہ وہ زمانہ جس کی بابتہ دعوے کیا گیا ہو اندر میعاد معینہ قانون کے ہو (جگناتھ مانجھی بنام چمن علی انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۹ صفحہ ۲۴۷)

قیاس نسبت لگان کے

دفعہ ۳۵ جو لگان یا شرح لگان کسی آسامی سے قابل ادا ہو اُس کی نسبت یہ قیاس کرنا لازم ہوگا کہ وہ وہ لگان یا شرح لگان ہے جو پیشتر اس سے قابل ادا تھا یا ہفتی تاوقتیکہ کوئی رجسٹری شدہ اقرارنامہ یا ڈگری یا حکم عدالت کا جس کی رو سے لگان یا شرح لگان مذکور مین کمی بیشی کی گئی ثابت نہ کیا جائے۔

شرح یہ دفعہ بجائے دفعہ ۲۱ ایکٹ ۱۲ ۱۸۸۱ء کے ہے بروئے دفعہ ہذا کوئی معاہدہ اضافہ یا تخفیف لگان کا جائز و قابل النفاذ نہ ہوگا جبتک کہ وہ رجسٹری شدہ بروئے احکام ایکٹ

سنہ ۱۸۸۰ء یا معدقہ دفعہ ۹ ایکٹ ہذا ہو۔ یا جبتک بروئے ڈگری یا حکم عدالت ثابت نہ کیا جائے
روزنامچہ پٹواری یا زمیندار کی کسی اپنی کتاب یا دداشت مین معاہدہ اضافہ لگان یا تخفیف لگان
کا تحریر ہونا یا کسی صلحنامہ مدخلہ عدالت مین (اگر وہ داخل ڈگری نہ ہوا ہو) لکھا جانا محض بیکار ہے
اور نہ کوئی عدالت اُسپر عمل کریگی یہ دفعہ عام آسامیون سے متعلق ہے خواہ وہ اصلی ہون یا شکمی۔
ڈگری نالش سابق جسکی روسے لگان آسامی واجب الادا قرار دیا جائے شہادت اُس لگان کی
ہے جواب تک اُس سے قابل ادا ہے بجز اس کے کہ اُس کی تردید ثبوت تبدیل لگان سے
ہو (چندر کمار راے بنام ضمانت اللہ سردار ویکلی ریپورٹر کلکتہ سنہ ۱۸۶۴ء صفحہ ۹۵)
محض بیان شرح لگان مندرجہ عرضیدعوے ایسی نالش لگان مین جسمین ڈگری یکطرفہ
حاصل کی گئی ہو ایسا نہین ہے جس کی نسبت یہ تجویز لازم آتی ہو کہ ایک امر تنقیح طلب
حسب معنے دفعہ ۱۳ مجموعہ ضابطہ دیوانی کے مابین فریقین اس طور پر قایم ہوا کہ نسبت امر
مذکور تجویز بحق مدعا علیہ قطعی سمجھی جائے۔ (مدھوسودن شاہا منڈل بنام برلی انڈین
لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۶ صفحہ ۳۰۰)
جبکہ کوئی کاشتکار بعد انقضاے میعاد پٹہ کے قابض رہے تو جبتک کہ مابین فریقین کوئی
معاہدہ جدید ہو وہ اُسی لگان اور اُسی شرائط و قیود کے ساتھ قابض رہے گا جیساکہ پٹہ مین
مندرج ہے۔ (شیخ عنایت اللہ بنام شیخ آلہی بخش ویکلی ریپورٹر کلکتہ سنہ ۱۸۶۴ء)
اقرارنامہ اضافہ لگان کا رسوم اسٹامپ بنفاذ اختیارات مفوضہ دفعہ ۹ - (الف)
ایکٹ اسٹامپ ہند سنہ ۱۸۹۹ء جناب نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل نے معاف
کر دیا ہے (اشتہار گورنمنٹ ہند نمبر ۸۵ ۷ مورخہ ۱۰ فروری سنہ ۱۸۹۹ء) مگر میرے
خیال مین اقرارنامہ متذکرہ دفعہ ہذا بابتہ کمی یا بیشی لگان پر اسٹامپ ۸ بموجب مد ۵ ضمیمہ ۱
ایکٹ ۲ سنہ ۱۸۹۹ء واجب الاخذ ہے کیونکہ یہ اقرارنامہ داخل تعریف اقرارنامہ اضافہ لگان
متذکرہ دفعات مابعد ایکٹ ہذا نہین ہے۔
جبتک لگان تشخیص نہ کرالیا جائے دعوے بقایا لگان قبل زمانہ تشخیص لگان قابل چلنے کے
نہین ہے (احسان اللہ بہادر بنام موہنی موھن داس انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۶
صفحہ ۹۳۷)
اگر زمیندار مستحق اضافہ لگان بذریعہ ڈگری کے تجویز ہوا اور وہ ڈگری جاری نہ کرائی جائے

تو زمیندار کا استحقاق وصولی لگان بشرح اضافہ مندرجہ ڈگری بابتہ سنین مابعد ڈگری مذکور زائل نہین ہوجاتا (چودہری جے چند بنام بہاری ہائی کورٹ رپورٹ الہ آباد ۱۸۷۵ء صفحہ ۱۷۷)

مقدمہ بقایا لگان سابق مین زمیندار نے صلحنامہ مین تسلیم کیا کہ لگان اضافہ شدہ کبھی وصول نہین ہوا لہذا ڈگری لگان سابق پر دیجائے ایسی صورت مین زمیندار اُس صلحنامہ کا پابند ہوگا اور بشرح اضافہ مستحق ڈگری لگان نہ ہوگا (رنجیت بنام کوری منتخب فیصلجات بورڈ مال ۱۸۸۴-۱۸۸۳ء صفحہ ۶)

جب پٹہ مین شرائط دربارہ اضافہ لگان بربنا حیثیت آراضی کاشت بموجب پیمایش آراضی مذکور کے درج ہون تو ایسی حالت مین زمیندار مستحق پانے لگان بشرح اضافہ حسب شرائط پٹہ بغیر نالش اضافہ لگان کے ہے۔ (رستار ہی داسی بنام ہمائی چٹرجی انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۹۴۱)

محض روزنامچہ پٹواری مین درج ہونا اضافہ لگان کا بروے معاہدہ باہمی زمیندار و کاشتکار کافی نہین ہے (بھوانی بنام عبداللہ انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۳۶۵)

معاوضہ بابتہ ایسے لگان کے جو جبراً زیادہ لے لیا گیا ہو

دفعہ ۳۶ ایسا آسامی جس سے کوئی رقم یا پیداوار اُسکا زمیندار اُس مقدار سے زیادہ جبراً لے لے جو آسامی مذکور سے بطور بقایا لگان بموجب اس ایکٹ کے یا کسی اور ایکٹ یا قانون نافذ الوقت کے واجب الوصول ہو۔ مستحق اسکا ہوگا کہ علاوہ اُس رقم یا مالیت پیداوار کے جو اس طرح جبراً لیلی ہو اُس زمیندار سے اُسقدر معاوضہ وصول کرے جو اس طرح پر جبراً لی ہوئی رقم یا پیداوار کی دوچند رقم یا دوچند مالیت سے زیادہ نہو اور جس کی بابتہ عدالت ڈگری کرنا مناسب سمجھے۔

شرح یہ دفعہ بجائے دفعہ ۴۸۔ ایکٹ ۱۲ ۱۸۸۱ء کے ہے۔ دفعہ مذکور اور دفعہ ہذا مین یہ فرق ہی کہ دفعہ ۴۸ مذکور مین بہ سبب نہ دینے رسید یا غیر مکمل رسید دینے کے بھی احکام درج تھے مگر دفعہ ہذا مین نہین ہین۔ رسید نہ دینے یا غیر مکمل رسید دینے کے احکام ایک جدا دفعہ ۱۰ مین مندرج ہین۔ احکام دفعہ ۴۸۔ ایکٹ ۱۲ ۱۸۸۱ء رقم زر نقد پر محدود تھے۔ دفعہ ہذا مین پیداوار بہی شامل کردیا گیا ہے کیونکہ ممالک ہذا مین لگان بذریعہ زر نقد و بٹائی پیداوار دونون طرح لیا جاتا ہے۔ علاوہ برین دفعہ ہذا مین یہ الفاظ (یا کسی اور

ایکٹ یا قانون نافذ الوقت کے) اور الفاظ (اُسکا زمیندار) بڑھا دیئے گئے ہین -

یہ دفعہ صرف اُسی صورت سے متعلق ہوگی جبکہ جبراً لگان معینہ سے زاید کوئی رقم یا پیداوار وصول کیا جائے نہ اُس صورت مین جبکہ آسامی بخوشی کوئی رقم یا مقدار پیداوار اپنے زمیندار کو دے - ہر نالش متعلقہ دفعہ ہذا مین ایک تنقیح (اگر اس قسم کا عذر پیش ہو) یہ ضرور ہونا چاہیئے کہ آیا جو رقم یا پیداوار آسامی نے لگان مقررہ سے زائد دیا ہے وہ بجبر دیا یا بخوشی -

ہر آسامی خواہ وہ اصلی آسامی ہو یا شکمی بمقابلہ اپنے زمیندار کے بروئے دفعہ ہذا مجاز چارہ جوئی ہے -

اگر لگان معینہ بجبر وصول کیا جائے گا نہ کوئی رقم یا حصہ پیداوار زاید تو بھی دفعہ ہذا متعلق نہ ہوگی - اُس صورت کے لیئے دفعہ ۱۰۳ - ایکٹ ہذا مین احکام درج ہین اصل رقم زائد وصول شدہ کے علاوہ جو معاوضہ آسامی کو بروئے دفعہ ہذا دلایا جائے گا اُس کی مقدار عدالت مجوز کے اختیار تمیزی پر چھوڑی گئی ہے صرف یہ شرط ہے کہ رقم معاوضہ رقم زائد وصول کردہ زمیندار سے دوچند نہو -

زمیندار کے ایجنٹ کا منجانب اپنے آقا کے وصول کرنا وہی اثر رکھیگا جو خود زمیندار کا وصول کرنا رکھتا ہے - درباره اختیارات ایجنٹ دفعہ ۵ - ایکٹ ہذا اور اُسکی شرح ملاحظہ کیجیے -

لفظ (اپنے زمیندار) مین ہر وہ شخص داخل ہے جسکو آسامی مستوجب ادائے لگان ہے خواہ وہ زمیندار ہو یا مرتہن یا ٹھیکہ دار (اصل آسامی ٹھیکہ دہندہ بھی بمقابلہ ٹھیکہ دار (اگر ٹھیکہ دار نے رقم مقررہ کے علاوہ کچھ زاید رقم وصول کی گئی ہو) حسب دفعہ ہذا ذمہ دار واپسی رقم زاید وصول کردہ و ادار معاوضہ مجوزہ عدالت ہے -

اگر آسامی سے بذریعہ حبس بیجا یا تشدد کے کوئی رقم جو زاید از لگان ہو وصول کیجائے تو اُس صورت مین حسب دفعہ ۱۰۳ - ایکٹ ہذا وصول کنندہ مستوجب ادار زر معاوضہ تا مقدار دوسو روپیہ و سزائے فوجداری حسب قانون تعزیرات ہند ہوگا - یہ دفعہ صرف اُسی حالت مین متعلق ہوگی کہ اصلی رقم یا پیداوار سے زاید رقم یا پیداوار بذریعہ دھمکی یا باظہار اپنے اختیارات و حکومت کے جبراً لیجائے نہ بذریعہ تشدد یا حبس بیجا اگر آسامیان شکمی سے زمیندار زیادہ لگان جبراً وصول کرلے تو اصل کاشتکار کو یہ اختیار نہین ہے کہ زمیندار پر دعوےٰ واپسی رقم زاید و زر معاوضہ کا کرے یہ اختیار اُنہین اشخاص پر محدود ہے جن سے لگان زیادہ لیا گیا ہو

(مارٹن بنام ادہاسکل رپورٹ صدر دیوانی عدالت ۱۸۶۲ء صفحہ ۲۴۶)
معاوضہ کی اُستدعا تعداد کی بابتہ ہمیشہ ڈگری صادر نہ کرنی چاہیئے جو بیان کی گئی ہو بلکہ اصل تعداد
مقدمہ کی خاص حالات کی تحقیقات سے دریافت کرنا چاہیئے اور زرڈگری کسی صورت مین
اُس رقم سے جو جبراً لی گئی ہو دوچند سے زیادہ نہ ہونی چاہیئے (راش منی دیبی بنام رامی سا ہا فیصلجات
بموجب ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۵۹ء جلد ۲ صفحہ ۱۳۵)
آسامی مستحق واپسی رقم زاید کا جو اُس سے وصول کی گئی ہو ہے عدالت کو اختیار تجویزی محض تعین
مقدار معاوضہ کی نسبت ہے (ظہیر الدین محمد بنام دیبی پرشاد سنگھ بیکلی رپورٹر کلکتہ جلد ۱۳
صفحہ ۳۹۱)

دفعہ ۲۳ جب کسی عدالت کو کسی آسامی کا لگان مقرر کرنا ہو اگر یہ ثابت ہو جائے کہ رسم یا رواج مختص المقام ہے۔

لگان مقرر کرنے مین آسامی کی ذات وقسم کا لحاظ کیا جانا

(الف) اُس لگان کے مقرر کرنے مین جو آسامیون سے قابل ادا ہے ذات کا لحاظ کیا جاتا ہے۔ یا
(ب) کسی قسم کے اشخاص آراضی پر رعایتی شروح لگان پر قابض ہین۔
تو لگان بلحاظ ایسے رسم یا رواج کے مقرر کیا جائے گا۔ لیکن کسی صورت مین لگان اُس تعداد سے کم مقرر نہ ہوگا جو تعداد اُس کی جوت کی بابتہ قابل ادا مالگزاری آراضی مین اکابیس فیصد جوڑنے سے نکلے۔

شرح دفعہ ہذا بجائے دفعہ ۲۰۔ ایکٹ ۱۲ سنہ ۱۸۸۱ء کے ہے البتہ فقرہ آخر جدید ہے۔ منشاء دفعہ ہذا یہ ہے کہ اگر کسی مقام پر یہ رواج ہو کہ کسی خاص گروہ اشخاص کے ساتھ بوجہ ذات یا کسی اور سبب کے لگان مین رعایت کیجاتی ہو تو ایسے رواج پر وقت تقرر لگان کے لحاظ کیا جائے گا لیکن اگر رسم ورواج مقامی سے لگان کی تعداد سے جو اُس جوت پر بموجب پرتہ کے واجب الادا ہوتی ہو اُسمین اکابیس فیصدی جوڑنے سے بھی کم ہوتی ہو تو اُس حد تک رسم ورواج مذکور کی پابندی نہ کیجائے گی بلکہ تعداد مذکور تک لگان پہنچا دیا جائیگا مگر تعداد مذکور سے زیادہ لگان مقرر نہ کیا جائے گا۔

جواز رواج کے لیئے ضروری ہے ۱ وہ صریح وواضح ہو ۲ اُسپر ہمیشہ علانیہ عملدرآمد ہوتا رہا ہو ۳ غیر متنازعہ ہو ۴ لوگون کی یادداشت سے پہلے کا اُسکا وجود ہو ۵ معقول یعنی

(لالہ بنام ہیرا سنگھ انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۵۴۔ کنور سین بنام رمن انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۷ صفحہ ۸۷)

عموماً واجب العرض مین اندراجات نسبت رواج کے ہوتے ہین اور اگر اُسکی نسبت چند سال تک اعتراض نہ کیا گیا ہو تو یہ قیاس کرنا چاہیئے کہ وہ بادی النظری شہادت رواج کی ہے گو واجب العرض پر مطابق قانون کے دستخط نہ ہوئے ہون (رستم علی خان بنام عباسی بیگم ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۸۹۶ء صفحہ ۱۴۶)

عمدہ ثبوت رواج کا اُن صورتون کے بیان کرنے سے کہ جسمین اُسپر عملدرآمد ہوا ہو اور اس بات کی شہادت تحریری ہو کہ اُسکا نفاذ ہوا ہے حاصل ہوتا ہے (ہجمین رائے بنام اکبر خان انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۳۴۰)

رواج کا عمدہ ثبوت ڈگری قطعی ہے جو بربنا رواج مذکور صادر ہوئی ہو اگرچہ ڈگری مذکور مین فریقین وہی نہ رہے ہون جو مقدمہ حال مین ہین (گوردیال مل بنام چھانڈومل انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۰ صفحہ ۵۰۵)

دستور یا رواج مقام کا ثابت ہونا ضرور ہے محض خاندان کا دستور کافی نہین ہے (بھولو وغیرہ بنام زور آور لیگل ریمبرنسر جلد ۲ صفحہ ۲ ۔ فیصلجات بورڈ و منتخب فیصلجات بورڈ مال ۱۸۶۸ء صفحہ ۶۲)

لفظ رسم و رواج مستعملہ دفعہ ہذا کسی خاص خاندان یا شخص سے بوجہ قرابت یا کسی دیگر تعلق کے متعلق نہین ہے ۔ رسم و رواج سے وہ رسم و رواج مراد ہے جو اُس مختص مقام پر عام طور سے رواج پذیر ہو۔

رعایتی لگان قایم کرنے مین یہ تحقیق ہونا چاہیئے کہ آیا وہ آسامی ایسی خاص قسم کی ہی یا نہین جو بموجب رواج کے رعایتی شرح لگان پر قابض ہے ۔ بہت عرصہ تک شرح رعایتی پر قابض رہنے سے یہ حق آسامی کو حاصل نہین ہو جاتا کہ وہ آیندہ بھی اُسی شرح پر قابض رہے (رام نراین سنگھ بنام کابشر رپورٹ صدر دیوانی عدالت آگرہ ۱۸۶۱ء صفحہ ۶۴۲)

جب عدالت مال کارروائی اضافہ لگان مین یہ تجویز کرے کہ مدعا علیہ رعایتی آسامی ہے اور بشرح رعایتی قابض رہنے کا مستحق ہے تو اُس کو آسامی ساقط الملکیت قرار دینا نہ چاہیئے بلکہ اُس شرح لگان کو متحقق اور متعلق کرنا چاہیئے جو آسامیان رعایتی فی الواقع اُس مقام مین

ادا کرتی ہون (گجادہر رائے بنام راجہ شہنو نراین سنگہ لیگل ریممبرنسر جلد ۲ صفحہ ۱۱ فیصلجات بورڈ و منتخب فیصلجات بورڈ ۱۸۶۱ء صفحہ ۱۶)

وجود رواج اُس فریق کو ثابت کرنا چاہیئے جو اُسکو بیان کرے -

دفعات ۳۲ ضمن ۴ و ۴۸ و ۴۹ قانون شہادت ہند ایکٹ ۱ سنہ ۱۸۷۲ء دربارہ ثبوت رواج لایق لحاظ ہین -

اضافہ یا تخفیف کی بابت نالشین کس وقت دایر کیجانی چاہیئین

دفعہ ۳۸ لازم ہے کہ کل نالشین واسطے اضافہ یا تخفیف لگان کے ماہ جون کی تیسوین تاریخ اور ماہ اکتوبر کی پہلی تاریخ کے درمیان دایر کیجاوین -

شرح یہ دفعہ بجائے فقرہ اول دفعہ ۱۹ - ایکٹ ۱۲ سنہ ۱۸۸۱ء کے ہے بروے دفعہ مذکور درخواست بابت اضافہ و تخفیف لگان ۳۱ اگست یا اُس سے پیشتر کسی وقت پیش ہوسکتی نہین مگر اب یکم جولائی سے ۳۰ ستمبر تک زمانہ رجوع نالشات اضافہ و تخفیف لگان مقرر کیا گیا ہے -

ایسی نالشون کی ڈگریان کس وقت سے نفاذ پذیر ہونگی

دفعہ ۳۹ ڈگری واسطے اضافہ یا تخفیف کے اُس ماہ جولائی کی پہلی تاریخ سے نفاذ پذیر ہوگی جو اُس ڈگری کی تاریخ کی عین یا بعد واقع ہو سوائے اُس صورت کے کہ کسی وجہ سے جو قلمبند کیجانی چاہیئے عدالت یہ حکم دینا مناسب سمجھے کہ وہ کسی تاریخ ما قبل سے نفاذ پذیر ہوگی -

شرح یہ دفعہ بجائے فقرہ ۲ - دفعہ ۱۹ - ایکٹ ۱۲ سنہ ۱۸۸۱ء کے ہے بروئے دفعہ ہذا عدالت ڈگری اضافہ یا تخفیف لگان مین تاریخ مابعد مقرر کرنے کی مجاز نہین ہے البتہ وہ وجوہ کافی کے سبب بشرط اُسکو لکھنا ضروری ہین پہلے کی کوئی تاریخ مقرر کرسکتی ہے -

ڈگری مصدرہ بروئے دفعہ ہذا کا نفاذ عموماً اُس ماہ جولائی کی پہلی تاریخ سے ہوگا جو بعد ڈگری واقع ہو - یہ ڈگری بابتہ اُس سال کے منصور نہ ہوگی کہ جس سال مین وہ صادر ہوئی ہے -

زمانہ ماقبل سے ڈگری کے موثر کرنے کا اختیار تمیزی ظاہرا عدالت اُس حالت مین استعمال کریگی جبکہ قطعی ڈگری صادر ہونے تک دوران نالش بوجہ اپیل یا کسی دوسرے سبب کے زیادہ ہوجائے - قبل سے مراد وہ زمانہ نہین ہے جو رجوع نالش سے پیشتر گذر گیا ہو -

آسامیان بشرح معین

آسامیان بشرح معین کی لگان مین اضافہ و تخفیف -

دفعہ ۴۰ (۱) زمیندار کو جائز ہے کہ آسامی بشرح معین کے اضافہ کے واسطے نالش

صرف اس بناپر کرے کہ ایسی آسامی کی جوت کی آراضی کا رقبہ بوجہ دریابرآمد کے یا بوجہ اسکے کہ اُس آسامی نے زمین دبائی ہے بڑھ گیا ہے۔

(۲) آسامی بشرح معیّن کو جائز ہے کہ اپنے لگان مین تخفیف کے واسطے نالش صرف اس بناپر دائر کرے کہ اُس کی جوت کی آراضی کا رقبہ بوجہ دریابرد کے یا کسی غرض یا نفع خلایق کے کسی کام کے واسطے زمین کے لیجانے کی وجہ سے گھٹ گیا ہے۔

شرح یہ دفعہ قریب قریب ہم مضمون دفعات ۱۱ و ۱۱۱ - ایکٹ ۱۲ سنہ ۱۸۸۱ء کے ہے - دفعہ ۱۸ مذکور اور دفعہ ہذا مین یہ فرق ہے کہ دفعہ ۱۸ مین بعد الفاظ "دریابرآمد" کے الفاظ (یا اور سبب) استعمال کیئے گئے تھے - دفعہ ہذا کے فقرہ اول مین بعد الفاظ (دریابرآمد) کے ایک خاص صورت یعنے (آسامی کا زمین دبالینا) قرار دی گئی ہے - اسی طرح فقرہ ۲ دفعہ ہذا مین بجائے الفاظ (یا اور وجہ کے) متذکرہ فقرہ ۲ دفعہ ۱۸ - ایکٹ ۱۲ سنہ ۱۸۸۱ء کے الفاظ (یا کسی سرکاری غرض یا نفع خلایق کے کسی کام کے واسطے زمین کے لیئے جانے کی وجہ سے) درج کرکے مطلب دفعہ ہذا صاف کردیا گیا۔

یہ دفعہ آسامیان حقداران قبضہ مستقل سے متعلق نہین ہے۔ آسامیان حقداران قبضہ مستقل کی نسبت قانون ۱۱ سنہ ۱۸۲۵ء کے احکام کے مطابق عملدرآمد کیا جاتا ہے۔

اگر کوئی آسامی بشرح معیّن اپنے زمیندار کی کوئی آراضی دباکر شامل اپنی جوت کے کرلے تو زمیندار کو بمقابلہ اُسکے تین چارہ کار ہین۔

۱ نسبت دبائی ہوئی آراضی کے دعوے مداخلت دیوانی مین کرے ۲ عدالت مال مین بموجب دفعہ ۴۳ - ایکٹ ہذا دعوے لگان دائر کرے ۳ بروئے دفعہ ہذا نالش اضافہ لگان کرے۔

صورت دوم مین بعد ادائے لگان قابض کو حیثیت آسامی غیر دخیلکار حسب احکام ایکٹ ہذا نسبت آراضی مذکور پیدا ہوجائے گی اور صورت سیوم مین بعد ڈگری اضافہ لگان نسبت آراضی مذکور اُسکو استحقاق بشرح معیّن حاصل ہوجائے گا اور دبایا ہوا رقبہ آراضی کا ایک جزو رقبہ کاشت بشرح معیّن سمجھا جائے گا۔

نالش بقایا لگان مین عذر تخفیف بربنا کمی رقبہ جوت آسامی نہین کرسکتا اُس کو نالش

تخفیف لگان جداگانہ دائر کرنی چاہیئے۔ اسی طرح زمیندار بھی دعوے لگان بشرح اضافہ
بربنا بڑھ جانے رقبہ جوت آسامی جبتک کہ حسب دفعہ ہذا ڈگری حاصل نہ کرلے نہین
کرسکتا ہے (رادہا پرشاد بنام بلدیو مصر ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۸۹۳ء صفحہ ۲۹ وشنبو مندر
نراین دت بنام روپن کرشن دت ویکلی نوٹس کلکتہ سنہ ۱۹۰۱ء صفحہ ۱۰۷)

جب ایک مرتبہ تجویز ہوجائے کہ لگان قابل اضافہ نہین ہے تو اُس وجہ پر دوبارہ دعوے
اضافہ لگان نہین ہوسکتا (نعمت خان بنام بہادر ولد یہ انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۳۱۹

لفظ زمیندار مین ایک یا چند زمیندار مشترک اور لفظ آسامی مین ایک یا چند آسامی مشترک
داخل ہین کیونکہ الفاظ صیغہ واحد مین الفاظ صیغہ جمع بھی شامل ہین (دفعہ ۱۳ ضمن ۲ ایکٹ ۱
۱۸۹۷ء)

اگر چند مشترک زمیندار ہون تو منجملہ اُن کے ایک بغیر شامل کیئے ہوئے اپنے دیگر شرکا کی
نالش اضافہ لگان دائر نہین کرسکتا اور نہ کسی ایک کو منجملہ شرکا یہ اختیار حاصل ہے کہ اپنا
حصہ معیّن کرکے دعوے اضافہ لگان آسامی پر کرے۔ (درگا پرشاد بنام جے نرائن انڈین لارپورٹ
کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۹۶ وکبیر الدین بنام محمد حسین ہائی کورٹ رپورٹ الہ آباد ۱۸۷۰ء صفحہ ۳۸۴)
مگر جب بذریعہ بٹوارہ ملکیت تقسیم ہوجائے تو ایک حصہ دار جدا شدہ دعوے اضافہ
لگان بابتہ اپنے حصہ آراضی منقسمہ کے تنہا دائر کرسکتا ہے ایسی صورت مین جملہ مالکان
محال سابق کا فریق مقدمہ ہونا ضروری نہین ہے (ہیم چندر چودہری بنام کالی پرشن بہادر
انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۶ صفحہ ۸۳۲)

بمقدمہ سردار سنگھ بنام بھوپ سنگھ نمبر ۱ سنہ ۱۸۹۷ء مطبوعہ بورڈ سیلیکٹڈ ڈسیشن سنہ ۱۸۹۹ء صفحہ ۳۲
بورڈ مال ممالک مغربی وشمالی واودھ نے تجویز کیا ہے کہ محالات مشترکہ مین نمبردار قایم مقام
جملہ شرکایان محال ہوتا ہے وہ درخواست تقرر لگان کاشتکار ساقط الملکیت بغیر شریک
کرنے دیگر حصہ داران کے تنہا کرسکتا ہے اسی اصول پر ممالک ہذا مین نمبردار تنہا مجاز دعوے
اضافہ لگان ہے اور تخفیف لگان بھی تنہا اُس کے مقابلہ مین ہوسکتی ہے۔ جو تجویز اضافہ
یا تخفیف لگان بمقابلہ نمبردار صادر ہو اُسکے پابند جملہ شرکایان محال ہونگے۔

اگر منجملہ چند زمینداران مشترک کے جبکہ کوئی نمبردار نہ ہو کوئی شخص شامل نالش بحیثیت مدعی
ہونا پسند نہ کرے تو وہ بحیثیت مدعاعلیہ فریق نالش بنایا جائے گا اور بقیہ اشخاص دعوی

اضافہ لگان اپنے اور نیز اُسکے فایدہ کے لیئے دائر کر سکتے ہین (دفعات ۳۰ و ۳۲ - ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۹۲ع)
بغیر اسکے کہ کارروائی تخفیف لگان حسب قاعدہ قانون کیجایے ذمہ داری لگان کی اُسوقت بھی
قایم رہتی ہے کہ جب کوئی جزو آراضی غرق ہوجائے (کرپال رائے بنام رادہا پرشاد مصر بنگلی
نوٹس سنہ ۱۸۸۳ع صفحہ ۱۴)
کسی سرکاری غرض یا نفع خلایق کے کسی کام کے واسطے زمین لیئے جانے سے یہ مراد ہے کہ
حسب ایکٹ حصول آراضی وہ آراضی لیگئی ہو اگر یہ صورت نہ ہوگی تو بہت وقتین پیش آئینگی
زمینداروں کو صریح نقصان اور کاشتکاروں کو صریح فایدہ حاصل ہوگا۔ مثلاً کوئی کاشتکار
اپنی آراضی کاشت کا کوئی جزو معاوضہ زر کثیر لیکر واسطے تعمیر شفاخانہ یا مدرسہ یا کسی دوسری
اسی قسم کے کام کے لیئے دیدے اور پھر مستدعی تخفیف لگان ہو تو ایسی حالت مین
زمیندار صریح خسارہ مین رہیگا اور یہ منشار قانون نہین ہے۔
نالش اضافہ لگان یا تخفیف لگان حسب دفعہ ہذا بحضور مہتمم حصہ ضلع یا بحالت عدم موجودگی
مہتمم حصہ ضلع بحضور صاحب کلکٹر ضلع دایر ہوگی (دفعہ ۱۷۴ (ب)) تصفیہ اُسکا اسسٹنٹ
کلکٹر درجہ اول یا کلکٹر ضلع کریگا۔ (دفعات ۱۷۲ و ۱۷۳) فیصلہ اسسٹنٹ کلکٹر یا کلکٹر ضلع کا
اپیل بحضور کمشنر قسمت تاریخ فیصلہ سے ۶۰ یوم کے اندر (دفعات ۱۷۹ و ۱۸۰ فقرہ (ا) وضمیمہ
چہارم مدہ ۵۳) اور اپیل ثانی بنار اضی فیصلہ کمشنر بحضور بورڈ تاریخ فیصلہ کمشنر سے ۹۰ یوم کے اندر
حسب دفعہ ۱۸۱ ومدہ ۵ ضمیمہ چہارم ایکٹ ہذا ہو سکتا ہے۔
بابتہ تجویز ثانی ونگرانی دفعات ۱۸۳ - ۱۸۴ و ۱۸۵ - ایکٹ ہذا ملاحظہ طلب ہین۔
رسوم عرضی نالش اضافہ یا تخفیف لگان اُس تعداد زر لگان پر واجب الاخذ ہوگی جو تاریخ
گذرنے عرضی نالش کے سال ماقبل کی بابتہ اُس آراضی سے واجب الادا ہو جس سے مقدمہ
متعلق ہے (دفعہ ۷ ضمن ۱۱ حرف (ب) و (د) ایکٹ ۷ سنہ ۱۸۷۰ع) بروئے دفعہ ۲ - ایکٹ
ہذا حق آسامی بشرح معین کا قابل انتقال ہے لہذا احکام دفعہ ہذا دربارہ اضافہ و تخفیف
لگان آسامی بشرح معین کی منتقل الیہ سے خواہ وہ بذریعہ انتقال خانگی حقدار ہوا ہو یا بذریعہ
خرید نیلام اُسی طرح متعلق ہین جیسے کہ آسامی بشرح معین سے (کالی پرسنو رائے بنام
دھناجی گھوش انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۶۲۵)

آسامیان ساقط الملکیت اور آسامیان دخلکار

اضافہ یا تخفیف کی نسبت احکام

دفعہ ۴۲ (۱) آسامی ساقط الملکیت یا آسامی دخیلکار کا لگان قابل اضافہ یا تخفیف صرف
(الف) بذریعہ اقرارنامہ رجسٹری شدہ کے۔ یا
(ب) بذریعہ ڈگری یا حکم عدالت مال کے۔ ہوگا
اور جب اُسمین اس طرح اضافہ یا تخفیف ہوجائے تو قبل اسکے اور بجز اسکے کہ۔
(ج) دس برس کی یا ایسی اور زیادہ مدت جس کی نسبت باہم اقرار ہوا ہو یا ڈگری یا حکم صادر ہوا ہو گذر جائے۔ یا
(د) محال کی تشخیص جمع کی۔ قبل منظوری کے۔ نظر ثانی بحکم لوکل گورنمنٹ ہوجائے۔ یا
(ہ) اُس رقبہ مقامی کی جسمین محال واقع ہو میعاد بندوبست ختم ہوجائے۔
وہ پھر قابل اضافہ یا تخفیف کے نہ ہوگا۔ الا
(و) بربنا روجوہ مندرجہ فقرہ ہائے (ب) و (ج) و (د) و (ہ) دفعہ ۲۴ کے یا فقرہ ہائے (ج) و (د) و (و) و (ز) دفعہ ۳۴ کے جیسی کہ صورت ہو۔ یا

ایکٹ نمبر ۸ ۱۸۷۳ء

(ز) اُس طور پر جسکی نسبت اقطاع شمالی ہند کی نہرون اور پانی کی نکاس کے ایکٹ مصدرہ ۱۸۷۳ء کی دفعات ۱۱ و ۱۲ مین حکم ہے۔
(۲) جب لگان مین بیشی یا کمی صرف بوجہ بیشی یا کمی رقبہ کے بموجب فقرہ (ج یا فقرہ (ہ) دفعہ ۲۴ یا فقرہ (د) یا فقرہ (ز) دفعہ ۳۴ کے کی گئی ہو تو دس برس کی مدت مذکور کے محسوب کرنے مین ایسی بیشی یا کمی کا لحاظ نہین کیا جائیگا۔
(۳) وہ میعاد جس کے واسطے آسامی ساقط الملکیت یا آسامی دخیلکار کا لگان بذریعہ ڈگری یا حکم عدالت مال کے مقرر کیا جائے گا۔ دس برس سے کم نہ ہوگی۔ مگر دس برس سے زیادہ کوئی میعاد اس طرح مقرر نہ کیجائے گی الا برضامندی فریقین کے۔

شرح دفعہ ہذ اور دفعات ۲۴ و ۳۴ بجائے دفعات ۱۲ لغایۃ ۱۷ و ۲۲۔ ایکٹ ۱۲ ۱۸۸۱ء کے ہین۔ اضافہ یا تخفیف لگان ۱ بذریعہ اقرارنامہ تحریری رجسٹری شدہ کے جسمین رجسٹری شدہ بروئے احکام ایکٹ ۳ ۱۸۷۷ء و مصدقہ حسب دفعہ ۹۰۔ ایکٹ ہذا دونون داخل ہین ۲ بذریعہ ڈگری یا حکم عدالت مال کے ہوسکتا ہے ۔ ڈگری سے ڈگری اضافہ یا تخفیف لگان بروئے احکام ایکٹ ہذا اور حکم عدالت مال سے حکم مہتمم بندوبست حسب دفعہ ۸۷۔ ایکٹ مال گزاری آراضی ۱۹۰۱ء مراد ہے۔

ہر اقرارنامہ اضافہ یا تخفیف لگان پر بلالحاظ احکام دفعہ ۱۷ - ایکٹ ۳ سنہ ۱۸۷۷ء رجسٹری لازمی ہے

نمبر ۱ سنہ ۱۸۹۹ء

اقرارنامہ اضافہ لگان کا رسوم اسٹامپ بنفاذ اختیارات مفوضہ دفعہ ۹ (الف) ایکٹ اسٹامپ ہند سنہ ۱۸۹۹ء جناب نواب گورنر جنرل بہادر ہند باجلاس کونسل نے معاف کردیا ہے (اشتہار گورنمنٹ ہند نمبر ۹۵ مورخہ ۱۷ - فروری سنہ ۱۸۹۹ء)

اقرار مندرجہ قبولیت نسبت اداکرنے ایک خاص تعداد لگان کے جو باہم فریقین کے بتصفیہ اُن اختلافات کے جو مابین اُنکی نسبت اس امر کے تھے کہ تعداد و قسم لگان کیا ہے اور آیندہ منازعت سے بچنے کے لیئے ہو ایک اقرار اضافہ لگان نہیں ہے (شیو سہائی پانڈے بنام رام رچپارائے انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۸ صفحہ ۳۳)

دفعہ ہذا کے ساتھ دفعات ۲۲ و ۳۴ و ۹۴ و ۵۵ و ۴۹ ۱- ایکٹ ہذا و دفعات ۳۶ و ۸۷ و ۹۴ و ۹۶ - ایکٹ مالگزاری ۳ سنہ ۱۹۰۱ء ملاحظہ طلب ہین -

اگر بروئے اقرار باہمی کوئی مدت جو دس برس یا دس برس سے زیادہ کی قرار پائی ہو تو اُس مدت تک لگان قابل اضافہ یا تخفیف کے نہ ہوگا - الاجبکہ کوئی صورت دفعہ ۴۹ - ایکٹ ہذا کی واقع ہو - اگر معاہدہ کم از دس سال بابتہ اضافہ یا تخفیف ہوا ہو تو وہ مدت قابل لحاظ نہ ہوگی اور دس برس میعاد سمجھی جائے گی - الااگر کوئی معاہدہ درمیان آسامی و زمیندار کے کسی مدت معین کی بابتہ نہ ہو یا جس مدت معیّن کی بابتہ ہو وہ گذر گئی ہو تو بصورت متعلق ہونے احکام دفعہ ۲۴ کے اگر وہ آسامی ساقط الملکیت ہے یا بصورت متعلق ہونے احکام دفعہ ۳۴ کے اگر وہ آسامی دخیلکار ہے نالش اضافہ یا تخفیف لگان کی دایر ہو سکتی ہے اور جو لگان بروئے دفعہ ہذا عدالت سے طے کردیا جائے تو وہ دس برس تک قابل اضافہ یا تخفیف کے نہ ہوگا بشرطیکہ فریقین نے کوئی معاہدہ بابتہ مدت زاید از دس سال نہ کرلیا ہو اگر فریقین نے معاہدہ دس سال سے زاید مدت کی بابتہ کرلیا ہو اور بموجب اُس معاہدہ کے عدالت ڈگری صادر کرے تو میعاد مندرجہ ڈگری تک نالش اضافہ یا تخفیف لگان کے نہیں ہو سکیگی - ڈگری یا حکم عدالت کی پابندی اُس صورت مین نہ ہوگی جبکہ دفعہ ہذا کے جزو (و) یا (ہ) کے احکام متعلق ہوتے ہوں - علاوہ برین جس مدت کے واسطے آسامی و زمیندار نے معاہدہ کیا ہو یا جس مدت کے واسطے ڈگری یا حکم عدالت سے لگان طے کیا گیا ہو اُس کے مابین بھی اُس صورت مین اضافہ یا تخفیف کی نالش ہو سکتی ہے جبکہ

دفعہ ہذا کے جزو (و) کے احکام متعلق ہوتے ہون - باوجودیکہ جزو (ج) یا (د) یا (ہ) دفعہ ہذا
کے احکام متعلق نہ ہوتے ہون -

اگر بعد نفاذ ایکٹ ہذا کے کوئی آسامی ساقط الملکیت ہوجائیگا تو اُسکے لگان کا تقرر بموجب احکام
دفعہ ۳۶ - ایکٹ مالگزاری ۱۹۰۱ء کے کیا جائیگا اور جو لگان حسب دفعہ مذکور مقرر ہوجائے وہ
دس سال تک قابل اضافہ یا تخفیف کے نہ ہوگا - الا بموجب دفعہ ۷، ۸ - ایکٹ مالگزاری ۱۹۰۱ء
وجزو (و) دفعہ ہذا -

دفعہ ۳۶ - ایکٹ مالگزاری ۱۹۰۱ء ذیل دفعہ ۱۰ - ایکٹ ہذا ملاحظہ کیجیئے -

معاہدہ جو بابتہ اضافہ لگان مابین زمیندار و آسامی ہوا ہو اُسکے فریقین پابند ہونگے (دیو جیت
بنام بھگونت ہائی کورٹ رپورٹ ممالک مغربی وشمالی جلد ۶ صفحہ ۳۷۳ و شب سنگھ بنام بھوپ سنگھ
ہائی کورٹ رپورٹ ممالک مغربی وشمالی جلد ۳ صفحہ ۳۰۳)

شرط عدم اختیار اضافہ لگان مندرجہ واجب العرض پر اگر زمیندار نے دستخط رضامندی کر دیئے
ہون تو اُس شرط کا زمیندار پابند ہوگا - (جیالی رام بنام محمود علی خان ہائی کورٹ رپورٹ ممالک
مغربی وشمالی جلد ۱ صفحہ ۶۲ و جیون شاہ بنام دیبی داس منفصلہ ۴ جنوری ۱۸۶۹ء ہائی کورٹ
رپورٹ الہ آباد ۱۸۶۹ء صفحہ ۸)

مقدمات اضافہ لگان مین بار ثبوت وجوہات اضافہ لگان بذمہ زمیندار ہے (غلام علی بنام
گوپال ٹھاکر ویکلی رپورٹر کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۶۵)

دفعات ۱۱ و ۱۲ - ایکٹ ۸ ۱۸۷۳ء متذکرہ فقرہ (ز) دفعہ ہذا یہ ہین -

دفعہ ۱۱ ایکٹ ۸ ۱۸۷۳ء

ہر آسامی جو از روئے پٹہ غیر منقضی المیعاد کے قابض ہو یا حق دخیلکاری رکھتی ہو اگر کسی آراضی مین
بوقت مسدودی یا کمی پانی کی آمد کی جسکی بابتہ زر معاوضہ کا دینا بموجب دفعہ ۸ کے تجویز کیا جا دخل
رکھتی ہو مجاز ہی کہ اُس زر لگان کی تخفیف کا جو آراضی مذکور کی بابتہ پیشتر اُس سے واجب الادا تھا
اس بنا پر دعوے کرے کہ اس تخلل سے اُس کی آراضی مقبوضہ کی مالیت گھٹ جاتی ہی

دفعہ ۱۲ ایکٹ ۸ ۱۸۷۳ء

(دفعہ ۱۱) اگر پانی کی آمد جس سے مالیت ویسی آراضی مقبوضہ کی زیادہ ہوتی ہو - من بعد آراضی مذکور مین
نہر جاری کیجائے - تو جائز ہی کہ ویسی آراضی کی اُس مالیت کی بابتہ جو کہ اُس پانی کی آمد کے پھر
جاری ہونے سے بڑھ گئی ہو لگان ذمگی آسامی اُسقدر اضافہ کیا جائے جو تخفیف سے عین
پہلے کی تعداد سے زیادہ نہ ہو

ویسا اضافہ صرف بابتہ مکرر جاری ہوجانے پانی کی آبرسی کیا جائے گا اور اگر کسی وجوہ سے وہ آسامی اضافہ لگان کی مستوجب ہو تو اُس سے کچھ واسطہ نہ رکھیگا۔

دفعہ ۷۸ ایکٹ سنہ ۱۹۰۱ء

مضمون دفعہ ۷۸ - ایکٹ مال گزاری ۳ سنہ ۱۹۰۱ء حسب ذیل ہی۔

(۱) زمیندار یا آسامی ساقط الملکیت یا آسامی دخیلکار کی درخواست پر مہتمم بند و بست کو لازم ہی اور نیز اپنی تحریک پر اختیار ہے کہ ایسی آسامیون کا لگان واجب الادا خواہ بطور اضافہ یا تخفیف یا اور طور پر تجویز و مقرر کرے۔

(۲) ایسی لگانون کے مقرر کرنے مین مہتمم بند و بست امور ذیل پر لحاظ کرے گا۔

(الف) درصورت آسامیان ساقط الملکیت کے احکام دفعہ ۱۰ - ایکٹ قبضہ آراضی متعلقہ ممالک مغربی وشمالی سنہ ۱۹۰۱ء یا دفعہ ۷ (الف) ایکٹ لگان ملک اودہ سنہ ۱۸۸۶ء کا جیسی کہ صورت ہو۔

(ب) درصورت آسامیان دخیلکار کے

(۱) احکام ایکٹ قبضہ آراضی ممالک مغربی وشمالی سنہ ۱۹۰۱ء یا ایکٹ لگان ملک اودہ سنہ ۱۸۸۶ء کا جیسی کہ صورت ہو۔ واسطے اضافہ یا تخفیف کرنے ایسے لگان کے - یا

(۲) بمنظوری یا قبل لوکل گورنمنٹ کی لگان کی اُن شرحون کا جو بورڈ دلنے بوقت صدور احکام رپورٹ مرسلہ حسب دفعہ ۶۳ پر ویسی ہی قسم اور اُسی طرح کے فواید کی آراضی کے لیئے منظور کی ہون جو اُس حلقہ مین ہو جسمین آسامی متعلقہ کی جوت واقع ہے یا لگان کی اُن خاص شرحون کا اگر کوئی ہون جو اُس محال کی تشخیص مال گزاری کے لیئے جسمین کہ ایسی جوت واقع ہے کام مین لائی گئی ہون۔

مگر شرط یہ ہے کہ جب یہ امر ثابت ہو کہ کسی رسم یا رواج مختص المقام کے مطابق۔

(۱) آسامیون کی لگان واجب الادا کے تجویز کرنے مین قومیت کا لحاظ کیا جاتا ہی۔ یا

(۲) کسی قسم کے اشخاص آراضی پر بشرح لگان رعایتی کے قابض ہین۔

تو لگان بلحاظ ایسی رسم یا رواج کے مقرر کیا جائے گا مگر نہ اسقدر کہ وہ کسی صورت مین جوت مذکور کی مال گزاری واجب الادا اور اُسپر بیس فیصدی زاید (کی میزان) سے کم ہو۔

آسامیان ساقط الملکیت کی لگان مین اضافہ کننده

دفعہ ۴۲ (۱) کسی آسامی ساقط الملکیت کے زمیندار کو جائز ہے کہ اضافہ لگان کے واسطے نالش وجوہ مندرجہ ذیل مین سے ایک یا زیادہ وجوہ کی بنا پر۔ اور نہ کسی اور

وجوہ کی بنا پر کرے۔

(الف) یہ کہ وہ شرح لگان جو آسامی مذکور ادا کرتا ہے بہ نسبت اُس شرح لگان کے فی روپیہ چار آنہ سے زیادہ کم ہے جو عموماً آسامیان غیر دخیلکار سے قرب وجوار کی ویسی ہی قسم اور اُسی طرح کے فایدون کی آراضی کی بابتہ قابل ادا ہے۔ یا

(ب) یہ کہ اُس آراضی کی قوت پیداوار جو آسامی مذکور کے قبضہ مین ہے بوجہ ایسی ترقی حیثیت آراضی کے جو لگان موجودہ کے قایم رہنے کی مدت کے اندر کی گئی۔ آسامی کی محنت یا صرف کے سوائے اور طرح پر بڑھگئی ہے۔ یا

(ج) یہ کہ آسامی کی جوت کا رقبہ بوجہ دریابرآمد کے یا بوجہ اس کے کہ اُس آسامی نے زمین دبالی ہے بڑھ گیا ہے۔

(۲) کسی ایسی آسامی کو جائز ہے کہ تخفیف لگان کے واسطے نالش ایک یا دونون وجوہ مندرجہ ذیل کی بنا پر۔ اور نہ کسی اور وجوہ کی بنا پر کرے

(د) یہ کہ اُس آراضی کی قوت پیداوار جو اُس آسامی کے قبضہ مین ہے لگان موجودہ کے قایم رہنے کی مدت کے اندر کسی ایسی وجہ سے جو اُس کے اختیار سے باہر تھی گھٹ گئی ہی۔ یا

(ہ) یہ کہ اُس کی جوت کا رقبہ بوجہ دریابرد کے یا زمین دبالیجانے کے یا کسی سرکاری غرض یا نفع خلایق کے کسی کام کے واسطے زمین کے لیئے جانے کی وجہ سے گھٹ گیا ہی

شرح یہ دفعہ صرف آسامیان ساقط الملکیت کے متعلق ہے نہ آسامیان شرح معین یا دخیلکار سے۔

دفعہ ہذا مین اضافہ لگان کے تین سبب اور تخفیف لگان کے دو سبب بیان کیئے گئے ہین۔ انہین اسباب کے پیدا ہونے پر اضافہ و تخفیف ہو سکتا ہے نہ کسی دوسرے سبب سے بار ثبوت اس امر کا کہ مقدمہ مطابق ان احکام قانون کے ہے جسکی رو سے اضافہ ہو سکتا ہے بذمہ مدعی زمیندار ہے (بجوبن چند رسوامی بنام رامدیال ویکلی رپورٹر کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۵۵)

حکم اضافہ کا محض اس وجہ کی بنا پر دیا جا سکتا ہے جسکی بنا پر دعوے کیا گیا ہے گو مدعی کو نہایت سختی کے ساتھ اُسی بیانات پر محدود نہ رکھنا چاہیئے تاہم ایک حد تک اُسکے مقدمہ کی تجویز برہنا انہین وجوہ کے کرنی چاہیئے جو اُس نے اپنے عرضی دعوے مین تحریر کیئے ہون۔ (رگھومالی بنام سروپ بھٹ ویکلی رپورٹر کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۶۰)

اگر کوئی سبب منجملہ اسباب اضافہ لگان متذکرہ دفعہ ہذا پیدا نہ ہوا ہو تو محض اس بنا پر کہ آراضی مقبوضہ کاشتکار متحمل اضافہ لگان ہو سکتی ہے اضافہ نہیں ہو سکتا (جان علی بنام جان علی ویکلی رپورٹر کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۱۴۹)

یہ امر کہ کسی دوسرے حصہ دار کی ڈگری بابتہ اضافہ لگان اُسی قسم کی آراضی کے ہو چکی ہے وجہ اضافہ لگان نہیں ہے (کالی کانت چودھری بنام بھوبیشری چودھرائن ویکلی رپورٹر کلکتہ جلد ۲۲ صفحہ ۴۱۶)

یہ امر کہ آراضی قابل اضافہ لگان ہے اور ڈگری مناسب طور پر بسنبت اضافہ لگان کے صادر ہو سکتی ہے وجہ کافی اضافہ لگان نہیں ہے (شیو پرشاد بنام سید احمد منتخب فیصلجات بورڈ مال ۱۸۸۵-۸۶ء صفحہ ۱۶)

لفظ (کسی آسامی ساقط الملکیت) میں ایک یا چند آسامی اور لفظ (زمیندار) میں ایک یا چند زمیندار شامل ہیں۔ نالشات اضافہ یا تخفیف لگان میں جملہ آسامیان و زمینداران کا فریق مقدمہ ہونا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ مگر محالات مشترکہ میں نمبردار جو قایم مقام جملہ شرکایان محال ہوتا ہے درخواست تقرر لگان کاشتکار ساقط الملکیت بغیر شریک کرنے دیگر حصہ داران کی کر سکتا ہے (سردار سنگھ بنام بھوپ سنگھ نمبر ۱۶ ۱۸۹۵ء قابل نمبر ۴۸، ۱۸۹۷ء مطبوعہ بورڈ سیلیکٹڈ ڈسیشن ۱۸۹۶ء صفحہ ۳۲۲ انگریزی) اسی اصول پر نالش اضافہ لگان تنہا نمبردار کرنے کا مجاز ہے اور تخفیف لگان بھی تنہا اُس کے مقابلہ میں ہو سکتی ہے۔ گو بمقدمہ سعید الدین بنام محمد حسین ہائی کورٹ الہ آباد نے ۳۰ نومبر ۱۸۸۰ء کو یہ طے کیا تھا کہ تنہا ایک حصہ دار دعوے اضافہ لگان نہیں کر سکتا اور ایسا ہی مقدمہ درگا پرشاد بنام جے نراین انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۹۶ میں تجویز ہوا ہے۔

جب بذریعہ بٹوارہ حقیت تقسیم ہو جائے تو ہر ایک مالک محال دعوے اضافہ لگان تنہا کر سکتا ہے ایسی صورت میں جملہ مالکان محال سابق کا فریق مقدمہ ہونا غیر ضروری ہے۔ (رہیم چند رچودھری بنام کالی پرشن سہائے انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۶ صفحہ ۸۳۲)

لفظ عموماً سے مراد وہ لگان مراد ہے جو اکثر آسامیان قرب و جوار ادا کرتی ہوں (سادھو سنگھ بنام رام انوگرہ لال ویکلی رپورٹر کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۸۳)

قرب و جوار سے وہ آراضی مراد ہے جو ہم سرحد یا قریب تر ہو (بیجامل بنام امراؤ سنگھ ہائی کورٹ

رپورٹ الہ آباد ۱۸۶۹ء صفحہ ۲۴)
جب کئی قسم کی آراضی کاشت رعیت مین ہو تو ہر قسم کا مقابلہ اُسی قسم کی آراضی قرب وجوار سے کیا جائے گا (مٹھولال بنام سیتارام ہائی کورٹ رپورٹ الہ آباد ۱۸۶۶ء صفحہ ۴)

قرب وجوار کی آراضی کے لیئے یہ ضرور نہین ہے کہ وہ اُسی محال یا موضع یا پرگنہ یا تحصیل یا ضلع کی ہو۔ اگر آراضی اضافہ طلب کے متصل دوسرے محال یا موضع یا پرگنہ یا تحصیل یا ضلع کی آراضی اُسی قسم اور اُسی طرح کے فواید کی ہو تو اُس سے مقابلہ ہو سکیگا۔
دفعہ ۱۴ ایکٹ ۱۲ سنہ ۱۸۸۱ء مین قید قرب وجوار کی آراضی کی نہ تھی بروئے دفعہ مذکور اُسی قسم وفایدہ کی دوسری آراضی سے جو ضلع یا تحصیل یا علاقہ یا حلقہ مین واقع ہوتی مقابلہ کیا جاتا مگر اب دفعہ ہذا کی رو سے صرف آراضیات قرب وجوار پر مقابلہ محدود کر دیا گیا ہے۔ یہ امر بھی ملحوظ رہے کہ مقابلہ کے لیئے اسامیان غیر دخیلکار کی آراضی دیکھی جائے گی نہ آسامیان دخیلکار یا دیگر قسم کی آسامیان کی۔
ویسی ہی قسم کی آراضی سے قسم آراضی یعنے بھوڑ یا دومٹ یا گوہانی وغیرہ مراد ہے۔
اُسی طرح کی فایدون کی آراضی یعنے بلحاظ آبپاشی وفاصلہ آبادی ومحفوظی نقصان وغیرہ۔
جبکہ آسامیون نے چاہات اپنے صرف سے تعمیر کیئے تھے اور اُن کی وجہ سے قوت پیدا وار بڑھ گئی تھی تو تجویز ہوئی کہ مقابلہ اُن آراضیات سے کرنا چاہیئے جنمین چاہات اُسی طور پر آسامیون نے تعمیر کیئے ہون (کیسری سنگھ بنام لیکھراج رپورٹ صدر دیوانی عدالت آگرہ ۱۸۶۵ء صفحہ ۲۳)
اسی اصول کی تایید مین مقدمہ ہردیال اوپادھیا بنام محمد نعیم ہائی کورٹ رپورٹ ممالک مغربی وشمالی جلد ۱ صفحہ ۱۱۹ ملاحظہ کیجیے۔
ترقی حیثیت آراضی جو بوجہ محنت یا عمل آسامی کے ہو وجہ اضافہ لگان نہین ہے۔
(راو مدا بنام رحیم شیر خان ہائی کورٹ رپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۱۳۸)
فقرہ (ب) دفعہ ہذا مین الفاظ (قوت پیداوار) استعمال کیئے گئے ہین نہ (مالیت پیداوار) قوت پیداوار اور مالیت پیداوار مین بہت فرق ہے۔ بموجب فقرہ مذکور جبکہ مالیت پیداوار کسی سبب سے بڑھ جائے تو اضافہ نہین ہو سکتا ہان اگر قوت پیداوار آسامی کی محنت یا صرف کے علاوہ کسی اور سبب سے بڑھ جائے تو اضافہ ہو سکتا ہے۔ قوت پیداوار سے یہ مراد ہے

کہ آراضی کی قوت ایسی ہوجائے کہ اُسمین پیداوار سابق سے زیادہ ہونے لگے۔
فقرہ (ج) مین دو صورتین بیان کی گئی ہین ۱ بوجہ دریابرآمد کے جوت کا رقبہ بڑھ جانا۔
۲ بوجہ دبالینے آراضی زمیندار کے رقبہ کا بڑھ جانا۔ جب کوئی نالش اضافہ لگان اس فقرہ کی رو سے دائر کیجائے تو اُسمین مدعی کو یہ ثابت کرنا ضروری ہوگا کہ بوجہ برآمد ہونے آراضی کے دریا سے رقبہ جوت کا بڑھ گیا ہے یا آسامی نے کوئی زمین دبالی ہے محض پیمایشی طریقہ سے آراضی کا زیادہ بہ قبضہ آسامی ہونا کافی نہ ہوگا۔ نالشات اضافہ لگان مین بار ثبوت وجوہ اضافہ لگان بذمہ مدعی زمیندار ہوتا ہے (غلام علی بنام گوپال ٹھاکر ویکلی رپورٹر کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۶۵)

نالش تخفیف لگان مین جملہ آسامیان کا جنکی جوت مشترکہ مین وہ آراضی ہو جسکی لگان کی تخفیف چاہی جاتی ہے فریق مقدمہ ہونا ضروری ہے۔ بہتر طریقہ یہ ہے کہ کل شرکا مدعی بنین اگر منجملہ اُن کے کوئی مدعی بننا پسند نکرے تو اُسکو حسب دفعہ ۱۹۴ فقرہ (۳) مدعاعلیہ بنانا چاہیئے۔
اگر آسامی کی غفلت یا لاپروائی سے آراضی کی قوت پیداوار گھٹ گئی ہو یا بروئے پیمایش رقبہ جوت کم ہو تو دعوے تخفیف لگان نہین ہوسکیگا۔

نالش اضافہ یا تخفیف لگان حسب دفعہ ہذا بحضور مہتمم حصہ ضلع یا بعدم موجودگی اُنکے بحضور کلکٹر ضلع دائر ہوگی۔ اور کل کارروائی فیصلہ واپیل ونگرانی وتجویز ثانی اُسی طرح ہوگی جیسا کہ شرح دفعہ ۴۰۔ ایکٹ ہذا مین بیان کیا گیا ہے۔

آسامیان دخیلکار کی لگان مین اضافہ اور تخفیف۔

دفعہ ۴۳ (۱) کسی آسامی دخیلکار کے زمیندار کو جائز ہے کہ اضافہ لگان کے واسطے نالش وجوہ مندرجہ ذیل مین سے ایک یا زیادہ وجوہ کی بنا پر۔ اور نہ کسی اور وجوہ کی بنا پر۔ کرے
(الف) یہ کہ وہ شرح لگان جو آسامی مذکور ادا کرتا ہے اُس مروجہ شرح سے کم ہے۔ جو آسامیان دخیلکار ویسی ہی قسم اور اُسی طرح فائدون کی آراضی کی بابتہ ادا کرتے ہین۔ یا
(ب) یہ کہ لگان موجودہ کے قایم رہنے کی مدت کے اندر اصل اجناس خوردنی کی اوسط قیمتین مقام متعلقہ مین بڑھگئی ہین۔ یا

(ج) یہ کہ اُس آراضی کی قوت پیداوار جو آسامی کے قبضہ مین ہے بوجہ ایسی ترقی حیثیت آراضی کے جو لگان موجودہ کے قایم رہنے کی مدت کے اندر کی گئی - آسامی کی محنت یا صرف کے سوائے اور طرح پر - بڑہ گئی ہے - یا

(د) یہ کہ آسامی کی جوت کا رقبہ بوجہ دریا برآمد کے یا بوجہ اس کے کہ آسامی نے زمین دبالی ہے - بڑہ گیا ہے -

(۲) کسی ایسی آسامی کو جائز ہے کہ تخفیف لگان کے واسطے نالش وجوہ مندرجہ ذیل مین سے ایک یا زیادہ وجوہ کی بنا پر - اور نہ کسی اور وجوہ کی بنا پر کرے -

(ہ) یہ کہ لگان موجودہ کے قایم رہنے کی مدت کے اندر اصل اجناس خوردنی کی اوسط قیمتین مقام متعلقہ مین گھٹ گئی ہین - یا

(و) یہ کہ اُس آراضی کی قوت پیداوار جو آسامی کے قبضہ مین ہے لگان موجودہ کے قایم رہنے کی مدت کے اندر کسی ایسی وجہ سے جو اُس کے اختیار سے باہر تھی گھٹ گئی ہے - یا

(ز) یہ کہ اُس کی جوت کا رقبہ بوجہ دریا برد کے یا بوجہ زمین دبائے جانے کے یا کسی سرکاری غرض یا نفع خلایق کے کسی کام کے واسطے زمین کے لیئے جانے کی وجہ سے گھٹ گیا ہے -

شرح دفعہ ہذا آسامیان دخیلکار سے متعلق ہے نہ آسامیان شرح معیّن یا ساقط الملکیت سے -

دفعہ ہذا مین چار صورتین اضافہ لگان اور تین صورتین تخفیف لگان کی بیان کی گئی ہین -

اضافہ لگان صورت ہائے ذیل مین ہوسکتا ہے -

(۱) جبکہ آسامی دخیلکار جو لگان ادا کرتی ہے وہ اُس مروجہ شرح سے کم ہو جو اُسی قسم اور اُسی طرح کے فواید کی آراضی کی بابت اور آسامیان دخیلکار ادا کرتی ہین -

شرح مروجہ وہ شرح ہے جو اکثر آسامیان قرب وجوار ادا کرتی ہون (سادہو سنگہ بنام رام انوگرہ لال ویکلی رپورٹر کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۸۳)

شرح مروجہ کے دریافت کرنے کے وقت وہ لگان جو غیر معمولی ہون نظر انداز کیجائینگی اور وقت معین کرنے شرح مروجہ کے آراضی متنازعہ سے عدالت کو مناسب ہے

کہ اختلافات ادنے پر جو کسی وجوہ خاص سے ہون بنظر رعایت لحاظ کرے یعنے کسی جوت کا زر لگان اضافہ نہ کیا جائے گا تاوقتیکہ کل جوت کی حیثیت وحالات پر لحاظ نہ کیا جائے (دوکھت پانڈے بنام راے ایشر رائے فیصلہ صدر دیوانی عدالت ۱۴ اپریل ۱۸۶۳ع)
جبکہ شرح مروجہ عام دریافت نہ ہوسکتی ہو تو عدالت کو چاہیئے کہ اوسط شرح لگان مندرجہ سنت دریافت کرے یا ایسے لگان کی نسبت ڈگری صادر کرے جو ہر صورت مین مناسب اور واجب ہو (بہنی بخش بنام رام سہائے رپورٹ ہائی کورٹ مغربی وشمالی جلد ۱ صفحہ ۴۰)
بروئے ضمن (الف) دفعہ ہذا یہ ضروری ہے کہ جس شرح لگان سے دعوے اضافہ کیا گیا ہو وہ شرح عام طور پر مروج ہو کسی خاص آسامی کا ادا کرنا عام طور سے مروج ہونا نہین کہا جائے گا۔
الفاظ (اُسی قسم) سے مراد یہ ہے کہ جس آراضی کی بابتہ اضافہ لگان چاہا جاوے اُسی کی نوعیت کی دوسری آراضی مقابلہ مین لیجائے یعنے اگر یہ دومٹ ہے تو دوسری آراضی بھی دومٹ ہو اگر یہ گوہانی یا بھوڑ یا ٹیار ہے تو دوسری آراضی بھی گوہانی یا بھوڑ یا ٹیار ہو۔
الفاظ (اُسی طرح کے فایدون کی) تشریح زیر دفعہ ۴۲ ملاحظہ ہو۔
(۲) اگر اجناس خوردنی کی اوسط قیمتین مقام متعلقہ مین لگان موجودہ کے قایم رہنے کی مدت کے اندر بڑہ گئی ہون۔ زیادتی قیمت اجناس پر جو معمولی سنین مین معمولی طریقہ سے ہو لحاظ کرنا چاہیئے کسی خاص سال مین اتفاقیہ گرانی پر جو بوجہ خشک سالی یا قحط کے ہو بغرض قایم کرنے لگان کے لحاظ نہ کرنا چاہیئے (جہاگیرتھ داس بنام مہاسوب رائے ویکلی رپورٹر کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۲۴)
زیادتی قیمت اجناس کے حساب کرنے مین چند سال کی اوسط قیمتون پر لحاظ کیا جائے گا (جومیٹ سنڈل بنام سریندر ناتھ رائے ویکلی رپورٹر کلکتہ جلد ۲۵ صفحہ ۳۹۱)
غیر خوردنی پیداوار کی قیمت مین اضافہ ہونا موجب اضافہ لگان نہین ہے۔ تمباکو یا نیل یا اسی قسم کی دوسری پیداوار کی قیمت بڑہ جانے سے زمیندار کو استحقاق اضافہ لگان پیدا نہین ہوتا۔ پیداوار نیشکر داخل اجناس خوردنی ہے یا نہین ایک مشتبہ امر ہے مگر جہانتک میرا خیال ہے پیداوار نیشکر داخل اجناس خوردنی نہین ہے۔

عام طور پر اجناس خوردنی مین اضافہ ہونا ضروری ہے۔ اگر کسی جنس خوردنی کی قیمت مین اضافہ ہوگیا ہو اور کسی جنس کی قیمت مین کمی تو مجموعی تعداد کا اوسط نکال کر اضافہ کا اندازہ کیا جائیگا نہ یہ کہ صرف ایک جنس کی قیمت مین اضافہ ہوجانے سے اضافہ لگان ہوجائے ۔

(۳) قوت پیداوار آراضی نہ کہ پیداوار آراضی آسامی کی محنت یا صرف کے سوا کسی دوسری طرح پر بڑھکر باعث ترقی حیثیت آراضی ہوگئی ہو۔

مالک آراضی اپنے کاشتکار کو اپنے بنائے ہوئے کنوئین یا دیگر تعمیرات سے (جو واسطے آسانی آبپاشی کے اُس کی طرف سے کیجائین) پانی لینے پر مجبور نہین کر سکتا۔ لیکن اگر مالک آراضی ایسی تعمیرات آبپاشی کے لیئے کرے کہ اُن سے کاشتکار بلاخرچ مستفید ہون تو مالک آراضی مجاز ہے کہ شرح لگان اُن آسامیان کی جنکی کاشت مین پانی پہوچایا گیا مساوی شرح کاشتکاران ہم قسم کے بڑہا دے (اکرام علی بنام بابو لال ہائی کورٹ رپورٹ ممالک مغربی و شمالی جلد ۱ صفحہ ۱۷۸) اگر زمیندار نے قبل اسکے کہ آسامی نے چاہ تعمیر کیا ہو کافی ذرایع آبپاشی مہیا کر دیئے ہون تو وہ مستحق ہے کہ لگان اُسی شرح سے طلب کرے جو اُسی قسم کی آسامی جنکو ویسے ہی ذرایع آبپاشی حاصل ہین ادا کرتے ہون گو آسامی خود ایسا چاہ تعمیر کرے جس سے قوت پیداوار آراضی عملاً اُس سے زیادہ ہو جو اُس صورت مین ہوتی کہ آسامی مذکور اُن ذرایع آبپاشی سے کام لیتا جو زمیندار نے بہم پہونچائے (شیوچرن بنام نسبت سنگہ ہائی کورٹ رپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۲۸۲)

اگر قوت پیداوار آراضی بوجہ نہر کے بڑہگئی ہو تو کاشتکار اضافہ لگان سے محفوظ نہین رہ سکتا کیونکہ ترقی قوت پیداوار خود اُسکے ذریعہ یا صرف سے نہین ہوئی۔ مگر ایسی صورت مین کاشتکار مناسب طور پر یہ عذر کر سکتا ہے کہ جو کچھ خرچ اُسکا نہر کی آبپاشی سے متعلق ہونے نالی یا دینے محصول نہر مین ہوا ہو اُسکو رقم اضافہ مین مجرا کیا جائے (پران بنام رام بخش ہائی کورٹ رپورٹ ممالک مغربی و شمالی جلد ۲ صفحہ ۳۴۶)

جبکہ ترقی قوت پیداوار جزواً آسامی کی محنت سے یا صرف سے اور جزواً دیگر ذرایع سے ہوئی ہو تو ایسی صورت مین دیکھنا چاہیئے کہ کس قدر ترقی دیگر ذرایع سے ہوئی۔

(رشا دی منی داسی بنام پران چندر ویکلی رپورٹر کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۱۰۳)

اضافہ لگان صرف اُسی ترقی قوت پیداوار کے لحاظ سے ہونا چاہیئے جو قدرتی وجوہ سے

ہوئی ہو (ڈکیٹ چدامن سنگہ بنام وہنراج انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۵۶)

اگر زرعی قوت پیداوار مسلمہ ہو تو بھی بار ثبوت اس امر کا مدعی پر ہے کہ ترقی سوائے آسامی کی محنت اور صرف کے اور طرح پر ہوئی (پولین بہاری سین بنام واٹسن اینڈ کمپنی ویکلی رپورٹر کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۱۹۰)

زرعی قوت پیداوار پر لحاظ کرنے مین چار یا پانچ برس کا اوسط پیداوار دیکھنا چاہیئے۔ خاص موسم پر لحاظ نہ کرنا چاہیئے (سریش چندر داس بنام عظیم النسار ویکلی رپورٹر کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۴۲۳)

چونکہ زمیندار بلا مرضی آسامی کی جوت پر نہین جاسکتا لہذا یہ قرار دینا چاہیئے کہ زمیندار بلا مرضی آسامی کے کوئی ترقی نہین کرسکتا (جھاڑن سنگہ بنام شادی رام ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۸۹۹ء صفحہ ۱۴۵)

(۴) آسامی کی مقبوضہ آراضی کا رقبہ بوجہ دریا برآمد بڑہ گیا ہو۔ یا کہ آسامی نے اپنی جوت مین زمیندار کی کوئی دوسری آراضی بلا رضامندی زمیندار شامل کرکے اپنی جوت کا رقبہ بڑہا لیا ہو تو ایسی صورت مین جبکہ آسامی نے بلا رضامندی زمیندار رقبہ اپنی جوت کا بوجہ شامل کرلینے کسی دوسری آراضی کے بڑہا لیا ہو تو زمیندار کو اختیار ہے کہ خواہ نالش اضافہ لگان حسب دفعہ ہذا کرے یا حسب دفعہ ۴۳۔ ایکٹ ہذا نالش لگان نسبت دبائی ہوئی آراضی کے جداگانہ دایر کرے یا عدالت دیوانی مین نالش مداخلت وہرجہ کی کرے۔ اگر زمیندار حسب دفعہ ہذا کارروائی کرنا پسند کرے گا تو آراضی اضافہ شدہ بھی داخل آراضی دخیلکاری سمجھی جائے گی۔ اور آسامی کو اُس کی نسبت بھی وہی حقوق حاصل ہونگے جو آراضی دخیلکاری کی نسبت حاصل ہین۔ اگر بروئے پیمایش آراضی مقبوضہ آسامی دخیلکار کا رقبہ۔ رقبہ مندرجہ کاغذات سے زاید ثابت ہو مگر کسی آراضی زمیندار کا دبا لینا ثابت نہین ہوا ہو تو اضافہ لگان نہین ہوسکے گا۔ آراضی کا دبالینا ثابت کرنا مقدم ہے۔

تخفیف لگان کی نالش کے لیئے یہ تین صورتین ہین۔

(۱) اجناس خوردنی کی اوسط قیمتین مقام متعلقہ مین بزمانہ قایم رہنے لگان موجودہ گھٹ گئی ہون۔

(۲) قوت پیداوار آراضی کی ایسے سبب سے جو آسامی کی روک یا قوت سے باہر ہو بزمانہ قایم رہنے لگان موجودہ گھٹ گئی ہو۔ مثلاً کھار پڑگئے ہون یا بہ سبب ریت آجانے یا رسے پیدا ہوجانے کے زمین بیکار

ہو جائے۔

(۳) رقبہ مقبوضہ آسامی بوجہ دریابرد گھٹ گیا ہو یا کوئی جز اُسکا کسی سرکاری غرض یا نفع خلایق کے کسی کام کے واسطے لے لیا گیا ہو اور اس سبب رقبہ مین کمی ہو گئی ہو مثلاً آسامی کی مقبوضہ آراضی کے کسی جزو مین سڑک نکالدی گئی ہو یا کوئی نالہ یا نہر کھود دی گئی ہو یا ریلوے کے اغراض کے لیئے وہ ٹکڑا لے لیا گیا ہو یا اور اسی طرح کے کامون مین آگیا ہو۔

واسطے دعوے تخفیف لگان کے یہ امر نہایت ضروری ہے کہ جس سبب سے آسامی دعویدار تخفیف لگان ہو وہ ایسی ہو جو اُسکے اختیار سے باہر تھی (منصور علی بنام ماسٹر ار مارڈی ویکلی رپورٹر کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۲۹۱)

کاشتکار کو استحقاق تخفیف لگان حاصل ہے جبکہ رقبہ زیر کاشت اُسکا بوجہ دریابرد گھٹ گیا ہو (کالی پرسنو رائے بنام دھناجی گھوس انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۶۲۵)

نالش لگان مین عذر تخفیف لگان بربنا رگھٹ جانے رقبہ مقبوضہ آسامی نہین ہو سکتا۔ نالش تخفیف لگان جُداگانہ دائر ہونی چاہیئے (رادہا پرشاد سنگہ بنام بلدیو مصر ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۸۹۳ء صفحہ ۲۹)

نالش بقایا لگان مین گو مقدار آراضی مقبوضہ آسامی ثابت ہو کر ڈگری ہوئی ہو تاہم بربنا رکمی مقدار آراضی دعوے تخفیف لگان ہو سکتا ہے (رگھوناتھ منڈل بنام جگت بندہو بوس انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۲۱۴)

لگان جملہ صورتون مین بشرح معہودہ اُسوقت تک ادا کرنا چاہیئے کہ عدالت سے باضابطہ طور پر اُسکی تخفیف کیجائے (کرپال رائے بنام رادہا پرشاد سنگہ ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۸۸۳ء صفحہ ۱۴ و برجیندر و کمار بھونک بنام اوپیندر نراین انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۷۰۶)

قواعد اضافہ لگان

قواعد لوکل گورنمنٹ بموجب ایکٹ قبضہ آراضی ممالک مغربی و شمالی ۱۹۰۱ء
بذریعہ اشتہار نمبری ۱۹۹/۱-۳۴۶ (ر) مورخہ ۱۵- اپریل ۱۹۰۲ء بنفاذ اختیارات عطیہ
از روئے دفعہ ۲۰۳ (الف) ایکٹ ۲ سنہ ۱۹۰۱ء مطبوعہ اُردو گورنمنٹ گزٹ مورخہ
۲۶- اپریل سنہ ۱۹۰۲ء حصہ ۱ صفحہ ۱۹۵- و کتاب سرکلرات بورڈ مال سنہ ۱۹۰۲ء نمبر ۱ مد ۲

(۱) نمونہ کی جرتون کی نسبت بیان تحریری کا داخل کیا جانا

(۱) جب عرضیدعوے کسی ایسی نالش مین لیجائے جو اضافہ لگان کے واسطے اس بنا پر دائر کی گئی ہو کہ جو لگان ادا کیا جاتا ہے وہ مروجہ شرحون سے (یا اُن شرحون سے جو عموماً قابل

ادا ہون) کم ہو تو عدالت کو لازم ہوگا کہ (بجز اسکے کہ ایسا بیان تحریری عرضیدعوے کے ساتھ داخل کیا گیا ہو) یہ حکم دے کہ مدعی ایک بیان تحریری حسب دفعہ ۱۱۲ مجموعہ ضابطہ دیوانی داخل کرے اور اُسمین اُن جوتون یا کھیتون کی تفصیلین درج کرے جو اُسی قسم کی اور اُسی طرح کے فایدون کی ہون اور جنکی نسبت مدعی یہ بیان کرے کہ اُن کے لگانون پر لحاظ کر کے اُس اضافہ لگان کا کیا جانا واجبی ہے جسکا دعوے وہ اس جوت یا اُن جوتون کی نسبت کرتا ہو جس سے یا جن سے نالش مذکور متعلق ہو۔

(۲-۳) مروجہ شرحون کی نسبت یا اُن شرحون کی نسبت جو عموماً قابل ادا ہون تحقیقات موقع کا کیا جانا۔

(۲) قبل فیصل کرنے اس امر تنقیح طلب کے کہ مروجہ شرحون کا (یا اُن شرحون کا جو عموماً قابل ادا ہون) لحاظ کر کے کسقدر لگان کی یا کس شرح لگان کی کسی جوت کی بابتہ ادا کیجانے کی ڈگری دیجانی چاہیئے۔ عدالت اختیار سماعت ابتدائی کو لازم ہوگا کہ معمولاً خود تحقیقات موقع کرے۔

(۳) جب عدالت بربنا ر ایسی وجوہ کے جو قلمبند کیجانی چاہئین یہ ہدایت کرے کہ تحقیقات مذکور کوئی اور عہدہ دار کرے۔ تو لازم ہوگا کہ عدالت کا حکم کسی ایسے عہدہ دار کے نام نہ بھیجا جائے جو تحصیلدار کے درجہ سے کم ہو۔

تحقیقات مذکورہ کی حد

(۴) لازم ہے کہ ہر ایسی تحقیقات مین صرف اُن جوتون یا کھیتون ہی کا لحاظ نہ کیا جائے جنکی تصریح مدعی کے داخل کیئے ہوئے بیان تحریری مین کی گئی ہو بلکہ اور ایسی جوتون یا کھیتون کا (بھی) لحاظ کیا جائے جن کے ذریعہ سے عدالت اس امر تنقیح طلب کی نسبت صحیح تجویز کر سکے جو عدالت کے روبرو پیش ہو۔

(۵) تحقیقات مذکور کا قلمبند کیا جانا۔

(۵) لازم ہے کہ ہر ایسے تحقیقات کے نتیجے اُسقدر تفصیل کے ساتھ قلمبند کیئے جائین جسکی بہ نظر حالات مقدمہ متعلقہ کی ضرورت ہو۔

(۶ لغایتہ ۱۱) لگانون کے جانچنے اور اُن کی نسبت عمل کرنے کے لیئے قواعد

(۶) اکثر مقامون مین یہ طریقہ ہے کہ جوت کا لگان اس طرح درج کیا جاتا ہے۔ کہ اُس جوت کے ہر ایک کھیت پر لگان تقسیم کر دیا جاتا ہے جائز ہے کہ ایسی تقسیم مندرجہ کاغذات کو اُن شرح لگان کے مقرر کرنے کی غرض سے تسلیم کر لیا جائے جو ادا کیجاتی ہین۔ بجز اسکے کہ تحقیقات موقع سے یہ بات صاف طور سے ثابت ہو جائے کہ وہ شرحین اصلی یا صحیح نہین ہین۔

(۷) جب کوئی ایسی تقسیم (لگانون کی) تسلیم نہ کیجائے یا جب کسی جوت کے لگان کی نسبت کاغذات مین درج ہو کہ وہ مختلف قسمون اور مختلف فایدون کے کھیتون کی بابتہ بطور ایک مجموعی یا بالمقطع رقم کے قابل ادا ہے تو عدالت کو لازم ہوگا کہ لگان مذکور کی اُن سب کھیتون پر

جو اُس جوت مین ہون اس غرض سے تقسیم کروے کہ وہ شرح مقرر ہوجائے جو اُسی قسم کے اور اسی طرح کے فایدون کے ہر کھیت یا کھیتون کے ہر مجموعہ کی بابتہ ادا کیا جاتا ہے۔

(۸) ایسی تقسیم اس طرح کیجا سکتی ہے کہ جوت کے ہر ایک کھیت کی مالیت مہتمم بندوبست کی مقررہ شرح کے بموجب قرار دیجائے اور موجودہ لگان کی اُنہین کھیتون پر اس طرح تقسیم کردیجائے کہ جو نسبت ہر کھیت کی مالیت کو سب کھیتون کی مجموعی مالیت سے ہو وہی نسبت ہر کھیت کو لگان کے کل مجموعی لگان سے ہو یا تقسیم مذکور کسی اور ایسے طریقے سے کیجا سکتی ہے جو سب سے زیادہ صورت متعلقہ کے حالات کے مناسب ہو۔

(۹) اس امر کے طے کرنے مین کہ کسی قسم کی اراضی کی نسبت مروجہ شرح کیا ہے لازم ہے کہ غیر معمولی لگانون مین سے کسی لگان کا لحاظ نہ کیا جائے۔

(۱۰) جب وہ کھیت جن کے ساتھ مقابلہ کیا جائے اُن کھیتون سے جن کی نسبت نالش ہو مختلف ہوں یعنے یہ کہ کسی ایک لحاظ سے یا کئی لحاظ سے ایسے کھیتون سے بہتر ہون یا اُن سے خراب ہون۔ تو لازم ہے کہ اُس شرح کے تجویز کرنے سے پہلے جو ایسے کھیتون کی مالیت قرار دینے کے واسطے کام مین لائی جانے چاہیئے۔ ایسے فرق کی وجہ سے مناسب کمی یا بیشی کیجائے۔

(۱۱) عدالت کو لازم ہوگا کہ اُسی قسم کا اور اُسی طرح کے فایدون کا ہر کھیت یا کھیتون کا مجموعہ جس سے نالش متعلق ہو جانچے۔ اور ایسے ہر کھیت یا کھیتون کے ایسے ہر مجموعہ کا مناسب لگان تجویز کرے۔

مگر شرط یہ ہے کہ جب کسی ایسے فرق کی وجہ سے جس کا ذکر اوپر کے قاعدہ مین ہے یا ذات کی یا کسی اور وجہ سے کمی یا بیشی کیجانی چاہیئے۔ تو کمی یا بیشی مذکور اس طرح کیجا سکتی ہے کہ جس جوت سے نالش متعلق ہو اُس کے یا جب ایک سے زیادہ جوتون سے نالش متعلق ہو تو اُن مین سے ہر ایک جوت کے پورے لگان پر وہ کمی یا بیشی پھیل جائے۔

اور یہ بھی شرط ہے کہ جس لگان کی نسبت ڈگری صادر کیجائے کی وہ ایسا لگان ہوگا جو پوری جوت کی بابتہ واجب الادا ہوگا۔

اختیار تجویز یا موثر کرنے لگان کا جو کسی کاشتکار کے ذمہ لایق ادا ہو تھا عدالت مال کو بجز

حکم حاکم بندوبست یا بذریعہ درخواست دفعہ ۵۹ حرف (ل) ایکٹ ۱۸۷۳ء حاصل ہے عدالت ڈگری کسی تعداد کی بطور تعلیایا منتی کے نہین کر سکتی تا وقتیکہ لگان قابل ادا کا تقرر بذریعہ معاہدہ خانگی یا بذریعہ عدالت مجاز کے نہ ہوا ہو (رادہا پرشاد سنگہ بنام جوگل داس انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۱۸۵)

ایک پٹواری نے اپنے روزنامچہ مین یہ درج کیا کہ ایک کاشتکار نے جو زمیندار کی مرضی پر کاشت کرتا تھا زمیندار سے اقرار ادا ر لگان بشرح اضافہ کیا۔ لیکن اقرار مذکور تحریری عمل مین نہین آیا اور کوئی شرط نسبت لگان کے درج نہین ہوئی اور نہ کوئی ثبوت اس امر کا تھا کہ کاشتکار مذکور اُس لگان کے مندرج ہونے پر رضامند تھا تجویز ہوئی کہ کوئی اقرار تحریری موجود نہین ہے اور نہ معاہدہ قابل نفاذ ہے (بھوانی بنام عبد اللہ خان انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۳۶۵)

اگر کوئی شخص علاوہ مالکان مندرجہ کیوٹ دعوے تقرر یا اضافہ لگان کا کرے تو اُس کو دکہانا چاہیئے کہ وہ مرتہن قابض ہے یا پٹہ دار یا ایجنٹ (رستم خان و رحمت اللہ خان بنام لالہ بشن ناتھ سنگہ فیصلہ بورڈ مال نمبر ۲ سنہ ۱۸۹۱ء فایل نمبر ۲۷۶ صفحہ ۳۲۵ بورڈ سیلیکٹڈ دیشن)

محال مشترکہ مین نمبردار درخواست تقرر لگان بغیر شریک کرنے دیگر حصہ داران کے کر سکتا ہے (سردار سنگہ بنام بھوپ سنگہ فیصلہ بورڈ مال فایل نمبر ۲۸ / ۱ سنہ ۱۸۹۶ء صفحہ ۳۲۲ بورڈ سیلیکٹڈ دیشن)

ایسے پٹہ سے جس مین یہ شرط ہو کہ اگر اراضی اُس رقبہ سے جو پٹہ مین مندرج ہو زیادہ ہو تو اضافہ لگان کیا جائے گا ضرورتاً یہ استنتاج حاصل نہین ہوتا کہ اگر رقبہ اُس سے کم ہو تو لگان مین تخفیف کیجائے (رام کانت چودہری بنام بندرابن چندر ویکلی رپورٹر کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۱۷)

جب ایک مرتبہ یہ طے ہو جائے کہ لگان قابل اضافہ نہین ہے تو اُنہین وجوہ پر پھر اضافہ نہین ہو سکتا (نعمت خان بنام بھادو بلہ یہ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۳۱۹)

اگر لگان بذریعہ جنس کے ادا ہوتا ہو تو بھی اضافہ ہو سکتا ہے۔ (عنایت حسین بنام لچھمن لیگل ہیبر یٹ جلد ۳ صفحہ ۲۴۳)

اگر زمیندار مستحق اضافہ لگان بذریعہ ڈگری کے قرار پائے مگر وہ ڈگری جاری نہ کرائی جائے تو بوجہ عدم اجراء اُسکے استحقاق زمیندار بابتہ سنین مابعد کے زایل نہین ہوتا (چودہری

جے چند بنام بہاری۔ رپورٹ ہائی کورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۱۷۷)

ایک زمیندار نے کاشتکار پر دعوے لگان مع اضافہ کے دائر کیا مدعا علیہ نے ایک اقرارنامہ نوشتہ زمیندار پیش کیا جسمین زمیندار نے اقرار کیا تھا کہ وہ آیندہ اضافہ لگان نہین کرائے گا عدالتین ماتحت نے اس تجویز سے عذر مدعا علیہ نامنظور کیا کہ میعاد بندوبست ختم ہونے پر پابندی اُس اقرارنامہ کی باقی نہین رہی۔ مگر ہائی کورٹ نے بہ منسوخی فیصلہ عدالت ہائے ماتحت اقرارنامہ کو قابل پابندی قرار دیکر تجویز بحق آسامی صادر کی (دیو جیت بنام بھگونت رپورٹ ہائی کورٹ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۳۷۳) اس فیصلہ کے ساتھ دفعہ ۹۴۔ ایکٹ ہذا بھی لایق لحاظ ہے۔

نالش زیر دفعہ ہذا بعدالت صاحب اسسٹنٹ کلکٹر درجہ اول مہتمم حصہ ضلع اور بحالت عدم موجودگی اُن کے عدالت کلکٹر ضلع مین دائر ہوگی۔ اور تجویز اُس کی اسسٹنٹ کلکٹر درجہ اول یا کلکٹر ضلع کرے گا۔ عدالت ابتدائی کی تجویز کا اپیل ۳۰ یوم کے اندر عدالت کمشنر قسمت مین اور اپیل دوم بنا راضی فیصلہ صاحب کمشنر ۹۰ یوم کے اندر بحضور صاحبان بورڈ مال ہوگا (دفعات ۱۷۴ (ب) و ۱۷۲ و دفعہ ۱۸۰ فقرہ اول و دفعہ ۱۶۸ و ۱۷۹ و ۱۸۱ و ۱۸۳ و ۱۸۴ و ۱۸۵ و دفعہ ۵۳ و ۵۴ ضمیمہ چہارم ایکٹ ہذا)

رسوم عرضیدعوے و یادداشت اپیل مطابق تعداد اُس لگان کے قابل الاخذ ہوگی جو تاریخ گذرنے عرضی نالش کی سال ماقبل کی بابتہ اُس آراضی سے واجب الادا ہو جس سے مقدمہ متعلق ہے (دفعہ ۷ ضمن الحرف (ب) و (د) ایکٹ ۷ سنہ ۱۸۷۰ء)

انتخاب آراضی کا مقابلہ کے واسطے۔

دفعہ ۴۴ جس آراضی کی نسبت کوئی نالش اضافہ یا تخفیف لگان حسب دفعہ ۴۳ دائر کی گئی ہو اُسکا مقابلہ واسطے اغراض فقرہ (الف) دفعہ مذکور کے (حسب مندرجہ ذیل) کیا جائے گا۔

(الف) جب اُس رقبہ مقامی کو جسمین آراضی مذکور واقع ہے مہتمم بندوبست نے یکسان حیثیت اور قسم کی زمین کے حلقون (چکون) مین تقسیم کر دیا ہو۔ تو ویسی ہی قسم اور اُسی طرح کے فایدون کی آراضی کے ساتھ جو اُسی حلقہ مین واقع ہو۔

(ب) جب مہتمم بندوبست نے رقبہ مقامی مذکور کو اس طرح تقسیم نہ کیا ہو۔ تو ویسی ہی قسم اور اُسی طرح کے فایدون کی ایسی آراضی کے ساتھ جو اُسی پرگنہ مین یا پرگنہ

متصلہ مین واقع ہو۔

شرح دفعہ ہذا بجائے فقرات (ب) و (ج) دفعہ ۱۴ - ایکٹ ۱۲ سنہ ۱۸۸۱ء کے ہے ضمن (ج) دفعہ ۱۴ مذکور مین یہ حکم تھا کہ آراضیات کے مقابلہ کے لیئے ایک ہی تحصیل یا تحصیل متصلہ کی آراضی لیجائے۔ مسودہ ایکٹ ہذا مین بھی وہی عبارت بہ قرار رکھی گئی تھی مگر بروقت پاس ہونے ایکٹ ہذا کے دفعہ ۴۴ ضمن (ب) مین بجائے تحصیل کے لفظ پرگنہ قایم کیا گیا اور اُس کی نسبت آنریبل مسٹر ایونس نے بیان کیا کہ اس ترمیم کی یہ غرض ہے کہ اُس رقبہ کی حد محدود کردیجائے جس کے اندر اُس آراضی کے ساتھ جسکی نسبت اضافہ لگان کی نالش ہو اس غرض سے مقابلہ کیا جاسکتا ہے کہ اُسی طرح کی آراضی کی بابتہ رایج شرح لگان دریافت کیجائے۔ خیال کیا گیا ہے کہ تحصیل کا رقبہ (بعض صورتون مین) بوجہ زیادہ وسیع ہونے کے مقابلہ کی غرض کے لیئے نامناسب ہوگا۔ اور چونکہ مہتمم بندوبست کو تشخیص کی غرض سے عموماً پرگنون سے کام پڑتا ہے اس لیئے رقبہ مقامی جسکا ذکر فقرہ (الف) مین ہے عموماً پرگنہ ہوگا اور اس طرح سے اس دفعہ کے دونون فقرون مین سے خواہ کسی فقرہ کی بموجب کارروائی کیجائے مقابلہ کے رقبہ جات برابر وسعت کے ہونگے (رپورٹ سیلکٹ کمیٹی مطبوعہ گورنمنٹ گزٹ اردو ۲۰ - جولائی سنہ ۱۹۰۱ء حصہ ۵)

چٹھی گشتی منجانب جے ہوپر صاحب بہادر سکرٹری بورڈ ال۔ الف۔ مغربی و شمالی و اودہ مقام الہ آباد مورخہ ۲۳ - مارچ سنہ ۱۸۹۱ء بنام جملہ صاحبان کمشنر و حکام ضلع ممالک مغربی و شمالی دربارہ ساخت حلقہ جات لایق ملاحظہ ہے وہ درج ذیل کیجاتی ہے۔

جنابمن - مجکو ہدایت ہوئی ہے کہ آپ کی توجہ بجانب تبدل جو طریقہ ساخت حلقہ جات تشخیص مین بوجہ قواعد بندوبست مندرجہ سرکلات بورڈ نمبر ۸ مد ا و نمبر ۹ مد ۲ کے واقع ہوا ہے اور بجانب اُسکے اثر کے ان اضلاع کی کارروائی نالشات اضافہ لگان پر جہان کہ ترمیم بندوبست حسب طریق جدید عمل مین آئی ہے مایل کرون۔

قاعدہ جسکا حوالہ کیا گیا ہے ضمن ۴۴ سرکلر نمبر ۸ مد ا و ضمن ۱۴ سرکلر نمبر ۹ مد ۲ حسب ذیل ہے۔
حلقہ تشخیص پرگنہ کے مطابق ہو یا ایک حلقہ سے زیادہ ایک پرگنہ مین بنائی جاوین یا مہتمم بندوبست حلقہ بذریعہ قسموار ترتیب مواضعات بموجب شرح ہائے لگان جو جمعبندی ہائے مواضع مین بابتہ آراضی کاشتکاران مندرج ہون بنادے۔

جہان کہ مواضعات بغرض متعلق کرنے شرح زمنی (اسٹینڈرڈ) بموجب طریقہ متذکرہ اخیر جز و قاعدہ مذکور کے حلقہ جات مین قسموار ترتیب دیئے گئے ہین - اور بنا بر ترتیب قسموار کے پرتہ مقبولہ لگان ہائے مصدقہ و واقعی ادا شدہ ہے - وہان حلقہ جات تشخیص ان ایک ہی قسم اور فوائد کی زمین کے حلقون مین داخل نہین ہے جن کا حوالہ ضمن (ب) دفعہ ۱۴- ایکٹ ۱۲ سنہ ۱۸۸۱ء مین کیا گیا ہے - بدین وجہ ایسی صورتون مین وہ رقبہ جس مین سے کشت ہائے نمونہ بغرض تجویز کرنے لگان کاشتکاران دخیلکار و ساقط الملکیت لیجاوین حلقہ مہتمم بندوبست مین بموجب ضمن (ب) دفعہ ۱۴ قانون لگان (۱۲ سنہ ۱۸۸۱ء) کی محدود نہین ہے - بلکہ بموجب ضمن (ج) دفعہ مذکورہ کی تمام تحصیل یا مین متصل تحصیل پر حاوی ہوگا - جملہ عدالت ہائے لگان کو اس وسیع سلسلہ تقابلہ کی جو اس طور پر افسر مجوز نالشات اضافہ لگان کے لیئے دیا گیا ہے ایک یادداشت رکھنی چاہیئے -

دفعہ ۴۵ (۱) جائز ہے کہ کسی تعداد آسامیان ساقط الملکیت یا آسامیان دخیلکار کا بالاشتراک نالش بابتہ اضافہ لگان کے دایر کیجائے یا کوئی تعداد آسامیان مذکور کی مشترکا نالش بغرض تخفیف لگان دایر کرے -

نالشات متعلقہ اضافہ یا تخفیف لگان مین آسامیون کا شمول

مگر شرط یہ ہے کہ وہ کل آسامی ایک ہی زمیندار کی آسامی ہون اور وہ کل جوتین جن کی نسبت نالش دائر کی گئی ہو ایک ہی محال مین واقع ہون -

(۲) کوئی ڈگری جس سے کسی شخص کی اغراض نفع و نقصان پر اثر پہونچے - کسی ایسی نالش مین صادر نہ کیجائے گی بجز اس کے کہ عدالت کا یہ اطمینان ہوجائے کہ شخص مذکور کو حاضر ہونے اور اُس کی سماعت ہوجانے کا موقع مل چکا ہے -

(۳) لازم ہے کہ ڈگری مذکور مین صراحت اس امر کی کردیجائے کہ اُن سب آسامیون مین سے ہر ایک پر کس قدر اثر اُس کا پہونچتا ہے -

شرح یہ دفعہ جدید ہے اور صرف آسامیان ساقط الملکیت و دخیلکار سے متعلق اور قریب قریب مضمون دفعہ ۹۳- ایکٹ قبضہ اراضی بنجاب کے ہے -

بروئے دفعہ ہذا زمیندار کو اختیار دیا گیا ہے کہ وہ ایک ہی محال کے اپنی آسامیون پر ایک ہی نالش اضافہ لگان دائر کرے - اسی طرح آسامیان کو (بہ شرطیکہ وہ ایک ہی محال کی آسامی ہون اور سب کا زمیندار بھی ایک ہو) تخفیف لگان کی نالشات دائر کرنے کا اختیار ہے -

اس دفعہ کا یہ مقصد نہین ہے کہ آسامیان ساقط الملکیت و دخیلکار پر یکجائی نالش اضافہ لگان دائر کیجائے یا
اُن کی جانب سے نالش تخفیف لگان یکجائی دائر ہو۔ بلکہ منظور ہے کہ ہر نالش مین ایک ہی قسم آسامیان
کی شامل ہو۔ لفظ (یا) مابین الفاظ ساقط الملکیت و دخیلکار لایق غور ہے۔

محالات مشترکہ غیر منقسمہ مین کل آسامیان ایک ہی زمیندار کی آسامی خیال کیجاتی ہین اور نمبردار محال
قایم مقام جملہ شرکایان محال کا ہوتا ہے۔ اگر باہمد گر شرکایان محال آسامیان تقسیم کر لی گئی ہون تو ہر
آسامی کا محصل تحصیل اُسکا زمیندار ہوگا۔

اگر دوران نالش مین زمیندار کو معلوم ہو کہ کوئی ایسی آسامی جسپر وہ اضافہ لگان کرانا چاہتا ہے نالش
مین شامل نہین کی گئی ہے تو وہ اُسکو حسب دفعہ ۳۲ مجموعہ ضابطہ دیوانی (سنہ ۱۸۸۲ء) فریق بحیثیت
مدعاعلیہ بنا سکتا ہے بشرطیکہ حسب دفعہ ۳۸۔ ایکٹ ہذا میعاد باقی ہو۔

بموجب فقرہ (۲) دفعہ ہذا قبل صدور تجویز عدالت کو اس امر کا بخوبی اطمینان کر لینا چاہیئے کہ فریق ثانی
کو باضابطہ تاریخ مقررہ حاضری اور مقام عدالت کی اطلاع ہو چکی ہے اور موقع کافی حاضری کا اُسکو دیا گیا ہے
حتی الوسع تعمیل سمن ذات فریق ثانی پر ہونی چاہیئے۔ حال مین بمقدمہ سکینہ بنام گوری سہائے ویکلی
نوٹس الہ آباد سنہ ۱۹۰۲ء صفحہ ۶۸ ہائیکورٹ الہ آباد نے تجویز کیا ہے کہ جب اہلکار تعمیل کنندہ سمن کو معلوم
ہو کہ مدعاعلیہ چند روز کے لیئے گھر سے چلا گیا ہے اور وہ جانتا ہے جہان وہ ہے تو یہ ایک تعمیل جائز
نہین ہے اگر وہ سوائے چسپان کرنے دروازہ بیرونی مکان مسکونہ پر سمن کی اور کوئی کارروائی
نہین کرتا ہے بلکہ اُسکو مزید کوشش تعمیل ذاتی کی کرنا چاہیئے۔

بلحاظ فقرہ (۳) دفعہ ہذا عدالت اپنی ڈگری مین ہر آسامی کی جداگانہ ذمہ داری ظاہر کر دی گئی۔ اگر ایسا نہ کیا
جائے گا تو وہ ڈگری ناقص اور ناقابل النفاذ ہوگی۔ مدعی (زمیندار) کو اختیار حاصل ہوگا کہ وہ حسب دفعہ
۲۰۶ مجموعہ ضابطہ دیوانی (سنہ ۱۸۸۲ء) ڈگری کی تصحیح کرائے۔ بعد تصحیح وہ ڈگری قابل عمل ہوگی۔

آنریبل مسٹر اولنس نے اپنی تقریر مین اس دفعہ کی نسبت بیان کیا ہے "جب ایسی نالشات باہم متعلق بہ نسبت
کے روبرو پیش ہوتی ہین تو اُسکو حسب ایکٹ مالگزاری (دفعہ ۱۵۷۔ ایکٹ ۱۹ سنہ ۱۸۷۳ء) یہ اختیار
ہوتا ہے کہ اُن کی نسبت اس طور پر عمل کرے کہ گویا وہ سب نالشات صرف ایک نالش مین اور
مدعاعلیہم پر بالاشتراک کیجا سکتی ہے۔ یہ طریقہ کارروائی نہایت درجہ باعث آسانی ثابت ہوا ہے۔
اور اب اس مسودہ مین اس طرح درج کیا گیا ہے کہ عموماً کل عدالت ہائے مال سے متعلق ہو جائے
مجکو اس امر کا یقین ہے کہ اس سے اس قسم کی نالشات مین بہت آسانی ہوا کریگی۔ بالفعل نالش

آراضی کو ہر آسامی کی نسبت علیحدہ نالش دائر کرنی ہوتی ہے اگرچہ اہم امور بحث طلب اُن کل مقدمات مین ایک ہی ہوتے ہین۔ (گورنمنٹ گزٹ ممالک مغربی وشمالی واودھ حصہ ۵ صفحہ ۲۴۳ مطبوعہ ۷ دسمبر ۱۹۰۱ء)

بتدریج اضافہ جات لگان۔

دفعہ ۴۶ آسامی ساقط الملکیت یا آسامی دخیلکار کی لگان مین اضافہ کی ڈگری کرنے مین اگر وہ اضافہ اُس لگان کے ایک چہارم سے کم نہو۔ اور اگر عدالت یہ سمجھے کہ اگر فی الفور پوری ڈگری نافذ الاثر کردیجائے گی تو اُس کی وجہ سے آسامی پر سختی ہوگی۔ عدالت کو جائز ہے کہ یہ ہدایت کرے کہ (رقم) اضافہ اس طرح پوری تعداد تک پہونچائی جائے کہ سالانہ اضافے برسون کی ایسی تعداد تک جو پانچ سے زیادہ نہو کیئے جائین۔

شرح یہ دفعہ جدید ہے اور ایکٹ قبضہ آراضی بنگال (۱۸۸۵ء) کی دفعہ ۳۶ کی ہم مضمون ہے۔

منشا اس دفعہ کا یہ ہے کہ اگر مقدار لگان اضافہ شدہ کی اصلی لگان سے جو آسامی پیشتر دیتا تھا چہارم سے کم نہو یعنے چہارم یا چہارم سے زیادہ ہو مثلاً اصلی لگان عـ۵ ہو اور رقم اضافہ شدہ ۱۲؍ یا ۱۲؍ یا اُس سے زاید ہو اور عدالت مجوز کی رائے مین ڈگری اضافہ فوراً نافذ الاثر کردینے سے آسامی پر سختی ہوتی ہو تو عدالت باختیار تمیزی اپنے یہ حکم دیسکتی ہے کہ مقدار کل اضافہ لگان کی بتدریج سالوار بڑھاکر پوری کردیجائے مگر یہ مدت پانچسال سے زیادہ نہ ہونی چاہیئے۔

اونریبل ممبران سیلکٹ کمیٹی نے اس دفعہ کی نسبت تحریر فرمایا ہے "ہم اس اصول کو قبول کرتے ہین کہ جب اضافہ کی تعداد بہت زیادہ ہو تو اُسکا نفاذ تھوڑی تھوڑی تعداد سالانہ کے ذریعہ کیا جائے یہ وہ اصول ہے جس کے مطابق گورنمنٹ تشخیص مالگزاری مین عمل کرتی ہے اور وہ اضافہ لگان سے بھی متعلق کیا جانا چاہیئے۔ لیکن ہم خیال کرتے ہین کہ اُسپر عمل کرنے مین کچھ حدود وقیود قایم ہونے چاہئین لہذا ہمنے اس فقرہ کو بمطابقت دفعہ ۳۶۔ ایکٹ قبضہ آراضی بنگال بدل دیا ہے۔ اور ایک اور یہ قید لگادی ہے کہ اضافہ جات تدریجی صرف اُس صورت مین کیجائے گی جبکہ تعداد اضافہ فیصد ۲۵ سے کم نہو اور یہ وہ حد ہے جو گورنمنٹ نے اضافہ جات مالگزاری کی صورت مین عائد کی ہے۔

آسامیان غیر دخیلکار

آسامی غیر دخیلکار کی لگان مین اضافہ بذریعہ قرارداد۔

دفعہ ۴۷ ایسی آسامی غیر دخیلکار کی لگان مین جو آسامی آراضی سیر یا آسامی شکمی یا ٹھیکہ دار نہو اضافہ بذریعہ قرارداد باہمی آسامی مذکور اور اُسکے زمیندار کی شرایط ذیل پر ہوسکتا ہے

(الف) جو قرار داد واسطے ادا کرنے لگان اضافہ شدہ کے ہو اُس کا بذریعہ وثیقہ رجسٹری شدہ کے ہونا لازم ہے۔ اور

(ب) آسامی مستحق ہوگا کہ آراضی کو اُس لگان اضافہ شدہ پر ایسی میعاد تک اپنے قبضہ مین رکھے جو پانچ برس سے کم نہو۔

شرح یہ دفعہ جدید ہے۔ اور آسامیان شکمی و ذیلی آراضی سیر و ٹھیکہ داران سے متعلق نہین ہے۔

بروئے دفعہ ہذا۔ اضافہ لگان آسامی غیر دخیلکار صرف بذریعہ دستاویز تحریری و رجسٹری شدہ ہو سکتا ہے لفظ (رجسٹری شدہ) مین رجسٹری شدہ بروئے ایکٹ ۳ ۱۸۷۷ء و مصدقہ حسب احکام دفعہ ۹۰ ایکٹ ہذا دونون شامل ہین۔ اقرار نامہ اضافہ لگان حسب اشتہار گورنمنٹ ہند نمبر ۵۰۸ مورخہ ۱ سے رسوم اسٹامپ سے معاف ہے۔

آسامی غیر دخیلکار کے لگان مین جب ایک مرتبہ اضافہ ہو جائے (حسب دفعہ ہذا بروئے قرار داد باہمی آسامی و زمیندار) تو اُس کے بعد پانچسال تک اضافہ نہین ہو سکتا ہے بجز اسکے کہ اُس کی جوت کی آراضی کی قوت پیداوار بوجہ ایسی ترقی حیثیت آراضی جو آسامی کی محنت یا صرف کے سوا اور طرح ہوئی ہو یا آسامی مذکور کی جوت کا رقبہ بوجہ دریا برآمد یا آسامی کی زمین دبا لینے کے بڑھ گیا ہو یا اُس کی آراضی مین پانی کی آمد جس سے مالیت اُس آراضی کی زیادہ ہوتی ہے پھر جاری کیا گیا ہو (دفعات ۴۴ و ۳۴۔ ایکٹ ہذا) میعاد مندرجہ دفعہ ہذا کا اثر مثل اُن سات برس کے پٹون کے نہوگا جسکا ذکر دفعہ ۱۱۔ ایکٹ ہذا مین ہے۔

یہ امر کہ بعد اضافہ لگان پانچ برس تک آسامی غیر دخیلکار بیدخل ہو سکتا ہے یا نہین ایک بحث طلب امر ہے۔ بلحاظ الفاظ (ایسی میعاد تک اپنے قبضہ مین رکھے) معلوم ہوتا ہے کہ کاشتکار بعد اضافہ لگان تاریخ اضافہ سے پانچسال تک مستوجب بیدخلی نہین ہے۔

دفعہ ہذا کے ساتھ دفعہ ۵۵۔ ایکٹ ہذا بھی لایق لحاظ ہے۔

آسامی غیر دخیلکار کے لگان مین اضافہ اور تخفیف بذریعہ نالش

دفعہ ۴۸ باوجود کسی امر مندرجہ فقرہ (ب) دفعہ ۴۷ کے آسامی غیر دخیلکار کے لگان مین اضافہ یا تخفیف کی نالش (صورت ہائے ذیل مین) دایر کیجا سکیگی۔

(الف) بربناء وجوہ مندرجہ فقرہ ہائے (د) و (ز) دفعہ ۳۴ نسبت اضافہ یا تخفیف لگان آسامی دخیلکار کے۔ یا

(ب) مطابق احکام دفعات ۱۱ و ۱۲۔ انتظام شمالی ہند کی نہرون اور پانی کے نکاس

کے ایکٹ مصدرہ ۱۸۷۳ء ہو گئے۔

شرح یہ دفعہ جدید ہے اور دفعہ ۴۸۔ ایکٹ ہذا کا ایک جزو اُسکو سمجھنا چاہیئے۔ دربارہ نالشات اضافہ لگان حسب دفعہ ہذا شرح دفعات ۴۲ و ۴۳ و ۴۴۔ ایکٹ ہذا ملاحظہ کیجیئے۔

استثنائی احکام

کمی یا بیشی لگان کی جو ایسے پٹہ کی رو سے مقرر کیا گیا ہو جو ایسی مدت کے واسطے دیا جائے جو زمیندار کے معاہدہ کی میعاد سے آگے تک ہو

دفعہ ۴۹ (۱) باوجود کسی ایسے امر کے جو قبل ازین ایکٹ ہذا مین مندرج ہے جب کوئی ایسا زمیندار جو اپنی آراضی کی بابتہ سرکار کے ساتھ زیر معاہدہ ہو کوئی پٹہ دے یا قرارداد کرے جس کے بموجب کسی آراضی کا لگان کسی ایسی مدت کے لیئے مقرر کر دیا جائے جو اُس میعاد سے آگے تک ہو جس کے لیئے اُسکا معاہدہ سرکار سے ہوا ہو۔ اور ایسے معاہدہ کی میعاد گذر جائے تو ایسا پٹہ یا قرارداد۔

(الف) اُس صورت مین کہ اُس میعاد کے گذرنے پر اُس مالگذاری مین جو آراضی مذکور کی بابتہ قابل ادا ہو اضافہ کیا جائے۔ اگر زمیندار چاہے تو ممکن الانفساخ ہوگا بجز اسکے کہ آسامی اُسقدر لگان ادا کرنا قبول کرے جو کلکٹر برطبق نالش زمیندار کے واجبی اور قرین انصاف تجویز کرے۔ اور

(ب) اُس صورت مین کہ میعاد مذکور کے گذرنے پر اُس مالگذاری آراضی مین تخفیف کیجائے۔ اگر آسامی چاہے ممکن الانفساخ ہوگا۔ بجز اسکے کہ زمیندار اُسقدر لگان لینا قبول کرے جو کلکٹر برطبق نالش آسامی کے واجبی اور قرین انصاف تجویز کرے۔

(۲) جب وہ رقبہ مقامی جس کے اندر آراضی مذکور واقع ہو زیر بندوبست ہو تو مہتمم بندوبست اختیارات کلکٹر محکومہ دفعہ ہذا عمل مین لائے گا۔

شرح دفعہ ہذا ہم مضمون دفعہ ۲۹۔ ایکٹ ۱۲ سنہ ۱۸۸۱ء ہے صرف فقرہ آخر زیادہ ہے جس کی نسبت اونریبل ممبران سیلکٹ کمیٹی نے اپنی رپورٹ مطبوعہ گورنمنٹ گزٹ ۲۔ جولائی سنہ ۱۹۰۱ء مین لکھا ہے "دفعہ ۴۵ (۴۹ حال) مین ایسی تبدیلی کر دی گئی ہے کہ وہ ابتدا میعاد بندوبست کے اندر کارروائیات کلکٹر سے متعلق ہو گئی ہے۔ اور ایکٹ قبضہ آراضی مین ایسا ہی ہونا چاہیئے اور مقصود اس سے یہ ہے کہ اُن صورت ہائے استثنائی کی نسبت احکام قلمبند ہو جائین جن کی بابتہ مہتمم بندوبست نے کارروائیات بندوبست مین عمل نہ کیا ہو۔ ایسی صورتین وقوع مین آئی

ہین جنمین ترمیم بندوبست کے وقت پٹہ جات کی ترمیم و درستی نہین کی گئی اور اس وجہ سے اشخاص متعلق پر سختی ہوئی۔

الفاظ "ایسا زمیندار جو اپنی آراضی کی بابة سرکار کے ساتھ زیر معاہدہ ہو" سے یہ مراد ہے کہ وہ شخص جس نے اُس حقیت کا بندوبست اپنے ساتھ ہونا منظور کر کے اقرار نامہ ادا مالگزاری و دیگر شرائط مجوزہ صاحب مہتمم بندوبست حسب ایکٹ ۱۸۷۳ء و ۱۹۰۳ء یا ۱۹۰۳ء یا بحکم گورنمنٹ تحریر کر دیا ہو اور بموجب اُس معاہدہ کے قابض حقیت ہو دفعہ ہذا کا یہ منشا ہے کہ جب کوئی شخص بموجب معاہدہ باہمی اپنے اور سرکار کے قابض حقیت ہو۔ اور دوران قیام معاہدہ مذکورہ کسی آسامی کو کچھ آراضی لگان پر بذریعہ پٹہ تحریری کسی میعاد معیّن کے لیئے دی ہو اور قبل انقضاء میعاد مندرجہ پٹہ معاہدہ مابین زمیندار و سرکار ختم ہو جائے اور اگر مالگزاری مین کچھ اضافہ ہو جائے تو حسب مرضی زمیندار معاہدہ پٹہ فسخ ہو سکتا ہے۔ لیکن اُس صورت مین وہ پٹہ فسخ نہ ہوگا جبکہ آسامی لگان مجوزہ کلکٹر بشرح اضافہ دینا منظور کر لے اور اگر مالگزاری مین تخفیف ہو جائے تو آسامی پٹہ یا قرار داد مذکور حسب مرضی اپنے فسخ کرا سکتا ہے الا جبکہ زمیندار لگان مجوزہ کلکٹر بشرح تخفیف لینا قبول کر لے۔

یہ دفعہ تحت باب ۴ متعلق تقرر و اضافہ و تخفیف لگان قایم کی گئی ہے نہ تحت باب ۵ بیدخلی کے اور دفعات ۵۷ و ۵۸۔ ایکٹ ہذا مین بھی کوئی ایسی صورت بیدخلی کی نہین بتائی گئی ہے کہ بحالت انفساخ معاہدہ بموجب دفعہ ہذا کوئی آسامی بیدخل کر دیجائے گی۔ پس تنسیخ معاہدہ سے بیدخلی یا ترک کی صورت پیدا نہ ہوگی البتہ معاہدہ کے فسخ ہو جانے کا یہ اثر ہوگا کہ زمیندار و آسامی اُن کل شرائط سے جو پٹہ یا قرار داد سابق کی رو سے قرار پائی ہون آزاد ہو جاینگے اور زمیندار مستحق ہوگا کہ حسب دفعات بالا آسامی پر اضافہ لگان کرائے یا آسامی اگر مستحق ہو تخفیف لگان۔ اور جو حقوق کہ آسامیون کو حسب دفعہ ۱۱ و دفعات مابعد قانون ہذا حاصل ہونگے وہ بدستور رہین گے اُنین تاثیر دفعہ ہذا سے کچھ فرق نہ آئے گا۔

اگر موضع زیر بندوبست ہو تو نالش حسب دفعہ ہذا بحضور مہتمم بندوبست ہوگی اور مہتمم بندوبست کو کل اختیارات کلکٹر نسبت تصفیہ نالش حاصل ہونگے۔ بحالت نہ ہونے زیر بندوبست کے نالش حسب دفعہ ہذا بحضور مہتمم حصہ ضلع یا کلکٹر ضلع حسب دفعہ ۱۷۴ (ب) ایکٹ ہذا پیش ہوگی اور تصفیہ اُسکا اسسٹنٹ کلکٹر درجہ اول یا کلکٹر ضلع کے اجلاس سے ہوگا (دفعات ۱۷۲ و ۱۷۳)

معاہدہ اپیل ونگرانی ونظرثانی وادائیگی رسوم عرضی نالش ویادداشت اپیل وہی احکام ومتواتر مرعی رہین گے۔ جو نالشات دفعہ ۴۴ ایکٹ ہذا کی نسبت ہین۔

شمار میعاد ایسی نالش کا اُسوقت سے ہوگا جب زمیندار کے معاہدہ کی میعاد ختم ہوجاے۔

معاف کیاجانا لگان کا ایسی عدالت سے حکم سے جو بقایا لگان کی ڈگری کرے۔

دفعہ ۵ (۱) باوجود کسی ایسے امر کے جو قبل ازین ایکٹ ہذا مین درج ہے اگر بقایا لگان کی نالش مین ڈگری کرنے کے وقت عدالت کو یہ معلوم ہو کہ اُس مدت کے اندر جسکی بابتہ بقایا لگان کا دعوے کیا گیا ہے جوت کا رقبہ بوجہ دریابرد یا اور کسی وجہ سے اسقدر گھٹ گیا ہے یا پیداوار اُس جوت کی بوجہ خشک سالی یا ژالہ زدگی (اولا پڑنے) یا ریت پڑجانے کے یا اسی قسم کی اور آفت سے اسقدر کم ہوئی کہ اُس پوری تعداد لگان کی جو آسامی کے ذمہ اُس مدت کی بابتہ واجب الادا ہو انصافاً ڈگری صادر نہین کیجا سکتی ہے تو عدالت کو جائز ہے کہ کلکٹر کی منظوری پہلے حاصل کرکے اُس لگان مین سے جو آسامی کی اُس مدت کی بابتہ واجب الادا ہو اُسقدر معاف کردے جسقدر عدالت کو قرین انصاف معلوم ہو۔

(۲) کلکٹر کے حکم حسب دفعہ تحتی (۱) پر جس کی رو سے معافی لگان منظور یا نامنظور کیجائے کسی عدالت دیوانی یا مال مین اعتراض نہ کیا جائے گا۔

(۳) اس دفعہ کے کسی مضمون کی نسبت یہ نہ سمجھا جائے گا کہ اُس کی رو سے اُس لگان مین کوئی معافی کرنے کی اجازت دی گئی ہے جو کسی حقدار قبضہ مستقل یا آسامی بشرح معیّن یا ٹھیکہ دار سے واجب الادا ہو۔

(۴) کسی ایسی معافی سے جو اس دفعہ کے احکام کے بموجب کیجائے یہ نہ سمجھا جائیگا کہ جو لگان آسامی سے قابل ادا ہے۔ اُسمین سوائے متعلق اُس مدت کے جس کی بابتہ معافی کی گئی ہو کسی اور طرح تبدیلی کی گئی ہے۔

(۵) جب لگان مین ایسی معافی سے جو اس دفعہ کے احکام کے بموجب کیجائے کسی محال یا پٹی کی نکاسی مین قابل لحاظ کمی ہوجائے تو حکام مال کو لازم ہوگا کہ کسی ایسے دعوے پر جو مالک اُس مالگزاری مین سے معافی کے واسطے کرے جو محال یا پٹی مذکور کی بابتہ واجب الادا ہو لحاظ کرین اور اُس کی نسبت ایسا حکم صادر کرین جو بلحاظ حالات مقدمہ مناسب ہو۔

(۶) اس دفعہ کے احکام لگان کی ایسی معافیون سے متعلق نہ ہونگے جنکا دعوے
قطعات دریابرآمد کی نسبت کسی ایسے رواج مختص المقام کے مطابق کیا جائے
جس کی رو سے لگان مین ایسی معافی اُن جوتون کی نسبت کیجاتی ہو جنکا رقبہ
قابل زراعت بوجہ دریابردیا ریت پڑنے یا اسی قسم کی اور وجوہ کے گھٹ گیا ہو

شرح یہ دفعہ ممالک ہذا مین جدید ہم مضمون دفعات ۲۹-ایکٹ دخل ربعینانہ ملک پنجاب (۱۶-۱۸۸۷ء) و ۱۹-ایکٹ لگان ملک اودہ (۲۲-۱۸۸۶ء) قایم کی گئی ہے۔

دفعہ ہذا-آسامیان حقداران قبضہ مستقل و بشرح معین وٹھیکہ داران سے متعلق نہین ہے۔

معافی لگان حسب دفعہ ہذا صرف عدالت ابتدائی سے ہوسکتی ہے نہ عدالت اپیل سے۔

دربارہ تخفیف یا معافی لگان حسب دفعہ ہذا حکم کلکٹر قطعی ہوگا-اُس کی نسبت اجازت اپیل نہین ہے۔

جب کسی آفت قدرتی سے معافی لگان کی ضرورت واقع ہو اور وہ معافی لگان اسقدر زیادہ ہو کہ اُس کی وجہ سے زمینداروں کے ذریعہ ہائے ادار مالگزاری پر قابل لحاظ اثر پہونچے تو زمینداروں کے حق مین اُن کی مالگزاری کی نسبت بھی امداد کیجائے گی-الفاظ (قابل لحاظ کمی ہوجانے) سے یہ مراد ہے کہ معافی لگان سے ذریعہ ہائے ادار مالگزاری پر اثر ہو صرف لگان کا معاف ہوجانا ہی کافی وجہ درخواست معافی یا تخفیف لگان نہین ہے۔

فقرہ (۶) دفعہ ہذا رواج مختص المقام کی نسبت ہے-اونریبل ممبران سیلکٹ کمیٹی نے اس فقرہ کی نسبت اپنی رپورٹ مطبوعہ گورنمنٹ گزٹ اردو ممالک مغربی و شمالی واودہ حصہ ۵ صفحہ ۳۰، ۲۰ جولائی ۱۹۰۱ء مین لکھا ہے "اضلاع مشرقی مین اور ممکن ہے کہ اور مقامات مین بھی اکثر ایسا رواج مختص المقام ہوتا ہے کہ اُسکے ذریعہ اسامی نالش بقایا کے جواب مین معافی لگان کا بوجہ اُس نقصان کے جو دریابردیا ریت پڑجانے وغیرہ کے سبب ہوا ہو دعوے کرسکتی ہے-ایسی صورتین اس دفعہ کے احکام سے مستثنےٰ کردیجانی چاہئین-اور یہ مناسب نہین ہے کہ کلکٹر کو اس امر پہ مجبور کیا جائے کہ اُن کی نسبت احکام صادر کرے۔

ملک پنجاب مین برعایت دفعہ ۲۹-ایکٹ ۱۶-۱۸۸۷ء قرار پایا ہے کہ کوئی عدالت معافی لگان کا حکم نہین دیسکتی ہے جبتک کہ معافی کی نسبت کلکٹر کی منظوری پہلے حاصل نہ کرلیجائے-معافی لگان کے مقدمات مین عدالت کا فرض ہے کہ مسل مقدمہ کو کلکٹر کے پاس بھیجکر وجوہات معافی سے اُسے مطلع کرے صاحب کلکٹر منظوری یا نامنظوری کا حکم انہین اصولون کے مطابق صادر کرے کہ جن کے مطابق

معافی مالگزاری مین کارروائی ہوتی ہے (سرکلر نمبر۷ فقرہ ۶ سرکلرات صیغہ مال پنجاب)
ایک نالش بقایا رلگان زیر دفعہ ۹۳ (الف) ایکٹ ۱۲ ۱۸۸۱ء مین مدعا علیہ نے ایک مقامی رواج ثابت کیا تھا جسکی رو سے ایک مزارعہ علی التناسب کمی لگان کا مستحق کسی سال کے واسطے ایسی اراضیات کی بابتہ ہوتا تھا جو کہ اُس سال مین دریا کے فعل سے بباعث غرقاب ہونے یا ریت کے نیچے آجانے کے ناقابل کاشت ہوجاتی تھین کوئی درخواست تخفیف لگان زیر باب ۲ - ایکٹ مذکور نہ کی گئی تھی - تجویز ہوئی کہ چونکہ مدعا علیہ نے اپنے جواب دعوے مین تخفیف لگان کی استدعا حسب منشار باب ۲ نہ کی تھی یعنے مستقل یا ایک غیر محدود عرصہ کے واسطے کمی لگان کی جو اُس کی مقبوضہ پر واجب الادا تھا بلکہ اُس نے صرف ایک سال کے واسطے اور ایسے جزو مقبوضہ کے متعلق کمی لگان کی استدعا کی تھی جو کہ اُس سال مین ناقابل کاشت تھا اور چونکہ کوئی ایسی کارروائیات زیر باب ۲ مین حاصل نہ کیجا سکتی تھی اس لیئے رواج مذکور کسی احکام ایکٹ مذکور پر حاوی نہ تھا اور وہ عدالت تجویز کنندہ نالش سے مؤثر کیا جانا چاہیئے - راوما پرشاد سنگھ بنام ملدیو مصر (ویکلی نوٹس ۹۳ ۱۸۹۳ء صفحہ ۲۹) سے تمیز کی گئی - ایک تخفیف حسب منشار باب ۲ ایکٹ مذکور اُسی طرح پر نہین ہے جس طرح کہ ایک دستبرداری یا ترک جزو دعوے خود منجانب مالک آراضی دربارہ لگان کسی خاص سال کے زیر دفعہ ۳۴ - ایکٹ معاہدہ - ایک تخفیف لگان حسب منشار باب مذکور نہین ہے اُسکا اثر صرف اُس خاص سال پر ہوگا جسمین کہ آراضی دریا برد ہوگئی تھی اور اُسکا کوئی اثر اُس سال کے بعد کی لگان واجب الادا مقبوضہ پر نہوگا - ایک مزارعہ ایسی وجہ پر یا کسی اور وجہ پر کسی خاص سال کے واسطے لگان کو بذریعہ ایک درخواست زیر دفعہ ۱۹ - ایکٹ مذکور کی کم نہین کرا سکتا - لفظ تخفیف کے ذو معنے ہونے کی وجہ سے تذبذب مین نہ پڑ جانا چاہیئے جیسا کہ اُسکا استعمال باب ۲ - ایکٹ مذکور مین اُن خاص اصطلاحی معنون مین کیا گیا ہے جسکے کہ اوپر تشریح کی گئی ہے مگر وہ شے کہ جسکا دعوے مزارعان صورت حال مین کرتے ہین زیادہ تر درست طور سے بطور ترک یا کمی کے کہلا سکتا ہے - بہ نسبت تخفیف کے - یا وہ ایک تخفیف بالکل جداگانہ معنون مین ہے - ان جملہ صورتون مین یہ ثابت کرنا مزارعان کا فرض ہوگا کہ خاص سال زیر بحث مین اُن کے مقبوضجات کا کوئی جزو جس کے کہ متعلق وہ کمی لگان کا دعوے کرتے ہین ایسی حالت مین جس سے کہ رواج مذکور متعلق ہے اور اگر وہ اسبات کو ثابت نکرے تو اُسکو کامل مقدار لگان ادا کرنی پڑے گی - (بینی پرشاد کوری بنام دُکھی رائے ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۹۰۱ء صفحہ ۴۹ وانڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۳ صفحہ ۲۷۰)

اختیار لگان کے معاف کرنے یا اُسکے ادا کے ملتوی کرنے کا جب مالگزاری معاف کیجائے یا اُسکا ادا کرنا ملتوی کیا جائے

دفعہ ۱۵ (۱) جب کسی وجہ سے لوکل گورنمنٹ کل یا کسی جزو مطالبہ مالگزاری کو جو کسی آراضی کی نسبت واجب الادا ہو کسی مدت کی بابۃ معاف کرے یا اُسکا ادا کرنا ملتوی کرے تو اُس کلکٹر یا اسسٹنٹ کلکٹر درجہ اول کو جسکو لوکل گورنمنٹ اس امر کا اختیار عطا کرے جائز ہے کہ یہ حکم دے کہ لگان اُن آسامیون کی جو اُس آراضی پر یا اُس کے کسی جزو پر بوساطت یا بلا وساطت (دوسرے شخص کی) مالک کی طرف سے قابض ہین اُس مدت کی بابۃ معاف یا ملتوی کیجائین جسکی بابۃ مالگزاری کا ادا کرنا حسب مرقومہ صدر معاف یا ملتوی کیا گیا ہو۔ جیسی کہ صورت ہو۔ تعداد مین اُسقدر جو اُس تعداد مالگزاری کی دوچند کی برابر ہوگی جسکا ادا کیا جانا اس طرح معاف یا ملتوی کیا گیا ہے۔ یا تعداد مین اُسقدر جو آراضی مذکور کی کل لگان کے ساتھ وہی نسبت رکھے گی جو وہ تعداد مالگزاری جسکا ادا کیا جانا اس طرح معاف یا ملتوی کیا گیا ہو اُس کل مالگزاری سے رکھتی ہے جو آراضی مذکور کی نسبت واجب الادا ہو۔

(۲) جو حکم دفعہ ضمنی (۱) کے بموجب صادر ہو اُسپر کسی عدالت دیوانی یا مال مین اعتراض نکیا جائے گا۔

(۳) کوئی نالش واسطے وصولیابی کسی ایسے لگان کے جسکا ادا کرنا معاف کر دیا گیا ہو۔ یا اُس مدت کے اندر جس کے واسطے ادا کرنا ملتوی کیا گیا ہو واسطے وصولیابی کسی ایسی لگان کے جسکا ادا کرنا ملتوی کیا گیا ہو دایر نہ کیجا سکے گی۔

(۴) جب لگان کا ادا کرنا ملتوی کیا گیا ہو تو وہ مدت جسمین وہ التوا قایم رہے اُس میعاد سماعت کے محسوب کرنے مین خارج کر دیجائے گی جو واسطے وصولیابی لگان کے مقرر کی گئی ہے۔

(۵) اگر کوئی مالک یا اور زمیندار کوئی ایسا لگان تحصیل کرلے جسکا ادا کرنا معاف کر دیا گیا ہو یا التوا کی مدت گذرنے سے پہلے کوئی ایسا لگان تحصیل کرلے جسکا ادا کرنا ملتوی کر دیا گیا تو وہ کل مالگزاری یا لگان جیسی کہ صورت ہو۔ جو اُسکے حق مین معاف یا ملتوی کی گئی یا کیا گیا ہو فوراً اُس سے واجب الادا ہو جائے گی یا ہو جائے گا۔

شرح یہ دفعہ بجائے فقرہ اول دفعہ ۲۳ - ایکٹ ۱۲ ۱۸۸۱ء کے ہے فقرہ مذکور سے الفاظ (بہ پابندی ایسے قواعد متعلقہ اپیل یا بحالی تجویز وغیرہ کے جو وقتاً فوقتاً حکام بورڈ سے نافذ ہون) خارج کردیئے گئے اور فقرہ ہائے ۲ و ۳ و ۴ و ۵

دفعہ ہذا مین بڑھا دیئے گئے۔

دفعہ ہذا اجازتی ہے نہ تاکیدی۔ معافی یا التوار لگان بحق آسامی باختیار تمیزی حکام مال چھوڑا گیا ہے جب کوئی حاکم مال اپنا اختیار تمیزی مفوضہ دفعہ ہذا عمل مین لائے تو اُس مین پھر کوئی عدالت دیوانی یا مال دست اندازی نہین کر سکتی۔

بروئے فقرہ (۴) دفعہ ہذا وہ زمانہ جو میعاد التوار لگان مین گذرے میعاد معینہ سماعت نالش بقایا رلگان سے منہا کیا جائے گا۔

اگر مالک آراضی یا دیگر زمیندار (جس مین ٹھیکہ دار مستاجر۔ آسامی ساقط الملکیت۔ دخیلکار۔ یا شرح لگان معین یا حقدار ان قبضہ مستقل بمقابلہ اپنے کاشتکاران شکمی کے شامل ہین) بخلاف ورزی حکم مصدرہ دفعہ ہذا لگان اپنی آسامی سے وصول کرلے۔ تو مالگذاری یا لگان معاف شدہ یا ملتوی شدہ فوراً بذمہ وصول کنندہ واجب الادا ہو جائے گا۔

- جب لوکل گورنمنٹ بموجب دفعہ ۲۳۔ ایکٹ لگان اضلاع مغربی وشمالی ادار مالگذاری کو ملتوی کرتی ہی اور اسوجہ سے التوار لگان کا بھی حکم دیدیا گیا ہو تو ٹھیکہ دار بھی مستحق استفادہ التوار لگان کا ہی (مدن موہن لال بنام دلدار حسین انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۴ صفحہ ۴۶۵)

تجویز و انسداد مصیبت زراعتی۔ قواعد دربارہ التوائی و معافی مالگذاری ولگان بصورت ہائی آفات سرکلر بورڈ مال ممالک مغربی وشمالی مورخہ ۱۰۔ نومبر ۱۸۹۶ء نمبر ۵ مد ۳ کتاب بورڈ سرکلرات جلد اول مطبوعہ ۱۹۰۲ء معہ ترمیم بروئی اشتہار گورنمنٹ نمبری ۱۵۲۸/۱-۱۲۳ مورخہ ۱۰ جون ۱۹۰۲ء

سرکلر نمبر ۵ مد ۳ دربارہ التوار و معافی مالگذاری ولگان

۱۔ آفات زراعتی دو اقسام پر منقسم ہو سکتی ہین (۱) وہ آفات جنکا اثر آراضی پر پڑے یعنے کم و بیش باعث نقصان دائمی ہون (۲) وہ آفات جن سے کسی خاص فصل کو نقصان پہونچے مگر زمین کی زرخیزی مین نقصان نہ آوے۔

۲۔ دیگر صورت ہائے مصیبت زراعتی کی نسبت جبکہ وہ ظہور پذیر ہون بہ تدبیر مناسب جلد کارروائی کرنی چاہیئے اور اس طرح سے انسداد اس امر کا ہو جاے کہ اقسام مندرجہ بالا مین سے کسی قسم کی آفت کی حد تک نہ پہونچین مثلاً دیہاتون یا اُن کی مویشیون مین بیماری کا پھیلنا اور زیادہ خراب دیہاتون مین بوجہ متواتر قلیل فصلون یا کسی آفت مقامی مثل آتشزدگی وغیرہ کے تنزل نمایان ہونا اور موجودہ نکاس پانی یا موجودہ ذخیرہ پانی کی کمت پر جانا یا بند ہو جانا جو اکثر بوجوہ مصنوعی مثل ریلوے یا پشتہ ہائی نہر کے وقوع مین آتا ہے۔ ان اور اسی قسم کی خرابیون کا دفعیہ ہر صورت مین بذریعہ تقاوی اور تقسیم ادویہ اور مناسب احتیاط اور درستی نکاس پانی اور اسی قسم کی تدبیر کے ہونا چاہیئے۔ ان امور کی ابتدا پر نظر کرنی چاہیئے اور ان کو انہین طریقون سے روکنا چاہیئے جو کہ دیگر

صورتون مین کام مین لائے جاتے ہین اور قبل اسکے کہ وہ خرابیان مستحکم ہوجائین اُن کی بنسبت کارروائی کرنے مین دیر نہ کرنی چاہیئے۔

۳۔ جملہ صورتون مین گو وہ کسی قسم کی ہون صاحب کلکٹر جسقدر جلد ممکن ہو موقع کو ملاحظہ کرین بجز اس کے کہ ایسے وجوہ ہون کہ جن سے مجبوری ہو اور اُس صورت مین کسی ماتحت کو جسکو لیاقت مناسب ہو اس کام پر بھیجین۔ دو معین اقسام کی آفت کا اب ذکر کیا جاتا ہے۔

قسم اول

۴۔ قسم ہذا مین وہ کل صورتین داخل ہین جنمین زمین مین خرابی سخت بوجہ زیادہ سخت نمی اور پیدا ہونے کانس یا دیگر ناقص نباتات یا بوجہ دیگر معہ اُن کے جنکا ذکر اوپر ہوا ہے آگئی ہے۔ خاص و نہایت ضروری فرایض منصبی صاحب کلکٹر کے ان اہم صورتون مین حسب ذیل ہین۔

(۱) مومی الیہ کو لازم ہے کہ ضلع کے ہر حصہ کی زراعتی حالت کی ہمیشہ خبر رکھین اور جیسے ہی اول آثار خرابی کے واقع ہون تحقیقات مفصل کرین۔

(۲) ذریعہ خبر کا جو صاحب کلکٹر کو حاصل ہو سکتا ہے وہ پرگنہ بک ہی۔ اور نیز سلسلہ وار معائنہ خود صاحب کلکٹر اور اُن کے ماتحتان کا جو خاصکر ناقص حصص ضلع کا ہونا چاہیئے۔ صاحبان کلکٹر اس امر کا لحاظ رکھین کہ پرگنہ بک سے پورا کام لیا جائے اور اپنے تحصیلداران اور حکام پرگنہ کو اس بات کی ہدایت کرین کہ وہ خود معائنہ بقدر مناسب ہر موضع کے رقبہ اور اُس کے پیداوار کا خاصکر اُس زمین کا جہان کہ حالت خراب یا غیر معین ہو کیا کرین۔ اگر حالات مندرجہ پرگنہ بک سے یہ ظاہر ہو کہ کوئی اہم تغیر کسی زمین یا محال کی حالت زراعتی مین واقع ہوا۔ مثلاً کاشت یا لگان مین کمی کثیر ہوئی یا آب پاشی یا ہلون یا آدمیون مین کمی ہوئی تو بلا توقف حالات بذریعہ تحقیقات موقع معرفت عہدہ دار ذمہ دار کے دریافت کرنے چاہیئن۔

(۳) امداد کی تجویز بذریعہ ایسی تدبیر کے نہ کرنی چاہیئے کہ جس سے مالگذاری مین نقصان ہو بجز اُس صورت کے جبکہ نقصان نکاسی کا اسقدر زیادہ ہو کہ مطالبہ سرکاری بلا سختی کے ادا نہ ہو سکتا ہو۔ لیکن جب ایسی امداد ضروری ہو تو وہ فوراً دینی چاہیئے۔ حالات کی اطلاع بلا توقف معرفت صاحب کمشنر کے صاحبان بورڈ اور گورنمنٹ کو ہونی چاہیئے۔ صاحب کلکٹر اسی کے ساتھ مکمل تجاویز ارسال کرین۔ اگر مومی الیہ ایسا کر سکتے ہون۔

(۴) اگر التوا یا معافی مالگذاری کی تجویز کیجائے تو امداد بقدر ایک حصہ معین مالگذاری محال کے ہونی چاہیئے جسکا حساب بلحاظ عام نقصان نکاسی کے کیا جائے۔ ہر کھیت کی مفصل تحقیقات کی ضرورت نہین ہے لیکن زیادہ خراب صورتون مین التوا اور معافی سے زیادہ تر قوی تدابیر کی ضرورت عموماً ہوگی۔ اور صورتون مین عارضی

تخفیف مطالبہ کی تجویز ایک میعاد کے لیئے جو ۵ سال سے زاید ہنو کرنی چاہیئے - ہر ایک ایسی تجویز کو بہ نمونہ نقشہ تشخیص مشمولہ کل حالات معہ یادداشت تشخیص کے جو صاحب کلکٹر یا کوئی ماتحت جو بخوبی لائق ہو تحریر کریگا ارسال کرنی چاہیئے -

(۵) تا تکمیل تحقیقات مہلت ادا ر مالگزاری مین بموجب قاعدہ ۹ کے جملہ صورتون مین منظور کرنی چاہیئے جنمین امداد کی معاً ضرورت ہو - اور اگر آسامیان کی حفظ کی تدبیر کی فوراً ضرورت ہو تو صاحب کلکٹر بموجب قاعدہ ۱۱ کے منظوری التوا ر مالگزاری کی درخواست کرین گے -

قسم دوم

۵ - اس قسم مین کمتر دوامی قسم کی آفات مثلاً کمی بارش اور عارضی طغیانی اور ٹیڈیون کا آنا اور ژالہ زدگی وغیرہ شامل ہین اور جبکہ فصل قرار واقعی نہ ہوئی ہو یا اسمین نقصان پہونچا ہو یا معقول طور پر اندیشہ امور مذکورہ بالا کا ہو تو صاحب کلکٹر معاً اول اطلاع ملنے کی اُس کی رپورٹ صاحبان بورڈ کو بتوسط صاحب کمشنر کرینگے - اور اُسیوقت تحقیقات شروع اور حسب ہدایت مابعد کارروائی کرینگے -

یادداشت - بصورت ژالہ زدگی صاحب کلکٹر مزید بران بعد تحقیقات مناسب واسطے اطلاع میٹیورالاجیکل ڈیپارٹمنٹ کے ایک نقشہ ارسال کرینگے جسمین سمت اور تیزی طوفان کی معہ اُس کے حالات کے بہ نمونہ مقررہ درج ہوگی -

۶ - اس امر کے تجویز کرنے مین کہ آیا بموجب قواعد ذیل امداد ضروری ہے - صاحب کلکٹر کو حالات موضع پر جسپر آفت کا اثر پہونچا ہو اور سختی یا ملایمت تشخیص پر لحاظ کرنا چاہیئے - مثلاً خوشحال موضع ہین جسمین تشخیص ملایم ہو امداد کی ضرورت نہ ہو - یا مالگزاری کی وصول مین بجائے التوا ر یا معافی کے مہلت دینا کافی ہو -

۷ - تدابیر امداد جو کل آفات زراعتی سے متعلق ہین حسب ذیل ہین -

(الف) مہلت ادا ر مالگزاری (ب) التوا ر مالگزاری (ج) معافی مالگزاری -

التوا ر یا معافی مالگزاری مین منظوری گورنمنٹ کی ضرورت ہے اور بلا ایسی منظوری اول حاصل کرلینے کے احکام التوا ر یا معافی لگان کے حسب دفعہ ۲۳ - ایکٹ ۱۲ ۱۸۸۱ء (دفعہ ۱۵ - ایکٹ ۲ ۱۹۰۱ء) جاری نہین کیئے جاسکتے ہین -

التوا ر یا معافی مالگزاری کے ساتھ اُس کے مطابق التوا ر یا معافی ابواب یا محصولات کی بلا خاص منظوری گورنمنٹ کے عمل مین نہ آینگی -

۸ - (الف) مہلت ادا ر مالگزاری سے صاحب کلکٹر مجاز اس کے نہین ہوجاتے کہ حکم امداد آسامیان کا صاد

کرین - یہ کارروائی ان صورتون مین مناسب ہے جنمین خفیف اور غالباً قابل رفع نقصان فصل کو پہونچا ہو یا زیادہ اہم صورتون مین یہ بطور عارضی اور ابتدائی کارروائی کے اس غرض سے مفید ہو سکتی ہے کہ اس امر کے پورا دریافت کرنے کا موقع ملے کہ کسقدر آفت پہونچی ہے -

۹ - مہلت ادا مالگزاری کا حکم صاحب کلکٹر دیسکتے ہین عام اس سے کہ وہ بابتہ ایک یا زیادہ اقساط کی ایسی میعاد کے لیئے ہو جو ۶ ماہ سے زیادہ اُس آخر روز سے نہو جو واسطے ادائے قسط یا اقساط کے مقرر ہے جنکے ادا کے لیئے مہلت کا حکم ہوا ہے - ہر ایک ایسا حکم باتباع اختیار صاحب کمشنر اور صاحبان بورڈ کے صادر کیا جائے گا -

بمنظوری صاحب کمشنر مہلت ادا ۶ ماہ کے بعد ایک ایسی میعاد مزید تک کیجا سکتی ہے جو ایک سال سے زیادہ نہ ہو یعنے کل ۱۸ ماہ تک کیجا سکتی ہے - ہر حکم توسیع تاخیر وصول کا باتباع اختیار صاحبان بورڈ کے ہوگا -

۱۰ - (ب) التواء مالگزاری - اس کارروائی کی منظوری کی درخواست فوراً بصورت ہائے زیادہ نقصان پیداوار کے کیجا سکتی ہے یا اُس کی درخواست بعدہ جب ضرورت ہو بہ تنسیخ مہلت وصول کیجا سکتی ہے باضابطہ التواء کی درخواست اُس حالتمین ہونی چاہیئے جبکہ صاحب کلکٹر کسی نوبت تحقیقات مین یہ مناسب سمجھین کہ تخمینی لگان کا امتناع مناسب ہے اور اُس کے وجوہ تحریر کرین -

۱۱ - التواء مالگزاری کسی نوبت پر معافی مالگزاری کے ساتھ بمنظوری گورنمنٹ اُس حالتمین بدلی جا سکتی ہے جبکہ صاحب کلکٹر معقول وجہ تحریر کرین -

۱۲ - جب صاحب کلکٹر بعد تحقیقات کے یہ طے کرین کہ التواء یا معافی مالگزاری اور بطور اُسکے نتیجہ کے التواء یا معافی لگان ضروری ہے تو اگر مومی الیہ یہ خیال کرین کہ معاندا ہیر برائے حفظان آسامیان ضروری ہین - گورنمنٹ سے واسطے منظوری التواء مالگزاری کی اول درخواست کر سکتے ہین اور تعداد تخمینی تحریر کرین - مومی الیہ کو چاہیئے کہ اُسیوقت واسطے اختیار التوائے لگان کے حسب دفعہ ۲۳ - ایکٹ لگان (دفعہ ۱۵ - ایکٹ نمبر) درخواست کرین جسوقت کہ ضروری مفصل تحقیقات ختم ہو جائے جو بموجب قواعد مندرجہ ذیل کے ہونی چاہیئے تو ٹھیک تعداد مالگزاری اور لگان التواء یا معافی طلب کی رپورٹ واسطے احکام قطعی کے بہ نمونہ مناسب منسلکہ قواعد ہذا کیجائے گی - (قاعدہ ۱۶ ملاحظہ طلب ہے) صاحب کلکٹر کو یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ عہدہ داران موضع کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ حالت خرابی فصل کو مبالغہ کے ساتھ بیان کرین - اسکا انسداد کرنا چاہیئے صاحب کلکٹر بعد تحقیقات مناسب کے خود اپنی رائے نسبت حد خرابی رپورٹ طلب کی قایم کرین -

۱۴۳- (ج) معافی مالگذاری کے قبل مہلت ادایا التوا عطور کا روائی ابتدائی کے عموماً ہونا چاہیئے۔ لیکن جبکہ آفت ایسی سخت ہوا اور اُس کے نتائج ایسے فوراً ظاہر ہون کہ دیگر تدابیر امداد صریحاً ناکافی ہون تو صاحب کلکٹر مجاز ہین کہ معافی کی درخواست فوراً کرین۔

۱۴۴- یکسان امداد عام صورت ہائے آفت مین مثلاً خشکی اور تخم کے نہ جمنے یا گروا لگنے یا درخت کے مرجانے اور اسی قسم کی آفت مین جبکہ نقصان دور دور تک ہوا ہو اور قریب قریب یکسان کل رقبہ نقصان رسیدہ مین واقع ہوا ہو کیجاوے گی۔ کھیت وار تحقیقات کا طریقہ ایسی صورتون مین عمل مین نہ آئیگا۔ خاصکر جبکہ رقبہ متعلقہ بہت وسیع ہو۔ یہ امر لازمی نہین ہے کہ ایک ہی شرح التوا یا معافی کی عمل مین لائی جائے۔ چاہے رقبہ متعلقہ کتنا ہی بڑا ہو۔ ایک سے زیادہ شرح کی ضرورت بوجہ مختلف حالات کے ہو سکتی ہے لیکن نتیجہ یکسان بنسبت رقبہ کثیر التعداد کے ہونا چاہیئے۔ جس سے مناسب اوسط امداد کا اُس حالت مین نکلے جبکہ عام عام طور پر وہ عمل مین آئی ہو۔

قواعد ضمنی مندرجہ ذیل پر یکسان صورتون مین عمل ہونا چاہیئے۔

(۱) صاحب کلکٹر کو چاہیئے کہ جہان تک ہو سکے عام نقصان جو ہوا ہو دریافت کرین اور اُسکا حساب ایک مقررہ حصہ پیداوار فصل معمولی پر یعنے مناسب اوسط فصل پر کرین۔ مثلاً ۴ ریا ۸ رفی روپیہ اور ایسا معین تناسب کل اُس زمین سے متعلق کرین جسکو نقصان پہونچا ہو۔ مگر شرط یہ ہے کہ صاحب کلکٹر کو چاہیئے کہ رقبہ سے جسکو نقصان پہونچا اور امداد سے کوئی جزو ایسے رقبہ کا خارج کرین جو کسی وجہ سے نقصان سے بچ گیا ہو۔

(۲) جب تناسب نقصان کا اندازہ حسب مندرجہ بالا ہو جائے تب صاحب کلکٹر کو چاہیئے کہ تجاویز امداد بموجب شرح ذیل کے ارسال کرین۔

نقصان جو زاید از ۴ ر نہ ہو —— کوئی امداد نہین

نقصان جو زاید از ۶ ر نہ ہو —— ۲ ر التوائے مالگذاری

نقصان جو زاید از ۸ ر نہ ہو —— ۴ ر التوائے ملگذاری

نقصان جو زاید از ۱۰ ر نہ ہو —— ۸ ر التوائے مالگذاری

نقصان جو زاید از ۱۲ ر نہ ہو —— ۱۲ ر التوائے مالگذاری

نقصان زاید از ۱۲ ر —— تناسب معافی مالگذاری

مگر شرط یہ ہے کہ اضلاع باندا ہمیرپور و جہانسی و جالون مین اور جنوبی تحصیلات ضلع الہ آباد مین شرح ذیل کی پابندی کیجائے گی۔

نقصان جو تعداد ۴ر نہ ہو ——— کوئی امداد نہین -

نقصان جو زاید از ۴ر نہ ہو ——— ۲ر معافی مالگذاری

نقصان جو زاید از ۶ر نہ ہو ——— ۴ر معافی مالگذاری

نقصان جو زاید از ۸ر نہ ہو ——— ۶ر معافی مالگذاری

نقصان جو زاید از ۱۰ر نہ ہو ——— ۸ر معافی مالگذاری

نقصان جو زاید از ۱۲ر نہ ہو ——— ۱۰ر معافی مالگذاری

نقصان زاید از ۱۲ر ——— معافی شرح ہم قسم (حکم گورنمنٹ نمبری ۱۷۲۸/۱-۱۳ مورخہ ۱۰ جون ۱۹۰۲ء)

(۳) شرح مندرجہ بالا معمولاً مناسب ہوگی لیکن صاحب کلکٹر اگر ضرورت سمجہین تو کم و بیش تدابیر امداد کی تجویز کرنے سے ممنوع نہین ہین - مثلاً بوجہ خاص حالات کے التوائی مالگذاری کی ضرورت پیش آئے گو کہ نقصان ۴ر پیداوار سے زیادہ نہ ہو یا قلیل تر التوائے مالگذاری مناسب حال ہو گو نقصان کسی خاص فصل کا نقصان بقدر ۱۲ر رہا ہو یا معافی بجائے التوائے کے قرین مصلحت ہو گو نقصان ۱۲ر سے زیادہ نہ ہوا ہو - ایسی صورتون مین صاحب کلکٹر کو چاہیے کہ جب اپنی تجاویز ارسال کرین تو شرح مندرجہ بالا کے خلاف عمل کرنے کی وجہ پوری طور پر درج کرین -

(۴) کل تجاویز حسب قاعدہ ہذا واسطے یکسان التوا یا معافی مالگذاری کے حسب نمونہ ۴ منسلکہ کے ارسال ہونی چاہئین - بمجرد پہونچنے حکم منظوری انکی تجاویز دربارۂ عطائے اختیارات ضروری حسب دفعہ ۲۳ - ایکٹ لگان کے صاحب کلکٹر کو چاہیے کہ حکم واسطے یکسان التوا یا معافی لگان کے جیسی کہ صورت ہو صادر کرین - اور یہ تحریر کرین کہ طریقہ ہائے مصرحہ دفعہ ۲۳ - ایکٹ لگان ۱۹۰۱ء مین سے کس طریقہ پر عمل کیا جائے -

(۵) جملہ احکام کی اطلاع جو نسبت یکسان التوا یا معافی لگان کے ہون موضع مین بذریعہ اشتہار یا دیگر طرح جس طرح پر کہ نہایت آسان ہو کیجائے گی - اور ایک پرت حکم چوپال یا دیگر عام مقام موضع مین چسپان کیا جائیگا پٹواری کو چاہیے کہ فوراً ہر ایک آسامی کے نام کی محاذی تعداد اُس کے لگان کی جو اس طرح ملتوی یا معاف ہوئی ہو بہی کھاتہ اور جمعبندی مین حساب کر کے درج کرے - گرداور قانونگوئے اس امر کا ذمہ دار ہوگا کہ دیکھ لے کہ ایسا کیا گیا اور کارروائی کی رپورٹ اندر اُس میعاد کے جو صاحب کلکٹر مقرر کرین ارسال کرے گا -

۱۵ - کھیت وار تحقیقات اُن صورت ہائے آفت مقامی مین کیجائے گی جس مین نقصان یکسان نہ ہو بلکہ خاص حدود کے اندر ہوا ہو مثلاً نقصان جو عارضی طغیانی اور ژالہ زدگی اور ٹیڑی وغیرہ سے واقع ہوا ہو - ذیل مین قواعد ضمنی واسطے کھیت وار تحقیقات کے درج ہین -

(۱) مفصل تحقیقات کے لیئے کوئی عہدہ دار مندرجہ گزٹ تعینات کیا جائے گا جو نقشہ دیہی مین اُن رقبوں

اسطور پر نشان بناوے گا جن کو نقصان پہونچا ہو کہ صاف طور پر یہ معلوم ہو کہ کسقدر نقصان فصل کا ہوا مثلاً ۴ر ۶ر ۱۲ر فی روپیہ جیسی کہ صورت ہو اور وہ نہ دکھلائے جاوین گے جنمین نقصان نہین پہونچا۔ باریک اور مختلف تخمینہ ایک ہی فصل کے لیئے مثلاً ۱۲ر کا نقصان ایک کھیت مین اور ۴ر کا کھیت متصلہ مین جائز نہ ہوگا بعد ازان فہرستین اُن کھیتون کی جنمین نقصان پہونچا ہو حسب نمونہ منسلکہ کے طیار کیئے جاوینگے جو کہ خاصکر اُن صورتون کے لیئے تجویز کیا گیا ہے جنمین کھیت وار تحقیقات عمل مین آئی ہو۔

(۲) تعداد مالگزاری اور لگان التوا یا معافی طلب کے نمونہ متذکرہ بالا مین محسوب اور درج کیئے جائین گے۔ بابتہ جملہ آراضیات کے جو بہ لگان نقد آسامیان کے یا آسامیان ذیلی کے قبضہ مین بصورت سیر کے ہون۔ تعداد لگان یا التوا یا معافی طلب کی بہ تناسب تعداد نقصان فصل کی ہوگی اور اس رقم مین سے اُس امداد کا حساب جو دربارہ مالگزاری ہوگی بآسانی کیا جا سکتا ہے وہ یا تو بقدر نصف امداد متعلقہ لگان کے ہوگی یا کل مالگزاری مین بہ تناسب اُس امداد متعلقہ لگان کے ہوگی جو بلحاظ کل لگان کے کی گئی ہو۔ مگر شرط یہ ہے کہ اُس صورت مین کہ آسامیان ذیلی بہ ماتحتی آسامیان اعلے کے قابض ہون آسامیان اعلےٰ کے حق التوا یا معافی لگان نہ کیجائے گی بجز اسکے کہ مناسب التوا یا معافی بحق واقعی کاشتکاران آراضی کی اُن کی طرف سے کیجائے (قاعدہ ۱۰ ملاحظہ طلب ہے) نسبت اُن کھیتون کے جنکا لگان جنس مین ادا کیا جاتا ہے یا جو بطور سیر قبضہ مین ہون یا خاص مالک کی کاشت مین ہون یا بلا لگانی ہون کوئی التوا یا معافی لگان نہ کیجائیگی اور صرف امداد متعلقہ مالگزاری کیجا سکتی ہے لیکن اندازاً لگان ایسے کھیتون کا درج کیا جا سکتا ہے جس سے تعداد مالگزاری التوا یا معافی طلب کا حساب اسی طرح سے ہو سکتا ہو جیسا کہ بصورت اُن آراضیات کے ہو سکتا ہے جنپر آسامیان بشرح لگان نقدی قابض ہون۔ اس قسم کی لگان تخمینی اُن آراضیات کی جو برائے نام لگانی ہون نمونہ ۲ مین پھر تحریر نہ کیجاوینگی۔

(۳) اندراج نمونہ اسے صاحب کلکٹر ایک مجموعی انتخاب بزبان انگریزی حسب نمونہ ۲ اس لیئے مرتب کرین گے کہ وہ بخدمت صاحبان بورڈ بتوسط صاحب کمشنر ارسال کیا جائے۔ یہ نقشہ محال وار بنایا جائے گا تفصیل پٹی وار صرف اُس حالت مین دینی چاہیئے جبکہ امداد کل محال سے متعلق نہ ہو بلکہ صرف اُس کی چند پٹیات سے متعلق ہو جو اُسمین واقع ہون۔ میزان پرگنہ یا تحصیل اور میزان کل پٹی دینی چاہیئے۔ اگر کسی خاص کیفیت کی ضرورت ہو تو وہ محاذی محال یا پٹی کے بخانہ ۲۰ مین درج ہونی چاہیئے۔

(۴) جداگانہ پٹیون مین التوا یا معافی ایسی رقوم کی تجویز نہ کیجائے گی جو للعہ سے بصورت مالگزاری کے اور مے رہ سے بصورت لگان کے کم ہون۔

(۵) برطبق بہوپنچنے حکم منظوری تجاویز حسب نمونہ ۲ و عطائے اختیارات حسب دفعہ ۲۳ ایکٹ لگان کے صاحب کلکٹر احکام واسطے التوا ریا معافی واقعی تعداد لگان مندرجہ نمونہ مذکور کے صادر کرین گے اور ایک انتخاب مفصل اندراجات نمونہ ا پٹواری کو دیا جائے گا جو اُس وقت ہر آسامی کے لیئے پرچہ طیار کرے گا او اُسی کے مطابق اندراجات کاغذات دیہی مین کرے گا۔

۱۶۔ نمونہ ۲ یا ۳ کے ساتھ جبکہ ارسال کیا جائے ایک درخواست واسطے ضروری اختیارات حسب دفعہ ۲۳ ایکٹ لگان کے ارسال کیجائے گی۔ بجز اُس صورت کے کہ ایسی درخواست حسب قاعدہ ۱۲ پہلے سے مرسل ہو چکی ہو۔ لگان کی نسبت خواہ وہ نقد ہو یا تخمینی ہمیشہ اُسی طرح عملدرآمد ہونا چاہیئے جیسا کہ مالگزاری کی نسبت ہوتا ہے مثلاً لگان اُس صورت مین معاف نہین ہو سکتا جبکہ مالگزاری کا صرف التوا کیا گیا ہو اور علیٰ ہذا بالعکس اسکے۔

۱۷۔ کسی حکم التوا ریا معافی مالگزاری کو صاحب کلکٹر اپنے اختیارات تمیزی سے بابتہ کسی زمیندار کے جو الیسا لگان وصول کرتا ہو جسکے التوا ریا معافی کا حکم بموجب قواعد ہذا ہو چکا ہو منسوخ کر سکتے ہین اور وہی قاعدہ بہ تبدیلات ضروری آسامیان اعلےٰ سے جو اُسی طور سے لگان آسامیان ذیلی سے وصول کرتی ہون متعلق ہے قاعدہ ۱۵ (۲) ملاحظہ طلب ہے۔

۱۸۔ بموجب قواعد ہذا اپیل کل احکام کا جو صاحب کلکٹر نے یا دیگر عہدہ دار نے جسکو اختیار التوا ریا معافی لگان کا حسب دفعہ ۲۳۔ ایکٹ ۱۲ ۱۸۸۱ء دیا گیا ہو صادر کی ہون صاحب کمشنر کے حضور مین ہوگا اور صاحب کمشنر کا حکم باتباع عام اختیار نگرانی صاحبان بورڈ کے قطعی ہوگا۔

۱۹۔ جب تجاویز التوا ریا معافی مالگزاری صاحبان بورڈ سے منظوری گورنمنٹ کے لیئے مرسل ہون تو یادداشت اس امر کی کہ غالباً اسکا کیا اثر تحصیل مالگزاری پر پہونچے گا واسطے رپورٹ گورنمنٹ ہند کے تحریر کیجاوے گی لیکن جو اضافہ جات مالگزاری مین ہون اور جن سے اُس نقصان کا معاوضہ ہوتا ہو ساتھ ہی اسکی خیال کیئے جاین گے۔

نمونہ نمبر ۱

نقشہ گشتوار (بزبان دیسی) مشعر تخمینہ معافی یا التوا ر لگان و مالگزاری

کیفیت	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱۷	۱۶	۱۵	۱۴	۱۳	۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱

عہدہ دار کو یہ اختیار دیا جانا کہ لگان کی تعداد طے کرے اور اسمین تخفیف کرے اور لگان جنسی کا مبادلہ کرے

دفعہ ۵۲ (۱) لوکل گورنمنٹ کو جایز ہے کہ جب اُسکا یہ اطمینان ہو جائے کہ کسی رقبہ معین مین امن عام کی غرض سے اختیارات مندرجہ ذیل کا عمل مین لایا جانا ضروری ہے تو پہلے نواب گورنر جنرل بہادر با جلاس کونسل کی منظوری حاصل کرکے بذریعہ اشتہار مندرجہ گزٹ کسی کلکٹر یا اسسٹنٹ کلکٹر درجہ اول کو اختیارات مندرجہ ذیل یا اُنمین سے کوئی اختیارات رقبہ مذکور کیواسطے عطا کرے۔ یعنے

(الف) کل لگانون کے طے کرنے کا اختیار۔

(ب) بروقت طے کرنے لگانون کے لگانون مین تخفیف کرنے کا اختیار اگر عہدہ دار مذکور کی رائے مین موجودہ لگانون کا قایم رکھنا کسی وجہ سے خواہ وہ ایکٹ ہذا مین درج ہو یا نہ ہو۔ غیر واجبی یا خلاف انصاف ہو۔

(ج) جنسی لگانون کا نقدی لگانون مین بدلنے کا اختیار۔

(۲) جایز ہے کہ جس عہدہ دار کو اس دفعہ کے بموجب اختیارات دیئے جایئن اُس کو اختیارات مذکور خواہ عموماً خواہ متعلق ایسی صورتون یا ایسی اقسام کی صورتون کی جن کی صراحت کردیجائے دیئے جایئن اور عہدہ دار مذکور کو کل اختیارات مہتمم ترتیب کا غذات حسب باب ۴ ایکٹ مالگزاری آراضی ممالک مغربی و شمالی واودہ مصدرہ ۱۹۰۱ء کے حاصل ہونگے۔

(۳) اس دفعہ کا کوئی امر اُن لگانون سے متعلق نہ ہوگا جو حقداران قبضہ مستقل یا آسامیان بشرح معین سے قابل ادا ہون۔

(۴) ہر حکم جس کے ذریعہ سے اس دفعہ کے بموجب لگان طے کیا جائے یا لگان کا مبادلہ کیا جائے (تاریخ حکم کے بعد) زمانہ آیندہ مین اُس تاریخ سے نافذ ہوگا جس کی ہدایت عہدہ دار صادر کنندہ حکم مذکور کرے۔

(۵) اس دفعہ کے بموجب صادر کیئے ہوئے حکم کا اپیل اس طرح دایر ہو سکے گا جیسا کہ ایکٹ ہذا مین بعد ازین حکم ہے۔ لیکن لازم ہے کہ اس دفعہ کے بموجب صادر کیئے ہوئے کسی حکم کی نسبت کسی عدالت دیوانی یا مال مین اور طرح پر اعتراض نہ کیا جائے۔

شرح یہ دفعہ ممالک ہذا مین جدید حسب مضمون دفعہ ۱۱۲ - ایکٹ قبضہ آراضی بنگال کے ہے۔
دفعہ ہذا باستثنار آسامیان حقدار قبضہ مستقل و بشرح معین کے اور ہر ایک قسم کی آسامیون سے جنین ٹھیکہ دار بھی داخل ہے متعلق ہے جبتک وہ لگان جو فی الواقع لیا جاتا ہو اُس مقدار سے زیادہ نہ ہوگا جو بلحاظ اُس شرح کے جائز و مناسب ہے جس شرح سے مالگزاری تشخیص کی گئی ہو اُسوقت تک اس دفعہ کے بموجب مطلق دست اندازی نکیجائیگی

کیونکہ ایسی حالت میں دست اندازی کی کوئی وجہ نہ ہوگی۔ اگر یہ جائز ہو اور یقیناً یہ جائز نہیں ہے کہ قانون قبضہ آراضی میں ایک شرط کے داخل کرنے کے ذریعہ گورنمنٹ کو پابند اس امر کا کر دیا جائے کہ وہ مطالبہ مالگزاری کے متعلق کوئی خاص کارروائی کرے۔ تو بھی ایسی شرائط کا مقرر کر دینا بالکل اُس اُصول کے خلاف ہوگا جس پر یہ احکام مبنی ہیں یہ کارروائی خاص اُنہیں غیر معمولی صورتوں میں عمل میں لائی جائیگی جنمیں مالگزاری کی تخفیف کی ضرورت نہیں ہے مگر جنمیں وہ لگان (اور وہ انتہائے لگان ہوگا) جو زمیندار وصول کرتے ہیں نہایت ہی نامناسب ہے اور اسکو ایک ایسی جماعت آسامیان کی ادا کرتی ہے جو بالکل زمینداروں کے دباؤ میں ہے اور ایسی ہی صورتوں کے واسطے یہ دفعہ مرتب کی گئی ہے۔ (اُردو گورنمنٹ گزٹ ممالک مغربی و شمالی و اودھ حصہ ۵ صفحہ ۶۴ مطبوعہ ۲۱ دسمبر ۱۹۰۱ء)

جو احکام حسب دفعہ ہٰذا دربارہ تخفیف یا مبادلہ لگان صادر ہونگے وہ قابل اپیل ہونگے۔

جس حالتیں اس دفعہ کے موافق لوکل گورنمنٹ بغرض حفظ امن اختیارات خاص کسی کلکٹر یا اسسٹنٹ کلکٹر کو عطا فرمائے تو اُن کو اختیار کمی لگان کا علاوہ اُن وجوہ کے جو ایکٹ ہٰذا میں بیان کیئے گئے ہیں حاصل ہوگا۔

عہدہ دار مامور شدہ حسب دفعہ ہٰذا کو اختیارات مہتمم ترتیب کاغذات حسب باب ۴۔ ایکٹ مالگزاری ممالک مغربی و شمالی و اودھ مصدرہ ۱۹۰۱ء عطا ہوتے ہیں۔ دربارہ اختیارات مہتمم مذکور دفعات ۵۱-۵۲-۵۳-۵۴-۵۵ و ۵۶۔ ایکٹ مذکور ملاحظہ طلب ہیں۔

تمام اندراجات کاغذات حقوق مرتبہ حسب باب ۴۔ ایکٹ مالگزاری ۱۹۰۱ء صحیح قیاس کیئے جائینگے۔ تاوقتیکہ اُس کے خلاف ثابت نہ ہو اور یہ پابندی احکام دفعہ تحتی (۳) دفعہ ۴۰ تمام ایسے فیصلجات کی پابندی جو حسب باب مذکور صورت ہائے نزاعی میں صادر ہوں نسبت اُن امور کے جن کی بابتہ وہ نزاعات ہوں کل عدالت مال پر واجب الاتباع ہونگے۔ لیکن کوئی ایسا اندراج یا فیصلہ کسی شخص کے حق پر موثر نہ ہوگا کہ وہ آراضی کی نسبت ایسے استحقاق کا عدالت دیوانی میں دعویٰ اور اُسکو ثابت کرے جسکا رجسٹرہائے مقررہ حسب فقرات (الف) لغایت (د) دفعہ ۳۲۔ ایکٹ مذکور میں درج کیا جانا ضروری ہے (دفعہ ۵۰۔ ایکٹ ۳ ۱۹۰۱ء) امور مندرجہ کاغذات بندوبست کی تردید اُسوقت ہوسکتی ہے جبکہ اُس کے خلاف مضبوط شہادت پیش کیجائے (چھنو لال بنام جیودانی فیصلہ بورڈ مال ۱۸۸۰ء)

دفعہ ہٰذا کی رو سے جو احکام مصدرہ عہدہ دار مقرر کردہ گورنمنٹ سوائے بصیغہ اپیل اور طرح پر قابل پابندی و تسلیم عدالت دیوانی و مال قرار دیئے گئے ہیں وہ احکام صرف متعلق بہ تخفیف و مبادلہ لگان ہیں نہ دیگر احکام متعلقہ حقوق مالکان آراضی۔ احکام متعلقہ حقوق مالکان آراضی سے غرض آخر دفعہ ۵۷۔ ایکٹ مالگزاری ممالک مغربی و شمالی و اودھ ۱۹۰۱ء متعلق ہوگا۔ بموجب ایکٹ مالگزاری آراضی ممالک مغربی و شمالی و اودھ ۱۹۰۱ء

کے عام طور پر اُن صورتوں میں جن میں لگان پیشتر سے بذریعہ جنس یا قیمت تخمینی کسی حصہ فصل کے ادا ہوتا رہا ہو یا ایسی شروع سے ادا ہوتا رہا ہو جو فصل کے ساتھ بدلتی ہوں یا جزاً اُن طریقوں میں سے کسی طریقہ سے ادا ہوتا رہا ہو اور جزاً اُنہیں سے کسی اور طریقہ یا طریقوں سے ادا ہوتا ہو تو اُس لگان کو لگان زر نقد معینہ سے تبدیل کرنے کی درخواست زمیندار یا آسامی ساقط الملکیت یا آسامی دخیلکار جسکا لگان مہتمم بندوبست نے مقرر کیا ہو مہتمم بندوبست سے کر سکتا ہے اور ایسی درخواست کے موصول ہونے پر مہتمم بندوبست جو رقم تبادلہ میں ادا کیجائے گی تجویز کریگا اور جو لگان بحکم مہتمم بندوبست مقرر کیا گیا ہو وہ آسامی ساقط الملکیت کی صورت میں بہ پابندی احکام قانون میعاد سماعت متعلقہ بقایا لگان اُس تاریخ سے واجب الادا ہوگا جب سے کہ حق قبضہ بحیثیت آسامی پیدا ہوا ہو اور دیگر صورتوں میں اُس ماہ جولائی کی پہلی تاریخ سے واجب الادا ہوگا جو ایسے حکم کی تاریخ کے عین بعد ہو (دفعات ۸۸-۸۹-و ۹۱-ایکٹ ۳ سنہ ۱۹۰۱ء)

اضافہ یا تخفیف طے کی ہوئی لگانوں

دفعہ ۵۳ جب دفعہ عین ماسبق کے بموجب کسی جوت کا لگان طے یا مبدل کیا گیا ہو تو وہ۔

(الف) درصورت جوت ساقط الملکیت یا دخیلکاری کے اُس تاریخ سے جس سے کہ لگان طے شدہ یا مبدلہ اثر پذیر ہو دس برس تک قابل اضافہ یا تخفیف نہ ہوگا۔ الا بربناء وجوہ مندرجہ فقرہ ہائے (د) و (ز) دفعہ ۴۱ کے۔ اور

(ب) درصورت ایسی جوت غیر دخیلکاری کے جو ٹھیکہ دار کی جوت نہ ہو اور بہ پابندی ایکٹ ہذا کے اُن احکام کی جو کاشت ہائے شکمی کی بابتہ ہیں اُس تاریخ سے جس سے کہ اس طرح طے شدہ یا مبدلہ لگان اثر پذیر ہو سات برس تک۔ سوائے بربنائے وجوہ مندرجہ دفعہ ۴۴ کے اور طرح قابل اضافہ یا تخفیف نہ ہوگا۔

بجز اس کے کہ اُس محال کی جسمیں وہ جوت واقع ہو میعاد بندوبست اس سے پہلے ختم ہو جائے

شرح دفعہ ہذا جدید و مطابق احکام دفعہ ۱۱۳-ایکٹ قبضہ آراضی بنگال کے ہے دفعہ مذکور اور دفعہ ہذا میں یہ فرق ہے کہ بنگال میں آسامیان ساقط الملکیت و دخیلکار کے لیئے میعاد ۱۵ سال اور دیگر قسم کی آسامیوں کے لیئے میعاد پانچسال مقرر ہے۔ دفعہ ہذا میں دس اور سات سال مقرر کیئے گئے ہیں۔

منشاء دفعہ ہذا یہ ہے کہ اگر حسب احکام دفعہ ۵۲-لگان مقرر یا تبدیل کیا جائے تو بحالت نہ ختم ہونے میعاد بندوبست کے اُس تاریخ سے دس برس یا سات برس تک اضافہ یا تخفیف نہ ہو سکیگی۔ الا بصورت آسامیان دخیلکار و ساقط الملکیت حسب احکام دفعہ ۴۱ ضمن (د) و (ز) و بصورت دیگر آسامیوں کے حسب شرائط دفعہ ۴۴ ایکٹ ہذا۔

آسامی شکمی کے مقابلہ مین وہی میعاد رہے گی جو اُس کے پٹہ مین درج ہوگی نہ اُس سے زیادہ۔ الفاظ (بہ پابندی ایکٹ ہذا کے اُن احکام کی جو کاشت ہائے شکمی کی بابۃ ہین) لایق لحاظ ہین۔

دفعہ ہذا مین جو لفظ (جوت) استعمال کیا گیا ہے اُسکا یہ مقصد ہے کہ اگر کسی آسامی کے قبضہ مین چند جوت کی آراضی ہو اور کسی ایک جوت کی بابۃ لگان طے یا تبدیل کیا گیا ہو تو اُس طے ہونے یا تبدیل ہونے کا اثر دوسری جوت کی آراضی پر نہ ہوگا۔ الا اگر عہدہ دار متذکرہ دفعہ ۵۲ ماسبق کل جوتون کو یکجا کر کے اُن سب کا لگان طے یا تبدیل کر دے تو جملہ آراضی مقبوضہ آسامی پر وہ حکم موثر ہوگا۔

حکم متذکرہ دفعہ ہذا کا اثر اُس تاریخ سے ہوگا جو تاریخ نفاذ حکم مقرر کر دی گئی ہو نہ تاریخ صدور سے۔ الا جبکہ تاریخ صدور ہی تاریخ نفاذ تجویز کی گئی ہو۔

اثر حکم کا بنسبت آسامی غیر دخیلکار کے

دفعہ ۵۴ کسی عہدہ دار کا وہ حکم جس کے ذریعہ سے لگان آسامی غیر دخیلکار کا اس طرح سے طے یا مبدل کیا جائے۔ سوائے بصورت آسامی آراضی سیر یا آسامی شکمی یا ٹھیکہ دار کے۔ وہی قوت و اثر رکھے گا۔ جیسا کہ بموجب احکام دفعہ ۱۱ کے سات برس کا رجسٹری شدہ ٹھیکہ۔

شرح یہ دفعہ جدید ہے۔ بروے دفعہ ہذا اگر کسی آسامی غیر دخیلکار کا لگان طے یا مبدل کوئی عہدہ دار متذکرہ دفعہ ۵۲ ایکٹ ہذا کرے تو تاریخ نفاذ حکم مذکور سے میعاد مزید متعاقبت ۷ برس حاصل ہوگی۔ اس مدت ہفت سالہ کے اندر زمیندار مجاز بیدخلی آسامی مذکور نہ ہوگا اور وہ زمانہ مانع حصول حق دخیلکاری ہوگا یعنے شمار میعاد دوازدہ سالہ حق دخیلکاری مین یہ مدت ہفت سالہ محسوب نہ کیجائے گی۔

حقوق بعد بدلجانے جوت یا کمی بیشی لگان کے

حقوق بعد بدلجانے جوت یا کمی بیشی لگان کے

دفعہ ۵۵ جب اس ایکٹ کے احکام کے بموجب کسی آسامی کی بنسبت یہ قرار دیا گیا ہو کہ وہ کسی مقررہ میعاد کے واسطے آراضی پر قبضہ رکھنے کا مستحق ہے اور جب میعاد مذکور کے اندر اُس آسامی کی جوت تبدیل کیجائے یا اُس لگان مین جو اُس کی بنسبت قابل ادا ہو کمی یا بیشی کیجائے تو آسامی مذکور مستحق اُسکا ہوگا کہ جدید معاہدہ کی رو سے اُس پوری میعاد کے لیئے آراضی پر قبضہ رکھے جس کے لیئے ایکٹ ہذا کے احکام کے بموجب اُس کا آراضی پر قبضہ رکھنے کا استحقاق ابتداً قرار دیا گیا ہو یا اُس سے زیادہ ایسی میعاد کے لیئے قبضہ رکھے جسکی بنسبت معاہدہ مذکور کے فریقین رضامند ہون۔

شرح یہ دفعہ جدید ہے اور اصولاً دفعہ ۳۳ - ایکٹ لگان اودھ ۱۸۸۶ء کے مطابق ہے - منشاء دفعہ ہذا کا یہ ہے کہ تبدیل جوت یا تبدیل لگان سے میعاد معینہ مین کوئی فرق نہ آئے گا - اس ایکٹ نے آسامیان شکمی وسیر وٹھیکہ داران کو کوئی میعاد بذریعہ حکم خاص نہین دی ہے بلکہ وے دفعات ۴۷ و ۴۸ و ۵۴ و ۶۸ مین مستثنےٰ کردی گئی ہین پس اس لحاظ سے یہ دفعہ آسامیان شکمی وسیر وٹھیکہ داران سے متعلق معلوم نہین ہوتی گو بالتصریح اس دفعہ مین اُن آسامیان کا استثنا نہین ہے -

دفعہ ہذا صرف اُس ردوبدل جوت یا لگان سے متعلق ہے جو بروئے معاہدہ باہمی زمیندار و آسامی ہو نہ اُس ردوبدل سے جو بروئے احکام عدالت ہو -

اگر ٹھیکہ دار حقوق زمینداری کی طرف سے ردوبدل کیا گیا ہو تو بھی دفعہ ہذا کا استفادہ آسامی اُسی طرح حاصل کرسکتی ہے کہ گویا اصل زمیندار ٹھیکہ دہندہ نے ردوبدل مذکور کیا ہے - بشرطیکہ ٹھیکہ دہندہ نے اختیار ٹھیکہ دار نسبت معاہدات ہم شکل دفعہ ہذا محدود کرکے ٹھیکہ دار کے اس قسم کے اختیارات کو اپنی پر ناواجب التعمیل قرار دیا ہو بمقدمہ لال بنام راجہ اودے پرتاب سنگہ فایل نمبر ۲۱۱۸ سنہ ۱۸۹۱ء بورڈ مال نے تجویز کیا ہے کہ بحال ٹھیکہ داری مین یہ کام مالک آراضی کا ہے کہ بمقابلہ اُن کاشتکاران کے جنکو ٹھیکہ دار نے قابض کاشت کیا ہے یہ ثابت کرے (الف) نامبردہ نے اپنے ٹھیکہ دار کے معمولی اختیارات زمینداری کو محدود کردیا ہے اور اُس قید سے کاشتکاران کو آگاہ کردیا ہے (ب) معاملات مابین ٹھیکہ دار و کاشتکار کے بہ نیک نیتی معمولی طریقہ کاروبار و انتظام دیہی مین وقوع مین نہین آئے -

باب ۵

بیدخلی اور حوالہ کردینا اور چھوڑ دینا جوت کا

بیدخلی کے وجوہ

بیدخلی قانون کے مطابق ہونی چاہیے

دفعہ ۵۶ کوئی آسامی سوائے بمطابقت احکام ایکٹ ہذا کے کسی طرح بیدخل نہ کیا جائے گا -

شرح یہ دفعہ بجائے فقرہ (ب) دفعہ ۳۴۔ ایکٹ ۱۲ ۱۸۸۱ء کے ہے۔ وجوہ بیدخلی دفعات ۵ و ۵۸ مابعد مین مذکور ہین ہمراہ دفعہ ہذا دفعات ۲۸ و ۲۹ و ۳۰ و ۳۸ و ۸۷۔ ایکٹ ہذا بھی لایق ملاحظہ ہین ۔

آسامی اُس سال زراعتی کے گذرجانے کے بعد جسمین ڈگری دیجائے قابض رہنے کا مستحق نہو تو وہ اپنے زمیندار سے ناجایز بیدخل کردیئے جانے پر مستحق واپسی قبضہ نہوگا بلکہ صرف خرچہ کا یا معاوضہ کا اگر دعوے کیا گیا ہو اور خرچہ کا مستحق ہوگا (دفعہ ۹۷ ضمن (۱) فقرہ شرطیہ ایکٹ ہذا)

مقدمہ بیدخلی متذکرہ دفعہ ۳۴۔ ایکٹ ۱۲ ۱۸۸۱ء مین فریقین نے بذریعہ صلحنامہ مدخلہ عدالت یہ قبول کیا کہ مدعاعلیہم کاشتکاران بطور آسامیان بشرح مقررہ مدعی کی تصور کیجاینگے ۔ اگر کسی سال کے اختتام پر کل یا جزو لگان غیر مودی رہے تو مدعی کو اختیار بیدخلی مدعاعلیہم حسب قاعدہ عدالت ہوگا ۔ مدعی نے استدعا بیدخلی مدعاعلیہم بوجہ عدم ادائے لگان کی تجویز ہوئی کہ مدعی نالش بیدخلی مدعاعلیہم بوجہ عدم ادائے لگان نہین کرسکتا اُس کو پابندی اُس ضابطہ کی لازم ہے جو دفعہ ۳۴ و دفعات مابعد ایکٹ لگان مین ہے (دیوسرن سنگہ بنام بلدیو سہائے ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۹۰۲ء صفحہ ۹۴) ایسا ہی بمقدمہ مسماۃ موہرا بنام بلدیو سہائے منتخب فیصلجات بورڈ ۱۸۹۱-۹۸ء فایل نمبر ۱۷۰۴ ۱۸۹۷ء بورڈ مال نے تجویز کیا ہے کہ کوئی کاشتکار بذریعہ نالش بوجہ باقی داری بیدخل نہین ہوسکتا البتہ بعد حصول ڈگری بقایا لگان کے بوجہ عدم ایفار زر ڈگری بیدخلی ہوسکتی ہے ۔ فیصلہ مقدمہ راج بنسی کنور بنام بھیکو مصر ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۸۹۲ء صفحہ ۱۹۱ بھی اسکی تائید مین ہے ۔

یہ واقعہ کہ آسامی نے رہنامہ اُس حیثیت کا جسمین اُس کی مقبوضہ آراضی کاشت شامل تھی اپنے زمیندار سے حاصل کیا فی نفسہ قبضہ داری کو بوجہ اسکے کہ حقوق مرتہنی مین حقوق آسامی کے شامل ہوگئے زایل نہین کرتا ہے ۔ نتایج ایسے رہنامہ کی حقوق آسامی پر محض یہ ہوگی کہ وہ تعویق مین رہین گے جب زمیندار نے انفکاک کرالیا تو فریق اپنی حالت سابقہ پر عود کرین گے اور زمیندار مستحق حاصل کرنے دخل آراضی کا سوائے بذریعہ بیدخل کرنے آسامی کے مطابق مناسب طریقہ قانون کے نہ ہوگا (کلو بنام دیوان ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۹۰۲ء صفحہ ۱۵۰ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲۴ صفحہ ۴۵۷)

نمبردار نے جو حصہ دار موضع بھی تھا بغیر شامل کرنے دیگر حصہ داران موضع نالش بیدخلی بعض مزارعان جنکو وہ غاصب و مداخلت بیجا کنندہ کہتا تھا دایر کی تجویز ہوئی کہ وہ نالش کو اس حیثیت سے رجوع کرنے کا مجاز ہے کوئی امر مانع اس بات کا نہین ہے کہ ایک یا زیادہ حصہ داران دیہہ اس امر کی نالش کرین کہ مداخلت بیجا کنندگان آراضیات مشترکہ سے بیدخل کیئے جایئن مقدمہ شیو تحل داس بنام

سید حسن وکیلی نوٹس الہ آباد ۱۸۸۷ء صفحہ ۱۰۵ سے اختلاف کیا گیا (منو بنام نصرت اللہ خان وکیلی نوٹس الہ آباد ۱۹۰۱ء صفحہ ۳۶)

کارروائیات بیدخلی متدایرہ عدالت مال میں مابین مختاران مدعی زمیندار و مدعاعلیہ کاشتکار کے ایک تصفیہ ہوا جس کے نتیجہ میں درخواست بیدخلی مدعاعلیہ ڈسمس کی گئی۔ عذرات مدعاعلیہ بہ عدالت مال منظور ہوئی اور ایک پٹہ بھی بحق مدعاعلیہ تحریر کیا گیا۔ اب مدعی نے عدالت دیوانی میں نالش بنام مدعاعلیہ کاشتکار اور اپنے مختاروں کے دایر کر کر استدعا کی کہ ۱ یہ قرار دیا جائے کہ وہ صلحنامہ جو عدالت مال میں داخل کیا گیا تھا فریبانہ اور سازشی طور پر بلا اختیار عطا کردہ مدعی کے تحریر کیا گیا تھا ۲ یہ قرار دیا جائے کہ ڈگری عدالت مال کالعدم و غیر موثر ہے اور مدعی پر قابل پابندی نہیں ہے تجویز ہوئی کہ عدالت دیوانی کو کوئی اختیار سماعت نالش باستقرار اس امر کا نہیں ہے کہ وہ ڈگری یا حکم جو عدالت مال نے ایک ایسے معاملہ میں صادر کیا ہے جس میں کہ اُس کو قطعی طور پر اختیار سماعت حاصل تھا کسی ایسی وجہ پر کالعدم ہے جسکا مدعی نے اظہار کیا ہے۔ عدالت دیوانی یہ قرار نہیں دیسکتی کہ راضی نامہ بہ کارروائیات عدالت مال جس کی بنا پر عدالت مال نے ایک ڈگری یا حکم صادر کیا خلاف قانون یا بلا اختیار تھا اگر مدعاعلیہم مختاران مدعی نے بحق مدعاعلیہ کاشتکار ایک ایسا پٹہ تحریر کیا تھا جس کی کہ از طرف مالک آراضی تحریر کر دینے کا اُن کو کوئی اختیار حاصل نہ تھا تو مناسب طریقہ مدعی کی واسطے یہ تھا کہ کارروائیات بیدخلی کاشتکار جب طریقہ معینہ قانون لگان کر کے تحریر پٹہ سے انکار کرتا اُسی مقدمہ میں بحث جواز و عدم جواز پٹہ بھی طے ہو جاتی۔ عدالت دیوانی کسی ایسی نالش کو جسکا تعلق منسوخی پٹہ و بیدخلی کاشتکار سے ہو سماعت نہیں کر سکتی۔ (رائے کرشن چند بنام مہادیو سنگھ وکیلی نوٹس الہ آباد ۱۹۰۲ء صفحہ ۴۹)

گو کہ عدالت دیوانی ایک ڈگری مشعر استقرار با تصفیہ حیثیت ایک کاشتکار کے صادر نہیں کر سکتی ہے تاہم جبکہ مدعی کو عدالت ہائے مال میں کوئی چارہ حاصل نہ ہو باظہار اس امر کے کہ وہ ایک کاشتکار دخیلکار مستحق قبضہ ہے ایک نالش بیدخلی مداخلت بیجا کنندہ کی دایر کر سکتا ہے۔ عدالت دیوانی اس بنا پر کہ مدعی ایک مزارعہ ہے ایک ڈگری قبضہ دینے کی مجاز ہے اور یہ امر کہ وہ کس قسم کا مزارعہ ہے عدالت مال تجویز کر سکتی ہے۔ اندراج مثل بندوبست جو تھا امر واقعہ قبضہ پر مبنی ہو ایک سوال حق کے متعلق جو بعد ازیں عدالت دیوانی میں اُٹھایا گیا ہو بطور امر تجویز شدہ قابل نہیں ہو سکتا۔ مقدمات اجودھیا پرشاد بنام پرمیشر رائے انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۰ صفحہ ۳۴۳ و لکھنا کنور بنام انگار پانڈے انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۵۲۴ کا حوالہ دیا گیا (کلیانی بنام دسہیا پانڈے انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۰ صفحہ ۵۰)

نالش زمین ارباب بیدخلی کاشتکار اس بنا پر کہ اُس نے اپنی آراضی جوت واسطے بنانے ٹھیٹر (تماشا گاہ) کے جبکہ اُس میں کوئی فصل موجود نہ تھی چند روزہ کرایہ پر دیدی قابل چلنے کے نہیں ہے (یوسف علیخان بنام ہیرا۔ انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۰ صفحہ ۴۷۹)

وہ پٹہ جایداد جو ایسی مدیون ڈگری نے تحریر کیا ہو جس کے برخلاف ایک ڈگری نیلام حسب دفعہ ۸۸ - ایکٹ ۴ ۱۸۸۲ء بغرض نیلام جایداد مذکور صادر ہوئی ہو ایکٹ انتقال جایداد کی دفعہ ۵۲ کی ذیل میں آتا ہے اور پٹہ دار لایق بیدخلی ہے (ٹھاکر پرشاد بنام گیا سا ہو انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲۰ صفحہ ۳۴۹)

مدعی نے ایک نالش بحیثیت مالک آراضی واسطے بیدخلی مدعا علیہم ان کی آراضی کاشت سے اور نیز واسطے انہدام عمارت نو تعمیر مدعا علیہم و بند کرا پانے کنواں و دلاپانے ہرجہ اس بنا پر رجوع کی کہ مدعا علیہم کاشتکاران نے خلاف رضامندی و اجازت اس کے درخت کاٹ لیئے آراضی مزروعہ پر مکانات تعمیر کرتے اور کنواں کھودا علاوہ بریں انھوں نے لگان ادا نہیں کیا - مدعی کی پیش کردہ دستاویزات سے ظاہر ہوتا تھا کہ مدعا علیہم کاشتکار دخیلکار ہیں - تجویز ہوئی کہ مدعی بطریق مناسب بذریعہ نالش مرجوعہ عدالت مال چارہ جوئی کر سکتا ہو اور ایسی نالش کا اپیل بحضور جج ضلع ہو سکتا ہو (بادام وغیرہ بنام بدری داس دیکلی نوٹس ۱۹۰۱ء صفحہ ۲۰۹)

درمیان فریق ہائے معاہدہ کے معاہدہ بابتہ رہنامہ انتفاعی آراضی کاشت ایک تمام تر درست معاہدہ ہے - اور تعلق جو درمیان فریقین ہے تعلق کاشتکارانہ و زمیندارانہ نہیں ہے - جو اس تعلق سے کچھ زیادہ ہو جو بصورت رہن نامہ حقوق مالکانہ ہوتا ہے اور یہ امر کہ آیا کوئی خاص رہنامہ جائز ہے یا نہیں ایک معاملہ لایق فیصلہ عدالت ہائے دیوانی مابین راہن و مرتہن بحالت نہ ہونے کسی صریحی منشا قانون کے ہے جس سے ایسے معاہدات اندر اختیارات عدالت ہائے مال کے داخل ہوں - راہن کو اگر وہ قبضہ چھین لینا چاہتا ہے کا بذریعہ نالش دیوانی ہونا چاہیئے وہ اپنے مرتہن کو بطور آسامی شکمی تابع مرضی تصور نہیں کر سکتا ہے اور نہ اس کو بذریعہ عدالت مال بیدخل کرا سکتا ہے (چھوٹے لال بنام اجودھیا پرشاد منفصلہ ۱۴ و ۲۷ اگست ۱۹۰۱ء نمبر ۴ ۱۹۰۱ء بورڈ مال)

بیدخل کئے جانے کے وجوہ

دفعہ ۵۷ ہر آسامی جو حقدار قبضہ مستقل نہ ہو اپنی جوت سے بیدخلی کا مستوجب وجوہ مندرجہ ذیل میں سے ایک یا زیادہ کی بنا پر ہوگا - یعنے

(الف) اس بنا پر کہ اسپر یا اس کے متقدم حیثیت پر کوئی ڈگری بقایا لگان کی نسبت اس جوت کی بابتہ کسی سال زراعتی کے بوقت اختتام سال مذکور غیر مردود باقی رہی ہو -

(ب) بر بنا کسی ایسے فعل یا ترک فعل کے جو اس جوت کی آراضی کے لیئے مضر ہو یا اس غرض کے خلاف ہو جس کے واسطے آراضی مذکور کاشت پر دی گئی تھی -

(ج) اس بنا پر کہ اس نے یا کسی شخص نے جو اس کی طرف سے قبضہ رکھتا ہو ایسی شرط کی خلاف ورزی کی ہے جو اس ایکٹ کے احکام کے خلاف نہ تھی اور جس کی خلاف ورزی سے وہ بموجب معاہدہ خاص کے جو اس نے زمیندار کے ساتھ ہوا ہے مستوجب بیدخل

کیئے جاے گا ہے۔

(د) اس بنا پر کہ اُس نے کل جوت یا اُس کا کوئی جزو بخلاف ورزی احکام ایکٹ ہذا کے کاشت شکمی پر دیا یا بہ ہنج دیگر منتقل کر دیا ہے۔

مگر شرط یہ ہے کہ فقرہ (د) کا کوئی امر آسامی بشرح معین سے متعلق نہ ہوگا۔

شرح فقرہ (الف) دفعہ ہذا بجائے دفعہ ۳۵ اور فقرہ (ب و ج) بجائے فقرہ (ج) دفعہ ۳۴ - ایکٹ ۱۲ ۱۸۸۱ء کے ہے فقرہ (د) دفعہ ہذا جدید ہے۔

یہ کل دفعہ آسامیان حقداران قبضہ مستقل سے اور صرف فقرہ (د) آسامیان شرح معین سے متعلق نہیں ہے سیاق عبارت دفعہ ہذا سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ دفعہ ٹھیکہ داران و زمینداری سے بھی تعلق نہیں رکھتی ہے۔

بموجب فقرہ (الف) دفعہ ہذا آسامی سوائے ایسی آراضی جوت کی جس کی بابت بقایا لگان واجب الادا ہو کسی دوسری جوت کی آراضی سے بیدخل نہ کیا جائے گا اور نیز یہ کہ آسامی قبل گذر جانے اُس سال کے جس کی بابت بقایا واجب الادا ہو بیدخل نہیں کیا جا سکتا۔

لفظ منتقدم حقیت میں ہر وہ شخص شامل ہے جس کے ذریعہ حقیت کاشت پہونچی ہو خواہ وہ مورث ہو یا منتقل کنندہ ہو۔

وارث کاشتکار دخیلکار جو اُس بقایا لگان کو ادا نکرے جو بزمانہ حیات اُس کے مورث کے واجب الادا ہوا ہے مستوجب بیدخلی ہے گو ڈگری بحیات کاشتکار متوفی حاصل کی گئی ہو۔ کوئی اشتباہ قانونی اس بارہ میں نہیں ہے کہ دخیلکاری کو بذریعہ وراثت قبول کر لینے سے ذمہ داری ادائے جملہ فرایض کی پیدا ہو جاتی ہے جو اس استحقاق سے متعلق ہیں جو اُس کے حاصل ہونے کے وقت موجود ہوا اور اُن فرایض میں سے ادا کرنا جملہ بقایا لگان کا جو اُسوقت جائز طور پر یافتنی ہے ایک فرض ہے۔ اگر وارث اُس بقایا لگان کے ادا کرنے میں جو بوقت اُسکو وراثت ملنے کے واجب الادا تھی قاصر ہو تو مستوجب بیدخلی ہے۔ یہ امر غیر ضروری ہے کہ ڈگری بمقابلہ مورث کے حاصل کی گئی یا بمقابلہ وارث کے۔ ذمہ داری ادا لگان ہر صورت میں واحد ہے۔ اور اُس کے نہ ادا کرنے کی صورت میں بیدخلی ہو سکتی ہے۔ (رائے بہادر مہابیر پرشاد نراین سنگھ بنام للہ دین وغیرہ منفصلہ ۱۴ جنوری و ۸- مارچ ۱۹۰۱ء نمبر ۱ ۱۹۰۱ء بورڈ مال)

مقدمہ نمبر ۲ ۱۸۹۹ء نراین وغیرہ بنام سکینہ بی بی بورڈ سلیکٹڈ دیسیشن صفحہ ۳۴ - انگریزی بلحاظ فیصلہ مسبوق الذکر نا قابل لحاظ ہے۔ ڈگری متذکرہ دفعہ ہذا سے ڈگری بقایا لگان مصدرہ عدالت مال مراد ہے نہ ڈگری عدالت دیوانی گو ڈگری مصدرہ عدالت دیوانی بابت بقایا لگان ہی کے ہو۔ اسکا کرام

بنام رامدیال منتخب فیصلجات بورڈ مال ۱۸۹۲ء صفحہ ۴)
لفظ (ڈگری) متذکرہ دفعہ ہذا کسی ایسی ڈگری پر حاوی نہین ہے جو کسی مطالبہ کی بابتہ بروئے کسی اور قانون کے بطور لگان صادر ہوئی ہو یا بابتہ معاوضہ یا کسی ہرجہ کے بروئے ایکٹ ہذا صادر ہوئی ہو۔ علاوہ برین یہ امر بھی ضروری ہے کہ وہ ڈگری قابل اجرا ہو کسی سبب ساقط نہ ہو گئی ہو یا اُسمین عارضہ تمادی لاحق ہو۔
ڈگری کا قطعی ہونا ضروری ہے اگر اپیل ہوا ہو تو وہ ڈگری مراد لیجائے گی جو بر طبق اپیل صادر ہوئی ہو۔
(شہرت سنگہ بنام برج مان انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۳۷۶)
گو رقم ڈگری غیر مودے کتنی ہی حقیقت ہو اُس کی بابتہ بیدخلی ہو سکتی ہے (گوپال سرن بنام رت راج رائے منتخب فیصلجات بورڈ مال ۱۸۸۱ء صفحہ ۱۱)
اگر منجملہ زر ڈگری بقایا ر لگان جزو ڈگری ادا ہو جائے اور جزو باقی رہے تو بھی کل آراضی سے بیدخلی ہو گی نہ جزو سے (سالک رام بنام رامدیال منتخب فیصلجات بورڈ مال ۱۸۹۲ء صفحہ ۴) لیکن اگر خرچہ کارروائی بیدخلی باقی رہے تو بیدخلی عمل مین نہ آئے گی (رہر نام دیال سنگہ بنام جواہیر فیصلہ بورڈ لیگل ریمبرنیسر جلد ۳ ۱۸۸۲ء صفحہ ۳۷)
خرچہ نالش وسود جو بروئے ڈگری بقایا ر لگان دلایا گیا ہو جزو ڈگری ہے اُس کے نہ ادا ہونے کی صورت مین بیدخلی ہو سکتی ہے فیصلہ مقدمہ ہر نام دیال سنگہ متذکرہ بالا ایسی صورت مین متعلق نہ ہو گا۔
بیدخلی قبل اختتام سال کے عمل مین نہین آسکتی گو ڈگری بابتہ بقایا ر لگان ایک قسط سال کے صادر کی گئی ہو (سریرام بسواس بنام جگناتھ داس ویکلی رپورٹر کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۴۵)
آسامی ٹھیکہ دار حقوق زمینداری جو بموجب پٹہ غیر منقضی المیعاد کے قابض ہوا ور جسپر ڈگری بقایا ر لگان صادر ہو کر غیر مودی رہی ہو بموجب تجویز مقدمہ گھنشام سنگہ بنام لیلادھر منتخب فیصلجات بورڈ ۱۸۸۸-۹۱ء صفحہ ۵ مستوجب بیدخلی قرار پایا مگر الفاظ دفعہ ہذا پر غور کرنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ دفعہ ٹھیکہ دار حقوق زمینداری سے متعلق نہین ہے الفاظ (جوت) مستعلہ دفعہ ہذا ٹھیکہ دار حقوق زمینداری کو اثر دفعہ ہذا سے خارج کرتے ہین۔
سال متذکرہ دفعہ ہذا سے وہ سال مراد ہے جسکی بابتہ باقی رہی ہو نہ وہ سال جس مین ڈگری صادر ہوئی ہے۔
بیدخلی آسامی جو بوجہ عدم ایفا ر زر ڈگری کرایجاے مانع اس امر کی نہین ہے کہ زمیندار اپنا زر ڈگری بذریعہ کارروائی اجرا ڈگری مدیون سے وصول نہ کر سکے (فتح سنگہ بنام کریم اللہ ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۸۹۳ء

صفحہ ۲۱۷)

منجملہ چند کاشتکاران جوت مشترکہ اگر ایک کاشتکار پر ڈگری بقایا لگان حسب اقبال اُس کے صادر ہوئی ہو اور دیگر کاشتکار بری کر دیئے گئے ہون تو ایسی ڈگری کے عدم ایفاء کی باعث حکم بیدخلی کاشت مشترکہ صادر نہین ہوسکتا کیونکہ مدیون ڈگری کل آراضی کا کاشتکار نہین ہے بلکہ اُس کا حصہ غیر منقسمہ و نامعلوم ہے۔
(شیو درشن بنام لچھمن داس لیگل ریممبرنسر جلد ا صفحہ ۱۸ فیصلہ بورڈ)

منجملہ دو شریک کاشت سیر کے جب ایک شریک اپنا حصہ بیچڈالے اور مشتری حصہ مذکور نالش بقایا لگان دایر کر کے ڈگری حاصل کر لے تو بعلت بقایا لگان مذکور استدعا بیدخلی نہین ہوسکتی (کشن نراین بنام بشمبر نراین لیگل ریممبرنسر جلد ا ۱۸۹۷ء صفحہ ۹۳ فیصلہ بورڈ)

جب شرکا نے آسامیان کو آپس مین تقسیم کر لیا ہو اور آسامی بھی اُس تقسیم پر رضامند ہون تو ایک شریک اپنی آسامی کو جس سے وہ لگان وصول کرتا ہی بیدخل کر سکتا ہی۔ لیکن اگر کوئی حصہ دار کل آراضی کے ایک جزو کا مستحق ہے تو وہ بیدخلی کے لیئے اجراء ڈگری نہین کرا سکتا کیونکہ کسی خاص جزو آراضی پر اُس کا مطالبہ لگان عاید نہین ہوسکتا (استصواب صاحب کلکٹر جون پور لیگل ریممبرنسر جلد ا ۱۸۹۷ء صفحہ ۸ فیصلہ بورڈ)

لفظ زمیندار و آسامی مندرجہ دفعہ ہذا مین جملہ زمینداران مشترکہ و آسامیان مشترکہ شامل ہین اگر جملہ زمینداران یا جملہ کاشتکاران فریق نالش بقایا لگان نہ ہونگے تو کارروائی بیدخلی عمل مین نہ آئیگی۔ لیکن بحالات مشترکہ مین نمبردار جو تنہا ڈگریدار ہو کارروائی بیدخلی آسامی کر سکتا ہے (پرس رام بنام بھولی فیصلہ بورڈ مال ۵ دسمبر ۱۸۸۴ء منتخب فیصلجات بورڈ ۱۸۸۳ء لغایت ۱۸۸۴ء صفحہ ۴۳)

زمیندار اپنے استحقاق بیدخلی کے نفاذ سے جو بوجہ حصول ڈگری بقایا لگان سال گذشتہ اُس کو حاصل ہے بسبب قبول کر لینے زر لگان مابعد ممنوع نہین ہوجاتا (منالال بنام سماۃ جیتی لیگل ریممبرنسر جلد ا ۱۸۹۷ء صفحہ ۱۰ فیصلہ بورڈ)

بیدخلی بعلت عدم ایفاء زر ڈگری بقایا لگان مین آسامی ترقی حیثیت آراضی کا معاوضہ پا سکتی ہے۔
(گنپت پرشاد بنام مادہو منتخب فیصلجات بورڈ مال ۱۸۹۰ء لغایت ۱۸۹۱ء صفحہ ۳۲)

جس عدالت نے حکم بیدخلی یکطرفہ صادر کیا ہو وہ وجہ موجہ ظاہر ہونے پر اپنے حکم کی نظرثانی کر سکتی ہے (سماۃ رنجور کنور بنام مہندر سنگہ فیصلہ بورڈ مال ۲۸ مارچ ۱۸۹۹ء بورڈ سیلیکٹڈ ڈیسیشن صفحہ ۳۵۲ انگریزی مطبوعہ ۱۸۹۹ء)

جب کوئی کاشتکار بوجہ بقایا زر ڈگری لگان بیدخل کر دیا گیا ہو اُس کے بعد تجویز ہوئی ہو کہ اُسپر کوئی ڈگری بلا ادا باقی نہین ہی تو کاشتکار مذکور مستحق واپسی دخل آراضی بیدخل شدہ کا ہے (خوب سنگہ بنام امین خان ۲۰ نومبر ۱۸۸۴ء

منتخب منفصلات بورڈ مال ۱۹۰۴ و ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۴۱)
مرتہن جس کو کاشت دخیلکاری پر حق کفالت حاصل ہو مجاز ہے کہ بقایا لگان ادا کرکے اُس حقیت کو محفوظ رکھے (جواہر بنام گنپت جی لیگل ریمیمبرینسر جلد ۱۸۸۱ء صفحہ ۱۰ منفصلات بورڈ)
کسی شخص اجنبی کو جسکو آراضی جوت سے کچھ واسطہ نہ ہو بغرض محفوظی حق دخیلکاری آراضی روپیہ ادا کرنے کا اختیار نہیں ہے (مقدمہ نوازش احمد خان منفصلہ ۲- اپریل ۱۸۸۰ء بورڈ مال)
جو آسامی بعلت بقایا ڈگری بیدخل کیا جاتا ہے اُس کا حق واقع درختان موقوعہ آراضی کاشت بھی ساقط ہوجاتا ہے (رام برن بنام سالک رام انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۸۹۶ و اجودھیا پرشاد بنام سیتل انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۵۶۷)

درخواست بیدخلی آسامی بموجب فقرہ (الف) دفعہ ہذا حسب مد ۳۹ ضمیمہ چہارم مجموعہ (د) ایکٹ ہذا تاریخ ڈگری اخیر سے تین سال کے اندر یا اُس میعاد کے اندر (بلحاظ دفعہ ۱۶۸- ایکٹ ہذا) جو ڈگری عدالت دیوانی کے لیئے مقرر ہے اُس عدالت میں جو ڈگری بقایا لگان اجرا کرنیکی مجاز ہو گذرے گی (دفعات ۵۹ و ۱۷۴ و ۱۹۳- ایکٹ ہذا و ۲۲۳ مجموعہ ضابطہ دیوانی) کارروائی درخواست مذکور پر عدالت اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم سے بھی ہو سکتی ہے (دفعہ ۱۷۱- ایکٹ ہذا) اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم کا اپیل بحضور صاحب کلکٹر ضلع ۳۰ یوم کے اندر ہوگا (دفعہ ۱۶۸ و نمبر ۵۲ ضمیمہ چہارم مجموعہ (ہ) خانہ چہارم و پنجم و دفعہ ۱۷۶ اجزو (ب) و (ج) ایکٹ ہذا) حکم کلکٹر ضلع بہ صیغہ اپیل قطعی ہوگا-
اگر درخواست مذکور کا فیصلہ کلکٹر ضلع یا اسسٹنٹ کلکٹر درجہ اول نے کیا ہو تو فیصلہ مذکور معہ جملہ احکام درمیانی باستثنا حکم جسکی رو سے درخواست حسب دفعہ ۵۹- ایکٹ ہذا نامنظور ہوئی ہو یا حکم حسب دفعہ ۶۱ نسبت دیئے جانے وقت زاید کے قطعی ہوگا (دفعات ۱۷۲ و ۱۷۳ و ۱۸۰- ایکٹ ہذا) حکم مصدرہ حسب دفعہ ۵۹ نسبت نامنظوری درخواست یا حسب دفعہ ۶۱ نسبت دیئے جانے وقت زاید کے قابل اپیل بحضور صاحب کمشنر تاریخ فیصلہ سے ۶۰ یوم کے اندر ہے اور فیصلہ اپیل صاحب کمشنر قطعی ہوگا (دفعات ۱۶۸ و ۱۷۹ و ۱۸۰ و ۱۸۱ و ضمیمہ چہارم مجموعہ (ہ) نمبر سلسلہ ۵۳- ایکٹ ہذا) درخواست مذکور پر رسوم اسٹامپ ۸ ر واجب الاخذ ہیں-
فقرہ (ب) دفعہ ہذا میں تین صورتیں بیان کی گئی ہیں جنکی بنا پر نالش بیدخلی ہو سکتی ہے ۱- کسی ایسے فعل کا ارتکاب منجانب آسامی جو مضر آراضی جوت ہو ۲- کسی ایسے فعل کا ترک منجانب آسامی جو جوت کی آراضی کو مضر ہو ۳- نسبت آراضی جوت کے کسی ایسے فعل کا مرتکب ہونا یا کسی ایسے فعل کا ترک کرنا جو اُس غرض کے خلاف ہو جس کے واسطے آراضی مذکور کاشت پر دی گئی تھی- یہ تینوں صورتیں وہی ہیں جو دفعہ ۹۳ حرف (ب) ایکٹ ۱۲ ۱۸۸۱ء

مین مذکور ہین -
لفظ (جوت) متذکرہ دفعہ ہذا لایق لحاظ ہے - اگر سوائے کاشت کے آراضی کسی دوسری غرض کے واسطے کسی
کاشتکار کو دی گئی ہو اور کاشتکار اسکو علاوہ اُس غرض کے کسی اور کام مین لائے تو ضمن ہذا متعلق نہوگی -
اگر کوئی کاشتکار شکمی یا دیگر منتقل الیہ مرتکب کسی ایسے فعل یا ترک فعل کا ہو جو مضر یا مغایر آراضی جوت حسب فقرہ (ب)
دفعہ ہذا ہو تو اُس کا مرتکب یا تارک کاشتکار اصلی یا منتقل کنندہ بھی جیسی کہ صورت ہو سمجھا جائے گا (دفعہ ۴۲ - ایکٹ ہذا)
اور وہ ایک فریق ضروری نالش متذکرہ فقرہ ہذا ہے (دفعہ ۱۰۶ - ایکٹ ہذا)
یہ امر کہ آیا کوئی فعل مضر ہے یا نہین بلحاظ حالات خاص ہر معاملہ کی تجویز ہونا چاہیئے - جو چیز کہ ایک صورت مین
مناسب ہے ممکن ہے کہ دوسری صورت مین نامناسب ہو مثلاً جبکہ ایک وسیع قطعہ آراضی کاشت کی ایک
جزو مین بغرض آسایش و آسانی اغراض زراعتی ایک چھپر واسطے مویشیون کے اور ایک مختصر مکان واسطے رکھنے
اسباب زراعتی کے بنایا گیا ہو تو وہ مغایر اغراض زراعتی کے نہین سمجھا گیا (ہیمراج بنام ڈمبر سنگہ ویکلی نوٹس
الہ آباد ۱۸۹۶ء صفحہ ۱۲۰) لیکن جبکہ ایک مختصر آراضی جوت مین تالاب یا کوئی عمارت ایسی بنائی جائے جس سے
جزو کثیر آراضی گھر جائے تو یہ فعل صریح خلاف اُس غرض کے ہے جس کے لیئے آراضی کاشت پر دی گئی تھی (دیبی پرشاد
بنام ہردیال انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۶۹۱)
مقدمات حسب فقرہ (ب) دفعہ ہذا مین ہمیشہ یہ دیکھنا چاہیئے کہ آیا فعل آسامی سے نوعیت آراضی زراعتی عملاً تبدیل
ہو گئی یا نہین اور آیا فعل مذکور نظر بحالات اُس جوت کی حالت اور اُس غرض کے مناسب ہے جس کے واسطے
وہ آراضی اٹھائی گئی - اگر وہ فعل ایسا ہو کہ واسطے اغراض زراعتی کے ضروری اور آراضی جوت کو نفع بخش ہو تو
داخل تعریف ترقی حیثیت آراضی حسب ضمن ۱۲ دفعہ ۴ ایکٹ ہذا متصور ہوگا اور اُس کے کرنے کا آسامی (جو
غیر دخیلکار نہو) حسب دفعہ ۸۸ - ایکٹ ہذا مجاز ہے - یعنے وہ ایسا تالاب یا کنوان بنا سکتا ہے جو مناسب حال
آراضی جوت ہو اور آراضی جوت یا اُس کی متصل آراضی مین سوائے مقام آبادی دیہ ایسی تعمیر بھی کر سکتا ہے جو
اس جوت کے استعمال یا دخل مین آسایش یا منفعت پہونچانے کے لیئے ضروری ہو اور درخت بھی نصب کر سکتا ہے
نصب درختان مین اگر وہ آسامی دخیلکار ہے تو اجازت تحریری زمیندار حاصل کرنا ضروری ہے بغیر حصول اجازت
تحریری زمیندار اگر کوئی آسامی دخیلکار اپنی آراضی جوت مین درخت نصب کرے گا تو وہ فعل اُس کا داخل افعال
فقرہ (۲) دفعہ ہذا ہوگا - آسامی غیر دخیلکار بھی اپنی آراضی جوت مین کنوان معہ اُس کے کل متعلقہ کامون کے
بنا سکتا ہی مگر کوئی آسامی آراضی سیر یا آسامی شکمی بغیر حصول اجازت تحریری اپنے زمیندار کے یا اپنے مالک کے
کوئی کام متعلق ترقی حیثیت آراضی متذکرہ ضمن ۱۲ دفعہ ۴ - ایکٹ ہذا نہین کر سکتا (ضمن ۱۲ دفعہ ۴ و دفعہ ۸۸

۹۸۔ ایکٹ ہذا) کسی آسامی کو ایسی اجازت قانوناً نہین ہے کہ وہ اپنی کل آراضی جوت یا اُس کے حصہ کثیر مین درخت لگائے یا مکانات تعمیر کرے او جس غرض کے لیئے وہ زمین اُس کے پاس ہے اُس کی خلاف ورزی کرے اگر وہ ایسا کرے گا تو حسب فقرہ (ب) دفعہ ہذا مستوجب بیدخلی ہوگا۔ ہز آنر پریسیڈنٹ بہادر نے بوقت پاس ہونے ایکٹ ہذا نسبت اثر ضمن ۱۲ دفعہ ۴ کے فرمایا کہ اگر آسامی اپنی پانچ ایکڑ زمین پر ایک محل بنائے گا تو وہ الفاظ زرعی حیثیت آراضی کی تعریف سے بوجہ لفظ مناسب خارج ہوجائے گا۔

جو فعل داخل تعریف زرعی حیثیت آراضی نہ ہوگا وہ حسب ضمن (ب) دفعہ ہذا مستوجب بیدخلی کاشتکار ہوگا۔

بمقدمہ لال ساہو بنام دیو نراین سنگھ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۱۸، بجویز ہوا ہے کہ حق قانونی دخیلکاری اسقدر بڑھایا نہین جاسکتا کہ اُس سے کامل اختیار آراضی پر محض بہ شرط ادار لگان قابل اضافہ کے حاصل ہو زمیندار ہمیشہ اس بات پر اصرار کرسکتا ہے کہ آراضی اُسی کام کے واسطے استعمال کیجائے جس کے واسطے دی گئی ہے اور ایسی صورتون مین اگرچہ عدالت کی یہ رائے ہوتی ہے کہ حقوق رعیت کی تعبیر وسیع کیجائے لیکن کوئی عدالت یہ بات منظور نہ کرے گی کہ طریقہ تصرف آراضی بالکل تبدیل کردیا جائے۔ مقدمہ انند کمار مکرجی بنام بشن ناتھ بنرجی ویکلی رپورٹر کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۱۴۱ مین بھی ایسا ہی تجویز کیا گیا ہی کہ کسی آسامی کو بلا خاص معاہدہ کے جو ابین اُس کے اور اُس کے زمیندار کے ہو یہ اجازت نہین ہے کہ آراضی جوت مین کوئی مستقل تبدیلی نوعیت مقابضت کی کرے اور اُس کو ناقابل زراعت بنائے۔

دفعہ ۱۰۸ قانون انتقال جایداد (ء ۱۸۸۲) کے فقرات ۱۷ و ۱۸ بھی لایق ملاحظہ ہین جنمین یہی اصول قایم کیا گیا ہی

فقرہ ۱۷ دفعہ مذکور کی روسے حسب ذیل ذمہ داریان پٹہ گیرندہ پر قایم کی گئی ہین۔

۱۔ جایداد اور اُس کی پیداوار کو اس طرح استعمال کرے جس طرح پر ایک شخص معمولی عقل کا اُس کو استعمال کرتا اگر ملکیت وہ اُس کی ملکیت ہوتی۔

ضمن ۷۱ دفعہ ۱۰۸ ایکٹ ۴ ء ۱۸۸۲

۲۔ پٹہ گیرندہ پر لازم ہے کہ نہ خود افعال ذیل کا ارتکاب کرے نہ کسی دوسرے شخص کو ارتکاب کرنے کی اجازت دے۔

(الف) استعمال جائداد کا کسی دوسری غرض کے لیئے علاوہ اُس کے جس کے لیئے وہ پٹہ پر دی گئی تھی (ب) لکڑی کا کاٹنا (ج) مکانات کا گرانا یا اُن کو نقصان پہونچانا (د) کہان "معدن" جو پٹہ کے وقت نہ کھودی گئی ہو کھودنا (ہ) کوئی فعل جو موجب زوال دایمی یا ضرر دایمی جایداد ہو کرنا۔

بروئے فقرہ ۱۸ دفعہ مذکور پٹہ گیرندہ کو اختیار نہین ہے کہ بلا رضامندی پٹہ دہندہ کے جایداد پر کوئی عمارت بنائے بجز اس کے کہ وہ اغراض زراعتی کے لیئے بنائی جائے۔

ضمن ۱۸ دفعہ ۱۰۸ ایکٹ ۴ ء ۱۸۸۲

اگر ایک آسامی ایک قطعہ آراضی جو جزو اُس کی جوت کا ہو درخت نصب کرے اور مکان بنائے تو یہ فعل اُس کا خلاف اُس غرض کے ہے جس کے واسطے آراضی اُس کے قبضہ مین تھی اور وہ کل جوت سے مستوجب بیدخلی ہے (بھوسلے بنام راجہ بالسنی انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۱۷۴) مگر جبکہ کاشتکار نے اپنی جوت مین درختان ابنہ بعلم مگر بلا رضامندی زمیندار نصب کیئے ہون اور اس طرح حیثیت آراضی کو تبدیل کر دیا ہو۔ زمیندار نے تین سال سے زیادہ عرصہ تک خاموش رہکر کاشتکار کو محنت و روپیہ صرف کرنے دیا اور کوئی استغاثہ نکیا ہو تو وہ پھر مستحق اکھڑوا پانے درختان کا نہین ہے (منیامصر بنام ریکین انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۶۰۹) بصورت ہونے رواج مختص المقام کے کسی آسامی کو یہ حق نہین ہے کہ آراضی زیر کاشت اپنی کو مبدل بہ باغ بلا رضامندی زمیندار کرے وہ ذمہ دار ہے کہ آراضی کو پہلی حالت مین کر دے (لکشمن بنام راجچندر انڈین لاء رپورٹ مدراس جلد ۱۰ صفحہ ۳۵۱)

بغیر اجازت زمیندار نصب کرنا درختان کا آراضی کاشت پر خلاف غرض کاشت کے ہے اور کاشتکار نصب کنندہ مستوجب بیدخلی ہے (اندر جیت سنگھ بنام گورپرشاد ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۸۹۳ع صفحہ ۴۷)

مدعی نے ایک نالش عدالت دیوانی مین بدین بیان دائر کی کہ وہ زمیندار ہے اور مدعا علیہم علی الترتیب اُس کی آسامی و شکمی آسامی ہین مدعا علیہم نے بغیر اجازت مدعی اپنی مقبوضہ جوت پر درختان نصب کیئے ہین اس سبب ایک ایسے فعل کا ارتکاب کیا جو آراضی کے لیئے مضر ہے اس لئے مدعیان مستدعی ہین کہ درختان اکھڑوا دیئے جاوین آراضی اپنی اصلی حالت پر کرا دی جائے تجویز ہوئی کہ نالش مین ایک ایسا تنازعہ شامل ہے جس کے واسطے نالش حسب دفعہ ۹۳ - ایکٹ ۱۲ سنہ ۱۸۸۱ع محکمۂ مال مین رجوع ہو سکتی ہے - اس قسم کی نالشات قابل سماعت دیوانی نہین ہین - راج بہادر بنام برہما سنگھ انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۸۵ غیر مؤثر قرار دیا گیا - امرت لال بنام بلبر انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۷۰ و گنگا دھر بنام ظہور یا انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۴۴۶ و پرمسنو موی دیبی بنام منسا انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۳۵ منسوخ کی گئی دیبی دت کواری بنام گوپی مصر ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۸۸۹ع صفحہ ۱۰۲ و چیت رام بنام گوکلا ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۸۹۲ع صفحہ ۵۴ و جگبشن بنام رام لال انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۲۰ صفحہ ۵۱۹ کا حوالہ دیا گیا - (کنھیا لال بنام پران انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۲۳ صفحہ ۴۸۶)

جو آسامی آراضی پر بدین استحقاق قابض ہو کہ وہ اُس کو بطور باغ یا آراضی زیر درختی استعمال کرے تو اُس کو استحقاق ہے کہ بجائے درختان کہنہ در رسیدہ کے جدید درخت نصب کرے (رام سہائے بنام رگھبیر سنگھ ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۸۹۸ع صفحہ ۲۶)

جبکہ آسامی کو یہ حق حاصل ہو کہ وقت کٹ جانے درختان کہنہ کے جدید درخت نصب کرلے تو وہ اگرچند عرصہ تک اپنے اس حق کو نافذ نہ کرائے تو بشرط قایم رہنے نوعیت وحالت کے درختان جدید کے نصب کرنے مین زمیندار مانع نہین ہو سکتا (عظمت اللہ خان بنام منگنی رام ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۸۸۳ء صفحہ ۱۵۴)

مدعی نے ایک نالش بحیثیت مالک آراضی واسطے بیدخلی مدعا علیہم جنکی نسبت بیان کیا تھا کہ وہ سب اُس کے مزارعان ہین اس وجہ پر رجوع کی کہ اُنھون نے لگان ادا نہین کیا اور درخت کاٹ لیئے - آراضی زراعتی پر مکانات تعمیر کیئے ہین اور ایک کنوان کھودا ہے - علاوہ اس کے مدعی نے دعوے ہرجہ ومساری عمارت وبند کرا یانے کنوان کا بھی کیا تھا - مدعی نے ایسی دستاویزات پیش کین جن سے یہ ظاہر ہوتا تھا کہ مدعا علیہم کاشتکار خیلکار ہین تجویز ہوئی کہ مدعی بطریق مناسب بذریعہ نالش عدالت مال چارہ جوئی کر سکتا ہے اور ایسی نالش کا اپیل بحضور صاحب جج ضلع ہوگا - (رادام وغیرہ بنام بدری داس ویکلی نوٹس ۱۹۰۱ء صفحہ ۲۰۹)

ایک مزارعتی مزارعہ نے جبکہ اُس کی مقبوضہ پر کوئی زراعت موجود نہ تھی اُس کے ایک جزو کو ایک تماشہ کرنے والی کمپنی کے حق مین کرایہ پر دیا تاکہ وہ وہان اپنا مکان عارضی بناکر تماشہ کیا کرے - تجویز ہوئی کہ یہ فعل حسب منشار دفعہ ۳۰ ضمن (ب) ایکٹ ۲ ۱۹۰۱ء منبطی پٹہ کے لیئے کافی نہین ہے (یوسف علیخان بنام ہیرا - انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲۰ صفحہ ۴۶۹)

درخت کا کاٹنا ایک ایسا فعل نہین ہے جس سے آسامی مستوجب بیدخلی ہو سکتا ہے (فاطمہ بیگم بنام ہنسی ویکلی نوٹس ۱۹۰۰ء صفحہ ۳۰)

ترک فعل سے یہ مراد ہے کہ آراضی زراعتی مین کاشت کرنا چھوڑ دیجائے اور اُس کو بنجر ہو جانے دیا جائے یا چاہ واقع آراضی زراعتی کو بلا مرمت چھوڑ دیا جائے جس کے سبب وہ پانی دینا بند کر دے -

فقرہ (ج) دفعہ ہذا ہم مضمون دفعہ ۳۴ ضمن (ج) ودفعہ ۳۹ ضمن (ج) کے ہے - فقرہ (ج) دفعہ ہذا کی رو سے ضرور ہے کہ خلاف ورزی ایسے معاہدہ خاص کے کیجائے جو خلاف ایکٹ ہذا نہو - اور معاہدہ مین شرایط نسبت انفساخ پٹہ صریحاً درج ہون - پٹہ مین ہر شرط ہو سکتی ہے جو معقول وخلاف قانون نہو لیکن یہ شرط کہ آسامی کنوان نہ بنائے خلاف قانون ہے اور اُس کی خلاف ورزی آسامی کو مستوجب بیدخلی نہین کرتی -
(محمد رضا خان بنام دلیپ ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۸۹۲ء صفحہ ۱۰۳) اسی طرح اگر کوئی آسامی جس کو بروئے ایکٹ ہذا منصب ترقی حیثیت آراضی حاصل ہے مناسب ترقی حیثیت آراضی کرنے سے بروئے کسی معاہدہ خاص کے روکا جائے تو وہ معاہدہ محض بیکار ہے اور اُس کی خلاف ورزی کچھ اثر نہین رکھیگی -

کسی شرط پٹہ کی خلاف ورزی کرنے سے پٹہ منسخ نہین ہو جاتا اور نہ حق بیدخلی پیدا ہوتا ہے بجز اس کے کہ کوئی خاص

شرط پٹہ مین اُس کی نسبت ہو (تمیز الدین چودھری بنام سردار خان ویکلی رپورٹر کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۲۰۹ وجہ دمیرا پلے
بنام مانک جیتی انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۶۲۳)

یہ معاہدہ کہ لگان ٹھیک وقت پر دیا جائے گا اگر ادا نہ ہو تو زمیندار کو اختیار بیدخل کر دینے آسامی کا ہے ایسا معاہدہ نہین
ہے جس کی خلاف ورزی سے براہ راست زمیندار کو منصب نالش بیدخلی آسامی حاصل ہو (ابلاکھ رائے بنام سلیم احمد خان
انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۷۳۴) اگر آسامی حسب قرارداد باہمی ٹھیک وقت پر لگان ادا نکرے تو زمیندار نالش
دلاپانے لگان کی کر سکتا ہے اور پھر بصورت عدم وصولی زر ڈگری حسب فقرہ (الف) دفعہ ہذا اجراء کارروائی
بیدخلی آسامی ہوتا ہے (مسماۃ موہرا بنام بلدیو سہائے منتخب فیصلجات بورڈ مال ۱۹۰۸ء صفحہ ۹۴ وراج جیسی کنو۔
بنام بھیکو مصر ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۸۸۱ء صفحہ ۲۹۱)

مقدمہ بیدخلی متذکرہ دفعہ ۴۳ - ایکٹ ۱۲ ۱۸۸۱ء مین فریقین نے بذریعہ صلحنامہ مدخلہ عدالت یہ قبول کیا کہ مدعا علیہم
کاشتکاران بطور آسامیان شرح مقررہ مدعی کی تصور کیے جائین اگر کسی سال کے اختتام پر کل یا جزو لگان غیر مودی
رہے تو مدعی کو اختیار بیدخلی مدعا علیہم حسب قاعدہ عدالت ہوگا - تجویز ہوئی کہ مدعی نالش واسطے منسوخی پٹہ و بیدخلی
آسامیان بوجہ باقی رہجانے لگان کے نہین کر سکتا اُس کو پابندی اُس ضابطہ کی لازم ہے جو دفعہ ۴۳ و دفعات
مابعد ایکٹ لگان مین ہے یعنے اُس کو نالش بقایا لگان دایر کرنا چاہیے اور بحالت عدم ایفاء زر ڈگری درخواست
بیدخلی (دیو سرن بنام بلدیو سہائے ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۹۰۲ء صفحہ ۵۴)

کارروائیات بیدخلی متدایرہ عدالت مال مین مابین مختاران مدعی زمیندار و مدعا علیہ کاشتکار ایک تصفیہ ہوا جس کے
نتیجہ مین درخواست بیدخلی کاشتکار ڈسمس کی گئی عذرات مدعا علیہ بعدالت مال منظور ہوئی اور ایک پٹہ بھی بحق
مدعا علیہ تحریر کیا گیا اب مدعی نے عدالت دیوانی مین نالش بنام مدعا علیہ کاشتکار دایر کر کے استدعا کی کہ یہ قرار
دیا جائے کہ ڈگری عدالت مال کالعدم و غیر موثر ہے اور مدعی پر قابل پابندی نہین ہے نیز یہ قرار دیا جائے کہ صلحنامہ جو
عدالت مال مین داخل کیا گیا فریبانہ و سازشی طور پر بلا اختیار عطا کردہ مدعی کے تحریر کیا گیا تھا - تجویز ہوئی کہ عدالت دیوانی
کو کوئی اختیار سماعت نالش استقرار اس امر کا نہین ہے کہ وہ ڈگری یا حکم جو عدالت مال نے ایک ایسے معاملہ مین
صادر کیا ہے جس مین کہ اُس کو قطعی طور پر اختیار سماعت حاصل تھا کسی ایسی وجہ پر کالعدم ہے جس کا مدعی نے انہار
کیا - عدالت دیوانی یہ قرار نہین دیسکتی کہ راضی نامہ یہ کارروائیات عدالت مال جس کی بنا پر عدالت مال نے ایک
ڈگری یا حکم صادر کیا ہے خلاف قانون یا بلا اختیار تھا - اگر مدعا علیہم مختاران مدعی نے بحق مدعا علیہ کاشتکار ایک ایسا
پٹہ تحریر کیا تھا جس کی کہ از طرف مالک آراضی تحریر کر دینے کا اُن کو کوئی اختیار حاصل نہ تھا تو مناسب طریق عمل
مدعی کے واسطے یہ تھا کہ کارروائیات بیدخلی مزارعہ حسب قاعدہ ایکٹ لگان کرتا اور تحریر پٹہ سے انکار - اور اُسی نفعہ

مین بحث جواز وعدم جواز پیش طے ہوجاتی - عدالت دیوانی کسی ایسی نالش کو جس کا تعلق منسوخی پٹہ و بیدخلی کاشتکار سے ہو سماعت نہین کر سکتی (رائے کرشن چند بنام مہادیو سنگھ ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۹۰۱ء صفحہ ۴۹)

آسامی کا زمیندار کے حق سے منکر ہونا کوئی وجہ بیدخلی حسب دفعہ ہذا نہین ہے (بیرالدین بنام عبدالرحیم انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۷ صفحہ ۱۹۶) گو کہ آسامی جو منکر حق زمیندار ہوا ور اپنا قبضہ مخالفانہ بیان کرے حسب دفعہ ہذا بیدخل نہین ہوسکتی مگر بوجہ ساقط کر دینے تعلق آسامی و زمیندار کے وہ مستوجب بیدخلی عدالت دیوانی سے ہے (ارجن بنام دنو ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۸۹۹ء صفحہ ۱۲۲) بمقدمہ نظام الدین بنام ممتاز الدین انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۰ صفحہ ۱۳۵ - تجویز ہوا ہے کہ وہ مزارعہ جو اپنی مالک آراضی کے استحقاق سے انکار کرے اپنی مزارعت کو زایل کر دیتا ہے اور اُس سے مالک آراضی ایک ڈگری بیدخلی کا مستحق ہو جاتا ہے مگر شرط یہ ہے کہ قبل ارجاع نالش کے ایک صریح انکار استحقاق کیا گیا ہو - جوابدہی مین انکار کرنا بطور ضبطی کے حائل نہین ہوسکتا - اس فیصلہ کا کوئی اثر احکام دفعہ ہذا پر نہین ہے اور نہ دفعہ ہذا مین کوئی ایسی صورت بیدخلی بیان کی گئی ہے - ایسی صورت مین بیدخلی آسامی کی بلحاظ فیصلہ ارجن بنام دنو مذکورہ بالا عدالت دیوانی سے ہوسکتی ہے -

جب ایک مرتبہ تعلق زمیندار و آسامی کا ثابت ہو جائے تو پھر لگان کا ادا نہ کرنا آسامی کو کوئی حق قابض حیثیت آسامیانہ سے نہین دیتا ہے خواہ وہ کتنی ہی مدت بحیثیت آسامی قابض رہا ہو - وہ بطور آسامی کے متصور ہو کر حسب قاعدہ قانونی بیدخل ہوسکتا ہے (رنگو لال منڈل انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۳۱۴ و پوریش نراین رائے بنام کاشی چندر تعلقہ دار انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۶۶۱ و مظہر الدین بنام گوبند چندر رائے انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۱۳۴ و گنگا بائی زوجہ سداشیو بنام کالا پا داری گر یا بمبئی انڈین لا رپورٹ جلد ۹ صفحہ ۴۳۶ - و تانتیا بنام سداشیو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۷ صفحہ ۴۰)

نالشات حسب فقرہ (ب) و (ج) دفعہ ہذا تاریخ ظہور بنا دعوے سے بہ لحاظ دفعہ ۱۶۸ - ایکٹ ہذا ایک سال کے اندر دایر ہو جانی چاہئین (ضمیمہ چہارم مجموعہ (ب) نمبر سلسلہ ۱۳) عرضی دعوے بحضور مہتمم حصہ ضلع یا بحالت عدم موجودگی اُن کے بحضور کلکٹر ضلع دایر ہوگی اور فیصلہ اُس کا عموماً اجلاس اسسٹنٹ کلکٹر درجہ اول سے ہوگا مگر کلکٹر ضلع بھی تجویز کر سکتا ہے (دفعات ۱۷۴ (ب) و ۱۷۳ و ۱۷۲ - ایکٹ ہذا) اسسٹنٹ کلکٹر درجہ اول یا کلکٹر ضلع کی تجویز کا اپیل بہ لحاظ دفعہ ۱۶۸ - ایکٹ ہذا بحضور صاحب جج ضلع اگر تعین دعوے زاید از پانچ ہزار روپیہ نہ ہو اندر ۳۰ یوم اور اگر زاید از پانچ ہزار روپیہ ہو تو ہائیکورٹ مین اندر ۹۰ یوم کے تاریخ ڈگری سے ہوگا بشرطیکہ دفعہ ۱۷۷ - ایکٹ ہذا کے احکام متعلق ہوتے ہون - جج ضلع کے فیصلہ کا اپیل تاریخ ڈگری سے ۹۰ یوم کے اندر ہائی کورٹ مین ہوگا - (ضمیمہ ۲ حصہ ۲ مد ۱۵۲ و مد ۱۵۶ - ایکٹ ۱۵ سنہ ۱۸۸۱ء و دفعہ ۱۷۷ و ۱۸۲)

ایکٹ ہذا و باب ۴۳ مجموعہ ضابطہ دیوانی)
رسوم عرضیدعوے ویادداشت اپیل نالشات مذکورہ بالا بموجب دفعہ ۸ ضمن (ہ) ایکٹ ۷ سنہ ۱۸۷۰ء واجب الاخذ ہوگی
بمقدمہ رام راج تواری بنام گرنندن بھگت ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۸۹۲ء صفحہ ۶۶ ہائی کورٹ الہ آباد نے تجویز کیا ہے
کہ نالشات مقتضیہ دفعہ ۹۳ ضمن (ب) میں مالیت واسطے اغراض رسوم عدالت اور مالیت واسطے اغراض اختیار
سماعت کے ایک ہی طور پر محسوب کیجائے گی یعنے بذریعہ مالیت شئی متنازعہ کے - شئے متنازعہ مقدمہ میں خود آراضی
متصور نہیں ہوسکتی کیونکہ زمیندار مدعی بذریعہ اپنی آسامیون کے قابض ہے اور دراصل جس بات کی تلاش ہے
وہ یہ ہے کہ آراضی دخل آسامی سے خالی ہوجائے یعنے آسامی اور اُس کے استحقاق آسامیانہ سے نجات ہو -
فیصلہ متذکرہ بالا سے ظاہر ہوتا ہے کہ تعین ایسی نالش کی مالیت شئے متدعویہ مقدمہ ہے یعنے حق کاشتکارنہ کہ قیمت
آراضی یا لگان ایکسالہ اور مدعی کو واسطے اغراض ایکٹ رسوم کے خود تعین مالیت دعوے کرنا ہوگا -
جزو (د) دفعہ ہذا جدید ہے اور بجز آسامیان شرح معیّن اور حق داران قبضہ مستقل ٹھیکہ داران کے دیگر
آسامیان سے متعلق ہے اگر خلاف احکام ایکٹ ہذا آراضی کاشت شکمی پر دیجائے یا دوسری طور پر منتقل کیجائے
تو زمیندار کو اختیار ہے کہ حسب دفعہ ہذا نالش بیدخلی آسامی اور اُس کے شکمی یا منتقل الیہ کی دایر کرے - ایسی نالش
مین کاشت شکمی پر لینے والا یا دیگر منتقل الیہ فریق لازمی ہے - دفعات ۲۰ - ۲۱ - ۲۵ و ۲۶ - ایکٹ ہذا لایق ملاحظہ ہین
نالش حسب فقرہ ہذا تاریخ ناجائز کاشت شکمی پر دیجانے یا دیگر انتقال ناجائز کی تاریخ سے ایک سال کے اندر عدالت
اسسٹنٹ کلکٹر درجہ اول مہتمم حصہ ضلع یا اگر وہ نہون تو عدالت کلکٹر ضلع مین داخل کیجائے گی - اور تصفیہ اُس کا عدالت
اسسٹنٹ کلکٹر درجہ اول کے اجلاس سے ہوگا (ضمیمہ چہارم مجموعہ (ج) مد ۱۸ و دفعات ۱۷۲ و ۱۷۳ - ایکٹ ہذا)
بنا ر اضی کسی ایسی ڈگری اسسٹنٹ کلکٹر درجہ اول کے اپیل بحضور کمشنر تاریخ ڈگری سے ۶۰ یوم کے اندر اور کمشنر کی
ڈگری کا اپیل بحضور بورڈ مال تاریخ ڈگری سے ۹۰ یوم کے اندر دایر ہوگا (دفعات ۱۷۹ و ۱۸۱ - ایکٹ ہذا)
بمقدمہ وجیہہ بی بی بنام سکھراج سنگھ ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۸۸۲ء صفحہ ۲ تجویز ہوا تھا کہ نالش بیدخلی آسامی بوجہ کرنے
رہن آراضی کاشت مقبوضہ خود مین شمار میعاد اُس تاریخ سے ہوگا جبکہ زمیندار کو علم رہن کا ہوا ہو مگر اب وہ فیصلہ
بیکار ہے کیونکہ بموجب مد ۱۸ ضمیمہ چہارم مجموعہ (ج) ایکٹ ہذا شمار میعاد تاریخ رہن سے ہوگا -
رسوم اسٹامپ عرضیدعوے نالش مذکور مثل نالشات فقرہ (ب) و (ج) دفعہ ہذا واجب الاخذ ہوگی -
اگر کسی شخص نے کسی دوسرے شخص کو یہ باور کرایا ہو کہ وہ جایز طور پر حق دخیلکاری خرید کر رہا ہے تو بعد خریداری شخص
خرالذکر کے شخص اول الذکر مجاز منسوخ کرانے انتقال مذکور کا نہین ہے اور اُس کے دعوے مین دفعہ ۱۱۵ قانون
شہادت عارض ہوگی (دھاراجیت بنام بھجن لال منتخب فیصلجات بورڈ سنہ ۱۸۹۳ء صفحہ ۵۴)

خاص وجوہ آسامیان غیر دخیلکار کے بیدخل کیے جانیکے

دفعہ ۵۸ آسامی غیر دخیلکار علاوہ اُن وجوہ کے جن کی تصریح مین دفعہ ماسبق مین کی گئی ہی وجوہ مندرجہ ذیل مین سے بھی ۱ یک یا زیادہ کی بنا پر مستوجب بیدخلی کا ہوگا یعنے۔

(الف) اس بنا پر کہ وہ صرف بطور ایسی آسامی کے جو سال بہ سال کے لیئے ہے۔ (آراضی پر) قبضہ رکھتا ہے۔

(ب) اس بنا پر کہ وہ ایسے پٹہ کے ذریعہ سے (آراضی پر) قبضہ رکھتا ہے جس کی میعاد گذر چکی ہے یا سال زراعتی روان کے اختتام پر یا اُس سے پہلے گذر جاے گی۔

(ج) اس بنا پر کہ اُس نے ایسا پٹہ لینے سے جس مین اُس کی جوت کی تفصیلات موجودہ وقت مطابق احکام دفعہ ۹۶ کے درج تھین اور اُس کی قبولیت دینے سے انکار کیا ہی۔

شرح یہ دفعہ بجاے دفعہ ۳۶ ۔ ایکٹ ۱۲ ۱۸۸۱ء کے ہے بروئے دفعہ مذکور اطلاعنامہ بیدخلی از جانب زمیندار بنام کاشتکار جاری ہوکر بذریعہ کارروائی سرسری بیدخلی عمل مین آتی تھی ۔ لیکن اب حسب فحواے دفعہ ہذا باضابطہ نالش دائر کرنا ہوگی ۔ یہ دفعہ صرف آسامیان غیر دخیلکار سے متعلق ہے ۔

فقرہ (الف) و (ب) مین لفظ (آراضی) اصل قانون مین نہین ہے ترجمہ مین بڑھا دیا گیا ہے لہذا ہم نے الفاظ (آراضی پر) بریکیٹ مین لکھدئے تاکہ ظاہر ہوجاے کہ یہ الفاظ اصل قانون کے نہین ہین ۔

دفعہ ۳۶ ۔ ایکٹ ۱۲ ۱۸۸۱ء مین الفاظ (کسی ایسی آسامی کو جو حقدار دخیلکاری نہین ہے یا اور آسامی کو جو صرف میعاد معیّن تک قبضہ رکھتی ہو) استعمال کیئے گئے تھے جن مین ہر قسم کی آسامیان غیر دخیلکار و ٹھیکہ دار بھی شامل تھے مگر دفعہ ہذا مین صرف لفظ غیر دخیلکار رکھا گیا ہے الفاظ (یا اور آسامی کو جو صرف میعاد معیّن تک قبضہ رکھتی ہو) ترک کر دیا گیا ہے جس سے بادی النظر مین معلوم ہوتا ہے کہ یہ دفعہ ٹھیکہ دار حقوق ملکیت کی بیدخلی پر حاوی نہ ہوگی علاوہ برین الفاظ (آراضی) مستعملہ ترجمہ ایکٹ ہذا اس خیال کی تائید کرتے ہین مگر جب اصل قانون کی عبارت کو دیکھا جاتا ہے اور تعریف آسامی متذکرہ فقرہ (۵) کو مع فقرہ (۶) دفعہ ۴ ۔ ایکٹ ہذا اور تعریف آسامی غیر دخیلکار متذکرہ دفعہ ۱۹ ۔ ایکٹ ہذا پر غور کیا جاتا ہے تو وہ شک بالکل رفع ہو جاتا ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ ٹھیکہ دار حقوق ملکیت بھی جو داخل تعریف آسامی و آسامی غیر دخیلکار ہے بموجب فقرہ (الف) و (ب) دفعہ ہذا حکم نال سے بیدخل ہو سکتا ہی۔

سواے آسامی غیر دخیلکار کے احکام دفعہ ہذا کسی ایسی آسامی سے جسکا قبضہ آراضی پر اغراض زراعتی کی غرض سے ہو متعلق نہ ہونگے اگرچہ اُس سے لگان بذریعہ عدالت مال وصول ہوتا ہو۔

دفعہ ہذا کی رو سے کوئی شخص کسی آسامی غیر دخیلکار کو ایک جزو جوت سے بیدخل نہین کر سکتا گو وہ اُس جزو جوت کا لگان جداگانہ ہی پاتا ہو صرف وہ شخص مستحق نالش بیدخلی حسب دفعہ ہذا ہے جو کل جوت کی نسبت اختیار وصول لگان و بیدخلی رکھتا ہو یعنے یا تو مالک کل جوت کا ہو یا نمبردار یا ٹھیکہ دار یا مرتہن حقوق ملکیت لیکن اگر جوت بروئے تقسیم ضابطہ مابین مالکان آراضی تقسیم ہو گئی ہو اور لگان اُس کا رسدی جدا کر دیا گیا ہو تو ہر مالک یا نمبردار یا ٹھیکہ دار یا مرتہن حقوق ملکیت اپنے حصہ آراضی کی بیدخلی کی نسبت حسب دفعہ ہذا چارہ جوئی کر سکتا ہے۔

جب ایک زراعتی آسامی بعد اختتام پٹہ قبضہ جاری رکھے تو اُس کی مزارعت سالانہ ہو جاتی ہے (ایڈمنسٹریٹر جنرل بنگال بنام اشرف علی انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۸ صفحہ ۲۲) اگر پٹہ داران ماقبل بعد ختم میعاد پٹہ باضابطہ بیدخل نہ کیے جاوین تو قانوناً یہ تصور نہ کیا جائے گا کہ بوقت ختم ہونے میعاد قرار یافتہ کے قبضہ ختم ہو گیا بلکہ ایسا تصور کیا جائے گا کہ قبضہ ہنوز قایم ہے اور پٹہ داران مابعد کا قبضہ بمقابلہ ایسے پٹہ داران ماقبل کے جو باضابطہ بیدخل نہ ہوئے ہون جائز نہین ہے (مشتاب دی بنام اجودھیا پرشاد انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۰ صفحہ ۱۳)

جب پٹہ مین یہ شرط ہو کہ لگان سالانہ ہر سال ادا کرتا رہونگا اگر کسی سال ادا نکرون تو مالکان کو اختیار وصول بذریعہ عدالت ہوگا تو تجویز ہوا کہ یہ پٹہ صرف ایک سال کے لیئے ہے (خیالی بنام حسین بخش الہ آباد انڈین لا رپورٹ جلد ۸ صفحہ ۱۹۰)

بصورت عدم موجودگی کسی خاص شہادت کے یہ امر واقعہ کہ ایک شخص بروئے مقدمی حقیت کے آراضی پر قابض ہے یہ ظاہر نہین کرتا کہ مقدم کو کوئی قابل وراثت یا قابل انتقال حق حقیت مذکور مین حاصل ہے (بھگوتی پرشاد بنام نبو خان انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۳ صفحہ ۶۷)

ایک پٹہ مین الفاظ ذیل استعمال کیئے گئے تھے (چونکہ ہمنے ایک پٹہ کل ہر دو مواضعات کا تحریر کیا ہے اس لیئے ہم مقران یہ پٹہ دوامی شیو دت و شیو دھن چودھری کو عطا کرتے ہین تابع اس شرط کے کہ وہ دونون ہر ایک قسم کا قبضہ کل ہر دو مواضعات مذکور کا حاصل کرین اور وہ مجاز ہونگے کہ اپنا قبضہ باامن جبتک چاہین جاری رکھین جبتک پٹہ دار قابض رہین گے نہ تو ہم نہ ہمارے ورثا کو اختیار ہوگا کہ اُن کے قبضہ مین کسی طرح دست اندازی کرین اس لیئے یہ پٹہ استمراری تحریر کیا جاتا ہے۔ بعد وفات پٹہ داران نالش بیدخلی پٹہ داران کی دایر کی گئی جوابدہی مین منجملہ دیگر عذرات کے ایک یہ بھی عذر تھا کہ پٹہ دوامی ہے۔ تجویز ہوئی کہ پٹہ داران کی وفات پر پٹہ ختم ہو گیا اور قایم مقامان پٹہ دہندہ جایداد مذکور کے قبضہ کے مستحق تھے۔ الفاظ استمراری یا مقرری جبکہ پٹہ مین استعمال کیئے گئے ہون بذاتہ ایک دوامی یا قابل وراثت حق پیدا نہین کرتے۔ یہ امر کہ آیا دستاویز پٹہ کی رو سے حقوق مستقل دوامی دیئے گئے ہین دیگر شرایط دستاویز اور اُن واقعات سے جن کی وجہ گی

مین وہ تحریر کی گئی ہون یا ما بعد کے طریق عمل فریقین سے معلوم کیا جانا چاہیئے ۔ تلسی پرشاد سنگہ بنام رام نراین سنگہ انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۱۷۰ کا حوالہ دیا گیا (نگیشر بنام رام اوتار ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۰)

لفظ مقرری یا الفاظ مقرری استمراری یا استمراری مستقل پٹہ سے یہ مفہوم نہین ہوتا کہ پٹہ قابل الوراثت ہے جبتک کہ منشاء فریقین و دیگر حالات و طریق عمل فریقین سے یہ نہ دکھایا جاوے کہ وہ قابل وراثت ہے (شمبو پرشاد سنگہ بنام کالیداس سنگہ انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۳۴۵ و بلاس منی داسی بنام شیو پرشاد سنگہ انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۶۶۴ و پرمیشر پرتاب سنگہ بنام ریا سندر سنگہ انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۵ صفحہ ۳۴۳ و دبی پرشاد سنگہ بنام رام نراین سنگہ انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۱ صفحہ ۱۱۷ و گیاجی بنام رام جیاون انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۸۶۹) مقدمہ آخر الذکر مین یہ بھی تجویز ہوا ہے کہ ان الفاظ (جبتک لگان دیا جاوے مجکو اختیار آراضی لینے کا نہین ہوگا) کے استعمال سے کوئی پٹہ داخل پٹہ استمراری نہین ہوتا ۔

پٹہ آراضی جس کی روسے پٹہ دار کو اختیار دیا گیا ہو کہ جبتک چاہے دخیل رہے پٹہ دار کی وفات پر ختم ہوجاتا ہے (داس سری پد بنام ماکی انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۲۲۴)

ایک مقررہ استمراری پٹہ سے کوئی حق ورثاء پٹہ گیرندہ متوفی کو حاصل نہین ہوتا (راجہ رام بنام نرا سنگا انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۵ صفحہ ۱۹۹)

نوعیت قبضہ ما بین زمیندار و کاشتکار ہمیشہ ایک امر متعلق معاہدہ ہونا چاہیئے خواہ وہ معاہدہ صریحی ہو یا ضمنی ۔ اگر معاہدہ صریحی ہو تو ایسے معاہدہ مین شرایط قبضہ مندرج ہونے چاہیئن برخلاف اس کے جب کسی کاشتکار کو قبضہ بلا معاہدہ صریحی کے دیا جاوے اور کاشتکار لگان ادا کرتا رہے تو وہ کاشتکار سال بسال ہوجاتا ہے اور قابل بیدخلی ہے (اودت چندر بنام سمیر داس ویکلی رپورٹر کلکتہ جلد ۱۷ صفحہ ۳۲۸ و پرسنو کمار دیبا بنام شیخ نتن ہوپایکے انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۶۹۶) مگر جب ایسے کاشتکار کو کاشت کرتے ہوئے بارہ ۱۲ سال گذر جاوین گے تو اسکو حسب دفعہ ۱۱ ۔ ایکٹ ہذا حق دخیلکاری آراضی مذکور مین حاصل ہوجاویگا اور پھر وہ بموجب احکام دفعہ ہذا لایق بیدخلی نہ ہوگا ۔

کاغذات بندوبست مین مزارعہ کا نام و لگان درج ہونا آراضی مقبوضہ کی نسبت کوئی حق مستقل اُس کو عطا نہین کرتا تاوقتیکہ کوئی ثبوت کافی اُس کے استحقاق مقابضت مستقل کا نہ ہو (اودت ساہو بنام پران ہوفی تنکسر انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۵۰۲)

یہ واقعہ کہ ایک آسامی نے رہن نامہ اُس آراضی کا جس مین اُس کی جوت مقبوضہ بھی شامل ہے اپنے زمیندار سے حاصل کیا ہے فی نفسہ قبضہ داری کو بوجہ اس کے کہ حقوق آسامی حقوق مرتہنی مین شامل ہوگی زایل نہین کرتا

تاثیر ایسے رہن نامہ کی حقوق آسامی پر محض یہ ہوگی کہ وہ تعویق مین رہین گے - جب زمیندار نے انفکاک رہن کرالیا تو پھر فریق اپنی حالت سابقہ پر عود کر جائے گا - اسلئے زمیندار راہن مجاز حصول دخل آراضی جوت مقبوضہ مرتہن کا جو زمانہ رہن سے قبل اُس کی جوت مین ہو سوائے بذریعہ بیدخل کرنے مطابق مناسب طریقہ قانون لگان (ایکٹ قبضہ آراضی) نہ ہوگا (کلو بنام دیوان انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۴ صفحہ ۴۵۷)

اپیلانٹ ۱/۲ حصہ ایک تھوک کا مالک ہے جو مسلمہ طور پر ایک غیر منقسمہ محال کا حصہ ہے اُس تھوک مین بعض مزارعان مدت مدیدہ آراضی کاشت کرتے تھے جنہون نے اُس کی کاشت چھوڑ دی مدعا علیہم نے کہ وہ بھی حصہ داران تھوک مین اُس پر اپنا قبضہ کر لیا اور خود کاشت کرنے لگے - مدعی نے نالش دلا پانے قبضہ مشترکہ عدالت دیوانی مین دایر کی تجویز ہوئی کہ ایسی صورت مین قبضہ مدعیکہ آراضی پر مدعا علیہم کا ناجائز نہین ہے وہ بھی مدعی کی طرح حصہ داران دیہہ ہین - اسمین شبہ نہین ہے کہ مدعا علیہم ذمہ دار اس امر کے ہین کہ منافع جات آراضی کا حساب کتاب مدعی کو دین اور نیز دیگر حصہ داران دیہہ کو - مدعی اپنے حصہ منافع متعلقہ آراضی مذکورہ کا مستحق ہے مگر وہ عدالت دیوانی سے اس امر کی استدعا نہین کر سکتا کہ اُس کے فایدہ کے لیئے عدالت دست اندازی کر کے اُس کو واقعی قبضہ بذریعہ بیدخلی دیگر حصہ داران محال غیر منقسمہ دلائے - عدالت دیوانی صرف اُس کا استحقاق بطور حصہ دار کے قایم کر سکتی ہے اور حقوق مذکور کی حد مقرر کر سکتی ہے - ایسا حصہ دار قابض صرف بذریعہ تقسیم محال بروئے ایکٹ مالگذاری بیدخل ہو سکتا ہے (رحمان چودہری بنام سلامت چودہری ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۹۰۱ء صفحہ ۴۵)

کارروائی حسب دفعہ ۳۹ - ایکٹ ۱۲ ۱۸۸۱ء مین بروئے صلحنامہ مدخلہ عدالت کاشتکار کو زمیندار نے نو برس کے لیئے وہی آراضی جس کی نسبت اطلاعنامہ دفعہ ۳۶ جاری ہوا تھا اور جس کی نسبت بیدخلی کاشتکار مطلوب تھی دیدی - صلحنامہ کی رو سے یہ قرار پایا تھا کہ کاشتکار کو حق دخیلکاری آراضی مذکور مین حاصل نہ ہوگا - بعد ختم نو سال کے زمیندار نے نوٹس بیدخلی حسب دفعہ ۳۶ جاری کرایا - کاشتکار نے عذر مورو ثیت کیا تجویز ہوئی کہ اقرار مندرجہ صلحنامہ فی نفسہ ایک پٹہ زاید از یکسال ہے جس کی رجسٹری لازمی تھی چونکہ وہ رجسٹری شدہ نہین ہے لہذا شہادت مین نہین لیا جا سکتا اور نہ مانع حصول دخیلکاری کاشتکار قابض کا ہے - (رام پھل چودھری بنام الوپ چندی بورڈ سیلیکٹڈ دیسیشن صفحہ ۳۴۳ طبع ۱۸۹۰ء نمبر ۵ ۱۸۹۰ء وفایل نمبر ۱۵۶ ۱۸۹۰ء)

ایک کاشتکار نے بعض آراضیات کو بارہ سال سے کم مدت کاشت کیا تھا کہ پھر اُس نے ٹھیکہ کل موضع کا جسمین وہ آراضیات واقع ہین زمیندار سے لے لیا اور تا قیام مدت ٹھیکہ آراضیات مذکور کو بدستور کاشت کرتا رہا - تجویز ہوئی کہ زمانہ ٹھیکہ مین کاشت کرنے سے حق دخیلکاری کاشتکار مکمل نہین ہو سکتا کیونکہ وہ اُس زمانہ مین منتقل الیہ حقوق ملکیت آراضی بموجب اپنے ٹھیکہ کے تھا (ساہو سالک چند بنام مولا سا نمبر ۳ ۱۸۹۰ء بورڈ سیلیکٹڈ دیسیشن طبع ۱۸۹۰ء صفحہ ۳۳ انگریزی)

ایک تالاب کا پٹہ دار وہی حیثیت رکھتا ہے جیسا کہ ایک زراعتی آراضی کا سالوار مزارعہ رکھتا ہے (نراین چندر بورل بنام سکرٹری آف اسٹیٹ فار انڈیا۔ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۸ صفحہ ۱۵۲)

مالک آراضی کسی کاشتکار کو ایسے کھیتون سے جسمین اُس کو حق دخیلکاری حاصل نہین ہے بیدخل کرنے سے اس وجہ پر ممنوع نہین ہے کہ کاشتکار مذکور ان کھیتون پر ہمراہ دیگر کھیتون کے جن مین اُس کو حق دخیلکاری حاصل ہے بادائے لگان بالمقطع قابض ہے (گنپت رائے بنام بشیشر رائے منتخب فیصلجات بورڈ ۱۸۹۲ء صفحہ ۲۵)

جیون سنگھ و خوب سنگھ نے اپنے حقوق ملکیت بدست نا تھو رام کے بیع کیئے۔ بعد بیع مشتری قابض حقیت و آراضی سیر مقبوضہ بایعان کا ہوا۔ کسی بایع نے کوئی استحقاق نسبت قایم رکھنے کاشت کے بطور آسامی ساقط الملکیت معہ حق دخیلکاری ظاہر نہین کیا۔ آراضی متنازعہ کی حیثیت کبھی زایل نہین ہوئی۔ زمین متنازعہ سیر تھی جبکہ بایعان کے قبضہ مین تھی اور بعدہ مشتریان کے قبضہ مین اسی طرح چلی آئی کبھی آراضی کاشتکاران نہین ہوئی پس قابض مشتری۔ آسامی غیر دخیلکار یعنی ذاتی کاشتکار نہین کہا جا سکتا اور نہ وہ بطور آسامی غیر دخیلکار لایق بیدخلی ہے (نا تھو رام بنام بھوانی داس منتخب فیصلجات بورڈ ۱۸۹۱ء صفحہ ۲۰)

وہ کاشتکاران قابل بیدخلی بطور آسامیان غیر دخیلکار ہین جو بغیر حصول حقوق دخیلکاری اُس آراضی پر قابض ہون جس کی حقوق ملکیت اُن سے اشخاص غیر نے خرید لیئے ہون گو کوئی لگان اُس آراضی پر مقرر نہ ہو یا ادا نہ کیا گیا ہو۔ اشخاص قابض فی الواقع بوجہ قابض ہونے اُس آراضی کے جس کے حقوق ملکیت اپیلانٹ نے خرید لیئے ہین حیثیت کاشتکاران غیر موروثی کی رکھتے ہین۔ یہ آراضی اُس آراضی سے علیحدہ ہے جسپر حق ساقط الملکیت بایعان کو پیدا ہو گیا ہے۔ (کشن لال بنام بلونت سنگھ منتخب فیصلجات بورڈ ۱۸۹۸ء صفحہ ۵۴)

زمیندار آسامی پٹہ دار پر نالش بیدخلی قبل ختم زمانہ قبضہ کر سکتا ہے بشرطیکہ ایسی بیدخلی کا اثر بعد ختم میعاد مقررہ مندرجہ پٹہ کے پڑے (دیوکی نندن بنام سالک رام منتخب فیصلجات بورڈ ۱۸۹۱ء صفحہ ۶۴)

جب بعد بٹوارہ ایک حصہ دار کی کاشت دوسرے حصہ دار کے محال مین آجائے تو اگر وہ آراضی شخص اول الذکر کی آراضی سیر نہو یا اُسمین اُس کو حق دخیلکاری حاصل نہ ہو گیا ہو قابل بیدخلی بطور آسامی غیر دخیلکار کے ہے۔ (شادی رام بنام دلیل سنگھ لیگل ریممبرینسر جلد ۱ صفحہ ۹۵ فیصلہ بورڈ)

بعض آسامیان نے آراضیات متنازعہ کو ف ۱۲۹۶ء سے کاشت کیا ف ۱۲۹۷ء مین پانچسال کے واسطے اُنھون نے قبولیت بحق زمیندار نسبت آراضیات مذکور لکھکر اقرار کیا کہ بوقت اختتام میعاد قبولیت اُن کو استحقاق کاشت نہ ہوگا بعد ختم میعاد پنج سالہ مندرجہ قبولیت زمیندار نے واسطے بیدخلی آسامیان درخواست کی اسسٹنٹ کلکٹر نے ۱۰ مئی ۱۸۹۳ء کو فیصلہ بحق آسامیان صادر کیا درخواست زمیندار ڈسمس کی اور آسامیان کو ۱۲ سال کا کاشتکار تجویز کیا ۱۲ مارچ ۱۸۹۳ء

کو پھر زمیندار نے حسب دفعہ ۳۶ ۔ ایکٹ ۱۲ ۱۸۸۱ء اطلاعنامہ بنام آسامیان جاری کرایا بر طبق عذر آسامیان
عدالت بورڈ سے تجویز ہوا کہ حکم عدالت مدعی ۱۸۸۱ء قطعی ہے اور اب خلاف اوس کے زمیندار آسامیان کو غیر دخیلکار قرار
نہین دے سکتا (گویا مسئلہ امر تجویز شدہ عارض ہے) جہان خان بنام ولی رام منتخب فیصلجات بورڈ ۱۸۸۳ء صفحہ ۱۵۲
ایک آسامی نے ۱۸۶۹ء مین ایک قبولیت بابت ۳ سال کے تحریر کی پھر ۱۸۷۱ء مین دوسری قبولیت اسی آراضی کی
نسبت لکھی قبولیت مذکور مین منجملہ دیگر امور کے یہ تحریر تھا کہ بعد اختتام میعاد پٹہ زمیندار اگر چاہے تو ہمکو بیدخل
کر سکتا ہے میعاد پٹہ ۱۸۷۱ء کی ۱۸۷۴ء مین ختم ہوئی لیکن آسامی بیدخل نہین کیا گیا زمیندار نے ۱۸۸۲ء
مین آسامی مذکور کو بیدخل کرنا چاہا آسامی نے عذر حق دخیلکاری کا پیش کیا بورڈ نے تجویز کیا کہ باوجود الفاظ مندرجہ
قبولیت آسامی ممنوع نہین ہے کہ عذر حق دخیلکاری پیش کرے اور وہ مستوجب بیدخلی بھی نہین ہے (گوپال سنگہ
بنام راجہ شیو نراین سنگہ منتخب فیصلجات بورڈ ۱۸۸۳ء صفحہ ۹)

جب زمیندار نے آسامی شرح لگان معین بیدخل شدہ کی آراضی کاشت پر شخص ثالث کو بقایا لگان ڈگری
کاشتکار شرح لگان معین بیدخل شدہ لیکر قابض کرا دیا تو زمیندار ایسے شخص قابض کو بذریعہ اطلاعنامہ دفعہ ۳۶
ایکٹ ۱۲ ۱۸۸۱ء (دفعہ ۵۸ ۔ ایکٹ ہذا) بیدخل نہین کرا سکتا (مہنت کشنداس بنام دیا شنکر منتخب
فیصلجات بورڈ ۱۸۸۳ء صفحہ ۴۸)

ٹھیکہ دار موضع جو بموجب پٹہ بلا میعادی قابض ہو اور وہ ٹھیکہ از قسم ٹھیکہ زرپیشگی ہو حسب دفعہ ہذا بیدخل
ہو سکتا ہے (کلیان داس بنام ڈونگر سنگہ لیگل ریمیمبرینسر جلد ۱ صفحہ ۱۶۹ فیصلہ بورڈ)

ٹھیکہ دار جو بعد انقضاء میعاد ٹھیکہ قابض ہو حسب دفعہ ہذا بیدخل ہو سکتا ہے (گھنشام سنگہ بنام نیلادھر منتخب
فیصلجات بورڈ ۱۸۹۱ء صفحہ ۳۲)

اگر باغ ایسے درختان کا ہو جس مین عرصہ تک پھل آتے رہے ہوں تو قیاس کیا جائے گا کہ باغ مذکور برضامندی
زمیندار اس مفہوم سے نصب کیا گیا تھا کہ جبتک درخت قایم رہین کاشتکار بیدخل نہ ہوگا ۔ گو اوس نے حق متعلقہ
حاصل نہ کیا ہو مگر خاص حالات مین یہ قیاس خلاف ثابت ہو سکتا ہے (مکند پرشاد بنام دیبی منتخب فیصلجات
بورڈ ۱۸۹۳ء صفحہ ۱۴) ایسے ہی خریدار باغ بھی گو اوس نے حق دخیلکاری حاصل نہ کیا ہو تا موجودگی درختان
بیدخل نہین ہو سکتا (پنڈت بدری پرشاد بنام بھیم سین منتخب فیصلجات بورڈ ۱۸۹۲ء صفحہ ۱۲) لیکن جب یہ
ثابت ہو کہ باغ بلا رضامندی زمیندار نصب کیا گیا ہے تو کاشتکار غیر موروثی اوس باغ سے بیدخل ہو سکتا ہے
اور اوس کو معاوضہ بھی نہین مل سکتا (مکند پرشاد بنام دھنی منتخب فیصلجات بورڈ ۱۸۹۳ء صفحہ ۱۴) اسی مقدمہ
مین یہ بھی تجویز کیا گیا ہے کہ اگر درخت بلا علم و اجازت زمیندار نصب کیئے گئے ہوں اور وقت علم سے زمیندار نے

کوشش بیدخل کرنے کاشتکار مین مصروف ہو تو قیاس یہ ہوگا کہ اُس کی مرضی کے خلاف درخت نصب کیے گئے ہین۔

بار ثبوت حق دخیلکاری حاصل ہوجانے کا جبکہ ایسا عذر کاشتکار بمقدمہ بیدخلی پیش کرے بذمہ کاشتکار ہے (گردھرداس بنام مہاراجہ بنارس لیگل ریممبرنسر جلد ۴ صفحہ ۳۱/۲۲ فیصلہ بورڈ) اسی طرح اگر کاشتکار بیان کرے کہ مین مالک ہون تو بار ثبوت ملکیت اُسی کے ذمہ رہیگا (بابو لال بنام شیو نراین لال لیگل ریممبرنسر جلد ۴ صفحہ ۱۴/۴۱ فیصلہ بورڈ) مگر جب آسامی یہ عذر کرے کہ وہ مستحق قبضہ ہے اور زمیندار یہ کہے کہ اُس کا حق مقابضت زایل ہوگیا ہے تو زمیندار کو یہ ثابت کرنا چاہیئے کہ حق کاشت ساقط ہوگیا۔ آسامی پر بار ثبوت اسکا نہین ہے کہ حق کاشت ہنوز قایم ہے (محمد مسعود حسن بنام رگھوبیر ونکلی نوٹس ۹۲ سنہ ۱۸۹۲ء صفحہ ۱۹۲ و منتخب فیصلجات بورڈ سنہ ۱۸۹۳ء صفحہ ۱۲/۴۵)

کوئی اندراج جمعبندی مرتبہ بندوبست باوجودیکہ فریقین متعاقدین نے اُس کو تصدیق کیا ہو نزاعی ہوکر ثابت و غیر ثابت کیا جاسکتا ہے جبکہ وہ اندراج عدالتاً بحال نہ رہ چکا ہو (جھنون لال بنام مساۃ جیورانی منتخب فیصلجات بورڈ سنہ ۱۸۹۵ء صفحہ ۳۲/۲۵)

اگر کوئی شخص اپنی حقیت زمینداری بنام گنگاجی وقف کرکے منتقل کردے مگر خود اُس کا مہتمم و سربراہ کار رہے تو وہ مجاز ہے کہ کارروائی بیدخلی آسامی غیر دخیلکار عمل مین لائے (مساۃ پنی لال بنام ہیرا لیگل ریممبرنسر جلد ۳ صفحہ ۱۱۳ فیصلہ بورڈ)

مزارعہ جو ناجائز طور پر بیدخل بجانب زمیندار کردیا گیا ہو اور قانونی چارہ جوئی میعاد معینہ کے اندر حاصل نکرے اور بوجہ عارض ہوجانے میعاد کے اپنے استحقاق کو ساقط کردے۔ تو پھر مجاز مقابضت اراضی مذکور باستحقاق سابق نہین ہے اور بجواب نالش بیدخلی بجانب زمیندار اپنے استحقاق سابقہ کو پیش کرنے سے ممنوع ہے (دلیپ راے بنام دیوکی راے وغیرہ انڈین لا رپورٹ جلد ۲۰ صفحہ ۱۷۴)

نالش بموجب دفعہ ہذا درمیان پتیسوین تاریخ ماہ جون و پہلی تاریخ ماہ اکتوبر (دفعہ ۴۳ ضمن ۱) بحضور مہتمم حصہ ضلع یا اُس کی عدم موجودگی مین بحضور کلکٹر ضلع داخل ہوگی (دفعہ ۴۷ (ب) لیکن فیصلہ نالش مذکور عدالت اسسٹنٹ کلکٹر درجہ اول سے (دفعہ ۱۷۲) یا کلکٹر ضلع سے (دفعہ ۱۷۳) ہوسکے گا۔ اسسٹنٹ کلکٹر یا کلکٹر ضلع کا اپیل تاریخ ڈگری سے اندر ۳۰ یوم کے بحضور کمشنر قسمت ہوگا (دفعہ ۱۶۸ وضمیمہ چہارم مجموعہ (ہ) نمبر سلسلہ ۵۳) اور کمشنر کے فیصلہ کا اپیل ثانی بلحاظ دفعہ ۱۶۸ اندر ۹۰ یوم تاریخ فیصلہ سے بحضور صاحبان بورڈ ہوسکتا ہے (ضمیمہ چہارم مجموعہ (ہ) نمبر سلسلہ ۵۴) اگر دفعہ ۱۸۱ کے احکام متعلق ہون۔ بابتہ تجویز ثانی دفعہ ۱۸۳ و ۱۸۴ و بابتہ نگرانی دفعہ ۱۸۵

لایق ملاحظہ ہین-

رسوم عرضی دعویٰ مطابق تعداد اُس لگان کے قابل اخذ ہوگی جو تاریخ گذرنے عرضی نالش کے سال ماقبل کی بابۃ اُس آراضی سے واجب الادا ہو جس سے مقدمہ متعلق ہے (ضمیمہ چہارم مجموعہ (ح) نمبر سلسلہ ۲۹ خانہ ۶)

ضابطہ کارروائی

(الف) دربارۂ بیدخلی بعلّت بقایا

ضابطہ کارروائی دربارہ بیدخلی بعلت بقایا ڈگری شدہ

دفعہ ۵۹ جب کوئی زمیندار کسی آسامی کو بربنار وجہ مندرجہ فقرہ (الف) دفعہ ۵۷ بیدخل کرنا چاہے تو زمیندار کو لازم ہوگا کہ اُسی طریقہ کے مطابق جو ڈگری متعلقہ کے اجرار کے واسطے ہو اُس عدالت مین درخواست کرے جو اُسوقت اُس کے اجرار کی مجاز ہو-

شرح یہ دفعہ بجائے دفعہ ۳۵- ایکٹ ۱۲ ۱۸۸۱ء اور باستثنار آسامیان حقدار قبضہ مستقل وٹھیکہ دار ہر ایک آسامی سے متعلق ہے-

بروئے دفعہ ہذا درخواست بیدخلی اسی طرح مرتب و پیش کیجائے گی جس طرح درخواست اجرائے ڈگری مرتب و پیش کیجاتی ہے صرف فرق یہ ہوگا کہ خانہ استدعا مین بجائے قرقی و نیلام و گرفتاری کے استدعار بیدخلی آسامی کیجائیگی بروئے دفعہ ۱۹۳- ایکٹ ہذا احکام مجموعہ ضابطہ دیوانی کل نالشات و کارروائیات ایکٹ ہذا سے متعلق کی گئی ہین لہذا یہ درخواست بھی برعایت احکام دفعات ۲۲۳ و ۲۳۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی (ایکٹ ۱۴ ۱۸۸۲ء) مرتب و پیش کیجائے گی-

درخواست بیدخلی آسامی اندر تین سال تاریخ ڈگری سے اگر مطالبہ معہ خرچہ اجرار باستثنار ایسے سود کے جو بعد ڈگری کے رقم ڈگری شدہ پر عاید ہوا ہو پانچسو ۵۰۰ روپیہ سے زاید نہ ہو یا اُس میعاد کے اندر جو واسطے اجرائے ڈگریات نہ نفاذ صادرہ عدالت دیوانی کے مقرر ہے اگر مطالبہ ڈگری پانچسو ۵۰۰ روپیہ سے زاید ہو حسب مد ۳۹ بشمول مد ۴۸ و ۴۹ ضمیمہ چہارم مجموعہ (د) ایکٹ ہذا پیش ہوسکتی ہے-

ڈگریات عدالت دیوانی کی اجرار کی میعاد مد ۱۷۹ ضمیمہ ۲- ایکٹ ۱۵ ۱۸۷۷ء مین درج ہے-

بروئے دفعہ ۲۲۳- مجموعہ ضابطہ دیوانی (ایکٹ ۱۴ ۱۸۸۲ء) جائز ہے کہ ڈگری اُس عدالت سے جاری کیجائے جس نے ڈگری صادر کی ہو یا اُس عدالت سے جس مین ڈگری اجرار کے لیئے بھیجی گئی ہو-

بلحاظ دفعہ ۲۳۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی (ایکٹ ۱۴ ۱۸۸۲ء) جب ڈگریدار اپنی ڈگری جاری کرانا چاہے تو وہ اُس عدالت مین درخواست دیگا جس نے ڈگری صادر کی ہو یا اُس عہدہ دار کے پاس دیگا اگر ایسا عہدہ دار ہو جو اس کام پر مقرر ہو۔ یا اگر ڈگری حسب احکام مندرجہ صدر کسی اور عدالت مین بھیجی گئی ہو تو درخواست اُس عدالت کو یا اُسکے عہدہ دار مناسب کو دیجائے گی۔

عدالت مجاز ہے کہ اگر مناسب سمجھے مدیون کی ذات اور اُس کی جایداد دونون پر ایک ہی وقت ڈگری کے اجرا سے انکار کرے۔ جب اس دفعہ کے بموجب درخواست واسطے اجرا ایسی ڈگری کے گذر کر منظور کیجائے جس کی رو سے زر نقد کے ادا یا کسی مال کے حوالہ کرنے کا حکم ہوا ہے تو اُس کے بعد کوئی درخواست بغرض جاری کرنے اسی ڈگری کے منظور نہ کیجائے گی۔ تاریخ ہائے مفصلہ ذیل سے بارہ[۱۲] برس کے گذر جانے کے بعد۔

(الف) تاریخ ڈگری سے جسکا اجرا منظور ہے یا تاریخ ڈگری اپیل سے (اگر اپیل ہوا ہو) جس مین ڈگری مذکور بحال رکھی گئی ہو۔

(ب) جب ڈگری یا حکم مابعد مین یہ حکم ہو کہ کوئی روپیہ کسی خاص تاریخ پر ادا یا مال حوالہ کیا جائے تو مسقط کے نہ ادا یا مال کے نہ حوالہ کرنے کی تاریخ سے جس کی بابت سایل وہ ڈگری جاری کرانا چاہتا ہو۔

اس دفعہ کی کسی عبارت سے ایسی صورت مین کہ مدیون ڈگری نے کسی فریب یا جبر سے ڈگری کے اجرا کو کسی عرصہ مین جو درخواست دینے کی تاریخ سے بارہ[۱۲] سال ماقبل کے اندر ہو ممتنع کیا ہو عدالت ممنوع نہ ہوگی کہ بعد گذرنے میعاد بارہ برس مذکور کے درخواست اجرا کو منظور کرے۔

دفعہ ۲۳۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی (ایکٹ ۱۴ ۱۸۸۲ء) حسب ذیل ہے۔

درخواست اجرائے ڈگری تحریر ہوگی اور اُسپر تصدیق کی عبارت درخواست کنندہ کی طرف سے یا کسی اور شخص کی طرف سے لکھی جائے گی جس کی نسبت عدالت کو ثبوت کافی گذرے کہ وہ حالات مقدمہ سے بخوبی واقف ہے اور اُسمین تفصیل مراتب مفصلہ ذیل بطور نقشہ درج ہوگی۔

(الف) نمبر مقدمہ (ب) نام متخاصمین کے (ج) تاریخ ڈگری (د) کیفیت اس امر کی کہ بہ نارامنی ڈگری کے اپیل ہوا یا نہین (ہ) یہ کہ شے متنازعہ کی بابت کسی طرح کا تصفیہ درمیان متخاصمین بعد صدور ڈگری کے عمل مین آیا یا نہین اور اگر عمل مین آیا تو کیا تصفیہ ہوا (و) آیا اس سے پہلے ڈگری کے اجرا کے لیئے کوئی درخواستین گذرین یا نہین اور اگر گذرین تو کس مضمون کی اور اُن کا کیا نتیجہ ہوا (ز) تعداد زر قرضہ یا معاوضہ کی مع سود (اگر کچھ ہو) جو ڈگری کی رو سے یافتنی ہو یا اور دادرسی جو ڈگری کی رو سے ہوئی ہو (ح) تعداد زر خرچہ اگر کچھ دلایا گیا ہو (ط) نام اُس شخص کا جسپر ڈگری جاری کرانا منظور ہو۔ اور (ی) یہ کہ کس طرح سے عدالت کی اعانت مطلوب ہے

یعنے بذریعہ دلانے جانے اُس خاص مال کے جس کی ڈگری ہوئی ہو یا بذریعہ گرفتاری یا قید اُس شخص کے جس کا نام درخواست مین مندرج ہو یا بذریعہ قرقی اُس کی جایداد کے یا اور طور پر جیسا کہ بنظر نوعیت دادرسی مطلوبہ کے ضروری ہو۔

درخواست حسب دفعہ ہذا عموماً اُس عدالت مین گذرے گی جو ڈگری بقایا لگان کے اجرا کی مجاز ہو۔ اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم بھی درخواست متذکرہ دفعہ ہذا پر کارروائی کر سکتا ہے (دفعہ ۱۷۱- ایکٹ ہذا)

درخواست اجرائے ڈگری بابتہ ڈگری بقایا لگان اُس ڈگری کا منتقل الیہ نہین کر سکتا ہے سوائے اُس صورت کے جبکہ انتقال کنندہ کا استحقاق اُس آراضی مین جس سے وہ متعلق ہو منتقل الیہ مذکور کو حاصل ہو گیا ہو اور اُسوقت حاصل ہو (فقرہ ط دفعہ ۱۹۳- ایکٹ ہذا)

احکام مصدرہ اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم متعلقہ درخواست مذکور کا اپیل بحضور کلکٹر ضلع تاریخ فیصلہ سے ۳۰ یوم کے اندر ہوگا اور کلکٹر کا حکم بہ صیغہ اپیل قطعی ہوگا۔

اگر درخواست مذکور کا فیصلہ اسسٹنٹ کلکٹر درجہ اول یا کلکٹر ضلع نے کیا ہو تو فیصلہ مذکور معہ جملہ احکام درمیانی کے قطعی ہوگا۔ باستثنائے حکم جس کی رو سے درخواست ہذا حسب دفعہ ہذا نامنظور ہوئی ہو یا حسب دفعہ ۱۶۱- ایکٹ ہذا زاید وقت دیا گیا ہو۔

اسسٹنٹ کلکٹر یا کلکٹر ضلع نے اگر زاید وقت دیا ہو یا درخواست نامنظور کی ہو تو اُس کا اپیل بحضور کمشنر تاریخ فیصلہ سے ۶۰ یوم کے اندر ہوگا اور فیصلہ کمشنر بصیغہ اپیل قطعی ہوگا (دفعہ ۱۷۹- ایکٹ ہذا)

درخواست برائے اجرا کے یہ معنے ہین کہ ایک درخواست زیر دفعہ ۲۳۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی یا کوئی درخواست بابت واسطے جاری رہنے کارروائی اجرائے ڈگری کے ہو نہ درخواست ہائے قسم اتفاقی جو اثنائے کارروائی مین گذرانی جایئن (چند رسکار رائے بنام بھگوتی پرسنو رائے انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۲۳۵)

لفظ گرانٹڈ متذکرہ دفعہ ۲۳۰ و لفظ ایڈمیٹڈ متذکرہ دفعہ ۲۴۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی بمعنے واحد (منظور شدہ) کے استعمال ہوا ہے (دیوان علی بنام سرو شیلا دیبی انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۲۹۰)

دفعہ ۲۳۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی مین درخواست اجرائے ڈگری کے متعلق قانون میعاد درج نہین ہے مگر اُس مین وہ مدت درج ہے جس کے بعد کوئی امر درخواست گو وہ از روئے قانون میعاد زاید المیعاد نہ ہو منظور نہ کیجائیگی

اگر طریق استدعا غلط ہو تو عدالت کو درخواست اجرا بغرض ترمیم واپس کرنی چاہیئے (پرتاب چندر بنام سارہی جو دیدا انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۱۷۴)

درخواست حال واسطے اجرائے ڈگری کے بدین وجہ کہ درخواست سابقہ مین جو تین سال کے اندر دی گئی تھی مراتب

مطلوبہ دفعہ ۲۳۵ ضابطہ دیوانی درج نہین تھی اور جو ترمیم کے لیئے واپس دی گئی تھی مگر ترمیم نہین ہوئی زائد المیعاد نہین ہوجاتی (راما بنام دارادا انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۶ صفحہ ۱۴۲)

صرف ڈگری عدالت آخر اپیل) کی ایسی ڈگری ہے جس کا اجرا ہوسکتا ہے (یوزنگ رائے بنام لطیف چودہری انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۳ صفحہ ۴۹ و محمد سلیمان خان بنام محمد یار خان انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۱ صفحہ ۲۶۷ و شہرت سنگہ بنام برج مین انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۳۷۶)

جبکہ عدالت اپیل کی ڈگری مین عدالت ابتدائی کے خرچہ کی کوئی تعداد معین نہین کی گئی تھی قرار پایا کہ اُس عدالت کو جو عدالت اپیل کی ڈگری کی اجرا کرے مناسب ہے کہ عدالت ابتدائی کے خرچہ کو بھی اجرا کرے اور تعداد خرچہ مشخص کرتے وقت اُس عدالت (عدالت ماتحت) کے حکم کو زیر نظر رکھے (بہاری لال بنام خوب چند انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۴۸)

ایک نالش مین مدعاعلیہ نے بنا راضی اُس قدر ڈگری مرافعہ دلے کی جو اُس زرخرچہ کے متعلق تھی جو نامبردہ سے مدعی کو دلایا گیا تھا اپیل کیا ڈگری عدالت اپیل مین یہ ہدایت تھی کہ حکم عدالت ماتحت بحال اور اپیل ڈسمس ہو اپیلانٹ خرچہ ادا کرے۔ بجویز ہوئی کہ زرخرچہ جو عدالت ماتحت نے دلایا تھا اگرچہ اُس کی صراحت ڈگری اپیل مین نہ تھی بذریعہ اجرا اُس ڈگری کے قابل وصول ہے کیونکہ خرچہ مذکور منشا اپیل تھا اور عدالت اپیل نے فیصلہ عدالت مرافعہ اول متعلقہ اُس امر کو بحال کرکے خرچہ کو اصل جزو اپنی ڈگری کا قرار دیا۔ (حاجت حسین بنام جی دیوی انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۵۸۹)

یہ ضرور نہین ہے کہ ڈگری کی نقل درخواست اجرا کے ساتھ داخل کیجائے (ویکلی رپورٹر کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۳۶۲ و جلد ۱۱ صفحہ ۲۷۱ و جلد ۱۶ صفحہ ۲۵)

خرچہ اجرا اطلاعنامہ کے ادا نہ ہونے سے آسامی مستوجب بیدخلی نہین ہوتا خرچہ معمولی طور سے وصول کیا جاسکتا ہے (ہرنام دیال سنگہ بنام جیوا ہیر منتخب فیصلجات بورڈ ۱۸۹۲ء صفحہ ۲۵)

اگر ڈگری غیر مودی ہو تو گو زمیندار نے لگان مابعد آسامی سے لے لیا ہو آسامی بیدخل کیا جاسکتا ہے (منا لال بنام چنی لیگل ریمبرنسر جلد ۱ سنہ ۱۸۹۱ء صفحہ ۱۱ فیصلہ بورڈ)

نظایر تحت دفعہ ۵ ۔ ایکٹ ہذا ملاحظہ طلب ہین۔

دفعہ درخواست کے موصول ہونے پر عدالت آسامی پر ایک اطلاعنامہ کی تعمیل کرائے گی جس مین وہ رقم مندرج ہوگی جو بموجب اُس ڈگری کے جس کی بابتہ وہ مستوجب بیدخلی ہے واجب الوصول ہو اور آسامی کو یہ حکم ہوگا کہ اُس اطلاعنامہ کی تعمیل سے پندرہ دن کے

آسامی پر اطلاعنامہ جاری کرایا جائے گا۔

اندر رقم مذکور عدالت مین ادا کرے یا وجہ ظاہر کرے کہ وہ اپنی جوت سے بیدخل کیون نہ کیا جائے ۔

شرح یہ دفعہ بھی بجائے دفعہ ۳۵ - ایکٹ ۱۲ ۱۸۸۱ء کے ہے ۔

اطلاعنامہ مین صرف وہ رقم درج ہوگی جس کا دیندار وذمہ دار آسامی بموجب ڈگری کے ہو خرچہ اجراء ڈگری اُس مین شامل نہ ہوگا الفاظ (وہ رقم مندرج ہوگی جو بموجب اُس ڈگری کے جس کی بابت وہ مستوجب بیدخلی ہے واجب الوصول ہو) لایق لحاظ ہین - بورڈ نے بھی بمقدمہ ہرنام دیال سنگہ بنام جیوا اہر منتخب فیصلجات بورڈ ۱۸۸۲ء صفحہ ۲۵ تجویز کردیا ہے کہ اطلاعنامہ دفعہ ۳۵ کا خرچہ نہ ادا کرنا آسامی کو مستوجب بیدخلی نہین کرتا ہے وہی اصول دفعہ ہذا مین مرعی رکھا گیا ہے -

نسبت طریقہ تعمیل اطلاعنامہ وتصدیق تعمیل اطلاعنامہ وہ احکام واجب العمل ہین جو مجموعہ ضابطہ دیوانی (ایکٹ ۱۴ ۱۸۸۲ء کی دفعات ۷۰ لغایۃ ۹۵ اور ایکٹ ہذا کی دفعہ ۱۹۳ فقرہ (د) مین منضبط ہین -

اطلاعنامہ کی تعمیل آسامی کی ذات پر ہونی چاہیئے اگر ممکن نہ ہو تو اطلاعنامہ آسامی کے مسکن پر چسپان کیا جاسکتا ہے (بابو گوپال سرن بنام دیوراج سنگہ لیگل ریمبرنسر جلد ۱ ۱۸۷۹ء صفحہ ۱۱ فیصلہ بورڈ)

جس صورت مین تعمیل کنندہ کو معلوم ہو کہ مدعا علیہ چند روز کے واسطے اپنے گھر سے چلا گیا ہے اور اُس کو یہ بھی معلوم ہے کہ وہ کہان ہے تو یہ تعمیل مناسب نہین ہے کہ سمن مدعا علیہ کے دروازہ مسکن پر چسپان کردیا جائے اور کوئی کوشش نہ کیجائے بلکہ ایسی حالت مین اُس کو مزید کوشش واسطے تعمیل ذاتی مدعا علیہ کے کرنی چاہیئے (سکینہ بنام گوری سہائے ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۹۰۲ء صفحہ ۱۶۳)

بار ثبوت اطلاعنامہ کے باضابطہ تعمیل ہونے کا بذمہ زمیندار ہے (رام سروپ اہیر بنام شیو دیال سنگہ لیگل ریمبرنسر ۱۸۷۹ء جلد ۱ صفحہ ۴۰ فیصلہ بورڈ)

شہادت چپراسی کی نسبت تعمیل سمن کے کافی ہوگی (نور علی خان بنام احسان اللہ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۶۰۸)

جبکہ سمن بذریعہ ڈاک کے اُس مدعا علیہ کے نام ارسال کیا گیا ہو جو برٹش انڈیا سے باہر رہتا ہو تو بصورت عدم موجودگی شہادت متعلق بہ اس امر کے کہ وہ شخص جسپر تعمیل کیجاتی ہے اُس وقت اُسی مقام مین رہتا تھا جہان کہ سمن ارسال کیا گیا تھا یہ ثابت کرنا کافی ثبوت تعمیل کا نہین ہے کہ سمن ارسال کیا گیا بلکہ مدعا علیہ کا سمن مذکور کو وصول کیے جانے کے متعلق کچھ شہادت موجود ہونی چاہیئے (فخر الدین بنام غفور الدین ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۹۰۱ء صفحہ ۱)

جب اطلاعنامہ بذریعہ خط رجسٹری شدہ کے بھیجا گیا ہو اور وہ عدالت مین مع اُس لفافہ کے پیش کیا جائے

جس میں کہ وہ روانہ کیا گیا تھا اور اُس لفافہ پر ملازم ڈاکخانہ کی تحریر بدین مضمون ہو کہ مکتوب الیہ نے اُس کے لینے سے انکار کیا تو یہ کافی تعمیل اطلاعنامہ کی متصور ہوگی (جگبندر ناتھ گھوس بنام دوارکا ناتھ کرمو کر انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۶۸۱)

بقایا کے ادا نہ کیے جانے کی حالت میں بیدخلی

دفعہ ۶۱ اگر وقت مذکور کے اندر یا ایسے زاید وقت کے اندر جس کا دینا بربنا ایسے وجوہ کے جو قلمبند کیجاوی چاہیئں عدالت مناسب سمجھے رقم مذکور اس طرح ادا نہ کیجائے یا اگر اُس کے ادا کیے جانے کی اطلاع عدالت میں مطابق احکام دفعہ ۲۵۸ مجموعہ ضابطہ دیوانی کے نہ کیجائے۔ یا اگر آسامی وجہ اس امر کی کہ وہ کیوں حکم صادر نہ کیا جانا چاہیئے ظاہر کرنے سے قاصر رہے تو عدالت کو لازم ہوگا کہ اُس آسامی کی بیدخلی کا حکم دے۔ مگر شرط یہ ہے کہ اگر آسامی کوئی دعوے بابتہ ترقیات حیثیت آراضی کی کرے تو اُس دعوے کی تحقیقات کیجائے گی۔ اور عدالت کو لازم ہوگا کہ بصفت تعداد اُس معاوضہ کے جو ترقیات حیثیت آراضی کی بابتہ آسامی کو قابل ادا ہو اپنی تجویز قلمبند کرے۔

اگر معاوضہ اُس رقم سے جو آسامی سے بطور بقایا اُس لگان کے۔ خواہ اُس کی نسبت ڈگری صادر ہو چکی ہو یا نہ ہو چکی ہو جو اُس کی جوت کی بابتہ ہو واجب الوصول ہو بشمول خرچہ کے (اگر کچھ ہو) زیادہ ہو تو اُس کی بیدخلی کا حکم اس امر پر مشروط ہوگا کہ زمیندار رقم بقیہ یا فتنی آسامی کو اُس مدت کے اندر جس کی عدالت ہدایت کرے ادا کر دے۔ اگر معاوضہ اُس رقم سے زیادہ نہو جو آسامی سے حسب مصرحہ بالا قابل وصول ہو تو آسامی بیدخل کیا جائیگا لیکن وہ مستحق اسکا ہوگا کہ اُس معاوضہ کو جو اُس کا یافتنی تجویز کیا جائے کسی ایسے دعوے بقایا لگان میں بشمول خرچہ (اگر کچھ ہو) مجرا کرے جو اُس کے اوپر زمیندار نے کیا ہو۔

یہ بھی شرط ہے کہ اگر ایسا دعوے اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم کی عدالت میں کیا جاے تو مشار الیہ کو لازم ہوگا کہ اُس درخواست بیدخلی کو اسسٹنٹ کلکٹر مہتمم حصہ ضلع یا کلکٹر کے پاس بغرض تصفیہ ارسال کرے۔

شرح دفعہ ہذا بجاے فقرہ آخر دفعہ ۳۵ ۔ ایکٹ ۱۲ ۱۸۸۱ء کے ہے۔ فقرہ آخر دفعہ ۳۵ ۔ ایکٹ ۱۲ ۱۸۸۱ء میں یہ حکم تھا (اگر وہ تعداد ادا نہ کیجائے تو جائز ہے کہ کلکٹر ضلع یا اسسٹنٹ کلکٹر اُس آسامی کو بیدخل کر دے) یعنے اگر معاوضہ جو اطلاعنامہ میں جو پندرہ دن کی ہوتی اگر زر ڈگری ادا نہ کیا جاتا تو نسبت بیدخلی آسامی اختیار تمیزی کلکٹر ضلع یا اسسٹنٹ کلکٹر کو حاصل تھا بیدخل کرنا لازم نہ تھا مگر بموجب دفعہ ہذا عدالت پر بحالت

نہ ادا کرنے زرِ ڈگری مابین میعاد مندرجہ اطلاعنامہ یا وقت زاید عطیہ عدالت کے یا اگر اُس نے (آسامی نے) بیرون عدالت زرِ ڈگری ادا کر دیا ہے تو بحالت نہ دینے اطلاع حسب دفعہ ۲۵۸ ضابطہ دیوانی یا اگر وہ کوئی وجہ اپنے بیدخل کیئے جانے کی ظاہر کرنے سے قاصر رہے لازم قرار دیا گیا ہے کہ آسامی کو بیدخل کر دے۔

بحالت پیش ہونے وجہ موجہ عدالت بغرض ادار زرِ ڈگری مہلت مناسب مدیون ڈگری کو دے سکتی ہے اور جب عدالت ایسی مہلت مدیون ڈگری کو عطا کرے تو اُس کو اپنی تجویز دربارہ عطائے مہلت کے وجوہ قلمبند کرنے چاہئین۔ ایسا حکم قطعی نہ ہوگا بلکہ حسب دفعہ ۱۷۹ ایکٹ ہذا قابل اپیل بحضور کمشنر ہوگا اپیل تاریخ صدور حکم سے مابین میعاد ۶۰ یوم بحضور کمشنر ہو سکتا ہے اور فیصلہ عدالت کمشنر جو اُس اپیل پر صادر ہو قطعی ہوگا۔

عدالت کو اپنے اختیار تمیزی دربارہ عطائے مہلت بغرض ادار زرِ ڈگری عمل مین لانے کی وجہ اونریبل مسٹر رابرٹس نے یہ بیان کی ہے کہ آسامی کو روپیہ حاصل کرنے کے لیئے وقت درکار ہوتا ہے اور بموجب ایکٹ ہذا اُس کی قابلیت روپیہ قرض لینے کی بہت محدود کر دی گئی ہے (اُردو گورنمنٹ گزٹ ممالک مغربی و شمالی مطبوعہ ۱۰ دسمبر ۱۹۰۱ء حصہ ۵ صفحہ ۱۶۴) جو روپیہ بیرون عدالت ادا کیا جائے اُس کی تصدیق حسب دفعہ ۲۵۸ مجموعہ ضابطہ دیوانی ہونا چاہیئے تا وقتیکہ حسب دفعہ ۲۵۸ مذکور تصدیق نہ کرا لیجائے گی عدالت اجرا کنندہ ڈگری اُس کو ادا شدہ تصور نہ کرے گی۔

* منی آرڈر کے ذریعہ زرِ ڈگری ڈگریدار کو ادا کرنا بھی لفظ (ادا کرنے) مین شامل ہے ایسی حالت مین بھی حسب دفعہ ۲۵۸ مذکور تصدیق ہونا ضروری ہے مضمون دفعہ ۲۵۸ ضابطہ دیوانی حسب ذیل ہے۔

اگر کوئی مبلغ جو ڈگری کی رو سے واجب الادا ہو عدالت سے باہر ادا کیا جائے یا شئے ڈگری شدہ کل یا جزو کا تصفیہ حسب رضامندی ڈگریدار کے اور طور پر ہو جائے یا اگر کوئی مبلغ براہ تکمیل کسی ایسے اقرار کے دیا جائے جس کا ذکر دفعہ ۲۵۷ (الف) مین ہوا ہے تو ڈگریدار کو لازم ہے کہ ایسے مبلغ کے ادا ہونے یا ایسے تصفیہ کے وقوع مین آنے کی اطلاع اُس عدالت مین کر دی جس سے ڈگری کا اجرا متعلق ہو۔

مدیون ڈگری کو بھی اختیار ہے کہ ایسے مبلغ کے ادا یا تصفیہ کے وقوع سے عدالت کو مطلع کرے اور عدالت سے درخواست واسطے جاری ہونے نوٹس بنام ڈگریدار بدین مضمون کرے کہ نام بردہ ایک تاریخ مقررہ پر حاضر ہو کر اس بات کی وجہ ظاہر کرے کہ ایسا ادا یا تصفیہ کیون بلفظ تصدیق شدہ قلمبند نہ کیا جائے اور اگر بعد تعمیل باضابطہ ایسے نوٹس کے ڈگریدار تاریخ مقررہ پر حاضر نہو یا حاضر ہو کر وجہ اُس کی ظاہر نہ کرے کہ ایسا ادا یا تصفیہ کیون بلفظ تصدیق شدہ قلمبند نہ کیا جائے تو عدالت اُس کو قلمبند کرے گی۔

تا وقتیکہ ویسے ادا یا تصفیہ کی حسب مذکورہ بالا تصدیق نہ ہو کسی عدالت جاری کنندہ زرِ ڈگری میں ادا یا تصفیہ ہونا

مسموع نہ ہوگا۔ (دفعہ ۲۵۸ مجموعہ ضابطہ دیوانی ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء)

درخواست حسب دفعہ ۲۵۸ مجموعہ ضابطہ دیوانی تاریخ ادار روپیہ یا تاریخ تصفیہ سے مابین ۹۰ یوم حسب مد ۱۷۳ (الف) ضمیمہ ۲۔ ایکٹ ۱۵ سنہ ۱۸۷۷ء گذرنا چاہیئے۔

تصفیہ ڈگری جس کی تصدیق عدالت کے روبرو کسی فریق نے اندر میعاد معینہ قانون کے نہ کی ہو بطور مانع اجرار کے تسلیم نہیں کیا جاسکتا (رامدیال بنرجی بنام رام ہری مل انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۰ صفحہ ۳۲)

اگر مدیون کامیاب ہو تو نالش ہنری واسطے واپسی روپیہ کے کرسکتا ہے (انند کنھیا لشن بنام پاپا ایک کلکتہ ۸۵ صفحہ مگر جبکہ مدیون ڈگری نے اپنی خلاف اجرار کے درخواست کے جواب مین میعاد کا عذر اٹھایا ہو تو کسی ڈگری دار کو ایسی غیر مصدقہ ادائیگی کو جو عدالت سے باہر مدیون ڈگری کی طرف سے جزاً ایفا ڈگری مین کی گئی شہادت مین پیش کرنے کی اسوقت مانع نہین ہے (کشن سنگھ بنام امین سنگھ الہ آباد جلد ۱۷ صفحہ ۴۲)

امتناع نسبت قبول کرنے تصفیہ جات و اجرار زر مندرجہ دفعہ ۲۵۸ مذکور الصدر صرف عدالت اجرار کنندہ ڈگری سے متعلق ہے (کلیان سنگھ بنام کامتا پرشاد الہ آباد جلد ۱۲ صفحہ ۳۲۹)

اگر ڈگریدار تصدیق نہ کرے تو مدیون کو درخواست اندر میعاد معینہ کے دینی چاہیئے اور عدالت کو بعد سماعت بیانات فریقین اور لینے شہادت کے اگر ضروری ہو حکم مناسب صادر کرنا چاہیئے (رنگ لال بنام ہیم نراین گر انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۱۶۶)

اگر بوقت کارروائی دفعہ ہذا آسامی دعوے بابتہ معاوضہ ترقی حیثیت آراضی کرے تو اُس کے دعوے کی تحقیقات کیجائے گی اور اُس کو اُسقدر معاوضہ دلایا جائے گا جس کا اثر آراضی بیدخلی طلب پر پڑتا ہو اگر رقم معاوضہ ترقی حیثیت آراضی زر لگان باقی زمیندار ذمگی آسامی سے خواہ وہ ڈگری شدہ ہو یا غیر ڈگری شدہ زیادہ ہو تو بیدخلی آسامی مشروط اس شرط کے ساتھ ہوگی کہ زر زاید زمیندار آسامی کو مابین میعاد معینہ عدالت ادا کر دے اگر زمیندار رقم مذکور ادا نہ کرے گا تو آسامی بیدخل نہ کیا جائے گا۔

جبکہ رقم معاوضہ تعداد لگان ذمگی آسامی سے خواہ وہ ڈگری شدہ یا غیر ڈگری شدہ ہو کم ہو تو وہ مطالبہ زمیندار مین مجرا ہو کر حکم بیدخلی صادر ہو جائے گا دربارہ معاوضہ ترقی حیثیت آراضی دفعات ۹۰ و ۹۱ و ۹۲ ۔ ایکٹ ہذا ملاحظہ طلب ہین۔

لگان جس کی مجرائی معاوضہ ترقی حیثیت آراضی مین ہوگی وہ وہ لگان ہوگا جو اُس جوت کی بابتہ ہو جس کی نسبت بیدخلی کی استدعا ہو اور ترقی حیثیت آراضی بھی اُس جوت کی نسبت کی گئی ہو۔

جو تعداد معاوضہ عدالت تجویز کرے اُس کا اثر مثل ڈگری کے نہوگا اور آسامی اُس کے اجرار کا مجاز نہین ہوگا

اگر درخواست بیدخلی آسامی عدالت اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم مین گذرے اور اُس درخواست
عذر پر بجواے معاوضہ ترقی حیثیت آراضی کرے تو اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم کو لازم ہوگا کہ وہ اُس
اسسٹنٹ کلکٹر مہتمم حصہ ضلع یا کلکٹر کے پاس بھیجدے بعدہ اسسٹنٹ کلکٹر مہتمم حصہ ضلع یا اسسٹنٹ کلکٹر
درجہ اول جس کو ایسی مثل بغرض تجویز سپرد کردی گئی ہو دعوے ترقی حیثیت آراضی کا تصفیہ کرے گا۔

دفعات ۱۷ لغایۃ ۸۰ کن کارروائیون سے متعلق ہونگی

دفعہ ۶۲ دفعات ۱۷ لغایۃ ۸۰ کے احکام جہان تک ہوسکے کل ایسی کارروائیون سے متعلق ہونگی جو دفعہ ۵۹ کے بموجب ہون۔

(ب) دربارہ بیدخلی بربنائی وجوہ دیگر

بیدخلی کی نالشین کب دایر کیجاوینگی

دفعہ ۶۳ (۱) جب کوئی زمیندار یہ چاہے کہ کسی آسامی کو سوائے وجہ مندرجہ فقرہ (الف) دفعہ ۵۷ کے کسی اور وجہ کی بنا پر بیدخل کرے تو اُس کو لازم ہوگا کہ نالش کی کارروائی کرے۔ لیکن کوئی نالش واسطے بیدخلی آسامی غیر دخیلکار کے بربنار وجوہ مندرجہ دفعہ ۵۸ دایر نہ کیجائے گی الا درمیان تیسوین تاریخ ماہ جون اور پہلی تاریخ ماہ اکتوبر کے

(۲) باوجود کسی امر مندرجہ دفعہ تحتی (۱) کے جائز ہے کہ کوئی نالش بیدخلی درمیان اکتیسوین تاریخ ماہ دسمبر سنہ ۱۹۰۱ع اور پہلی تاریخ ماہ اپریل سنہ ۱۹۰۲ع کے دایر کیجائے۔

شرح دفعہ ہذا بجاے دفعہ ۳۸ - ایکٹ ۱۲ سنہ ۱۸۸۱ع کے ہے۔ کارروائی بیدخلی آسامی حسب دفعہ ۵۷ فقرہ (الف) بذریعہ درخواست اجرائے ڈگری ہوگی بقیہ اور سب صورتون متذکرہ دفعہ ۵۷ و ۵۸ مین نالش بیدخلی کرنا ہوگی۔

نالشات بیدخلی بربنار وجوہ فقرات (ب) و (ج) و (د) دفعہ ۵۷ کا دایر ہونا کسی خاص تاریخون مین محدود نہین ہے۔ وہ سال کے ہر ایک حصہ مین دایر ہوسکتی ہین مگر دفعہ ۵۸ کے بموجب آسامیان غیر دخیلکار کی بیدخلی کی نالشون کی صورت علیحدہ ہے۔ اُن کی بیدخلی کے لیئے وقت معین کر دیا گیا ہے یعنے یکم جولائی سے ۳۰ ستمبر تک ایسی نالشین دایر ہوسکتی ہین کیونکہ یہ امر مناسب ہے کہ آسامی کو زمیندار کی اس مقصد کی کہ وہ اُس کو بیدخل کرانا چاہتا ہے بہت پہلے سے اطلاع دیدیجائے اور ایسی نالشات ایسے وقت مناسب مین دایر کیجاوین کہ عدالتین اُن کی نسبت موسم سرما مین تحقیقات کر سکین اور اُن کو سال زراعتی کے ختم ہونے سے پہلے فیصل کردین (اُردو گورنمنٹ گزٹ ممالک مغربی و شمالی ۲۷ جولائی سنہ ۱۹۰۱ع صفحہ ۳۴۲ حصہ ۵)

ضمن ۲ دفعہ ہذا کا تعلق ایک خاص وقت سے تھا جو منقضی ہوگیا۔

کاشت شکمی کا کھیتی دار اور دیگر منتقل الیہ کب مدعا علیہ بنائے جائیں

دفعہ ۶۴ (۱) کسی نالش مین جو بیدخلی کے واسطے ہو۔

(الف) اُس صورت مین جبکہ آسامی کی بیدخلی کے واسطے نالش کاشت شکمی رکھنے والے یا دیگر منتقل الیہ کے کسی ایسے فعل یا ترک فعل یا نقض شرط کی بنا پر کیجائے جس سے آسامی کی بیدخلی لازم آتی ہے - یا

(ب) اُس صورت مین جبکہ آسامی کی بیدخلی کے واسطے نالش بربناء وجہ مندرجہ فقرہ (د) دفعہ ۵۷ کیجائے - لازم ہوگا کہ کاشت شکمی لینے والا یا دیگر منتقل الیہ بطور فریق نالش شامل کیا جائے -

(۲) کل دیگر نالشات مین جو بیدخلی کے واسطے ہون جائز ہے کہ کوئی شخص قابض جو بہ وساطت آسامی کے دعوے رکھتا ہو بطور فریق نالش شامل کیا جائے -

شرح یہ دفعہ بجائے فقرہ (۲) دفعہ ۲۱ - ایکٹ ۱۲ ۱۸۸۱ء کے ہے -

نالشات حسب فقرات (ب) و (ج) دفعہ ۵۷ مین اگر فعل یا ترک فعل یا خلاف ورزی شرط کی منجانب آسامی شکمی وقوع مین آئے اور نالشات فقرہ (د) دفعہ مذکور مین لازمی ہے کہ آسامی شکمی یا دیگر منتقل الیہ نالش کا فریق ہو - اگر فریق نہ ہوگا تو کارروائی نالش کالعدم ہوگی کیونکہ آسامی شکمی یا دیگر منتقل الیہ کا ایسی نالشات مین فریق مقدمہ بنانا لازمی قرار دیا گیا ہے نہ اختیاری -

دیگر نالشات بیدخلی مین شخص قابض کا جو بہ وساطت آسامی دعوے رکھتا ہو فریق بنانا بوجہ استعمال لفظ (جائز) اختیاری رکھا گیا ہے -

اگر کسی آسامی پر مشمول کاشت شکمی رکھنے والے یا دیگر منتقل الیہ کی نالش حسب دفعہ ہذا دایر ہوکر ڈگری ہوچکی ہو تو آسامی مذکور حسب دفعہ ۵۷ جزو (ب) اپنی آسامی (آسامی شکمی) پر بھی نالش دایر کرسکتا ہے - کیونکہ جیسا کہ بمقابلہ اپنے زمیندار کے اصل آسامی دفعہ ۶۵ - فقرہ اول کی ہدایت کا پابند ہوگا - اسی طرح آسامی شکمی اپنے زمیندار (اصل آسامی) کے مقابلہ مین احکام دفعہ ۶۵ - فقرہ اول کا پابند ہوگا -

ضابطہ کارروائی بیدخلی بوجہ خلاف ورزی شرایط وغیرہ کے

دفعہ ۶۵ (۱) جب کوئی آسامی بربناء وجوہ مندرجہ فقرہ (ب) یا فقرہ (ج) دفعہ ۵۷ مستوجب بیدخلی تجویز کیا جائے تو عدالت کو لازم ہوگا کہ اُس آسامی کی بیدخلی کے واسطے ڈگری دے - مگر عدالت کو جائز ہوگا کہ اپنی ڈگری مین یہ ہدایت کرے کہ اگر آسامی تاریخ ڈگری سے ایک مہینہ کے اندر یا اُس سے اور زاید مہلت کے اندر جو عدالت بربناء ایسے وجوہ کے جو قلمبند کی جانی چاہئین - دے اُس نقصان کو رفع کردے گا یا ایسا معاوضہ جو عدالت مناسب سمجھے ادا کردے گا تو سوائے متعلق خرچہ کے ڈگری کا اجراء نکیا جائے گا -

(۲) باوجود کسی امر مندرجہ دفعہ ہذا کے زمیندار کو جائز ہوگا کہ علاوہ یا بجائے نالش بیدخلی کے معاوضہ کی نالش کرے۔ یا مع یا بلا معاوضہ کے۔ حکم امتناعی کے واسطے۔ یا مع یا بلا معاوضہ کے نقصان یا اتلاف کے رفع کرانے کے واسطے نالش کرے۔

شرح دفعہ ہذا بجائے دفعہ ۱۴۹۔ ایکٹ ۱۲ ۱۸۸۱ء کے ہے بروئے فقرہ اول دفعہ ہذا عدالت پر ڈگری بیدخلی آسامی صادر کرنا لازمی قرار دیا گیا ہے۔ پیشتر اختیاری تھا لیکن اب یہ امر اختیار تمیزی عدالت مین چھوڑ دیا گیا ہے کہ اگر عدالت مناسب سمجھے تو مہلت ایک مہینہ کی عموماً اور کسی سبب خاص سے جس کے وجوہ اُس کو اپنی تجویز مین لکھنا ہونگے ایک مہینہ سے زاید وقت کی۔ آسامی کو عطا کر کے ہدایت کرے کہ اگر آسامی مہلت عطیہ عدالت کے اندر اُس نقصان کو رفع کردے یا معاوضہ جو عدالت مناسب تصور فرما کے تجویز کرے زمیندار کو ادا کردے تو ایسی حالت مین اُس کی بیدخلی عمل مین نہ آئے گی اور ڈگری صرف بابتہ خرچہ کے (اگر دلا یا گیا ہو) جاری ہوگی مہلت متذکرہ دفعہ ہذا صرف بروقت صدور حکم بیدخلی عطا ہوسکتی ہے نہ بعد صدور ڈگری (بدری پرشاد بنام موہن فیصلہ غیر مطبوعہ بورڈ فایل نمبر ۷۰ ۱۸۹۲ء ریونٹ لا جینوئیل صفحہ ۱۱۶)

آسامی بعد صدور ڈگری حسب دفعہ ہذا استدعا عطاء مہلت بغرض رفع نقصان نہین کرسکتا ہی۔

ایک ماہ سے زاید مہلت اُسوقت دیجا سکتی ہے جبکہ کوئی کافی وجہ منجانب آسامی دکھائی جائے۔

ڈگری نسبت بیدخلی آسامی کسیوقت جاری ہوسکتی ہے اگر عدالت نے کچھ ہدایت متذکرہ فقرہ اول دفعہ ہذا نہ کی ہو۔ اور اگر کچھ ہدایت کی گئی ہو تو اُس وقت جاری ہوسکتی ہے جبکہ مہلت عطیہ عدالت کے اندر تعمیل ہدایت عدالت عمل مین نہ آئی ہو یعنے وہ نقصان جس کے سبب ڈگری صادر ہوئی ہے رفع نہ کردیا گیا ہو یا معاوضہ مجوزہ عدالت ادا نہ کیا گیا ہو۔

حکم بیدخلی اُسوقت تک صادر نہین ہوسکتا جبتک عدالت دعوے ترقی حیثیت آسامی کا فیصلہ اگر ایسا دعوی منجانب آسامی پیش ہوا ہو نکردے (دفعات ۸۰ و ۸۰ لغایتہ ۹۳۔ ایکٹ ہذا ملاحظہ ہون)

حسب منشا رفقرہ دوم دفعہ ہذا زمیندار حسب ذیل استدعا کرسکتا ہی۔

۱ صرف بیدخلی آسامی کے لیئے ۲ صرف معاوضہ پانے کے لیئے ۳ بیدخلی آسامی و دلا پانے معاوضہ کے لیئے۔ ۴ صرف اجرار حکم امتناعی کے لیئے ۵ اجرار حکم امتناعی و دلا پانے معاوضہ کے لیئے ۶ اتلاف کے رفع کرانے کے واسطے ۷ اتلاف کے رفع کرانے اور معاوضہ یا نقصان دلا پانے کے واسطے۔

صورت اول مین کارروائی اجرار حسب دفعہ ہذا فقرہ اول تاریخ صدور ڈگری سے ایک سال کے اندر اگر اپیل نہ ہوا ہو اور اگر اپیل ہوا ہو تو تاریخ ڈگری اپیل سے ہوگی۔ نہ اُس میعاد مہلت کے گذرنے سے ایک

سال کے اندر جو عدالت نے آسامی کو واسطے تعمیل کرنے ہدایت مصرحہ دفعہ ہذا دی ہو (فقرہ اول دفعہ ہذا و دفعہ ۱۷ و ۱۶۸ و ضمیمہ چہارم مجموعہ (د) نمبر سلسلہ ۴۹ ایکٹ ہذا)

صورت دوم میں جو ڈگری واسطے دلا پانے معاوضہ کے صادر ہو اُس کی کارروائی اجرا بطور ڈگریات زر نقد ما بین میعاد معینہ مد ۱۷۴ و ۱۸۴ ضمیمہ چہارم مجموعہ (د) ایکٹ ہذا حسب دفعات ۲۵۴ مجموعہ ضابطہ دیوانی (ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء) عمل میں آئے گی۔ ایسی اجرا میں آسامی بیدخل نہ کیجائے گی۔

صورت سوم میں کارروائی بیدخلی آسامی حسب صدر عمل آئیگی (فقرہ اول دفعہ ہذا و دفعہ ۱۷۔ ایکٹ ہذا) اور واسطے وصول زر معاوضہ ڈگری شدہ کی کارروائی اجرا حسب طریقہ مصرحہ دفعہ ۲۵۴ ضابطہ دیوانی۔ (ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء)

صورت چہارم میں جو ڈگری امتناعی صادر ہوگی اُس کا اجرا بموجب دفعہ ۲۶۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی (ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء) ہوگا۔ میعاد اجرا ایسی ڈگری کی ایک سال حسب مد ۹۴ ضمیمہ چہارم مجموعہ (د) ایکٹ ہذا تاریخ صدور ڈگری سے اگر اپیل نہ ہوا ہو اور اگر اپیل ہوا ہو تو تاریخ ڈگری اپیل سے ہے۔

صورت پنجم میں ڈگری امتناعی کی تعمیل حسب طریقہ مصرحہ دفعہ ۲۶۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی و ڈگری دلا پانے معاوضہ کی تعمیل حسب دفعہ ۲۵۴ مجموعہ ضابطہ دیوانی کیجائے گی۔

صورت ششم میں بغرض رفع اتلاف جو ڈگری ہو گی اُس میں مدعاعلیہ کو حکم دیا جائے گا کہ وہ اتلاف کے سبب رفع کر دے بحالت عدم تعمیل حکم مذکور کے اجراء ڈگری کی کارروائی حسب دفعہ ۲۶۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی عمل میں آئے گی۔ اس قسم کی ڈگری سے بھی میعاد اجرا ایک سالہ مقتضیہ مد ۹۴ ضمیمہ چہارم مجموعہ (د) متعلق ہوگی

صورت ہفتم میں کارروائی اجراء ڈگری حسب دفعہ ۲۶۰ و ۲۵۴ مجموعہ ضابطہ دیوانی (ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء) کیجائے گی۔

ہر ڈگری یا حکم جس میں کسی فریق کو بطور معاوضہ یا خرچہ کے یا بطور بدل کسی اور طرح کی دادرسی کے جواز روئے ڈگری یا حکم کے کی گئی ہو یا کسی اور وجہ سے زر نقد ادا کرنے کا حکم ہوا ہو اس طرح اجرا پا سکتا ہے کہ مدیون ڈگری قید کیا جائے یا اُس کی جائداد اُس طریقہ سے قرق اور نیلام کیجائے جو آیندہ مذکور ہے (دفعہ ۲۵۴ ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء)

اگر وہ فریق جس کے نام ڈگری واسطے تعمیل خاص کسی معاہدہ کے یا واسطے دلائے جانے حقوق ازدواج کے یا واسطے تعمیل کرنے یا باز رہنے کے کسی خاص فعل سے صادر ہوئی ہو ڈگری یا حکم امتناعی کی تعمیل کرنے کا موقع پا چکا ہو اور عمداً اُس کی تعمیل کرنے سے باز رہا ہو تو جائز ہے کہ اُس ڈگری کی تعمیل بالجبر اس طور سے ہو کہ وہ

قید یا اُس کی جایداد قرق کیجائے یا قید اور قرقی دونون عمل مین آئین۔

جب کوئی قرقی حسب دفعہ ہذا ایک برس تک قایم رہی ہو اگر مدیون ڈگری نے ڈگری کی تعمیل نہ کی ہو اور ڈگریدار نے جایداد مقروقہ کے نیلام ہونے کی درخواست دی ہو تو جائز ہے کہ وہ جایداد نیلام کیجائے اور عدالت کو اختیار ہے کہ زر ثمن نیلام سے اُسقدر ہرچہ جو عدالت کو مناسب معلوم ہو ڈگریدار کو دلاتے۔ اور زر فاضل اگر کچھ ہو مدیون ڈگری کو اُس کی درخواست پر دیدے۔ اگر مدیون ڈگری نے ڈگری کی تعمیل کی ہو اور تمام خرچہ واجب الادا جو اُس کے جاری کرنے مین صرف ہوا ہو ادا کیا ہو یا اگر تاریخ قرقی سے ایک برس کے بعد کوئی درخواست جایداد کے نیلام کرانے کی نہ گذرے یا منظور نہ کیگئی ہو تو وہ قرقی باقی نہ رہے گی۔ (دفعہ ۲۶۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی)

عرضی نالش نسبت دعاوی متذکرہ دفعہ ہذا بحضور مہتمم حصہ ضلع یا اُس کی عدم موجودگی مین بحضور کلکٹر ضلع پیش کیجائے گی (دفعہ ۱۷۴ (ب) ایکٹ ہذا) بیصلہ نالش مذکور عدالت اسسٹنٹ کلکٹر درجہ اول یا کلکٹر ضلع کے اجلاس سے ہوگا (دفعات ۷۷ و ۱۷۳ - ایکٹ ہذا) اسسٹنٹ کلکٹر درجہ اول یا کلکٹر کے فیصلہ کا اپیل بہ ملحوظی احکام دفعہ ایکٹ ہذا اندر ۳۰ یوم تاریخ ڈگری سے بحضور جج ضلع (اگر مالیت یا تعداد شئے دعوے پانچ ہزار روپیہ سے زاید نہو) یا اندر نوّے یوم بحضور ہائی کورٹ (اگر تعداد مالیت شئے دعوے پانچ ہزار روپیہ سے زاید ہو) ہو سکتا ہے۔ (ایکٹ ۱۵ ۱۸۸۸ء ضمیمہ ۲ حصہ ۲ مد ۱۵۲ و ۱۵۶)

جج ضلع کی ڈگری کی ناراضی سے بھی اپیل تاریخ ڈگری سے نوّے یوم کے اندر بحضور ہائی کورٹ ہو سکتا ہے (دفعہ ۱۸۲ - ایکٹ ہذا و مد ۱۵۶ ضمیمہ ۲ حصہ ۲ - ایکٹ ۱۵ ۱۸۷۷ء دفعہ ۵۸۴ - ایکٹ ۱۴ ۱۸۸۲ء (مجموعہ ضابطہ دیوانی)

ضابطہ کارروائی بیدخلی پر جو ناجائز کاشت شکمی پر دیجائے یا دیگر انتقال ناجائز کر

دفعہ ٦٦ (۱) جب کوئی آسامی بربنا وجہ مندرجہ فقرہ (د) دفعہ ۵۰ کے مستوجب بیدخلی تجویز کیا جائے تو عدالت کو لازم ہوگا کہ آسامی اور کاشت شکمی لینے والے یا دیگر منتقل الیہ دونون کی بیدخلی کے واسطے یا تو (کل) جوت کی نسبت یا اُس کے اُسقدر جزو کی نسبت جس کی عدالت کل حالات مقدمہ پر لحاظ کرکے ہدایت کرے - ڈگری دے۔ اگر وہ آسامی آسامی شکمی نہو تو عدالت کو جائز ہوگا کہ اپنی ڈگری مین یہ ہدایت کرے کہ ڈگری کا اجرا ر کاشت شکمی پر لینے یا دیگر منتقل الیہ پر صرف آسامی کی درخواست پر ہو سکتا ہے۔ اور یہ کہ اگر آسامی اُس طور پر کاشت شکمی پر لینے والے یا دیگر منتقل الیہ کو بیدخل کر دے اور اُس عرصہ کے اندر اور ایسے شرایط پر جو عدالت مناسب سمجھے اُس آراضی کا پھر دخل حاصل کر لے جس سے کہ کاشت شکمی پر لینے والا یا دیگر منتقل الیہ بیدخل کیا گیا ہو تو ڈگری کا اجرا ر

آسامی پر نہ کیا جائے گا الا بہ تعلق خرچہ کے۔

(۲) اگر آسامی بذریعہ اجرائے ڈگری کے اپنی جوت کے صرف ایک جزو سے بیدخل کیا جائے تو عدالت کو لازم ہوگا کہ بعد کرنے مناسب کمی کے بابتہ اُس جزو جوت کے جس سے آسامی بیدخل کیا گیا ہو وہ لگان مقرر کر دے جو بقیہ جوت کی بابتہ قابل ادا ہو۔

شرح یہ دفعہ جدید ہے۔ اس میں ایسی صورتوں کی نسبت احکام درج کیئے گئے ہیں جنمیں کاشت شکمی رکھنے والا قابض ہو۔ اور ایسی اصل آسامی کو جو پھر دخل حاصل کرنا چاہتا ہو کاشت شکمی پر رکھنے والے کے بیدخل کرنے میں مدد دیجاتی ہے (اُردو گورنمنٹ گزٹ مطبوعہ ۲۷ جولائی ۱۹۱۰ء حصہ ۵ صفحہ ۲۲۳)

یہ ضرور نہیں ہے کہ آسامی محض اس سبب سے کہ اُس نے جزو اپنی جوت کا بخلاف ورزی احکام ایکٹ ہذا پٹہ شکمی پر دیا ہے یا دیگر طور پر منتقل کیا ہے کُل جوت سے بیدخل کیا جائے۔ ایسی صورتوں میں بروئے دفعہ ہذا عدالت کو اختیار تمیزی دیا گیا ہے کہ بحسب حالات مقدمہ جیسا مقتضائے انصاف ہو حکم بیدخلی کل جوت یا اُس کے جزو کا صادر کرے۔ الفاظ (اگر وہ آسامی آسامی شکمی ہو) سے یہ مراد ہے کہ صرف ایسا آسامی ڈگری کا اجرا کرا کے قبضہ حاصل کر سکتا ہے جو اصل کاشت کرنے والے زمیندار کا آسامی ہو۔

منشاء دفعہ ہذا یہ ہے کہ اگر ڈگری بیدخلی بربناء وجہ مندرجہ فقرہ (د) دفعہ ۵۰ ایکٹ ہذا صادر ہو تو علاوہ ڈگریدار کے اگر عدالت نے ایسا حکم دیا ہو ڈگریدار کا آسامی بھی اُس ڈگری کو اندر میعاد مقررہ عدالت بہ پابندی دیگر شرائط جو عدالت نے قایم کی ہوں بمقابلہ کاشت شکمی لینے والے یا دیگر منتقل الیہ کے جاری کرا کر دخل لے سکتا ہے۔ اور جب اصل آسامی بہ بیدخلی آسامی شکمی یا دیگر منتقل الیہ خود دخل حاصل کر لے تو ڈگری دخل زمیندار بیکار ہوجائے گی اور صرف خرچہ کی بابتہ اُس کا اجرا بمقابلہ اصل کاشتکار کے ہوگا۔ مثلاً زید زمیندار آسامی بکر ہے بکر نے اُس کا پٹہ خالد کو دیدیا اور خالد نے بخلاف ورزی احکام ایکٹ ہذا اُس کا شکمی پٹہ عمر کو دیدیا یا اُس کو بدست عمر منتقل کر دیا زید نے بوجہ فعل خالد نالش بیدخلی بکر و خالد و عمر بموجب فقرہ (د) دفعہ ۵۰ ایکٹ ہذا دائر کی۔ عدالت سے دعوے زید ڈگری ہوا مگر اُس میں عدالت نے بلحاظ اپنے اختیار تمیزی کے یہ حکم بھی دیا کہ ڈگری کا اجرا حسب درخواست بکر کسی میعاد معینہ کے اندر بقید بعض شرائط نسبت بیدخلی عمر ہو سکتا ہے۔ باتباع حکم ڈگری بکر ڈگری کو جاری کرا کر عمر کو بیدخل کر سکتا ہے۔ جب عمر بیدخل ہوجائے گا تو ڈگری محصلہ زید بیکار ہوجائے گی۔ اور بکر و خالد بدستور قابض جوت رہیں گے۔ البتہ نسبت خرچہ کے (اگر دلایا گیا ہو) اُس ڈگری محصلہ زید کا اجرا عمل میں آئے گا۔

تعین میعاد و تجویز شرائط منحصر اختیار تمیزی عدالت پر ہے۔ دفعہ ہذا میں کوئی خاص میعاد مقرر نہیں کی

گئی جس کے اندر آسامی ڈگری جاری کرا سکتا ہے شرط یا شرایط جو عدالت آسامی کے استحقاق اجرا کرانے ڈگری کے قایم کریگی وہ ایسی ہونگی یا ہونگی جنکا یا جنکا اثر بمقابلہ زمیندار ڈگریدار و آسامی ہوگا۔

بموجب فقرہ (۲) دفعہ ہذا جبکہ ڈگری بیدخلی نسبت جز و جوت صادر ہو تو اُسکے ساتھ ہی عدالت کو لازم ہے کہ بقیہ جوت کا لگان بعد کرنے مناسب کمی نسبت اُس جوت کے جس کی نسبت حکم بیدخلی صادر ہوا ہو معین و مشخص کر دے تاکہ دوسری نالش دایر کرنے کی ضرورت باقی نہ رہے۔

اگر عدالت سہواً اپنی ڈگری مین تصفیہ لگان بقیہ جوت کا نکرے تو اُس ڈگری کی تصحیح بذریعہ اپیل یا تجویز ثانی حسب دفعہ ۶۲۳ مجموعہ ضابطہ دیوانی (ایکٹ ۱۴ ۱۸۸۲ء) کرائی جا سکتی ہے۔ ترک فعل حکمی باعث نقص ڈگری ہے۔

ضابطہ کارروائی بصورت نالش بیدخلی ایسی آسامی کی جو بموجب پٹہ رجسٹری شدہ کے جس کی میعاد سات سال سے کم نہو قابض ہو

دفعہ ۶۷ (۱) جب کوئی زمیندار بموجب دفعہ ۵۸ کے کسی ایسی آسامی کی بیدخلی کے واسطے نالش کرے جو بموجب ایسے پٹہ رجسٹری شدہ کے قابض ہو جس کی میعاد سات سال سے کم نہ ہو یا جو بعد گذر جانے میعاد ایسے پٹہ کے قابض چلا آتا ہو۔ تو اگر آسامی یہ عذر کرے کہ بیدخلی کی نالش درحقیقت اس وجہ سے کی گئی کہ اُس نے اپنے لگان کے اضافہ پر رضامند ہونے سے انکار کیا ہے اور اگر یہ امر متنازعہ اُس کے موافق فیصل کیا جائے۔

تو عدالت کو لازم ہوگا کہ یہ تحقیقات کرنے کی کارروائی کرے۔ کہ آیا۔ اُن لگانون کا لحاظ کرکے جو آسامیان غیر دخیلکار ویسی ہی قسم اور اُسی طرح کے فایدون کی قرب و جوار کی آراضی کی بابت ادا کرتے ہین۔ اضافہ لگان کا دعوے واجبی طور پر اور انصافاً کیا جا سکتا ہے یا نہین۔

(۲) اگر عدالت یہ تجویز کرے کہ اضافہ لگان کا دعوے واجبی طور پر اور انصافاً کیا جا سکتا ہے تو عدالت کو لازم ہوگا کہ اضافہ مذکور کی تعداد مقرر کر دے اور ایسی صورت مین عدالت آسامی کی بیدخلی کے واسطے ڈگری صادر کرے گی مگر اپنی ڈگری مین یہ ہدایت کرے گی کہ اگر آسامی تاریخ ڈگری سے پندرہ روز کے اندر عدالت مین اس امر کی اطلاع کرے کہ نامبردہ اس طور کے مقرر کیئے ہوئے اضافہ لگان کے ادا کرنے پر رضامند ہے تو سوائے متعلق خرچہ کے ڈگری کا اجرا نہین کیا جائے گا۔

(۳) اگر عدالت یہ تجویز کرے کہ اضافہ لگان کا دعوے واجبی طور پر اور انصافاً نہین

کیا جاسکتا ہے تو اُس کو لازم ہوگا کہ اُس نالش بیدخلی کو خارج کردے۔

شرح یہ دفعہ جدید ہے اور صرف ایسی آسامیون سے متعلق ہے جو بذریعہ پٹہ میعادی سات سال یا زاید از سات سال قابض ہون یا جن کی میعاد ایسے پٹہ کی گذر چکی ہو اور اُس کے بعد بھی وہ بطور آسامی سال بہ سال کے قابض ہون۔

جبکہ نالش بیدخلی ایسی آسامیون کی کیجائے اور آسامی اُس نالش مین یہ عذر کرے کہ بوجہ نہ منظور کرنے اضافہ لگان کے زمیندار نے نالش کردی ہی تو عدالت یہ امر تنقیح طلب قرار دیگی کہ کیا واقعی بوجہ نہ منظور کرنے اضافہ لگان مجوزہ زمیندار یہ نالش دایر ہوئی۔ اول عدالت نسبت واقعیت عذر مدعاعلیہ تحقیقات و تجویز کریگی اور جب عذر مدعاعلیہ ثابت ہوجائے گا تو اُس کے بعد اس امر کی تحقیقات کرے گی کہ اضافہ لگان واجبی طور پر اور انصافاً کیا جاسکتا ہے یا نہین۔ اور قرب وجوار کی آسامیان غیردخیلکار جو اُسی قسم اور اُسی فایدون کی آراضی کی بابت لگان ادا کرتی ہون اُنپر لحاظ کرکے اگر دعوے اضافہ لگان واجبی وانصافاً کیا جاسکتا ہو تو اُس کی تعداد [illegible] کے ڈگری بیدخلی آسامی مشروط بہ این شرط کہ آسامی تاریخ ڈگری سے پندرہ دن کے اندر اگر اس امر کی اطلاع عدالت کو دیگی کہ وہ لگان مجوزہ عدالت کے ادا کرنے پر رضامند ہے تو ڈگری بیدخلی ساقط ہوگی صادر کرے گی۔ اور اگر عذر مدعاعلیہ واجبی ثابت ہوکر عدالت یہ تجویز کرے کہ اضافہ لگان کا دعوے واجبی طور پر اور انصافاً نہین کیا جاسکتا ہے تو نالش بیدخلی ڈسمس کیجاے گی۔

بار ثبوت اس امر کا کہ نالش بہ سبب نہ منظور کرنے اضافہ لگان مجوزہ زمیندار دایر ہوئی بذمہ آسامی ہوگا کیونکہ بلحاظ اصول دفعہ ۱۰۲ قانون شہادت (ایکٹ ا سنہ ۱۸۷۲ء) اگر نسبت امر مذکور فریقین کی جانب سے ثبوت نہ گذرے تو آسامی کامیاب نہ ہوگا اور نیز تقریر آنریبل مسٹر ایوس صفحہ ۶۲۴ حصہ ۵ اُردو گورنمنٹ گزٹ مطبوعہ ۷ دسمبر سنہ ۱۹۰۱ء ملاحظہ ہو۔

صورت اول مین اگر آسامی پندرہ دن کے اندر تاریخ ڈگری سے عدالت صادر کنندہ ڈگری کو اطلاع دیگی کہ وہ اضافہ مجوزہ عدالت کے ادا کرنے پر رضامند و آمادہ ہے تو ڈگری بیدخلی ساقط الاثر ہوکر صرف نسبت خرچہ کے جاری ہوگی اور اگر ایسی اطلاع منجانب آسامی پندرہ روز کے اندر نہ دیجائے گی تو ڈگری بیدخلی قابل الاجرا ہوگی۔

بعد ختم میعاد عطیہ عدالت اظہار رضامندی بیدخلی کو نہین روک سکتا ہے چونکہ ایسی آسامیان جو بذریعہ پٹہ میعادی سات سال یا زاید از سات سال قابض ہون حصول حقوق دخیلکاری سے حسب دفعہ ۱۱ ۔ ایکٹ ہذا اُس وقت تک ممنوع ہین کہ میعاد پٹہ گذر جانے کے بعد بارہ سال تک برابر قابض کاشت رہے ہون لہذا

اُن کے فایدہ کی غرض سے یہ دفعہ قایم کی گئی اور تجویز کیا گیا کہ اُن کے ساتھ برتاو منصفانہ و واجبی ہونا چاہیئے ۔

ایسی نالش مین ڈگری کا اثر

دفعہ ۶۸ جب دفعہ ۶۷ کے احکام کے بموجب اضافہ لگان مقرر کر دیا گیا ہو اور آسامی اُسپر رضامند ہو گیا ہو یا بیدخلی کی نالش خارج کر دی گئی ہو تو آسامی مستحق اسکا ہوگا کہ اُس لگان پر جسمین اس طرح اضافہ کر دیا گیا ہو یا اُس لگان پر جو اُسوقت تک قابل ادا تھا جیسی کہ صورت ہو ۔ مدت سات سال تک اُس ماہ جولائی کی پہلی تاریخ سے جو تاریخ ارجاع نالش کے عین مابعد واقع ہو یا اس سے اور زیادہ ایسی مدت تک جسپر فریقین رضامند ہون اپنی جوت پر قابض رہے ۔ اور دفعہ ۱۱ کے اغراض کے لیئے اُس آسامی کی نسبت سمجھا جائے گا کہ وہ ایسے رجسٹری شدہ پٹہ کے بموجب جو مدت مذکور کے لیئے ہے قابض ہے ۔

شرح یہ دفعہ جدید ہے ۔ اگر آسامی اُس اضافہ لگان کے ادا کرنے پر رضامند ہو جائے جو حسب دفعہ ۶۷ ماسبق عدالت نے تجویز کیا ہے اور اپنی رضامندی کی اطلاع عدالت کو دیدے یا نالش زمیندار بابتہ بیدخلی آسامی بوجہ اس کے کہ جو اضافہ لگان زمیندار چاہتا ہے وہ واجبی و قرین انصاف نہین ہے خارج ہو جائے تو آسامی بشرط رضامندی نسبت ادا لگان اضافہ شدہ یا بحالت خارج ہو جانے نالش بیدخلی حسب دفعہ ۶۷ اُس لگان کے ادا پر جو نالش کے خارج ہونے سے قبل واجب الادا تھا حسب دفعہ ہذا مستحق اس امر کا ہوگا کہ ۷ رسات سال تک یا کسی عرصہ مزید تک اگر زمیندار رضامند ہو اپنی آراضی مقبوضہ پر جس کی بابتہ بیدخلی چاہی گئی تھی اس طور پر قابض رہے کہ گویا اُس کے پاس رجسٹری شدہ پٹہ اُس میعاد کی بابتہ ہے ۔ یہ زمانہ اُس کے دخل کا ایسا زمانہ نہین سمجھا جائے گا جو حق دخیلکاری کے حصول کے واسطے محسوب کیا جائے ۔ ایسی صورت مین جدید پٹہ حسب ضابطہ تحریر کرانے کی ضرورت نہین ہے صرف ڈگری عدالت مصدرہ بروئے دفعہ ۶۷ ایکٹ ہذا اثر پٹہ رجسٹری شدہ کا رکھیگی ۔ مدت ہفت سالہ مذکورہ بالا کے اندر نالش اضافہ یا تخفیف لگان حسب دفعہ ۸۴ ایکٹ ہذا ہو سکتی ہے ۔ اور اگر مابین مدت مذکورہ زمیندار و آسامی باخود ہا لگان مین یا جوت مین کمی و بیشی کرے گا تو دفعہ ۵ [illegible] احکام متعلق ہون گے ۔

دفعات ۶۷ و ۶۸ مذکورہ بالا کے نسبت سیلکٹ کمیٹی نے بہت مشرح رپورٹ لکھی ہے صفحات ۲۴ و ۲۵ و ۲۶ و ۲۷ ۔ اُردو گورنمنٹ گزٹ ممالک مغربی و شمالی حصہ ۵ مطبوعہ ۲۷ جولائی سنہ ۱۹۰۱ء ملاحظہ ہو ۔

ضابطہ کارروائی بیدخلی بوجہ تبدیل کرنے [illegible] حوالہ کرنے قبضہ کو

دفعہ ۶۹ جب کوئی آسامی بربنا وجہ مندرجہ فقرہ (ج) دفعہ ۵۸ مستوجب بیدخلی تجویز کیا جائے تو عدالت کو لازم ہوگا کہ اُس آسامی کی بیدخلی کے واسطے ڈگری دے ۔ مگر اپنی ڈگری مین

یہ ہدایت کرے کہ اگر تاریخ ڈگری سے پندرہ دن کے اندر یا ایسی اور زاید مہلت کے اندر جو عدالت دے آسامی پٹہ لے لیگا اور اُس کی قبولیت حوالہ کر دے گا تو سوائے بتعلق خرچہ کے ڈگری کا اجرا نہ کیا جائے گا۔

شرح یہ دفعہ جدید ہے۔ چونکہ آسامی نے بوجہ نہ لینے پٹہ اور نہ دینے قبولیت کے اپنے آپ کو مستوجب بیدخلی کر دیا ہے اس سبب ڈگری بیدخلی صادر ہوگی مگر عدالت کو یہ اجازت دی گئی ہے کہ وہ باستعمال اپنے اختیارات تمیزی کے آسامی کو پندرہ یا زاید دن کی مہلت واسطے قبول کرنے پٹہ اور دینے قبولیت کے دے۔ اگر آسامی اس حکم عدالت کی تعمیل کرے گا تو بیدخلی سے محفوظ رہے گا اور ڈگری صرف واسطے خرچہ کے جاری ہوگی۔ ورنہ آسامی بیدخل کر دیا جائے گا۔ بعد ختم مہلت عطیہ عدالت پھر آسامی کا پٹہ لینے اور قبولیت دینے پر رضامند ہونا بیکار ہے۔

اس دفعہ میں کوئی تذکرہ بحث لگان یا دیگر شرایط کے طے کرنے کا نہیں ہے لہذا عدالت مقدمہ حسب فقرہ (ج) دفعہ ۵ ایکٹ ہذا میں کوئی بحث نسبت مقدار لگان یا دیگر شرایط کے طے نہ کرے گی۔

> ترقیات حیثیت آراضی کا دعوی قبل بیدخلی فیصل کیا جاویگا

دفعہ ۷ (۱) جو کسی امر کے جو ایکٹ ہذا میں قبل ازیں درج ہو کسی نالش میں آسامی کی بیدخلی کی ڈگری نہیں کیجائے گی تاوقتیکہ ایسے دعوے کی جو اُس نے بابت ترقی حیثیت آراضی کے کیا ہو تحقیقات نہ ہو جائے اور عدالت اُس رقم معاوضہ کی نسبت (اگر کچھ ہو) جو آسامی کو اُس کی بابت واجب الادا ہو تجویز قلمبند نہ کر دے۔

(۲) اگر معاوضہ اُس رقم سے زیادہ ہو جو زمیندار کو بابت بقایا لگان کے معہ خرچہ کے (اگر کچھ ہو) آسامی سے قابل وصول ہو تو ڈگری بیدخلی اس امر پر مشروط ہوگی کہ وہ رقم بقیہ جو آسامی کو یافتنی ہو اُس مدت کے اندر جس کی عدالت ہدایت کرے ادا کر دیجائے۔

(۳) اگر معاوضہ اُس رقم سے زیادہ نہ ہو جو حسب مندرجہ بالا آسامی سے قابل وصول ہو تو آسامی بیدخل کر دیا جائے گا مگر وہ مستحق اس امر کا ہوگا کہ اُس معاوضہ کو جو اُس کا یافتنی تجویز کیا گیا ہو کسی ایسے دعوے بقایا لگان بشمول خرچہ (اگر کچھ ہو) میں مجرا کرے جو اُسپر زمیندار نے کیا ہو۔

شرح یہ دفعہ جدید ہے۔ وضع دفعہ ہذا نالشات بیدخلی میں قبل صدور ڈگری بیدخلی دعوے ترقی حیثیت آراضی کی تحقیقات و تجویز کرنا۔ اگر ایسا عذر منجانب آسامی پیش ہو لازمی ہے۔ بغیر ایسی تحقیقات یا تجویز معاوضہ ڈگری بیدخلی صادر نہیں کیجائے گی۔

اگر معاوضہ ترقی حیثیت آراضی مجوزہ عدالت اُس رقم سے زیادہ ہو جو زمیندار کو بابتہ بقایا لگان (ڈگری شدہ

یا غیر ڈگری شدہ) کے معہ خرچہ (اگر کچھ ہو) آسامی سے یافتنی ہو تو ڈگری بیدخلی اس شرط پر مشروط ہوگی کہ زمیندار رقم زاید یافتنی آسامی جو بعد مجرائے رقم یافتنی زمیندار برآمد ہوئی ہو میعاد معینہ عدالت کے اندر آسامی کو ادا کر دے۔

لفظ (بقایا ر لگان) متذکرہ دفعہ ہذا بقایا ر لگان ڈگری شدہ و غیر ڈگری شدہ دونوں پر حاوی ہے۔ رپورٹ سیلکٹ کمیٹی درباره دفعہ ہذا حسب ذیل ہے۔

دفعہ ۶۲ (دفعہ ۷۰۔ ایکٹ ہذا) اس طور پر تبدیل کر دی گئی ہے کہ اس کی مطابقت اسی قسم کے احکام مندرجہ دفعہ ۶۰ (دفعہ ۶۲۔ ایکٹ ہذا) سے ہو جائے۔ جو دفعہ اس صورت سے متعلق ہے جبکہ آسامی بوجہ نہ ادا کرنے اس بقایا ر لگان کے بیدخل کیا جائے جس کی ڈگری اُسپر ہوئی ہو۔ جہان تک ترقی حیثیت آراضی کے معاوضہ کے مسئلے کو تعلق ہے یہ دونوں صورتیں یکسان ہین (اردو گورنمنٹ گزٹ ممالک مغربی و شمالی حصہ ۵ صفحہ ۲۷ و ۲۸ مطبوعہ ۲۷۔ جولائی ۱۹۰۱ء)

اگر رقم معاوضہ مابین میعاد مجوزہ عدالت ادا نہ کیجائے گی تو ڈگری بنسبت بیدخلی آسامی ناقابل الاجرا ہوگی اور رقم معاوضہ ترقی حیثیت آراضی یا فتنی آسامی رقم یافتنی زمیندار بابتہ لگان ڈگری شدہ یا غیر ڈگری شدہ و خرچہ سے کم ہو تو آسامی بیدخل کر دیا جائے گا۔ اور رقم معاوضہ رقم یافتنی زمیندار مین مجرا کر دیجائے گی جبکہ زمیندار بابتہ اپنی رقم یافتنی کے دعویدار ہو پھر دوبارہ تشخیص و تعین رقم معاوضہ ترقی حیثیت آراضی کی ضرورت نہ ہوگی۔

بیدخلی کا عمل مین لانا

قبضہ کا دلایا جانا

دفعہ ۱۷ (۱) ہر ڈگری یا حکم بیدخلی کا اجرا اس طرح کیا جائے گا کہ زمیندار کو آراضی کا قبضہ دلایا جائے گا اور کوئی شخص جو بوساطت آسامی کے دعوے رکھتا ہو مستحق اسکا نہ ہوگا کہ آراضی پر دخیل رہے بجز اس کے کہ اُس کا دخیل رہنا ایکٹ ہذا کے احکام کے خلاف نہ ہو

(۲) اگر قبضہ دلانے مین کوئی ایسا شخص جو ڈگری یا حکم بیدخلی کا پابند ہو مزاحمت کرے تو مجسٹریٹ ضلع یا مجسٹریٹ حصہ ضلع کو لازم ہوگا کہ عدالت کی درخواست پر قبضہ دلائے۔

شرح دفعہ ہذا بجائے دفعہ ۱۵۲۔ ایکٹ ۱۲ ۱۸۸۱ء کے ہے۔ زمیندار کو بموجب دفعہ ہذا بہ بیدخلی آسامی اور اُن اشخاص کے جو بوساطت آسامی مستحق قبضہ ہوں دخل دلایا جائے گا۔ اگر کوئی ایسا شخص آراضی جوت پر قابض ہو جو پابند ڈگری بیدخلی نہیں ہے تو زمیندار کو دخل واقعی نہین ملیگا بلکہ بموجب دفعہ ۲۶۴ ضابطہ دیوانی

(ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء) دخل دلایا جائے گا۔

اگر ڈگری واسطے دلاپانے کسی ایسی جایداد غیر منقولہ کے ہو جو بہ قبضہ آسامی یا دیگر شخص مستحق دخل کے ہو اور ڈگری کی رو سے اُسپر واجب نہ ہو کہ وہ دخل چھوڑ دے تو عدالت کو لازم ہوگا کہ جایداد مذکور کے کسی منظر عام پر نقل وارنٹ کی آویزان کراکے دخل دلائے۔ اور بذریعہ منادی بضرب دہل بموقع ہائے مناسب دیا اور طور پر حسب رواج مروجہ کے مضمون ڈگری کا نسبت جایداد مذکور کے دخیل کی آگاہی کے لیئے مشتہر کرا دے۔

مگر شرط یہ ہے کہ اگر شخص قابض کا پتہ لگ سکے تو اطلاعنامہ تحریری باندراج مضمون ڈگری اُسپر جاری کیا جائیگا اور اس صورت مین اشتہار دینے کی ضرورت نہ ہوگی۔ (دفعہ ۲۶۴ مجموعہ ضابطہ دیوانی (ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء))

جب ڈگریدار کو دخل باضابطہ دلایا گیا ہو لیکن مدیون ڈگری بدستور قابض بلا اجازت ڈگریدار رہا ہو تو ڈگریدار کو استحقاق حصول دخل بذریعہ اجراء ڈگری کے حاصل نہین ہے اُس کو مکرر نالش دخلیابی کرنا ہوگی (گوپال داس بنام نهال سنگھ انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۱۸۴) ایسی صورت مین بوجہ ختم ہو جانے تعلق زمیندار و کاشتکارانہ مابین فریقین کے اختیار سماعت نالش بیدخلی آسامی عدالت دیوانی کو حاصل ہوگا۔ عدالت مال مین دوبارہ دعوے نہ ہوسکیگا۔ علی ہذا جب واقعی قبضہ بہ بیدخلی آسامی دلایا گیا ہو اور بعدہٗ آسامی دخل اراضی بیدخل شدہ پر کر لے تو بھی اختیار سماعت مال جاتا رہتا ہے اور زمیندار کو دعوے بیدخلی آسامی کو بحیثیت غاصب قرار دیکر دیوانی مین کرنا ہوگا (محمد ابراہیم بنام دیوان ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۸۹۶ء صفحہ ۱۰۴)

ایسا ناجایز مقابضت کرنے والا مجرم مداخلت بیجا کا بھی قرار پاکر فوجداری عدالت سے سزا پا سکتا ہے۔ (قیصر ہند بنام ٹیکارام ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۹۰۲ء صفحہ ۶)

بلحاظ فقرہ ۲ دفعہ ہذا عدالت ہائے فوجداری صرف اُس صورت مین حسب درخواست اجرا کنندہ ڈگری دست اندازی کرینگی جبکہ مزاحمت اُس شخص کی طرف سے ہو جسپر ڈگری یا حکم کی پابندی لازمی ہے نہ ایسے شخص کی جانب سے مزاحمت ہونے پر جو پابند ڈگری یا حکم کا نہو۔

اگر عدالت اجرا کنندہ ڈگری عدالت ہائے فوجداری سے استعانت نہ چاہیئے اور مدیون ڈگری یا اُس کی جانب سے کوئی شخص مارج دخل ہو تو کارروائی حسب دفعات ۳۲۸ و ۳۳۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی (ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء) عمل مین لائی جائے گی۔

اگر بوقت کسی اجراء ڈگری کے جس کی رو سے جایداد پر قبضہ دلانا ہو کوئی شخص اس عہدہ دار کا مارج یا مزاحم ہو جو وارنٹ کے اجرا کے لیئے مقرر ہوا ہو تو ڈگریدار کو اختیار ہے کہ ایسی مزاحمت یا ہرج کے وقت سے ایک مہینہ کے اندر کسی وقت عدالت مین اُس کا استغاثہ کرے۔ عدالت استغاثہ کی تحقیقات کرے

ایک دن مقرر کریگی اور اُس شخص کو جس کی نسبت استغاثہ ہوا ہو اُس کا جواب دینے کے لیئے طلب کرے گی۔
(دفعہ ۳۲۸ مجموعہ ضابطہ دیوانی) اگر عدالت کو اطمینان ہو کہ مدیون ڈگری یا کوئی شخص باغوائے اُس کے مارج یا مزاحم ہوا ہے تو عدالت کو لازم ہوگا کہ نسبت استغاثہ کے تحقیقات کرے اور ایسا حکم صادر کرے جو اُس کے نزدیک مناسب ہو (دفعہ ۳۲۹ مجموعہ ضابطہ دیوانی) اگر عدالت کو اطمینان ہو کہ مقابلہ یا مزاحمت بلا وجہ جایز تھی اور یہ کہ مدیون ڈگری یا دیگر شخص اُس کے اغوا سے قبضہ ملنے میں مقابلہ یا مزاحمت ابتک کر رہا ہے تو عدالت مجاز ہے کہ حسب استدعا ڈگریدار کے مدیون ڈگری یا دیگر شخص مذکور کو واسطے اُسقدر میعاد کے جو تیس ۳۰ دن تک ہو سکتی ہے جیل خانہ میں بھیجدے۔ اور اس طرح کی تجویز مارج کسی ایسی سزا کی نہ ہوگی جس کا مدیون ڈگری یا دیگر شخص مذکور بموجب تعزیرات ہند یا کسی اور قانون کی نسبت تدارک مقابلہ یا مزاحمت کے سزاوار سمجھا جائے اور یہ ہدایت کرے کہ ڈگریدار کو جایداد کا قبضہ دلایا جائے (دفعہ ۳۳۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی)

حکم صادرہ دفعہ ۳۲۹ مذکورۂ بالا بہ لحاظ دفعہ ۲۴۴ مجموعہ ضابطہ دیوانی قابل اپیل ہے۔ ازروئے دفعہ ۳۲۹ عدالت کو یہ اختیار نہیں ہے کہ مابین مدیون ڈگری اور فریق ثالث جو اجراے ڈگری میں مزاحمت کرتے اُن امور اہم کی تجویز بر بنا رویداد کرے جو اُس واقعہ سے بالکل غیر متعلق ہوں اور اُنپر اُس کا اثر نہ پہنچتا ہو کہ مزاحمت بہ ترغیب مدعا علیہ کی گئی (گ [illegible] انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۳ صفحہ ۸۱)

اگر مزاحمت ایسے شخص کی جانب سے ہو جو واقعی قابض آراضی ہو اور نالش بیدخلی میں فریق نہ بنایا گیا ہو اور نہ وہ بوجہ اثر قانون پابند ڈگری بیدخلی ہو تو کارروائی حسب دفعہ ۳۳۱ مجموعہ ضابطہ دیوانی عمل میں آئے گی۔ مضمون دفعہ ۳۳۱ مذکور حسب ذیل ہے

اگر مقابلہ یا مزاحمت منجانب کسی اور شخص علاوہ مدیون ڈگری کے سرزد ہو اور وہ بہ نیک نیتی یہ دعوے کرتا ہو کہ وہ اپنی طرف سے یا منجانب کسی اور شخص کے علاوہ مدیون ڈگری کے جایداد مذکور پر قابض ہے تو دعوے اُس کا بہ ثبت نمبر داخل رجسٹر ✗ ہو کر ایک مقدمہ قرار دیا جائے گا جس میں ڈگریدار مدعی متصور ہوگا اور دعویدار مذکور مدعا علیہ اور عدالت کو لازم ہوگا کہ دعوے کی تحقیقات اُسی طور پر اور اُسی طرح کے اختیار سے کرے گویا نالش بابتہ جایداد کے ڈگریدار کی طرف سے بنام دعویدار حسب احکام باب پنجم مجموعہ کے دایر ہوئی تھی۔ اس طرح کی تجویز مارج کسی ایسی کارروائی کی نہ ہوگی جس کی رو سے شخص دعویدار بموجب مجموعہ تعزیرات ہند یا کسی اور قانون متعلقہ سزائے مقابلہ یا مزاحمت کے سزاوار ہو۔ اور عدالت ایسا حکم بغرض اجراے ڈگری یا التوار اجراے ڈگری کے صادر کرے گی جو اُس کے نزدیک مناسب متصور ہو۔

ایسا ہر حکم اثر ڈگری کا رکھے گا اور مثل ڈگری کے اپیل وغیرہ کی تمام شرایط کا پابند ہوگا (دفعہ ۳۳۱ مجموعہ ضابطہ دیوانی

تحقیقات حسب دفعہ ۳۳۱ مجموعہ ضابطہ دیوانی (ایکٹ ۱۴ ۱۸۸۲ء) صرف قبضہ پر محدود نہ ہونی چاہیئے اور سوال استحقاق جو مابین فریقین کے پیش ہو اُس کی تحقیقات و تجویز مثل نالش بمبری کے کرنی چاہیئے (مولا خان بنام گوری خان انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۴ صفحہ ۶۲۷)

بار ثبوت کارروائی زیر دفعہ ۳۳۱ مجموعہ ضابطہ دیوانی مین ڈگریدار پر ہے (راکھل چندر منڈل بنام واٹسن کمپنی انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۵۰)

استغاثہ بموجب دفعہ ۳۲۸ مجموعہ ضابطہ دیوانی ڈگریدار کو مابین ایکماہ تاریخ مزاحمت سے کرنا ہوگا اُس کے بعد کارروائی حسب دفعہ ۳۳۱ شروع ہوگی۔ اگر ڈگریدار نے مابین میعاد ایک ماہ اس طرح کا کوئی استغاثہ نہین کیا تو اُس کو بمقابلہ شخص ہارج یا مزاحم نالش بمبری کرنا ہوگی وہ ایسی نالش کرنے سے ممنوع نہین ہے (مد ۱۶۷ ضمیمہ ۲ حصہ ۳ ایکٹ ۱۵ ۱۸۷۷ء وبینی پرشاد بنام لچھمن پرشاد انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۴ صفحہ ۱۳۱)

اگر کوئی ایسا آسامی جو فریق نالش ہونا چاہیئے تھا اور فریق نالش نہین کیا گیا کارروائی اجرائے ڈگری مین بیدخل ہو جاے تو وہ حسب دفعہ ۳۳۲ مجموعہ ضابطہ دیوانی (ایکٹ ۱۴ ۱۸۸۲ء) کارروائی کرنے کا مجاز ہے مضمون دفعہ ۳۳۲ مذکور حسب ذیل ہے۔

اگر کوئی اور شخص سوائے مدیون ڈگری بعلت اجرائے ڈگری کسی جایداد سے بیدخل ہو جائے اور شخص مذکور یہ عذر کرے کہ ڈگریدار کو استحقاق اُس کے بیدخل کرنے کا جایداد مذکور سے ازروئے ڈگری کے اس وجہ سے نہین پہونچتا ہے کہ وہ شخص اپنی طرف سے یا دیگر اشخاص کی طرف سے جو مدیون ڈگری نہ ہون جایداد مذکور پر بہ نیک نیتی قابض ہے اور جایداد ڈگری مین مندرج نہین ہے یا اگر اُس کا یہ عذر ہو کہ ڈگری مین مندرج ہے مگر وہ اُس مقدمہ کے فریقین سے نہ تھا کہ جسمین ڈگری صادر ہوئی تو وہ مجاز ہے کہ عدالت مین درخواست گذرانے۔

اگر عدالت کو درخواست کنندہ کا اظہار لینے سے ظاہر ہو کہ درخواست گذرانے کی وجہ معقول تھی تو عدالت کو لازم ہے کہ امر متنازعہ کی تحقیقات مین مصروف ہو۔ اور اگر یہ معلوم ہو کہ وہ وجہ فی الاصل موجود تھی جس کا ذکر اس دفعہ کے فقرہ اول مین آیا ہے تو عدالت یہ حکم صادر کرے گی کہ درخواست کنندہ کو جایداد پر قبضہ دلایا جائے۔ اور جس صورت مین کہ عدالت سے یہ تجویز نہ ہو درخواست نامنظور کیجائے گی۔

اس دفعہ کے بموجب درخواستین سماعت کرنے کے وقت عدالت کو چاہیئے کہ مدار اپنی تجویز کا صرف اُن وجوہ مخاصمت پر رکھے جن کی صراحت اوپر کی گئی ہے۔

جس شخص کے نام اس دفعہ کے بموجب حکم صادر کیا جائے اس کو اختیار ہے کہ نالش بمبری واسطے ثابت کرنے اپنے استحقاق متعلقہ جایداد کے جسپر وہ اپنے تیئن دخیل ظاہر کرتا ہے دایر کرے۔ اور حکم مذکور بہ پابندی نتیجہ

نالش مذکور (اگر کوئی دایر ہو) ناطق ہوگا (۲۴۳ مجموعہ ضابطہ دیوانی)

درخواست حسب دفعہ ۲۳۳ مجموعہ ضابطہ دیوانی (ایکٹ ۱۴ ۱۸۸۲ء) تاریخ بیدخلی سے ۳۰ یوم کے اندر گذر سکتی ہے (مد ۱۶۵ ضمیمہ ۲ حصہ ۳ - ایکٹ ۱۵ ۱۸۷۷ء)

مزارعہ جو ناجایز طور پر منجانب زمیندار بیدخل کر دیا گیا ہو اور قانونی چارہ جوئی میعاد معینہ کے اندر حاصل نکرے وہ بوجہ عارض ہونے میعاد کے اپنے استحقاق کو ساقط کر دیتا ہے اور پھر بمقابلہ زمیندار اپنے استحقاق سابقہ کو پیش کرنے سے ممنوع ہے (دلیپ رائے بنام دیوکی نندن رائے انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲۰ صفحہ ۱۷۴)

نسبت چارہ ہائے کار بیدخلی ناجایز دفعہ ۹۷ - ایکٹ ہذا اور اُس کی شرح ملاحظہ طلب ہے۔

دفعہ ۲۷ اگر زمیندار آسامی کو آراضی پر دخل قایم رکھنے کی صریحاً بذریعہ تحریر اجازت دیدے تو ڈگری جاری نہ کیجائے گی۔ اور جو عہدہ دار آسامی کو بیدخل کرنے کے واسطے متعین کیا گیا ہو اُس کو لازم ہے کہ اپنے نام کے وارنٹ کو بلاتعمیل مع اجازت نامہ مذکور کے عدالت جاری کنندہ وارنٹ کے پاس واپس کر دے۔

ڈگری کس صورت مین جاری نہ کیجائیگی۔

شرح یہ دفعہ بجائے دفعہ ۴۱ - ایکٹ ۱۲ ۱۸۸۱ء کے ہے۔

اگر زمیندار نے آسامی کا قبضہ بحال وقایم رہنے کی نسبت تحریری اجازت دیدی ہو تو آسامی بیدخل نہ کیجائے گی۔ زمیندار کی درخواست اجرار دینے پر اسامی ایسا اجازت نامہ پیش وثابت کرکے روک سکتی ہے۔ اگر احکام بیدخلی جاری ہوکر عہدہ دار تعمیل کنندہ احکام بیدخلی کے پاس پہونچ گئے ہون تو آسامی مجاز ہے کہ عہدہ دار مذکور کے روبرو اجازت نامہ پیش کرے۔ عہدہ دار مذکور ایسے اجازت نامہ کے پیش ہونے پر اُس کو وارنٹ بیدخلی کے ساتھ نتھی کرکے وارنٹ بلاتعمیل عدالت مین واپس کر دے گا۔ اُس کے واپس آنے پر زمیندار کو اگر کچھ اعتراض نسبت اجازت نامہ مذکور کے ہوگا تو وہ پیش کرکے ثابت کر سکتا ہے اور عدالت اُسپر فیصلہ صادر کرے گی (رپورٹ سیلکٹ کمیٹی مطبوعہ ۲۷ جولائی ۱۹۰۱ء اردو گورنمنٹ گزٹ ممالک مغربی وشمالی حصہ ۵ صفحہ ۲۰)

بعد غیر ثابت قرار پانے اجازت نامہ مذکور کے احکام بیدخلی مکرر جاری ہوکر آسامی بیدخل کیجا سکتی ہے۔

صدور ڈگری بیدخلی کے بعد لگان زمانہ ماقبل یا مابعد اصدار ڈگری کا وصول کرنا خواہ بذریعہ نالش ہو یا باخود یہ مفہوم پیدا نہین کرتا کہ زمیندار نے صریحاً اجازت واسطے رکھنے قبضہ کے دیدی جو مانع دخل دہانی ہے (سنالال بنام چینی لگل ریمبر سیہ جلد ۱۸۸۵ء صفحہ ۱۰ فیصلہ جات بورڈ)

جبکہ اجراء ڈگری تاریخ فیصلہ سے تین سال کے اندر بمقابلہ نابالغ بولایت اُس کے چچا کے گذری اور چچا مذکور اس بیان سے عذر دار ہوا کہ اُس کی مان اُس کی ولیہ جایز ہے تب ڈگریدار نے مان کو ولیہ بنانے کی اور کارروائی اجراء ڈگری

عمل مین لانے کی درخواست دی - اگرچہ درخواست مذکور تاریخ فیصلہ سے تین سال کے بعد گذری لیکن تمادی عارض نہین ہے کیونکہ درخواست آخرالذکر بہ سلسلہ کارروائی درخواست اول کے ہے (لالہ جانکی پرشاد بنام بالادین منتخب فیصلجات بورڈ ۱۹۱۸ء صفحہ ۹۶ فایل نمبر ۱۷۱۵ سنہ ۱۹۱۶ء)

بعد صدور حکم بیدخلی اگر کارروائی حسب دفعہ ۴۰ - ایکٹ ۲ سنہ ۱۹۰۱ء (دفعہ ۱۷ - ایکٹ ہذا) عمل مین نہ آئے اور اسامی کو زمیندار نے اجازت بدستور قابض رہنے اپنی جوت متبوضہ پر دیدی ہو تو سلسلہ قبضہ مین کوئی نقص واقع نہین ہوتا مگر جبکہ کارروائی بیدخلی مکمل ہوجائے تو سلسلہ کاشت شکست ہوجاتا ہی اور قبضہ داری ختم - اگر اُس کے بعد وہ آسامی قابض آراضی ہوجائے تو اُس کا قبضہ بربناء اُس جدید حق کے جو بعد بیدخلی پیدا ہوا سمجھا جاتا ہے (رگھبن بنام مرادسنگھ منتخب فیصلجات بورڈ ۱۹۱۸ء صفحہ ۱۱۶ و سید اعجاز حسین بنام جہانگیر ادگمانی منتخب فیصلجات بورڈ ۱۹۱۹ء صفحہ ۳۳۴)

بیدخلی کس تاریخ سے اثر پذیر ہوگی

دفعہ ۲۳ (۱) ہر بیدخلی جو بعلت اجراء ڈگری بیدخلی کے ہو اُس ماہ جولائی کی پہلی تاریخ سے اثر پذیر ہوگی جو تاریخ ارجاع نالش کے حین مابعد واقع ہو - مگر شرط یہ ہے کہ اگر ڈگری تاریخ یکم جولائی سے پہلے صادر نہ کی گئی ہو تو بیدخلی اُس تاریخ سے اثر پذیر ہوگی جبکہ ڈگری کا اجرا کیا جائے -

(۲) ہر بیدخلی جو بہ اجرائی حکم حسب دفعہ ۱۶ کے ہو اُس تاریخ سے اثر پذیر ہوگی جبکہ ڈگری کا اجرا کیا جائے -

شرح یہ دفعہ بجائے دفعہ ۴۰ - ایکٹ ۲ سنہ ۱۹۰۱ء کے ہے -

درمیان اُن بیدخلیون کے جو بذریعہ ڈگریون کے ہون اور اُن بیدخلیون کے جو بموجب دفعہ ۱۶ کے ہون فرق قایم کیا گیا ہے -

دفعہ ہذا کی ضمن (۱) صرف اُن بیدخلیون سے متعلق ہے جو بموجب ڈگریون کے ہون اور ضمن (۲) بیدخلیات بذریعہ احکام سے متعلق ہے -

درخواست حسب دفعہ ۹۵ - ایکٹ ہذا سال مین کسی وقت داخل کیجا سکتی ہے اور احکام بیدخلی حسب دفعہ ۱۶ کا ایسے وقت صادر ہونا ممکن ہے جبکہ سال زراعتی کو شروع ہوئے بہت تھوڑا عرصہ گذرا ہو - جو آسامی اپنا لگان ادا نہ کرسکتا ہو اور جس کے پاس بہ ظن غالب جوت کی کاشت جاری رکھنے کا سامان نہین ہے اُس کے لیئے یہ امر مفید نہ ہوگا کہ وہ جوت پر قایم اور اُس کے لگان کی بابتہ بدستور ذمہ دار کیا جائے - اور دوسرے پہلو پر لحاظ کرنے سے زمیندار کے حق مین یہ امر قرین انصاف نہ ہوگا کہ ایسی صورت مین وہ آراضی متعلقہ کی کاشت کا جدید

انتظام کر دینے سے باز رکھا جائے - جن مین اس امر کا اندیشہ ہے کہ علاوہ اُس بقایا کے جو وہ وصول نہ کر سکا اُس کو اور ایک سال کے لگان کا نقصان اُٹھانا پڑے -

مگر آسامیان عیر دخیلکار کی بیدخلی کی نالشین کسی سال مین ۳۰ ستمبر کے بعد دایر نہین کیجا سکتی ہین - زیادہ تر صورتون مین اُن نالشات کا تصفیہ ۳۰ جون آیندہ تک ہوجایا کرے گا - اور اس تاریخ سے پہلے بیدخلی کے اثر پذیر ہونے کی اجازت دینے سے سوائے وقت کے اور کچھ نہ ہوگا - اس کے ساتھ ہماری یہ رائے ہے کہ اگر کسی وجہ سے مقدمہ کا تصفیہ سال زراعتی کے ختم نہ ہونے کے وقت تک نہ ہوجائے (اور ایسا کم اتفاق ہوا کرے گا) تو بیدخلی ڈگری کے اجرا ہونے کے وقت سے اثر پذیر ہونی چاہیئے - اور اس صورت مین آسامی کا حق فصل کی نسبت بموجب دفعات ۴۶ لغایۃ ۴۷ - ایکٹ ہذا محفوظ رہے گا - ان پہلی صورتون مین آسامی کو کافی وقت پہلے سے اطلاع مل چکی ہوگی - اور اگر وہ نئے سال کی کاشت شروع کر دے گا تو یہ امر عیر واجبی نہ ہوگا کہ وہ اپنے فعل کے نتیجے برداشت کرنے کا ذمہ دار ہے (از دو گورنمنٹ گزٹ ممالک مغربی وشمالی مطبوعہ ۲۷ - جولائی سنہ ۱۸۹۱ء صفحہ ۲۸

حصہ)

دفعہ ۴۷ تاوقتیکہ بیدخلی اثر پذیر نہ ہوجائے آسامی کو بغرض پیدا کرنے اور محافظت کرنے اور جمع کرنے اور اُٹھا لیجانے فصل یا دیگر پیداوار ہائے زمین کے آراضی کے استعمال کا حق رہے گا - لیکن وہ درصورت نہ ہونے کسی ایسے معاہدہ یا رواج مختص المقام کے جو خلاف اس کے ہو مستحق اس امر کا نہ ہوگا کہ کوئی درخت جو اس کی جوت پر ہون کاٹے یا اُٹھا لیجائے -

آسامی کا حق جوت کے استعمال کی بابت

شرح دفعہ ہذا بجائے دفعہ ۴۴ - ایکٹ ۱۲ سنہ ۱۸۸۱ء کے ہے -

دفعہ ہذا مین الفاظ (بغرض پیدا کرنے) کے لایق لحاظ ہین - دفعہ ۴۴ - ایکٹ ۱۲ سنہ ۱۸۸۱ء مین یہ الفاظ نہین تھے - دفعہ ہذا مین بڑہائے گئے ہین - دفعہ ہذا کی رو سے آسامی قبل اس کے کہ بیدخلی اثر پذیر ہو آراضی مقبوضہ اپنی مین بغرض پیدا کرنے فصل کے ہل چلا سکتا اور تخم ریزی کر سکتا ہے - مگر بعد اثر پذیر ہونے حکم بیدخلی کے وہ اس کا مجاز نہین ہے - قبل اثر پذیر ہونے بیدخلی کے آسامی نے جو کچھ محنت و صرف بغرض پیدا کرنے فصل کے کی ہو اور وقت اثر پذیر ہونے بیدخلی کے وہ پیداوار فصل موجود ہو تو آسامی اُس کے معاوضہ پانے یا با دائے لگان تا اختتام واُٹھا لیجانے فصل مذکور کے قبضہ رکھنے کا مستحق ہے -

اس دفعہ مین حکم ہے کہ آسامی درختان موجودہ جوت کے کاٹ لیجانے یا اُٹھا لیجانے کی مجاز نہین ہے لیکن اگر رواج مختص المقام یا کوئی معاہدہ مابین زمیندار و آسامی ایسا ہو کہ آسامی اُس کی رو سے بعد بیدخلی درختان

موقوعہ جوت بیدخل شدہ کو درو تصرف کر سکتا ہے تو وہ ایسا کرنے کا مجاز ہے۔

درختان گلاب وچمیلی ونیز پھول جو اُن مین لگے ہون داخل لفظ (فصل مستادہ) ہین اور کاشتکار مستحق ہے کہ ایسے درختان کی قیمت بلحاظ اُن کے عمر و حالت وآیندہ قابلیت پیدایش پھول کے بجویز کرائی (عبدالباقی بنام متھرا پرشاد منتخب فیصلجات بورڈ مال ۱۹۰۲ء صفحہ ۹۵)

عام منشار دفعہ ہذا یہ ہے کہ آسامی کو ہر صورت مین خواہ وہ بوجہ اپنے افعال بیجا کے یا دیگر وجہ پر بیدخل کیا گیا ہو یہ حق حاصل ہے کہ اُس فصل یا پیداوار سے جو اُس کی جوت پر بوقت اثر پذیر ہونے بیدخلی کے موجود ہو فایدہ حاصل کرے اور اس غرض کے لیئے وہ آراضی کے استعمال کا حق اُس وقت تک رکھ سکتا ہے جب تک کہ فصل یا پیداوار اُٹھا نہ لیجائے۔ زمیندار کو یہ حق دیا گیا ہے کہ اگر وہ چاہے تو کل فصل یعنے ہر شے جسکو حیثیت پیداوار آسامی اُٹھا لیجانے اور تصرف کرنے کا مستحق ہے قیمت ادا کر کے خرید کرلے۔

درختان موجودہ جوت پر اگر بروئے رواج مختص المقام یا معاہدہ خاص اسامی کو حق درو تصرف حاصل ہو تو اُنپر بھی زمیندار اُسوقت قبضہ پا سکتا ہے جبکہ اُن کی قیمت ادا کر دے۔

یہ امر کہ اگر زمیندار قیمت اُن کی ادا کرنا پسند نہ کرے اور آسامی درخت درو کر کے آراضی کو خالی نکرے تو کیا آسامی تا قیام درختان اُن درختون پر قبضہ رکھنے کی مستحق ہے اور ایسی حالت مین زمیندار کو کیا چارہ جوئی کرنا چاہیئے ایک بحث طلب امر ہے میرے خیال مین بعد اثر پذیر ہونے بیدخلی کے تعلق کاشتکار و زمیندار مابین زمیندار و آسامی کے ساقط ہو جاتا ہے اور پھر کسی فعل متعلقہ مداخلت جوت کی بمجانب فریقین محکمہ مال مین کارروائی نہین ہو سکتی۔ پس اگر آسامی بعد اثر پذیر ہونے بیدخلی اور نہ ادا کرنے معاوضہ بمجانب زمیندار کے اپنے درختون کو قایم رکھے اور اُنپر قابض رہے تو زمیندار کو عدالت دیوانی مین دعوے خالی کرائے جانے آراضی و اُٹھوا دیئے جانے درختان موجودہ آراضی کا کرنا چاہیئے۔

آسامی بابتہ اُس مدت کے جو اس کو پیداوار موجودہ جوت کے کٹوانے و اُٹھوانے مین لگے ذمہ دار اوارلگان ہوگا۔

حق فصل کی نسبت جب بیدخلی اثر پذیر ہو جائے

دفعہ ۷۵ (۱) اگر اُس تاریخ پر جسپر بیدخلی اثر پذیر ہوگی آراضی پر ایسی فصل یا اور پیداوار اُگی ہون جو جمع نہ کی گئی ہون تو زمیندار اگر چاہے اُن کو خرید کر سکے گا۔ اور جب وہ اُن کی قیمت آسامی کو دینے کے واسطے فوراً پیش کرے تو آسامی کا حق نسبت اُس فصل یا پیداوارون کے اور آراضی کو بغرض اُن کی محافظت اور جمع کرنے اور اُٹھا لیجانے کے استعمال کرنے کے جاتا رہے گا۔

(۲) اگر زمیندار اُس کو خریدنا نہ چاہے تو آسامی اس امر کا مستحق ہوگا کہ اُس آراضی کو حسب مذکورہ بالا اور زیادہ مدت کے واسطے اُسوقت تک استعمال کرے جبتک وہ فصل یا دیگر پیداوار جمع نہ کر لیجائے اور اُٹھا نہ لیجائے۔ اور اُس کی بابتہ مناسب لگان ادا کرے۔

شرح یہ دفعہ بجنسہٖ بجائے دفعہ ۴۲۔ ایکٹ ۱۲ ۱۸۸۱ء کے ہے۔

بروئے فقرہ اول آسامی کو زمین فوراً اُسیوقت چھوڑ دینا چاہیئے جسوقت زمیندار قیمت فصل یا دیگر پیداوار موجودہ آراضی جوت سے جس سے آسامی کے بیدخل ہونے کا حکم ہوا ہے بغرض دیئے جانے آسامی کے پیش کرے۔ لیکن اگر زمیندار اس طرح قیمت ادا یا پیش نہ کرے تو بروئے فقرہ (۲) آسامی زمین پر اُسوقت تک اپنا قبضہ رکھیگا کہ وہ فصل یا دیگر پیداوار موجودہ آراضی مذکور درو و جمع کرکے اُٹھا نہ لیجائے اور اپنے اس زمانہ متعلقہ کی بابتہ وہ لگان مناسب زمیندار کو دیگا۔ بعد درو و اُٹھا لیجانے فصل یا دیگر پیداوار آراضی کے اگر آسامی اپنا قبضہ آراضی مذکور سے علیحدہ نہ کرے گا تو وہ مداخلت بیجا کنندہ سمجھا جائیگا اور عدالت دیوانی سے لایق بیدخلی ہوگا (محمد ابراہیم وغیرہ بنام دیوان وغیرہ ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۸۹۶ء صفحہ ۱۵۶) ایسی صورت مین دفعہ ۴۳۔ ایکٹ ہذا کا کوئی تعلق نہ ہوگا اگر بعد مؤثر ہونے بیدخلی کے آسامی تخم ریزی کریگی تو وہ بیدخلی کے وقت مستحق پانے معاوضہ بابتہ ایسی فصل کے نہ ہوگی اور نہ یہ اُس کو استحقاق ہوگا کہ وہ اُس فصل کے درو و جمع کرنے کے وقت تک قابض باد ا رلگان مناسب رہے۔

فصل کی قیمت کی بابتہ نزاع کا تصفیہ

دفعہ ۷۶ (۱) درصورت نزاع کے نسبت قیمت فصل یا اور پیداوارون کے جن کا خریدنا زمیندار بموجب دفعہ تحتی (۱) دفعہ ۷۵ کے چاہیئے۔ زمیندار یا آسامی کو جائز ہے کہ اُس کی نسبت تصفیہ ہوجانے کے واسطے نالش کرے۔

(۲) عدالت کو لازم ہوگا کہ یا تو قیمت پیش کردہ کو بحال رکھے یا اُس قدر قیمت تجویز کرے جو عدالت واجبی اور قرین انصاف سمجھے اور رقم مذکور کے ادا کرنے کے واسطے ڈگری صادر کرے۔

(۳) جایز ہے کہ اگر کچھ لگان بابتہ اُس جوت کے جس سے آسامی بیدخل کر دیا گیا ہے اُس آسامی سے قابل وصول ہو تو اُس کو زمیندار اُس قیمت مین سے منہا کرے جو حسب دفعہ ۷۵ دینے کے واسطے پیش کیجائے یا عدالت اُس رقم مین سے منہا کر دے جس کی حسب دفعہ ہذا ڈگری کی گئی۔

شرح یہ دفعہ بجائے دفعہ ۴۰ ایکٹ ۱۲ ۱۸۸۱ء کے ہے۔

نالش حسب دفعہ ہذا بیدخلی کے اثر پذیر ہونے کی تاریخ سے پندرہ دن کے اندر اگر مالیت شے متنازعہ سو روپیہ سے

زاید ہو اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم کی عدالت مین اور اگر سو روپیہ سے زاید ہو تو بحضور اسسٹنٹ کلکٹر درجہ اول مہتمم حصہ ضلع یا کلکٹر ضلع کی عدالت مین دایر ہوگی صورت اول مین نالش کا فیصلہ اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم اور صورت دوم مین نالش کا فیصلہ اسسٹنٹ کلکٹر درجہ اول یا کلکٹر ضلع کرے گا (ضمیمہ چہارم مجموعہ (الف) نمبر سلسلہ ا و دفعہ ۱۷۴ و ۱۷۱ و ۱۷۲ - ایکٹ ہذا)

اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم کے فیصلہ کا اپیل بحضور کلکٹر ضلع تاریخ ڈگری سے ۳۰ یوم کے اندر اور کلکٹر ضلع کے فیصلہ کا اپیل دوم بھی بحضور جج ضلع اندر ۳۰ یوم تاریخ فیصلہ سے ہوگا (ضمیمہ چہارم مجموعہ (ہ) نمبر سلسلہ ۵۲ و دفعہ ۱۷۶ (الف) و ۱۸۰ (ب) ایکٹ ہذا و مد ۲ ۵ ضمیمہ ۲ حصہ ۳ - ایکٹ ۱۵ سنہ ۱۸۷۷ء (قانون میعاد سماعت) ایسی نالشات مین فیصلہ عدالت جج ضلع قطعی ہوگا مگر اُس کی نگرانی بر بناء دفعہ ۶۲۲ ضابطہ دیوانی (ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء) ہائی کورٹ مین ہو سکتی ہی - اگر فیصلہ کلکٹر ضلع بہ صیغہ اپیل بوجہ متعلق نہ ہونے دفعہ ۱۸۰ جزو (۲) کے فقرہ (الف) و (ب) کے قطعی ہوگیا ہو تو بحضور حکام بورڈ حسب دفعہ ۱۸۵ - ایکٹ ہذا بحالت موجودگی وجوہات نگرانی کے نگرانی ہو سکتی ہی -

اسسٹنٹ کلکٹر درجہ اول کا اپیل اندر ۳۰ یوم تاریخ ڈگری سے بحضور جج ضلع اگر مالیت شئے دعوے پانچہزار سے کم ہو - اگر زاید ہو تو بحضور ہائی کورٹ اندر ۹۰ یوم اور جج ضلع کے فیصلہ کا اپیل دوم تاریخ ڈگری سے اندر ۹۰ یوم ہائی کورٹ مین ہو سکتا ہے (دفعات ۱۶۸ و ۱۷۷ - ایکٹ ہذا و مد ۱۵۲ و ۱۵۶ ضمیمہ ۲ حصہ ۲ - ایکٹ ۱۵ سنہ ۱۸۷۷ء)

اگر نالش متذکرہ دفعہ ہذا مین عدالت ڈگری واسطے رقم قیمت فصل یا دیگر پیداوار کے جو زمیندار نے لینا پسند کی ہو صادر کرے تو اُس کا اجرا آسامی بمقابلہ زمیندار مثل معمولی ڈگریات کے کرا سکتا ہے - اور اگر کچھ لگان یا قیمتی زمیندار بابتہ اُس جوت کے جس سے آسامی بیدخل کیا گیا ہے قابل الوصول ہو تو فصل یا دیگر پیداوار کی قیمت مجوزہ عدالت مین وہ مجرا ہو کر بقیہ رقم کی بابتہ ڈگری صادر ہوگی یا اگر زمیندار نے قیمت پیش کی ہو تو اُسمین مجرا دیکر ہر ایک فریق کی باقی رقم اُس کو دلائی جاے گی -

درخواست تخفیف بر بنائے موجودگی ہو سکتی ہی (گنگا پرشاد بنام گوری سنگہ منتخب فیصلجات بورڈ سنہ ۱۸۹۹ء صفحہ ۲۴)

زمیندار نے آسامی کو بیدخل کردیا اور بعدہٗ حسب ضابطہ کارروائی کر کے فصل استادہ آراضی کی مالیت تشخیص کرائی - آسامی نے بعد تشخیص مالیت کے اپنا حق جو مالیت مشخصہ فصل کی بابتہ زمیندار سے پانے کا تھا ایک تیسرے شخص کے نام منتقل کیا - تجویز ہوئی کہ چارہ کار مناسب منتقل الیہ کو بذریعہ نالش عدالت مال تھا نہ بذریعہ درخواست اجراء حکم مشتہر دلاپانے معاوضہ کے - اور یہ نالش قابل سماعت عدالت خفیفہ نہین تھی - انتقال بحق مدعی بعد ہو جانے فیصلہ کے ہوا تھا لہذا وہ ایک دعوے قابل ارجاع نالش حسب مراد دفعہ ۱۳۵ - ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء کے نہ تھا (متھرا داس بنام عبدالرحیم ہفتہ وار نوٹس الہ آباد سنہ ۱۹۰۲ء صفحہ ۱۰۹ و انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۲۴ صفحہ ۵۱۷)

اگر زمیندار و کاشتکار کے درمیان اقرارنامہ اس امر کا تحریر ہو جائے کہ کاشتکار واسطے تیار کرنے فصل استادہ کے ایک سال تک آراضی پر قابض رہے گا اور بعدہ اُس کو چھوڑ دے گا۔ تجویز ہوئی کہ بعد انقضاء میعاد کاشتکار مستوجب بیدخلی ہے (ٹھاکر مادھو پرشاد بنام شیو منڈل منتخب فیصلجات بورڈ ۱۸۹۳ء صفحہ ۳۷/۴۲)

جس صورت میں زمیندار نے ایسی آسامی کو جس کی کاشت مقبوضہ پر فصل موجود تھی بیدخل کر کے درخواست بموجب دفعہ ۴۲ ضمن (ج) ایکٹ ۱۲ سنہ ۱۸۸۱ء واسطے تشخیص قیمت کے کی ہو تو وہ پابند اُس تشخیص کا ہے جو عدالت مال کرے اور بعدہ اُس قیمت مقررہ کے ادا کرنے سے انکار نہیں کر سکتا اور آسامی قانوناً اُس کے وصول کا مستحق ہے (شیام لال بنام چوکھے لال ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۸۹۶ء صفحہ ۳۲/۱۲۹ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۶۸)

جب کاشتکار نے بلا علم و اجازت زمیندار کے درخت نصب کیئے ہوں اور وہ اُن سے بیدخل کیا جائے تو اُس کو کوئی حق نسبت پانے معاوضہ قیمت درختان مذکور حاصل نہیں ہے (سکندر پرشاد بنام وہی منتخب فیصلجات بورڈ ۱۸۹۳ء صفحہ ۵/۱۲)

دفعہ ۷۷ ایسی نالش میں جو واسطے بقایا ر لگان کے ہو جو بموجب دفعہ تحتی (۲) دفعہ ۵۷ کے یافتنی ہو اگر تعداد لگان قابل ادا کی نسبت نزاع ہو تو عدالت لگان واجبی اور قرین انصاف مقرر کر کے اُسی کے مطابق ڈگری کرے گی۔

> لگان قابل ادا کی نسبت نزاع کس طرح طے کیا جائے گا

شرح یہ دفعہ جدید ہے۔ صورت ہائے تحتی (۲) دفعہ ۵۷۔ ایکٹ ہذا میں لگان قابل ادا کی تجویز کے لیئے علیحدہ نالش کرنے کی ضرورت نہ ہوگی۔ جب دعوے لگان منجانب زمیندار دایر ہو تو عدالت اُس وقت یہ تجویز کر دیگی کہ کسقدر لگان اس طور پر قابل ادا ہے کیونکہ آسامی کی ذمہ داری ایسے لگان کے ادا کرنے کی نسبت صریح طور پر قرار دیدی گئی ہے۔

دفعہ ۷۸ اُس مدت کا جس میں آسامی آراضی پر مطابق احکام دفعات ۷۳، و ۷۴، و ۷۵ کے دخل رکھے کسی نالش یا اور کارروائی میں اس میعاد کے شمار کرنے میں جو حسب دفعہ ۱۱ بغرض حصول حق دخیلکاری مقرر کی گئی ہے لحاظ نہیں کیا جائے گا۔

> بیدخلی کے بعد کی مدت حق دخیلکاری کے واسطے شمار نہ کیجائیگی

ناجایز بیدخلی کی نسبت چارہ ہائے کار

دفعہ ۷۹ (۱) جو آسامی سوائے بمطابقت احکام ایکٹ ہذا کے اور طرح پر بیدخل کیا جائے وہ مستحق اس امر کا ہوگا کہ اپنے زمیندار پر

> ناجایز بیدخلی کی نسبت چارہ ہائے کار

(الف) واسطے دلاپانے اپنی جوت کے قبضہ کے۔ اور
(ب) واسطے معاوضہ کے بابتہ ناجایز طور پر قبضہ اُٹھا دیئے جانے کے۔ اور
(ج) واسطے معاوضہ کے بابتہ کسی ترقی حیثیت آراضی کے جو اُس نے کی ہو نالش کرے۔

مگر شرط یہ ہے کہ اگر آسامی اُس سال زراعتی کے گذر جانے کے بعد جس میں ڈگری دیجائے قابض رہنے کا مستحق رہنے والا نہ ہو تو عدالت کی ڈگری۔ خواہ مرافعہ اولیٰ کی یا اپیل کے۔ قبضہ واپس پانے کے واسطے نہ ہوگی بلکہ صرف خرچہ کی بابتہ ہوگی۔ یا اگر معاوضہ کا دعوےٰ کیا گیا اور معاوضہ یافتنی تجویز کیا گیا ہو تو ڈگری صرف معاوضہ اور خرچہ کی بابتہ ہوگی۔

(۲) اگر ڈگری قبضہ واپس پانے کی بابتہ ہو تو کچھ معاوضہ بابتہ ترقی حیثیت آراضی کے نہیں دلایا جائے گا۔

(۳) جب ڈگری ناجایز طور پر قبضہ اُٹھائے جانے کے معاوضہ کی بابتہ دیجائے۔ مگر قبضہ واپس نہ دلایا جائے تو جو معاوضہ دلایا جائے گا وہ اُس کل مدت کی بابتہ ہوگا جسمیں کہ آسامی قابض رہنے کا مستحق تھا۔

(۴) جس آسامی نے صرف قبضہ واپس پانے کی نالش کی ہو وہ مستحق اس کا نہ ہوگا کہ بتعلق اُسی بنا ر دعوے کے علیحدہ نالش ناجایز طور پر قبضہ اُٹھائے جانے کے معاوضہ کی بابتہ دایر کرے۔

(۵) اس دفعہ کے کسی امر سے ایسی آسامی کو جس نے قبضہ واپس پانے کی نالش کی ہو مگر جو اپنی جوت پر پھر قبضہ پانے کی ڈگری حاصل کرنے مین ناکامیاب رہا ہو اس امر کی ممانعت نہ ہوگی کہ بابتہ معاوضہ کسی ایسی ترقی حیثیت آراضی کے جو وہ عمل مین لایا ہو علیحدہ نالش کرے۔

شرح یہ دفعہ بجائے فقرات (م) و (ن) دفعہ ۹۵۔ ایکٹ ۱۲ سنہ ۱۸۸۱ع کے ہے۔
اگر آسامی بطور ناجایز سوائے اُن طریقون کے جو ایکٹ ہذا مین مرقوم ہین بیدخل کر دیا جائے تو اُس کو اختیار ہے کہ لے یا تو صرف واسطے دلاپانے قبضہ جوت جس سے وہ بیدخل کر دیا گیا ہو نالش کرے۔ ایسی صورت مین آسامی مذکور اُسی بنا ر دعوے پر علیحدہ نالش معاوضہ بابتہ اُٹھائے جانے قبضہ کے دایر نہین کر سکتا بلکون

اگر وہ اپنے دعوے واپسی جوت مین ناکامیاب رہے تو معاوضہ ترقی حیثیت آراضی کی بابتہ جداگانہ نالش کرسکتا ہے۔ بحالت ہوجانے ڈگری واپسی قبضہ مستحق پانے معاوضہ ترقی حیثیت آراضی نہین ہوگا یہ واسطے معاوضہ بابتہ ناجایز طور پر قبضہ اُٹھا دینے کی نالش کرے۔ ایسی نالش کی ڈگری ہونے پر جو معاوضہ دلایا جائے گا وہ اُس کل مدت کی بابتہ ہوگا جس مین کہ آسامی قابض رہنے کا مستحق تھا یہ صرف واسطے پانے معاوضہ ترقی حیثیت آراضی کے نالش کرے یہ واسطے واپسی جوت اور دلاپانے معاوضہ بابتہ بیدخلی ناجایز یکجائی دعوے کرے۔

جس سال زراعتی مین ڈگری دیجائے اگر اُس کے گذر جانے کے بعد جایز طور پر حسب احکام ایکٹ ہذا زمیندار آسامی کو بیدخل کرسکتا ہو یعنے استحقاق آسامی ختم ہوجاتا ہو تو ڈگری دخل کی نہ دیجائے گی - دعوے آسامی ثابت ہونے پر صرف خرچہ کی اور اگر دعوے معاوضہ بیدخلی ناجایز بھی کیا گیا ہو اور عدالت معاوضہ دلانا تجویز کرے تو رقم معاوضہ مجوزہ عدالت اور خرچہ کی ڈگری ہوگی۔

لفظ (بیدخل) مین بیدخلی واقعی اور بیدخلی استحقاق دونون شامل ہین - اگر زمیندار آسامی کے استحقاق مین اس طرح خارج ہو کہ آسامیان ذیلی سے خود لگان وصول کرلیا کرے اور اُنکو یہ باور کرائے کہ اصلی آسامی کا کوئی حق باقی نہین ہے تو زمیندار کا یہ فعل اصلی آسامی کی بیدخلی استحقاق کا موجب ہوگا اور آسامی حسب دفعہ ہذا مجاز نالش واپسی قبضہ یا پانے معاوضہ کی ہی مقدمہ جیم دتی داسی بنام سری کرشن نندی ویکلی رپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۸۵ لاین ملاحظہ ہو۔ لفظ (بیدخل کیا جائے) مین بیدخلی ازجانب زمیندار اور نیز منجانب اُس شخص کے بھی داخل ہے جس نے بتوسط زمیندار بیدخل کیا ہو (مولا بنام بحالا ویکلی نوٹ الہ آباد ۱۸۹۶ء صفحہ ۱۶۹)

جب کوئی آسامی بذریعہ عدالت بیدخل کیا جائے تو یہ دفعہ متعلق نہ ہوگی کیونکہ بیدخلی جو بذریعہ وبحکم عدالت عمل مین آئی وہ بیدخلی ناجایز قرار نہین پاسکتی (دھوند وبھگت بنام لالجی پانڈے لیگل ریممبرنسر ۱۸۸۱ء جلد ۱ صفحہ ۲۱۵/۱۸۴ فیصل بورڈمال وسوامی رام بنام گرپرشاد انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۲۰۷ وٹھاکردین بنام منولال انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۹ صفحہ ۴۵۶)

بورڈمال نے بمقدمہ کھریسری بنام مہاراجہ پرتاب نراین سنگہ منتخب فیصلجات بورڈمال ۱۸۹۶ء صفحہ ۱۵۲ تجویز کیا ہے کہ جب کاشتکار حسب درخواست زمیندار عدالت لگان سے بیدخل کردیا گیا ہو بعدہ عدالت اپیل سے حکم بیدخلی منسوخ ہوکر کاشتکار کو قبضہ دلایا گیا ہو اور اطلاعنامہ بیدخلی ناجایز تجویز ہوا ہو تو ایسی بیدخلی چونکہ بذریعہ اطلاعنامہ خلاف قانون کے عمل مین آئی ہے بیدخلی ناجایز متصور ہوگی اور عدالت لگان مجاز دلانے معاوضہ بیدخلی ناجایز کی ہے - یہ فیصلہ بربنا دفعہ ۱۰۸ ایکٹ لگان اودھ صادر ہوا ہے اور ہائی کورٹ الہ آباد نے بمقدمہ ٹھاکردین بنام منولال انڈین لا رپورٹ الہ آباد صفحہ ۴۵۶ جلد ۱۹ تجویز کیا ہے کہ فیصلہ مذکورہ بالا کا کوئی اثر ممالک ہذا مین

نہین ہے - کیونکہ وہ دفعہ قانون لگان اودہ جس کی بناپر فیصلہ مذکور صادر ہوا ہے اہم طور پر ایکٹ ۱۲ ۱۸۸۱ء سے مختلف ہے - اور فیصلہ مقدمہ دھوندی بھگت بنام لالجی جو بہ بنا ر قانون لگان ممالک ہذا بورڈ مال سے صادر ہوا ہے لایق استدلال ہے -

نالش مقتضیہ دفعہ ہذا مین کسی اور امر پر بجز بیدخلی ناجایز لحاظ نہ ہوگا (صاحب چندر بنام برج ناتھ دت ویکلی رپورٹر جلد ۱۱ صفحہ ۳۰۱) اور ایسی نالش مین آسامی کو اول تو یہ ثابت کرنا چاہیئے کہ مابین اُس کے اور فریق ثانی کے تعلق کاشتکار و زمیندار کا ہے (شسشی دھر موزم دار بنام نتیجہ بی بی ویکلی رپورٹر کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۳۶ وکشن موہن سنگھ بنام تلسی سنگھ ہائی کورٹ رپورٹ الہ آباد ۱۸۶۸ء صفحہ ۱۰۲ و شیودت نراین سنگھ بنام رامیشر دیال انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۱۸۰) اُس کے بعد آسامی کو کافی ثبوت بیدخلی ناجایز کا دینا چاہیئے (اصغر بنام گولک چودہری ویکلی رپورٹر کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۳۸۳)

اگر بعد وفات آسامی دخیلکار کے اُس کے وارث کا قبضہ آراضی کاشت دخیلکاری پر زمیندار نے نہ ہونے دیا اور خود قبضہ حاصل کرلیا ہو تو وارث کاشتکار ستوفی محکمہ مال مین دعوے بازیافت قبضہ کرسکتا ہے نہ عدالت دیوانی مین (رہبنی بائی بنام پاربتی ویکلی نوٹ الہ آباد ۱۸۹۲ء صفحہ ۱۹۶)

آسامی دخیلکار اگر اپنی آراضی جوت دخیلکاری کا پٹہ کسی اور آسامی کو لکھدیوے اور پھر اُس کو بیدخل کردے تو ایسی صورت مین بھی نالش بازیافت دخل منجانب آسامی ذیلی بیدخل شدہ بمقابلہ آسامی دخیلکار قابل سماعت عدالت مال ہوگی (حمید و بنام زینت ویکلی نوٹ الہ آباد ۱۸۸۵ء صفحہ ۱۰۴۹) اس مقدمہ مین مقدمات محمد ذکی بنام حسرت خان ویکلی نوٹ الہ آباد ۱۸۸۲ء صفحہ ۱۵۳ و رتن بنام پرتاب سنگھ ویکلی نوٹ ۱۸۸۳ء صفحہ ۲۲۶ سے تمیز کی گئی اور یہ تجویز ہوا کہ اُن مقدمات مین نالش بنام مدعا علیہ بطور مداخلت بیجا کنندہ کے دایر ہوئی تھی -

ایک نالش منجانب کاشتکار پٹہ دار استمراری بنام زمیندار اور ایک دوسرے کاشتکار کے جس نے بعد پٹہ مدعی کے زمیندار سے دوسرا پٹہ حاصل کرکے کاشتکار اول الذکر کو بیدخل کردیا تھا بابتہ واپسی دخل و دلاپانے مالزر ہرجہ درختان موقوعہ آراضی مندرجہ پٹہ جو پٹہ دار مابعد نے دور کرلیئے تھے عدالت دیوانی مین دایر ہوئی تجویز ہوئی کہ نالش قابل سماعت مال ہے نہ قابل سماعت دیوانی مقدمہ امیر خان بنام جادو ناتھ ویکلی نوٹ ۱۸۸۲ء صفحہ ۱۵۴ پر استدلال ہوا (اصغر علی بنام شیو پال سنگھ ویکلی نوٹ الہ آباد ۱۸۸۶ء صفحہ ۲۴) لیکن جبکہ آسامی شکمی اصل آسامی کے حق سے منکر ہو اور خود دعویدار اصل آسامی ہونے کا ہو تو اُس کی نالش بازیافت دخل عدالت مال مین نہین ہوگی اُس کو چارہ کار عدالت دیوانی سے حاصل ہوگا (رتن بنام پرتاب سنگھ انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۱ و ویکلی نوٹ الہ آباد ۱۸۸۳ء صفحہ ۲۲۶ و للو بنام سرما ویکلی نوٹ الہ آباد ۱۸۸۲ء صفحہ ۲۶۲)

ایک آسامی اگر دوسری آسامی کو بیدخل کردے تو آسامی بیدخل شدہ نالش اثبات حق وبازیافت دخل کی بمقابلہ آسامی بیدخل کنندہ کے عدالت دیوانی مین کریگی نہ عدالت مال مین (منیلادھر بنام بچو خان ویکلی نوٹ الہ آباد ۱۸۸۳ء صفحہ ۲۳۳)
کاشتکار شکمی آسامی دخیلکار کا زمیندار پٹہ دہندہ پر جس نے اُس کو بیدخل کیا ہو حسب دفعہ ہذا نالش نہین کرسکتا ہے اُس کا چارہ کار بذریعہ عدالت دیوانی حاصل ہوسکتا ہے (کلیان داس بنام ٹیکارام انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۱۳۱)
لیکن جبکہ آسامی نے اپنی کاشت رہن کی ہو اور مرتہن کو قبضہ دیدیا ہو۔ مرتہن سے لگان زمیندار وصول کیا کرتا ہو بعدہ زمیندار مرتہن کو بیدخل کردے تو مرتہن نالش بازیافت دخل محکمہ مال مین کرسکتا ہی (جکوری خان بنام پرتھی سنگھ ویکلی نوٹ الہ آباد ۱۸۸۲ء صفحہ ۶۳)
بیدخلی واقعی عمل مین آنا چاہیئے مجرد دہمکی بیدخلی منجانب زمیندار ہونا یا آراضی مقبوضہ آسامی کا پٹہ کسی دوسری آسامی کو لکھد یاجانا کوئی بنا دعوے حسب دفعہ ہذا پیدا نہین کرتا (شیو رام سنگھ بنام سیتل سنگھ رپورٹ صدر دیوانی عدالت ۱۸۶۵ء صفحہ ۲۸۲ واحد خان بنام مسماۃ گمانی بیگم۔ رپورٹ ہائی کورٹ الہ آباد ۱۸۶۶ء صفحہ ۱۸۱)
ایک محال ٹھیکہ داران کے قبضہ مین تھا اور چند کاشتکاران نے اپنی آراضیات ترک کرین اور ٹھیکہ داران نے آراضیات مذکور کو بحیثیت آسامی کے کاشت کیا بعد انقضاء میعاد اُن کے ٹھیکہ کے جدید ٹھیکہ داران نے اُن کو بیدخل کردیا تجویز ہوئی کہ بیدخلی ناجایز نہ تھی کیونکہ بلا اجازت ٹھیکہ داران جدید کے وہ کاشت قایم نہین رکھ سکتے تھے (لچھمن پرشاد بنام کالیچرن ویکلی نوٹ الہ آباد ۱۸۸۱ء صفحہ ۱۸)
جبکہ زمیندار مستحق بیدخل کرا پانے آسامی کا اُس جوت سے ہو مگر وہ قانون کو اپنے ہاتھ مین لیکر خلاف احکام ایکٹ ہذا بطور خود کاشتکار کو بیدخل کردے تو کاشتکار مستحق دعوے بازیافت قبضہ حسب دفعہ ہذا ہے (محمود علی بنام لگارام ہائی کورٹ رپورٹ الہ آباد ۱۸۶۶ء منفصلہ ۱۳ جولائی ۱۸۶۹ء نمبر ۸۶۳)
ایک شریک حصہ دار اگر دوسرے شریک حصہ دار کو آراضی کاشت مشترکہ سے بیدخل کردے تو چونکہ باہین اُن کے تعلق کاشتکار و زمیندار کا نہین ہے لہذا نالش دخل شریک بیدخل شدہ کی محکمہ مال مین نہین ہوسکتی (انت رام بنام کہمان بورڈ سیلیکٹڈ دسنس ۱۵ جولائی ۱۸۸۳ء صفحہ ۱) اگر مدعی قبل بیدخلی نیک نیتی سے کاشتکارانہ قابض نہ پایا جائے بلکہ تنازعہ نسبت حصص درمیان دو حصہ داروں کے ہو تو اُس صورت مین عدالت مال کو اختیار سماعت حاصل نہین ہے۔
(شہزادہ سنگھ بنام پنچم سنگھ لیگل ریمبرنسر جلد ۳ ۱۸۸۲ء صفحہ ۱۲۳ فیصلہ بورڈ مال)
ٹھیکہ دار کو ٹھیکہ دہندہ یعنے مالک آراضی اگر بیدخل کرے تو نالش حسب ضمن (ن) دفعہ ۹۔ ایکٹ ۱۲ ۱۸۸۱ء (دفعہ ۹۰ ایکٹ ۱۸ ۱۸۷۳ء) عدالت مال مین ہوگی (متھرا داس بنام گنیش کنور لیگل ریمبرنسر جلد ۱ ۱۸۷۹ء صفحہ ۱۴۵ فیصلہ بورڈ مال۔) مگر وہ ٹھیکہ دار موضع جس کو ابتدا سے قبضہ نہ ملا ہو دعوے دخل بمقابلہ ٹھیکہ دہندہ عدالت مال مین نہین

کرسکتا (جیت رام بنام ہیرا ویکلی نوٹ ۱۸۹۸ء صفحہ ۱۲۵)

نالش دخلیابی وخسارہ بیدخلی منجانب کاشتکار دخیلکار بنام زمیندار اور اُس کے پٹہ دار کے قابل سماعت عدالت مال ہے (تاراپت اوجھا بنام رام رتن کنور ویکلی نوٹ ۱۸۸۳ء صفحہ ۱۴۵)

اگر کاشتکار بہ نیت یا بغیر نیت واپس آنے کے موضع کو چھوڑ دے اور زمیندار بلا پانے اطلاعنامہ ترک آراضی کے دخل حاصل کرے تو یہ خیال کیا جائے گا کہ زمیندار نے بیجا طور پر آسامی کو بیدخل کر دیا۔ برج لال بنام کنور بلدیو سنگھ لیگل ریمبرنسر جلد ۳ ۱۸۸۳ء صفحہ ۱۳۲ فیصلہ بورڈ مال)

نالش آسامیان ساقط الملکیت باستدعاء دخل و استقرار حق قابل سماعت عدالت دیوانی نہیں ہے (شکور خان بنام گمانی لال ویکلی نوٹ الہ آباد ۱۸۹۰ء صفحہ ۱۴۷)

شخص ثالث اگر آسامی شکمی کو بیدخل کردے تو نالش بازیافت دخل منجانب آسامی شکمی بنام شخص ثالث بیدخل کنندہ دیوانی مین ہوگی (مان رائے بنام جے رام رائے ویکلی نوٹ الہ آباد ۱۸۹۵ء صفحہ ۲۱۹)

کاشتکار جس کو ناجایز طور پر زمیندار نے بیدخل کیا ہو مستحق دخلیابی اپنی آراضی کا معہ فصل استادہ کے ہے جس کو ایام بیدخلی مین دوسرے کاشتکار نے پیدا کیا ہو اور اُس دوسرے کاشتکار کو چارہ کار بمقابلہ زمیندار عدالت دیوانی مین حاصل ہے (دستان شاہ بنام اودی رام لیگل ریمبرنسر جلد ۱ ۱۸۸۹ء صفحہ ۲ فیصلہ بورڈ)

آسامی اپنی جوت پر قبضہ دوبارہ اُسی حیثیت و شرایط سے پائے گا جس حیثیت و شرایط سے وہ پہلے قابض تھا (راش بہاری گھوس بنام رام کمار گھوس ویکلی رپورٹر جلد ۲ صفحہ ۲۰۸)

واجب العرض موضع مین تحریر تھا کہ زمیندار اپنے کاشتکارون کے کھیت مین نیل بویا کرتا ہے اور ایام فصل نیل کارگان آسامیان سے مجرا ہو جاتا ہے اور بعد کاشت نیل کے کھیت کاشتکارون کو دیدیئے جاتے ہین تجویز ہوئی کہ زمیندار مجاز نہین ہے کہ خلاف رضامندی کاشتکار اُس کے کھیت پر قبضہ کرلے (رام سیوک چوبے بنام رائے رکمنی سیوک سنگھ منتخب فیصلجات بورڈ مال ۱۸۷۱ء صفحہ ۱۲۶)

ایک کاشتکار کی کاشت اجراء ڈگری مین نیلام ہوئی اور وہ بیدخل ہوا بعدہ نیلام برطبق نالش زمیندار منسوخ ہوا اور آسامی کو دخل دلایا گیا لیکن زمیندار نے اُس کو دخیل رہنے سے روکا تجویز ہوئی کہ تاریخ روکے جانے سے بنار مخاصمت آسامی کو بابت اجراء نالش بازیافت دخل پیدا ہوئی (لچھمن سنگھ بنام محمد حسین ہائی کورٹ رپورٹ الہ آباد ۱۸۶۶ء صفحہ ۶)

تاریخ بیعات سے کاشتکار سیر دار کو جو ایام بیع شرطیہ مین بیدخل ہوا ہو بنار مخاصمت واسطے نالش بیدخلی ناجایز پیدا ہوتی ہے (محمد حسین بنام ناصر الدین منتخب فیصلجات بورڈ مال ۱۸۷۲ء صفحہ ۱۴۱)

بعد منفیصلہ ہونے درخواست ضمن (ن) دفعہ ۹ خلاف زمیندار کے زمیندار عدالت دیوانی مین نالش دخلیابی آراضی دایر نہین کرسکتا مسئلہ امر تجویز شدہ عارض ہوگا (شنبھو نراین سنگہ بنام بجا انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۹ ۱۸۸۶ء صفحہ ۲۰۰)

مدعی کا غذات بندوبست مین کاشتکار دخیلکار لکھا ہوا ہے زمیندار مدعا علیہ نے آراضی متنازعہ کو جس سے بیدخلی بیان کی گئی ہے اپنی سیر بیان کی تجویز ہوئی کہ اندراج بندوبست اسوقت تک صحیح متصور ہوگا جبتک اس کے خلاف ثابت نہ ہو اور ہر فریق خواہ اس نے اس اندراج کو تصدیق کیا ہو اسپر عذر کرسکتا ہے الا جب وہ اندراج عدالتانہ طور پر منفیصلہ ہوکر عمل مین آیا ہو (سماۃ جی منی بنام موتی رام لیگل ریمبرنسر جلد ۱۸۸۹ء صفحہ ۲۹ فیصلہ بورڈ مال)

ایک مقدمہ بیدخلی ناجایز مین تجویز ہوا اگرچہ بحث استحقاق کی وقت بندوبست کے عدالتانہ منفصل ہوئی ہو تاہم وہ فیصلہ اثر حکم مختتم عدالت حاکمانہ کا نہین رکھتا (جنگن سنگہ بنام بندا سنگہ منتخب فیصلجات بورڈ مال ۱۸۸۵ء صفحہ ۴/۱)

ایک کاشتکار نے درخواست واپسی قبضہ بموجب دفعہ ۹۵ حرف (ن) ایکٹ ۱۲ ۱۸۸۱ء بغیر حاصل کرنے اجازت نسبت علیحدہ دایر کرنے نالش معاوضہ کے پیش کی بعدہ دوسری درخواست بموجب دفعہ ۹۵ حرف (ہیم) بغرض وصول معاوضہ بیدخلی ناجایز بمقابلہ اسی مدعا علیہ کے پیش کی تجویز ہوئی کہ درخواست ثانی مین دفعہ ۴۳ مجموعہ ضابطہ دیوانی عارض ہے - دعوے واپسی قبضہ و پانے معاوضہ کی ایک ہی بنار دعوے ہو - دونون دعاوی جداگانہ بغیر اجازت عدالت پیش نہین ہوسکتی - اور ایسی درخواست اجازت قبل پیشی اول درخواست اول کے پیش ہونا چاہیئے (بالگوبند لال بنام مہادیو پرشاد بورڈ سیلیکٹڈ دسیزنس صفحہ ۱۴۱ ۳ - انگریزی نمبر ۴ ۱۸۹۱ء)

آسامی مستحق ایسے معاوضہ کا ہے جس سے پورے طور پر اس نقصان کا بدل ہوجائے جو اس نے برداشت کیا ہو (محمد اجمل بنام چھیدی لال ویکلی رپورٹر کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۱۰۴ و برکھ لال شاہا بنام سری نواس کرمکار ویکلی رپورٹر کلکتہ جلد ۵ اصفحہ ۲۴۴ و مبارک علی بنام بیبو چرن چودہری ویکلی رپورٹر کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۲۵)

دفعہ ہذا کی روسے جو نالش ہو اس مین اس شخص کو فریق نالش کرنا لازمی ہے جو بذریعہ بیدخل کنندہ زمیندار کے قابض ہو دفعہ ۱۸ ملاحظہ طلب ہے -

یہ امر بھی قابل لحاظ ہے کہ جب تک مدعا علیہ کو زمیندار مستحق لگان تسلیم نہ کیا جائے نالش دخلیابی حسب ضمن (ن) دفعہ ۹۵ ایکٹ ۱۲ ۱۸۸۱ء (دفعہ ۹ ۰ ایکٹ ہذا) نہین ہوسکتی (شیو دشت نراین بنام رانی سوبل

انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد، صفحہ ۱۸۸)

نالش واسطے واپس پانے قبضہ جوت کے یا واسطے معاوضہ کے یا واسطے ان دونون کے چھ مہینے کے اندر اُسوقت سے جب بیجا طور پر قبضہ اُٹھایا جائے حسب مد ۳۰ ضمیمہ چہارم مجموعہ (ج) اور نالش واسطے معاوضہ کے بابتہ تنزل حیثیت آراضی کے جو بعد اس کے دایر کیجائے کہ نالش واپسی قبضہ کی خارج ہوگئی ہو تین مہینے کے اندر اُس ڈگری کی تاریخ سے جس کے ذریعہ سے آسامی کے پھر قبضہ پانے کی نسبت نامنظور کردیجائے حسب مد ۳۱ ضمیمہ چہارم مجموعہ (ج) ایکٹ ہذا بحضور مہتمم حصہ ضلع یا اُس کی عدم موجودگی مین بحضور کلکٹر ضلع داخل ہوگی (دفعہ ۱۷۴ ب ایکٹ ہذا) فیصلہ اس نالش کا عدالت اسسٹنٹ کلکٹر درجہ اول (دفعہ ۱۷۲) یا کلکٹر ضلع کی عدالت سے (دفعہ ۱۷۳) ہوسکےگا اسسٹنٹ کلکٹر درجہ اول یا کلکٹر ضلع کے فیصلہ کا اپیل بلحاظ دفعہ ۱۶۸ ایکٹ ہذا تاریخ ڈگری سے ۶۰ یوم کے اندر بحضور کمشنر قسمت (ضمیمہ چہارم مجموعہ (د) مد ۳ د) اور کمشنر کے فیصلہ کا اپیل دوم تاریخ ڈگری سے ۹۰ یوم کے اندر بحضور صاحبان بورڈ مال اگر دفعہ ۱۸۱ ایکٹ ہذا کے احکام متعلق ہوتے ہون (ضمیمہ چہارم مجموعہ (د) مد ۴ د) ہوسکتا ہے۔

اگر دعوے واسطے دخل واپس پانے کے ہو تو رسوم عوضید عوے و یادداشت اپیل مطابق تعداد زرلگان آراضی متعلقہ نالش جو تاریخ پیش کرنے عرضیدعوے سے پیشتر سال گذشتہ کی بابتہ قابل ادا ہو واجب الاخذ ہوگا (دفعہ ۷ ضمن ۱۱ حرف (د) ایکٹ ۷ سنہ ۱۸۷۰ء)

اگر دعوے واسطے پانے معاوضہ کے ہو تو رسوم تعداد معاوضہ پر واجب الاخذ ہوگا (دفعہ ۷ ضمن ۱ ایکٹ ۷ سنہ ۱۸۷۰ء)

اگر دعوے واسطے واپس پانے دخل و معاوضہ دونون کے ہو تو ہر دعوے پر جداگانہ رسوم ادا ہونا چاہیئے۔

چارہ ہائے کار اُس صورت مین جب ڈگری یا حکم بیدخلی مسترد کی یا کیا جائے

دفعہ ۸(۱) جب کوئی عدالت اپیل یا نگرانی کسی آسامی کی بیدخلی کی ڈگری یا حکم کو مسترد کرے اور آسامی بعد گذر جانے اُس سال زراعتی کے جس مین عدالت اپیل یا نگرانی کی ڈگری یا حکم صادر کی گئی یا کیا گیا ہو قابض رہنے کا مستحق رہنے والا نہ ہو تو ڈگری یا حکم مذکور قبضہ واپس پانے کے واسطے نہ ہوگی یا نہ ہوگا بلکہ صرف حرجہ کے واسطے ہوگی یا ہوگا۔

(۲) جب بیدخلی کی کسی ڈگری یا حکم کو کوئی عدالت اپیل یا نگرانی مسترد کرے۔ تو

(الف) اگر وہ ڈگری یا حکم جو بہ صیغہ اپیل یا نگرانی صادر ہو واسطے واپس پانے قبضہ کے ہو۔ تو آسامی مستحق اس کا ہوگا کہ اپنے زمیندار پر واسطے معاوضہ کے بابتہ اُس مدت کے جس مین آسامی مذکور قابض نہین رہا نالش کرے۔

(ب) اگر وہ ڈگری یا حکم جو بہ صیغہ اپیل یا نگرانی صادر ہو واسطے واپس پانے قبضہ کے نہ ہو تو آسامی مستحق اس کا ہوگا کہ اپنے زمیندار پر واسطے معاوضہ کے بابتہ اُس کل مدت کے جس مین آسامی مذکور قابض رہنے کا مستحق تھا نالش کرے۔

شرح یہ دفعہ جدید ہے۔ اس مین اُن مختلف صورتون کی نسبت احکام درج کیے گئے ہین جن مین نالش معاوضہ کی بابتہ دایر ہو

قبضہ اُٹھا دئے جانے کے یا نالش معاوضہ کی بابت ترقی حیثیت آراضی کے یا تو علیحدہ یا بشمول نالش واپس پانے قبضہ کے کیجا سکتی ہو

(رپورٹ سیلکٹ کمیٹی گورنمنٹ گزٹ اُردو مطبوعہ ۱۷ جولائی ۱۹۰۱ء صفحہ ۲۸ حصہ ۵)

دفعہ ۷۹ اور دفعہ ہذا مین یہ فرق ہے کہ دفعہ ۷۹ کے احکام تو بابت بیدخلی ناجایز منجانب زمیندار سے تعلق رکہتے ہین اور دفعہ ہذا کے احکام اُس صورت سے متعلق ہین جبکہ آسامی کسی عدالت کے حکم سے بیدخل کر دیا گیا ہو اور عدالت اپیل یا نگرانی سے وہ حکم بیدخلی منسوخ ہو گیا ہو بموجب حکم عدالت اعلی آسامی مستحق واپس پانے قبضہ اپنی جوت کا ہو تو آسامی اپنے زمیندار پر نالش بابت معاوضہ اُس زمانہ کے جسمین وہ اپنی کاشت سے بیدخل رہا حسب دفعہ ہذا کر سکتا ہے اور اگر وہ ڈگری واسطے واپس پانے قبضہ کے نہ ہو تو بوجہ اس کے کہ آسامی بیکار ہو جانے اُس سال زراعتی کے جس مین عدالت اپیل یا نگرانی کی ڈگری یا حکم صادر کی گئی یا کیا گیا ہو قابض رہنے کا مستحق نہ ہو تو بہی بموجب ضمن (ب) دفعہ ہذا آسامی مستحق ہوگا کہ اپنے زمیندار پر واسطے معاوضہ کے بابت اُس کل مدت کے جس مین آسامی مستحق منافعت تہا نالش کرے۔

نالشات متذکرہ فقرہ (الف) و (ب) اُس تاریخ سے جبپر ڈگری یا حکم منسوخ ہوا ہو چہ مہینے کے اندر بموجب مد ۸۰ ضمیمہ چہارم مجموعہ (ج) ایکٹ ہذا دایر ہو سکتے ہین۔

دربارہ اختیار سماعت و دایرہ نالشات و اپیل و نگرانی حسب دفعہ ہذا وہی احکام و قواعد مرعی رہین گے جو نالشات متذکرہ فقرات (ب) و (ج) دفعہ ۷۹۔ ایکٹ ہذا سے متعلق ہین۔

بلحاظ احکام دفعہ ہذا عدالت اپیل یا نگرانی کو قبل صدور حکم اس امر پر لحاظ کرنا چاہیئے کہ آیا فیصلہ کے بعد جو سال زراعتی آئے گا اُس مین آسامی مستحق قبضہ رکہنے کا ہی یا نہین اگر عدالت کے نزدیک وہ مستحق قبضہ رکہنے کا ہو تو تجویز بحق آسامی صادر ہوگی مگر حکم واپسی دخل صادر نکیا جائیگا صرف ڈگری حرچہ آسامی کو دیجائے گی۔

دفعہ ۸۱ جب کوئی آسامی قبضہ واپس پانے کی نالش حسب دفعہ ۷۹ کرے تو اُس کو لازم ہوگا کہ بطور مدعا علیہ نالش مین ہر ایسے شخص قابض کو شامل کرے جو اُس کے زمیندار کے ذریعہ سے دعوی رکہتا ہو۔

نالش حسب دفعہ ۷۹ مین کسکو شامل کرنا لازم ہی

شرح یہ دفعہ جدید ہے۔ بروئے دفعہ ہذا آسامی پر جو قبضہ واپس پانے کے لیئے نالش کرے یہ امر لازمی کر دیا ہے کہ کسی ایسے شخص کو جو فی الواقع قابض ہو اور آسامی متعلقہ کے زمیندار کے ذریعہ سے قابض ہونے کا دعوے رکہتا ہو اپنی نالش کا فریق قرار دے (یہ سمجہا جائیگا کہ) ایسے شخص کے قابض ہونے ہی سے آسامی کو اس امر کی اطلاع ہوگئی ہے کہ شخص مذکور کارروائی متعلقہ سے غرض اور تعلق رکہتا ہے (اُردو گورنمنٹ گزٹ ممالک مغربی و شمالی و اودہ مطبوعہ ۲۷ جولائی ۱۹۰۱ء صفحہ ۲۹ حصہ ۵)

اگر بروقت رجوع نالش ایسے اشخاص جن کا فریق بنانا لازمی ہے فریق بنانے سے رہجائین تو بلحاظ دفعہ ۳۲ مجموعہ ضابطہ دیوانی (۱۴ ۱۸۸۲ء) مدعی مجاز ہے کہ درخواست اُن کے مدعا علیہ قایم کیئے جانے کی بشرطیکہ میعاد باقی ہو پیش کرے۔

اگر فریق ضروری مدعا علیہ نکیئے جایئن گے تو اُنپر اثر ڈگری منصفہ آسامی کا نہوگا۔

ہائیکورٹ الہ آباد نے بمقدمہ امیر خان بنام جدو ناتھ داس ویکلی نوٹ الہ آباد ۱۹۰۸ء صفحہ ۵ تجویز کیا ہے کہ جب نالش حسب دفعہ ۹۵ حرف (ن) و (م) ایکٹ ۱۲ ۱۸۸۱ء بنام زمیندار دایر کیجائے تو وہ کاشتکار بھی جو بہ سازش زمیندار مدعی کو بیدخل کرے حسب دفعہ ۲۱ ایکٹ لگان مدعا علیہ بنایا جاسکتا ہے۔

قبضہ دلایا جانا بیجا بیدخل

دفعہ ۸۲ دفعہ ۱۷ کے احکام بہ تبدیلات ضروری ایسی ڈگری کے اجرا سے متعلق ہون گے جو کسی آسامی کو اُس کی جوت پر پھر قبضہ دلانے کے لیئے ہو۔

شرح دفعہ ہذا جدید ہے۔ دفعہ ۱۷۔ ایکٹ ہذا اور اُس کی شرح ملاحظہ طلب ہے۔

جوت کا حوالہ کردینا

آسامی کا بابت جوت کو حوالہ کردینا

دفعہ ۸۳ (۱) ایسی آسامی کو جو کسی ایسے پٹہ یا اقرارداد کا پابند نہ ہو جو کسی مقررہ میعاد کے لیئے ہو جایز ہے کہ کسی سال زراعتی کے اختتام پر اپنی جوت حوالہ کردے لیکن آسامی مذکور اس امر کا مستحق نہ ہوگا کہ اپنی جوت کا صرف ایک جزو حوالہ کرے۔

(۲) باوجود ایسے حوالہ کردینے کے بجز اُس صورت کے کہ آسامی ماہ اپریل کی پہلی تاریخ سے پہلے زمیندار کو اطلاع تحریری اپنے قصد حوالگی جوت کی دیدے آسامی ذمہ دار اس امر کا ہوگا کہ زمیندار کو اُس جوت کا لگان بابتہ اُس سال زراعتی کے جو تاریخ حوالگی سے عین مابعد واقع ہو ادا کرے۔

مگر شرط یہ ہے کہ آسامی اس طور پر ذمہ دار کسی ایسی مدت کی بابتہ نہ ہوگا جس مین زمیندار نے جوت کسی اور آسامی کو اُٹھادی ہو یا خود اپنی کاشت یا استعمال مین لیلی ہو۔

(۳) اس دفعہ کے کسی امر سے کسی ایسے باہمی تصفیہ پر اثر نہ پہونچے گا جس کے ذریعہ سے اسامی اور اوس کا زمیندار کسی کل جوت یا اُس کے کسی حصہ کے حوالہ کردیئے جانے کی نسبت باہم رضامند ہوجایئن۔

شرح یہ دفعہ بجاے دفعہ ۳۱۔ ایکٹ ۱۲ ۱۸۸۱ء کے ہے اور ہر قسم کی رعیت سے خواہ وہ کسی قسم کی ہو متعلق ہے بروئے دفعہ ہذا صرف وہ اسامی جس کی میعاد قبضہ مقررہ بروئے پٹہ یا قرارداد باہمی منقضی نہ ہوئی ہو اپنی جوت حوالہ نہین کرسکتی ہے بعد ختم ہوجانے میعاد قبضہ حوالہ کرسکتی ہے لیکن اگر زمیندار راضی ہو تو کوئی امر اسامی کو مانع نہین ہے کہ وہ مابین میعاد مقررہ اپنی جوت حوالہ نہ کرسکتی ہو۔

دفعہ ہذا کی روسے جزو جوت کی حوالگی جایز نہین رکھی گئی ہے۔

اگر آسامی نے ۳۱- مارچ یا اُس کے قبل اطلاع تحریری اپنے قصد حوالگی جوت کی زمیندار کو نہ دیدی ہو تو وہ ذمہ دار ادائے لگان بابتہ
اُس سال زراعتی کے ہوگا جو تاریخ حوالگی سے عین مابعد واقع ہو۔

فقرہ ۲ دفعہ ہذا مانع اس امر کا نہین ہے کہ حوالگی جوت زبانی عمل مین نہ آئے اطلاعنامہ کا اجرا صرف بغرض سبکدوشی
لگان قبل از یکم اپریل قرار دیا گیا ہے۔

حوالگی جوت زبانی یا تحریری یا بذریعہ فعل اُس شخص کے جو قبضہ چھوڑ دے عمل مین آسکتی ہے (رائے سنگھ بنام لسٹبارٹ ویکلی
نوٹ الہ آباد ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۲۷)

اگر استعفا تحریری ہو تو اُس پر رسوم اسٹامپ واجب الاخذ ہوگا مد ۱۶ - ایکٹ ۲ ۱۸۹۹ء لیکن جب پٹہ رسوم اسٹامپ سے مستثنیٰ ہو
تو دستاویز واپسی پٹہ پر بھی اسٹامپ کی ضرورت نہ ہوگی۔

حوالگی معناً اُس صورت مین ہوتی ہے جبکہ فریقین نے ایسا فعل کیا ہو جس سے اختتام تعلق زمیندار و آسامی ظاہر ہو۔

بروئے فقرہ ۳ دفعہ ہذا اگر آسامی و زمیندار باخوشی رضامند ہو کر کوئی ردوبدل نسبت کل یا جزو جوت کرین تو دفعہ ہذا حارج نہ
ہوگی رضامندی یا عدم رضامندی اُس فریق کو ثابت کرنا چاہیئے جو دعوے دائر کر کے رضامندی یا عدم رضامندی سے
فایدہ اُٹھانا چاہیے۔ آسامی ایسی ردوبدل کی حالت مین استفادہ دفعہ ۵۵ کا اس صورت مین مستحق سمجھا جائیگا جبکہ آسامی حسب
احکام ایکٹ ہذا کسی میعاد معینہ مخصوصہ تک قبضہ رکھنے کا مستحق قرار دیا گیا ہو۔

منجملہ چند شرکاء جوت کے جو شخص شریک اجراء اطلاعنامہ ترک آراضی نہ ہو تو وہ پابند اُس اطلاعنامہ کا نہین ہو سکتا ہے (ایسری پرشاد
بنام گنگا پرشاد منتخب فیصلجات بورڈ ۱۸۹۳ء صفحہ ۲۱ -

اطلاعنامہ حوالگی جوت حسب سرکلر بورڈ مال نمبر ۳ مد ۲ حرف (ب) مطابق نمونہ ذیل ہوگا۔

(الف) چونکہ مین (اب) اسامی محال ــ حصہ یا پٹی ــ اپنی کاشت موروثی محال و پٹی مذکور کو چھوڑنا چاہتا ہون لہٰذا اس تحریر کے
ذریعہ سے تم (ج د) کو جس سے کہ آراضی مذکور مین نے لی ہے اطلاع دیتا ہون کہ مین آراضی مندرجہ ذیل ۳۰ جون آئندہ
کو چھوڑ دونگا۔

نمبر کھیت رقبہ

(ب) اگر اطلاعنامہ حسب نمونہ مقررہ نہ دیا گیا ہو تو تحصیلدار اُس کو درست کرا دیگا۔ اور بوجہ بیقاعدہ ہونے کے اُسے نامنظور
نہ کرے گا۔

(ج) اگر حسب دفعہ ۲/۵ اطلاعنامہ کا اجرا معرفت تحصیلدار عمل مین آئے تو وہ بتحریر ذیل ہوگا۔

یہ اطلاعنامہ منجانب (اب) کاشتکار محال ــ حصہ یا پٹی ــ تم (ج د) پر حسب دفعہ ۲/۵ ایکٹ ۲ ۱۹۰۱ء تعمیل کیا جاتا ہے

(د) جو خرچہ اجراء کا وقت گذرانے درخواست کے ادا کیا جائے گا ورنہ تحصیلدار درخواست لینے سے انکار کرے گا اور بعد درخواست

کی پشت پر ایسے انکار کو لکھدیگا۔

اضافہ لگان ہونے پر جوت کا حوالہ کردیا جانا

دفعہ ۸۴ باوجود کسی امر مندرجہ دفعہ عین ماسبق کے جب کسی جوت کے اضافہ لگان کے واسطے ڈگری یا حکم صادر کی یا کیا جائے اور اُس جوت کا آسامی اُس ڈگری یا حکم کی تاریخ سے پندرہ دن کے اندر زمیندار کو اطلاع تحریری اس امر کی دے کہ وہ اُس جوت کو اُس مدت کی شروع مین حوالہ کردینا چاہتا ہے جس کی بابتہ اضافہ مذکور اثرپذیر ہوگا اور اُسی کے مطابق اُس جوت کو حوالہ کردے تو وہ اُس جوت کے اُس لگان کا ذمہ دار نہوگا جو اُس حوالہ کردینے کے بعد کی کسی مدت کی بابتہ قابل ادا ہو۔

شرح یہ دفعہ بھی بجائے دفعہ ۱۳۱- ایکٹ ۱۲ ۱۸۸۱ء کے ہے۔

جوت حوالہ کرنے کے اطلاعنامہ کی تعمیل معرفت تحصیلدار کے

دفعہ ۸۵ (۱) اگر زمیندار کسی ایسے اطلاعنامہ کے لینے سے جو بموجب دفعہ ۸۳ یا ۸۴ کے ہو انکار کرے تو آسامی کو جایز ہے کہ قبل گذرنے اُس میعاد کے جو ایسی اطلاع کے دینے کے لیئے مقرر کی گئی ہے تحصیلدار کو درخواست دے اور بعد اس کے تحصیلدار اُس اطلاعنامہ کی تعمیل زمیندار مذکور پر کرادے گا اور تعمیل کا خرچہ آسامی ادا کرے گا۔

(۲) ہر ایسے اطلاعنامہ کی نسبت یہ سمجھا جائے گا کہ وہ اُسوقت لے لیا گیا جب پہلی مرتبہ وہ (دینے کے لیئے) پیش کیا گیا۔

شرح یہ دفعہ بجائے دفعہ ۳۲- ایکٹ ۱۲ ۱۸۸۱ء کے ہے۔

درخواست اجراء اطلاعنامہ حسب دفعہ ہذا رسوم اسٹامپ سے مستثنے ہے (دفعہ ۱۹ ضمن ۱۲- ایکٹ ۷ ۱۸۷۰ء) ایسی درخواست قبل تاریخ یکم اپریل اُسوقت گذرے گی جبکہ زمیندار اطلاعنامہ مقتضیہ دفعات ۸۳ و ۸۴ لینے سے انکار کرے- خرچہ اطلاعنامہ اُسوقت ادا ہونا چاہیئے جبکہ درخواست دیجائے اگر اُسوقت ادا نہ ہوگا تو درخواست نامنظور کیجائے گی اور حکم و وجہ نامنظوری درخواست پر تحریر ہوگی- رسوم اطلاعنامہ ۱۲ رہوگی- اگر عدالت تحصیلدار (اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم) اُس درخواست کو نامنظور کردے یا اور کوئی حکم خلاف درخواست دہندہ کے صادر کرے تو اُس کا اپیل بحضور کلکٹر ضلع حسب دفعہ ۷۶ احرف (ب) ہوسکتا ہے رسوم یادداشت اپیل ۸ر واجب الاخذ ہوگی- کلکٹر ضلع جو حکم بہ صیغہ اپیل صادر کرے وہ قطعی ہوگا- میعاد اپیل تاریخ نامنظوری درخواست یا صدور حکم سے ۳۰ یوم ہے۔

تعمیل اطلاعنامہ اُس طریقہ سے کیجائے گی جیسے کہ مجموعہ ضابطہ دیوانی مین دربارہ تعمیل سمن قواعد منضبط ہین۔

نالش بجانب زمیندار بغرض منسوخی اطلاعنامہ

دفعہ ۸۶ (۱) جب کسی ایسے اطلاعنامہ کو زمیندار لے لے یا اُسپر اُس کی تعمیل ہوجائے تو اُس کو چاہیئے کہ اُس اطلاعنامہ کے ناجایز قرار دیئے جانے کے واسطے نالش دایر کرے اور نالش دایر ہونے

پر عدالت کو لازم ہوگا کہ اس نزاع باہمی فریقین کا تصفیہ کرے۔
(۲) اگر زمیندار ایسی نالش دایر نکرے تو اُس کی نسبت یہ سمجھا جائیگا کہ اُس نے (جوت کا) حوالہ کر دیا جانا منظور کر لیا۔

شرح یہ دفعہ بجائے دفعہ ۳۳ - ایکٹ ۱۲ ۱۸۸۱ء کے ہے۔
نالشات زیر دفعہ ہذا اطلاعنامہ کے وصول ہونے یا اُس کی تعمیل کیئے جانے کی تاریخ سے پندرہ روز کے اندر بحضور مہتمم حصہ ضلع یا بحالت عدم موجودگی اُس کے بحضور کلکٹر ضلع دایر ہوگی اور فیصلہ اُس نالش کا عدالت اسسٹنٹ کلکٹر درجہ اول یا کلکٹر ضلع کے اجلاس سے ہوگا اور ایسا فیصلہ قابل اپیل بحضور کمشنر قسمت و صاحبان بورڈ مال ہے (دفعہ ۱۷۴ ب) و دفعات ۱۷۲ و ۱۷۳ و ۱۷۹ و ۱۸۰ و ۱۸۱ و ضمیمہ چہارم مجموعہ (ج) نمبر سلسلہ ۴۳ - ایکٹ ۲ ۱۹۰۱ء) رسوم نالش و اپیل نالشات متعلقہ دفعہ ہذا ہے

(جوت کا چھوڑ دینا)

آسامی کا جوت کو چھوڑ دینا

دفعہ ۸۷ (۱) جب کسی آسامی نے اپنی جوت کا یا تو خود یا کسی دوسرے شخص کے ذریعہ سے کاشت کرنا چھوڑ دیا ہو اور بغیر اسکے کہ اس کا انتظام کر دیا ہو کہ اُس کا لگان واجب الادا ہو جانے کے وقت ادا کر دیا جائے اور بغیر اس کے کہ اُس انتظام کی اطلاع زمیندار کو دیدی ہو قرب و جوار سے چلا گیا ہو تو زمیندار کو جایز ہوگا کہ کسیوقت بعد پندرہوین تاریخ (ماہ) مئی کی اُس جوت پر داخل ہو اور اُس کو کسی دوسری آسامی کو اُٹھا دے یا خود اپنی کاشت مین لے لے۔
(۲) قبل اس کے کہ زمیندار اس دفعہ کے بموجب (جوت پر) داخل ہو اُس کو لازم ہوگا کہ تحصیلدار کے دفتر مین ایک اطلاعنامہ آسامی پر تعمیل ہونے کی غرض سے داخل کرے جس مین یہ درج ہو کہ اُس نے جوت چھوڑی ہوئی سمجھی ہے اور اسی لحاظ سے وہ اُسپر داخل ہونے والا ہے۔ اور تحصیلدار کو لازم ہوگا کہ ایک اطلاعنامہ اُس طریقہ سے شائع کرائے جس کی نسبت لوکل گورنمنٹ بذریعہ قاعدہ ہدایت کرے۔
(۳) جب کوئی آسامی قبضہ پانے کے لیئے بموجب دفعہ ۹۰ کے نالش کرے تو اگر زمیندار یہ ثابت کرے کہ وہ بموجب احکام دفعہ تحتی (۱) دفعہ ہذا کی جوت پر داخل ہونے کا مستحق تھا تو بحالت نہ ہونے ایسی شہادت کے جو خلاف اسکے ہو عدالت کو یہ قیاس کر لینا لازم ہوگا کہ آسامی نے اپنی جوت چھوڑ دی تھی۔
(۴) اگر آسامی قیاس مذکور کی تردید اس طرح کرے کہ عدالت کا اطمینان اس امر کی نسبت کر دے

کہ فی الواقع اُس کا قصد اپنی جوت کے چھوڑ دینے کا نہین تھا تو وہ مستحق اس کا ہوگا کہ بہ پابندی احکام دفعہ تحتی (۱) دفعہ ۹۰ کے اُس کو پھر قبضہ ایسی شرایط پر دیا جائے جو عدالت مناسب سمجھے

شرح یہ دفعہ ممالک ہذا مین جدید اور ہم مضمون دفعہ ۷۸ - ایکٹ قبضہ آراضی بنگال و دفعہ ۴۱ - ایکٹ لگان اودھ کے ہے۔ و دفعہ ۳۸ ایکٹ ۱۶ سنہ ۱۸۸۷ء دخل رعیتانہ پنجاب کے ہے۔ اس دفعہ کی نسبت اونچیل ممبران سیلکٹ کمیٹی کی رپورٹ حسب ذیل ہے۔

دفعہ ۹۰ (دفعہ ۷۸ - ایکٹ ۲ سنہ ۱۹۰۱ء) مسودہ کی نسبت جن آراپر ہمنے غور کیا ہے اُن مین یہ خواہش بہت اشخاص نے ظاہر کی ہے کہ (جوت کے) "چھوڑ دینے" کی تعریف جو ہوسکے درج کردینی چاہیئے - ہماری رائے مین اس امر کی کوشش کرنا قرین مصلحت نہ ہوگا کہ (جوت) چھوڑ دینے کی کوئی معین تعریف درج کیجائے - تعریف کے احاطہ کے اُن کل مختلف اقسام کے حالات کو لے آنا غیر ممکن ہے جن کی وجہ سے (آسامی کا جوت کو) چھوڑ دینا سمجھا جاسکتا ہے - اس کے ساتھ ہی ہماری رائے مین اُن حالات کا ظاہر کردینا ممکن ہے جن مین زمیندار کا یہ فرض کرلینا کہ آسامی نے اپنی جوت کو چھوڑ دیا ہے - اور آراضی متعلقہ پر دخل کرلینا - جایز سمجھا جائیگا اور زمیندار بحالت واپس آنے آسامی کے معاوضہ ادا کرنے کا مستوجب نہ ہوگا - اور ساتھ ہی اس کے یہ بھی ممکن ہے کہ آسامی کا یہ حق قایم رکھا جائے کہ اگر وہ یہ ثابت کرسکے کہ اُس نے درحقیقت اپنی جوت چھوڑ نہین دی تھی تو اُس کا قبضہ واپس پائے - ہمنے مجوزہ دفعہ ۹۰ (دفعہ ۷۸) مین جو ایکٹ قبضہ آراضی بنگال کے دفعہ ۸۷ کے طور پر مرتب ہوئی ہے - اسی منشا کے حاصل ہونے کی غرض سے احکام درج کیئے ہین (اُردو گورنمنٹ گزٹ ممالک مغربی و شمالی و اودھ حصہ ۵ صفحہ ۲۹ مطبوعہ ۲۷ جولائی سنہ ۱۹۰۱ء)

بروئے دفعہ ہذا اگر کوئی آسامی بغیر کرنے انتظام آراضی جوت نسبت ادا لگان و اطلاع دہی زمیندار اپنی جوت کی کاشت چھوڑ کر موضع یا اُس کے قرب وجوار سے چلا جائے تو اُس کی نسبت سمجھا جائے گا کہ اُسنے کاشت ترک کردی اور ایسی حالت مین زمیندار کو اختیار ہے کہ آراضی ترک شدہ پر کسیوقت بعد ۱۵ مئی کے قبضہ کرلے لیکن قبل قبضہ کرلینے کے زمیندار کو لازم ہے کہ اطلاعنامہ بابت اپنے ارادہ مقابضت بذریعہ تحصیلدار آسامی پر جاری کرائے - اگر کوئی زمیندار بلا تعمیل مین اطلاعنامہ داخل کیئے ہوئے جوت پر قبضہ کرے گا تو بصورت دعوے آسامی بموجب دفعہ ۹۷ زمیندار دفعہ ہذا کی ضمن ۱ سے مستفید نہین ہوسکتا ہے ضمن (۱) کے ثابت ہوجانے کے بعد بھی اگر آسامی عدالت کو مطمئن کردے کہ باوجود اسکے کہ آسامی نے خلاف ضمن (۱) عمل کیا ہے لیکن درحقیقت اُس کا ارادہ جوت چھوڑ دینے کا نہ تھا تو آسامی دفعہ ۹۰ کے احکام سے مستفید ہوسکتا ہے -

گو معاہدہ حق انتقال ساقط الملکیت ناجائز ہے تاہم بایع اپنے حقوق کو ترک کرسکتا ہے اور جب قبضہ آراضی سیر کا مشتری کو دیدیا جائے تو بایع اپنے حقوق سے دست بردار متصور ہوگا - (گیا سنگہ بنام اودت سنگہ انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۳ صفحہ ۳۹۶)

جبکہ کوئی کاشتکار مستحق مقابضت اپنی آراضی کاشت کو چھوڑ کر پانچ سال تک لگان ادا نہ کرے تو پھر اپنے حقوق کو نافذ نہین کرسکتا (غلام علی بنام گلاب سندری داسی انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۲۱۲)

محض نہ ادا کرنے لگان سے حق آسامی زایل نہیں ہوجاتا اور نہ وہ مساوی ترک جوت کی ہے (ایشے چرن بھوپیا بنام کیلاش چندر رائے انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۵۱۷ وینل منی داسی بنام سناتن داسی انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۱۰ ومنظہر رائے بنام رام گت سنگہ ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۹۰۵ء صفحہ ۵۶/۱۴۲)

آسامی دخیلکار اپنے حق دخیلکاری سے استعفا دے سکتا ہے لیکن بذریعہ شرایط قبولیت اپنے ورثا کو محروم نہیں کرسکتا (لالجی بنام بوزن انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۱۰۳)

منجملہ چند شرکا جوت ایک شریک کا ترک زمیندار کو مستحق متابعت نہیں بناتا۔ اصول مقدمہ ایسری سنگہ بنام گنگا پرشاد منتخب فیصلجات بورڈ مال ۸۴-۱۸۸۳ء صفحہ ۱۲۱ لایق ملاحظہ ہے۔

اگر مزارعہ کاشت اور ادائے لگان کا انتظام کے بغیر بلا وجہ کافی آراضی کی کاشت ترک کردے تو اُس کا حق دخیلکاری زایل ہوجاتا ہے کیونکہ حق مذکور کے لیئے قبضہ کامل الاتصال و مسلسل بنا مزوری جزو ہے (فیصلہ نمبر ۴ پنجاب ریکارڈ ۱۸۸۲ء صیغہ مال)

اگر مزارعہ موروثی اپنی آراضی کسی دوست یا رشتہ دار کی تحویل میں چھوڑ دے اور خود ذمہ دار ادا محاصل ہے تو اُس کا قبضہ دایم سمجھا جائیگا (فیصلہ نمبر ۴۶ پنجاب ریکارڈ ۱۸۸۶ء صیغہ دیوانی)

اگر مزارعہ موروثی چند روز کے لیئے موضع سے غیر حاضر ہوجائے لیکن اپنی غیر حاضری میں انتظام کاشت و دخل کا رکھے تو وہ قابض آراضی متصور ہوگا (فیصلہ نمبر ۲۰ ۱۸۸۱ء پنجاب ریکارڈ صیغہ دیوانی)

کسی مزارعہ دخیلکار کی نابالغی کے ایام میں اُس کا کھاتہ (جوت) پر اگر زمیندار قبضہ کرلے تو یہ قیاس کیا جائیگا کہ زمیندار مزارعہ مذکور کی طرف سے ایک قسم کی حیثیت امانتی رکھتا ہے اور اُسپر واجب ہے کہ جب مزارعہ بعمر بلوغ پہونچ جائے تو اُس کا کھاتہ (جوت) اُسے واپس دیدے (فیصلہ نمبر ۲ ۱۹۰۱ء پنجاب ریکارڈ صیغہ مال)

جبکہ ایک آسامی نے اپنی ناقابل انتقال حقیت بیع کی اور اُسپر قابض نہ رہا اور اُس کی بابتہ لگان ادا نہیں کیا اور زمیندار نے نالش بغرض بیدخلی منتقل کنندہ و منتقل الیہ کے دائر کی تجویز ہوئی کہ زمیندار مستحق ڈگری کا ہے اور کسی اطلاعنامہ کی اس لیئے ضرورت نہ تھی کہ زمیندار حقیت پر قبضہ حاصل کرے (ساجن رائے بنام منشی تتمن ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۳۹۴)

باب ۶

ترقیات حیثیت آراضی

آسامیان غیر دخیلکار کا استحقاق ترقیات آراضی کی بابت

دفعہ ۸۸ ہر آسامی جو آسامی غیر دخیلکار نہ ہو (آراضی کی حیثیت میں) ترقی کرنے کا مستحق ہوگا۔ مگر شرط یہ ہے کہ درصورت نہ ہونے کسی رواج مختص المقام کے جو خلاف اس کے ہو کوئی آسامی

سوائے حقدار قبضہ مستقل یا آسامی بہ شرح معیّن کے اس امر کا مستحق نہ ہوگا کہ بغیر رضامندی تحریری زمیندار کے درخت لگائے۔

شرح یہ دفعہ جدید ہے۔

باستثنائے آسامی غیر دخیلکار اور ہر قسم کی آسامی اپنی جوت مقبوضہ کی ترقی حیثیت کرسکتا ہے مگر آسامی دخیلکار یا ساقط الملکیت بجز تحریری رضامندی زمیندار کے اپنی جوت مین درخت نہین لگاسکتا ہی ہان اگر بروئے رواج مختص المقام وہ مستحق نصب درختان بلا رضامندی زمیندار ہو تو درخت بہی لگاسکتا ہے۔ اس شرط کی نسبت اوزیبل ممبران سیلکٹ کمیٹی نے حسب ذیل تحریر کیا ہے "ہمکو یہ اطلاع دی گئی ہے کہ ایسی صورتین ہین جمین واجب العرض مین یہ رواج مختص المقام تحریر ہے کہ آسامی بغیر رضامندی زمیندار کے درخت لگاسکتی ہین۔ جہان ایسا رواج قایم ہوچکا ہے وہان اُس سے قطع نظر نہین کیجاسکتی ہے اور اس دفعہ مین اسکے مطابق ترمیم کردی گئی ہے" (اردو گورنمنٹ گزٹ ممالک مغربی وشمالی واودھ صفحہ ۲۹ حصہ ۵ مطبوعہ ۲۷۔ جولائی سنہ ۱۹۰۱ء)

اگر کوئی آسامی ساقط الملکیت یا دخیلکار یا غیر دخیلکار بلا رضامندی زمیندار وخلاف رواج مختص المقام اپنی جوت مین درخت لگاویگی تو اُس کی نسبت زمیندار حسب دفعہ ۷۵ ضمن (ب) ایکٹ ہذا کارروائی کرسکتا ہے۔

تعریف ترقی حیثیت آراضی دفعہ ۴ ضمن (۱۲) مین ملاحظہ ہو۔

آسامیان غیر دخیلکار کا حق کنوان بنانے کی نسبت

دفعہ ۸۹ آسامی غیر دخیلکار اس امر کا مستحق ہوگا کہ اپنی جوت کی آبپاشی کے لیئے کوئی کنوان معہ کل اُس کے متعلقہ کامون کے بنائے اور اُن کو قایم رکھے اور اُن کی مرمت کرے۔ لیکن وہ اس کا مستحق نہ ہوگا کہ بلا رضامندی تحریری اپنے زمیندار کے اپنی جوت کی نسبت کوئی اور ترقی عمل مین لائے۔

مگر شرط یہ ہے کہ اگر زمیندار چاہے کہ وہ خود کنوان بنائے تو اُس کو کنوان بنانے کا حق مقدم حاصل ہوگا اور یہ بہی شرط ہے کہ

(۱) کوئی آسامی آراضی سیر کا مستحق اسکا نہ ہوگا کہ بغیر رضامندی تحریری اپنے زمیندار کے کوئی ترقی حیثیت آراضی اپنی جوت کی نسبت کرے۔ اور

(۲) کوئی آسامی شکمی مستحق اس کا نہ ہوگا کہ بغیر رضامندی تحریری مالک کے کوئی ترقی حیثیت اپنی جوت کی نسبت کرے۔

شرح دفعہ ہذا ہم مضمون دفعہ ۹۷۔ ایکٹ قبضہ آراضی بنگال کے ہے۔

بروئے دفعہ ہذا آسامی غیر دخیلکار صرف اپنی جوت مین کنوان بنانے کی مجاز ہے مگر اور کوئی فعل متعلق ترقی حیثیت آراضی جس کی تعریف دفعہ ۴ ضمن ۱۲۔ ایکٹ ہذا مین ہے بلا رضامندی تحریری اپنے زمیندار کے نہین کرسکتی۔

آسامی غیر دخیلکار مین ٹھیکہ دار شامل ہے مگر آسامی شکمی یا آسامی آراضی سیر شامل نہین ہے۔

آسامی آراضی سیر بغیر تحریری رضامندی اپنے زمیندار کی اور آسامی شکمی بغیر تحریری رضامندی مالک کے کوئی ترقی حیثیت آراضی اپنی مقبوضہ جوت کی نسبت نہین کرسکتی۔

دفعہ ہذا کے فقرہ اول اور شرط نمبر ۱ مین الفاظ اپنے زمیندار (لینڈلارڈ) استعمال کیئے گئے ہین اور شرط نمبر ۲ مین لفظ مالک (پروپرایٹر) اپنے زمیندار سے تو مراد وہ شخص ہے جس کو آسامی مستوجب ادا لگان ہو مگر لفظ مالک سے وہی شخص مراد لیا جائے گا کہ جو حقیقی ملکیت اراضی مین رکھتا ہو پس بلحاظ سیاق عبارت شرط نمبر ۲ آسامی شکمی مجاز نہین ہے کہ آسامی ساقط الملکیت یا دخیلکار یا شرح لگان معین سے اجازت لیکر کسی عمل ترقی حیثیت آراضی کو عمل مین لاسکے اُس کو اصل مالک آراضی کی تحریری اجازت حاصل کرنا ضروری ہے۔

اس دفعہ کی نسبت اور نیز بل ممبران سیلکٹ کمیٹی کی رپورٹ حسب ذیل ہے۔

نہ صرف آراضی سیر کی آسامیون کو بلکہ آسامیان شکمی اور دیگر ایسے اشخاص کو بھی جن کو آسامیون کی جوتین منتقل کی گئی ہون بلا رضامندی مالک کنوان بنانے کے حق سے مستثنےٰ کرنا لازم ہے اور ان تینون صورتون کی نسبت ایک عبارت شرطیہ بڑھا دی گئی ہے۔

ہماری یہ بھی رائے ہے کہ غیر دخیلکاری جوتون مین زمیندار کو کنوان بنانے کا حق مقدم دیا جانا چاہیئے۔ یہ رعایت جو آسامی غیر دخیلکار کے ساتھ کی گئی ہے یعنے یہ کہ اُس کو یہ اجازت دی گئی ہے کہ بغیر رضامندی زمیندار کے کنوان بنائے اور اُس کی نسبت بطور ایسی ترقی حیثیت آراضی کی کام کے عمل کرے جس کی بابت اُس کو بیدخلی کے وقت معاوضہ ملے گا۔ ایک ایسا حق ہے جو قانون موجودہ کے بموجب آسامی مذکور کو حاصل نہین ہے اور آسامی کے حق مین یہ رعایت کافی اور وافی معلوم ہوتی ہے چنانچہ اسی لحاظ سے ہمنے (زمیندار کا حق مقدم ہونے کی نسبت) حکم درج کر دیا ہے (اُردو گورنمنٹ گزٹ ممالک مغربی وشمالی واودھ مطبوعہ ۲۷۔جولائی سنہ ۱۹۰۱ء حصہ ۵ صفحہ ۲۹)

معاوضہ بابتہ ترقیات حیثیت آراضی

دفعہ ۹ ہر ایک آسامی جس نے کوئی ایسی ترقی کی ہو جس کے کرنے کا وہ مستحق ہو ترقی مذکور کی بابتہ صورت ہائے ذیل مین معاوضہ پانے کا مستحق ہوگا۔

(الف) جب اُس کی بیدخلی کا حکم حسب دفعہ ۶۱ صادر کیا جائے۔ اور

(ب) جب اُس کی بیدخلی کی بابتہ ڈگری حسب دفعہ ۶۳ صادر ہو۔ اور

(ج) جب اُس کے زمیندار نے اُس کی جوت سے اُس کا قبضہ بیجا طور سے اُٹھا دیا ہو۔ اور اُس نے اپنی جوت کا قبضہ واپس نہ پالیا ہو۔

شرح یہ دفعہ بجائے دفعہ ۴۴ - ایکٹ ۱۲ ۱۸۸۱ء کے ہے - دفعہ ہذا مین وہ صورتین بیان کی گئی ہین جن مین معاوضہ دلایا جائے گا -

افعال جو داخل تعریف ترقی حیثیت آراضی ہین دفعہ ۴ ضمن ۱۲ مین اور جو لوگ مستحق ترقی حیثیت آراضی ہین اُن کی تصریح دفعات ۸۸ - ۸۹ - ایکٹ ہذا مین ملاحظہ ہو -

تشریح دفعات ۶۱ و ۶۳ و ۶۵ و ۶۶ و ۷۹ - ایکٹ ہذا مین ہمراہ دفعہ ہذا لائق ملاحظہ ہین -

معاوضہ کی تعداد کا قرار دیا جانا

دفعہ ۹۱ اُس معاوضہ کی تعداد کا تخمینہ کرنے مین جو آسامی کو بابتہ ایسی ترقی کے جو اُس نے کی ہو واجب الوصول ہو عدالت (امور ذیل پر) لحاظ کرے گی -

(الف) اُس مقدار پر جتنی کہ جوت کی مالیت لگان یا جوت کی پیداوار یا اُس پیداوار کی مالیت بوجہ اُس ترقی کے بڑھ گئی ہو - اور

(ب) اُس ترقی کی حالت پر اور اس امر پر کہ اُس کا اثر غالباً کب تک رہے گا - اور

(ج) اُس محنت اور روپیہ پر جو ترقی مذکور کے کرنے مین درکار ہوئی اور ہوا -

(اول) بہ ملحوظی کسی ایسی تخفیف یا معافی لگان یا کسی اور رعایت کے جو زمیندار نے اُس ترقی کے بدلے آسامی کے حق مین کی ہو - اور

(دوم) بہ ملحوظی کسی ایسی امداد کے جو زمیندار نے آسامی کو بہ شکل روپیہ یا سامان یا محنت کے دی ہو - اور

(سوم) در صورت آراضی کے بنانے (زراعت کے لائق کرنے) یا آراضی غیر آبپاشی کو آراضی آبپاشی کی حالت مین لانے کے - بہ ملحوظی اُس مدت کے جس مین آسامی اُس ترقی سے نفع اُٹھا چکا ہو -

شرح یہ دفعہ ہم مضمون دفعہ ۸۳ - ایکٹ قبضہ آراضی بنگال و دفعہ ۷۲ - ایکٹ قبضہ آراضی پنجاب کے ہے - اس دفعہ کی نسبت رپورٹ سیلکٹ کمیٹی حسب ذیل ہے -

ہمنے اس دفعہ پر اور اُس کے ساتھ اُس کی ہم مضمون دفعات ایکٹ ہائے قبضہ آراضی بنگال و پنجاب و ممالک متوسط پر غور و خوض کیا -

معاوضہ ترقی حیثیت آراضی کی تشخیص کے قواعد بنگال و پنجاب کے ایکٹون مین فی الواقع بالکل یکسان ہین اور ایکٹ قبضہ آراضی ممالک متوسط مین زیادہ تر اُنہین کی تقلید کی گئی ہے -

معاوضہ کا تخمینہ یا تو آراضی کی مالیت لگان کے اُس اضافہ کے لحاظ سے جو بوجہ ترقی حیثیت آراضی کے ہو اور اُس مدت کے

لحاظ سے جبتک بظن غالب ترقی مذکور کا اثر قایم رہے گا کیا جا سکتا ہے ۔ یا بلحاظ اُس محنت کے اور روپیہ کے کیا جا سکتا ہے جو ترقی مذکور کی طیاری کے واسطے درکار ہتی اور تھا ۔ نہ کہ (ہر صورت مین) خواہ مخواہ بلحاظ اُسقدر محنت اور روپیہ کے جو درحقیقت اُس مین کی گئی اور لگایا گیا ۔ اور جب اس طرح تخمینہ کیا جائے تو اُس مین اُس امداد کی بابتہ (اگر کچھ ہو) منہائی کرنی لازم ہے جو زمیندار نے خرچہ طیاری مین دی ہو ۔ اور نیز اُن فایدون کی بابتہ منہائی کرنی لازم ہے جو آسامی ترقی متعلقہ سے حاصل کر چکا ہو ۔ علاوہ ازین بلحاظ تعریف الفاظ ترقی حیثیت آراضی کے جو دفعہ ۳ ضمن ۱۲ (دفعہ ۴ ضمن ۱۲) مین درج ہے اس امر کی بھی ضرورت پائی گئی ہے کہ ایسی صورتون کی نسبت صریح حکم درج کیا جائے جن مین ایسی ترقی حیثیت آراضی کی بابتہ معاوضہ دیا جائے جس سے ۔ اگرچہ وہ کام ترقی کا دوسری آراضی پر طیار ہوا ہو ۔ اُس آراضی کو فایدہ پہونچے جس سے آسامی بیدخل کیا جانے والا ہو اور نہ بخلاف اس کے ۔ اُن صورتون کی نسبت بھی صریح حکم درج کر دیا جائے جن مین معاوضہ ایسی ترقی حیثیت آراضی (کے کام) کی بابتہ دیا جائے جو اُس آراضی پر کیا گیا ہو جس سے آسامی بیدخل کیا جانے والا ہو مگر جس ترقی سے ایسی دوسری آراضی کو فایدہ پہونچا ہو جو آسامی کے دخل مین باقی رہے (رپورٹ سیلکٹ کمیٹی ممالک مغربی و شمالی واودہ مطبوعہ ۲۷ ۔ جولائی ۱۹۰۱ء حصہ ۵ صفحہ ۳۰)

عدالت کو واقعی زر صرف شدہ پر اسقدر لحاظ نہ کرنا چاہیئے جتنا کہ اس امر پر کہ آراضی کی وہ سالانہ مالیت جس پر اُس کا پٹہ دیا جائے کسقدر بڑھ گئی ہے اور بوقت طلب معاوضہ کسقدر بڑھتی جاتی ہے (بہادر برہمن بنام سید افضل علی منتخب فیصلجات بورڈ ۱۸۸۴-۸۵ء صفحہ ۲۶/۲۴)

وقت تجویز معاوضہ کے زمیندار کے اس عذر پر بھی عدالت کو لحاظ کرنا چاہیئے کہ وہ پٹہ جس کی رو سے کاشتکار قابض تھا پٹہ رعایتی تھا ۔ (زور آور سنگھ بنام الٰہی بخش لوبرڈ لیگل ریمبرنسر جلد ۱ ۱۸۶۹ء صفحہ ۵۱)

معاوضہ ترقی حیثیت آراضی مین عدالت کو صرف صرفہ ہی کو محک قرار دینا نہ چاہیئے بلکہ امور مفصلہ ذیل تصفیہ طلب قرار دینے چاہیئن ۱ ۔ یہ کہ آیا بوجہ ترقی حیثیت آراضی کی مالیت جس پر پٹہ دیا جائے زیادہ ہو گئی ہے یا نہین ۲ ۔ اور اگر زیادہ ہو گئی ہے تو ایسی ترقی حیثیت آراضی کا اثر عارضی ہے یا دایمی ۔ اور جب کاشتکار مستحق معاوضہ ترقی حیثیت آراضی پایا جائے تو اس امر پر بھی لحاظ کرنا چاہیئے کہ آیا زمیندار نے کوئی مدد آسامی کی کی ہے یا نہین ۔ دیسراج سنگھ بنام ٹھاکر دیبی دیال سنگھ منتخب فیصلجات بورڈ بابت ۱۸۸۴-۸۵ء صفحہ ۱۱/۲۵)

اصلی و واقعی لاگت ترقیات کی دلائی جانی چاہیئے جو روپیہ مزارعہ نے بلا ضرورت صرف کیا ہو ۔ یا یون ہی ضایع کر دیا ہو اور جس کے صرف سے کھاتہ رعیتی کو کچھ فایدہ نہ پہونچا ہو اُس کا مالک آراضی ذمہ دار نہین ہے ۔

اگر مالک نے کوئی رعایت اُس آسامی کے حق مین نہ کی ہو جس نے بنجر توڑ کر آراضی کو مزروعہ کیا ہو اور نہ بشرح

لگان مین کچھ رعایت دی ہو اور وہی لگان دیتا رہا ہو جو درصورت نہ ہونے بنجر نو توڑ کے لیتا تو صرف اس وجہ سے کہ بسبب خوبی طاقت پیداوار آراضی کے مزارعہ کو کل لاگت پہلے سال مین وصول ہوگی یہ نہین سمجھا جائے گا کہ لگان لینے ضمناً امداد ایسے مزارعہ کی کی ہے (فیصلہ نمبر ۹۲ ۱۸۷۶ء پنجاب ریکارڈ)

آراضیات بنجر کو نو توڑ کرنے مین مزارعہ کی محنت کی قیمت کا روپیہ بطور عوضانہ (معاوضہ) دلایا جا سکتا ہے لیکن ہرجہ بطور معاوضہ نہین مل سکتا (فیصلہ نمبر ۳۵ ۱۸۸۱ء پنجاب ریکارڈ)

| ایسی ترقی جسکا نفع اُس آراضی پر ہو پہنچے جس سے اسامی بیدخل کیا جائے۔

دفعہ ۹۲ (۱) جب ترقی سے اُس آراضی کو جس سے آسامی بیدخل کیا جانے والا ہو اور نیز دیگر ایسی آراضی کو جو ایسی آسامی کے دخل مین ہو نفع پہونچے تو اُس معاوضہ کا جو اُس آسامی کو قابل ادا ہو تخمینہ اس لحاظ سے کیا جائے گا کہ ترقی مذکور سے اُس آراضی کو جس سے وہ آسامی بیدخل کی جانے والا ہے کسقدر نفع پہونچا ہے۔

(۲) اگر ترقی کا کام اُسی آراضی پر کیا گیا ہو جس سے آسامی بیدخل کیا جانے والا ہے تو زمیندار بر طبق ادا کرنے اُس معاوضہ کے جو آسامی کا یافتنی تجویز کیا جائے اُس ترقی کے کام کا مالک ہو جائے گا۔ لیکن آسامی مستحق اس کا ہوگا کہ اُس کو اُس ترقی کے کام کا نفع بہ تعلق اُس آراضی کے جو اُس کے دخل مین باقی رہے گی اُسی حد تک اور اُسی طریقہ کے مطابق حاصل رہے جس حد تک اور جس طریقہ سے اُس آراضی کو اُسوقت تک اُس ترقی سے نفع پہونچتا رہا ہے۔

(۳) اگر ترقی کا کام اُس آراضی پر کیا گیا ہو جو آسامی کے دخل مین باقی رہے بر طبق ادا کرنے اُس زر معاوضہ کے جو آسامی کا یافتنی تجویز کیا جائے مستحق اس کا ہوگا کہ اُس کو اُس ترقی کے کام کا نفع بہ تعلق اُس آراضی کے جس سے آسامی بیدخل کیا گیا ہے اُسی حد تک اور اُسی طریقہ کے مطابق حاصل رہے جس حد تک اور جس طریقہ سے اُس آراضی کو اُس وقت تک اُس ترقی سے نفع پہونچتا رہا ہے

شرح یہ دفعہ جدید ہے۔

اگر ایک آسامی نے چاہ تعمیر کیا ہو جس سے سوائے اُس آراضی کے جس کو وہ بطور آسامی (ب) کے کاشت کرتا ہے اور آراضی کو بھی پانی ملتا ہے۔ ایسی صورت مین کل لاگت چاہ کی معاوضہ مین نہین دلائی جائے گی بلکہ بلحاظ اُس فایدہ کے جو (ب) مالک کی آراضی کو اُس چاہ سے پہونچتا ہے رسدی حصہ دلایا جائے گا (فیصلہ جات نمبر ۱ ۱۸۷۲ء و نمبر ۳ ۱۸۷۶ء پنجاب ریکارڈ)

زمیندار کا حق ایسے معاوضہ دینے کا جو زر نقد نہ ہو

دفعہ ۹۳ (۱) جس صورت مین آسامی کو معاوضہ کا حسب دفعہ ۷۰ یا دفعہ ۶۱ قابل ادا ہونا تجویز ہو جائے تو زمیندار کو جایز ہے کہ عدالت سے درخواست کرے کہ اُس کو اُس رقم قابل ادا کے بدلے یا رقم مذکور کے ایک جزو کے بدلے اُس جوت یا کسی اور جوت کا منفعتی پٹہ دیدینے یا کسی اور طرح سے معاوضہ کر دینے کی اجازت دیجائے۔

(۲) اگر آسامی ایسے منفعتی پٹہ یا اور طرح کے معاوضہ کے قبول کرنے پر رضامند ہو تو ڈگری یا حکم حسب دفعہ ۷۰ یا دفعہ ۶۱ کے اُس کے مطابق ترمیم کر دیجائے گی۔

(۳) اگر آسامی منفعتی پٹہ کے قبول کرنے سے انکار کرے اور اگر آسامی کا اظہار لینے اور ایسی زاید تحقیقات کرنے کے بعد جو عدالت ضروری سمجھے عدالت کی یہ رائے ہو کہ پٹہ مذکور آسامی کے حالات کے مناسب ہے اور اُس سے آسامی کو کافی بدل ترقی متعلقہ کا نسبت کل یا جزو معاوضہ ڈگری شدہ کے۔ جیسا کہ عدالت تجویز کرے مل جائے گا اور نیز یہ رائے ہو کہ آسامی کوئی جایز وجہ اُس پٹہ کے لینے سے انکار کرنے کی نہین رکھتا ہے۔ تو عدالت کو لازم ہوگا کہ آسامی کو ایک مہینہ کی مہلت زمیندار سے مصالحت کرنے کے لیئے دے اور اگر اس میعاد کے اندر یا ایسی اور زاید میعاد کے اندر (اگر کچھ ہو) جسکا دینا عدالت مناسب سمجھے آسامی اُس پٹہ کو قبول کرلے اور وہ اس قبول کرنے کی اطلاع عدالت کو کر دے تو عدالت وہ کارروائی کرے گی جس کی نسبت دفعہ تحتی (۲) مین حکم ہے۔

اور اگر آسامی اُس پٹہ کو میعاد مذکور کے اندر قبول نہ کرے تو اُس کا حق نسبت اُس قدر معاوضہ قابل ادا کے جو پٹہ منفعتی کے ذریعہ سے ادا ہو جاتا زایل ہو جائے گا۔

(۴) لازم ہے کہ بجائے زر نقد کے سوائے منفعتی پٹہ کے کسی اور طرح کے معاوضہ کی ڈگری یا حکم بغیر رضامندی آسامی کے صادر نہ کی جائے یا نہ کیا جائے۔

(۵) لازم ہے کہ ہر درخواست جو بموجب دفعہ تحتی (۱) کے ہو تاریخ ڈگری یا حکم حسب دفعہ ۷۰ یا دفعہ ۶۱ سے ایک مہینہ کے اندر دیجائے۔

شرح یہ دفعہ بجائے دفعہ ۴۵ - ایکٹ ۱۲ ۱۸۸۱ء کے ہے - درخواست حسب دفعہ ہذا عدالت تحصیلدار مین گذرے گی اور اُسی عدالت سے فیصلہ پائے گی اور بہ ناراضی تجویز تحصیلدار اپیل بعدالت صاحب کلکٹر ضلع دایر ہوگا - حکم صاحب کلکٹر ضلع جو بصیغہ اپیل صادر ہو قطعی ہوگا۔

تنازعہ کے متعلق حقیقی ترقی کی نسبت نا ماست

دفعہ ۹۴ اگر مابین آسامی اور اُس کے زمیندار کے کوئی نزاع۔
(الف) نسبت حق ترقی حیثیت آراضی کرنے کے۔ یا
(ب) نسبت اس امر کے کہ آیا کوئی خاص کام ترقی حیثیت آراضی کا کام ہے
(یا نہین) پیدا ہو۔ تو
اسسٹنٹ کلکٹر مہتمم حصہ ضلع کو جایز ہے کہ (فریقین مین سے) کسی فریق کی درخواست
پر اُس نزاع کا فیصلہ کر دے اور مشار الیہ کا فیصلہ قطعی ہوگا۔

شرح یہ دفعہ جدید ہے اور بنگال کے ایکٹ قبضہ آراضی کے دفعہ ۹۰ سے لی گئی ہے۔

درخواست حسب دفعہ ہذا پر ۸ ۔ رسوم عدالت واجب الاخذ ہوگا۔ اور ایسی درخواست اسسٹنٹ کلکٹر مہتمم
حصہ ضلع یا اُس کی عدم موجودگی مین بحضور کلکٹر ضلع گذرے گی (دفعہ ۴ ۔ حرف (ب) ایکٹ ہذا) تصفیہ درخواست
مذکور اجلاس اسسٹنٹ کلکٹر درجہ اول سے ہوگا (دفعہ ۱۷۱ ۔ ایکٹ ہذا۔

جب کوئی کاشتکار مستحق معاوضہ ترقی حیثیت آراضی ہو جو اُس نے بذات خود یا اُس شخص نے جس کا وہ وارث
ہے یا جس سے اُس نے مزید کیا کیئے ہین تو وہ بیدخل نہین ہو سکتا جبتک کہ معاوضہ ادا نہ کر دیا جائے۔
(گنیت پرشاد بنام مادھو منتخب فیصلہ جات بورڈ ۱۸۹۰ء صفحہ ۱۲۵ و مجبوتی بنام رام دیال منتخب فیصلہ جات
بورڈ سال ۱۸۹۱ء صفحہ ۱)

جن مقدمات عذر داری بیدخلی مین عذر معاوضہ ترقی حیثیت آراضی پیش کیا جائے تو عدالت کو لازم ہے کہ پہلے
دعوے معاوضہ کو فیصل کرے (رام جیاون بنام کشنا مہنت منتخب فیصلہ جات بورڈ ۱۸۹۱ء صفحہ ۱/۴)

باب ۸

متفرق احکام نسبت قبضہ ہائے آراضی کے

تالیفات نسبت حقوق متعلقہ قبضہ ہائے آراضی کے

دفعہ ۹۵ جایز ہے کہ دوران اثنا قایم رہنے حق قبضہ آراضی کے کسیوقت زمیندار یا آسامی
امور ذیل مین سے کسی امر کے استقرار کے واسطے نالش دایر کرے۔
(الف) نام اور تفصیل جوت کر آسامی کی۔ اور
(ب) مقدار جس مین وہ آسامی داخل ہے۔ اور

(ج) موقع یا رقبہ یا نمبر ہائے قطعات یا حدود جوت کی۔ اور
(د) لگان جو بابتہ جوت کے قابل ادا ہو اور یہ کہ آیا وہ زر نقد مین یا جنس مین قابل ادا ہے۔ اور
(ہ) وقت اور مقام اور طریقہ کنکوت یا بٹائی یا حوالگی فصل کا بابتہ لگان کے۔ اور
(و) وہ تاریخین جنپر اور وہ قسطین جن مین لگان قابل ادا ہے۔

شرح: دفعہ بجائے دفعہ ۱۰۔ ایکٹ ۱۲ ۱۸۸۱ء کے ہے ضمن (الف) و (ل) دفعہ ۹۵۔ ایکٹ مذکور بھی ملاحظہ ہو۔ بروئے دفعہ ہذا زمیندار اور اسامی دونون کو اختیار دیا گیا ہے کہ وہ واسطے استقرار امور متذکرہ دفعہ ہذا نالش کرین۔ ایسی نالش بحضور اسسٹنٹ کلکٹر مہتمم حصہ ضلع یا کلکٹر ضلع دایر ہوگی (دفعہ ۴ ۱۸ (ب) ایکٹ ہذا) فیصلہ نالش اسسٹنٹ کلکٹر درجہ اول یا کلکٹر ضلع کے اجلاس سے ہوگا (دفعات ۱۷۲ و ۱۷۳۔ ایکٹ ہذا) فیصلہ اسسٹنٹ کلکٹر یا کلکٹر ضلع کا اپیل تاریخ فیصلہ سے ۳۰ یوم کے اندر بحضور کمشنر قسمت اور کمشنر قسمت کے فیصلہ کا اپیل بحضور بورڈ تاریخ فیصلہ سے اندر ۹۰ یوم۔ (اگر دفعہ ۱۸۱ کے احکام متعلق ہوئے ہون) ہوسکتا ہے۔ (دفعہ ۱۷۸ و ۱۸۱ و ۱۷۹ اور ضمیمہ چہارم نمبر ۳ ۵ و ۴ ۵ مجموعہ (د) ایکٹ ہذا) رسوم نالش ابتدائی ۸ روا جب الاخذ ہے دفعہ ہذا اُس صورت سے متعلق نہ ہوگی جبکہ اسامی جوت پر خود یا بذریعہ اپنی اسامی ذیلی کے قابض نہ ہو اور نہ دفعہ ہذا سے یہ غرض ہے کہ کوئی دعوے تخفیف یا اضافہ لگان دایر کیا جائے بلکہ حرف (د) سے یہ مقصد ہے کہ جبکہ چند جوتون پر اسامی قابض ہو اور لگان اُن کا بالمقطع یکجائی ہو پھر اُس مین سے کوئی جزو قبضہ اسامی سے نکل گیا ہو تو اس امر کا استقرار کرایا جاسکتا ہے کہ اب بقیہ اراضی کا لگان کیا واجب الادا ہوگا۔

جن لوگون سے دفعہ ۴۔ ایکٹ ۱۲ ۱۸۸۱ء (دفعہ ۷۔ ایکٹ ہذا) متعلق ہے وہ بھی داخل تعریف اسامی ہین اسلیئے نالش منجملہ اشخاص مذکور واسطے استقرار اس امر کے کہ وہ گوشہ دار ہین قابل سماعت دیوانی نہین ہے بلکہ قابل سماعت مال ہے (بے گوپال بنام رادہا پرشاد سنگہ ویکلی نوٹ ۱۸۹۲ء صفحہ ۱۸)۔

بموجب ضمن (ل) دفعہ ۹۵۔ ایکٹ ۱۲ ۱۸۸۱ء صرف کاشتکاران مصرحہ دفعہ ۱۴۔ ایکٹ مذکور کے اوپر دعوے تشخیص لگان ہوسکتا ہے جو کاشتکار کسی اراضی پر بلا لگان قابض ہو اُسپر دعوے تشخیص لگان نہین ہوسکتا (محمد عمر بنام قاضی نظام الدین منتخب فیصلہ جات بورڈ ۱۸۹۳ء صفحہ ۳۲)
واسطے انفصال درخواست ضمن (الف) کے ضرور ہے کہ کاشتکار قابض ہو (رجائی بنام دون سنگہ منتخب فیصلہ جات بورڈ ۱۸۹۳ء صفحہ ۱/۲)

مدعیان نے مقدمہ دفعہ ۹۳۔ ایکٹ ۱۲ ۱۸۸۱ء مین یہ تجویز ہوجانے کے بعد کہ مدعا علیہم اسامی دخیلکار ہین

نالش بید خلی مدعا علیہم اس بیان سے کہ مدعا علیہم غاصب ہین عدالت دیوانی مین دایر کی تجویز ہوئی کہ دعوے قابل
سماعت دیوانی نہین ہے فیصلہ مقدمہ بلدیو سنگہ بنام امداد علی ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۸۹۳ء صفحہ ۱۹۴ کا حوالہ دیا گیا
(دیو نراین رائے بنام شیو چرن ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۸۹۳ء صفحہ ۲۶۰ و مہاراجہ بنارس بنام اگھن انڈین لا رپورٹ
الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۳۰۱ و وزیر علی بنام دان سا ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۸۹۹ء صفحہ ۱۶۹ و بلدیو سہائے بنام بھولاناتھ
ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۸۸۸ء صفحہ ۱۶۸ و دیست بنام جیوٹو انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۲۲۹)
عدالت دیوانی مجاز سماعت ایسی نالش کی نہین ہے جس مین نزاع باہم فریقین بابتہ تجویز نوعیت کاشت کے ہو
(سکینہ بی بی بنام سوارتھ رائے ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۸۹۰ء صفحہ ۱۰۴)
دعوے کاشتکار بابتہ استقرار حق ایک قطعہ آراضی جسپر وہ اپنا قبضہ بذریعہ سکنے خلاکے ظاہر کرتا ہے اور بید خلی زمیندار
بذریعہ اٹھا دیئے جانے خلاکے جو زمیندار نے اُسپر رکھ لیا ہے قابل سماعت دیوانی ہے (شیو دت نراین سنگہ بنام
رامیشر دیال انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۸۸)
تانیہ دفعہ ۹۵ (الف) و دفعہ ۱۰۱ ایکٹ لگان ممالک مغربی وشمالی کی یہ ہے کہ عدالت ہاے دیوانی کو اختیار سماعت
کسی ایسی نالش کا نہ رہے جس کی غرض یہ ہو کہ مابین زمیندار و آسامیان کے استقرار حیثیت آسامیان کیا جائے
(مہیش رائے بنام چندر رائے انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۳ صفحہ ۱۷)
نالش اثبات حق منجانب آسامیان بدین مراد کہ وہ کاشتکار بشرح معین ہین اور کاغذات مین غلطی سے دخیلکار
لکھے گئے ہین قابل سماعت دیوانی نہین ہے (صادق علی بنام لیاقت علی ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۸۸۸ء صفحہ ۲۲)
حاکم بندوبست جب ایک آسامی کی نوعیت کاشت تجویز کر دے تو اُس کے خلاف دیوانی مین نالش استقرار منجانب آسامی
منجانب زمیندار نہین ہو سکتی (روپ سنگہ بنام سکھدیو ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۸۸۸ء صفحہ ۱۱۱)
جب عدالت مال سے یہ تجویز ہو جائے کہ ایک فریق کاشتکار دخیلکار ہے اور فریق ثانی کاشتکار ذیلی تو اُس کے
خلاف دعوے استقرار عدالت دیوانی مین نہین ہو سکتا (شیو نراین بنام بیشر رائے۔ انڈین لا رپورٹ
الہ آباد جلد ۱۸ صفحہ ۲۷۰)
تنازعہ بابتہ نوعیت کاشت جس کا فیصلہ باضابطہ عدالت مال نے کیا ہو کسی دوسری عدالت ہم اختیار مین دوبارہ منفصل
نہین ہو سکتا (راماردین بنام صاحب رائے منتخب فیصلجات بورڈ ۱۸۸۸ء صفحہ ۱۱۶)
جب زمیندار نے ڈگری قبضہ مالکانہ آراضی مقبوضہ (ب) عدالت دیوانی سے حاصل کر لی اور اُس کو جاری کرایا لیکن
(ب) بلا رضامندی زمیندار قابض رہا تو ابین اُس کے بوجہ مخالفت (ب) تعلق زمیندار و کاشتکار قایم نہین
ہوا (نجاور سنگہ بنام امراو سنگہ منتخب فیصلجات بورڈ مال ۱۸۸۸ء صفحہ ۱۲۲)

حق واسطے تحریری پٹون اور قبولیتون کے

دفعہ ۹۶ - (۱) آسامی غیر دخیلکار کو استحقاق ہے کہ اپنے زمیندار سے ایک پٹہ تحریری پائے اور زمیندار آسامی غیر دخیلکار کو ایسا پٹہ حوالہ کرنے یا حوالہ کرنے کے واسطے پیش کرنے پر جو ایکٹ ہذا کے احکام کے مطابق ہو مستحق ہوگا کہ اس سے ایک قبولیت اُس پٹہ کی پائے۔

(۲) یہ کافی ہوگا کہ ایسے پٹہ یا قبولیت مین تفصیلات مندرجہ دفعہ ۹۵ - اور علاوہ اُن کے وہ میعاد جس مین آسامی آراضی پر قبضہ رکھنے کا مستحق ہے درج ہوان -

(۳) جائز ہے کہ ایسا پٹہ یا قبولیت اُس (فارم) نمونہ کے مطابق ہو جو ضمیمہ سوم مین درج ہے -

(۴) کسی ایسے پٹہ مین کسی ایسے عہد و پیمان یا شرطون کا ترک کیا جانا جو تفصیلات مندرجہ بالا مین سے کسی کے خلاف نہ ہون اُس کے فریقین مین سے کسی فریق کو مانع اس امر کا نہ ہوگا کہ وہ عہد و پیمان یا شرایط مذکورہ سے مستفید ہونے کا دعوے کرے -

شرح - یہ دفعہ بجائے دفعہ ۴۲ - ایکٹ ۱۲ سنہ ۱۸۸۱ء کے ہے -

درباب شرح رسوم اسٹامپ پٹہ و قبولیت و احکام متعلقہ رجسٹری پٹہ جات شرح دفعہ ۹۴ - ایکٹ ہذا لایق ملاحظہ ہے -

یہ دفعہ صرف آسامیان غیر دخیلکار سے متعلق ہے - بموجب شرایط دفعہ ہذا پٹہ باضابطہ دینے پر زمیندار مستحق پانے قبولیت کا کاشتکار سے ہے اگر کاشتکار قبولیت دینے سے انکار کرے تو زمیندار حسب دفعہ ۵۹ فقرہ (ح) ، ایکٹ ہذا اُسکو بیدخل کر سکتا ہے -

پٹہ حاصل کرنے کا صرف وہی کاشتکار حق رکھتا ہے جو تابعی ہو (رائے سنگھ بنام ڈپٹی مارٹ ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۸۸۳ء صفحہ ۳۶)

جملہ پٹہ جات جو کسی کاشتکار کے حق مین بلا ادائے یا مراگلی کسی نذرانہ یا پیشکش کے تحریر ہون گو کچھ ہی لگان معینہ یا سالانہ ہو مستثنے ہین بشرطیکہ اُس مین میعاد معین مقرر ہو اور وہ ایکسال سے زیادہ نہ ہو اور گو کوئی میعاد نہ ہو بشرطیکہ لگان قرار یافتہ سو روپیہ سے زیادہ نہ ہو (ایکٹ اسٹامپ ۱۸۷۹ء ضمیمہ ۱ دفعہ ۳۵ مستثنا (الف) ؛ دی انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۰ صفحہ ۹۱)

واسٹامپ میزول ممالک مغربی وشمالی راود وحصہ ۱ صفحہ ۹۹)
جزچہ بیہرسانی اسٹامپ پٹہ بحالت عدم موجودگی کسی قول وقرار کے بذمہ پٹہ دار کے ہے (دفعہ ۳۱ (ج)
ایکٹ ۲ سنہ ۱۸۹۹ء) اور جزچہ بیہرسانی اسٹامپ بیعنامہ بحالت عدم موجودگی کسی قول وقرار کے بذمہ پٹہ دہندہ کے ہے
(دفعہ ۲۹ (د) ایکٹ ۲ سنہ ۱۸۹۹ء)
اگر پٹہ مین کوئی میعاد خاص درج نہ ہو تو آسامی مستحق ثابت کرنے اس امر کا نہین ہے کہ بوقت تحریر پٹہ یہ اقرار
ہوا تھا کہ آسامی کی خواہش پر مزید میعاد اضافہ کردیجائیگی (ابراہیم بیہ محمد بنام کرسٹجی سہراب جی انڈین
لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۱ صفحہ ۶۴۴)
جبکہ ایک اراضی چار سال کے لیئے بہ لگان پندرہ روپیہ سالانہ پٹہ پر دی گئی اور یہ قرار پایا کہ منجملہ کل لگان
مبلغ ؎ پیشگی ادا کیئے جاوین تجویز ہوا کہ اقرار ادار مبلغ ؎ کا اقرار ادار لگان قبل اس کے واجب ہونیکے ہے
نہ اقرار زر پیشگی یا ٹمکا ہے (استصواب حسب ایکٹ اسٹامپ انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۔ صفحہ ۲۰۳)
ایک مرتہن میعاد رہن سے زیادہ مدت کے لیئے پٹہ نہین دے سکتا (اجودھیا بنام گردھاری ہائی کورٹ
الہ آباد سنہ ۱۸۶۸ء صفحہ ۱۹۹)
ایک نمبردار کو کوئی عام اختیار در بارہ عطا کرنے پٹہ کے نسبت آراضی مشترکہ کے اُس حد سے باہر حاصل
نہین ہے جہان تک کہ واقعات کسی خاص سال یا کسی خاص موسم کے مقتضی ہون۔ جگناتھ بنام ہردیال
ویکلی نوٹس الہ آباد صفحہ ۲۰۰ کی پیروی کی گئی (رمبنی دھر بنام نرپت سنگہ انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۰
صفحہ ۳۳۴)
دستاویز قبولیت غیر اسٹامپ شدہ جب عدالت ماتحت مین قبول بہ شہادت ہو جائے گو بیجا طور پر ہی قبول
کیگئی ہو تو عدالت اپیل مین اُس کی نسبت عذر نہین ہو سکتا (کھڑک سنگہ بنام موہن سنگہ منتخب فیصلجات
پورٹ سنہ ۱۸۶۸ء صفحہ ۲۶)
دفعات ۹۵ و ۹۶۔ ایکٹ ہذا کی نسبت جو مسودہ کی دفعات ۹۹ (الف) و ۹۹ (ب) کی جگہ قایم ہوئی ہین
اونریبل ممبران سیلکٹ کمیٹی کی رپورٹ حسب ذیل ہے۔
دفعات ۹۰ و ۹۹ کا کل متون کی آسامیون سے متعلق کرنا پٹہ کی ماہیت (یعنے اُس کی عام مفہوم مختار)
کے اور آسامیان دخیلکار اور دیگر خاص حقوق رکھنے والی آسامیون کی حیثیت کے مخالف ہے۔ پٹہ کی
ضرورت صرف بغرض حفاظت اغراض وفواید آسامیان غیر دخیلکار کے ہے اور صرف ایسی ہی آسامی
پٹہ لینے پر مجبور کی جاسکتی ہین۔ کیونکہ فقط اُنہین کی صورت مین اُن کے دخل کی میعاد کی نسبت معاہدہ کیا جا سکتا ہے

آسامیان دخیلکار پٹہ کے قبول کرنے کی مخالف ہین خواہ وہ کسی قسم کا ہو۔ کیونکہ ایسے قبول کرنے کی نسبت وہ یہ سمجھتے ہین کہ اُس سے یہ پایا جاتا ہے کہ اُن کے حقوق پٹہ پر نہ کہ قانون پر مبنی ہین۔ اس کے ساتھ ہی یہ بھی ضرور ہے کہ کل قسمون کی آسامیون کی صورت مین۔ خواہ اُن کو کوئی خاص حقوق حاصل ہون یا نہ ہون۔ اُن امور کے متعلقہ نزاعات کی نسبت احکام درج کیئے جاوین جنکا ذکر فقرہ ہائے (الف) لغایت (ہ) دفعہ ۱۰۳ مین ہے چنانچہ جدید دفعہ ۹۹ (الف) (دفعہ ۹۵۔ ایکٹ ہذا) مین ایسا کیا گیا ہے جو مسودہ کی دفعہ ۱۰۳ کی جگہ قایم کی گئی ہے۔ اس جدید دفعہ ۹۹ (الف) (دفعہ ۹۵۔ ایکٹ ہذا) مین سے دفعہ ۱۰۳ کے فقرات (و) و (ز) و (ح) بوجوہ متذکرہ بالا خارج کر دیئے گئے ہین اور جنے نالش حسب دفعہ ہذا کو بطور نالش استقرار نسبت امر متنازعہ فیہ کے بیان کیا ہے۔

دفعات ۹۰ و ۹۹ بدل کر بطور دفعہ ۹۹ (ب) (دفعہ ۹۶۔ ایکٹ ہذا) کے قایم کی گئی ہین اور یہ دفعہ آسامیان غیر دخیلکار کی صورت پر محدود کر دی گئی ہے اور اُس مین یہ حکم درج کر دیا گیا ہے کہ پٹہ مین کل تفصیلات مندرجہ دفعہ ۹۹ (الف) (دفعہ ۹۵۔ ایکٹ ہذا) اور علاوہ اُن کے وہ میعاد جسکے واسطے پٹہ دیا جائے درج کیجائے گی (اُردو گورنمنٹ گزٹ ممالک مغربی و شمالی و اودھ مطبوعہ ۲۔ جولائی سنہ ۱۹۰۱ء حصہ ۵ صفحہ ۳۰ و ۳۱)

اگر زمیندار یہ چاہتا ہو کہ وہ نالش بنام آسامی بغرض حصول قبولیت بشرح لگان خاص کے دائر کرے تو یہ ضروری ہے کہ اُس نے پٹہ بشرح لگان متذکرہ قبولیت دیا ہو یا واسطے دینے ایسے پٹہ کے بشرح مذکور راضی ہو اور اگر عدالت یہ تصور کرے کہ جس لگان کا اُس نے دعوے کیا ہے وہ مناسب ہے تو عدالت یہ قیاس کرے گی کہ وہ واسطے دینے پٹہ کے بشرح مذکور راضی تھا اور اُس کو ڈگری واسطے حصول قبولیت کے دے گی لیکن یہ قیاس اُس صورت مین درست نہ ہوگا کہ جب عدالت یہ خیال کرے کہ شرح مستدعویہ بہت زیادہ ہے اور ایسی صورت مین مقدمہ ڈسمس کیا جائے گا (گوگن مانجھی بنام کاشیشوری دیبی انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۴۹۰)

اگر زمیندار یہ بات ثابت کرنے مین قاصر ہے کہ پٹہ جو اُس نے پیش کیا ایسا تھا جو آسامی مستحق پانیکا تھا یعنے جو مطابق احکام ایکٹ ہذا کے ہو مثلاً اگر رقبہ جوت غلط ہو یا شرح لگان زیادہ ہو اور وہ ثابت نہ ہو سکے تو دعوے واپانے قبولیت ڈسمس ہوگا (شب رام گھوش بنام پران پربا بنگال لا رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۹۰ و غلام محمد بنام عظمت علیخان تجاویز اجلاس کامل ویکلی رپورٹر کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۱۴۰)

پٹہ جو نابالغ دے باطل نہین ہے لیکن حسب مرضی نابالغ قابل منسوخی ہے (محمد عارف بنام

ستھا بیبی انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۸ صفحہ ۵۹)

نابالغ بعمر بلوغ پہونچکر اگر بموجب اُس پٹہ کے جو اُس کے فریق نے بزمانہ نابالغی اُس کے تحریر کیا ہو لگان وصول کرلے تو قیاس کیا جائے گا کہ نابالغ اُس پٹہ پر رضامند ہو گیا اور پھر اُس کو اختیار اعتراض نسبت پٹہ مذکور باقی نہین رہے گا (رام چندر سرکار بنام بیان گوبند ویکلی رپورٹر جلد ۲۵ صفحہ ۱)

شہادت زبانی برخلاف پٹہ قبولیت کے اس امر کی دیجا سکتی ہے کہ معاملہ فی مابین فریقین مبنی بر فریب تھا (کاشی ناتھ چکرورتی بنام نندران چکرورتی انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۶۴۹)

تصدیق بجائے رجسٹری

دفعہ ۹۷ - جب بموجب احکام ایکٹ ہذا یا ایکٹ رجسٹری مجریہ ہند مصدرہ ۱۸۷۷ء یا کسی اور ایکٹ یا قانون نافذ الوقت کے کسی پٹہ یا قبولیت یا قرارداد متعلقہ قبضہ آراضی کی نسبت یہ حکم ہو کہ وہ بذریعہ وثیقہ رجسٹری شدہ کے کیا جائے اور وہ پٹہ یا قبولیت یا قرارداد۔

(الف) ایسی میعاد کے واسطے ہو جو دس برس سے زیادہ نہ ہو۔ اور

(ب) ایسے لگان کے واسطے ہو جو ایک سو روپیہ سالانہ سے زیادہ نہو۔

ایسے پٹہ یا قبولیت یا قرارداد کے فریقین کو جایز ہے کہ بجائے اُس کے رجسٹری کرانے کے اُس کی تصدیق کسی عدالت مال یا کسی ایسے عہدہ دار مال سے جو رتبہ مین قانون گو سے کم نہ ہو یا ایسے اور شخص سے جس کو لوکل گورنمنٹ اس بارہ مین حکم عام یا خاص کے ذریعہ سے مقرر کرے اور بہ پابندی ایسی شرایط کے (اگر کوئی ہون) جن کی لوکل گورنمنٹ بذریعہ قواعد مرتبہ از روے ایکٹ ہذا ہدایت کرے کرا لین۔

(۲) اُس عدالت یا عہدہ دار یا اور شخص کو لازم ہوگا کہ بعد اس کے کہ اُس کا اطمینان نسبت فریقین کی شناخت کے اور اس امر کے کہ وہ اُس پٹہ یا قبولیت یا قرارداد کی شرایط سے واقف اور اُسپر رضامند ہین ہو جائے اُسپر عبارت اس مضمون کی لکھے کہ اُس نے اس طرح اپنا اطمینان کر لیا ہی اور اُسپر اپنے دستخط ثبت کرے اور تاریخ لکھے۔

(۳) برطبق ایسی تصدیق کے وثیقہ مذکور ایسا جایز وثیقہ ہو جائے گا کہ گویا اُس کی رجسٹری مطابق قانون نافذ الوقت متعلقہ رجسٹری

دستاویزات انتقال کی ہوگئی ہی۔

شرح یہ دفعہ جدید ہے بروئے دفعہ ہذا کسی پٹہ یا قبولیت یا قرار داد کی جو ایک معاہدہ جایز مابین آسامی و زمیندار کے ہو اُسوقت تصدیق نہین ہوسکتی ہے جبکہ میعاد مندرجہ پٹہ یا قبولیت یا قرار داد متعلقہ قبضہ آراضی دس برس سے زیادہ ہو گو لگان سو روپیہ یا اُس سے کم ہو یا جبکہ لگان سو روپیہ سے زیادہ ہو گو میعاد دس برس یا دس برس سے کم ہو۔

قواعد متعلقہ تصدیق نسبت عدالت مال بروئے دفعہ ہذا بذریعہ اشتہار نمبری ۱۴۹۵/۱-۳۰۲ مورخہ ۱۹- مئی ۱۹۰۲ء مندرجہ گورنمنٹ گزٹ ممالک متحدہ آگرہ و اودہ مطبوعہ ۳۱- مئی ۱۹۰۲ء صفحہ ۲۶۸ پیشگاہ لوکل گورنمنٹ ممالک ہذا سے حسب ذیل منضبط ہوئے ہین۔

۱- جب کسی مقدمہ مین جو کسی عدالت مال مین زیر تجویز ہو اُس لگان کی نسبت جو کسی جوت کی بابتہ ادا کیا جانا چاہیے یا اُس مدت کی نسبت جسمین کسی جوت پر قبضہ رکھا جانا چاہیے فریقین آپس مین کسی تصفیہ پر راضی ہوجایئن اور کوئی اقرارنامہ جس مین تصفیہ مذکور کی شرایط درج ہون داخل کیا جائے تو عدالت کو لازم ہوگا۔ اگر اقرارنامہ مذکور پر مناسب قیمت کا اسٹامپ لگا ہوا ور وہ ایسی میعاد کے واسطے ہو جو دس برس سے زیادہ نہ ہو اور ایسے لگان کے واسطے ہو جو ایک سو روپیہ سالانہ سے زیادہ نہ ہو تو۔ اقرارنامہ مذکور کی تصدیق کرے اور ایسی کارروائی کرے جو اُسکے کاغذات پٹواری مین درج کرانے کی غرض سے ضروری ہو۔

۲- سوائے اُس صورت کے جسکی نسبت اوپر حکم درج ہے لازم ہی کہ کوئی عدالت مال معمولاً کسی پٹہ یا اقرارنامہ کی تصدیق اُسوقت تک نہ کرے جبتک پٹہ یا اقرارنامہ مذکور کے فریقین عدالت مذکور مین معہ اُس پٹواری کے حاضر نہ ہون جس کے حلقہ کے اندر وہ آراضی واقع ہو جسکی بابتہ پٹہ یا اقرارنامہ مذکور ہوا اور جبتک وہ ایک تحریری درخواست پٹہ یا اقرارنامہ مذکور کی تصدیق کے واسطے پیش نہ کرین (کتاب سرکلرات بورڈ مال جلد اول ۱- مد ۲)

قواعد نسبت اندراج عبارت تصدیق پٹہ یا قبولیت یا قرار داد جو گرداور قانون گو کرین بروئے اشتہار لوکل گورنمنٹ نمبری ۳۲۴۵/۱-۳۰۳ (الف) مورخہ ۱۸- اگست ۱۹۰۲ء مطبوعہ گورنمنٹ گزٹ اُردو ممالک متحدہ آگرہ و اودہ حصہ ا صفحہ ۳۳۸ حسب ذیل مشتہر کیئے گئے ہین۔

بموجب فقرہ (ج) دفعہ ۲۰۳- ایکٹ قبضہ آراضی ممالک مغربی و شمالی ۱۹۰۱ء۔ نسبت اس بات کے کہ گرداور قانون گو ایکٹ مذکور کی دفعہ ۹۷ کے بموجب پٹون اور اقرارنامون اور

قبولیتون کی تصدیق کس طرح کرین گے۔

(۱) ایکٹ قبضہ آراضی ممالک مغربی و شمالی سنہ ۱۹۰۱ء کی دفعہ ۹۷ (۲) مین جس عبارت ظاہری کی نسبت حکم ہے وہ جہان تک ہو سکے ترتیب قریب نیچے لکھے ہوئے نمونہ کے موافق ہوگی۔

اُن فریقون نے جنکے نام وغیرہ نیچے لکھے ہین اس پٹہ (یا قبولیت یا اقرارنامہ) کو میرے سامنے پیش کیا مین نے اُن کی شناخت کی نسبت اور اس بات کی نسبت اپنا اطمینان کرلیا ہو کہ وہ اُس کی شرطون سے واقف ہین اور اُنپر رضامند ہین۔

(۱)۔ (نام) ولد۔ (نام)۔ (ذات)۔ (ساکن)۔ جسکو مین خود جانتا ہون (یا جسکی شناخت۔ (نام) ولد۔ (نام)۔ (ذات)۔ ساکن۔ نے کی جسکو مین خود جانتا ہون)

(۲)۔ نام۔ (ولد)۔ (نام)۔ (ذات)۔ (ساکن)۔ جسکو مین خود جانتا ہون۔ (یا جسکی شناخت۔ (نام) ولد۔ (نام)۔ (ذات)۔ ساکن نے کی جسکو مین خود جانتا ہون۔)

تاریخ دستخط

(۲) جب گرداور سا اوپر کے قاعدہ کے بموجب کسی دستاویز کی تصدیق کرلے تو اُس کو لازم ہوگا کہ دستاویز کی قسم اور فریقون کی اور اور تفصیلین اپنے روزنامچہ مین لکھے۔

(۳) اگر گرداور کا اطمینان سب فریقون کی شناخت کی نسبت کہ وہ دستاویز کی شرطون سے واقف ہین اور اُن کو سمجھتے ہین نہ ہو جائے تو اُس کو لازم ہوگا کہ اُس کی تصدیق کرنے سے انکار کرے اور دستاویز کی قسم اور جن فریقون نے اُس کو پیش کیا ہو اور اُن کے نام اور اور تفصیلین اور اپنے انکار کی وجہ اپنے روزنامچہ مین لکھدے۔

زمیندار کا حق بابتہ پیمایش آراضی کے

دفعہ ۹۸۔ جب کوئی معاہدہ خلاف اس کے نہو زمیندار مستحق ہوگا کہ اپنی آسامی کی جوت پر داخل ہو اور اُس کی پیمایش کرے۔

شرح یہ دفعہ جدید و ہم مضمون دفعہ ۹۰۔ ایکٹ قبضہ آراضی بنگال کے ہے۔

اس دفعہ کی نسبت او زیل ممبران سلکٹ کمیٹی کی رپورٹ حسب ذیل ہے "ہمنے اس دفعہ کو اس غرض سے رہنے دیا ہے کہ یہ بات صاف ہوجائے کہ زمیندار اپنی آسامی کی آراضی پر اُس کی پیمایش کرنے کے واسطے داخل ہو سکتا ہے ... اگر زمیندار بعد اس کے کہ وہ اپنی اطلاع کے واسطے اُس رقبہ کو تحقیق کرے جو اُس کی آسامی کی دخل مین ہو یہ چاہیئے کہ رقبہ مذکور کا بحکم عدالت استقرار کر دیا جائے اور نقشہ پیمایش اور رجسٹر سالانہ صحیح کر دیئے جاویں تو وہ

حسب دفعہ ۹۹ (الف) (دفعہ ۹۵- ایکٹ ہذا) کارروائی کرسکتا ہی۔

باب ۵

ادا- اور وصول کیا جانا لگان کا

ادا کیا جانا لگان کا اور تقلیل لگان

لگان کی قسطین

دفعہ ۹۹- آسامی کا لگان بذریعہ ایسی قسطون کے قابل ادا ہوگا جو مطابق قرارداد کے ہون یا جب کوئی قرارداد نہو تو ایسی قسطون مین اور ایسی تاریخون پر قابل ادا ہوگا جو لوکل گورنمنٹ بذریعہ قواعد مرتبہ حسب ایکٹ ہذا کے مقرر کرے۔

شرح دفعہ ہذا بجائے دفعہ ۲۱۱- ایکٹ ۱۲ سنہ ۱۸۸۱ء کے ہے۔

لوکل گورنمنٹ نے حسب ضمن (د) دفعہ ۲۰۲ نسبت اُن تاریخون کے جن پر اقساط لگان واجب الادا ہون گی حسب ذیل قواعد وضع کیے ہین۔

تاریخین جن پر اقساط لگان واجب الادا ہونگی۔

(الف) اگر تاریخین بموجب اقرار باہمی فریقین جوت کے قرار پائی ہون تو وہ تاریخین ہونگی جو اس طرح پر قرار پائی ہون۔

(ب) اگر عہدہ دار بندوبست نے تاریخین مقرر اور قلمبند کی ہون تو وہ تاریخین ہون گی جو اسطرح مقرر اور قلمبند کی گئی ہون۔

(ج) دیگر صورتون مین آسامیان غیر دخیلکار کے لیئے ۳۰ یوم قبل اُن تاریخون کے ہون گے جو مالگذاری محال کی اقساط ادا کرنے کے لیئے مقرر کی گئی ہون اور دیگر آسامیون کے لیئے ۱۵ یوم قبل اُن تاریخون کے جو اس طرح پر مقرر کی گئی ہون (اشتہار لوکل گورنمنٹ نمبری $\frac{۱۰۹۶}{۱-۳۴۲-۲}$ مورخہ ۱۲- اپریل سنہ ۱۹۰۲ء گورنمنٹ گزٹ اردو ممالک متحدہ آگرہ و اودھ مطبوعہ ۲۶- اپریل سنہ ۱۹۰۲ء حصہ ۱ صفحہ ۱۹۴ و کتاب سرکلرات بورڈ مال جلد اول - ۱ - ۲)

لگان کسطرح قابل ادا ہوگا

دفعہ ۱۰۰- جائز ہے کہ لگان آسامی خود یا بذریعہ اپنے ایجنٹ (کارندہ) کے یا بذریعہ منی آرڈر ڈاکخانہ کے حسب دفعہ ۱۱۱ عدالت مین داخل کرنے کے ذریعہ سے ادا کرے۔

لگان کسوقت بقایاء لگان ہوجایگا

دفعہ ۱۰۱- جو قسط لگان کی اُس تاریخ پر ادا نہ کیجائے جسپر وہ واجب الادا ہو وہ اُس سے اگلی تاریخ پر بقایاء لگان ہوجائے گی اور آسامی ایسی بقایا پر سود بشرح ۱/۴ ایک فیصد ماہوار کے ادا کرنے کا مستوجب ہوگا۔

شرح یہ دفعہ بجائے دفعہ ۳۳ فقرہ اول ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۵۹ء کے ہے۔

آسامی ذمہ دار ہے کہ زمیندار کے پاس جاکر لگان بروقت واجب الادا ہونے کے ادا کرے گو زمیندار نے کوئی مناسب مقام بغرض ادا ر لگان مقرر نہیں کیا ہو اور نہ اسکا کوئی دفتر موضع مین ہو۔ اگر وہ ادا نہ کرے گا تو تاریخ وجوب لگان سے ذمہ دار ادار سود ہوگا (فقیر لال گوبنا ٹی بنام ڈلیوی بنرجی ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۴ سنہ ۱۹۰۰ء صفحہ ۳۲۴)

چھ سال تک بقایا پر سود نہ لینے سے دست برداری سود منجانب زمیندار متصور نہ ہوگی (رشاما چرن منڈل بنام نرائن سنداٹیں لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۶ صفحہ ۱۴۰)

اگر آسامی ثابت کردے کہ وہ لگان ادا کرتا تھا مگر زمیندار نے نہیں لیا تو ایسی صورت مین تاریخ بیشی لگان سے آسامی ذمہ دار ادائے سود نہیں ہے (رانی سندر بنی دیبی بنام کلکٹر بین سنگھ ویکلی رپورٹر جلد ۵ صفحہ ۶۹)

جب کوئی ٹھیکہ دار اپنے لگان کی ادا مین قاصر ہو تو وہ مستوجب اسکا ہے کہ اُسپر سود بابتہ اُن رقوم کے عاید کیا جائے جو واجب الادا ہون اور حساب سود کا تاریخ واجب الادا ہونے لگان سے محسوب ہوگا (گھنشام سنگھ بنام دولت سنگھ ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۸۹۶ء صفحہ ۱۴۱)

معاہدہ وادار سود بقایاء لگان جسکو کسی مالک اراضی اور قابض کاشت نے بذریعہ پٹہ کیا ہو قانوناً قابل نفاذ ہے (جانکی دیبی بنام موکر ورا پی بی انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۹ صفحہ ۲۴۲)

وصول کیا جانا بقایاء کا

دفعہ ۱۰۲- (۱) بقایاء لگان بذریعہ نالش کے یا بذریعہ قرقی مطابق احکام ایکٹ ہذا کے یا اُن دونون طریقون سے وصول کیجا سکیگی۔

(۲) ایکٹ کورٹ آف وارڈس ممالک مغربی وشمالی و اودھ مصدرہ ۱۸۹۹ء

کی دفعات ۱۰ لغایۃ ۱۳ کے احکام بہ تبدیلات ضروری اس حکم کے ذریعہ سے کل جائداد ہائے سرکاری مین لگانون کے وصول کیے جانے سے متعلق کیے جاتے ہین۔

شرح یہ دفعہ جدید ہے فقرہ اول کے الفاظ (یا ان طریقون سے) غالباً بلحاظ اصول تجویز مقدمہ ٹھاکر بولاناتھ بنام بھجا وغیرہ منتخب فیصلجات بورڈ مال سنہ ۱۸۹۱ قایم کیے گئے ہین۔ فیصلہ مذکور مین بورڈ مال نے تجویز کیا تھا کہ اگر کارروائی قرقی حسب باب سوم ایکٹ ۱۸۷۳ء سے پورا مطالبہ وصول نہ ہو تو بقیہ مطالبہ کی نسبت نالش ہو سکتی ہے دفعہ ہذا مین الفاظ (ان دونون طریقون سے) نے مطلب کو صاف کر دیا اب زمیندار کو اختیار ہے کہ بقایا لگان خواہ بذریعہ نالش وصول کرے خواہ بذریعہ قرقی حسب باب ۹ ایکٹ ہذا یا بذریعہ نالش و قرقی دونون طریقون سے۔ پہلے نالش بقایا لگان مانع اس کی نہ ہوگی کہ زمیندار اپنے بقایا لگان کو بذریعہ قرقی پیداوار حسب باب ۹ ایکٹ ہذا وصول نہ کر سکے۔

قبل نالش بقایا لگان تعین لگان ہونا لازمی ہے (ایسری سنگہ بنام ہلال سنگہ ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۸۸۱ء صفحہ ۱۵۱ و جوکھو بنام عالم سنگہ ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۸۸۱ء صفحہ ۲۰ و احسان اللہ بہادر بنام موہنی موہن داس انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۲ صفحہ ۹۳۰)

اگر کوئی زمیندار کسی اسامی سے لگان اپنی آراضی زراعتی کا وصول کرنا چاہتا ہے تو ایام قبضہ داری اسامی مین اُس کو یا تو اسامی سے معاہدہ بابتہ لگان واجب الادا کے کرنا چاہیے یا لگان بذریعہ عدالت مقرر کر لینا چاہیے اگر لگان مقرر نہ ہوا ہو تو زمیندار بعد اختتام قبضہ داری کے اپنی ایسی اسامی پر عدالت دیوانی مین نالش خسارہ بابتہ استعمال و دخل آراضی جوت کے نہین کر سکتا (دیبی سنگہ بنام محمد اسمعیل انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۰ صفحہ ۲۹۶ و رام چندر چکرورتی بنام گردھر دت انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۹ صفحہ ۵۵۰)

جب یہ ثابت ہو کہ پہلے کبھی لگان ادا نہین ہوا تو جب تک تشخیص لگان باضابطہ بذریعہ عدالت مجاز حسب ایکٹ لگان یا مال گذاری نہ ہو جاوے یا لگان بذریعہ معاہدہ باہمی مقرر نہ ہو جاوے دعوے بقایا لگان ڈسمس ہوگا (مولوی محمد علی وغیرہ بنام مولوی فرزند علی منتخب فیصلجات بورڈ مال ۱۸۹۰ء صفحہ ۱۲)

اسامی ساقط الملکیت پر بھی اُسوقت تک نالش بقایا دائر نہین ہو سکتی جب تک بقایا لگان بذریعہ حکم عدالت مجاز یا معاہدہ باہمی مقرر نہ ہو جاوے (بھولیلا بنام جیولال انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۵۲) علاوہ ہذا اگر بعد بٹوارہ ایک حصہ دار کی سیر دوسرے حصہ دار کے محال مین شامل ہو جاوے اور سیر دار اپنی آراضی سیر پر کاشتکارانہ قابض رہے تو اُس پر بھی نالش بقایا لگان دائر نہین ہو سکتی جب تک کہ لگان کی تشخیص باضابطہ نہ ہو جاوے۔

رنجام راے بنام دگارائے ہائی کورٹ رپورٹ الہ آباد جلد ۱ دسمبر ۱۸۶۹ء صفحہ ۶۹) اسی کی تائید مین فیصلہ مقدمہ رام پرشاد بنام دینا کنور انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۵۱۰ و مہشیو پرشاد بنام بجئے سنگھ ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۸۹۳ء صفحہ ۱۰۵ ملاحظہ ہو۔

جب عدالت مال سے تعین لگان ہوجائے تو وہ بمنزلہ ڈگری کے ہے اور اگر اپیل سے یا دیگر طرح پر منسوخ نہ ہوا ہو تو اوس کی نسبت عدالت دیوانی مین اعتراض نہین ہوسکتا (رام اوتار سنگھ بنام سندرسون سنگھ انڈین لا رپورٹ کلکتہ ۲۰ صفحہ ۱۶۰)

بروے دفعہ ۹۳ ایکٹ ۱۲ نالش بقایا لگان نسبت ایسی اراضی کے جو اسامی نے خلاف مرضی زمیندار اپنی جوت مین کرلی ہو بغیر اس کے کہ پیشتر نالش بقایا لگان کوئی کارروائی تقرر لگان کی ہو دائر ہوسکتی ہے وہ صورت اس قاعدہ کلیہ سے مستثنیٰ ہے۔

درخواست تقرر لگان مین اسسٹنٹ کلکٹر نے لگان مقرر کرکے یہ شرط بھی لگادی کہ لگان مقررہ ۱۳۰۳ فصلی سے اثر پذیر ہوگا۔ بعد اس حکم کے زمیندار نے عوض اسامی بابتہ لگان ۱۳۰۳ فصلی قرق کرائی۔ تجویز ہوا کہ بوجہ قطعی ہوجانے حکم اسسٹنٹ کلکٹر مشعر تقرر لگان زمیندار لگان ۱۳۰۳ فصلی کا مستحق نہین ہے۔ مقدمہ مہادیو پرشاد بنام متھرا۔ انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۰ صفحہ ۲۰۱ متعلق نہین ہے۔ اگر حکم مین تعین تاریخ نفاذ حکم نہ ہوتا تو بموجب فیصلہ مقدمہ تاریخ وجود پذیر ہونے استحقاق اسامی ساقط الملکیت سے زمیندار مستحق لگان ہوتا (رگھبر وغیرہ بنام گوپال پرشاد ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۹۰۱ء صفحہ ۱۲۴)

اگر لگان واجب الادا کی بابتہ کوئی رقعہ یا دستاویز تحریر ہوجائے تو حیثیت لگان باقی نہین رہتی اور بربنا ے دستاویز مذکور محکمہ مال مین نالش ناقابل سماعت ہے (سعید الدین احمد خان بنام احمد علی شاہ رپورٹ صدر دیوانی عدالت ۱۸۶۲ء صفحہ ۶۹) اسی طرح اگر بعد صدور ڈگری بقایا لگان فریقین مین کوئی معاہدہ خانگی نسبت ادا ے لگان بذریعہ اقساط ہوجاے تو وہ لگان داخل قرضہ ہوجاتا ہے۔ مگر جب نالش لگان مین قبل صدور ڈگری باہم فریقین قسط بندی بابتہ زر دعوے قرار پاے اور اوس کی رو سے ڈگری صادر ہو تو ایسے اقرار صالحت سے اختیار سماعت عدالت مال خارج نہین ہوجاتا (شیو داس بنام مہیداس ویکلی رپورٹ ۱۸۹۶ء صفحہ ۲۶) بعد صدور ڈگری اگر اندر میعاد چھ ماہ تاریخ ڈگری سے کوئی تصفیہ نالش لگان بذریعہ ثالثی ہوجائے تو اوس سے نوعیت ڈگری تبدیل نہ ہوگی اور وہ تصفیہ داخل و تصدیق ہوجانے کے بعد مثل ڈگری رکھیگا (دفعہ ۱۰۲ فقرہ ۲ مجموعہ ضابطہ دیوانی ایکٹ ۱۸۸۲ء)

نالش منجانب حصہ داران بقایا لگان قابل سماعت عدالت مال ہے (رگھنندن وغیرہ بنام چھمن خیرجب مفصلات

بورڈ مال ۱۹۰۸ء نمبری ۵، ۱۹۰۸ء منفصلہ ۲۳ نومبر و ۲ دسمبر ۱۹۰۸ء) اس فیصلہ میں مقدمہ ٹیکراج سنگھ بنام رائے سنگھ انڈین لاء رپورٹ جلد ۱۳ صفحہ ۲۹۲ و کفایت اللہ خان بنام مساۃ علی بیگم بورڈ سیلیکٹڈ ڈیسیشن مولفہ جیکب صاحب صفحہ ۴۰۰ کی پیروی کی گئی۔ مقدمہ مان رائے بنام جیرام ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۹۰۹ء صفحہ ۷۰ غیر متعلق قرار دیا گیا اور مقدمہ رستم خان ورحمت اللہ خان بنام لاربشن ناتھ سنگھ نمبر ۴ ۱۹۰۸ء بورڈ سیلیکٹڈ ڈیسیشن مولفہ جیکب صاحب مطبوعہ ۱۹۰۹ء صفحہ ۳۲۵ کی توضیح کی گئی۔ اور اس مقدمہ میں یہ بھی تجویز کیا گیا ہے کہ فریق ہائے بیع کو اعلان بیع بمقابلہ اسامیان کر دینا واجب ہے۔ اگر انھون نے ایسی کارروائی نہیں کی تو کاشتکار فقط در صورتیکہ مقدمہ کا نہ ہوگا اور مستحق مجرا پانے اُس رقم کا ہوگا جو اُس نے بابتہ اُس بقایا کے بہ نیک نیتی کار مقدمہ زمیندار کو ادا کی ہو گو وہ ادائگی بعد تکمیل بیع ہو۔ عدالت ہائی کورٹ کلکتہ نے بھی بمقدمہ شیخ منصور بنام لوک ناتھ رائے ویکلی نوٹ کلکتہ جلد ۱۳ ۱۹۰۸ء صفحہ ۱۰ تجویز کیا ہے کہ جب ہمراہ حقیت بقایا لگان منتقل کیا جائے تو حیثیت بقایا لگان تبدیل نہیں ہوتی وہ بقایا لگان ہی رہتا ہے اور محکمہ مال کے قابل سماعت ہے اور بمقدمہ گریس چندر بوس بنام شیخ فیاض ویکلی نوٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۱۰۳۹ نالش بقایا لگان منجانب منتقل الیہ بقایا لگان قابل سماعت عدالت مال تجویز ہوئی ہے۔

جس صورت میں کوئی جائداد بعوض اطمینان ادائے لگان مکفول ہو تو عدالت مال میں نالش لگان بنفاذ کفالت و نیلام کرانے جائداد مکفولہ نہیں ہو سکتی ہے ایسی صورت میں عدالت مال میں صرف نالش بقایا لگان ہونی چاہیئے اور بعد ازاں ڈگریدار کو اختیار ہے کہ عدالت دیوانی میں نالش کرکے اپنی کفالت نافذ کرائے (سید حسین بنام آبادی بیگم انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۸۴۴ و چنی لال بنام منش پت سنگھ انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۲۳)

مُورث بمن قابض کاشت کو قبضہ دیدیا جائے اور وہ اُس کاشت کو پھر کسی دوسرے کاشتکار کو شکمی پر دیدے یا کاشتکاران واقعی سے لگان وصول کرے تو وہ کاشتکاران واقعی پر لگان کی نالش اس طور پر کر سکتا ہے کہ گویا انھون نے کاشت اُس سے براہ راست لی ہے اور کاشتکاران واقعی اُس کے حق وصول کرنے لگان سے انکار کرنے کے مجاز نہیں ہیں۔ (رام کنہیا لال بنام ماتا بدل فیصلہ نمبر ۴ منتخب فیصلہات بورڈ مال ۱۹۰۱ء منفصلہ ۲۸ اگست ۱۹۰۱ء)

بغرض ذمہ داری لگان کے محض ایسی جمعبندی کا پیش کرنا جسمین آراضی کے مقابل شرح لگان درج ہو فی نفسہ کافی نہیں ہے (غیاث الدین بنام محمد بخش ہائی کورٹ رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۷۰ و امیر علی بنام مہدی حسین ہائی کورٹ رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۲)

بیزمین اثبات معاہدہ خاص محض قبولیت کا پیش و ثابت ہونا کافی ہے گو کوئی پٹہ نہ ہو (حیدر حسین بنام جیون ہائی کورٹ رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۳۶)

اگر کوئی معاہدہ ثابت نہ ہو تو ایسی شہادت پیش ہونا چاہیئے جس سے وجود معاہدہ اخذ کیا جا سکے مثلاً ادائیگی لگان بشرح متدعویہ قبل رجوع نالش (ٹھیکا رام بنام اودے سنگھ ویکلی نوٹس ۱۸۸۱ء صفحہ ۲۸)

گو مدعی شرح متدعویہ ثابت کرنے سے قاصر ہے تو عدالت کو مناسب شرح تجویز کرنی چاہیئے اور ڈگری محض بابتہ اُس رقم کے جو مدعا علیہ نے تسلیم کی ہو صادر نہ کرنی چاہیئے (رگھو سنگھ بنام نرکھن سنگھ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۲۹۰)

گو آسامی نیک نیتی سے کسی مالک مندرجہ کھیوٹ کو لگان ادا کرے تو وہ دوسرے دعویدار کو پھر ادا ر لگان کا مستوجب نہ ہوگا (کلا بنام کشوری کنور منتخب فیصلجات بورڈ ۱۸۸۸ء صفحہ ۱۶) لیکن اگر واجب العرض میں یہ شرط ہو کہ نمبردار تحصیل لگان کیا کرے تو کسی حصہ دار کو لگان ادا کرنے سے ذمہ داری ادائے لگان بذمہ آسامی باقی رہتی ہے ساقط نہیں ہو جاتی (گنگا سہائے بنام لنکا بخش ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۸۹۱ء صفحہ ۳)

پس جب روپیہ ایسے شخص ثالث کو جو بجائے مدعی نمبردار مقرر ہوا ہو ادا کر دیا گیا تو آسامی ذمہ داری سے بری ہو گیا اور نمبردار مجاز دعوے نہیں ہے کیونکہ ایسی صورت میں سمجھا جائے گا کہ روپیہ مدعی کے کارندہ یا کارپرداز عام کو ادا ہو چکا تھا (چتری بنام بہادر سنگھ ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۸۸۸ء صفحہ ۴۵)

آسامی کی ذمہ داری بابتہ ادائے لگان صرف اُس صورت میں جاتی رہتی ہے جبکہ اُس نے برضامندی صریحی یا معنوی اپنے زمیندار کے کسی حصہ دار یا دوسرے شخص کو لگان ادا کر دیا ہو یا زمیندار نے کسی قرضہ کی بیباقی میں یا اُس کے حساب میں مجرا کرنے کی اجازت دی ہو (دفعہ ۵۰ ایکٹ ۱۸۷۳ء) یا حسب دفعہ ۱۱۱ ایکٹ ہذا عدالت میں جمع کر دیا ہو۔

ایک کاشتکار ساقط الملکیت تین بیٹے دو نابالغ ایک بالغ چھوڑ کر فوت ہوا بالغ بیٹے نے جو افسر خاندان تھا تنہا اقرار ادائے لگان کیا جو مندرج روزنامچہ پٹواری کیا گیا تجویز ہوئی کہ صرف اقرار کنندہ پابند اپنے اقرار کا ہے نابالغ اُس کے پابند نہیں ہیں (رہمن سنگھ بنام اندرجیت سنگھ ویکلی نوٹس ۱۸۸۱ء صفحہ ۹۴)

مقدمہ بقایا لگان سابق میں زمیندار نے بذریعہ صلحنامہ تسلیم کیا کہ لگان اضافہ شدہ کبھی وصول نہیں ہوا لہذا ڈگری لگان سابقہ پر دیجائے تو ایسی صورت میں زمیندار اس صلحنامہ کے خلاف پھر دعوے لگان اضافہ شدہ نہیں کر سکتا (رنجیت بنام کوری منتخب فیصلجات بورڈ ۱۸۸۹ء صفحہ ۶)

جبکہ زمیندار حصول نرخ پر بوجہ آبپاشی اضافہ کر کے دعوے بقایا لگان دائر کرے اور کاشتکار کو اضافہ تسلیم نہو تو زمیندار ڈگری لگان اضافہ شدہ کی نہیں پا سکتا اُس کو کارروائی اضافہ لگان حسب شرائط قانون کرنی چاہیئے

اضافہ کا مستحق زمیندار اُسی صورت مین ہے کہ جب اضافہ عدالت مال نے باضابطہ کیا ہو یا بموجب معاہدہ باہمی فریقین ہوا ہو
(رنجیت سنگہ بنام پورن سنگہ منتخب منفصلات بورڈ ... صفحہ ...)
گر زمیندار مستحق اضافہ لگان ڈگری کے ذریعہ سے قرار پائے لیکن ڈگری مذکور جاری نہ کرائی جائے تو بوجہ عدم اجراء
اُسکے زمیندار کا استحقاق لگان بابتہ سنین مابعد سوخت یا زائل نہین ہوتا (چودہری جی چند بنام بہاری
ہائی کورٹ الہ آباد ... صفحہ ۱۰۷)
جب پٹہ مین شرائط دربارہ اضافہ لگان بربنا حیثیت آراضی کاشت بموجب پیمایش آراضی درج ہون
تو ایسی حالت مین زمیندار مستحق پانے لگان بشرح اضافہ حسب شرائط پٹہ بغیر نالش اضافہ لگان کے ہے۔
(رتناری داسی بنام نیانی چیٹرجی انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۱۴۱۹)
محض روزنامچہ پٹواری مین درج ہونا اضافہ لگان کا بروئے معاہدہ باہمی زمیندار و کاشتکار کافی نہین ہے زمیندار بربنا
اُسکے دعویدار اضافہ لگان بشرح اضافہ نہین ہو سکتا (بھوانی بنام عبد اللہ انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۳
صفحہ ۵۰۳)
نالش بقایا لگان مین عذر تخفیف لگان بربنا کمی رقبہ جوت اسامی نہین کر سکتا اُسکو نالش تخفیف لگان
جداگانہ دائر کرنی چاہیئے (رادہا پرشاد بنام بلدیو مصر ویکلی نوٹس الہ آباد ... صفحہ ۲۰۹ و بشنو سند نراین دت
بنام روپ کرشن دت ویکلی نوٹ کلکتہ ... صفحہ ۱۰۷)
نالش بقایا لگان مین مدعا علیہ نے ایک مقامی رواج ثابت کیا جسکی رو سے مزارعہ علی التناسب کمی لگان کا
مستحق کسی سال کے واسطے ایسی آراضیات کی بابتہ ہوتا تھا جو کہ اُس سال مین دریا کے فضل سے بباعث غرقاب
ہونے یا ریت کے نیچے آجانے کے ناقابل کاشت ہوجاتی تہین۔ کوئی درخواست تخفیف لگان زیر باب ۲
ایکٹ ۱۲ ... نہین کی گئی تہی۔ تجویز ہوئی کہ چونکہ مدعا علیہ نے اپنے جواب دعوے مین تخفیف لگان کی
استدعا حسب منشا باب ۲ ایکٹ ۱۲ ... کے نہین کی تہی۔ یعنے مستقل یا ایک غیر محدود عرصہ کے
واسطے کمی لگان کی جو اُسکے مقبوضہ پر واجب الادا تھا۔ بلکہ صرف ایک سال کے واسطے اور صرف ایسے جزو کے
متعلق کمی لگان کی استدعا کی تہی جو کہ اُس سال مین ناقابل کاشت تھا وہ عدالت تجویز کنندہ سے منظور کیا جانا چاہیئے
(بینی پرشاد تیواری بنام دکہی رائے انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۲۳ صفحہ ۲۷۰)
دفعہ ۵۰ - ایکٹ ہذا بھی ہمراہ دفعہ ہذا دربارہ عذر تخفیف لگان بمقدمہ نالش بقایا لگان لائق
ملاحظہ ہے۔
جو حصہ پہل یا لکڑی کا منجانب شخص دخیل باغ زمیندار کو قابل ادا ہوگی ہو وہ داخل لگان ہے (رنہت بدری بنام

بنام بھیم سین منتخب فیصلجات بورڈ مال ۱۸۹۰ء صفحہ ۲۲ ودم سرن سنگھ بنام بہالکرائے وکیلی نوٹس الہ آباد ۱۸۹۱ء صفحہ ۲۴۴)

جز و پیداوار اراضی کا اپنے زمیندار کو ادا کرنا لگان جنس میں داخل ہے نہ ابواب میں (مہابیر بنام شیو دیال وکیلی نوٹس الہ آباد ۱۸۸۸ء صفحہ ۳۲۰)

جبکہ نالش منجانب زمیندار کسی اسامی پر بابتہ قیمت پیداوار درختان بہ مقبوضہ کاشتکار برخلاف اقرار مندرجہ واجب العرض دائر ہو نہ بربنا کسی دستور یا حق کے تو ایسی نالش کو نالش لگان نہیں کہہ سکتے (مہنرنام تواری بنام سکینہ بی بی انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۲۷۳)

جبکہ لگان سابق جنس میں ادا کیا گیا ہو اور اسامی یہ بیان کرے کہ لگان نقد واجب الادا ہے تو بار ثبوت تبدیل مطہرہ کا اسامی بیان کنندہ پر ہوگا (گریس چندر دت بنام شیو نت نراین وکیلی نوٹس الہ آباد ۱۸۸۸ء صفحہ ۱۱۱)

یہ امر کہ آیا فریقین نالش بقایا لگان جو کسی عدالت مال میں ہو تعلق زمیندار کاشتکار کا رکھتے ہیں یا نہیں ایک ایسا امر ہے کہ جس کی نسبت عدالت موصوف کو بغرض منفصل کرنے نالش مذکور کے ضمناً تجویز کرنا چاہیئے لیکن یہ ایسا امر نہیں ہے کہ جسکی نسبت عدالت موصوف کو اختیار خاص تجویز کرنے کا حاصل ہو اور تجویز مذکور ایک تجویز عدالت مجاز بابتہ امر مذکور متصور نہ ہوگی اور نہ اس امر کی مانع ہے کہ کوئی وہ نالش اثبات تعلق مذکور دائر کرے (رگھپال بنام لوحامل انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۱۹۶)

اگر زمیندار کل رقم کی بابتہ جو بوقت ابتداع نالش واجب ہو نالش کرنا ترک کرے تو وہ بعد و بقیہ ترک شدہ رقم کی بابتہ نالش نہیں کر سکتا دفعہ ۴۳ مجموعہ ضابطہ دیوانی اس کے دوسرے دعوے میں عارض ہوگی۔ (سکھ لال بنام گنگا رام منتخب فیصلجات بورڈ مال ۱۸۸۳ء صفحہ ۱۴۲) لیکن اگر نالش متدایرہ اول کو وہ حسب دفعہ ۳۷۳ مجموعہ ضابطہ دیوانی بحصول اجازت رجوع مکرر خارج کرا لیگا تو دوبارہ کل رقم کی بابتہ جس میں رقم ترک شدہ بھی شامل ہو نالش کر سکتا ہے (رمو چند بنام بہکاری داس انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۶۲۴)

ذمہ دار ادائے لگان صرف وہ شخص ہے جسکا نام پٹہ میں بحیثیت کاشتکار درج ہو گو اس نے پٹہ دوسرے کے لیئے لیا ہو (رگھو ناتھ داس گوپال داس بنام مورا جی راؤ انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۶ صفحہ ۵۶۰)

عدالت مال مجاز سماعت نالش بمقابلہ ایسے شخص کے نہیں ہے جو بابتہ ادائے لگان اسامی ضامن ہوا ہو۔ (بھگوان چندر رائے چودھری بنام مانک بی بی انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۳۰۲)

جب کاشتکار دوسری قبولیت بشرح اضافہ لگان تحریر کر دے تو وہ شخص جو بابتہ لگان مندرجہ قبولیت اول ضامن ہوا تھا مواخذہ زرضمانت سے بری ہو جاتا ہے (احمد الدین خان بنام مجلس رائے انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۳)

کسی عرصہ تک لگان ادا نکرنا قبضہ مخالفانہ کاشتکار قائم نہیں کرتا (گنگا بائی بنام کالا بائی انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۳۱۹)

کاشتکار نابالغ پر جسکا ولی نہ بنایا گیا ہو ڈگری لگان حسب دفعہ ۴۴۳ مجموعہ ضابطہ دیوانی صادر نہیں ہو سکتی۔ (آسا بنام جواہر سنگہ منتخب فیصلجات بورڈ مال ۱۸۸۶ء صفحہ ۳۲)

نابالغ جو اپنے کو بالغ اور قابل انتظام معاملات خود ظاہر کر کے لگان وصول کرے اور اُس کی بابتہ رسید دے۔ اپنی اس کارروائی کی وجہ سے اُس روپیہ کو جو پیشتر اُس کو ادا کر دیا گیا ہے بذریعہ اپنے ولی کے نالش رجوع کر کے نہیں پا سکتا (رام رتن سنگہ بنام ستیہ نندن سنگہ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۱۲۶)

ڈگری لگان جب ناطق ہو جائے تو باوجود اس امر کے کہ وہ حکم جسکے ذریعہ لگان مقرر ہوا تھا اور بربنا جس کی ڈگری لگان حاصل کی تھی بعد اپیل کے منسوخ ہو گیا نیلام جو بعلت ڈگری مذکور ہوا ہو اُس کا معاوضہ مزارعہ حاصل نہیں کر سکتا۔ (کشن سہائے بنام نجیب سنگہ انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۲۲۰)

ایک حوالگی لگان جو مزارعہ نے کی ہو بلکہ اُس کی طرف سے اُس کے مقبوضہ کے متعلق ابہ لینے کی ہو ایک جائز حوالگی لگان ہی (بہاری لال کرجی بنام دست منڈل انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۵ صفحہ ۳۰۹)

نالش لگان بابتہ ایسی اراضیات کے جو مختلف اضلاع میں واقع ہوں مگر حدود ممالک مغربی و شمالی کے اندر ہی ہوں کسی ایسی عدالت میں دایر ہو سکتی ہے جس میں ایک جزو اراضی کاشت واقع ہو۔ بابتہ اُن اراضیات کے جو جز و حدود ممالک مغربی و شمالی میں اور جزو کسی دوسرے صوبہ مثل بنگال وغیرہ کے واقع ہوں (بینی پرشاد کواری بنام اتول شہاکر انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۲ صفحہ ۲۰۲)

(د) نے ایک نالش (ج) پر واسطے وصولیابی لگان اراضی مزروعی کے دائر کی اور ظاہر کیا کہ (ج) اُسکا مزارعہ دخیلکار ہے (ج) نے انکار کیا کہ (د) کا مزارعہ نہیں ہے بلکہ (ب) وغیرہ کا مزارعہ ہے (ب) وغیرہ بعد مدعا علیہم نالش میں ملحق بنائے گئے نالش کا فیصلہ عدالت اول نے بخلاف (ب) وغیرہ کیا (ج) مزارعہ نے کلکٹر ضلع کے یہاں اپیل کیا (ب) وغیرہ نے اپیل نہیں کیا تھا (ج) کا اپیل ڈسمس ہو گیا اُس کے بعد (ب) وغیرہ نے بالعکس جج ضلع اپیل کیا ... وہ اپیل ڈسمس ہوا اسکے بعد (ب) وغیرہ نے عدالت دیوانی میں نالش استقرار حق کا متعلق ...

رجوع کی تجویز ہوئی کہ نالش زائد المیعاد تہی خواہ (ج) کی کچھہی صورت ہو اور گو (ب) وغیرہ نے نیک نیتی سے عمل کیا تہا تاہم وہ مستحق رعایت دفعہ ۱۴ ایکٹ میعاد ہند ۱۸۷۷ء کے نہ تہے اُنکی پیروی بعدالت مال بے تحدہی نہیں کہی جاسکتی محمد سلیم بنام عبد الرحیم ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۹۰۵ء صفحہ ۲۶۱ و گنگا پرشاد بنام بلدیو رام انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۱۰ صفحہ ۳۴۳ کا حوالہ دیا گیا (دسرت رائے بنام ہرگو رائے ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۹۰۶ء صفحہ ۱۲۳)

ایک مزارعہ آراضی واقع دیہہ کی طرف سے ایک جزوی آراضی دیہہ مذکور کا خرید کرنا اُس کو ذمہ داری ادائے لگان سے سبکدوش نہیں کردیتا (مہابیر سنگہ بنام احسن اللہ ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۹۰۶ء صفحہ ۵۱۳)

جب لوکل گورنمنٹ نے مال گذاری کو ملتوی کردیا ہو اور اسوجہ سے التوار لگان کا بہی حکم دیدیا گیا ہو تو ٹھیکہ دار بہی مستحق استفادہ التوار لگان کا ہے (رمن موہن لال بنام دلدار حسین انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۲۴ صفحہ ۴۶۵)

ایک تالاب کا پٹہ دار وہی حیثیت رکھتا ہے جیسا کہ ایک زراعتی آراضی کا سالوار مزارعہ رکھتا ہے۔ (نرائن چند بورل بنام سکریٹری آف اسٹیٹ فار انڈیا انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۲۸ صفحہ ۱۵۲)

مالک آراضی اُن آراضیات کے لگان دلاپانے کا مستحق نہیں ہے جو ایک ایسی آسامی کے قبضہ مین ہون جو حقیت کی تابعی بروئے ایسے پٹہ کے ہو جس کی روسے ایک خاص شرح فی بیگہ کی روسے لگان محفوظ کرایا گیا ہو جبکہ اُس نے آسامی مذکور کو دیگر اراضیات حقیت مذکور سے بیدخل کردیا ہو کیونکہ یہ نہین کہا جاسکتا کہ ہر ایک بیگہ آراضی کا جداگانہ طور پر لگان تشخیص کیا گیا ہی اور وہ جداگانہ طور پر واجب الادا ہو (بروکمار چودہرانی بنام نوپا چندر سرہ گیا (انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۲۸ صفحہ ۱۸۸)

ٹھاکر دیال سنگہ آسامی اپیلانٹ کا شرح لگان معین تہا اُس کے حقوق نیلام ہوئے اور ۱۸۹۲ء مین مدعی اپیلانٹ نے خرید کی ٹھاکر دیال سنگہ کے ذمہ لگان وقت نیلام سے قبل کا واجب الادا تہا وہ بغیر ادا کئے ہوئے ہُس کے ۱۸۹۳ء مین مرگیا بعد فوت اُسکے نالش بقایا لگان بمقابلہ پسران ٹھاکر دیال سنگہ بحیثیت قایم مقامان قانونی دائر کی گئی تجویز ہوئی کہ ورثاء کاشتکار متوفی گو اُن کے قبضہ مین آراضی کاشت متوفی نہ آئی ہو بقدر متروکہ کاشتکار متوفی ذمہ دار دعوے لگان ہین اگر اُنہون نے کاشت پائی ہو تو تا بیع بار لگان واجب الادا کے پائی ہی اور ایسی نالش قابل سماعت محکمہ مال ہے لیکہراج سنگہ بنام رائے سنگہ انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۱۴ صفحہ ۳۸۱ پر حوالہ ہوا (مہاراجہ بنارس بنام جگجیت سنگہ ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۱۲)

مدعی باشندہ گوالیار ہے اور اُسی ریاست کا رعایا ہی مدعاعلیہ رعایا ملکہ معظمہ ہے مدعی نے نالش واسطے دلاپانے لگان آراضی کی جسکو اُس نے قلمرو گوالیار مین پٹہ پر مدعاعلیہ کو دی ہتی عدالت ضلع جہانسی مین دائر کی تجویز ہوئی کہ ایسی نالش قابل پذیرائی عدالت ضلع جہانسی ہے جسکے اختیار سماعت کی اندر مدعاعلیہ رہتا ہے۔ نالش فیمابین پٹہ دہندہ و پٹہ گیرندہ عام اس سے کہ پٹہ ختم ہوگیا ہی یا نہین اور نالش بابتہ استعمال و دخل آراضی کے ایسی متصور نہین ہوتی جسکو تعلق مقام سے ہو فیصلہ مقدمہ گوردیال سنگہ بنام راجہ فریدکوٹ منفصلہ پریوی کونسل مندرجہ انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۲ صفحہ ۲۲۲ پر حوالہ ہوا (بھوجبل وغیرہ بنام بینی جیو ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۹۰۱ء صفحہ ۲۳۵)

چارحصہ داران جائداد غیر منقسمہ نے ایک پٹہ دو آسامیون کو دیا پٹہ مین کوئی صراحت جداگانہ حقوق پٹہ دہندگان نہین ہتی تجویز ہوئی کہ منجملہ پٹہ دہندگان کے ایک پٹہ دہندہ نالش جداگانہ بابتہ اپنے حصہ لگان کے دائر نہین کرسکتا مرلیدہر بنام الیسری پرشاد انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۷۶ پر حوالہ ہوا۔ (گرجا نند بنام رام پرشاد ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۹۰۱ء صفحہ ۱۴۹/۳۳)

مدعیان نے دعوے بقایا لگان بموجب دستاویز شیکہ کیا مدعاعلیہ نے عذر مجرائے زرقیمت مٹی جو مدعیان نے اُس کی آراضی سے اُٹھوائی ہتی اور حق وصول کی ہتی پیش کیا تجویز ہوئی کہ دعوے مدعاعلیہ ایک ایسا دعوے ہے جو قابل سماعت مال نہین ہے وہ بطور ادار لگان متصور نہین ہوسکتا اور نہ عدالت مال اُس کو دعوے لگان مین مجرا کرسکتی ہے (محمد علیخان بنام بردا داس ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۹۰۱ء صفحہ ۱۴۲/۳۶)

نالشات بقیایا زرلگان اگر مالیت شئے متنازعہ سو روپیہ سے زیادہ نہو تو عدالت اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم (تحصیلدار) مین اور اگر سو روپیہ سے زیادہ مالیت شئے متنازعہ ہو تو بعدالت مہتمم حصہ ضلع یا درجہ اول دائر ہوگی اُس کے بعدالت صاحب کلکٹر ضلع تاریخ واجب الادا ہونے سے اندر تین سال کے دائر ہوگی فیصلہ نالش اول الذکر کا اجلاس تحصیلدار سے اور اخر الذکر کا اجلاس اسسٹنٹ کلکٹر درجہ اول یا کلکٹر ضلع سے ہوگا (دفعات ۱۷۱ و ۱۷۲ و ۱۷۴ (الف) و (ب)۔ ایکٹ ہذا) اپیل بر ناراضی فیصلہ تحصیلدار اندر میعاد یوم تاریخ فیصلہ سے بحضور صاحب کلکٹر اور صاحب کلکٹر کی تجویز کا اپیل دوم بحضور جج ضلع اندر ۳۰ یوم تاریخ فیصلہ سے ہوسکتا ہے (دفعہ ۱۶۹ و ۱۷۶ (الف) و ضمیمہ چہارم مجوزہ نمبر سلسلہ ۵۲ ایکٹ ہذا و دفعہ ۱۸۰ فقرہ ۲۔ ایکٹ ہذا و ضمیمہ حصہ ۲ مد ۱۵۲۔ ایکٹ ۱۵ ۱۸۷۷ء) فیصلہ جج ضلع قطعی ہوگا لیکن جج ضلع کے فیصلہ کی نگرانی بحضور ہائی کورٹ حسب دفعہ ۶۲۲ ضابطہ دیوانی ہوسکتی ہے مگر فیصلہ

کلکٹر ضلع بحیثیت اپیل بوجہ متعلق ہونے دفعہ ۱۰۰ فقرہ ۲ قطعی ہوجائے تو اُس فیصلہ کی نگرانی حسب دفعہ ۱۸۵ ایکٹ ہذا بحضور صاحبان بورڈ داخل ہو سکتی ہے۔

فیصلہ ابتدائی اسسٹنٹ کلکٹر درجہ اول یا کلکٹر ضلع کا اپیل بلحاظ دفعہ ۱۶۸۔ ایکٹ ہذا تاریخ فیصلہ سے ۳۰ یوم کے اندر اگر مالیت شے متنازعہ پانچہزار یا کم از پانچہزار ہو بحضور جج ضلع اور اگر مالیت شے متنازعہ زائد از پانچہزار ہے تو بحضور ہائی کورٹ تاریخ ڈگری سے اندر ۹۰ یوم کے ہوگا (دفعہ ۱۷۷۔ ایکٹ ہذا و ضمیمہ ۲ حصہ ۲ مد ۱۵۲ و ۱۵۶۔ ایکٹ ۱۵ سنہ ۱۸۷۷ء)

رسوم عدالت ابتدائی و عدالت اپیل شے متدعویہ کے موافق بموجب دفعہ ۷ ضمن ۱۔ ایکٹ ۷ سنہ ۱۸۷۰ء قابل اخذ ہوگا۔ میعاد نالش بقایا ر لگان میں وہ ایام لایق مجرائی نہیں ہیں جو نالش اضافہ لگان کی پیروی میں صرف ہوئے ہوں (بر دچندر وکمارداے بنام راکہل چندر رائے انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۱۰۹)

دفعات ۳۶ لغایتہ ۴۳۔ ایکٹ کورٹ آف وارڈس ممالک مغربی و شمالی و اودہ (۳ سنہ ۱۸۹۹ء) حسب ذیل ہیں۔

دفعہ ۳۶ (۱) باوجود کسی امر کے جو خلاف اسکے ایکٹ ۱۲ سنہ ۱۸۸۱ء (ایکٹ لگان ممالک مغربی و شمالی) یا ایکٹ ۲۲ سنہ ۱۸۸۶ء (ایکٹ لگان اودہ) و ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۳ء (ایکٹ قانون گویان و پٹواریان) ممالک مغربی و شمالی و اودہ) ایکٹ ۳ سنہ ۱۸۷۸ء (ایکٹ محصولات مختص المقام ممالک مغربی و شمالی) یا ایکٹ ۱۸ سنہ ۱۸۷۸ء (ایکٹ محصولات مختص المقام ملک اودہ میں مندرج ہو جائز ہے کہ بقایا ر لگان و محصولات ابواب کی جو مالکان یا مستاجران یا آسامیوں کے ذمہ نسبت جائداد زیر اہتمام کورٹ آف وارڈس کے واجب الادا ہو (خواہ لگان و محصولات و محصولات ابواب مذکور قبل یا بعد اہتمام لینے کورٹ آف وارڈس کے واجب الادا ہوا ہو) زیر احکام کلکٹر اس ضلع کے جس میں جائداد مذکور واقع ہو بطور بقایا ر مال گذاری اراضی کسی ایسے طریقے سے وصول کیجائے جس سے بقایا ر مال گذاری اراضی بوقت موجودہ وصول کیجا سکتی ہو

دفعہ ۳۷۔ جب کوئی کلکٹر دفعہ میں ماسبق کے بموجب کارروائی کرنے کی تجویز کرے تو مشار الیہ کو لازم ہوگا کہ اس امر کا اطمینان ہو جانے پر کہ بقایا ر واجب الوصول ہے اور اُس کے ادا کرنے کے واسطے مطالبہ کیا گیا ہو ایک سارٹیفکٹ عطا کرے جسمیں رقم واجب الوصول اور وہ شخص درج ہو جس سے رقم مذکور واجب الوصول ہو اور سارٹیفکٹ مذکور بجز اس کے کہ اس ایکٹ میں اور نہج پر حکم ہوا ان امور کا ثبوت قطعی ہوگا جو اس میں درج ہوں۔

دفعہ ۲۰۰ (۱) اگر وہ شخص جسکا نام سارٹیفکٹ مین درج ہو تعداد زر مندرجہ سارٹیفکٹ یا اُس کے کسی جزو کی بابت اپنی ذمہ داری سے انکار کرے تو اُسکو جائز ہے کہ اُس کی اطلاع پانے سے تیس دن کے اندر یا اگر کوئی اطلاع نہ دیجائے تو تیس دن کے اندر بعد اس کے کہ کسی کارروائی کا بغرض وصولیابی تعداد زر یا نفاذ سارٹیفکٹ کے اجرار کیا جائے ایک عرضی کلکٹر کے حضور مین بہ اندراج وجوہ اپنے انکار کی پیش کرے۔

(۲) کلکٹر کو جائز ہے (۱) ایسی عرضی کو سرسری طور پر نامنظور کرے یا (۲) بعد ایسی تحقیقات کے جو مثلاً اُسکی مناسب سمجھے سارٹیفکٹ مذکور کو ترمیم یا منسوخ کرے یا اُس کے اجرار کو ایسے عرصہ کے لیے جو وہ مناسب سمجھے ملتوی کردے۔ یا۔ (۳) سارٹیفکٹ اور عرضی مذکور کو کسی ایسی عدالت لگان مین جو اختیار سماعت رکھتی ہو اس غرض سے بھیجدے کہ اُس کی نسبت بطور نالش مابین سرکار اور عرضی دہندہ کے عمل کیا جائے اور اُس کے بعد سارٹیفکٹ کی نسبت بطور ایسے عرضی دعوے کے عمل کیا جائیگا جو بموجب ایکٹ لگان ممالک مغربی و شمالی ۱۸۷۳ء یا ایکٹ لگان ملک اودھ ۱۸۸۶ء حسب ضابطہ پیش کیا گیا۔

دفعہ ۲۰۱ (۱) کسی شخص کو جس نے پہلی دفعہ کے بموجب عرضی پیش کی ہو (الف) اگر وہ عرضی بموجب فقرہ (۱) دفعہ ذیلی (۲) دفعہ مذکور کے نامنظور کردی ہو۔ یا (ب) اُسکے قابل اطمینان بموجب فقرہ (۲) منسوخ یا ترمیم نہ کی گئی ہو۔ یا (ج) بموجب فقرہ (۳) عمل کیے جانے کے واسطے نہ بھیجی گئی ہو۔ جائز ہے کہ اگر وہ تعداد زر مندرجہ سارٹیفکٹ یا اس کے کسی جزو کے ادا کرنے کی ذمہ داری سے انکار کرتا ہو اور اُس کو زیر اعتراض جو بذریعہ تحریر بوقت ادا کیا گیا ہو ادا کردے تو ایک نالش دیوانی واسطے وصولیابی تعداد زر یا اُس کے جزو کے جو اس طرح ادا کیا گیا ہو دائر کرے۔

(۲) ایسی نالش مین مدعی کو جائز ہے کہ باوجود کسی مضمون مندرجہ دفعہ ۲۰۰ کے کسی امر کی نسبت جو سارٹیفکٹ مین درج ہو شہادت دے۔

دفعہ ۱۰۳۔ (۱) اگر کسی آسامی سے بذریعہ حبس بیجا یا اور طرح کے تشدد کے لگان جبراً وصول کیا جائے خواہ وہ قانوناً یافتنی ہو یا نہ ہو تو آسامی مستحق اسکا ہوگا کہ اُس شخص سے جو ایسے جبراً وصول کرنے کا مجرم ہو اُسقدر معاوضہ وصول کرے جو دو سو روپیہ سے زیادہ نہ ہو اور جس کی عدالت ڈگری کرنا مناسب سمجھے۔

معاوضہ بابت جبراً وصول کرنے لگان کے بذریعہ تشدد

(۲) اس دفعہ کے بموجب معاوضہ دلائے جانے سے کسی ایسے تاوان یا سزا کی ممانعت نہ ہوجائے گی نہ اُسپر کچھ اثر پہونچے گا جسکا کہ وہ شخص

جو ایسے جبراً وصول کرنے کا مجرم ہو مجموعہ تعزیرات ہند کے بموجب مستوجب ہو -

شرح دفعہ ہذا بجائے دفعہ ۴۹ - ایکٹ ۱۸۷۳ء کے ہے - نالش بروئے دفعہ ہذا تلبیع جبراً وصول کی گئے روپیہ کے اندر میعاد ایک سال کے بحضور مہتمم حصہ ضلع یا بحالت عدم موجودگی اُن کے بحضور کلکٹر ضلع دائر ہوگی اور تجویز اُس کی اجلاس صاحب اسسٹنٹ کلکٹر درجہ اول یا کلکٹر ضلع سے کیجائے گی اور اپیل اُس کا مثل اپیل نالشات بقایا لگان متذکرہ دفعہ ۱۰۲ ماسبق ہوگا فرق ما بین دفعہ ہذا و دفعہ ۲۰۳ - ایکٹ ہذا تحت شرح دفعہ آخر الذکر بیان کر دیا گیا وہ ملاحظہ طلب ہے دفعہ ہذا کے احکام صورت متعلق ہون گے جبکہ باہم فریقین تعلق آسامی و زمیندار کا قایم ہو اور لگان جبراً بذریعہ حبس بیجا یا اوطرح کے تشدد کے جو بموجب قانون تعزیرات ہند قابل سزا ہو وصول کیا گیا ہو -

ادار معاوضہ بروئے دفعہ ہذا سزائے تعزیری سے جسکا مجرم بروئے احکام مجموعہ تعزیرات ہند وصول کنندہ ہو نہین بچا سکتا - دفعہ ہذا مین الفاظ (اُس شخص سے جو ایسے جبراً وصول کرنے کا مجرم ہو) قابل غور ہین اگر کارندہ یا مختار عام زمیندار کسی آسامی سے جبراً بذریعہ حبس بیجا یا تشدد کے لگان وصول کرے تو کیا ایسی صورت مین آسامی مجاز ہے کہ بروئے دفعہ ہذا بمقابلہ کارندہ یا مختار عام زمیندار کے محکمہ مال مین دعوے وصولیابی معاوضہ کا کر سکتا ہے میرے خیال مین بمقابلہ کارندہ یا مختار عام زمیندار کے کوئی آسامی عدالت مال مین دعوے خسارہ یا معاوضہ کرنے کا مجاز نہین ہے اُس کے لیئے عدالت دیوانی ہے دفعہ ہذا محض کاشتکار و زمیندار سے تعلق رکھتی ہے فعل بیجا کارندہ مجاز یا مختار عام کا ذمہ دار اُسکا آقا ہے ایسی صورت مین جبکہ وصول لگان مین حبس بیجا یا تشدد منجانب کارندہ یا مختار عام زمیندار عمل مین آیا ہو تو سزائے تعزیری کا مستوجب عدالت ہائے فوجداری سے وہ کارندہ یا مختار عام زمیندار اسکا ہوگا - مگر عدالت ہائے مال سے بموجب دفعہ ہذا ذمہ دار معاوضہ زمیندار ہوگا - بہر صورت یہ ایک امر بحث طلب ہے - یہ دفعہ آسامی اصلی و آسامی شکمی سے بھی تعلق رکھتی ہے -

لگان بذریعہ پیداوار

پیداوار کی نسبت حقوق اور ذمہ داریان

دفعہ ۱۰۴ - (۱) جس حالت مین کہ لگان بذریعہ تخمینہ یا کنکوت فصل ایستادہ کے لیا جاتا ہو آسامی مستحق اس کا ہوگا کہ فصل پر بلا شرکت غیری قبضہ رکھے -

(۲) جب لگان بذریعہ بٹائی پیداوار کے لیا جاتا ہو تو آسامی مستحق اسکا ہوگا کہ کل پیداوار پر اسوقت تک بلاشرکت غیری قبضہ رکھے جبتک کہ اسکی بٹائی نہ ہو جائے لیکن وہ مستحق اسکا نہ ہوگا کہ کوئی جزو پیداوار کا کھلیان سے ایسے وقت یا ایسے طریقہ پر لیجائے کہ وقت مناسب پر اُس کی بٹائی واجبی طور پر نہ ہو سکے۔

(۳) دونون صورتون مین آسامی مستحق اسکا ہوگا کہ بغیر کسی قسم کی مداخلت منجانب زمیندار کے پیداوار کو کاشتکاری کے معمولی طریقہ پر کاٹے اور جمع کرے۔

(۴) اگر آسامی فصل یا پیداوار کے کسی جزو کو ایسے وقت یا ایسے طریقہ پر لیجائے کہ اُسکا مناسب تخمینہ یا کنکوت یا بٹائی نہ ہو سکے یا اُس کی نسبت ایسے طور پر عمل کرے جو رواج مختص المقام کے خلاف ہو تو جائز ہے کہ پیداوار کی نسبت یہ سمجھا جائے کہ وہ اسقدر زیادہ و عمدہ تھی جیسی کہ اُس فصل مین قرب و جوار کی ویسی ہی آراضی پر کی سب سے زیادہ اور عمدہ پیداوار اُسی قسم کی ہو۔

شرح یہ دفعہ جدید ہے اور فقرہ (۴) ہم مضمون دفعات ۱۳ و ۱۶ - ایکٹ ۱۶ سنہ ۱۸۸۷ء (قانون دخل رعیتانہ پنجاب) و دفعہ ۱ - ایکٹ قبضہ آراضی بنگال کے ہے قیاس متذکرہ فقرہ مذکور دربارہ پیداوار جائز قرار دیا گیا ہے نہ لازمی ایسا قیاس اگر اُس کی تردید منجانب آسامی بہ ثبوت کافی کر دیجائے رفع ہو سکتا ہے - ایسا قیاس صرف اُس صورت مین پیدا ہو سکتا ہے جبکہ منجانب زمیندار یہ ثابت کیا جائے کہ آسامی بغرض روکنے واجب تقسیم یا کنکوت کے بد دیانتی سے کاربند ہوا تھا اور مالک آراضی نے ویسے مستعدی کے ساتھ جو مناسب موقعہ تھی عمل کر کے نیک نیتی سے تا حد امکان خود واجب تقسیم کرانے کی کوشش کی تھی - خود اس امر کی وجہ سے کہ مالک آراضی باشندہ موضع نہین ہے عدالت کو چاہیئے کہ قیاس مذکور کو معمول سے زیادہ احتیاط کے ساتھ وزن دے - کیونکہ بصورت دیگر یہ امر موجب فائدہ مالک آراضی کا ہوگا کہ واجب تقسیم سے احتراز کرے اور بقایا لگان کی نالش کرے نالشات بقایا لگان کو جبکہ لگان بذریعہ بٹائی لیا جاتا ہو جلدی دائر کرنا چاہیئے اگر ایسا نہ کیا جائے تو دعوے مدعی کے لیئے نہایت ہی مضبوط ثبوت کی ضرورت ہوگی کیونکہ عدالت کے لیئے یہ ناممکن ہے

کہ مقدار جنس کا ٹھیک مناسب تخمینہ کرنے کے لیے مصالح حاصل کر سکے بجز اُس صورت کے کہ دعوے بلاتوقف دائر کیا جائے۔

دربارہ تقرر عہدہ دار کے بغرض بٹائی یا تخمینہ یا کنکوت کے۔

دفعہ ۱۰۵۔ جس حالت مین کہ لگان بذریعہ بٹائی پیداوار کے جنس مین یا بذریعہ تخمینہ یا کنکوت فصل ایستادہ کے لیا جاتا ہو۔
(الف) اگر زمیندار یا آسامی مناسب وقت پر حاضر ہونے مین غفلت کرے۔ یا
(ب) اگر پیداوار کی مقدار یا مالیت یا بٹائی کی بابتہ کوئی نزاع ہو۔
تو جائز ہے کہ کوئی فریق عدالت مین اس امر کی درخواست پیش کرے کہ اُس بٹائی یا تخمینہ یا کنکوت کے واسطے کوئی عہدہ دار متعین کیا جائے درخواست دہندہ کو لازم ہوگا کہ درخواست کے ساتھ اُس قدر فیس داخل کرے جو لوکل گورنمنٹ نے اُن قواعد مین جو اس بارہ مین مرتب ہون مقرر کی ہو۔

شرح یہ دفعہ بجائے دفعہ ۴۴۔ ایکٹ ۱۸ سنہ ۱۸۷۳ء کے ہے۔

بنفاذ اختیارات عطیہ بروئے دفعہ ۲۰۳۔ ایکٹ ۲ سنہ ۱۹۰۱ء فقرہ (ہ) و (ح) دربارہ تقرر عہدہ دار بٹائی کنندہ حسب دفعہ ۱۰۵۔ ایکٹ ۲ سنہ ۱۹۰۱ء لوکل گورنمنٹ نے قواعد حسب ذیل منضبط فرمائے ہین (اشتہار نمبری ۱۰۶۸/۱-۵۰۳ (الف) مصدرہ ۱۲ اپریل سنہ ۱۹۰۲ء مطبوعہ گورنمنٹ گزٹ اردو ممالک مغربی و شمالی و اودھ حصہ ا صفحہ ۱۹۴۔ تاریخ ۲۶۔ اپریل سنہ ۱۹۰۲ء)

۱۔ وہ عہدہ دار جو اس ایکٹ کی دفعہ ۱۰۵ کے بموجب بٹائی یا تخمینہ یا کنکوت کرنے کے لیے متعین کیا جائے معمولاً قرق امین ہوگا۔

۲۔ جو درخواست اس ایکٹ کی دفعہ ۱۰۵ کے بموجب دیجائے اُس کے ساتھ فیس بہ تعداد ایک روپیہ داخل کرنا ہوگی۔

۳۔ عدالت فیس کو خزانہ مین داخل کرے گی اور اُس کی بابتہ خزانہ کی رسید مثل کے ساتھ نتھی کر دیجائیگی اگر درخواست بغرض تخمینہ مالیت فصل ایستادہ دیجائے اور بوجہ غفلت اُس عہدہ دار کے جسکے سپرد ایسے تخمینہ کا کام ہو بوقت ایستادہ ہونے فصل کے تخمینہ مالیت مذکور نہ کیا جائے تو یہ امر مانع تخمینہ مالیت مذکور نہین ہے مگر یہ امر ضروری ہے کہ جسوقت درخواست بابتہ تخمینہ مالیت کے دیجائے اُسوقت

فصل ایستادہ ہو (گنگا پرشاد بنام گوری شنکر منتخب فیصلجات بورڈ مال ۱۸۹۳ء صفحہ ۱۲۴)

درخواست حسب دفعہ ہذا پر کورٹ فیس ۸ ؍ لگایا جائیگا۔ (مد ۱ حرف (ب) ضمیمہ ۲۔ ایکٹ ۷ ۱۸۷۰ء)

اور ایسی درخواست تحصیلدار کے اجلاس مین پیش ہوگی اور اُسی عدالت سے اُسکا تصفیہ ہوگا۔ اگر تحصیلدار نے درخواست نامنظور کردی ہو تو یا کوئی حکم خلاف درخواست دہندہ دیا ہو تو وہ اُسکا اپیل کلکٹر ضلع کے اجلاس مین کرسکتا ہے اور حکم کلکٹر ضلع جو بصیغۂ اپیل صادر ہو قطعی ہوگا (دفعات ۱۷۱ و ۱۷۴ (الف) و ۱۷۶ (ب) ایکٹ ہذا)

یادداشت اپیل پر بھی کورٹ فیس ۸ ؍ واجب الاخذ ہوگا (مد ۱۱ ضمیمہ ۲۔ ایکٹ ۷ ۱۸۷۰ء)

جو درخواست حسب دفعہ ہذا گذرے اُسمین نمبر اُس کھیت کا جسکی تقسیم یا تخمینہ یا کنکوت مطلوب ہو معہ رقبہ اور بصراحت محال و نمبر پٹی درج ہونا چاہیئے۔

ضابطۂ کارروائی ایسی درخواست گذرنے پر

دفعہ ۱۰۶۔ (۱) ایسی درخواست کے موصول ہونے پر عدالت کو لازم ہوگا کہ اطلاعنامہ تحریری بنام فریق ثانی اس غرض سے جاری کرے کہ وہ بتاریخ اور بوقت مقررہ اطلاعنامہ حاضر ہو اور کسی عہدہ دار کو متعین کرے جو بٹائی یا تخمینہ یا کنکوت مذکور کرے گا۔

(۲) اگر فریق ثانی یہ عذر کرے کہ لگان بذریعہ بٹائی یا تخمینہ یا کنکوت کے نہین لیا جاتا ہے یا یہ کہ کچھ لگان قابل ادا نہین ہے تو عہدہ دار متعینہ کو لازم ہوگا کہ اس عذر کو قلمبند کر لے لیکن وہ کارروائی جس کا بعد ازین ایکٹ ہذا مین حکم ہے عمل مین لائے۔

(۳) اگر تاریخ مقررہ یا اُس سے پہلے اُس نزاع کا تصفیہ نہ ہو جائے تو عہدہ دار مذکور کو لازم ہوگا کہ ہر فریق سے یہ ایما کرے کہ قرب وجوار کے ایک ایک باشندہ کو بطور پنچ کے مقرر کرے اور وہ خود بھی ایک باشندہ قرب وجوار کو پنچ مقرر کرے تاکہ وہ پیداوار کی بٹائی یا فصل کے تخمینہ یا کنکوت مین معاون ہون۔

(۴) اگر کوئی سا فریق حاضر نہ ہو یا پنچ مقرر کرنے سے انکار کرے تو عہدہ دار متعینہ کو لازم ہوگا کہ ایک پنچ اُس کی طرف سے خود مقرر کر دے۔

(۵) عہدہ دار متعینہ کو لازم ہوگا کہ پنچون کی آرا کو قلمبند کر لے اور اپنا فیصلہ کرنے مین اُن آرا پر لحاظ کرے۔

(۶) درصورت بٹائی پیداوار کے اگر فریقین اُس فیصلہ سے رضامند ہوجاوین تو اُس کے مطابق بٹائی کردیجائے گی۔ اگر فریقین ایسی بٹائی پر راضی نہون تو بیاور نیز کل ایسی صورتون مین جن مین لگان بذریعہ تخمینہ یا کنکوت فصل ایستادہ کے قبل ادا ہو عہدہ دار متعینہ کو لازم ہوگا کہ ایک تخمینہ اُس پیداوار یا فصل کی مالیت کا کرے اور لگان قابل ادا مقرر کرے۔ بعد اس کے عہدہ دار مذکور اپنا فیصلہ سُنادیگا اور فیصلہ مذکور کو اپنی کارروائی کی رپورٹ کے ساتھ عدالت مین ارسال کرے گا

(۷) فریقین کو اختیار ہوگا کہ اُس تاریخ کے بعد جبپر فیصلہ سُنایا گیا ہو ایک ہفتہ کے اندر اُس فیصلہ کی نسبت عذرات داخل کرین اور عدالت کو لازم ہوگا کہ اُن عذرات کی سماعت کرے اور اُنپر بعد ایسی تحقیقات مزید کے (اگر کچھ ہو) جو ضروری معلوم ہو احکام صادر کرے۔ اگر یہ عذر داخل کیا جائے کہ لگان بذریعہ بٹائی یا تخمینہ یا کنکوت کے قابل ادا نہین ہے یا یہ کہ کچھ لگان قابل ادا نہین ہے اور عدالت اُس عذر کو صحیح قرار دے تو عدالت کو لازم ہوگا کہ اُس فیصلہ کو منسوخ کردے اگر کوئی اور عذر داخل کیا جائے تو عدالت کو جائز ہے کہ اُس فیصلہ کو ترمیم یا بحال کرے جیسا کہ وہ مناسب سمجھے اور واسطے ادا کیئے جانے اُس لگان اور خرچہ کے (اگر کچھ ہو) حکم صادر کرے۔ اور ایسا حکم بقایا ء لگان کی ڈگری کا اثر رکھے گا۔

لگان کی بابتہ رسیدین

دفعہ ۱۰۷۔ ہر آسامی جو اپنے زمیندار کو لگان کی بابتہ کچھ ادا کرے مستحق اس کا ہوگا کہ فوراً زمیندار سے ایک تحریری رسید جس پر اُس زمیندار کے دستخط ہون اُس رقم کی پائے جو اس طرح ادا کیجائے۔

آسامی کا حق لگان کی بابتہ رسید پانے کا

شرح - یہ دفعہ بجائے دفعہ ۴۸ - ایکٹ ۱۸۷۳ء کے ہے دفعہ مذکورہ مین ٹھیکہ دار و تنکہ دار کو اثر دفعہ ہذا کے

مستثنےٰ رکہا گیا تہا مگر دفعہ ہذا مین وہ استثنا قایم نہین رہا - تعریف آسامی (دفعہ ۴ ضمن ۵ - ایکٹ ہذا مین ملاحظہ ہو -

عموماً رسیدات پر ٹکٹ ارحسب ۵۳ مد ضمیمہ ا - ایکٹ ۲ سنہ ۱۸۹۹ء لگانا چاہیئے مگر بروے حرف (ج) مستثنیات زیر مد مذکور ایسی رسید جو بعوض ادا کیئے جانے زرلگان کے کاشتکار کی طرف سے ایسی زمین کی بابتہ جسپر مالگذاری سرکار مشخص ہوئی ہو رسوم اسٹامپ سے مستثنےٰ رکہی گئی ہے پس بلحاظ استثنا مذکور رسیدات جو کاشتکاران اراضی معافیات یا ٹہیکہ دارون کو دیجاتی ہین رسوم اسٹامپ سے مستثنےٰ نہین ہین -

سنگناتھن صاحب نے بہی اپنی شرح قانون اسٹامپ مین لکہا ہے کہ اس استثنا مین وہ رسیدات داخل نہین ہین جو معافیدار یا اور لوگ جو سرکار کو مالگذاری ادا نہین کرتے اپنے کاشتکارون کو دیتے ہین -

تعریف رسید ضمن ۲۳ دفعہ ۲ - ایکٹ ۲ سنہ ۱۸۹۹ء مین ملاحظہ کیجیے -

جائز رسید مضامین

دفعہ ۱۰۹ - (۱) لازم ہے کہ رسید مین منجملہ تفصیلات ذیل کے ایسی تفصیلین درج کیجاوین جن کی صراحت زمیندار ادا ہونے کے وقت کر سکتا ہو یعنے -

(الف) نام ادا کرنے والے اور پانے والے کے - اور

(ب) نام موضع کا معہ محال یا پٹی کے - اور

(ج) تعداد جوازاکی گئی - اور

(د) تفصیل اُس جوت کی جسکی بابتہ لگان ادا کیا گیا ہے - اور

(ہ) سال اور قسط جسکی بابتہ ادا کی ہوئی رقم جمع کی گئی - اور

(و) یہ کہ آیا رقم ادا شدہ بطور کل مطالبہ کے ادا ہوجانے کے قبول کی گئی یا صرف بطور اُس کے جزو کے - اور

(ز) تاریخ جسپر لگان ادا کیا گیا -

(۲) اگر رسید مین دراصل وہ تفصیلات نہ ہون جنکا دفعہ ہذا مین حکم ہے تو لازم ہوگا کہ تاوقتیکہ خلاف اس کے ثابت نہ کیا جائے اُس رسید کی نسبت یہ قیاس کر لیا جائے کہ وہ پوری فارغخطی اُس تاریخ تک کے کل مطالبہ جات لگان کی ہے جسپر کہ رسید لکہی گئی ہے -

شرح ضمن اول دفعہ ہذا ہم مضمون دفعہ ۵۶ - ایکٹ قبضہ آراضی بنگال کے ہے اور ضمن دوم جدید ہے

اس دفعہ کی نسبت اڈیشنل ممبران سیلکٹ کمیٹی کی رپورٹ بالفاظ ذیل ہے اور اُس سے پوری تشریح دفعہ ہذا کی ہوتی ہے۔

ہمنے اس دفعہ پر اور اُس کے ساتھ بنگال کے ایکٹ قبضہ آراضی کی دفعہ ۵۶ پر غور و خوض کیا جن امور کی تصریح فقرات (ج) و (ہ) مین کی گئی ہے وہ ایسی ہین کہ ممکن ہے کہ زمیندار لگان کے ادا کیے جانے کے وقت (ناواقف ہونے کے سبب سے) اُنکو بالکل نہ لکھ سکے۔

زمیندار کو لازم ہے کہ ہر وقت اور ہر جگہ جب اور جہان اُسکو لگان ملے فوراً اُس کی رسید دیدے اور دفعہ تحتی (۱) کے احکام کی ٹھیک ٹھیک تعمیل نہ کرنے کے قصور کا دفعہ تحتی (۲) مین سخت تاوان مقرر کیا گیا ہے۔ پس زمیندار کے حق مین انصاف کی غرض سے یہ ضرور ہے کہ وہ شرط جو بنگال کے ایکٹ قبضہ آراضی کی دفعہ ۵۶ مین درج ہے - اس قانون مین بھی درج کر دی جائے - لیکن شرط مذکور اصل مسودہ مین ترک کر دی گئی ہے (اگرچہ دفعہ مذکور کے احکام دیگر امور کے لحاظ سے اختیار کیے گئے ہین) یعنے یہ شرط کہ رسید مین ایسی تفصیلات درج کیجائین جنکی صراحت زمیندار ادا ہونے کے وقت کر سکتا ہے چنانچہ ہمنے ان الفاظ کو دفعہ تحتی (۱) مین درج کر دیا ہے۔

جن تفصیلات کا اس دفعہ تحتی مین حکم ہے ان مین ہمنے فقرہ (الف) (ب) مین نام موضع کا معہ محال یا پٹی کے اضافہ کر دیا ہے۔

فقرہ (ب) (ایکٹ کا فقرہ (ج) مین جو تعداد درج کیجائے وہ ہمیشہ وہ تعداد ہونا چاہیئے جو فی الواقع ادا کیجائے۔

فقرہ (ج) (ایکٹ فقرہ (د)) مین ہمنے الفاظ "تفصیل اُس" درج کر دیئے ہین اس غرض سے کہ اُس جوت کی شناخت ہو جائے جسکی بابت اسامی نے لگان ادا کیا ہو (اردو گورنمنٹ گزٹ ممالک مغربی وشمالی واودھ مطبوعہ ۲۷ جولائی ۱۹۰۱ء حصہ ۵ صفحہ ۳۲۲)

فقرہ (ہ) (ایکٹ کا فقرہ و) تعداد مطالبہ کے درج کیے جانے مین بہت دشواریان پیدا ہون گی بجز اسکے کہ زمیندار کے پاس رسید کے دیئے جانے کے وقت پٹواری موجود ہو عموماً زمیندار کیلیے یہ غیر ممکن ہوگا کہ اس تفصیل (یعنے تعداد مطالبہ) کو درج کرے۔ علاوہ ازین ممکن ہے کہ تعداد مطالبہ کی نسبت فریقین مین نزاع ہو۔ خاص مقصد یہ ہے کہ آسامی کو یہ معلوم ہو جائے کہ آیا وہ رقم جو اُس نے ادا کی ہے بطور کل مطالبہ جات کے پورے ادا ہو جانے کے قبول کی گئی ہے یا صرف بطور اُن کے جزو کے - تاکہ وہ بحالت ضرورت فوراً کارروائی کر سکے ہمنے اسی کے مطابق فقرہ

(۵) (ایکٹ کا فقرہ (د)) کو بدل دیا ہی۔

کارندہ مجاز کسی زمیندار کا جو منجانب اپنے آقا زمیندار کے مجاز وصول لگان و تحریر رسیدات کا ہو اور ایسا اختیار اپنا عمل مین لایا ہو۔ اگر کوئی رسید خلاف احکام فقرہ اول دفعہ ہذا کسی آسامی کو دیوے تو آسامی فقرہ (۲) دفعہ ہذا کا فائدہ بمقابلہ اپنے زمیندار کے حاصل کر سکتا ہی۔

اختیار وصول لگان و تحریر رسیدات منجانب زمیندار کسی کارندہ کو زبانی یا تحریری دونون طرح سے دیا جا سکتا ہے یہ ضروری نہین ہے کہ تحریری اختیار ہو اگر حقیت مشترکہ کے چند مالک ہون تو ان سب مالکان حقیت کی طرف سے کارندہ کو اختیار وصول کرنے لگان اور دینے رسید کا تحریراً یا زبانی حاصل ہونا فرضی ہے (قبل قایم کرنے قیاس حسب دفعہ ۵۶ - ایکٹ قبضہ آراضی بنگال (۸ سنہ ۱۸۸۵ع) عدالت کو یہ دیکھنا لازم ہے کہ کارندہ کو اجازت تحریری یا زبانی منجملہ شرکار کے حاصل تہی۔ طریق عمل سے یہ بات مستنبط و منثبت ہو سکتی ہے کہ کارندہ کو اختیار وصول کرنے لگان و دینے رسید کا حاصل تہا (گوپی ناتہ چکروستی وغیرہ بنام اوماکنٹ داس رائے وغیرہ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۸ صفحہ ۱۶۹)

رسیدات جو حسب دفعہ ہذا دیجاوین اگر رسوم اسٹامپ سے وہ بموجب مد ۵۳ ذیل مستثنیات حرف (ج) ضمیمہ ایکٹ ۲ سنہ ۱۸۹۹ع مستثنے نہون تو اونپر ایک ٹکٹ چہپا سدنی لگانا چاہیئے دفعہ ۳۰ ایکٹ مذکور مین حکم ہے کہ اگر کوئی شخص اسقدر روپیہ حاصل کرے جسکی تعداد بیس روپیہ سے زیادہ ہو تو اوس کو لازم ہے کہ عند الطلب اوس شخص کے جو روپیہ ادا یا حوالہ کرے اوس کی بابتہ باضابطہ اسٹامپ لگا کر رسید لکہدے۔

ٹکٹ جو رسید پر چسپان کیا جائے تو اوس شخص کو جو ٹکٹ چسپان کرے بموجب دفعہ ۱۲ - ایکٹ ۲ سنہ ۱۸۹۹ع چاہیئے کہ ٹکٹ مذکور کو چسپان کرتے وقت اس طور سے قلمزد کریے کہ وہ پہر استعمال مین نہ آسکے اگر رسید ایسے کاغذ پر لکہی جائے جسپر ٹکٹ پیشتر سے چسپان ہوا ور قلمزد نہ ہوا ہو تو لکہنے والے کو لازم ہے کہ لکہتے وقت اوس کو حسب مرقومہ بالا قلمزد کر دے اگر وہ ٹکٹ اس طرح مسترد نہ ہو ہو کہ پہر استعمال مین نہ آسکے تو جہان تک اوس اسٹامپ سے اوس کو علاقہ ہے ایک دستاویز غیر اسٹامپ شدہ سمجہی جائے گی۔

اسٹامپ چہپا سدنی کی صورت مین وہ شخص جسکو یہ حکم ہے کہ اسٹامپ چہپانیکو قلمزد کرے اوس کو یون قلمزد کر سکتا ہے کہ اوس اسٹامپ پر یا اوس کے وار پار اپنا نام یا نام کے سر حروف یا اپنی کوٹہی کا نام یا سر حروف یا اوس مین ایسی لکہنے کی صحیح تاریخ مندرج کر دے یا کسی اور کامل طور پر

مسترد کرسکتا ہے۔

عبارت دفعہ ۱۲ قانون اسٹامپ (۱۸۹۹ء) پر غور نے سے معلوم ہوتا ہو کہ ٹکٹ رسید پر خط کھینچدینا کافی نہین ہے اور خط کھینچدینے سے یہ نہین کہا جاسکتا کہ ٹکٹ مذکور ایسا مسترد کردیا گیا ہے کہ پھر استعمال مین نہ آسکے۔

جب کسی شخص نے جس سے اسٹامپ لگا ہوا رسید طلب کیجاسکتی تہی بلا اسٹامپ لگا ہوا رسید دی ہو اور عدالت دیگر کرے جسمین ویسی رسید اگر اسٹامپ والی ہوتی اُس کے مقابل مین بطور شہادت مقبول ہوتی تو وہ رسید ایک روپیہ تاوان اُس رسید کے پیش کرنے والے کی طرف سے ادا ہونے پر شہادت مین مقبول ہوگی (دفعہ ۳۵ ضمن ب ایکٹ ۲ ۱۸۹۹ء)

تاوان جو حسب دفعہ ۳۵ ضمن (ب) ایکٹ ۲ ۱۸۹۹ء ادا ہوا ہو وہ جزو خرچہ مقدمہ ہوگا (دفعہ ۴۴ ضمن ۲ ایکٹ ۲ ۱۸۹۹ء)

گر اصل رسید بوجہ ناکافی اسٹامپ ہونے کے شہادت مین مقبول نہ کیجائے تو واقع ادائیگی بذریعہ شہادت زبانی ثابت ہوسکتا ہے (دفعہ ۹۱ تشریح نمبر ۳ و تمثیل (ہ) ایکٹ اول ۱۸۷۲ء)

دفعہ ۱۰۹۔ (۱) جب آسامی لگان کی بابتہ کچھ ادا کرے تو اُسکو جائز ہے کہ وہ سال یا وہ سال اور وہ قسط ظاہر کردے جس کی بابتہ وہ ادا کی ہوئی رقم کو جمع کرانا چاہتا ہے۔ اور لازم ہوگا کہ وہ ادا کی ہوئی رقم اُسی کے مطابق جمع کیجائے

(۲) اگر آسامی کوئی ایسا اظہار نہ کرے تو جائز ہے کہ وہ ادا کی ہوئی رقم بابتہ کسی ایسی بقایا کے جمع کیجائے جس مین تمادی عارض نہ ہوا ہو اور جس کو زمیندار مناسب سمجھے۔

(۱) ایسا جانا بابتہ اقساط کے

شرح یہ دفعہ ممالک ہذا مین جدید ہے اور دفعہ ۵۵ ایکٹ قبضہ آراضی بنگال (۸ ۱۸۸۵ء) کے ہم مضمون ہے

اور نرببل ممبران سلکٹ کمیٹی کی رپورٹ اس دفعہ کی نسبت حسب ذیل ہے۔

جو حکم قانون اس دفعہ مین درج کیا گیا ہے وہ وہی حکم ہے جو ایکٹ معاہدہ مین درج ہے اور اسی حکم قانون کے بموجب بالفعل عملدرآمد ہوتا ہے۔ ہماری رائے مین یہ امر قرین انصاف نہ ہوگا کہ آسامی زراعت پیشہ کو وہ اختیار نہ دیا جائے جو ہر ایک دیگر قسم کے مدیون کو اس بارہ مین دیا گیا ہے کہ جو رقوم وہ ادا کرے اُن کی محسوبی کی تخصیص جس قرضہ کی بابتہ چاہے کردے (بعض اشخاص نے) یہ رائے ظاہر کی ہے کہ ایسا حکم درج کیا جائے کہ کوئی رقم ادا شدہ اُس صورت مین سال روان کی

جمع نہ کیجائے جبکہ کوئی پہلے کی بقایا واجب الادا ہو۔ لیکن ایسے حکم کا یہ نتیجہ ہو سکتا ہے کہ بعلت ایسے بقایا ر لگان کے قرقی کرنا جائز ہو جاتا جو ایک سال سے زیادہ عرصہ سے واجب الادا رہی ہو۔

ہماری رائے میں زمیندار کو یہ اختیار نہ ہونا چاہیئے کہ کسی رقم اداشدہ کو کسی ایسی بقایا ر لگان کی بابتہ جمع کرے جسمیں تمادی عارض ہو۔ آسامی کا یہ حق تسلیم کیا گیا ہے کہ اپنی اداکی ہوئی رقم کی نسبت یہ تخصیص کردے کہ وہ کس مطالبہ کی بابتہ محسوب ہونی چاہیئے۔ اگر آسامی نے اس امر کو صریحاً ظاہر نہ کردیا ہو تو بھی یہ قیاس نہیں کیا جاسکتا ہے کہ اُس کی یہ نیت ہے کہ اُس کی اداکی ہوئی رقم ایسے قرضہ کی بابتہ جمع کیجائے جو بذریعہ نالش قابل وصول نہیں رہا ہے (اُردو گورنمنٹ گزٹ ممالک مغربی و شمالی واودھ مطبوعہ ۲ جولائی سنہ ۱۹۰۱ء حصہ ۵ صفحہ ۲۲ و ۲۳)

۱۶- اکتوبر سنہ ۱۹۰۱ء کے اجلاس مجلس لیجسلیٹو کونسل ممالک مغربی و شمالی واودھ میں اس دفعہ کی نسبت مباحثہ ہوا بعض اور نیز بعض ممبران کی رائے تھی کہ چونکہ دفعہ ہذا کے احکام دفعہ ۵۵ ایکٹ قبضہ آراضی بنگال سے مستخرج کیئے گئے ہیں اور دفعہ ۵۵ مذکور میں الفاظ (جسمیں تمادی عارض نہو) درج نہیں اور قانون معاہدہ ہند (۹ سنہ ۱۸۷۲ء) میں داین کو اختیار دیا گیا ہے کہ وہ اگر مدیون کوئی تخصیص نہ کرے تو اپنے سب سے پہلے قرضہ میں جو جائز ہو۔ فی الواقع یا فتنی اُسکا ہو محسوب کرلے گو اُس میں تمادی عارض ہوگئی ہو۔ پس اس دفعہ میں سے بھی الفاظ (جسمیں تمادی عارض نہو اور) خارج کردیئے جائیں مگر کثرت رائے سے یہ رائے نامنظور ہوئی اور نیز جب مسٹر ایوس نے بیان کیا یہ ایک ٹھیک و واجبی قیاس ہے کہ جو آسامی صریحاً یہ ظاہر نہ کرے کہ وہ کچھ روپیہ ایسے لگان کے ادا کرنے کی غرض سے دیتا ہے جسمیں تمادی عارض ہے اُس کی ہرگز یہ نیت نہیں ہوتی کہ ایسا روپیہ ادا کرے اور یہ کہ جن حالات میں کوئی آسامی کچھ روپیہ دیتا ہے وہ شئے ایسے ہوتے ہیں کہ اُن کا مفہوم ذہنی یہ ہوتا ہے کہ وہ صرف ایسے قرضہ کے ادا کے لیئے دیا گیا ہے جس کا وہ ابھی تک قانوناً دیندار ہے۔ باوجود اس کے کہ بظاہر ایکٹ معاہدہ کی دفعہ ۶۰ سے انحراف معلوم ہوتا ہے میں بلا تامل یہ دعوے کرتا ہوں کہ جو حکم اس دفعہ میں درج ہے وہ بلحاظ اُن حالات کے جنسے کہ وہ متعلق ہے بالکل واجبی اور منصفانہ ہے (اُردو گورنمنٹ گزٹ ممالک مغربی و شمالی واودھ مطبوعہ ۲ دسمبر سنہ ۱۹۰۱ء حصہ ۵ صفحہ ۴۰ و ۴۱)

بہ ثبوت اس امر کا کہ جو لگان ادا کیا گیا تھا وہ جس سنہ یا قسط کی بابتہ زمیندار نے مجرا لیا ہے اُسکے علاوہ کسی دوسری قسط یا سنہ کی بابتہ تھا بذمہ کاشتکار ہے (حیمفا بنام رودرپال انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۵۰۲)

رسید دینے سے یا دفعہ ۱۰ کے مطابق جمع کرنے سے انکار کرنے کی بابتہ معاوضہ

دفعہ ١١١ - اگر کوئی زمیندار بلا وجہ معقول آسامی کو ایسی رسید جسمین وہ تفصیلات درج ہون جو ایکٹ ہذا مین قبل ازین مقرر کی گئی ہین - کسی ایسے لگان کی بابتہ جو آسامی مذکور نے ادا کیا ہو حوالہ کرنے سے انکار کرے یا اُس لگان کو جو ادا کیا جائے اُس سال اور اُس قسط کی بابتہ جمع کرنے سے انکار کرے جسکی بابتہ اُس ادا کی ہوئی رقم کے جمع کرنے کی آسامی مذکور نے درخواست کی ہو تو آسامی مستحق اسکا ہوگا کہ زمیندار مذکور سے اُسقدر معاوضہ وصول کرے جو اُس ادا کی ہوئی لگان کی تعداد یا مالیت کے دوچند سے زیادہ نہ ہو اور جسکی عدالت ڈگری کرنا مناسب سمجھے -

شرح دفعہ ہذا بجائے دفعہ ۶۴ - ایکٹ ۱۲ سنہ ۱۸۸۱ء کے ہے -

زمیندار بموجب دفعہ ہذا صرف اُس صورت مین مستوجب ادائے تاوان ہوگا جبکہ وہ اُس حالت مین رسید حسب منشاء دفعہ ۱۰۰ - ایکٹ ہذا دینے سے انکار کرے جبکہ آسامی صریحی طور سے اُسکو طلب کرے یا جبکہ لگان اُس قسط یا سال کی لگان مین جسکی بابتہ آسامی نے ادا کیا ہو جمع کرنے سے انکار کرے -

نالش حسب دفعہ ہذا تاریخ انکار سے تین ۳ مہینے کے اندر دائر ہونا چاہیئے (ضمیمہ چہارم مجموعہ الف نمبر سلسلہ ۳) دربارہ اختیار سماعت ابتدائی و اپیل و نگرانی وہی احکام مرعی ہونگے جو نالشات بقایا لگان کے لیئے ہین -

رسوم عوض دعوے یا یادداشت اپیل بھی مثل نالشات بقایا لگان محسوب کیا جائیگا -

داخل کیا جانا لگان کا عدالت مین

درخواست واسطے داخل کرنے لگان کے عدالت مین

دفعہ ۱۱۲ صورت ہائے ذیل مین سے کسی صورت مین جسمین کہ لگان زر نقد واجب الادا ہو یعنے

(الف) جب کوئی آسامی زمیندار کو پوری رقم اُس لگان کی جو اُس سے واجب الادا ہو - ادا کرنے کے واسطے پیش کرے اور زمیندار اُس کے لینے

سے انکار کرے یا یہ ظاہر کرے کہ وہ اُس کی رسید دینا نہین چاہتا ہے
(ب) جب لگان شرکار کو مشترکا واجب الادا ہو اور آسامی کو اُس رقم کی بابتہ شرکار کی مشترکہ رسید نہ مل سکے اور کسی شخص کو اُن کی طرف سے لگان وصول کرنے کا اختیار نہ دیا گیا ہو۔
(ج) جب دو یا زیادہ اشخاص علیحدہ علیحدہ لگان تحصیل کرنے کے حق کا دعوے کرین یا جب آسامی کو نیک نیتی سے اس امر مین شبہ ہو کہ کون لگان پانے کا مستحق ہے۔
آسامی کو جائز ہے کہ عدالت مین درخواست تحریری اس امر کی پیش کرے کہ اُسکو اُس لگان کی پوری رقم کے عدالت مین داخل کرنے کی اجازت دیجائے جو اُسوقت واجب الادا ہو۔

شرح یہ دفعہ بجائے دفعہ ۵۰ - ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۵۹ء کے ہے - دفعہ ہذا مین تین صورتین بیان کی گئی ہین
۱ جبکہ آسامی پوری رقم لگان واجب الادا زمیندار کو ادا کے لیئے پیش کرے اور زمیندار اُس کے لینے سے انکار کرے یا رسید دینا نہ چاہے - پوری رقم مین سود بھی اگر تاریخ واجب الادا ہونے قسط لگان سے تاریخ ادا تک قابل ادا ہو شامل ہے اور یہ ضرور ہے کہ آسامی اُس رقم کو پورا خیال کرتا ہو۔ (سردہارائے بنام رامیشر سنگھ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۱۶۶) لیکن رقم مذکورہ واقعی اگر اُس مقدار سے کم ہو جسکا زمیندار مستحق ہے تو زمیندار کو اُسکا قبول کرنا لازم نہین ہے اور نہ آسامی اُس کے پیش کرنے سے بقایا مذکور پر سود ادا کرنے کی ذمہ داری سے بچ سکتا ہے (کہنا سنگھ بنام پورن سنگھ ویکلی رپورٹر کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۲۰)
یہ ضرور نہین ہے کہ بذات خود آسامی روبرو زمیندار کے لگان پیش کرے بلکہ بذریعہ منی آرڈر بھی لگان زمیندار کے پاس بھیجنا وہی اثر رکھتا ہے جو خود پیش کرنا رکھتا ہے۔
الفاظ (زمیندار کو) سے مراد یہ ہے کہ لگان خواہ خود زمیندار کے روبرو یا اس کے ایجنٹ مجاز وصول زر لگان کے روبرو پیش کیا جائے۔
۲ جبکہ بقایا ر لگان کے مستحق چند شرکار ہون اور منجانب اُن کے کوئی ایک شخص مجاز وصول زر لگان نہو اور آسامی کو اُن سب شرکار کی مشترکہ دستخطی رسید نہ ملسکتی ہو۔
۳ جبکہ مابین شرکاء در بارہ استحقاق وصول لگان تنازع ہو یا جب آسامی کو بہ نیک نیتی شبہ ہو

کر سمجھا شبہ سکے کہ کون شریک مستحق وصول زرلگان کا ہے۔ اس صورت مین بلاوجہ کافی شبہ کرنا ٹھیک نہ ہوگا بلکہ نیک نیتی سے شبہ کا پیدا ہونا ضروری ہے۔ جب ان تین صورتون مین سے کوئی صورت اگر واقع ہو تو اُس وقت اسامی کو اختیار ہے کہ زرلگان واجب الادا عدالت مین داخل کرنے کی درخواست کرے۔

ایسی درخواست پر ۸ ربابتہ رسوم کورٹ فیس واجب الاخذ ہون گے۔

درخواست متذکرہ دفعہ ہذا عدالت تحصیلدار مین پیش ہوگی اور اُسی عدالت سے تصفیہ پائے گی اگر عدالت موصوف درخواست کو نامنظور کردے یا کوئی تجویز خلاف درخواست دہندہ کرے تو اُس کا اپیل بحضور کلکٹر ضلع تاریخ حکم سے ۳۰ یوم کے اندر ہوگا اور حکم کلکٹر ضلع جو بہ صیغہ اپیل صادر ہو قطعی ہوگا (دفعات ۱۰۱ و ۱۷۴ (الف) و ۱۷۶ (ب) و ۱۸۰ (۲) ایکٹ ہذا۔

لوکل گورنمنٹ نے قواعد بابتہ امانت زرلگان زیر دفعات ۱۱۱ لغایتہ ۱۱۸ حسب ذیل منضبط و مشتہر کیے ہین۔

۱۔ وہ رسوم جو ایکٹ قبضہ اراضی ممالک مغربی و شمالی ۱۹۰۱ء کی دفعہ ۱۱۲ (۲) کے بموجب اُس درخواست کے ساتھ داخل کیجانی چاہیئے جو ایکٹ مذکور کی دفعہ ۱۱۱ کے بموجب دیجائے ایک روپیہ ہوگی اور وہ اس طرح داخل کیجائے گی کہ اُس مالیت کا ایک اسٹامپ رسوم عدالت درخواست پر لگا دیا جائے اور یہ رسوم علاوہ اُن رسوم کے ہوگی جو ایسی درخواست کے واسطے حسب ایکٹ رسوم عدالت ۱۸۷۰ء واجب الادا ہو۔

۲۔ عدالت ایک رجسٹر مرتب رکھیگی اور اُس مین ہر رقم امانت کی نسبت جو داخل کیجائے امور ذیل درج کیے جائین گے۔

داخل کیا جانا

۱	۲	۳	۴	۵	۶
زرامانت کا نمبر سلسلہ وار	زرامانت کے داخل ہونیکی تاریخ	زرامانت کے داخل کرنیوالے کا نام مع ولدیت وقومیت وسکونت	اُس شخص کا نام مع ولدیت وقومیت وسکونت جسکی تصریح دفعہ ۱۱۲ کے بموجب کی گئی ہے	تعداد اُس رقم کی جو داخل کی گئی	خزانہ مین داخل کرنے کی تاریخ

۱۱۱

ادا کیا جانا					
۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
ادا کیئے جانیکی درخواست کا نمبر سلسلہ وار	ادا کیئے جانیکی درخواست کی تاریخ	حکم ادا کی تاریخ	اُس شخص کا نام معہ ولدیت و قومیت و سکونت جسکو ادا کیئے جانیکا حکم دیا جائے	تعداد جس کے ادا کیئے جانیکا حکم دیا گیا	تعداد جسپر خزانہ سے رقم ادا کی گئی

ہر رقم امانت کی جو عدالت مین داخل ہو جسقدر جلد ممکن ہو سب سے قریب کے خزانہ سرکاری مین داخل کی جائیگی اور خزانہ کی رسید مقدمہ کی مثل کے ساتھ نتھی کردیجائیگی۔

۲ جب وہ تاریخ جسپر روپیہ خزانہ مین داخل کیا گیا ہو رجسٹر مین درج کرلیجائے تو عدالت اُس رجسٹر پر دستخط کرے گی جو اظہار اس امر کا ہوگا کہ جو اندراجات رجسٹر مین زر امانت کی نسبت کیئے گئے ہین وہ صحیح ہین۔

۵ ایسے اطلاعنامہ کی نسبت جو دفعہ ۲۹۴ کے بموجب جاری کیا جائے کچھ رسوم نہ لیجائیگی۔

۶ جب کسی زر امانت کے ادا کرنے کے واسطے حکم صادر ہوجائے تو ایک ووچر نمونہ مقررہ سول اکونٹ کوڈ (مجموعہ حسابات سول) کی۔ قوم کے مطابق اُس شخص کو دیا جائے گا جس کے حق مین روپیہ ادا کرنیکا حکم صادر کیا جاوے۔

۷ عدالت کو لازم ہوگا کہ خاص اپنے ہاتھ سے وہ رقم جو ادا کیجائے گی ہندسون مین ایسے ہر ووچر مین اور ایسے ہر ووچر کے کونٹر فائل (پرت اصلی) مین درج کرے۔ اور اگر عدالت زبان انگریزی سے واقف ہو تو لازم ہوگا کہ ووچر کے اور اُس کے کونٹر فائل کے اندراجات عدالت زبان انگریزی مین کرے یا وہ عدالت کے حکم سے زبان انگریزی مین کیئے جائین۔

۸ ووچر کا نمبر اور تاریخ مثل درخواست ادا مین درج کرلیجائیگی۔

۹ اگر کوئی ووچر واسطے ادائے روپیہ کے اُس تاریخ سے جب وہ تحریر کیا گیا ہو ایک مہینہ کے اندر پیش نہ کیا جائے تو اُس کی بنا پر روپیہ ادا کرنے سے انکار کیا جائیگا اور لازم ہوگا کہ (الف) ابتدائی ووچر کے حوالہ یا منسوخ کردیئے جانے پر یا (ب) اگر ووچر ضائع ہوگیا ہو تو جب عدالت کو خزانہ سے ایک سارٹیفکٹ بتصدیق اس امر کے ملجائے کہ اُس ابتدائی ووچر کی بابتہ روپیہ ادا نہین کیا گیا ہے

ایک نیا دوچہ حاصل کر لیا جائے۔

۱۰ ہر ایک منسوخ کیا ہوا دوچہ خزانہ میں ارسال کیا جائیگا اور منسوخی کی بابتہ ایک یادداشت ابتدائی دوچہ کی کونٹر فائل (ریت اصلی) پر لکھ لیجائے گی۔

۱۱ جب اس امر کی کہ روپیہ ادا کر دیا گیا اطلاع خزانہ سے ہو جائے تو تاریخ اوس رجسٹر میں درج کر لیجائے گی اور عدالت رجسٹر پر دستخط کریگی جو اظہار اس امر کا ہوگا کہ جو اندراجات ادائے روپیہ کی بابتہ رجسٹر میں کیے گئے ہین وہ صحیح ہین۔

۱۲ اس رجسٹر کے اندراجات اور نقشہ جات خزانہ کے اندراجات کا مقابلہ اور تصفیہ وقتاً فوقتاً جب ضرورت ہو کیا جائیگا۔

(اشتہار نمبری ۱۱۱۱-۱۹۰۲ مورخہ ۱۵- اپریل ۱۹۰۲ء مطبوعہ گورنمنٹ گزٹ اردو ۲۶- اپریل ۱۹۰۲ء حصہ صفحہ ۱۹۶ دستر کلرات بورڈ طبع جدید جلد اول ا- مد ۲ قواعد لوکل گورنمنٹ)

دفعہ ۱۱۲ (۱) لازم ہے کہ درخواست مین بیان اُن وجوہ کا ہو جن کی بنا پر وہ کیجائے اور امور ذیل کا بھی بیان ہو۔

صورت (الف) مین نام اُس شخص کا جس کے حق مین جمع ہونے کے واسطے زر امانت داخل کیا جاتا ہے۔ اور

صورت (ب) مین نام اُن شریکون کا جن کو لگان واجب الادا ہو۔ اور

صورت (ج) مین نام اُس شخص کا یا اُن شخصون کا جنکو لگان پہلی مرتبہ ادا کیا گیا اور اُس شخص یا اُن شخصون کے جواب اُسکا دعوے کرتے ہون۔

(۲) لازم ہوگا کہ درخواست کی تصدیق بطور عرضید عوے کے کیجائے اور اُس کے ساتھ اُسقدر رسوم داخل ہو جسکی لوکل گورنمنٹ بذریعہ قاعدہ ہدایت کرے۔

رسید دیجائیگی

دفعہ ۱۱۳۔ اگر اُس عدالت کو جسکو درخواست دفعہ ۱۱۱ کے احکام کے بموجب دیجائے یہ معلوم ہو کہ درخواست کنندہ دفعہ مذکور کے بموجب اُس لگان کے داخل کرنیکا مستحق ہے تو عدالت کو لازم ہے کہ اُس لگان کو لے لے اور اُس کی بابتہ ایک رسید بہ ثبت مہر عدالت دیدے۔

رسید ایک جائز فارغخطی ہوگی

دفعہ ۱۱۴۔ جو رسید دفعہ عین ماسبق کے بموجب دیجائے اُس کا اثر بطور فارغخطی

اُس رقم لگان کے جو آسامی سے واجب الادا ہو اور حسب متذکرہ بالا داخل کی گئی ہو اُسی طور پر اور اُسی حد تک ہوگا کہ گویا وہ رقم لگان کی دفعہ ۱۱۱ کی صورت (الف) مین اُس شخص کو وصول ہو گی جس کی نسبت درخواست مین یہ لکھا ہو کہ اُس کے حق مین وہ امانت جمع کیجائے ۔

دفعہ مذکور کی صورت (ب) مین اُن شرکار کو وصول ہوگی جن کو لگان واجب الادا ہے

دفعہ مذکور کی صورت (ج) مین اُس شخص کو وصول ہوگی جو لگان کا مستحق ہے ۔

زر امانت کے داخل ہونیکا اشتہار

دفعہ ۱۱۵ - جس عدالت مین رقم امانت داخل ہو اُس کو لازم ہوگا کہ فوراً کچہری کے کسی مقام منظر عام پر اور ضلع کی دیسی زبان مین اُس لگان کے داخل ہوجانے کا ایک اشتہار آویزان کرائے جس مین آسامی کا نام اور زمیندار کا نام اور رقم لگان کی جو داخل کی گئی ہو اور کوئی اور ایسی تفصیلات جو ضروری ہون درج ہون ۔

اطلاع نامہ کسکے پاس بھیجا جائیگا

دفعہ ۱۱۶ - اگر رقم امانت کی اُس تاریخ سے جسپر اشتہار اس طرح آویزان کیا جائے مین اگلے پندرہ دن کی میعاد کے اندر دفعہ مین مابعد کے بموجب ادا نہ ہوجائے تو عدالت کو لازم ہوگا کہ فوراً

دفعہ ۱۱۱ کی صورت (الف) مین اطلاعنامہ ادخال زر امانت کی تعمیل بلا لینے کسی خرچہ کے اُس شخص پر کرائے جس کی نسبت درخواست مین یہ لکھا ہو کہ اُس کے حق مین وہ امانت جمع کیجائے - اور

دفعہ مذکور کی صورت (ب) مین اطلاعنامہ ادخال زر امانت زمیندار کے گاؤن کے دفتر یا جائے سکونت پر یا کسی مقام منظر عام مین اُس گاؤن مین جسمین جوت واقع ہو آویزان کرائے - اور

دفعہ مذکور کی صورت (ج) مین ایک اطلاعنامہ کی تعمیل ہر ایسے شخص پر کرائے جس کی نسبت اُس کو یہ یقین کرنے کی وجہ ہو کہ وہ شخص اُس زر امانت کا دعوے کرتا ہے یا اُس کا مستحق ہے ۔

[illegible]

دفعہ ۱۱۷ - عدالت کو جائز ہے کہ زر امانت کی رقم کسی ایسے شخص کو جو عدالت کو اُسکا

مستحق معلوم ہو ادا کریں یا اگر وہ مناسب سمجھے تو جائز ہے اور اگر زر امانت حسب فقرہ (ج) دفعہ ۱۱۱ داخل کیا گیا ہو تو۔ بجز اس صورت کے کہ فریق متنازعین درخواست مشترکہ پیش کریں لازم ہے کہ رقم مذکور کو اسوقت تک رہنے دے جبتک کہ عدالت دیوانی نسبت اس امر کے فیصلہ نہ کرے کہ کون شخص اسکا مستحق ہے۔

(۲) جائز ہے کہ اگر عدالت اس امر کی ہدایت کرے تو وہ رقم بذریعہ منی آرڈر ڈاک خانہ کے ادا کیجائے۔

(۳) اگر قبل گذرنے تین سال کے اس تاریخ سے جبپر کوئی رقم امانت داخل کی گئی ہو اس دفعہ کے بموجب وہ رقم ادا نہ کر دی گئی ہو تو جائز ہے کہ بحالت نہ ہونے کسی ایسے حکم عدالت دیوانی یا مال کے جو خلاف اسکے ہو رقم امانت داخل شدہ جمع کرنے والے کو اس کی درخواست پر اور اس رسید کو واپس کرنے پر جو اس عدالت نے دی ہو جس میں لگان داخل کیا گیا تھا یا زر امانت کے داخل کرنے کی نسبت اس کی ایسی شہادت پیش کرنے پر جو عدالت کافی سمجھے واپس کر دیجائے۔

دفعہ ۱۱۸۔ لازم ہے کہ کوئی نالش یا اور کارروائی بمقابلہ صاحب سکرٹری آف اسٹیٹ برائے ہند باجلاس کونسل کے یا بمقابلہ کسی عہدہ دار گورنمنٹ کی نسبت کسی امر کی جو کسی عدالت نے متعلق کسی زر امانت کے بموجب دفعات مندرجہ بالا کیا ہو دائر نہ کیجائے۔ لیکن اس دفعہ کے کسی امر سے کسی ایسے شخص کو جو ایسی زر امانت کی رقم کے وصول پانے کا مستحق ہو یہ ممانعت نہ ہوگی کہ اس کو کسی ایسے شخص سے وصول کرے جسکو وہ دفعہ ہیں ماسبق کے بموجب ادا کی گئی ہو۔

نالشات کی ممانعت

شرح دفعات ۱۱۲ لغایتہ ۱۱۸ جدید ہیں اور صرف انہیں لگانوں سے متعلق ہیں جو بشکل زر نقد ادا کی جاتی ہیں لفظ فارغخطی متذکرہ دفعہ ۱۱۴ سے مراد اس فارغخطی سے ہے جو نسبت رقم جمع شدہ کے ہو نہ ایسی فارغخطی سے جسکا تذکرہ دفعہ ۱۰۰۔ ایکٹ ہذا میں ہے۔ درخواست زیر دفعہ ۱۱۷۔ بعد مرنے اسامی جمع کرنے والے کے اسکا وارث جائز ہی بلحاظ فقرہ اول دفعہ ۴۔ ایکٹ ہذا کر سکتا ہے اور ہر ایسی درخواست پر ۸ ر کا ٹکٹ کورٹ فیس حسب مد ۱۱ ضمیمہ ۲۔ ایکٹ ہشتم ۱۸۷۰ء چسپاں کیا جائے گا۔ درخواست مذکور

اُسی عدالت مین پیش ہوگی اور فیصلہ پائیگی جسمین روپیہ جمع ہوا ہے۔

باب ۹

قرقی

زمیندار کا حق قرقی کا

وصول کیا جانا بقایا ر کا بذریعہ قرقی کے

دفعہ ۱۱۹۔ (۱) پیداوار کل اراضی کی جو کسی آسامی کی کاشت مین ہو اُس لگان کی بابتہ جو اُس آراضی کی نسبت اُس آسامی سے اور ہر ایسے شخص سے جو مابین اُس آسامی اور مالک کے شخص درمیانی ہو واجب الادا ہو مکفول سمجھی جائیگی اور جبتک وہ لگان بیباق نہ کر دیا جائے کوئی دوسرا دعوے پیداوار مذکور کی نسبت بذریعہ نیلام بعلت اجرائے ڈگری عدالت دیوانی یا عدالت مال کے یا اور طور پر نافذ نہ کیا جائیگا۔

(۲) جب بقایا ر لگان کسی آسامی سے واجب الادا ہو تو زمیندار کو جائز ہے کہ بجائے یا علاوہ اسکے کہ حسب محکومہ مابعد بقایا ر کی نسبت نالش کرے اُس کو اُس آراضی کی پیداوار کی قرقی اور نیلام سے جسکی بابتہ وہ بقایا ر واجب الادا ہے وصول کرے۔

(۳) اس دفعہ کے کسی امر سے یہ نہ سمجھا جائیگا کہ اُس سے قانون نمبر ۲۳ سنہ ۱۸۷۱ع کی دفعات ۲ و ۳ و ۴ یا ایکٹ نمبر ۱۳ سنہ ۱۸۵۵ع کی دفعہ ۱۱ کے احکام پر کچھ اثر پہونچتا ہے۔

شرح یہ دفعہ بجائے دفعہ ۵۶ ایکٹ ۱۲ سنہ ۱۸۸۱ع کے ہے۔ دفعہ ہذا کے فقرہ (۱) مین بمقابلہ دفعہ ۵۶ ایکٹ ۱۲ سنہ ۱۸۸۱ع الفاظ (اُس آسامی سے اور ہر ایسے شخص سے جو مابین اُس آسامی اور مالک کے

شخص درمیانی ہو) اور فقرہ (۲) مین الفاظ (یا علاوہ) زائد کیئے گئے ہین اور نیز فقرہ (۳) زائد ہے۔
الفاظ (ہر ایسے شخص سے جو مابین آسامی و مالک کے شخص درمیانی ہو) کے اضافہ ہونے سے اب قانوناً
زمیندار مستحق ہوگیا کہ اگر اُسکا لگان بذمہ اصل آسامی باقی ہو تو وہ پیداوار آراضی سے خواہ وہ کاشتہ
اصل آسامی ہو یا آسامی شکمی کی ہو بذریعہ قرقی حسب دفعہ ہذا وصول کرے۔ گو پہلے بہی بہ تعبیر دفعہ ۱۹
ایکٹ ۱۸ سنہ ۱۸۷۳ء عدالت ہائیکورٹ الہ آباد و بورڈ سے ایسا ہی تجویز ہوا تھا (مہیکہ سنگہ بنام ٹیکا رام انڈین
لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۴ صفحہ ۱۲۷ و فاطمہ بنام چمنی جلد ۹ صفحہ ۲۴۴ و کہیدن سنگہ بنام شنکر رام
فیصلہ بورڈ مال لیگل ریممبرنسر جلد ۳ صفحہ ۲۲۷) اور نیز ممبران سلکٹ کمیٹی نے اپنی رپورٹ مین بہی
صاف ظاہر کر دیا ہے کہ "کاشت کرنے والی آسامی شکمی کی فصل پر اُس حالت مین جبکہ اصل آسامی اپنا
لگان نہ ادا کرے اُس لگان کا بار کفالت ہوگا" (اردو گورمنٹ گزٹ ممالک مغربی و شمالی و اودہ
۲۰ جولائی سنہ ۱۹۰۱ء صفحہ ۳ حصہ ۸)

دفعہ ہذا اور قانون ماسبق کی دفعہ ۱۵ مین لفظ (آراضی) استعمال کیا گیا ہے نہ لفظ (جوت) جسکا مقصد یہ ہے
کہ ہر آراضی کی پیداوار صرف اُسیقدر لگان مین مکفول متصور ہوگی جو اُس آراضی کی بابت واجب الادا ہو نہ
اُسقدر مجموعی لگان مین جو بابتہ جوت واحد ہو۔ اگر کسی آراضی کا لگان بشمول چند دیگر آراضیات مجموعی
ہو تو میرے خیال مین بلحاظ لفظ (آراضی) مستعملہ دفعہ ہذا پیداوار آراضی مذکور رسدی لگان تعداد
مجموعی مین مکفول متصور ہوگی۔ ایک آراضی کا پیداوار دوسری آراضی کی لگان مین مکفول خیال نہ کیا جائیگا۔
فقرہ (۲) مین الفاظ (یا علاوہ) بڑہنے سے زمیندار کو اختیار دیا گیا کہ وہ علاوہ یا بجائے نالش کرنے کے
قرقی کرے یعنے کارروائی باب ہذا مانع نالش بقایا لگان نہین ہے جبکہ کارروائی باب ہذا سے
کل مطالبہ زمیندار وصول نہ ہوگیا ہو۔ زمیندار کے لیئے یہ ضرور نہین ہے کہ وصول کرنے کے ان طریقون مین سے
صرف ایک کو اختیار کرے جیساکہ ایکٹ ۱۸ سنہ ۱۸۷۳ء کا منشا رہا الفاظ (یا علاوہ) نے مطلب فقرہ ہذا اور
فقرہ اول دفعہ ۱۰۲ مین مطابقت پیدا کردی۔

دفعہ ہذا واسطے فائدہ زمیندار کے وضع کی گئی ہے نہ واسطے فائدہ آسامی کے۔ آسامی اس بات پر استدلال
نہین کرسکتا ہے کہ اول زر ثمن نیلام پیداوار نیلام شدہ زر لگان ڈگری آسامی یافتنی زمیندار مین مجرا ہو اور بقیہ
زر ڈگری ازروئے ڈگری پیداواہ مین یا اول مطالبہ لگان زمیندار بیباق کرا دیا جائے اور اُس کے بعد پیداوار نیلام کیا جائے
(رام نک رام سنگہ بنام مرلی سنگہ ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۸۸۳ء صفحہ ۲۶۲)
ایکٹ مین بعض حالتون نیلام کی بعلت اجرائے ڈگری ہے نہ قرقی کی۔ مگر جب کوئی ڈین اپنی ڈگری مین پیداوار

قرق کرائے تو زمیندار کی قرقی اُس قرقی پر جو بحکم عدالت کیجائے تقدم رکھے گی۔ لیکن دفعہ مذکور کے یہ معنے نہ سمجھنا چاہئیں کہ زمیندار کو یہ اجازت ہے کہ جائداد زیر قرقی عدالت کو بھی قرق کرے اور نیلام کرائے۔ اگر فصل قبل قرقی زمیندار قرق ہوگئی ہو تو زمیندار کو بابت لگان وصول کرنے کے لیئے مناسب طریقہ یہ ہے کہ عدالت قارق سے درخواست واگذاشت پیداوار کی کرے یا یہ درخواست کرے کہ اگر قرقی قایم رکھی جائے تو تابع اُس کے باقی رکھی جاوے بشرطیکہ ڈگریدار کو باضابطہ اپنے مطالبہ کی اطلاع دے۔ باوجود اطلاع کے اگر ڈگریدار پیداوار مقروقہ نیلام کرائیگا تو زمیندار کے ہرجہ کا ذمہ دار ہوگا (شیر سنگھ بنام گوبیل ویکلی نوٹس ۱۸۹۱ع صفحہ ۱۵)

دفعہ ہذا فقط صرف اُس صورت سے متعلق ہے کہ جب باقی لگان زمیندار کو آسامی سے واجب الوصول ہو بلکہ اُس صورت سے بھی متعلق ہے کہ جب لگان اُس زمانہ کی بابتہ واجب ہو رہا ہو کہ جسمیں فصل کاشت کیگئی ہو پس جبکہ کوئی شخص بجز زمیندار کے پیداوار کاشتکار کو نیلام کرانا چاہتا ہو تو اُسپر لازم ہے کہ اس غرض سے کہ اغتناع دفعہ ہذا سے محفوظ رہے خاص زمیندار کے روبرو وہ روپیہ اگر کچھ ہو پیش کرے جبکی بابتہ زمیندار کسی تاریخ آیندہ پر قرقی کرسکتا ہو۔ زمیندار کا اختیار قرقی بعلت بقایا لگان جو حسب دفعہ ہذا عطا کیا گیا ہے بوجہ نیلام عدالت دیوانی یا دیگر نیلام کے اُسوقت کہ لگان واجب الوصول ہو زائل نہیں ہوجاتا (جگنا تھ پرشاد بنام ٹیکارام انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۵ صفحہ ۳۰۵)

کوئی رقم لگان اُسوقت تک واجب الادا نہیں کہی جاسکتی جبتک اُسکا تقرر بذریعہ معاہدہ خاص یا تجویز عدالت مجاز نہ ہوا ہو (رادہا پرشاد بنام جوگل داس انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۱۰۵ و بہادر سنگھ بنام مہدی علی ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۸۸۴ع صفحہ ۱۴۲ و ایسری سنگھ بنام لالہ ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۸۸۵ع صفحہ ۱۵۵) پس جبکہ کوئی لگان مشخص و معین نہو تو قرقی حسب دفعہ ہذا نہیں ہوسکیگی۔

لفظ لگان متذکرہ دفعہ ہذا میں لگان زر نقد و جنسی دونوں شامل ہیں جب لگان جنسی بذریعہ کارروائی دفعہ ۵۰ ایکٹ ہذا معین و مشخص ہوجائے یا جب تخمینہ پیداوار برضامندی باہمی آسامی و زمیندار ہوجائے تو اُسوقت بالعوض اُس معین مشخصہ رقم کے قرقی ہوسکتی ہے۔

اگر کوئی شخص پیداوار کاشتکار کو باطلاع استحقاق زمیندار بنسبت بقایا لگان واجب الادا خرید کرے تو وہ مطالبہ زمیندار کا ذمہ دار ہے اور زمیندار اپنا لگان بطور ہرجہ مشتری نیلام سے پاسکتا ہے (کلاک بنام صاحب کلکٹر اٹاوہ انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۳۰۴ و شیر سنگھ بنام گوری لل

دیکھو نوٹس الہ آباد ۱۸۷۸ء صفحہ ۱۵ وشیا بنام ہوکسی انڈین لاءرپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۵۱۰)
مقدمہ آخرالذکر مین یہ بہی تجویز ہوا ہے کہ نالش زمیندار بمقابلہ مشتری نیلام پیداوار آسامی لگان
نالش ہر جہت سے اسی دیوانی عدالت مین دائر ہوگی۔
دفعہ ہذا کا اثر بروئے فقرہ ۳ کے احکام دفعات ۲ و ۳ و ۴ - قانون نمبر ۶ ۱۸۲۳ء و دفعہ ۱۱ ایکٹ ۱۰ ۱۸۵۹ء پر نہین ہے - دفعات محولہ فقرہ ۳ حسب ذیل ہین۔

دفعہ ۲ قانون ۱۸۲۳ء

اگر کسی شخص نے بذریعہ سٹہ بابتہ تردد نیل تعیین حدود و کمیت اور اس شرط سے کہ رعیت یا کاشتکار برگ نیل سٹہ لکہوانے والے کے پاس یا کسی کارخانہ نیل یا مقام مین پہونچاوےگا کسی رعیت یا کاشتکار کو پیشگی روپیہ دیا ہو تو پیشگی روپیہ دینے والے کی نسبت یہ بات تصور کیجائے گی کہ جو برگ نیل آراضی مذکورہ پر پیدا ہو وہ پیشگی دینے والے کے ہاتہ مکفول اور پیشگی دینے والے کو اسمین استحقاق ہو اور پیشگی دینے والا اس بات کا مجاز ہوگا کہ جو ضابطہ اوس کے استحقاق کی حفاظت کے لیئے اور سٹہ کی تعمیل کے لیئے آیندہ چلکر مقرر ہے اوس کے مطابق عمل کرے (دفعہ ۲ قانون ۶ ۱۸۲۳ء)

دفعہ ۳ قانون ۱۸۲۳ء

اگر کوئی شخص ان شرائط کے ساتہ جنکا ذکر اوپر ہوا ہے کسی کو پیشگی دے اور اوس کو اس بات کا شبہ ہو کہ سٹہ دار اپنے سٹہ کی تعمیل سے انحراف یا اغماض کرنا چاہتا ہے اور فصل نیل کو خلاف شرط سٹہ علیحدہ یا بیچا چاہتا ہے یا یہ کہ اوس نے خفیہ یا علانیہ کسی دوسرے کو فصل کے دینے کا اقرار کیا ہے تو پیشگی دینے والے کو اختیار ہے کہ ضلع یا شہر کے صاحب جج یا صاحب رجسٹر کے حضور مین جسکو اوس علاقہ مین جہان نیل کا تردد ہونا ٹھہرا ہے شکایت کی درخواست گذرانے اور درخواست کے ساتہ اصل سٹہ جس کی روسے ستغیث کے ہاتہ فصل منتقل ہوئی ہو اور جسکو دیا جانا یا جسکی کوٹھی مین پہونچایا جانا ٹھہرا داخل کریگا اور سوال مین لکہیگا کہ سٹہ بلا عذر بے کسی کے ساتہ اور خوش معاملگی سے مدعاعلیہ نے لکہدیا (دفعہ ۳ ضمن ۱)
جب سوال اور سٹہ داخل ہولے اوسوقت سمن یعنے طلب چہٹی حسب ضابطہ ناظر کی معرفت فوراً اس حکم سے جاری کیجائیگی کہ مدعاعلیہ اصالتاً یا مختارتاً فلان میعاد کے اندر حاضر ہوکر نالش کا جواب داخل کرے اور ہر معاملہ مین مدعاعلیہ کے احضار کے لیئے ایسی میعاد مقرر کیجائے گی جو مناسب ہو اور میعاد مذکور کسی حالت مین بیس روز سے زیادہ نہ ہوگی - دفعہ ۳ ضمن ۲)
بردندہ پروانہ کو اس بات کا حکم دینا چاہیئے کہ وہ قطعہ سمن موضع کی کچہری مین یا اور کسی نظرگاہ عام مین

اقیزان کرکے خاص قطعہ آراضی پر جس کی بابتہ نالش ہوئی ہو ایک بانس گاڑدے اور مدعی یا اُس کے
مختار کو لازم ہے کہ آراضی کا نشان دیوے اس تدبیر سے اعلان کافی ہو جائے گا کہ دعوے ہوا ہے
اور جس کسیکو مدعی کے دعوے کی نسبت عذر ہو یا جو کوئی اس بات کو ثابت کرنا چاہیے کہ میرا استحقاق
مدعی کے استحقاق سے پیشتر ہے اُس کو اختیار ہوگا کہ عدالت مین اپنے استحقاق کی تکمیل کے ثبوت کے لئے
اصالتاً یا مختارتاً حاضر آئے اور اگر سرا سری فیصلہ کے صادر ہونے سے پیشتر وہ حاضر نہ آئے گا تو عدم احضار
شخص ثالث کا دعوے بابتہ دعوے فصل اُس آراضی کے جو اسی سٹہ کی بنا پر ہو ساقط سمجھا جائے گا الا اُس
صورت مین کہ وہ نالش سٹیری کے ذریعہ سے دعوے کو ثابت کرے (دفعہ ۳ ضمن ۳)
اگر بندہ دسمن مدعاعلیہ کی ذات تک سمن نہ پہونچا سکے تو بہی دعوے اُسی طرح پر جیسا مذکور ہوا مشتہر
کیا جائیگا اور اگر مدعاعلیہ سمن کی میعاد کے اندر جوابدہی کے لیئے حاضر نہ آئے اور کوئی دوسرا دعوے مبطل
دعوے مدعی پیش نہ کیا جائے تو بعد لینے وجہ ثبوت سٹہ وغیرہ بیان مدعی کے صاحب جج یا اور اہلکار
مدعی کے دعوے کی نسبت اُسی طرح حکم انفصال صادر کرے گا کہ گویا مدعاعلیہ اصالتاً حاضر ہوا ہے
(دفعہ ۳ ضمن ۴)
اگر مدعاعلیہ یا اُس کا مختار میعاد معینہ کے اندر حاضر آکر اُس سٹہ سے جس کو مدعی داخل کرے انکار لائے
تو دستاویز کی وجہ ثبوت سمجہائے کی اور اجسب اطمینان عدالت یا اور کسی حاکم مجوز کے یہ بات ثابت ہو کر سٹہ وارنے
برضا و رغبت سٹہ کو لکہدیا اور کسی شخص ثالث کی طرف سے دعوت دعوے سے دعوت کوئی پیش نہ ہو تو فیصلہ سرسری
مدعی کے حق مین صادر ہوگا اور مدعی کو اجازت دیجائے گی کہ سٹہ کی شرائط کے موافق فصل قبل کرے اور اگر مدعاعلیہ سٹہ کی تحریر سے
اقرار کرے اور سٹہ کی تعمیل سے بری ہونے کی وجہ کافی نہ بیان کر سکے تو ایسی صورت مین بہی اُسی طرح کا حکم دیا جائیگا
(دفعہ ۳ ضمن ۴)
اگر یہ بات ثابت نہ ہو کہ مدعاعلیہ نے سٹہ کو برضا و رغبت نہین لکہدیا یا یہ بات تحقق ہو کہ نالش محض جھگڑے اور ایذا رسانی
کے واسطے ہے اور دعوے کی کچھ بنیاد نہین ہے یا یہ بات دریافت ہو کہ عدالت مین درخواست کرنے کے سبب لئے
مدعی کو وجہ کافی حاصل نہ تہی تو مدعی کا دعوے ڈسمس کیا جائیگا اور خرچہ اور علاوہ و فس کے اُستعد... جو صاحب جج
یا حاکم مجوز کی دانست مین مدعاعلیہ کے نقصان اور تکلیف کا معاوضہ مناسب ہو مدعی سے دلا یا جائے گا
(دفعہ ۳ ضمن ۶)
اگر تحقیقات کے اثنا مین یہ بات دریافت ہو کہ آراضی متنازعہ کی بابتہ مدعاعلیہ نے شخص ثالث سے اقرار کیا ہے
تو اس بات کا اطلاعنامہ فوراً جاری کیا جائے گا کہ شخص ثالث اصالتاً یا وکالتاً حاضر آکر جواب و سوال کرے

اور اگر شخص مذکور یا کوئی شخص ثالث قبل انفصال مقدمہ حاضر آئے اور سٹامپ مثل سٹہ مدعی پیش کرے اور اُس مین یہ شرط رہے کہ اُس آراضی کی فصل شخص ثالث کو دیجائے تو صاحب جج یا اہلکار مجوز بعد تحقیقات سرسری جو کچھ ضرور ہو اس بات کو تنقیح کرے گا کہ دونون دعویدارون مین س دعویدار کو فصل دلانا مناسب ہے اور اگر انمین سے کسیکو دلانا مناسب ٹھہرے تو کسکا دعوے مقدم اور اقوی ہے اور مخفی نرہے کہ جب سٹہ حسب ضابطہ بموجب قانون ۲۰ سنہ ۱۸۵۹ء فریقین پر جبٹری ہوا ہو تو ایسے سٹہ کو تر جیح دیجاویگی اور تحقیقات مذکور قلمبند ہوگی اور ڈگری صادر کیجاے گی اور اُس ڈگری مین یہ بات تحریر ہوگی کہ فریقین مین سے کسکا استحقاق ہے (دفعہ ۳ ضمن ۷)

اگر کوئی مدعا علیہ اس حکم کے مطابق جسکا ذکر اس دفعہ مین ہوا ہے حاضر آئے تو وہ مفید جیلخانہ مین نہ کیا جاویگا اور جو ایام دعوے کے جواب لینے کے لیے اور معاملہ کی ایسی تفتیش کے واسطے جو حالات معاملہ کے ملاحظہ پر مناسب متصور ہون کفایت کرین اُن سے زیادہ ایام تک حاضر باش نہ رکھا جائے گا (دفعہ ۳ ضمن ۸)

اگر تحقیقات سرسری بطور مذکور ہوتے وقت یہ بات دریافت ہو کہ برگ نیل کا ایسا حال ہے کہ اگر کاٹا نہ جائے تو اُس مین نقصان یا برگ نیل ضائع ہو جائیگا۔ تو ایسی صورت مین صاحب جج یا مجوز مقدمہ کو اختیار ہے کہ احد الفریقین کو برگ نیل سپرد ہونے کا حکم صادر کرے پر اس شرط سے کہ جس شخص کو نیل سپرد کیا جائے وہ اس بات کو قبول و منظور کرے کہ اگر ثانی الحال دوسرے فریق کے حق مین فیصلہ سرسری صادر ہووے تو وہ اُسوقت زرمعاوضہ جو معین ہووے فریق غالب کو نقد ادا کرے گا اور صاحب جج یا مقدمہ کا مجوز فریقین سے استفسار کرنے کے بعد اور آراضی کی لیاقت اور اس بات پر کہ بعد تیاری مال نیل کی کیا قیمت تخمینی ہوگی لحاظ کرکے معاوضہ کو معین کرے گا اور جب معاوضہ اس طرح پر تعین پاے اُس کا ذکر احتیاط کے ساتھ روبکاری مین لکھا جائے گا۔ (دفعہ ۳ ضمن ۹)

دفعہ ۴۔ قانون ۱۰ سنہ ۱۸۶۲ء

اگر کسی شخص کو کسی قطعہ آراضی کی فصل کی بابتہ فیصلہ سرسری حاصل ہو تو شخص مذکور کو اختیار ہوگا کہ فصل کی حفاظت کے لیے رکھوالے تعینات کرے تاکہ برگ نیل کسی طرح شخص مذکور کے اقرارنامہ کے خلاف کٹ کر اُٹھ جانے نپائے اور اگر کوئی شخص فصل کو کاٹ کر اُٹھالیجانے کا قصد کرے تو ڈگریدار کو اختیار ہوگا کہ پولیس کے داروغہ اور اُس کے مددگار جو قریب ہون استعانت کرین تاکہ فصل اُٹھ جانے نپائے علاوہ اس کے اہلکاران پولیس اور جملہ اہلکاران سرکاری کو ایسی ڈگری کے سامنے ہونے پر لازم ہوگا کہ اپنے مقدور بھر ڈگریدار کی اعانت کرین (دفعہ ۴ ضمن ۱)

قوانین نافذہ کی رو سے زمیندار کو اختیار ہے کہ لگان واجب کی وصول کے لیے اراضی کی فصل کو قرق کرے پس اس مراد سے کہ قاعدہ مذکور بالا کے باعث زمیندار کی حق تلفی نہونے پائے اس تحریر کی رو سے حکم ہوتا ہے کہ اگر کسی نیل والے کو قاعدہ بالا کی رو سے فیصلہ حاصل ہو اور وہ برگ نیل کو کاٹ کر اُٹھالیجائے تو وہ ادا

اراضی کا کاشتکار باشتراک دونون باقی لگان کی بابت جبکہ فصل پر پیدا ہوئی ہتی زمیندار کے مطالبہ مین ماخوذ ہون گے (دفعہ ۹ ضمن ۲)

دفعہ ۱۱ ایکٹ ۱۳ سنہ ۱۸۵۷ء

جس اراضی مین سرکار کے لیئے نزد دہ حواش مین جسقدر افیون پیدا ہو کاشتکار کی طرف سے ڈپٹی ایجنٹ درجہ اوسط یا ضلع کے اور اہلکار کو حوالہ یا حسب الحکم صاحب ایجنٹ صدر کوٹھی مین داخل کیجائے گی اور کوئی زمیندار یا مالک یا مستاجر اراضی اپنی باقی لگان یا کاشتکار کا کوئی قرض خواہ اپنے دین کے وصول کے لیئے عدالت کے حکم یا ڈگری کے اعتبار سے مجاز ہوگا کہ قسم مذکور کی افیون کو قرق کرے بلکہ جو روپیہ افیون مذکور کی عوض کاشتکار کو دینا ٹھہرا ہو جائز ہوگا کہ باعتبار حکم عدالت صاحب ایجنٹ یا ضلع کے اہلکار کے ہاتھ مین برعایت قاعدہ مذکور الصدر کے جو مقرر ہے قرق کیا جائے (دفعہ ۱۱ ایکٹ ۱۳ سنہ ۱۸۵۷ء)

کس صورت مین قرقی کی اجازت نہین ہے۔

دفعہ ۱۲- باوجود کسی امر مندرجہ دفعہ جین ماسبق کے کوئی قرقی۔

(الف) ایسا شریک نہ کرے گا جو مستحق اس کا نہ ہو کہ کل لگان آسامی سے تحصیل کرے۔

(ب) ایسا زمیندار نہ کرے گا جس نے قرقی نہ کرنے کا عہد وپیمان کرلیا ہو۔

(ج) کوئی زمیندار کسی ایسے پیداوار کی نہ کرے گا جس کے کل یا کسی جزو کی قرقی پہلے سے اُس نے کی ہو۔

(د) بابتہ ایسی بقایا ر کے نہ کیجائے گی جو ایک سال سے زیادہ عرصہ سے واجب الادا رہی ہو۔

(ہ) بابتہ ایسی بقایا ر کے نہ کیجائے گی جس کے واسطے زمیندار نے ضمانت قبول کر لی ہو۔ اور کوئی قرقی نہ کرے گا۔

(و) ایسا ایجنٹ (کارندہ) جو صراحتاً بذریعہ مختارنامہ کے اس امر کا مجاز نہ کیا گیا ہو۔

(ز) ایسے شخص کا نوکر جس کو قرقی کرنے کا اختیار ہو بجز اسکے کہ اُس کے پاس اجازت تحریری قرقی کرنے کی ہو۔

شرح دفعہ ہذا بجائے دفعات ۵۰ و ۵۸ و ۵۹ و ۶۰ ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۵۹ء کے ہے فقرات (ب) و (ج) جدید ہین۔

بروئے فقرہ (الف) استحقاق قرقی صرف وہ شریک رکھتا ہے جو کل لگان واجب الادا ذمگی آسامی وصول کرنے کا استحقاق رکھتا ہو۔ خواہ وہ نمبردار ہو یا پٹی دار۔ بمقدمہ جانکی پرشاد بنام پرشن سنگہ ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۸۸۶ء صفحہ ۱۳۰ بھی ایسا ہی تجویز ہوا تھا کہ جو شخص کل لگان اراضی کا تحصیل کرتا ہو وہی قرقی حسب دفعہ ۷۵ ۔ ایکٹ ۱۲ ۱۸۸۱ء کر سکتا ہے۔

بروئے فقرہ (ب) زمیندار مجبور کیا گیا ہے کہ وہ اپنے معاہدہ در بارہ نہ کرنے قرقی کا پابند رہے اگر کوئی زمیندار کسی آسامی کو کوئی آراضی اس شرط سے دے کہ وہ پیداوار آسامی کو قرق نکریگا تو زمیندار خلاف اُس معاہدہ کے عمل نہین کر سکتا۔

بروئے فقرہ (ج) زمیندار ایسے پیداوار کو جس کے کل یا جزو کو وہ پہلے اپنے مطالبہ مین قرق کرا چکا ہو دوبارہ قرق کرنے کا مجاز نہین ہے خواہ مطالبہ سابق آسامی نے ادا کر کے پیداوار مقروقہ کو واگذاشت کرالیا ہو یا جزو مقروقہ نیلام ہو کر جزو واگذاشت ہو گیا ہو یا کسی اور ذریعہ واگذاشت ہو گیا۔

فقرہ (د) مین لفظ سال مستعمل ہوا ہے جسکا مطلب یہ ہے کہ قرقی پورے سال کے لگان کی بابتہ ہو سکتی ہے خواہ وہ لگان مجریہ دو فصلون کا ہو جو دو سال زراعتی مختلف مین واقع ہوئے ہون۔

بروئے فقرہ (ہ) زمیندار ایسی بقایا ر لگان کی بابتہ جسکی نسبت آسامی نے ضمانت دی ہو اور زمیندار نے قبول کر لی ہو مجاز قرقی نہین ہے۔

اختیار قرقی ایجنٹ (کارندہ) مجاز کو خواہ اُس کے پاس مختار نامہ عام یا مختار نامہ خاص ہو اور ایسے نوکر کو جس کے پاس اجازت نامہ تحریری قرقی کرنے کا ہو بشرطیکہ آقا ایسے ایجنٹ (کارندہ) یا ملازم کا اختیار وصول کل لگان رکھتا ہو بروئے فقرہ (و) و (ز) کے حاصل ہے۔

اجازت نامہ قرقی جو کسی نوکر کے نام لکھا جائے رسوم اسٹامپ سے مستثنے ہے کاغذ سادہ پر ہونا چاہیئے (دفعہ ۱۹ ضمن ۱۳۔ ایکٹ ۲ ۱۸۹۹ء)

مختار نامہ خاص جو بنام کسی شخص کی نسبت عمل مین لانے کارروائی قرقی کے لکھا جائے ایک روپیہ کے اسٹامپ پر ہونا چاہیئے (ضمیمہ ادّل ۴۸ (ج) ایکٹ ۲ ۱۸۹۹ء قانون اسٹامپ)

مختار نامہ عام کے لیئے پانچ روپیہ کا اسٹامپ درکار ہے۔

دفعہ ۱۲۱ ۔ (۱) زمیندار مستحق ہوگا کہ (نیچے لکھی ہوئی چیزین) قرق کرے۔

کیا کیا چیز قرق کیجا سکتی ہے

(الف) کوئی فصل یا اور پیداوار زمین کی جو جوت پر کھڑی ہو یا اُسپر سے توڑ لی یا کھود لی نہ گئی ہو۔

(ب) کوئی فصل یا پیداوار زمین کی جو جوت پر پیدا کی گئی ہو اور کاٹ لیگئی ہو یا توڑ یا کھود لی گئی ہو اور جوت پر یا کھلیان پر یا اناج کے گاہنے (داونی) کی جگہ پر یا کسی اور ایسی ہی جگہ پر خواہ کھیتوں یا مسکن میں رکھی ہو۔

(۲) زمیندار کو استحقاق قرقی نہ ہوگا۔

(الف) کسی فصل یا اور پیداوار کا بعد اس کے کہ اُس کو آسامی نے ذخیرہ کرلیا ہو۔

(ب) کسی اور مال کا خواہ وہ کچھ ہی ہو۔

شرح دفعہ ہذا بجائے دفعہ ۱۲۰ ایکٹ ۱۲ ۱۸۸۱ء کے ہے۔ بروئے دفعہ ہذا پیداوار اُسوقت تک قرق ہو سکتا ہے جبتک وہ کھلیان میں یا کسی اور ایسی جگہ جو مثل کھلیان ہو رکھی ہو۔ مگر جب آسامی نے غلہ یا دوسری پیداوار کو تیار کرکے رکھ لیا ہو تو زمیندار کا اختیار قرقی حسب دفعہ ۱۱۹ ایکٹ ہذا اُس پر باقی نہیں رہتا فقرہ (ب) ایکٹ ہذا میں لفظ مسکن سے مراد وہ عمارات و اراضی ہے جو کسی افسر خاندان کی ملکیت ہو لفظ (ہوم اسٹیڈ) کا ترجمہ مسکن کیا گیا ہے۔

ایسی پیداوار جو کاٹی جاسکتی ہو یا اکٹھی کیجاسکتی ہو یا سکھائی و جمع کیجاسکتی ہو قرق ہوسکتی ہے مگر درختان و جھاڑی وپودے حسب دفعہ ہذا لائق قرقی نہیں ہیں (کہان سنگھ بنام اللہ بخش ویکلی نوٹس ۱۹۰۳ء صفحہ ۲۰۵ او بھی لال بنام ٹیکا ویکلی نوٹس ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۳ وشیو پرشاد بنام سلیمہ بی بی ہائی کورٹ رپورٹ الہ آباد ۱۸۸۶ء صفحہ ۱۰۸)

یہ امر بھی قابل لحاظ ہو کہ دفعہ ۵۷ سابکٹ ۱۲ ۱۸۸۱ء میں پیداوار کا بقبضہ آسامی ہونا منفرد تھا مگر دفعہ ۱۱۹ ایکٹ ہذا میں صرف آسامی کی کاشت میں ہونا کافی ہے بلحاظ اس قرق کے اور بلحاظ معانی دفعہ ہذا اگر آسامی اپنا پیداوار فروخت کردے مگر وہ پیداوار جوت میں موجود ہو یا کھلیان یا مثل کھلیان کے کسی دوسری جگہ میں تو زمیندار کو اختیار ہے کہ وہ اپنی بقایا لگان زرگی اراضی مذکورہ میں اسکو قرق کرلے گو وہ بقبضہ منتقل الیہ ہی کیوں نہ ہو

ضابطہ کارروائی

مطالبہ تحریری اور حساب کی تعمیل باقیدار پر کیجائے گی

دفعہ ۱۲۲۔ (۱) قرقی کے جانے سے پہلے یا اُسوقت جب قرقی کیجائے۔ قارق کو لازم ہے کہ باقی دار پر تعداد بقایا کی بابتہ ایک مطالبہ تحریری کی معہ ایسے حساب کے جسمین وہ وجوہ درج ہون جن کی بنا پر مطالبہ کیا گیا ہو تعمیل کرائے۔

(۲) اُس مطالبہ وحساب پر قارق تاریخ لکھیگا اور اپنے دستخط کرے گا اور اُن کی اگر ممکن ہو باقیدار کی ذات پر تعمیل کیجائے گی۔ یا اگر وہ نہ مل سکے تو وہ اُس کے مسکن معمولی پر لگا دیجائیگی۔

شرح دفعہ ہذا بجائے دفعہ ۶۲۔ ایکٹ ۱۲ سنہ ۱۸۸۱ء کے ہے اس دفعہ مین یہ حکم کہ مطالبہ وحساب پر قارق تاریخ لکھیگا اور اپنے دستخط کرے گا جدید داخل کیا گیا ہے۔ اب قارق کو مطالبہ وحساب پر تاریخ لکھنا ودستخط کرنا لازمی ہے تاکہ اُس تاریخ کی نسبت جسپر قرقی کی گئی تہی کچھ شبہ پیدا نہ ہونے پائے (گورنمنٹ گزٹ اُردو حصہ ۵ صفحہ ۳۰۵ مطبوعہ ۲۰ جولائی سنہ ۱۹۱۰ء)

قرقی لمبلغ متناسبت تعداد بقایا کے ہوگی اور مال کی فہرست کی تعمیل باقیدار پر کیجائیگی اور نقل تحصیل مین داخل کیجائے گی

دفعہ ۱۲۳۔ (۱) بجز اُس صورت کے کہ رقم مطالبہ کی فوراً بیباق کر دیجائے قارق کو جائز ہے کہ مال مذکورہ بالا کو جو مالیت مین تعداد بقایا اور خرچہ قرقی کے اسقدر قریب برابر ہو جسقدر ممکن ہو قرق کرے اور اُسکو لازم ہوگا کہ ایک فہرست بالتفصیل مال مذکور کی طیار کرے اور اُسپر تاریخ لکھے اور دستخط کرے اور اُس کو باقیدار کے حوالہ کرے یا اگر وہ نہ مل سکے تو اُس کو اُس کے مسکن معمولی پر لگا دے اور ایک نقل اُس فہرست بالتفصیل کی معہ ایک نقل مطالبہ تحریری اور حساب کی فوراً تحصیل مین داخل کیجائے گی۔

(۲) اگر قارق کو اس بات کی اطلاع ہو کہ کاشتکار کوئی اور شخص ہے نہ باقیدار تو ایک نقل مطالبہ اور فہرست بالتفصیل مال کی اُسی طرح کاشتکار کو حوالہ کیجائے گی۔

(۳) سوائے درمیان طلوع اور غروب آفتاب کے کسی وقت قرقی نہین کیجائے گی۔

شرح یہ دفعہ بجائے دفعہ ۶۳۔ ایکٹ ۱۲ سنہ ۱۸۸۱ء کے ہے۔

دفعہ ہذا مین یہ حکم کہ فہرست بالتفصیل پر قارق تاریخ لکھنے اور دستخط کرے .... اور ایک نقل اُس فہرست بالتفصیل کی معہ ایک نقل مطالبہ تجویزی فوراً تحصیل مین داخل کرے اور فقرہ (۲) و (۳) جدید داخل کیئے گئے ہین۔
دستخط کرنا اور تاریخ لکھنا اور تحصیل مین اُس فہرست بالتفصیل کی نقل داخل کرنے کا منشا یہ ہے کہ تاریخ قرقی و مقدار مطالبہ قایم کردہ قارق و تفصیل مال مقروقہ مین کچھ شبہ پیدا نہونے پائے۔
فقرہ (۲) دفعہ ہذا کی رو سے اگر قارق بابتہ بقایا لگان زمین اصل آسامی اُس کی شکمی کا یا کسی دوسرے شخص کا جو بسلسلہ آسامی قابض ہو پیداوار قرق کرے بشرطیکہ قارق واقف ہو کہ پیداوار اُس دوسری آسامی کا کاشت کیا ہوا ہے تو قارق کو چاہیئے کہ ایک نقل مطالبہ اور فہرست بالتفصیل مال اُس کاشتکار کو بھی حوالہ کرے۔
اطلاع دفعہ ۱۲۲ ایکٹ ہذا صرف باقیدار کو دیجائیگی۔ بمقدمہ کہیدن سد بنام شنکر رام مندرجہ بنگل ریپرٹر جلد ۳ سنہ ۱۸۶۵ء صفحہ ۵ بورڈ مال نے تجویز کیا تھا کہ اطلاعنامہ قرقی کی تعمیل اصل آسامی پر ہونا چاہیئے اُس کے شکمی پر تعمیل ضروری نہین ہے مگر وہ فیصلہ اب بلحاظ فقرہ (۲) دفعہ ہذا بیکار ہے۔

فصل استادہ وغیرہ جب قرق ہوگئی ہو کاٹی اور ذخیرہ کیجا سکتی ہے۔

دفعہ ۱۲۴ - (۱) فصل استادہ اور دیگر ایسی پیداوار کی جو توڑی یا کھودی نہ گئی ہو باوجود قرقی کے کاشتکار محافظت کر سکتا ہے اور اُس کو کاٹ سکتا ہے اور توڑ یا کھود سکتا ہے۔ اور ایسے کھیتون یا اور مقامون مین جنکو اس غرض کے لیئے وہ عموماً کام مین لاتا ہو ذخیرہ کر سکتا ہے۔
(۲) اگر کاشتکار اس امر مین غفلت کرے تو قارق کو لازم ہے کہ فصل یا پیداوار مذکور کی محافظت کرائے یا اُس کو کٹوائے یا توڑوائے یا کھودوائے یا اُس کو قرب وجوار کی کسی جگہ مین جہان آسانی ہو ذخیرہ کرائے۔ اور خرچ کاشتکار کے ذمہ ہوگا۔
(۳) دونون صورتون مین مال مقروقہ زیر اہتمام کسی ایسے شخص کے جسکو قارق نے اُس غرض سے مقرر کیا ہو رکھا جائیگا۔

شرح یہ دفعہ بجائے حرف (الف) و (ب) و (ج) دفعہ ۹۴ ایکٹ ۱۸ سنہ ۱۸۷۳ء کے ہے۔ اور دفعہ ۱۲۵ ایکٹ ہذا بجائے حرف (د) دفعہ ۹۴ مذکور کے ہے۔ لفظ محافظت فقرہ اول و دوم مین اس سبب اضافہ کیا گیا ہے کہ ممکن ہے قرقی کے وقت فصل کاٹنے کے لیئے طیار نہ ہو۔ لفظ (محافظت) مین پیداوار کی نگرانی اُس کو پانی دینا نرانا اور جو کچھ کام مفید پیداوار ہون داخل ہین۔ کل خرچہ محافظت و کٹوائی یا توڑوائی یا کھودوائی یا ذخیرہ کرائی کا اگر زر دار بوجہ غفلت کاشتکار کے کریگا کاشتکار سے پانے کا مستحق ہے۔

ایسی پیداوار کا نیلام جو ذخیرہ نہیں کی جا سکتیں

دفعہ ۱۲۵ - جائز ہے کہ ایسی فصل یا پیداوار بن جو اس قسم کی ہون کہ ذخیرہ کرکے نہ رکھی جا سکیں وہ اس طرح جیسا کہ ایکٹ ہذا مین بعد ازین حکم ہے کاٹنے یا توڑنے یا کھودنے سے پہلے نیلام کر دیجائین - لیکن ایسی صورت مین لازم ہے کہ قرقی کم از کم بیس دن پہلے اسوقت سے کیجائے جبکہ فصل یا پیداوار بن یا کوئی جزو اُسکا لایق کاٹنے یا توڑنے یا کھودنے کے ہو -

مقابلہ کیے جانے یا مزاحمت کے اندیشہ کی حالت مین قارق کی مدد

دفعہ ۱۲۶ اگر قارق کا مقابلہ کیا جائے یا اُس کو اندیشہ مزاحمت کا ہو تو اُس کو اختیار ہے کہ عدالت سے درخواست کرے اور عدالت کو لازم ہوگا کہ اگر یہ امر ضروری معلوم ہو تو کسی عہدہ دار کو قرقی کرنے مین قارق کو مدد دینے کے لیئے متعین کر دے -

شرح - یہ دفعہ بجائے دفعہ ۶۶ - ایکٹ ۱۲ - ۱۸۸۱ء کے ہے - درخواست متذکرہ دفعہ ہذا عدالت مقابلہ امین گذرے گی اور اسپر ۸ کا کمٹ کورٹ فیس لگایا جائیگا اگر عدالت موصوف نے اُس درخواست کو کسی سبب سے نامنظور کر دیا یا اور کوئی حکم خلاف درخواست دہندہ کے دیا ہوگا تو ناراضی اُس حکم کے اپیل بحضور کلکٹر ضلع ہوگا اور بابد داشت اپیل پر بھی ۸ کا کمٹ کورٹ فیس چسپان ہوگا - حکم کلکٹر ضلع جو بصیغہ اپیل صادر ہو قطعی ہوگا (دفعات ۱۷۴ (الف) و ۱۷۶ (ب) ایکٹ ہذا و ضمیمہ ۲ مد ۱ و ۱۱ - ایکٹ ۷ - ۱۸۷۰ء)

زر بقایا ادا کرنے پر قرقی اٹھا لینا

دفعہ ۱۲۷ اگر مال کی قرقی کے بعد اور قبل اُس تاریخ کے جو اُس کے نیلام کے لیئے جیسا کہ ایکٹ ہذا مین بعد ازین حکم ہے مقرر ہو کسی وقت باقیدار یا کاشتکار زر بقایا جو اُس سے مطلوب ہے اور اخراجات قرقی دینے کے لیئے پیش کرے تو قارق کو لازم ہے کہ اُن کو لے لے اور فوراً قرقی اٹھا لے -

شرح - یہ دفعہ بجائے دفعہ ۶۶ - ایکٹ ۱۸۷۳ء کے ہے - دفعہ مذکور کے ذریعہ صرف مالک مال زر بقایا ادا کرکے قرقی اٹھوا سکتا تھا - دفعہ ہذا مین دو شخص مستحق پیش کرنے زر بقایا کے قرار دیئے گئے ہین - ایک باقیدار دوسرا کاشتکار - کاشتکار مین ذیلی یا دیگر منتقل الیہ باقیدار کا شامل ہے - قرقی صرف اُسوقت اٹھ سکتی ہے جبکہ زر بقایا معہ اخراجات قرقی پیش کیا جائے نہ مجرد زر بقایا کے پیش ہونے پر -

نیلام کی صورت

دفعہ ۱۲۸ - (۱) قرقی کے جانیکے وقت سے پانچ دن کے اندر قارق کو جائز ہے کہ عہدہ دار مجاز سے جو بعد ازین ایکٹ ہذا مین عہدہ دار نیلام موسوم ہے اُس مال کے نیلام کی درخواست کرے جو اُس فہرست بالتفصیل مین درج ہو

بوجب دفعہ ۱۲۳ داخل کیگئی ہو۔

(۲) اگر کوئی ایسی درخواست نہ دی جائے تو فصل یا پیداوارین واگذاشت کردیجاینگی۔

شرح یہ دفعہ بجائے دفعہ ۱۴۸ ایکٹ ۱۸۷۳ء کے ہے۔ بروئے دفعہ مذکور تاریخ جمع کرنے فصل یا پیداوار متقرقہ سے اور اگر وہ قابل جمع کرنے کے نہوتی تو تاریخ قرقی سے پانچ دن کے اندر درخواست نیلام پیش ہوسکتی تھی مگر بروئے دفعہ ہذا صرف تاریخ قرقی سے پانچ دن کے اندر درخواست نیلام پیش ہونا چاہیئے۔

اشتہار لوکل گورنمنٹ

۱۔ اس ایکٹ کے باب ۹ کے اغراض کے لیئے عہدہ دار نیلام قرق امین ہوگا۔ مگر شرط یہ ہے کہ جب کبھی قرق امین تحصیل مین موجود نہ ہو تو جائز ہوگا کہ عہدہ دار نیلام کا اختیار نسبت لینے درخواستون اور فیس کی بابتہ نیلام مال متقرقہ کے وہ عہدہ دار عمل مین لائے جو تحصیل کے صدر مقام کے دفتر کے اہتمام پر ہو۔ لازم ہے کہ کل درخواستین جو اس طرح وصول ہون عہدہ دار نیلام کے پاس بھیجدیجائین۔

۲۔ ایسی درخواست کی بابتہ جو عہدہ دار نیلام کو اس ایکٹ کے باب ۹ کے بموجب دیجائے کچھ فیس نہ لیجائیگی۔

۳۔ جو فیس حسب دفعہ ۱۳۰ بابتہ تعمیل اطلاعنامہ کے ادا کرنی ہوگی وہ ہر صورت مین فیس زر نقد تعدادی ایک روپیہ ہوا کرے گی۔

۴۔ ایسے اشتہار کی بابتہ جو اس ایکٹ کی دفعہ ۱۳۱ کے بموجب جاری کیا جائے کچھ فیس نہ لیجائے گی۔

۵۔ ایسے اطلاعنامہ اور اشتہار کی بابتہ جن کے جاری کیئے جانے کا حکم اس ایکٹ کی دفعہ ۱۴۰ کے بموجب دیا جائے کچھ فیس نہ لیجائیگی۔ (اشتہار لوکل گورنمنٹ نمبر ۱۰/۱۴۱(الف) مورخہ ۱۱ اپریل ۱۹۰۲ء بنفاذ اختیارات عطیہ بروئے فقرات (ہ) و (و) دفعہ ۲۰۳ ایکٹ ۲ ۱۹۰۱ء مطبوعہ گورنمنٹ گزٹ اُردو ممالک مغربی وشمالی حصہ ۱ صفحہ ۱۹۴ مطبوعہ ۲۶ اپریل ۱۹۰۲ء)

دفعہ ۱۲۹۔ درخواست تحریری ہوگی اور اُس مین تفصیلات ذیل درج کیجاینگی۔ یعنی *(درخواست کا مضمون)*

(الف) نام باقیدار کا اور اُس کی جائے سکونت اور صورت محکومہ دفعہ ۱۲۳ (۲) مین کاشتکار کا بھی نام اور اُس کی جائے سکونت۔ اور

(ب) تعداد واجب الوصول۔ اور

(ج) تاریخ قرقی۔ اور

(د) جگہ جس مین مال مقروقہ موجود ہو۔

تعمیل اطلاعنامہ کی فیس۔

دفعہ ۱۳۰۔ قارق کولازم ہے کہ درخواست کے ساتھ عہدہ دار نیلام کو اطلاعنامہ کی تعمیل کرنے کے لیئے وہ فیس حوالہ کرے جسکا ایکٹ ہذا مین بعد ازین حکم ہے۔

شرح فیس تعمیل اطلاعنامہ کی جو حسب دفعہ ہذا درخواست کے ساتھ ادا کرنا چاہیئے ہر صورت مین ایک ۵۳ ہو گی (قاعدہ نمبر ۳۰ اشتہار نمبر ۱۰/۴۹ (الف) ۱۰ اپریل ۱۹۰۲ء)

ضابطہ کارروائی درخواست کے وصول ہونے پر

دفعہ ۱۳۱۔ (۱) بفور پہونچنے ایسی درخواست اور فیس کے عہدہ دار نیلام کو لازم ہو گا کہ ایک نقل اُس درخواست کی اور اُس فہرست یا تفصیل کی جو حسب دفعہ ۱۲۳ داخل کی گئی ہو اُس عدالت مین بھیجدے جو عذرداری قرقی کی نالش کی سماعت کی مجاز ہو۔

اور ایک اطلاعنامہ کی باقیدار پر تعمیل کرے اور اُس مین باقیدار مذکور کی نسبت یہ حکم لکھے کہ وہ اطلاعنامہ کے وصول ہونے کی تاریخ سے پندرہ دن کے اندر یا تو زر مطالبہ ادا کر دے یا عذرداری قرقی کی نالش دائر کرے۔

(۲) صورت محکمہ دفعہ ۱۳۰ (۲) مین اسی قسم کے اطلاعنامہ کی تعمیل کاشتکار پر کیجائے گی۔

(۳) عہدہ دار نیلام کو لازم ہوگا کہ بذریعہ حکم کے نیلام کی ایسی تاریخ مقرر کرے جو درخواست کی تاریخ سے ۲۰ دن سے کم فاصلہ پر نہ ہو۔ اور اُس کو اس مقام پر مشتہر کرائے جہان مال مقروقہ ہو۔ اور مشار الیہ کو یہ بھی لازم ہوگا کہ ایک نقل اپنے حکم کی عدالت مین اس غرض سے بھیجدے کہ اُس کے دفتر مین آویزان کیجائے۔

(۴) اشتہار مین تفصیلات ذیل بھی درج کیجائین گی۔ یعنے

(الف) اُس مال کی تفصیل جو نیلام کیا جائیگا اور

(ب) مطالبہ جس کی بابت اُسکا نیلام کیا جائے گا۔ اور

(ج) وہ مقام جہان نیلام عمل مین آئے گا۔

شرح یہ دفعہ بجائے دفعہ ۹۶ ایکٹ ۱۸۷۳ء کے ہے۔ دفعہ ہذا کی ضمن ہائے ۳ و ۴ اس طرح وضع کی گئی ہین کہ اشتہار (حکم نیلام) کی تشہیر مطابق طریقہ دفعہ ۲۴۴ مجموعہ ضابطہ دیوانی کے ہوا کرے دیکھو نمبر گزٹ اردو

(مطبوعہ ۲۰-جولائی ۱۹۱۰ء حصہ ۵ صفحہ ۳۶)

کن حالات مین نیلام کی کاروائی روکیجا سکتی ہے۔

دفعہ ۱۳۲- اگر تاریخ مقررہ اشتہار نیلام پر یا اُس کے قبل عذرداری قرقی کی دائر ہونے کی اطلاع عہدہ دار نیلام کو حسب دفعہ ۱۴۲ (۲) نہ کردی گئی ہو تو اُس عہدہ دار کو لازم ہے کہ اگر زرمطالبہ مذکور معہ اُس قدر اخراجات قرقی کے جو وہ تجویز کرے کل نہ ادا کردیا جائے تو اُس مال کے یا اُس کے اُسقدر جزو کے جو بیباقی مطالبہ اور اخراجات قرقی اور خرچہ نیلام کے واسطے ضروری ہو نیلام کرنے کی کارروائی مطابق اُس طریقہ کے جو ایکٹ ہذا مین بعد ازین مقرر کیا گیا ہے عمل مین لائے۔

شرح یہ دفعہ بجائے دفعہ ۳۷ - ایکٹ ۱۸۷۳ء کے ہے۔ دفعہ ہذا اور دیگر دفعات ما بعد مین بجائے الفاظ (ناواجب مطالبہ کے) الفاظ (عذرداری قرقی) قایم کی گئی ہین کیونکہ الفاظ آخر الذکر کل ایسی صورتون سے متعلق ہوسکتی ہین جن مین قرقی کی نسبت عذرداری کیجائے - خواہ وہ عذرداری اس بنا پر ہو کہ مطالبہ ناواجب ہی یا کسی اور بنا پر

(گورنمنٹ گزٹ اُردو، ۲-جولائی ۱۹۱۰ء حصہ ۵ صفحہ ۳۶)

مقام و طریقہ نیلام

دفعہ ۱۳۳-(۱) نیلام اُس مقام پر ہوگا جہان مال متروقہ ہو یا وہان سے سب سے قریب کے مقام مرجع عام مین ہوگا درصورتیکہ عہدہ دار نیلام کی یہ رائے ہو کہ وہ وہان غالباً زیادہ فائدہ سے نیلام ہوگا۔

(۲) مال بذریعہ نیلام عام کے ایک یا زیادہ لاٹ مین جس طور پر کہ عہدہ دار نیلام مناسب سمجھے فروخت کیا جائیگا۔

(۳) اگر مطالبہ معہ اخراجات قرقی و خرچہ نیلام کے مال کے کسی جزو کے نیلام سے وصول ہوجائے تو باقی مال کی بابتہ قرقی فوراً اُٹھالیجائے گی۔

اگر واجبی قیمت نہ لگائی جائے تو نیلام ملتوی کیا جاسکتا ہے اور اس کے بعد نیلام کا ختم کرنا لازم ہوگا۔

دفعہ ۱۳۴- اگر بروقت نیلام مال کے اُس کی واجبی قیمت بہ قیاس عہدہ دار نیلام نہ لگائی جائے - اور اگر باقیدار یا کاشتکار دوسرے دن تک - یا جس حال مین کہ نیلام کے مقام کے قریب بازار ہوتا ہو دوسرے بازار کے دن تک - نیلام کو ملتوی رکھنے کی درخواست کرے تو نیلام اُس دن تک ملتوی رکھا جائے گا - اور اُسوقت جو قیمت اُس مال کی لگائی جائے اُسی پر ختم کردیا جائے گا۔

ادائیگی زرثمن کا

دفعہ ۱۳۵- قیمت ہر لاٹ کی بذریعہ زرنقد بروقت نیلام یا اُس کے بعد جس قدر

جلد عہدہ دار نیلام ضروری ہے ادا کرنی ہوگی۔

قیمت نہ دیئے کی صورت میں پھر نیلام کیا جانا

دفعہ ۱۳۶- اگر قیمت ادا نہ کیجائے تو مال کا نیلام پھر عمل میں لایا جائے گا اور وہ نیلام کر دیا جائے گا۔ اور عہدہ دار نیلام کو لازم ہوگا کہ کمی زر ثمن کی (اگر کچھ ہو) جو اُس دوسرے نیلام میں واقع ہو اور اُن کل اخراجات کی جو اُس دوسرے نیلام میں ہوں اطلاع عدالت کو کر دے۔ اور وہ رقم فارق یا جمعدار یا کاشتکار کی تحریک پر اُس خریدار سے جس نے قیمت نہ ادا کی ہو حسب قواعد مندرجہ باب ۱۹ مجموعہ ضابطہ دیوانی متعلقہ اجرائے ڈگری زر نقد کے وصول کیجا سکے گی۔

شرح یہ دفعہ بجائے دفعہ ۷۶ ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۵۹ء کے ہے دفعہ مذکور میں بمقابلہ دفعہ ہذا یہ حکم جدید ہے کہ عہدہ دار نیلام عدالت کو اس امر کی اطلاع کرے کہ کس قدر رقم اُس خریدار سے جس نے قیمت ادا نہ کی ہو واجب الوصول ہے

دوسری دفعہ مذکور میں یہ حکم تھا کہ کمی زر ثمن مع کل اخراجات نیلام ثانی بموجب اُن قواعد کے جو آئندہ واسطے تعمیل ڈگری زر لگان کے مندرج ہوئی ہیں وصول کیجائیگی۔

دفعہ ہذا میں یہ قرار دیا گیا کہ رقم مذکور اسی طرح قابل وصول ہوگی جس طرح کہ مجموعہ ضابطہ دیوانی میں اسی قسم کی صورتوں کی نسبت حکم ہے۔

درخواست جو واسطے پانے کمی زر ثمن و اخراجات نیلام ثانی منجانب فارق یا آسامی کے گذرے وہ حسب دفعہ ۲۳۱ مجموعہ ضابطہ دیوانی مرتب ہونا چاہیئے اور اجرا اُس کا بذریعہ قید یا قرقی جائداد خریدار قاصر حسب دفعہ ۲۵۴ مجموعہ ضابطہ دیوانی ہو سکتا ہے ایسے حکم کا اجرا بموجب دفعہ ۴ ضمیمہ چہارم مجموعہ (د) تاریخ حکم سے تین سال کے اندر ہو سکتا ہے کیونکہ یہ حکم بھی ایک ڈگری زر نقد ہے۔

فقرہ دوم دفعہ ہذا بجنسہ مطابق عبارت دفعہ ۲۹۳ مجموعہ ضابطہ دیوانی کے ہے۔

خریدار صرف ذمہ دار کمی قیمت اور اخراجات کا ہے نہ اس سے زیادہ (دیکھو رپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۳) اور نہ سود کا (دیکھو رپورٹ جلد ۹ صفحہ ۰)

خریدار کو سارٹیفکیٹ دیا جائے گا

دفعہ ۱۳۷- جب زر ثمن پورا ادا کر دیا جائے تو عہدہ دار نیلام کو لازم ہے کہ خریدار کو ایک سارٹیفکٹ بہ تصریح مال کے جو اُس نے خرید کیا ہو اور بتصریح قیمت کے جو اُس نے ادا کی ہو دیدے۔

زر ثمن کا کیا کیا جائیگا

دفعہ ۱۳۸- (۱) مال مقروقہ کے ہر ایسے نیلام کے زر ثمن سے جو حسب ایکٹ ہذا کیا جائے

عہدہ دار نیلام حساب فی روپیہ ایک آنہ بابتہ خرچہ نیلام کے وضع کرلے گا اور اُس رقم کو جو اس طور سے وضع کی گئی ہو تحصیلدار کے پاس ارسال کر دے گا۔

(۲) بعد ازین عہدہ دار مذکور قارق کو وہ اخراجات جو قارق کو قرقی کی بابتہ کرنے ہوئے ہون اور اخراجات اجرا اطلاعنامہ و اشتہار نیلام مندرجہ دفعہ ۱۳۱۔ اُس قدر ادا کرے گا جن کا ادا کرنا بعد جانچنے کیفیت اخراجات کے جو قارق نے پیش کی ہو عہدہ دار مذکور کے نزدیک مناسب ہو۔

(۳) بقیہ (زر ثمن نیلام) اُس بقایا کے ادا کرنے مین جس کی بابتہ قرقی کی گئی ہو صرف کیا جائے گا۔

(۴) اگر کچھ روپیہ فاضل رہے تو وہ اُس شخص کو حوالہ کر دیا جائے گا جس کا مال نیلام کیا گیا ہو۔

شرح یہ دفعہ بجائے دفعہ ۰۰ ایکٹ ۱۲ سنہ ۱۸۸۱ء کے ہے۔ دفعہ ہذا مین بحکم دفعہ ۰۰ مذکور کا اسم سود تا تاریخ نیلام قایم نہین رکھا گیا اس امر کی نسبت اوزبل ممبران سیلکٹ کمیٹی کی رپورٹ حسب ذیل ہے۔

ہمنے الفاظ "اور بقایا مذکور کے اُس سود (کے ادا کرنے) مین جو تاریخ نیلام تک ہوا ہو" خارج کر دیئے ہین کیونکہ یہ رقم سود کی عموماً بہت خفیف ہوگی۔ اور یہ ضرور نہین ہے کہ نیلام مین تاخیر ہر صورت مین باقیدار کے قصور سے ہو (اُردو گورنمنٹ گزٹ ممالک مغربی و شمالی وا دوہ حصہ ۵ صفحہ ۳۶ مطبوعہ ۲۰۔ جولائی سنہ ۱۹۰۱ء)

عہدہ داران نیلام و دیگر اہلکاران نیلام کو خرید کی ممانعت ہو۔

دفعہ ۱۳۹۔ عہدہ داران نیلام اور اُن تمام اشخاص کو جنہین عہدہ داران مذکور مامور کرین یا جو اُن کے ماتحت ہون کسی ایسے مال کے صریحی یا غیر صریحی طور سے خرید کرنے کی ممانعت ہے جسکو عہدہ داران مذکور نیلام کرین۔

ملتوی نیلام اور عدالت کو اطلاع کا کیا جانا جبکہ مالک کے پاس ضابطہ کی اطلاع نہ پہونچی ہو۔

دفعہ ۱۴۰۔ اگر کسی صورت مین کسی ایسے نیلام کی شروع کرنے کے وقت عہدہ دار نیلام کو معلوم ہو کہ حسب ضابطہ قرقی کی اور نیلام مجوزہ کی اطلاع نہین دی گئی ہے تو اُس کو لازم ہوگا کہ نیلام ملتوی کرکے اس امر کی رپورٹ عدالت کو کرے اور اُس کے بعد عدالت حکم دے گی کہ دوسرا اطلاع نامہ اور اشتہار نیلام حسب دفعہ ۱۳۱ جاری کیا جائے یا اور حکم جو اُس کے نزدیک مناسب ہو صادر کرے گی۔

جبکہ عہدہ نیلام قیمت نہ پہونچ جانے کے باعث خریدار کا نیلام ملتوی کیا جائے

دفعہ ۱۴۱۔ (۱) جب عہدہ دار نیلام کسی مقام پر حسب ایکٹ ہذا نیلام کرنے کے

واسطے جائے اور نیلام اس سبب سے کہ مطالبہ قارق کا پیشتر بیباق ہو گیا ہو مگر اُس بیباقی کی اطلاع قارق نے عہدہ دار مذکور کو نہ دی ہو وقوع مین آئے تو ایک آنہ فی روپیہ بطور مواجب بابتہ خرچہ کے عائد کیا جائے گا۔ اور وہ مال مقروقہ کی مالیت تخمینی پر محسوب کیا جائے گا۔

(۲) اگر قارق کا مطالبہ اُس تاریخ تک جو نیلام کے واسطے مقرر کی گئی ہو بیباق نہ کیا جائے تو مواجب مذکور مال کے مالک سے قابل ادا ہون گے۔ اور جائز ہوگا کہ وہ مال مذکور کے اُس قدر حصہ کے نیلام سے جسقدر کی ضرورت ہو وصول کیئے جائین۔

(۳) ہر دوسری صورت مین مواجب مذکور قارق سے قابل ادا ہون گے اور جائز ہوگا کہ وہ اُس سے بطور بقایا مال گذاری کے وصول کیئے جائین۔

(۴) کسی صورت مین دس روپیہ سے زیادہ کی کوئی رقم حسب دفعہ ہذا واجب الوصول نہ ہوگی۔

نالشات متعلقہ قرقی

نالش عذر داری قرقی کی قبل نیلام کے

دفعہ ۱۴۲ (۱) اگر حسب دفعہ ۱۳۲ یا دفعہ ۱۳۶ نیلام وقوع مین نہ آیا ہو تو کسی ایسے شخص کو جس کا مال قرق کیا گیا ہو جائز ہے کہ نالش عذر داری قرقی دائر کرے۔ مگر شرط یہ ہے کہ اگر اطلاع نامہ کی تعمیل مدعی پر حسب دفعہ تحتی (۱) یا دفعہ تحتی (۲) دفعہ ۱۳۱ کے ہو گئی ہو تو اُس کو لازم ہوگا کہ اپنی نالش اُس اطلاعنامہ کے پہونچنے سے پندرہ دن کے اندر دائر کرے۔

(۲) اگر کوئی نالش حسب دفعہ تحتی (۱) دائر کیجائے تو عدالت کو لازم ہوگا کہ ایک سارٹی فکٹ اُس نالش کے دائر ہو جانے کا عہدہ دار نیلام کے پاس بھیجدے۔ یا اگر ایسی درخواست کیجائے تو سارٹی فکٹ مذکور مدعی کو حوالہ کر دے۔ اور جب ایسا سارٹی فکٹ عہدہ دار نیلام کے پاس قبل

کہ نیلام وقوع مین آئے یا پہونچ جائے یا عہدہ دار مذکور کے روبرو پیش کیا جائے تو عہدہ دار نیلام کو لازم ہوگا کہ نیلام ملتوی کردے۔

(۳) نالش عذرداری قرقی مین فارق کو حکم دیا جائے گا کہ اُس تعداد بقایا کو ثابت کرے جس کی بابتہ قرقی کی گئی۔

(۴) اگر کسی نالش حسب دفعہ ہذا مین مدعی باقیدار یا کاشتکار ہو اور فارق کا مطالبہ یا اُس کا کوئی جزو واجب الادا تجویز کیا جاوے تو عدالت کو لازم ہوگا کہ اُس تعداد کی ڈگری فارق کے حق مین کرے اور تعداد مذکور اُس مال سے حسب محکومہ دفعہ ۱۴۴ وصول کیجائے گی۔

(۵) اگر قرقی کا بنظر ایذا رسانی یا بلا وجہ عمل مین آنا تجویز کیا جائے تو عدالت کو جائز ہے کہ مال معروقہ کے واگذاشت کا حکم دینے کے علاوہ برطبق درخواست مدعی کے اُسکو اُسقدر معاوضہ دلائے جو بلحاظ حالات مقدمہ کے مناسب ہو۔

شرح یہ دفعہ بجائے دفعات ۷۰۔ ۷۱۔ ۸۲ و ۸۳۔ ایکٹ ۱۲ سنہ ۱۸۸۱ء کے ہے۔

نالشات بروئے دفعہ ہذا جائداد معروقہ کے نیلام ہوجانے سے پیشتر ہر وقت دائر ہوسکتی ہین اور مالک مال خواہ وہ باقیدار ہو یا نہین حسب دفعہ ہذا نالش کرسکتا ہے۔ اسی کی تائید مین فیصلہ مقدمہ علیم اللہ بنام نجیب الدین منتخب فیصلہ جات بورڈ مال ۱۸۹۳ء صفحہ ۴ ملاحظہ طلب ہے۔ مگر کوئی دوسرا شخص جو مالک مال نہ ہو حسب دفعہ ہذا کارروائی کرنے کا مجاز نہین ہے۔

یہ بھی مقرر ہے کہ بوقت نالش جائداد معروقہ موجود ہو اگر شے متنازعہ زایل ہوگئی ہو مثلاً بوجہ جل جانے کے تو نالش وہ ڈسمس ہوگی (رادہا پرشاد بنام انتو پانڈے دیکلی نوٹس الہ آباد ۱۸۸۳ء صفحہ ۵۰)

پندرہ دن کی قید فقرہ اول مین صرف اُس شخص کے متعلق ہے جسپر تعمیل اطلاعنامہ متذکرہ دفعہ تحتی (۱) و (۲) دفعہ ۱۴۱۔ ایکٹ ہذا ہوچکی ہو۔ اگر تعمیل اطلاع نامہ مذکورہ نہ ہوئی ہو یا کوئی دوسرا شخص دعوے کرے جسپر اطلاعنامہ جاری نہ کیا گیا ہو تو وہ بلا لحاظ شرط مذکور قبل نیلام ہوجانے جائداد معروقہ کے نالش کرسکتا ہے۔

نیندار بذریعہ درخواست واحد ایک سے زیادہ جوت آسامی کی قرقی بغرض وصول لگان نہین کرسکتا ہے ایسی قرقی قرقی ناجائز متصور ہوگی (رشیوبرت سنگہ بنام نورنگ دیونراین سنگہ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۰ صفحہ ۳۶۳)

مجموعہ دو مزارعان کے ایک مزارعہ نے نالش معاوضہ قرقی ناجائز کی مدعا علیہ نے عذر عدم اشتمال فریق کیا

تجویز ہوئی کہ یہ قاعدہ کہ اُن اشخاص کو جن کو ایک ہی بنا دعوے حاصل ہو مشترک نالش کرنی چاہیئے نالشات برہنا ر شارٹ سے متعلق نہیں ہے۔ مدعا علیہ اُس جزو بہرہ کا ذمہ دار ہے جو مدعی کو پہونچا ہو (جگدیو سنگھ بنام پدارتھ اہیر انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۲۰۵)

اگر مالک جائداد متوقفہ یہ تسلیم کرے کہ وہ آسامی ہے لیکن واجب ہونے مطالبہ سے انکار کرے ۲ اگر مالک جائداد یہ بیان کرے کہ وہ قارق کا نائب یا کاشتکار شکمی نہیں ہے اور جس شخص کی جائداد قرق کی گئی ہے وہ شخص دراصل مالک جائداد نہیں ہے ۳ اگر قرقی خلاف قانون ہو تو نالش واگذاشت جائداد متقرقہ حسب دفعہ ہذا دائر ہوگی ۴ اگر قرقی کی نسبت بیان ہو کہ وہ بلاوجہ بنظر ایذا رسانی کی گئی ہے اور مدعی مستدعی معاوضہ بھی ہو تو اُس کو حسب فقرہ (۵) دفعہ ہذا معاوضہ بھی ملے گا۔

جب بحث نسبت وجوب یا مقدار زر لگان کے ہو تو بار ثبوت اُس تعداد بقایا کا جسکی بابت قرقی کی گئی ہو ذمہ قارق ہے۔

دفعات ۱۴۶ و ۱۴۷ - ایکٹ ہذا بھی قابل لحاظ ہیں۔ بروئے دفعہ ۱۴۶ - اگر قارق نے بیجا طور پر اپنے حقوق کو استعمال کیا ہو تو مالک جائداد اسی نقصان کی بابت جو اُس کو افعال بیجا مذکورسے پہونچا ہو نالش معاوضہ کرسکتا ہے۔ بروئے دفعہ ۱۴۷ - اگر بذریعہ کارروائی قرقی فصل کے کسی ایسے شخص نے لگان وصول کرلیا ہو جو اُس کاشتکار کا جس نے فصل تیار کی ہو عین زمیندار بالا ہو تو اُسقدر رقم جو کاشتکار نے ادا کی ہے بمقابلہ اُس شخص کے جو ادا ے کا ذمہ دار تھا مجرا کرسکتا ہے۔

قرق کا بوجہ کسی بے ضابطگی قانونی واگذاشت ہوجانا حسب دفعہ ہذا مالک مال کو مستحق معاوضہ نہیں کرتا ہے بلکہ اُس صورت میں مالک مال مستحق پانے معاوضہ کا ہوگا جبکہ قرقی کا محض بہ نیت ایذا رسانی یا بلاوجہ کیا جانا ثابت و بیان کیا جائے (فقرہ ۵ دفعہ ہذا) نالشات حسب دفعہ ہذا - اگر اطلاعنامہ کی تعمیل مدعی پر حسب دفعہ تحتی (۱) یا دفعہ تحتی (۲) دفعہ ۱۴۱ - ایکٹ ہذا ہوگئی ہو تو تاریخ پہونچنے اطلاعنامہ سے پندرہ دن کے اندر اور اگر ایسے اطلاعنامہ کی تعمیل نہ ہوئی ہو تو کسیوقت بعد قرقی و قبل از نیلام بشرطیکہ مالیت شے متنازعہ کم از سو روپیہ ہو عدالت تحصیلدار میں اور اگر زاید از سو روپیہ ہو تو عدالت ہتمم حصہ ضلع یا اُس کی عدم موجودگی میں بحضور صاحب کلکٹر ضلع دائر ہونگی نالشات متدائرہ عدالت تحصیلداری میں تصفیہ اُس نالش کا تحصیلدار کرے گا اور اُس فیصلہ کا اپیل تاریخ فیصلہ سے ۳۰ یوم کے اندر بحضور کلکٹر ضلع ہوسکیگا اور کلکٹر ضلع کے فیصلہ کا اپیل دوم بحضور جج ضلع تاریخ فیصلہ سے ۹۰ یوم

بعد دائر ہو سکتا ہے۔ ایسی نالشات مین فیصلہ جج ضلع قطعی ہوگا مگر حسب دفعہ ۶۲۲ مجموعہ ضابطہ دیوانی نگرانی اُس کی بحضور ہائی کورٹ ہو سکتی ہے۔ اگر فیصلہ کلکٹر بصیغہ اپیل بوجوہ متعلق ہونے دفعہ ۱ جزو (۲) کے فقرہ (الف) و (ب) کے قطعی ہوگیا ہو اور نا قابل اپیل دوم بحضور جج ضلع ہو تو حسب دفعہ ۱۰۵-ایکٹ ہذا (اگر وجوہ قابل نگرانی ہون) بحضور صاحبان بورڈ فیصلہ کلکٹر ضلع کی نگرانی ہو سکیگی۔ (دفعات ۱۶۸ و ۱۷۱ و ۱۷۴ حرف (الف) و ۱۷۶ (الف) و ۱۸۰ و ۱۸۲ و ۱۸۵ و ۱۹۳ و ضمیمہ چہارم مجموعہ (۵) نمبر سلسلہ ۵۲-ایکٹ ہذا و مد ۱۵۲ ضمیمہ ۲ حصہ ۳-ایکٹ ۵ ا۸۸۸ء)

نالشات ستدائرہ بحضور مہتمم حصہ ضلع یا کلکٹر ضلع کا فیصلہ اجلاس صاحب اسسٹنٹ کلکٹر درجہ اول سے ہوگا اور نسبت اپیل و نگرانی بفیصلہ مذکور وہی تواعد مرعی رہین گے جو نالشات متعلقہ بقایا ر لگان منفصلہ صاحبان اسسٹنٹ کلکٹر درجہ اول ہین۔

رسوم نالش عدالت ابتدائی و اپیل مین حسب مد ۱ ضمیمہ ۱-ایکٹ ۷ ۱۸۷۰ء مالیت دعوے پر قابل اخذ ہوگی۔

ضمانت دینے کی صورت مین قرقی کا اٹھا لیا جانا

دفعہ ۱۴۳-(۱) مدعی کو جائز ہے کہ بروقت دائر کرنے کسی نالش متذکرہ بالا کے یا اُس کے بعد کسی وقت کسی ایسی رقم کے جو باقی دار کے ذمہ واجب الادا تجویز کیجائے معہ سود و خرچہ نالش ادا کرنے کی ضمانت دے۔

(۲) جب ایسی ضمانت دیدیجائے تو عدالت مدعی کو ایک سارٹیفکٹ اُس مضمون کا حوالہ کرے گی۔ اور اگر یہ درخواست کیجائے تو اُس کی نسبت اطلاع نامہ کی تعمیل قارق پر کرا دے گی۔

(۳) جب ایسا سارٹیفکٹ قارق کے روبرو پیش کیا جائے یا اُسپر بحکم عدالت تعمیل کیا جائے تو لازم ہوگا کہ مال قرقی سے واگذاشت کر دیا جائے۔

شرح دفعہ ہذا بجائے دفعہ ۷۲-ایکٹ ۱۲ ۱۸۸۱ء کے ہے۔ دفعہ ہذا کی ترتیب مین اس امر کو ملحوظ رکھا گیا ہے کہ حکم دفعہ ہذا مطابق اُن احکام کے ہو جائے جو دفعات ۲۵۳ و ۵۴۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی مین مندرج ہین۔ بروئے دفعہ ہذا ضمانت زر نقد کی داخل کیجائے گی جس مین آسانی ہے اور جس کا عام دستور ہے (رپورٹ سیلکٹ کمیٹی مشتہرہ گورنمنٹ گزٹ اُردو مطبوعہ ۲۷ جولائی حصہ ۵ صفحہ ۳۶)

تعداد مطالبہ کے واجب الادا تجویز کیے جانے کی صورت میں مال کا نیلام

دفعہ ۱۴۴ - (۱) جب مال متروقہ حسب احکام دفعہ ۱۴۳ قرقی سے واگذاشت نہ کیا گیا ہو اور اگر مطالبہ بابتہ یا اُس کے کسی جزو کا واجب الادا ہونا تجویز کیا جائے تو عدالت عہدہ دار نیلام کے پاس ایک حکم بھیجے گی جس مین وہ رقم جسکا واجب الادا ہونا تجویز کیا گیا ہو درج کیجائے گی اور اُس کو اُس مال کے نیلام کرنے کا اختیار دیا جائے گا -

(۲) بر طبق اس کے عہدہ دار نیلام کو لازم ہوگا کہ نیلام کے واسطے ایک ایسی تاریخ جو اشتہار کی تاریخ سے کم سے کم پانچ دن یا زیادہ سے زیادہ دس دن آگے ہونی چاہیئے مقرر کرے اور اُسکو مشتہر کرائے - اور بجز اس کے کہ تعداد مندرجہ حکم عدالت معہ اخراجات قرقی کے ادا کردیجائے - عہدہ دار مذکور مال کا نیلام اُس طریقہ کے مطابق عمل مین لائے گا جس کی نسبت قبل ازین ایکٹ ہذا مین حکم ہے -

جو شخص ایسے وقت پر نالش نہ کرے جب مال نیلام سے بچ جاتا اُن کو جائز نہیں کہ معاوضہ کے واسطے نالش کرین

دفعہ ۱۴۵ - اگر کسی شخص نے جسکا مال قرق ہوگیا ہو نالش عذرداری قرقی حسب محکومہ دفعہ ۱۴۲ دائرنہ کی ہو اور اُس کا مال نیلام ہوجائے تو باوجود اس کے اُس کو جائز ہے کہ اُس قرقی اور نیلام کی بابتہ معاوضہ دلاپانے کے لیئے نالش دائر کرے -

شرح یہ دفعہ بجائے دفعہ ۹۰ - ایکٹ ۱۸ سنہ ۱۸۷۳ء کے ہے -

اس دفعہ مین اُن صورتون کی نسبت حکم ہے جن مین نالش ایسے وقت مین نہ کی گئی ہو کہ اُس سے نیلام رُک سکتا ہو ایسی کل صورتون مین ناجائز قرقی کے معاوضہ کی نالش کی اجازت نہ ہونی چاہیئے خواہ وجہ اس کی کہ مدعی اُسوقت نالش نہ کرسکا کچھ ہو - یہ امر غیر اہم ہے کہ نالش عذرداری قرقی کس بنا پر مبنی ہے - اگرچہ نالش واسطے تجویز اس امر کے ہو کہ بنسبت مال کے کون شخص حق رکھتا ہے تو بھی وہ عذرداری قرقی کی نالش ہے (رپورٹ سیلکٹ کمیٹی مشتہرہ اُردو گورنمنٹ گزٹ ممالک مغربی و شمالی و اودھ مطبوعہ ۲۷ - جولائی سنہ ۱۹۰۱ء حصہ ۵ صفحہ ۳۶)

بروئے دفعہ ہذا واپسی مال نیلام شدہ کی نالش محکمہ مال مین نہین ہوسکتی ہے - لیکن اگر جائداد شخص ثالث نیلام ہوجائے تو وہ عدالت دیوانی مین نالش استقرار اپنے حق کی کرسکتا ہے دفعہ ہذا مانع اُس کی چارہ کار بہ عدالت ہائے دیوانی نہ ہوگی -

مقدمہ شنکر سہائے بنام دین دیال انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۲ صفحہ ۴۰۹ - ہائی کورٹ الہ آباد سے تجویز ہوا ہے کہ دفعہ ۸۵ (دفعہ ۱۴۵ - ایکٹ ہذا) ایکٹ ۱۸۸۱ء میں کوئی امر ایسا نہیں ہے جس کی رو سے عدالت دیوانی کا وہ اختیار عام زائل ہو جائے جو اُس کو حسب دفعہ ۱۱ مجموعہ ضابطہ دیوانی نسبت سماعت اور تجویز ایسی نالش کے حاصل ہے جس میں کوئی شخص یہ کہے کہ میری جائداد بیجا طور پر فروخت کی گئی اور ان مدعا علیہم نے جنہوں نے اُس کو خرید کیا قبضہ کر لیا -

قارق کے بیجا افعال

دفعہ ۱۴۶ - اگر کوئی شخص بحیلہ ایکٹ ہذا سوائے بمطابقت احکام ایکٹ ہذا کے کسی اور طور پر کسی مال کی قرقی یا نیلام کرے یا اُس کو نیلام کرائے -

یا اگر کوئی مال بقرقی اُس وجہ سے گم یا خراب یا تلف ہو جائے کہ قارق نے اُس کے رکھنے اور اُس کی حفاظت کے لیئے احتیاط مناسب نہ کی ہو -

یا جس حال میں از روئے کسی حکم ایکٹ ہذا کے قرقی کو اُٹھا لینا چاہیئے قرقی فوراً نہ اُٹھا لیجائے -

تو مالک مال کو جائز ہوگا کہ شخص مذکور پر واسطے معاوضہ کے بابت کسی ایسے نقصان کے جو اس طرح اُس کو پہونچا ہو نالش دائر کرے -

اگر قارق کارندہ یا ملازم ہو تو جائز ہے کہ اُس کا اصل مالک نالش میں بطور مدعا علیہ کے شامل کیا جائے -

شرح دفعہ ہذا بجائے فقرہ آخر دفعہ ۹۵ و دفعہ ۸۶ - ایکٹ ۱۸۷۳ء کے ہے -

حسب دفعہ ہذا نالش بنام قارق اور اُس کے کارندہ یا ملازم کے بلا اندیشہ اس امر کے دائر کیجا سکتی ہے - کہ مدعیکو بابت نالش کی ہدایت اُس حالت میں کیجائے گی جبکہ اصل شخص یہ ثابت کرے کہ اُس شخص نے جو اُس کا کارندہ بیان کیا گیا ہے بلا اختیار و اجازت کارروائی کی تھی (رپورٹ سیلکٹ کمیٹی مشتہرہ گورنمنٹ گزٹ ممالک مغربی و شمالی واودھ صفحہ ۳۲ و ۳۷ حصہ ۵)

جب کوئی نالش حسب دفعہ ہذا زمیندار اور اُس کے کارندہ پر دائر کیجائے تو اس میں یہ امر قابل لحاظ ہوگا کہ آیا فعل کارندہ باجازت و رضامندی زمیندار تھا - اگر ثابت ہو کہ کارندہ نے باجازت اپنے آقا کے ناجائز قرقی کی ہے یا کارندہ کے ناجائز فعل کو بعد قرقی زمیندار نے منظور کر لیا ہے تو زمیندار مستوجب ادائے معاوضہ ہوگا (شیام سندی دیبی بنام ملٹ مثل

دیکھو رپورٹ کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۱۰۱) اور جب یہ ثابت ہو کر کارندہ نے بلا اجازت اپنے آقا کے ناجائز قرقی کی ہے تو یہ خیال نہ کیا جائیگا کہ مدعا علیہ زمیندار نے رضامندی ظاہر نہیں کی اور اوسکو منظور نہیں کیا تو زمیندار بری ہوجائے گا اور زمیندار معاوضہ دیگا (راجہ چندر ناتھ کالی سرن ... مارشل رپورٹ صفحہ ۲۹۲)

خاص احکام

توفیر لگان کاشتکار ...

دفعہ ۱۴۷ (۱) جس صورت میں بقایائے لگان کسی کاشتکار سے بذریعہ کارروائی قرقی کے کسی ایسے شخص نے لی ہو جو اُس کا بلاتوسط زمیندار نہ ہو تو کاشتکار مذکور اس طرح لی ہوئی تعداد کو کسی ایسے لگان سے منہا کرنے کا مستحق ہوگا جو کاشتکار مذکور سے اُس کے زمیندار بلاتوسط کو واجب الادا ہو اور وہ زمیندار بلاتوسط بشرطیکہ وہ بافیدار نہ ہو اسی طرح سے مستحق اس کا ہوگا کہ اسی تعداد کو کسی ایسے لگان میں سے منہا کرے جو اس سے اُس کے زمیندار کو واجب الادا ہو اور اسی طرح ہوتا جائے گا یہانتک کہ بافیدار کی نوبت پہونچے۔

(۲) اسامی شکمی کو استحقاق ہوگا کہ بجائے منہا کرنے کسی ایسی تعداد کے جو اس طرح لے لی گئی ہو بافیدار سے اُس کے دلاپانے کے لیے نالش دائر کرے۔

(۳) جس حال میں کہ اراضی کاشت شکمی پر دی گئی ہو اور کسی زمیندار اعلےٰ اور ادنےٰ کے دعاوی کی نسبت جنہوں نے ایک ہی مال قرق کرایا ہو کوئی تناقض واقع ہو تو زمیندار اعلیٰ کے دعاوی کو تقدیم ہوگی۔

شرح یہ دفعہ ممالک مغربی شمالی میں جدید ہے اور ہم مضمون دفعات ۱۳۱ و ۱۳۲ ایکٹ قبضہ اراضی بنگال کے ہے دفعہ ہذا میں بجائے الفاظ (شکمی اسامی) کے لفظ (کاشتکار) اس غرض سے قایم کیا گیا ہے کہ یہ معلوم ہوجائے کہ منشا اُس کاشتکار سے ہے جسکا ذکر دفعہ $\frac{\text{۱۳۱ (۱-الف)}}{\text{۱۳۲ (۲)}}$ میں ہے

(رپورٹ سیلکٹ کمیٹی مشتہرہ گورنمنٹ گزٹ اُردو مطبوعہ ۲۷۔ جولائی ۱۸۸۹ء صفحہ ۳ حصہ ۵)
بروئے دفعہ ہذا فقرہ (۱) اگر قرقی فصل منجانب ایسے شخص کے کیجاکر لگان وصول کیا گیا ہو جو مالک مال کا عین زمیندار بالاتر ہو تو اُسقدر رقم جو کاشتکار مالک مال نے ادا کی ہو بمقابلہ اُس شخص کے جو ذمہ دار ادا تھا مجرا کر سکتا ہے مثلاً اگر اکاب اراضی جوت کا اصلی کاشتکار زید ہو اور وہ اپنی جانب سے ذیلی پٹہ بکر کو دیدے اور بکر خالد کو اور خالد اراضی مذکور مین فصل کاشت کرے وقت تیاری فصل کے زمیندار بعوض لگان ذمگی زید اُس فصل کو قرق کرکے نیلام کرالے تو خالد کو اختیار ہے کہ وہ رقم جو زید نے بذریعہ نیلام پیداوار خالد وصول کی ہے اپنے زمیندار بکر کی یافتنی لگان ذمگی اپنے مین مجرا کرے اسی طرح سلسلہ چلتا رہے گا گو کسیقدر ذیلی در ذیلی ہون۔
فقرہ (۲) دفعہ ہذا مین اُس کاشتکار کو جسکا مال نیلام ہوگیا ہو یا جس نے فارق کو بعد قرقی بغرض تحفظ اپنے مال مقروقہ کے لگان یافتنی اُسکا ادا کردیا ہو اختیار دیا گیا ہے کہ وہ بجائے کارروائی فقرہ (۱) کی نالش دلاپانے زر مذکور بنام اصل باقیدار دائر کرے مثلاً تمثیل مذکورہ بالا مین اگر زید لگان ذمی بکر مین پیداوار خالد کو قرق کرکے لگان وصول کرلے تو خالد مجاز ہے کہ اگر اُس نے لگان ذمگی اپنا بکر کو ادا کردیا ہو تو بکر پر نالش دلاپانے زر مذکور جداگانہ دائر کرے گو فقرہ (۲) مین یہ عبارت صاف نہین ہے کہ بحالت ادا کرنے لگان ذمگی اپنے کے مالک مال مقروقہ نالش بنام اصل باقیدار کے کرسکتا ہے مگر اصولاً وہ اُسی صورت مین استفادہ فقرہ (۲) دفعہ ہذا کا مستحق معلوم ہوتا ہے جبکہ وہ اپنی ذمگی لگان ادا کرچکا ہو اگر ادا نہ کرچکا ہوگا تو بموجب فقرہ (۱) دفعہ ہذا مستحق مجرائی ہے۔
نالش حسب فقرہ (۲) دفعہ ہذا مثل نالشات نقایا رلگان تاریخ لے لیئے جانے روپیہ سے تین ماہ کے اندر (ضمیمہ چہارم مجموعہ (الف) نمبر سلسلہ ۷) دائر ہوسکتی ہے۔

تناقص درمیان حقوق بابتہ قرقی زمینداری اور قرقی بذریعہ ڈگری کے

دفعہ ۱۴۸۔ جب کوئی تناقص درمیان حقوق کسی مال کے فارق (بحیثیت زمیندار) اور ایسے شخص کے جو اُسی مال کو عدالت دیوانی یا مال کسی ڈگری کے اجرا مین قرق یا نیلام کرائے واقع ہو تو فارق (بحیثیت زمیندار) کا حق فایق ہوگا۔ لیکن وہ رقم فاضل (اگر کچھ ہو) جو دفعہ ۱۳۸ کے بموجب اُس شخص کو قابل ادا ہو جسکا مال (زمیندار نے) قرق کیا ہے اُس عدالت مین جس نے کہ (بعلت ڈگری) حکم قرقی یا نیلام جاری کیا تھا داخل کردی

جائے گی۔

تاوانات

تاوانات بابتہ بددیانتی سے قرقی کرنے یا قرقی مین مزاحمت کرنے کے۔

دفعہ ۱۴۹ - (۱) اگر کوئی شخص

(الف) بخلاف ایکٹ ہذا بددیانتی سے سوائے بمطابقت احکام ایکٹ ہذا کے اور طرح کسی مال کو قرق یا نیلام کرے یا نیلام کرائے۔ یا

(ب) کسی ایسی قرقی مین جو ایکٹ ہذا کے بموجب باضابطہ کی گئی ہو مزاحمت کرے یا کسی ایسے مال کو جو حسب ایکٹ ہذا باضابطہ قرق ہوا ہو زبردستی سے یا خفیہ طور سے اُٹھا لیجائے۔

تو شخص مذکور کی نسبت یہ سمجھا جائیگا کہ وہ مداخلت بیجا مجرمانہ کا حسب معنی مجموعہ تعزیرات ہند کے مرتکب ہوا۔

(۲) جو شخص کسی ایسے فعل کے کرنے مین اعانت کرے اُس کی نسبت سمجھا جائیگا کہ اُس نے جرم مذکور کے ارتکاب مین اعانت کی۔

شرح دفعہ ہذا بجائے دفعات ۸۰ و ۸۹ - ایکٹ ۱۸۸۱ء کے ہے اور بہ اتباع دفعہ ۱۸۶ ایکٹ قبضہ اراضی بنگال ترتیب دی گئی ہے اور ذیل ممبران سلکٹ کمیٹی کی رپورٹ نسبت دفعہ ہذا حسب ذیل ہے۔

بنگال مین قرقی صرف عدالتون کے ذریعہ کیجا سکتی ہے اور ملک مذکور مین جو شخص خود قرقی کرے اُس کا فعل ضرور بدنیتی کا ہوگا اور اس وجہ سے وہ انصافاً مستوجب استغاثہ فوجداری کا ہوگا - ممالک ہذا مین زمیندار کا خود اپنے اختیار سے قرقی کر لینا جائز ہے - اور یہ امر قرین انصاف نہ ہوگا کہ اگر ایکٹ ہذا کے احکام کی تعمیل مین کوئی قصور ضابطہ کا ہو جائے - تو اُسکو بجز اس حالت کے کہ مجرم کی کارروائی براہ بددیانتی ہو جرم فوجداری قرار دیا جائے۔

دفعہ ہذا مین تعریف الفاظ (بددیانتی) کی کوئی خاص صفت نہین لکھی گئی ہے پس مجموعہ تعزیرات ہند مین جو معنے بددیانتی کے ہین وہی اس جگہ سمجھنے چاہئین تعریف الفاظ (بددیانتی) (مداخلت بیجا مجرمانہ) و (اعانت) تعزیرات ہند مین اس طرح کی گئی ہے

جوکوئی کوئی امر کسی شخص کو استحصال ناجائز یا کسی شخص کو نقصان ناجائز کرنے کی نیت سے کرے تو کہا جائے گا کہ اُس نے وہ امر بددیانتی سے کیا (دفعہ ۲۴ مجموعہ تعزیرات ہند ایکٹ ۴۵ سنہ ۱۸۶۰ء)

جوکوئی شخص کسی ایسی ملکیت کے اندر داخل ہو جو کسی دوسرے شخص کے قبضہ مین ہے اس نیت سے کہ کسی جرم کا ارتکاب کرے یا اُس شخص کی جو ملکیت مذکور پر قابض ہے تخویف یا توہین کرے یا اُس کو رنج دے یا اُس ملکیت کے اندر جوازاً داخل ہوکر وہان ناجوازی کے ساتھ ٹھہرا رہے۔ اس نیت سے کہ اُس کے ذریعہ سے اُس شخص کی تخویف یا توہین کرے یا اُس کو رنج دے یا اس نیت سے کہ کسی جرم کا ارتکاب کرے تو کہا جائے گا کہ شخص مذکور مداخلت بیجامجرمانہ کا مرتکب ہوا (دفعہ ۴۴۱ - مجموعہ تعزیرات ہند (ایکٹ ۴۵ سنہ ۱۸۶۰ء)

جس صورت مین زمیندار نے اس حیلہ سے کہ اُس کے ایک کاشتکار نے موضع کی سکونت ترک کردی اور کاشتکاری چھوڑدی کاشتکار مذکور کے آراضی پر ناجائز قبضہ کرلیا تو یہ تجویز ہوئی کہ بصورت نہ ہونے شہادت اُن اغراض سے ایک کی نسبت جنکی تصریح دفعہ ۴۴۱ مجموعہ تعزیرات ہند مین کی گئی ہے زمیندار مجرم مداخلت بیجامجرمانہ کا جائز طور پر قرار نہین پاسکتا کیونکہ ظاہرا اُس کی نیت محض زمین پر قبضہ کرنے کی تھی۔ مقدمہ قیصر ہند بنام نندن ویکلی نوٹس سنہ ۱۹۰۱ء صفحہ ۲۴ سے تمیز کی گئی (قیصر ہند بنام جنگی سنگھ ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۹۰۱ء صفحہ ۱۳۲/۵۷۵)

ہر وہ شخص کسی امر کے کرنے مین اعانت کرتا ہے جو - اول - کسی شخص کو اس امر کے کرنے مین ترغیب دے - یا - دوم - اس امر کے کرنے کے لئے مشورہ مین ایک یا چند اشخاص کا شریک ہو بشرطیکہ اُس مشورہ کے مطابق عمل کرنے سے اور اس غرض سے کہ وہ امر وقوع مین آئے کوئی فعل یا ترک ناجائز واقع ہو - یا - سوم - بذریعہ کسی فعل یا ترک ناجائز اُس امر کے کرنے مین قصداً مدد کرے۔

تشریح اول - کسی فعل کے کرنے کی ترغیب دینا اُس شخص کی نسبت کہا جائے گا جو خلاف بیانی بالعمد سے یا ایسے امر اہم کو عمداً مخفی رکھنے سے جسکا ظاہر کرنا اُسپر واجب ہے بالارادہ فعل مذکور کو کرائے یا اُس کے کرانے کی تدبیر کرے یا کرانے کی تدبیر مین جہد کرے۔

تشریح دوم - اگر کوئی شخص کسی فعل کے ارتکاب کے وقت یا اُس سے پہلے کوئی امر اس

غرض سے کرے کہ اس فعل کا ارتکاب سہل ہوجائے اور اس امر سے وہ ارتکاب سہل ہوجائے تو کہا جائے گا کہ شخص مذکور نے اُس فعل کے ارتکاب مین مدد کی (دفعہ ۱۰۷ - مجموعہ تعزیرات ہند (ایکٹ ۴۵ سنہ ۱۸۶۰ء)

باب ۱۰

واپسی معافیات لگان کی

آراضی جسپر بطور معافی لگان قبضہ ہو قابل واپسی قبضہ یا تشخیص لگان یا ادائے مالگزاری کے ہوگی

دفعہ ۱۵۰ - محال یا جزو محال کے مالک کو جائز ہے کہ کسی ایسی آراضی موقوعہ محال یا جزو محال مذکور کا قبضہ واپس لینے یا اُسپر تشخیص لگان کرانے کے واسطے نالش کرے جس کی نسبت بطور معافی لگان - خواہ بذریعہ عطیہ تحریری یا اور طرح کے - قبضہ ہونا ظاہر ہوتا ہو - یا اس غرض سے نالش کرے کہ آراضی مذکور کا قابض اُس مالگزاری کے ادا کرنے کا ذمہ وار قرار دیا جائے جو اُس آراضی پر تشخیص ہوئی ہو -

شرح یہ دفعہ بجائے دفعہ ۱۳۰ - ایکٹ ۱۲ سنہ ۱۸۸۱ء کے ہے - بروئے دفعہ ہذا تین قسم کی نالشات دائر کرنے کا اختیار دیا گیا ہے اوّل نالش قبضہ آراضی - دوم نالش تشخیص لگان - سوم واسطے استقرار اس امر کے کہ آراضی قابل ادائے مالگزاری ہے اور اُس کا قابض ذمہ دار مالگزاری قرار دیا جائے -

یہ ہر سہ قسم کی نالشات صرف ایسی معافیات کی نسبت دائر ہوسکتی ہین جو معافی عطیہ حکام وقت نہو اور جس کا اندراج رجسٹر معافیات مین بحکم یا بمنظوری گورنمنٹ نکیا گیا ہو - دفعہ ہذا کے ہمراہ دفعہ ۱۵۱ - ایکٹ ہذا کو بھی پیش نظر رکھنا چاہیئے - کوئی نالش حسب دفعہ ہذا بنسبت کسی ایسی آراضی لگانی کے نہین ہوسکتی ہے جس سے شرائط دفعہ ۱۵۱ (الف) یا (ب) متعلق ہوتی ہون یا جبکہ معافی لگان کے ساتھ حق ملکیت اراضی بھی عطا کیا گیا ہو جو شخص وقت بندوبست سے

کیمورٹ مین بطور مالکانہ مندرج ہوا ایسا کاشتکار معافیدار نہین ہے کہ جو حسب دفعہ ۱۵۱ ایکٹ ہذا ایکٹ لگان ۱۸۸۱ء کا مدعا ہو سکے (گنیش مہیش بنام گنیش پرشاد منتخب فیصلجات بورڈ ۱۸۸۸ء صفحہ ۴۲)

نالش ضبطی آراضی و تشخیص لگان قابل سماعت عدالت مال ہو البتہ نسبت حق ملکیت کے عدالت دیوانی تجویز کر سکتی ہی (مسز پیرس صاحبہ بنام سکرٹری آف اسٹیٹ فار انڈیا انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۲۶۱)

جس عطیہ کی نسبت تشخیص لگان کا دعوے ہو ضرور ہے کہ وہ عطیہ بلا لگانی ہو (گنگا رام بنام بلدیو سنگھ رسیر علیہا ۱۸۸۸ء صفحہ ۱۰۱ فیصلجات بورڈ)

دفعہ ۱۵۱ - کل آراضی جو بطور معافی لگان کے قبضہ مین ہو قابل واپسی یا تشخیص لگان کے ہو گی یا ایسی آراضی کا قابض مستوجب ادا کرنے اُس مالگذاری کا قرار دیا جائیگا جو اُس آراضی پر تشخیص ہوئی ہو بجز اس کے کہ اُس کا قابض یہ ثابت کرے کہ آراضی مذکور قبل بائیسوین تاریخ ماہ دسمبر ۱۸۵۹ء کے -

(الف) بموجب فیصلہ عدالتی کے بطور معافی لگان قبضہ مین تھی - یا

(ب) بطور عوض معافی لگان کے معاوضہ قیمتی کے بدلے حاصل کی گئی تھی اور اُسکے واپسی کے حق مین دفعہ ۲۸ - ایکٹ ۱۸۵۹ء یا ایکٹ میعاد سماعت مجریہ ہند ۱۸۷۱ء کے ضمیمہ دوم کی مد ۱۳۰ عارض ہو گئی تھی -

مگر شرط یہ ہی کہ کوئی آراضی جو بموجب ایسے وثیقہ تحریری کے قبضہ مین ہو - خواہ اُس وثیقہ کی تکمیل قبل یا بعد آغاز ایکٹ ہذا کے ہوئی ہو - جس کی روسے عطا کنندہ نے بصراحت یہ اقرار کیا ہو کہ وہ معافی واپس نہ لیجاے گی - عطا کنندہ کے فوت ہونے تک یا جس قبضہ مقامی مین وہ معافی واقع ہو اُس کے بندوبست سوان کی میعاد کے ختم ہونے تک - یعنی اُن مین سے جو امر پہلے واقع ہو (اُس کے وقوع کے وقت تک) قابل واپسی یا تشخیص لگان نہ ہو گی -

شرح یہ دفعہ بجائے فقرہ (د) و (ج) دفعہ ۳۰ - ایکٹ ۱۲ - ۱۸۸۱ء کے ہے - یہ دفعہ صرف ایسی معافیات سے متعلق ہی جو متعلق بہ لگان ہین - نہ معافیات متعلق بہ حق ملکیت آراضی سے -

یکم دسمبر ۱۸۲۰ء کے قبل کل عطیات معافی لگان منجانب مالک آراضی جائز و نا قابل ضبطی تھی لیکن بموجب دفعہ ۱۰ آئین ۱۹ - ۱۸۱۰ء مجموعہ بنگالہ نسبت تمام عطیات معافی لگان کے جو یکم دسمبر ۱۸۲۰ء کے بعد بجز نواب گورنر جنرل با جلاس کونسل کے کسی اور نے کیے ہون - زمیندار کو یہ اختیار دیا گیا کہ وہ ایسی عطیات کو ضبط کرائے یا اُنپر

لگان مقدر کرائے بعدہ بموجب دفعہ ۲۸ - ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۵۹ء حسب ذیل احکام منضبط ہوئے -
مقصد عبارت دفعہ ۱۰ قانون ۱۹ سنہ ۱۷۹۳ء اور دفعہ ۱۰ قانون ۳۱ سنہ ۱۸۰۳ء و دفعہ ۶ قانون ۲ سنہ ۱۸۱۹ء اور
دفعہ ۱۲ قانون ۹ سنہ ۱۸۲۵ء اور دفعہ ۴ قانون ۳ سنہ ۱۸۲۸ء کی جسمین مالکان و مستاجران محال اور تعلقہ ہائے
سکمی کو اُن مقدمات مین جن مین اسناد بابتہ قبض و دخل آراضی معافی مابعد تواریخ منفصلہ دفعات مذکور
عطا ہوئی تھین اختیار و حکم دیا گیا ہے کہ وہ اپنی مرضی سے آراضی مذکورہ کی بہیج تحصیل کرین اور معافیداران
مذکور مفوض بہ استحقاق ملکیت آراضی مذکورہ کو بیدخل کرین اور آراضی کو اُس محال یا تعلقہ مین جس مین وہ
واقع ہو شامل کرین منسوخ کی گئی پس اگر کسی مالک یا مستاجر کو کسی آراضی معافی پر بہیج لگانا یا
اُس کے معافیدار کا بیدخل کرنا منظور ہو تو اُس کو لازم ہے کہ صاحب کلکٹر کے حضور درخواست کرے
اور اُس درخواست پر اُسی طرح عمل کیا جاویگا جیسا مقدمات متعلقہ ایکٹ ہذا مین عمل ہوتا ہے اور نالش
قسم بالا اُس تاریخ سے بارہ برس کے اندر رجوع کیجاوے گی جب استحقاق اُس شخص کا جو اپنے تئین مستحق
لگانے بہیج کا یا بیدخل کرنے معافیدار کا ظاہر کرتا ہو یا استحقاق شخص دیگر کا جو بذریعہ شخص اول الذکر دعویدار
ہو ظہور مین آیا ہو اور اگر میعاد مذکور منقضی ہو گئی ہو یا تاریخ نفاذ ایکٹ ہذا کے دو برس کے اندر منقضی
ہو جائے تو نالش مذکور تاریخ انقضا سے دو برس کے اندر رجوع ہو سکتی ہے اور دفعہ ۲۸ - ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۵۹ء
ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۸۱ء و ایکٹ ۱۲ سنہ ۱۸۸۱ء مین بہی اسی قسم کے احکام منضبط ہوئے تہے دفعہ ہذا مین بہی انہین
احکام کی تقلید کی گئی -
ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۸۱ء و ایکٹ ۱۲ سنہ ۱۸۸۱ء مین یہ حکم تہا کہ جس آراضی پر پچاس برس تک ماقبل ۲۲ دسمبر سنہ ۱۸۷۳ء
بطور معافی لگان قبضہ رہا ہو یا اصل معافیدار کی دو پشتوں کا قبضہ اُسپر اُس تاریخ تک رہا ہو تو لزوماً
ایسے قبضہ کے قابض کو حق ملکیت کا مفوض ہونا متصور ہوگا - دفعہ ہذا مین یہ شرط ساقط کر دی گئی اب
صرف یہ دیکہنا ہے کہ آیا آراضی بطور معافی لگان بموجب کسی فیصلہ عدالتی کے قابض کے قبضہ مین ۲۲ دسمبر سنہ ۱۸۷۳ء
کے قبل سے تہی - یا وہ بمعاوضہ قیمتی بطور جزو معافی لگان حاصل کی گئی تہی - اور حق واپسی مین
تمادی متقبضہ مد ۱۳۰ ضمیمہ ۲ - ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۱ء یا احکام دفعہ ۲۹ - ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۵۹ء قبل ۲۲ دسمبر سنہ ۱۸۷۳ء
عارض ہو گئی تہی -
مد ۱۳۱ ضمیمہ ۲ - ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۱ء مین میعاد واسطے نالش بغرض ضبطی یا تشخیص لگان اراضی معافی
کے ۱۲ سال اُس تاریخ سے کہ جب سے حق ضبطی یا تشخیص لگان کا شروع ہوا ہو شروع ہوتی تہی -
قانون ہذا مین میعاد نالشات متذکرہ دفعہ ۱۵۰ و ۱۵۱ - ایکٹ ہذا دفعہ ۱۵۴ - ایکٹ ہذا ۱۲ سال

منضبط کی گئی ہو۔ بارِ ثبوت اس امر کا کہ معافی قبل یکم دسمبر ۱۷۹۳ء کے دی گئی تھی ذمہ کاشتکار کے ہے نہ معافیدار کے (ڈومر سنگھ بنام راجہ خوشحال سنگھ منتخب فیصلجات بورڈ مال ۱۸۹۳ء صفحہ ۹۵/۱۴۰)
گو دربارہ بارِ ثبوت اس سے قبل کے نظایر مین مختلف مدار اختیار کی گئی تھین۔

سورت ابیلانٹ کا وقت بیع کرنے موضع کے کچھ آراضی کو بلا لگان اپنے قبضہ مین رکہنا بمنزلہ معافی لگان نہین ہے (درجاج سنگھ بنام نواب مظفر حسین لیگل ریمیمبرینسر جلد ۱ ۱۸۷۳ء صفحہ ۱۹ فیصلہ بورڈ)
شکست ہو جانا قبضہ بلا لگانی کا مضر دعوے قبضہ مالکانہ بلا لگان حسب دفعہ ۳۰ ضمن (د) ایکٹ ۱۲ ۱۸۸۱ء کے ہے (امراؤ سنگھ بنام بھوانی فیصلہ بورڈ فایل نمبر ۱۴۱ ۱۸۹۳ء)
۱۵۱ – ایکٹ ۲ ۱۹۰۱ء

ایک شخص نے کچھ حقیت کرشن ارپن معافی دی اور مالگذاری کا ادا کرنا اپنے ذمہ کیا اُس کے قایم مقام حقیت نے اراضی معافی مذکورہ پر قبضہ کر لیا نالش عطیہ دار کے دائر کرنے پر تجویز ہوئی کہ عطیہ کالعدم و قابل ضبطی تہا (جگناتھ پانڈے بنام رگ سنگھ انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۵۴۵)

مذہبی معافی جس سے زیادہ یا کم چند مذہبی رسم کا ادا کرنا لازم آتا ہو وہ معافی خدمتی کی تعریف مین داخل نہین ہے۔ اور اُس سے احکام دفعہ ۳۰۔ ایکٹ ۱۲ ۱۸۸۱ء (دفعہ ۱۵۴ و ۱۵۵ ایکٹ ہذا) متعلق ہین (رگہو بر دیال بنام گیادین فیصلہ بورڈ فایل نمبر ۲۰۸ ۱۸۹۳ء)

اگر لاخراجدار آراضی گرد و پیش کو غصباً دخل مین اپنے کر کر شامل آراضی لاخراج کے کرلے اور بارہ سال سے زاید مدت تک خلاف مرضی زمیندار اُسپر قابض رہے تو اُس کو ایک مستقل ناقابل تبدیلی حق آراضی مذکور مین پیدا ہو جاتا ہے اُسپر نہ دعوے تشخیص لگان ہو سکتا ہے نہ دعوے ضبطی آراضی (بھگوتی پرشاد بنام شیو پرشاد ہائی کورٹ رپورٹ الہ آباد ۱۸۷۶ء صفحہ ۳۵/۱۴)

معافیدار لگان کی آراضی مقبوضہ کے محاذ مین جو آراضی دریا بر آمد ہو تو درصورت نہ ہونے کسی رواج خاص کے وہ آراضی متعلق آراضی معافی لگان متصور ہوگی (فضل الرحمن بنام مسماۃ اعتبار النسا ہائی کورٹ رپورٹ ۱۸۷۲ء صفحہ ۱۵/۱۴)

مشتری آراضی معافی کہ جس کی واپسی مین حسب دفعہ ۲۸ ایکٹ ۱ ۱۸۵۹ء یا ایکٹ میعاد سماعت ۱۸۷۷ء ضمیمہ ۲ نمبر ۱۳۰ تمادی عارض ہو محض کاشتکار مستوجب ادا لگان متصور نہین ہو سکتا۔
(شیخ اسمعیل بنام گنیش پرشاد ہائی کورٹ رپورٹ الہ آباد ۱۸۶۹ء صفحہ ۹/۱۴)

ضابطۂ کارروائی جب ضلع بدلا گیا ہو۔

دفعہ ۱۵۲ – (۱) نالشات حسب دفعہ ۱۵۰ – اُس صورت مین جب وہ رقبہ

مقامی جنمین آراضی واقع ہو زیر بندوبست ہو مہتمم بندوبست کی عدالت مین دائر کیجاینگی جس کو اختیارات کلکٹر حسب باب ہذا حاصل ہونگی۔

(۲) کوئی امر مندرجہ ایکٹ میعاد سماعت مجریہ ہند مصدرہ ۱۸۷۷ء اس حق مین عارض نہ ہوگا کہ اس ایکٹ کی روسے نالش ایسی آراضی کی نسبت تشخیص لگان کے لیئے دائر کیجائے جسپر بطور معافی لگان قبضہ ہو۔

ضابطہ کارروائی نالشہائے واپسی مین

دفعہ ۱۵۳ - (۱) ایسی نالش مین جو بغرض واپسی معافی لگان کے ہو اگر عدالت سوائے وجوہ مندرجہ دفعہ ۱۵۱ کے اور وجوہ کی بناپر یہ تجویز کرے کہ وہ معافی قابل واپسی نہین ہے تو عدالت کو لازم ہوگا کہ حسب دفعات ۱۵۶ و ۱۵۸ یہ تجویز کرنے کی کارروائی کرے کہ آیا آراضی قابل تشخیص لگان ہے۔ یا آیا اُس کا قابض اُس مالگذاری کے اداکرنے کا مستوجب ہی جو آراضی مذکور پر تشخیص کی گئی ہو۔

(۲) ایسی نالش مین جو معافی لگان پر لگان تشخیص کرانے کے واسطے ہو۔ اگر عدالت سوائے وجوہ مندرجہ دفعہ ۱۵۱ کے اور وجوہ کی بناپر یہ تجویز کرے کہ آراضی قابل تشخیص لگان نہین ہے تو عدالت کو لازم ہوگا کہ حسب دفعہ ۱۵۸ یہ تجویز کرنے کی کارروائی کرے کہ آیا اُس آراضی کا قابض اُس مالگذاری کے اداکرنے کا مستوجب ہے جو آراضی مذکور پر تشخیص کی گئی ہو۔

شرح - دفعہ جدید ہے۔ اس غرض سے کہ بہت سی نالشات دائر کرنے کی ضرورت نہو دفعہ ہذا مین یہ حکم صراحتاً درج کر دیا گیا ہے کہ عدالت کو لازم ہے کہ مالک اور معافیدار لگان کے درمیان کل نزاع کا تصفیہ کردے اور یا تو نالش کو بالکل خارج کردے یا مطابق حالات کے (آراضی) معافی کی واپسی کا حکم دے یا اُسپر لگان تشخیص کردے یا معافیدار لگان کو مستوجب ادائے مالگذاری کا قرار دے۔

الفاظ (سوائے وجوہ مندرجہ دفعہ ۱۵۱ کی اور بناپر) لائق لحاظ ہین دفعہ ہذا کے ساتھ دفعہ ۱۵۴ بھی ملاحظہ ہو۔

نالشات متدائرہ حسب فقرہ اول دفعہ ہذا اُس صورت مین قابل اخراج ہونگی جبکہ دفعہ ۱۵۱ فقرہ (۱ و ۲) کے احکام متعلق ہوتے ہون مگر جبکہ دفعہ ۱۵۴ یا ۱۵۰ کے احکام متعلق نہ ہون تو نالش مذکور خارج نہ کیجائے گی بلکہ بموجب دفعہ ۱۵۰ لگان تجویز کرنا عدالت پر لازم ہوگا او نالشا

متذاشۂ حسب فقرہ دوم دفعہ ہذا اُس صورت مین قابل اخراج ہونگی جبکہ دفعہ ۱۵۱ فقرہ (۱ و ۲) کے احکام متعلق ہوتے ہین لیکن اُس صورت مین قابل اخراج نہ ہونگی اگر اُس آراضی پر بموجب دفعہ ۱۵۸- مالگذاری تشخیص ہوسکتی ہو-

اَراضی معافی لگان کس صورت مین قابل واپسی ہوگی

دفعہ ۱۵۴- (۱) جو آراضی بطور معافی لگان قبضہ مین ہو وہ صرف اُس صورت مین قابل واپسی ہوگی جب بموجب شرائط عطیہ یا رواج مختص المقام کے اُسپر قبضہ ہو-

(الف) عطاکنندہ کی خوشی پر ہو- یا

(ب) بعوض انجام دینے کسی خاص خدمت مذہبی کے یا دنیوی کے ہو اور مالک اُس خدمت کو آیندہ انجام کرانا نہ چاہے- یا

(ج) کسی شرط پر مشروط یا کسی میعاد کے واسطے ہو اور اُس شرط کی خلاف ورزی کیجائے- یا وہ میعاد گذر جائے-

(۲) ہر نالش واسطے واپسی کے اُس تاریخ سے بارہ برس کے اندر دائر کیجائینگی جبسے کہ واپس لینے کا حق سب سے اول پیدا ہوا- ایسا حق سب سے اول پیدا ہوگا-

صورت (الف) مین نسبت موجودہ عطیات کے بروقت آغاز ایکٹ ہذا کے اور نسبت عطیات آیندہ کے ایسے عطیہ کی تاریخ پر-

صورت (ب) مین مالک کی طرف سے عطیہ دار (معافیدار) کو اس امر کی اطلاع تحریری ہونے پر کہ وہ خدمت آیندہ مطلوب نہین ہے-

صورت (ج) مین اُسوقت جب شرط کی خلاف ورزی کیجائے یا میعاد گذر جائے-

(۳) اس دفعہ کے کسی امر سے مالک کو یہ ممانعت نہ ہوگی کہ ایسی آراضی پر جو اس دفعہ کے بموجب قابل واپسی ہو بجائے اُس کی واپسی کے تشخیص لگان کے واسطے نالش دائر کرے-

شرح دفعہ ہذا جدید ہے اس کی نسبت انریبل ممبران سیلکٹ کمیٹی کی رپورٹ حسب ذیل ہے-

ایسی حقیتون کے قابض ایکٹ ۱۲ مصدرہ ۱۸۸۱ء مین آسامی سمجھے گئے ہین- اور ایسے اشخاص کی حیثیت کی نسبت یہ سمجھنا کہ وہ اسامی ہین ویسا ہی قرین عقل ہے جیسا کہ اُن کی نسبت یہ سمجھنا جیسے ہم بوجہ زیادہ باعث آسانی ہونے کے بہتر سمجھتے ہین- کہ ایسے اشخاص معافیدار مشروط عطیات

معافی لگان کے ہین جو شرط یہ ہے کہ وہ کسی قسم کی خدمت انجام دین اور ہماری یہ رائے ہے کہ اُس معنی کے مطابق جو اُس معمولی دیسی لفظ سے ظاہر ہوتا ہے جو ایسی جوتون کے لیئے بولا جاتا ہے یعنی (معافی خدمتی) ان حقیت ہائے خدمتی کی نسبت ایکٹ ۱۲ سنہ ۱۸۸۱ء کے بموجب عمل کرنے مین بہت وقت پیش آتی ہی - مالک کسی شخص کی نسبت یہ بیان کرکے کہ وہ بطور آسامی خدمتی قابض بے اطلاعنامہ بیدخلی جاری کرتا ہے - آسامی یہ عذر کرتا ہے کہ ہم معافیدار لگان ہون اور مالک کو عدالت یہ ہدایت کر دیتی ہے کہ بذریعہ نالش حسب دفعہ ۹۳ چارہ جوئی کرے اور بوجہ اسکے مالک اس امر پر لینا چاہتا ہے - اگرچہ درحقیقت اُس کو یہ امر تسلیم نہین ہوتا ہے کہ جوت متعلقہ فی الحقیقت معافی لگان ہے - اگر ایسی اراضی کا قابض جس کی بابت وہ لگان بمعنی معمولی ادا نہین کرتا ہے بلکہ اُسپر بلا لگان بشرط خدمت کے قبضہ رکہتا ہے بطور قابض مشروط عطیہ معافی لگان کے سمجہا جائے تو اُس کی نسبت ٹہیک اور کامل طور پر بموجب دفعہ ۱۷۱ (۵) سابق کی دفعہ (۱۰۹) کے عمل کیا جا سکتا ہے - اس طرح کل کارروائی نالش وغیرہ مابین ذیقین کے ختم ہو جائے گی - اگر یہ طریقہ کارروائی اختیار نہ کیا جائے تو یہ حکم درج کرنے کی ضرورت ہوگی کہ اُن آسامیون کی بیدخلی کا ضابطہ جو آسامی خدمتی کہلاتی ہین اُس ضابطہ کے مطابق نہین ہونا چاہیئے جو دیگر آسامیون کی بیدخلی کے واسطے مقرر ہے بلکہ مثل اُس ضابطہ کے ہونا چاہیئے جو معافی لگان کی واپسی کے واسطے مقرر کیا گیا ہے اور یہ ایک پیچدار طریقہ اسی نتیجہ کے حاصل کرنیکا ہی (رپورٹ سیلکٹ کمیٹی مطبوعہ اُردو گورنمنٹ گزٹ ممالک مغربی و شمالی و اودھ ۲۷ - جولائی سنہ ۱۹۰۱ء صفحہ ۳۰۷ و ۳۰۸)

بار ثبوت معافی خدمتی بذمہ اُس شخص کے ہے جو بیدخلی چاہتا ہے (مسماۃ اللم باغتی بنام ہنومان رام منتخب فیصلجات بورڈ مال ۱۸۹۳ء صفحہ ۴)

بصورت عدم موجودگی کسی خاص شہادت کے یہ امر واقعہ کہ ایک شخص بروئے مقدمی حقیت کے آراضی پر قابض ہے یہ ظاہر نہین کرتا کہ مقدم کو کوئی قابل وراثت یا قابل انتقال حق آراضی مذکور مین حاصل ہے (جگوتی پرشاد بنام ہنومان پرشاد الہٰین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۶۷)

وہ معافی جس سے کم یا زیادہ رسوم مذہبی کا ادا کرنا لازم آتا ہو معافی خدمتی کی تعریف مین داخل ہے (رگہبر دیال بنام گیا دین فیصلہ بورڈ فایل نمبر ۲ - ۱۸۹۹ء)

یہ دفعہ صرف اُن معافیات لگان سے متعلق ہے جو بذریعہ عطیہ زمیندار کے ہوں نہ بذریعہ عطیہ گورنمنٹ

جبکہ قابض معافی لگان کا نام کیوٹ مین وقت بند وبست سے بطور ناکاردار کے درج ہے تو وہ ایسا
کاشتکار معافیدار نہین ہے جسپر حسب دفعہ ہذا تشخیص لگان ہو سکے فیصلہ مقدمہ گنیش دوبے بنام
گنیش پرشاد منتخب فیصلجات بورڈ مال ۱۸۸۳ء صفحہ ۱۵۳ لائق ملاحظہ ہے۔
نیندار کو بادی النظر مین استحقاق ضبط کرلینے معافی خدمتی کا حاصل ہے (راد ہا پرشاد سنگہ بنام راہو بلو
انڈین للا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۲ صفحہ ۹۳۸)
بروے دفعہ ہذا اگر ایسی معافی لگان ہو جس سے جزو اول دفعہ ہذا متعلق ہوتا ہو اور وہ قبل از نفاذ
ایکٹ ہذا دی گئی ہو تو منصب نالش ایکٹ ہذا کے نافذ ہونے پر پیدا ہوگا اور تاریخ نفاذ ایکٹ ہذا سے بارہ
سال گذر جانے کے بعد واپسی دخل کا دعوے مسموع نہ ہوگا اور اگر بعد نفاذ ایکٹ ہذا ایسی معافی لگان
دی گئی ہو تو تاریخ عطیہ سے بارہ برس گذر جانے پر دعوے واپسی دخل نہین ہو سکیگا۔
بحالت صورت (ب) مین بارہ برس کی مدت اُس تاریخ سے شمار کیجائے گی جبکہ مالک نے اطلاع
تحریری معافیدار کو دی ہو کہ آیندہ اُس کی خدمت مطلوب نہین ہے۔
بصورت (ج) مین شرط کی خلاف ورزی یا میعاد معینہ گذر جانے کے ۱۲ برس بعد دعوے واپسی دخل
ممنوع السماعت ہوگا۔

گو بروے دفعہ ہذا بوجہ طمع ہو جانے میعاد سماعت دوازدہ سالہ دعوے واپسی دخل ممنوع السماعت
ہو مگر عدالت مجوز مجاز ہے کہ بلحاظ دفعہ ۱۵۳ فقرہ (۱) لگان تجویز کرے۔
مالک آراضی کو حسب فقرہ (۳) دفعہ ہذا اختیار ہے کہ وہ بجائے دعوے واپسی دخل کے گو اُس
دعوے مین تمادی عارض نہ ہو نالش تشخیص لگان کی دائر کرے۔
اگر کسی شخص نے کچھ حقیت کرشن ارپن معافی دی ہو اور مال گذاری کا ادا کرنا اپنے ذمہ لیا ہو تو بھی
اُس کے قایم مقامان کی نالش دخلیابی عطیہ مین عطیہ مذکور کالعدم اور قابل ضبطی قرار دیا جا سکتا ہے
(گنگا نتہ پانڈے بنام پراگ سنگہ انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۵۴۵)

حکم بیدخلی کا جب آراضی کی واپسی کا حکم دیا جاوے۔

دفعہ ۱۵۵۔ اگر عدالت عطیہ کی واپسی کا حکم دے تو اُس کو لازم ہے کہ اس کے ساتھ
ہی اُس کے قابض کی بیدخلی کے واسطے جو بہ پابندی احکام دفعات
۷۳ لغایتہ ۷۶ کے ہو گی ڈگری صادر کرے۔ اور یہ دفعات اس طرح متعلق
ہونگی کہ گویا وہ قابض ایک آسامی ہے۔

آراضی معافی کا لگان جس کا نسبت قابل تشخیص لگان ہوگی

دفعہ ۱۵۶۔ جو آراضی دفعہ ۱۵۴ کے بموجب قابل واپسی نہ ہو اور جس سے دفعہ ۱۵

کے احکام متعلق دہون وہ قابل تشخیص لگان کے ہوگی۔

قبضۂ آراضی کی قسم کا بعد لگان کا تجویز کیا جانا

دفعہ ۱۵۷-(۱) جب کسی معافی لگان کی نسبت یہ تجویز کیا جائے کہ وہ اس قابل ہے کہ اُسپر لگان تشخیص کیا جائے تو عطیہ دار (معافیدار) کی نسبت یہ سمجھا جائے گا کہ وہ تاریخ عطیہ سے بحیثیت آسامی رہا ہے اور اُس کے حق قبضۂ آراضی کی قسم کی تجویز مطابق احکام ایکٹ ہذا کے کیجائے گی۔

(۲) اگر عطیہ دار (معافی دار) اس طور پر آسامی دخیلکار قرار دیاجائے تو لگان کی ڈگری اُس شرح مروجہ پر کیجائے گی جو آسامیان دخیلکار ویسی ہی قسم اور اُسی طرح کے فائدون کی قرب وجوار کی آراضی کی بابتہ ادا کرتی ہون۔

(۳) اگر عطیہ دار (معافیدار) اس طرح آسامی غیر دخیلکار قرار دیا جائے تو لگان کی ڈگری اُس شرح پر کیجائے گی جو عدالت اُن لگانون کا لحاظ کرکے جو ویسی ہی قسم اور اُسی طرح کے فائدون کی قرب وجوار کی آراضی کی بابتہ آسامیان غیر دخیلکار ادا کرتے ہون۔ واجبی اور قرین انصاف تجویز کرے۔

(۴) جس آسامی غیر دخیلکار کا لگان اس طرح مقرر کیا گیا ہو وہ مستحق اس کا ہوگا کہ اُس آراضی پر اُس شرح لگان پر سات برس کی مدت تک قبضہ رکھے۔ اور ڈگری وہی قوت اور اثر رکھے گی جیسا کہ احکام دفعہ ۱۱ کے بموجب رجسٹری شدہ پٹہ۔

(۵) جس لگان کی بموجب دفعہ ضمنی (۲) یا دفعہ ضمنی (۳) ڈگری کیجائے وہ تاریخ ارجاع نالش کے بعین مابعد کے ماہ جولائی کی پہلی تاریخ سے قابل ادا ہوگا۔

شرح یہ دفعہ جدید ہے۔

دفعہ ہذا کا یہ منشا ہے کہ بتجویز لگان کے وقت اگر معافیدار کا قبضہ آراضی معافی لگان پر بارہ سال سے زائد ہو تو وہ آسامی دخیلکار اور اگر کم از بارہ سال ہو تو غیر دخیلکار متصور ہوکر تشخیص لگان کیجائے گی نوعیت قبضہ کی تجویز مطابق احکام ایکٹ ہذا ہوگی یعنی محض قبضہ دوازدہ سالہ حیثیت دخیلکاری کی تجویز کرنے کے لیئے کافی نہ ہوگا بلکہ دیگر شرائط متذکرہ دفعہ ۱۱ ایکٹ ہذا کا بھی لحاظ رہے گا۔

بصورت عدم موجودگی کسی خاص شہادت خلاف کے یہ امر واقعہ کہ ایک شخص بروے معذمی حقیت کے آراضی پر قابض ہے یہ ظاہر نہین کرتا کہ مقدم کو کوئی قابل وراثت یا قابل انتقال حق حقیت مذکور مین حاصل ہے۔ (بھگوتی پرشاد بنام ہنومان پرشاد انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۲۳ صفحہ ۶۷)

برطبق ثبوت اُس رواج کے جس کے بموجب کاشتکاران قدیم اُس وقت جبکہ وہ موضع کے مقدم مقرر
ہوئے تھے اپنی آراضی پر بلا ادائے لگان قابض رہنے دئے گئے تھے یہ قیاس قوی پیدا کرتا ہے کہ
قبل تقرری مقدم کے اُن کو حق دخیلکاری حاصل ہوچکا تھا اور وہ اب بھی دخیلکار ہیں (کنہیا لال
نام بہور سنگہ لیگل ریمبرنیسر جلد اول ۱۸۹۱ء فیصلجات بورڈ صفحہ ۱۰۹)

کس علاقہ میں قبضہ آراضی بطور معافی لگان سے حق ملکیت حاصل ہوتا ہے

دفعہ ۱۵۸- جو اراضی دفعہ ۱۵۴ کے بموجب قابل واپسی نہ ہو اور جس پر بطور معافی لگان پچاس برس سے اور اصل عطیہ دار (معافیدار) کے دو جانشینوں کا قبضہ رہا ہو - اور جو آراضی دوام کے لیئے بعوض جاری رہنے یا چھوڑ دیئے جانے ایسے حق کے جو پیشتر عطیہ دار (معافیدار) کو حاصل تھا - یا بذریعہ وثیقہ تحریری اور بمعاوضہ قیمتی حاصل کی گئی ہو اُسکی نسبت یہ سمجھا جاوے گا کہ اُسپر بحیثیت (بحق) ملکیت قبضہ ہے اور عدالت کو لازم ہوگا کہ اُس آراضی کے قابض کو اُس کا مالک اور اُس کی مالگذاری کے ادا کرنے کا ذمہ دار قرار دے اور وہ مالگذاری جو شخص مذکور سے قابل ادا ہوگی مقرر کردے -

شرح دفعہ ہذا بجائے ضمن (د) دفعہ ۳۰ - ایکٹ ۱۸۷۱ء کے ہے -

بعد رہن انتظامی آراضی معافی کی ضبطی عمل میں آکر جمع تشخیص ہوئی اور بندوبست مرتہن کے ساتھ کیا گیا
بعدہ بعلت بقایا مالگذاری سرکار ایک شخص غیر کو مستاجری پر دی گئی ایسی حالت میں تعلقات راہن ومرتہن
میں کچھ فرق نہیں آسکتا اور نہ قبضہ مرتہن مخالفانہ قرار پا سکتا ہے اور بعد انقضاء میعاد مستاجری
کے مرتہن کی وہی حالت ہوجاتی ہے جو قبل مستاجری کے تھی (مخدوم بخش نام کمہا کنور لیگل ریمبرنیسر
جلد اول ۱۸۹۱ء صفحہ ۱۲)

نالش ضبطی و تشخیص لگان کی اس بیان سے گذری کہ آراضی مساۃ کرمائی کو بصیغہ جاگیر دی گئی تھی اب وہ
فوت ہوگئی مدعا علیہم نے عذر میعاد سماعت کا پیش کیا کہ آراضی زائد از سو برس بلا لگانی ہے واضح ہو کہ عرصہ
مستدلہ مدعی میں مدعا علیہم کو کوئی فرمان نہ تھی اور سند سے صرف معافی بحال ہوئی جو کہ بہت مدت پہلے
سے مقبوضہ مورث مدعا علیہم کی تھی لہذا نالش میں عذر سماعت عارض ہے (دولت سنگہ بنام رام
پرتہی سنگہ لیگل ریمبرنیسر جلد اول ۱۸۹۱ء فیصلجات بورڈ صفحہ ۱۲۱)

جو شخص وقت بندوبست سے کہیوٹ میں بطور تانکار درج ہو ایسا کاشتکار معافیدار نہیں ہے

جیہ حسب دفعہ ۳۰ تشخیص ہوسکے گی تش و دونام گرنش شار منتخب فیصلہ جات بورڈ مال ۱۸۹۵-۱۸۹۴ء صفحہ ۴۳۹)

باب ۱۱

بقایائے مال گذاری۔ منافع وغیرہ

نالش بقایائے مالگذاری وغیرہ کی منجانب نمبردار کے

دفعہ ۱۵۹۔ نمبردار کو جائز ہے کہ کسی حصہ دار پر بابتہ بقایا ایسی مالگذاری کے جو حصہ دار مذکور سے بوساطت نمبردار کے گورنمنٹ کو قابل ادا ہو اور بابتہ اخراجات دیہی اور دیگر مطالبہ جات کے جن کے ادا کرنے کا نمبردار کو حصہ دار مذکور ذمہ دار ہو نالش کرے۔

شرح دفعہ ہذا بجائے ضمن (ز) دفعہ ۹۳۔ ایکٹ ۱۹ سنہ ۱۸۷۳ء کے ہے۔ قانون مذکور میں کوئی ایسی دفعات نہیں تھیں جنمیں بہ الفاظ صریح نالش بقایا مالگذاری یا منافع کی اجازت درج ہو۔ ایسی نالشات کا حق صرف ضمناً اُس فہرست نالشات سے اخذ کیا جا سکتا تہا جو عدالت دیوانی کے اختیار سماعت سے مستثنیٰ کر دی گئی تہیں۔ واضعان قانون ہذا کو یہ مناسب معلوم ہوا کہ ایسی نالشات کی نسبت ایسی دفعات ہونی چاہئیں جن میں صریح حکم درج ہو بالخصوص اس وجہ سے کہ ایسا کرنے سے بعض احکام نسبت نالشات منافع کے اپنے مقام مناسب میں درج کیئے جا سکیں گے اور ایسے دیگر احکام کے داخل کرنے کا موقعہ ملیگا جو ضروری معلوم ہوتے ہیں۔

ان تمام دفعات میں سے الفاظ (مندرجہ کاغذات) خارج کر دیئے گئے ہیں کیونکہ ان الفاظ کے درج کرنے سے صرف یہ ہی نتیجہ نکلتا کہ جو حصہ دار مندرجہ کاغذات نہ ہوتا اُس کو عدالت دیوانی میں نالش کرنے کا حق نہ رہتا۔ اب یہ سب نالشات قابل سماعت مال قرار دی گئی ہیں خواہ فریقوں کے نام درج کاغذات مال ہوں یا نہ ہوں۔ (رپورٹ سیلکٹ کمیٹی مندرجہ گورنمنٹ گزٹ اردو حصہ ۵ مطبوعہ ۲۷ جولائی سنہ ۱۹۰۱ء صفحہ ۳۰۸)

دفعہ ۴ ضمن ۳ ایکٹ ۳ سنہ ۱۹۰۱ء

نمبردار سے ایسا حصہ دار محال مراد ہے جو ایکٹ مال گذاری آراضی ممالک مغربی و شمالی و اودھ (ایکٹ ۳ سنہ ۱۹۰۱ء) کے بموجب کل یا بعض حصہ داران محال مذکور کا قایم مقام مقرر کیا جاتے (دفعہ ۴ ضمن ۳۔ ایکٹ ۳ سنہ ۱۹۰۱ء) مناسب معلوم ہوتا ہے کہ جو قواعد دربارہ تقرر و برطرفی نمبرداران گورنمنٹ نے حسب ایکٹ ۳ سنہ ۱۹۰۱ء

مقرر کئے ہیں بغرض بصیرت ناظرین اس جگہ درج کر دیجاتے ہیں۔

قواعد متعلقہ نمبرداران حسب ایکٹ مال گذاری ممالک مغربی و شمالی و اودھ

منظور شدہ بحکم گورنمنٹ نمبر $\frac{555}{333-1}$ (الف) مورخہ ۲۴ فروری سنہ ۱۹۰۲ء

(الف تمہیدی)

قاعدہ کا اطلاق

۱ قواعد مندرجہ ذیل متعلق بہ تقرر و خدمات و موقوفی و اُجرت نمبرداران محالات مسلم و بہ تبدیل مراتب تبدیل طلب متعلق بہ نمبرداران حصص محالات کے ہیں۔

اختیارات حاکم حصہ ضلع

۲ (۱) اختیارات اسسٹنٹ کلکٹر جو بروئے حصہ (ب) قواعد ہذا حاکم حصہ ضلع کا ہو اس امر پر محدود ہیں کہ جب عہدے خالی ہوں (دفعہ ۲۲۷) اور نمبرداران حسب ضابطہ نامزد ہوں تو اُن کو مقرر کرے اور وہ سب امور انجام دے کہ جن کے کرنے کی ضرورت یا اجازت صاحبان کلکٹر کو بموجب قواعد ہذا متعلق تقررات مذکور کے ہے الا باستثنار فرقی محالات

(۲) ہر اسسٹنٹ کلکٹر حاکم حصہ ضلع کو اختیارات کلکٹر بغرض اجرائے اشتہارات حسب دفعہ تحتی (۱) متعلق دفعہ ۴۵-ایکٹ مذکور اُن صورتوں میں حاصل ہیں جن میں وہ مجاز تقرر نمبرداران ہیں †

ب - تقررات معمولی

مشتہری اسامی

۳ (۱) اشتہار †† ہر صورت میں جاری ہونا چاہیئے - قبل اس کے کہ تقرر

---

† دیکھو اشتہار نمبری $\frac{225}{1-10}$ (الف) مورخہ ۲۳ جنوری سنہ ۱۹۰۱ء †† نمونہ رجسٹر فہرست نمبر ۹۵ (اُردو) ۲۸

جب دفعہ ۵۴-ایکٹ مذکور عمل میں آسکے اور اُس میں مراتب ذیل ہوں گے۔
اس میں یہ ہدایت ہوگی کہ نامزدگی بذریعہ تحریر دفتر تحصیلدار تحصیل میں جہاں کہ محال واقع ہو کیجائے۔
اس میں صراحت اس تاریخ کی ہوگی جبکہ اشتہار جاری ہو اور اُس کی رو سے یہ اطلاع دیجائے گی کہ اگر تاریخ مذکور سے ایک مہینہ کے اندر کوئی شخص یا کوئی شخص قابل جسکو قابل انجام دہی خدمات نمبرداری جو بہ حیثیت مذکور کام کرنے کے لیئے رضامند ہو نامزد نہ کیا جائے تو محال مستوجب قرقی ہوگا اور صاحب کلکٹر اُس کو انتظام خاص میں اُسوقت تک رکھیں گے جبتک کہ کوئی شخص جو کہ اس طور پر قابل اور کام کرنے کے لیئے رضامند ہو نامزد اور مقرر نہ کیا جائے۔
(۲) ہر صورت میں جس میں کہ صاحب کلکٹر ایک نمبردار سے زائد مقرر کرنا تجویز کریں اشتہار میں وجوہ تقرر نمبردار زاید مذکور کے بھی مندرج ہوں گے۔

رپورٹ تحصیلدار

۴- (۱) جسقدر جلد ممکن ہو بعد انقضاء ایک ماہ تاریخ اجراء اشتہار سے تحصیلدار صاحب کلکٹر کو رپورٹ اس بارہ میں کریگا کہ آیا نامزدگی عمل میں آئی ہے یا نہیں اور اگر کوئی نامزدگی عمل میں آئی ہو تو نام شخص نامزد شدہ کی رپورٹ کریگا۔
(۲) اگر ایک سے زیادہ شخص نامزد کیا جائے تو تحصیلدار یہ بھی رپورٹ کرے گا کہ نام اُن حصہ داروں کے کیا ہیں جنہوں نے ہر شخص کو نامزد کیا ہے اور کل تعداد مالگذاری کیا ہے جو ہر شخص نامزد شدہ ادا کرتا ہے اور وہ حصہ داران ادا کرتے ہیں جنہوں نے کہ اُس کو نامزد کیا ہے۔

اشاعت نام نمبردار تجویز شدہ

۵- بعد غور رپورٹ تحصیلدار و تحقیقات مزید (اگر کچھ ہو) جو ضروری معلوم ہو صاحب کلکٹر اُس صورت میں جبکہ کوئی شخص قابل تقرری جو کام کرنے کے لیئے رضامند ہو نامزد کر دیا جائے ایک اشتہار † جاری کریں گے جس کی رو سے اطلاع نام اُس شخص نامزد شدہ کی دیجائے گی جسکا تقرر بہ حیثیت نمبردار وہ تجویز کریں اور

† نمونہ رجسٹرو پرڈ نمبر ۹۶ (اُردو) ۲۵

اُس میں وہ تاریخ مقرر کیجائے گی جبپر عذرات حصہ داران محال نسبت تقرر مذکور
لیئے جاویں گے اور اُنپر غور کیا جاویگا۔

عذرات غور طلب

۶۔ تاریخ معینہ کو یا اُس تاریخ پر جس کے لیئے کہ کارروائیات ملتوی کردی گئی ہوں صاحب کلکٹر اُن عذرات پر (اگر کوئی ہوں) جو پیش ہوئی ہوں غور کریں گے۔

۷۔ (۱) درصورتیکہ عذر مذکور متعلق تقرر نمبردار زاید کے ہو صاحب کلکٹر یہ تجویز کریں گے کہ تقرر مذکور کی کارروائی کیجاوے گی یا نہیں۔

(۲) درصورتیکہ عذر مذکور متعلق تقرر اُس شخص کے جسکا نام اشتہار میں مشتہر ہوا ہو (عام اس سے کہ عذر مذکور منجانب خود شخص نامزد شدہ یا کسی اور حصہ دار کے پیش ہوا ہو) اور درصورتیکہ صاحب کلکٹر یہ فیصلہ کریں کہ کارروائی تقرر نمبردار زاید کی کیجاوے گی تو مومی الیہ یہ تجویز کریں گے کہ جس شخص کا نام مشتہر ہوا ہے وہ بطور نمبردار مقرر ہوگا یا نہیں۔ اگر نہیں تو کوئی دوسرا شخص نامزد شدہ مقرر ہونا چاہیئے۔

تقررات جو عمل میں آئیں گے

۸۔ درصورتیکہ کوئی عذر نسبت تقرر اُس شخص کے جسکا نام مشتہر ہوا ہے موصول نہ ہو تو شخص مذکور یا درصورتیکہ فیصلہ عذرات مذکور کا حسب قاعدہ ماسبق ہوگیا ہو تو وہ شخص نامزد شدہ (اگر کوئی ایسا شخص ہو) جس کو صاحب کلکٹر منتخب کریں حسب ضابطہ نمبردار اس طور پر ظاہر کیا جائے گا کہ اُس کا تقرر تاریخ صدور حکم سے ہوا ہے۔

لیاقت وغیرہ بنا بر تقرری

۹۔ (۱) کوئی شخص نمبردار مقرر نہ کیا جائے گا (الف) جو حصہ دار محال اور اپنے حصہ پر قابض نہ ہو (ب) جس کے حصہ پر رہن یا دیگر کفالتوں کا بار گراں موجود ہو (ج) جو صاحب کلکٹر کی رائے میں قابل انجام دہی خدمات عہدہ کے نہ ہو۔ یا جسکا تقرر بوجہ اُس کی بدچلنی کے خلاف مصلحت ہو۔

(۲) کسی نابالغ یا عورت کا تقرر بطور نمبردار نہ ہوگا الا درصورتیکہ وجوہ خاص تقرر مذکور کے لیئے موجود ہوں یا درصورتیکہ کوئی حصہ دار واسطے تقرر مذکور کے دستیاب نہ ہو جو اُن سے بھی کم نا قابل انتخاب ہو۔

(۳) اگر کوئی نابالغ مقرر ہو تو نام اُس کے ولی کا بوقت تقرر کے ظاہر کر دیا جاویگا۔

۱۰- بہ تعنیت قاعدہ مسبوق الذکر درصورتیکہ کسی رواج مختص المقام کا ہونا ثابت کیا جاتے نمبردار کا تقرر مطابق رواج مذکور کے عمل میں آویگا-

۱۱- درصورتیکہ کسی رواج مختص المقام کا موجود ہونا ثابت نہ ہو اور ایک سے زیادہ شخص قابل تقرر مذکور نامزد کیا جائے تو صاحب کلکٹر یا تو اُس شخص کو مقرر کریں گے جس کو اکثر حصہ داران نے نامزد کیا ہو یا اُس شخص کو جس کو ایسے حصہ داران نے نامزد کیا ہو جو سب سے زیادہ تعداد مال گذاری ادا کرتے ہوں یعنی جیسا کہ صاحب موصوف مناسب تصور کریں-

۱۲- درصورتیکہ کوئی نمبردار پیشتر سے مقرر نہ ہوا ہو تو کوئی نمبردار مقرر نہیں کیا جاسکتا ہے الا جس طور پر کہ حصہ (ج) قواعد ہذا میں مشروط ہے-

کاروائی جب نامزدگی جائز نہ ہوئی ہو

۱۳- (۱) اگر کوئی شخص یا وہ شخص جس کو صاحب کلکٹر قابل عہدہ کے تصور کریں اور جو کام کرنے کو رضامند ہو نامزد نہ کیا جائے تو اگر صاحب کلکٹر کی یہ رائے ہو کہ کوئی حصہ دار محال میں قابل کام نمبرداری کے موجود ہے- ایک اشتہار زیر جاری کرنے کی ہدایت کریں گے کہ انقضائش میعاد کے جس کو وہ مقرر کریں اور شخص نامزد کیے جائیں اور وہ اس امر پر بھی غور کریں گے کہ آیا کارروائی قرقی محال کی کیجائے یا نہیں-

(۲) اشتہار کو تحصیلدار حسب طریقہ محکومہ قاعدہ نمبر ۳ جاری کرے گا اور بعد انقضاء میعاد معینہ صاحب کلکٹر کارروائی حسب محکومہ قاعدہ نمبر ۴ و قواعد مابعد کیجاوے گی-

مگر شرط یہ ہے کہ میعاد جو اس طور پر مقرر کیجائے اُس کی توسیع وقتاً فوقتاً ہوگی-

(۳) یہ لازمی نہیں ہے کہ صاحب کلکٹر محال قرق کریں اور اُن کو یہ لحاظ رکھنا مناسب ہوگا کہ آیا قرقی محال سے زیادہ تر دقت تو واقع نہ ہوگی بمقابلہ اُس غفلت کے جو کہ حصہ داران نے کسی شخص قابل تقرر نمبرداری کے نامزد کرنے میں کی ہو-

۱۴- اگر صاحب کلکٹر کو قرقی عمل میں لانا پڑے تو اُن کو لازم ہے کہ ایک اشتہار

بہ اطلاع قرقی مذکور جاری کریں اور یہ تنبیہ کریں کہ جملہ قابضانِ آراضی محال کسی شخص کو بجز مومی الیہ یا اُن کے کارندہ کے لگان ادا نہ کریں۔

(ج) تقررات خاص

تقررات منجانب صاحبان مہتمم بندوبست

۱۵- درصورتیکہ صاحب مہتمم بندوبست یہ فیصلہ کریں کہ بندوبست محال کا ساتھ نمبردار کے کیا جائے اور کوئی نمبردار پیشتر سے محال کے واسطے مقرر نہ کیا گیا ہو تو بذریعہ اشتہار یا ایسے طریقہ سے جس کو بنظر حالات خاص وہ سب سے بہتر تصور کریں یہ حکم دیں گے کہ حصہ داران اندر اُس میعاد کے جو وہ مقرر کریں کسی شخص کو جو قابل عہدہ مذکور ہو نامزد کریں اور تقرر مذکور کے کرنے میں جہانتک ممکن ہو وہ بموجب قواعد متعلقہ تقرر نمبرداران منجانب صاحبان کلکٹر وقاعدہ مابعد عمل کریں گے۔

۱۶- اگر کوئی شخص یا کوئی شخص قابل اندر میعاد معینہ کے نامزد نہ کیا جائے تو صاحب مہتمم بندوبست بہادر اُس حصہ دار کو بطور نمبردار کے مقرر کریں گے جسکو وہ قابل عہدہ مذکور کے سب سے بہتر تصور کریں اور بندوبست حصہ دار مذکور کے ساتھ عمل میں آئے گا۔

تقررات منجانب صاحبان کلکٹر بعد بٹوارہ

۱۷- جب کسی محال کی تقسیم بذریعہ بٹوارہ مکمل کے ہو جائے اور جو محال اس طرح قایم ہو اُس میں حصہ داران بکثرت ہوں تو صاحب کلکٹر بوقت منظوری بٹوارہ محال مذکور کے لیئے نمبردار اُسی طریقہ پر مقرر کریں گے گویا کہ وہ مہتمم بندوبست ہیں اور حسب قواعد ۱۵ و ۱۶- کارروائی کر رہے ہیں۔

(د) خدمات

۱۸- خدمات نمبردار حسب ذیل ہیں (الف) ہر قسم کا مطالبہ سرکاری جمع کرنا اور بلا توقف اُس شخص کو ادا کرنا جو اُس کے لینے کا مجاز ہو (ب) اوقات معینہ پر وہ منافع تقسیم کرنا جو درمیان اُن حصہ داران کے قابل تقسیم ہو جنکا وہ منتخب الیہ ہے (ج) جو منافع اُس کے ہاتھ میں آوے اُس میں سے وہ

رقوم بابتہ اخراجات دیہہ کے خرچ کرنا جن کے خرچ کرنے کا وہ مجاز ہے (د) جائداد ہائے سرکاری میں جو دست اندازی کیجائے یا عمارت نزول موقوعہ محال کی نسبت جو تصرف ہو اُس سب کی اطلاع گرداور قانون گو کو کرنا (ہ) جو نشانات حدبندی یا دیگر نشانات محال میں بحکم گورنمنٹ قایم ہوئے ہوں اُن کے تلف یا انہدام یا نقصان کی اطلاع گرداور قانون گو کو کرنا (و) کوئی دوسری رپورٹ کرنا یا کوئی دوسری خدمت انجام دینا جس کی رپورٹ کرنے یا انجام دینے کی ہدایت اُس کو بموجب کسی قانون نافذ الوقت کے ہو (ز) بالعموم کل معاملات میں جو گورنمنٹ کے ساتھ ہوں منجانب اُن حصہ داران کے جن کا وہ منتخب الیہ ہے کام کرنا۔

(ہ) استعفا و موقوفی

استعفا

۱۹- (۱) صاحب کلکٹر استعفا نمبردار کے منظور کرنے سے انکار کر سکتے ہیں تاوقتیکہ اُن کے قابل اطمینان یہ امر ثابت نہ ہو کہ کوئی دوسرا حصہ دار محال میں قابل عہدہ اور بطور نمبردار کام کرنے کے لیئے راضی ہے۔

(۲) جب استعفا نمبردار کا منظور ہو جائے تو اس کا عہدہ خالی قرار دیا جائیگا کیونکہ جبتک کہ عہدہ واقعی خالی نہ ہو صاحب کلکٹر کو اختیار نہیں ہے کہ کارروائی حسب دفعہ ۵۴ کریں۔

وجوہ موقوفی

۲۰- صاحب کلکٹر اُس نمبردار کو علیحدہ کر سکتے ہیں جس نے کل یا جزو خدمات نمبرداری کے انجام دینے سے انکار کیا ہو یا غفلت کی ہو یا جس کر وہ لیاقت باقی نہ رہی ہو جو قاعدہ ۹ (۱) میں مندرج ہیں۔

اجراء اطلاع بنام نمبردار قبل موقوفی

۲۱- کوئی نمبردار موقوف نہ ہوگا جبتک کہ اُسپر اطلاعنامہ اس مضمون کا تعمیل نہ ہو کہ صاحب کلکٹر کا ارادہ اُس کے موقوف کرنے کا ہے اور وہ وجوہ کیا ہیں جن کی بنا پر اُس کے موقوف کرنے کا ارادہ ہے اور جبتک کہ اُس کو موقعہ جوابدہی سماعت کیئے جانے کا نہ دیا جائے۔

(و) اُجرت

بموجب معاہدہ تقسیم ہونے کو

۲۲- درصورتیکہ وہ رقم جو نمبردار باعتبار اپنے تقرر کے اُن حصہ داران سے پانے کا مستحق ہے جن کا وہ منتخب الیہ ہے بذریعہ اقرار کے معین ہوئی ہو- عام اس سے کہ وہ کاغذات دیہی میں قلمبند ہوا ہو یا نہ ہوا ہو- رقم مذکور (باتباع قاعدہ مابعد) بدستور اُس کو واجب الادا رہے گی-

در رسد فیصدی واجب الادا ہوگا تاوقتیکہ کہ لے نہ پایا جاوے-

۲۳- درصورتیکہ کوئی رقم اس طور پر واجب الادا نہ ہو یا درصورتیکہ بوقت انقضاء بندوبست حال بابتہ محال جسکا بندوبست عارضی ہوا ہو اقرار مذکور منجانب کسی ایک یا ہر دو فریق کے مسترد کیا جائے تو نمبردار مستحق پانے اُن حصہ داران سے جن کا وہ منتخب الیہ ہے پانچ فیصدی مالگذاری کا ہوگا جو حصہ داران مذکور کی جانب سے اُن کے حصوں پر واجب الادا ہو یا اُس سے کم رقم جو درمیان اُس کے اور نامبردگان کے قرار پا جاوے-

رقم فیصدی کیونکر خارج کیجائے گی

۲۴- (۱) بجز اس کے جیسا کہ ضمن (۲) قاعدہ ہذا میں مشروط ہے جو رقم حصہ دار نمبردار کو ادا کرے گا وہ اُس کل مالگذاری پر بحساب فیصدی واجب الادا ہوگی جس کے جمع کرنے کا استحقاق نمبردار کو باعتبار اپنے تقرر کے بابتہ حقیت حصہ دار مذکور کے ہوگا اور جس کو حصہ دار یا نمبردار نے خزانہ سرکاری میں کسی وقت بعد تقرر نمبردار کے ادا کیا ہو-

(۲) رقم فیصدی مذکور بابتہ اُس مالگذاری کے واجب الادا نہ ہوگی جو حصہ دار سے صاحب کلکٹر یا اُن کے ماتحتان نے باجرائے دستک یا حکم نامہ گرفتاری حصہ دار مذکور یا بعد قرقی اُس کی جائداد منقولہ کے یا بعد قرقی اُس کے حصہ کے (خواہ جداگانہ یا بشمول حصہ کسی دوسرے حصہ دار کے) بجز کسی دوسرے حصہ دار کے جو اُس کا نمبردار نہ ہو یا بعد منسوخی بندوبست اُس پٹی یا محال کے جسمیں اُس کا حصہ شامل ہو یا بعد نیلام کسی جائداد غیر منقولہ کے جو بغرض وصول کرنے باقی کے عمل میں آئی ہو وصول کی ہو-

(۳) کوئی امر مندرجہ ضمن ماسبق کسی ایسی بقایا رسے متعلق نہیں ہے جو کہ منجانب نمبردار حسب دفعہ ۱۸۴- ایکٹ مذکور کے وصول ہوئی ہو-

۲۵- رقم فیصدی مذکور صرف مالگذاری پر واجب الادا ہوگی اور نہ دیگر تقدم پر

جو بطور بقایائے مال گذاری واجب الوصول ہوں - (بورڈ سرکلرات جلد اول ۱۴۳ - ۱۲۴)

دفعہ ۱۸۱ - ایکٹ مال گذاری ۱۹۰۱ء میں حکم ہے کہ ہر ایسا نمبردار جس نے کسی ایسے حصہ دار کے حصہ کی بابت باقی مال گذاری ادا کی ہو جس کا وہ قائم مقام ہے اُس ادا کرنے کی تاریخ سے چھ مہینے کے اندر کلکٹر کے اجلاس میں تحریری درخواست اس غرض سے پیش کر سکتا ہے کہ وہ بقایا معہ اُس فیس کے جو اس کو حسب دفعہ ۹۴ ادا کرنی ہو اُس کے واسطے مثل بقایا مال گذاری یا قسط سرکاری کی وصول کر دی جائے - ایسی درخواست کے موصول ہونے پر کلکٹر اس امر کی نسبت کہ ادعائے نمبردار کو واقعی ہے اپنا اطمینان کرے گا اور بعدہ بہ پابندی قواعد مرتبہ حسب دفعہ ۲۲۳ اُس روپیہ کو مثل بقایا مال گذاری کے معہ خرچہ و سود کے حصہ دار مذکور سے یا کسی شخص سے جو اُس کے حصہ پر قابض ہو وصول کرنے کی کارروائی عمل میں لائے گا - کلکٹر کسی ایسی نالش میں جو کسی ایسے روپیہ کے متعلق ہو جس کے وصول کرنے کے لیے حسب دفعہ ہذا حکم صادر کیا گیا ہو مدعا علیہ قرار نہ دیا جائے گا -

جو حکم کلکٹر نے حسب دفعہ ہذا صادر کیا ہو اُس کی ناراضی سے کوئی اپیل نہ ہو سکیگا - لیکن کوئی امر مندرجہ دفعہ ہذا اور کوئی حکم مصدرہ دفعہ ہذا اس امر کا مانع نہ ہوگا کہ کوئی نمبردار یا حصہ دار کوئی نالش حسب باب ۱۱ - ایکٹ قبضہ اراضی ممالک مغربی و شمالی ۱۹۰۱ء یا دفعہ ۱۸۱ - ایکٹ لگان ملک اودھ ۱۸۸۶ء جیسی کہ صورت ہو دائر و ثابت کرے -

دفعہ ۱۸۱ - ایکٹ مال گذاری ۱۹۰۱ء ایک جدید دفعہ ہے اور اس دفعہ نے نمبرداروں کو بہت فائدہ پہونچایا ہے - اور رجوع نالش نمبری کی کشاکش سے بچا کر ایک سہل طریقہ اپنی رقم مال گذاری ادا کردہ کے وصول کرنے کا بتا دیا ہے

بروئے دفعہ ۱۸۱ - ایکٹ مال گذاری ۱۹۰۱ء قواعد دربارہ وصولیابی بقایا از روئے حکم گورنمنٹ نمبری [illegible] مورخہ ۳ - فروری ۱۹۰۳ء حسب ذیل مرتب و نافذ کیے گئے ہیں -

(الف) ابتدائی کارروائیات

۱ - اُس درخواست میں جو کوئی نمبردار بموجب دفعہ ۱۸۱ - ایکٹ مال گذاری

بغرض وصولیابی مال گذاری جو اُس نے بابتہ حصہ کسی حصہ دار کے جسکا ۱۲ بغرض ادا ہو
ادا کی ہو معہ فیس کے جو اس کو حسب دفعہ ۱۴۲ واجب الادا ہووے وہی مراتب
مندرج ہوں گے جن کی ضرورت درج کرنے کی اس عرضی دعوے میں ہوتی
ہے جو بغرض وصولیابی بقایا مذکور کے باقی دار سے ہوتا ہو۔
اس امر کی تصدیق ہوگی کہ بقایا با ضابطہ باقیدار سے طلب کیا گیا ہے اور یہ کہ باقیدار
اُس کے ادا کرنے سے قاصر رہا ہے۔
دستخط اور تصدیق اسی طرح سے ہوگی جیسے کہ عرضی دعوے میں ہوتی ہے اور اُس درخواست
میں ایک یادداشت ظہری یا اُس کے ہمراہ منسلک ایک یادداشت دستاویزات کی جو اُس
کے ساتھ داخل ہوں ہوگی۔
۲ اگر درخواست مذکور مطابق احکام قاعدہ بغرض کے نہ ہو تو وہ اندر اُس میعاد کے ترمیم کے
لیئے واپس کیجائے جو صاحب کلکٹر مقرر کریں اور اگر وہ پھر اندر اُس میعاد کے پیش کیجائے بعد اس
کے کہ اس کی ترمیم ٹھیک طور سے کر دی گئی ہو تو صاحب کلکٹر حسب ہدایت قاعدہ ۳
کارروائی کریں گے۔
۳ اگر درخواست بعد ترمیم کے جو بموجب قاعدہ ۲ ضروری ہو باقاعدہ ہو اور بادی النظر
میں قابل نامنظوری کے نہ ہو تو صاحب کلکٹر ایسی تحقیقات کریں گے جو اس غرض سے
ضروری خیال کریں کہ اپنا اطمینان نسبت اس امر کے کر لیں کہ تعداد متدعویہ
بموجب دفعہ ۱۸۴ - ایکٹ مال گذاری قابل وصول ہے اور یہ کہ وہ اس طرح
وصول ہونی چاہیئے۔
اگر اس طرح اطمینان ہو جائے تو موی الیہ تحریری حکم بشرح تقرر تعداد وصول طلب (جو
تعداد متدعویہ سے زیادہ نہ ہو) درج کریں گے اور حکم جاری کریں گے کہ تعداد مذکور
معہ سود بشرح آٹھ روپیہ فیصدی تا تاریخ ادخال درخواست بطور بقایا مال گذاری
وصول کیا جائے۔ اگر موی الیہ کو معلوم ہو کہ تعداد متدعویہ حسب دفعہ ۱۸۴ قابل
وصول نہیں ہے اگر موی الیہ خیال کریں کہ بحالات مقدمہ تعداد متدعویہ بطور بقایا مال گذاری
کے وصول نہ کرنی چاہیئے تو موی الیہ درخواست نامنظور کریں گے اور اپنے وجوہ نامنظوری
تحریر کریں گے۔

مگر شرط یہ ہے کہ حکم وصولی صادر نہ کیا جائے گا۔

(۱) اگر نمبردار مستحق وصول لگان حصہ باقیدار کے ہو (۲) اگر ادائے اکرنا مقصد او متدعویہ کا وجہ واقعی تنازع دربارہ تقسیم منافع منجانب نمبردار بحق حصہ دار روک رکھا گیا ہو۔

(ب) ضابطہ بعد حکم وصولیابی تقاوی۔

۴۔ حکم جو حسب دفعہ ۴ صادر کیا گیا ہو تدابیر ذیل میں سے کسی تدبیر سے تعمیل ہو سکتا ہے۔

(الف) بذریعہ تعمیل دستک یا سمن حاضری باقیدار۔

(ب) بذریعہ گرفتاری باقیدار یا قرقی و نیلام جائداد منقولہ اُس کی کے۔

(ج) بذریعہ انتقال حصہ باقیدار کے پاس نمبردار کے حسب دفعہ ۱۵۲ - ایکٹ مال گذاری۔

(د) بذریعہ نیلام جائداد غیر منقولہ۔

۵ (۱) معمولاً اول دستک یا گرفتاری یا نیلام جائداد منقولہ عمل میں آئے گا۔ اگر تقاوی ان تدبیروں سے ادا نہ ہوا اور صاحب کلکٹر خیال کریں کہ مطالبہ بذریعہ انتقال حصہ باقیدار حسب دفعہ ۱۵۲ بطور مناسب ادا ہو سکتا ہے تو مومی الیہ نمبردار کو حصہ کا انتقال پیش کریں گے۔

(۲) اگر نمبردار انتقال قبول کرے تو مقدمہ کی رپورٹ بغرض صدور حکم صاحب کمشنر کو بھیجی جائیگی اور اُس کا تصفیہ اُس کے مطابق کیا جائے گا۔

(۳) اگر نمبردار بلا وجہ معقول انتقال قبول کرنا منظور نہ کرے تو کارروائی بند کر کے مقدمہ داخل دفتر کر دیا جائے گا۔

(۴) اگر منافع تقاوی ادا کرنے کے لیے غیر مکتفی ہو یا بوجوہ دیگر صاحب کلکٹر خیال کریں کہ انتقال مناسب نہیں ہے تو مومی الیہ باقیدار کی جائداد غیر منقولہ کا نیلام تجویز کر سکتے ہیں۔

۶ جہاں تک قواعد ھذا کے مطابق ہوں قواعد نافذہ متعلقہ تحصیل تقاوی مالگذاری ضابطہ دفعہ ۱۸۴ کے متعلق ہوں گے اور اُس کے ادا کی تاکید کے لیے وہی محنت کام میں لائی جائے گی جو کہ در صورت تقاوی مال گذاری کے کام میں لائی جاتی ہے۔

۷ کل حکم نامے معرفت ان اشخاص کے تعمیل یا جاری کیئے جائیں گے اور نیلام عمل میں آئے گا جو بغرض وصولیابی بقایا مال گذاری حکم نامے تعمیل یا جاری کرنے کے لیئے یا نیلام عمل میں لانے کے لیئے مامور ہوں۔ اور وہی خرچہ وفیس باقیدار سے وصول کیجائے گی یا زر ثمن نیلام میں سے منہا کیجائے گی جو قواعد تحصیل بقایا میں منضبط ہیں۔

(ج) حسابات وغیرہ

۸ جب کل تعداد واجب الادا باقیدار عدالت میں داخل کرے تو زر داخل شدہ بطور امانت کے تصور کیا جائے گا۔ بجز اس کے کہ مالک یا اُس کا کارندہ عدالت میں حاضر ہو اور اُس صورت میں وہ اُس کو براہ راست ادا کیا جا سکتا ہے تعداد سودی اور تاریخ ادا مسل مقدمہ میں درج کردی جائے گی۔

۹ کل رقوم وصول شدہ بجز ایسی رقوم کے جو مالک یا اُس کے کارندہ کو حسب قاعدہ ماسبق براہ راست ادا کی گئی ہوں معمولی امانت ہائے مال میں سیاہہ کیجائیں گی۔ لیکن اُن صورتوں میں جبکہ یہ اغلب ہو کہ حسابات پیچیدہ ہو جائیں گے یا زمانہ دراز تک جاری رہیگی تو صاحب کلکٹر پرسنل لیجر اکونٹ کھولنے کی منظوری کے لیئے درخواست صاحب اکونٹنٹ جنرل کو کرسکتے ہیں۔

۱۰ تحصیلدار ایک لیجر مرتب رکھے گا جس سے نسبت ہر مقدمہ کے علاوہ اُس تعداد کے جو بغرض وصولیابی صاحب کلکٹر کے حکم میں مندرج کی گئی ہو۔ جملہ خرچہ مزید نسبت ایسی وصولیابی کے جو وقتاً فوقتاً مطالبہ میں اضافہ کرنا ضروری ہوا اور جملہ رقوم جو مطالبہ اور خرچہ مذکور کے ادا کرنے میں وصول ہوں مع تواریخ جن میں رقوم مذکور وصول ہوئی تھیں ظاہر ہوں۔

۱۱ ہر مہینہ کے شروع میں تحصیلدار صاحب کلکٹر کو ایک نقشہ ارسال کرے گا جس سے وہ کارروائی ظاہر ہو جو بموجب قواعد ہذا وصولیابی میں نسبت ہر ایسے مقدمہ کے کی گئی ہو جس میں کل مطالبہ وصول نہ ہوا ہو۔

۱۲ دفتر کلکٹری میں ایک رجسٹر کارروائیات دفعہ ۱۸۔ ایکٹ مذکور کا مرتب رہے گا جس میں

ایسے حالات درج ہوں گے۔

جن سے صاحب کلکٹر ہر سال مالی کے اختتام پر حسب ذیل رپورٹ کر سکیں۔

(الف) تعداد درخواست ہائے جو سال ماقبل سے زیر تجویز ہیں۔

(ب) تعداد بقایا جو اُن درخواستوں پر شروع سال میں وصولیابی کے لیے باقی ہیں۔

(ج) تعداد درخواست ہائے جو درمیان سال کے دائر ہوئیں۔

(د) تعداد جو اُن درخواستوں پر قابل وصول ہے۔

(ہ) کل تعداد درخواست ہائے بغرض فیصلہ۔

(و) کل تعداد بغرض وصولیابی درمیان سال کے۔

(ز) تعداد جو درمیان سال کے وصول ہوئی۔

(ح) تعداد مقدمات جو سال کے اختتام پر زیر تجویز رہے

(ی) زر باقی جو وصول یابی کے لیے ہے۔

نقشہ ہذا بطور ضمیمہ سالانہ رپورٹ انتظامی کے ہوگا (کتاب سرکلرات بورڈ مال جلد اول - ۵ مد ۲)

لفظ حصہ دار میں حسب منشاء دفعہ ہذا مرتہن قابض ٹھیکہ دار بھی شامل ہے (رام کشن بنام ٹونڈا منتخب فیصلجات بورڈ ۱۹۰۱ء صفحہ ۱۵ وچھن سنگھ بنام گھاسی وغیرہ ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۹۰۸ء صفحہ ۶۳ و درگا لال بنام بلونت سہائے ویکلی رپورٹر کلکتہ جلد ۲۰ صفحہ ۳۰۷) یہ ضروری نہیں ہے کہ وقت نالش مدعی نمبردار ہو (علی احمد بنام بلدیو سنگھ ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۹۰۶ء صفحہ ۴۶)

نالش بقایا مال گذاری میں جو منجانب ایسے نمبردار کے تھی جس کو کلیتاً تحصیل کرنے کا اختیار تھا تجویز ہوئی کہ بار ثبوت اس امر کا بذمہ نمبردار تھا کہ اُس نے اپنے کل فرائض بحیثیت نمبردار کے انجام دیئے اور باوجود اس کے کہ اُس نے کوشش ترکر واقعی کی وہ اس قدر کافی لگان وصول نہ کر سکا کہ مال گذاری و اخراجات دیہی حاوی کرے (دیبی لال بنام مدن موہن لال ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۹۱۲ء صفحہ ۷۰)

لگان وصول شدہ اول ادائے مال گذاری میں صرف کرنا چاہیئے - نمبردار مجاز نہیں ہے کہ اُس کو

دیگر قرضہ جات یا قسطی اپنے میں مجرا و محسوب کرے - (بینی پرشاد بنام کیول سنگہ رپورٹ صدر
دیوانی عدالت آگرہ ۱۸۶۰ء صفحہ ۱۲۰)

بقایا مال گذاری پر جو منبردار نے بالعوض حصہ دار ادا کی ہو منبردار مجاز پانے سود کا ہے -
(گنیش پرشاد بنام بجو نونیہ منتخب فیصلجات بورڈ مال ۱۸۶۸ء صفحہ ۳۹)

وقت نالش بقایا مال گذاری ۱۲۸۰ف کی بقایا مال گذاری ۱۲۷۹ف بھی یا قسطی بذمہ حصہ دار
واجب الادا ہوگئی تھی لیکن اُس کی بابتہ دعوے نہیں کیا گیا لهذا اب نالش بابتہ بقایا
مال گذاری ۱۲۷۹ف نہیں ہوسکتی ہے دفعہ ۴۳ مجموعہ ضابطہ دیوانی عارض دعوے
ہے (سکھ لال بنام گنگارام منتخب فیصلجات بورڈ ۱۸۸۳ء صفحہ ۳۴ و وزیر محمد بنام
امانت خاں ویکلی نوٹس ۱۸۸۲ء صفحہ ۱۷۲)

جبکہ مقدار حصص آراضی معافی منضبطہ ہر ایک مدعاعلیہ کی علیحدہ علیحدہ درج تھی مگر کھاتہ
یکجائی تھا کبھی تقسیم مال گذاری کی درمیان مدعاعلیہم کی نہیں ہوئی تھی تو آپنر نالش
بقایا مال گذاری یکجائی و مشترکہ ہوسکتی ہے (منا لال بنام کفایت اللہ منتخب فیصلجات بورڈ
مال ۱۸۸۴ء صفحہ ۲۵)

اگر کوئی حصہ دار کل مال گذاری ادا کرکے جائداد کو محفوظ رکھے تو بوجہ ادا مذکور کے اُس کو
کوئی بار اُس شریک کے حصہ پر حاصل نہیں ہوتا جو ادا مال گذاری میں قاصر رہا ہو (کنور
رام داس بنام مظفر حسین شاہ انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۸۰۶ و چہتر مل بنام
شب لال انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۴ صفحہ ۲۷۳ و لچمن سنگہ بنام سالک رام انڈین
لارپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۳۸۵)

نالش بقایا مال گذاری بنام خریداران حصہ دار اُسوقت تک سرسبز نہیں ہوسکتی جبتک
یہ ثابت نہ ہو کہ خریداران نے باطلاع اُس بقایا کے جائداد کو خرید کیا ہے -
(خوشحال چند بنام نظام النساء ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۸۹۱ء صفحہ ۹)

جب بعد صدور ڈگری بقایا مال گذاری جہت حصہ دار جبیر ڈگری ہو نیلام ہوجائے تو
اُس حصہ پر ڈگری عدالت مال کا مواخذہ نہیں رہتا اور نہ وہ حصہ نیلام ہوسکتا ہے لیکن
ڈگری عدالت مال مدیون کی ذات و مال پر جاری ہوسکتی ہے (عبدالرحمن خاں بنام
بھوانی دین منتخب فیصلجات بورڈ ۱۸۸۳ء و ۱۸۸۴ء صفحہ ۱۷)

نالش حسب دفعہ ہذا زر بقایا کے واجب الادا ہونے کی تاریخ سے بلحاظ دفعہ ۱۶۸- اندر تین سال کے دائر ہونا چاہیئے (ضمیمہ چہارم مجموعہ (الف) نمبر سلسلہ وار ۸ خانہ ۴ و ۵)
نالشات دلاپانے بقایا مال گذاری اگر مالیت شے متنازعہ سو روپیہ سے زائد ہو تحصیلدار اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم کی عدالت میں دائر ہوں گی اور اُسی عدالت سے فیصل کیجا سکیگی (دفعہ ۱۷۴ (الف) و ۱۷۱ ایکٹ ہذا) فیصلہ اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم کی ناراضی سے اپیل بحضور کلکٹر ضلع تاریخ ڈگری سے اندر ۳۰ یوم کے اور کلکٹر کے فیصلہ کا اپیل دوم بحضور جج ضلع تاریخ ڈگری سے اندر ۳۰ یوم کے ہو سکے گا۔ فیصلہ اپیل دوم قطعی ہوگا لیکن اُس کی نگرانی بربناء دفعہ ۶۲۲ ضابطہ دیوانی بحضور ہائی کورٹ ہو سکتی ہے۔ اگر فیصلہ کلکٹر بعینہ اپیل بوجہ متعلق نہ ہونے دفعہ ۱۸۰ جزو (۲ فقرہ (الف) و (ب) کے قطعی ہوگیا ہو تو اُس کی نگرانی حسب دفعہ ۱۸۵ - ایکٹ ہذا اگر وجوہات قابل نگرانی ہوں ہو سکتی ہے جبکہ تعداد مالیت شے متنازعہ سو روپیہ سے زائد ہو تو عرضی دعوے بحضور مہتمم حصہ ضلع یا اُس کی عدم موجودگی میں بحضور کلکٹر ضلع داخل ہوں گے لیکن فیصلہ نالش مذکور عدالت اسسٹنٹ کلکٹر درجہ اول یا کلکٹر ضلع سے ہو سکے گا۔ اور اُس فیصلہ کی ناراضی سے اپیل اندر میعاد ۳۰ یوم تاریخ ڈگری سے اگر مالیت پانچہزار سے زائد نہ ہو با جلاس صاحب جج ضلع اور اپیل دوم بناراضی فیصلہ جج ضلع اندر ۹۰ یوم تاریخ ڈگری سے بحضور ہائی کورٹ اور اگر مالیت شے متنازعہ پانچہزار سے زائد ہو تو اپیل بہ ناراضی حکم ڈگری اسسٹنٹ کلکٹر درجہ اول یا کلکٹر ضلع اندر ۹۰ یوم تاریخ ڈگری سے بحضور ہائی کورٹ ہو سکتا ہے۔ رسوم عدالت ابتدائی و اپیل بلحاظ تعداد مستدعویہ بموجب جز ۷ ضمن ۱- ایکٹ ۷ ۱۸۷۰ء قابل اخذ ہوگی۔

دفعہ ۱۶۰- جو حصہ دار بقایا مال گذاری کسی دوسرے حصہ دار کی طرف سے جو باقیدار ہو ادا کرے اُس کو جائز ہوگا کہ حصۂ مذکور پر بابتہ اُس رقم کے جو اس طرح ادا کی گئی ہو نالش کرے۔

شرح دفعہ ہذا بجائے ضمن (ک) دفعہ ۹۳ - ایکٹ ۱۲ ۱۸۸۱ء کے ہے۔
اس دفعہ میں بھی الفاظ (مندرجہ کھیوٹ) خارج کر دیئے گئے ہیں۔ عام اس سے کہ فریقین کا نام درج کاغذات ہو یا نہیں نالشات دلاپانے بقایا مال گذاری محکمہ مال میں دائر و فیصل ہوں گے نہ دیوانی میں۔

نالش حصہ دار بابت ادائی مال گذاری بہ نیابت حصہ دار

دفعہ ۷۷ (ب) و (ح) ۱۱ ۴۷ م
نالشات متعلق دفعہ نمبر

جو شخص بطور ناجائز خلاف اصل مالک کے قابض ہو اور بقایا مالگذاری ادا کرے تو وہ اصل مالک سے وصول نہیں پا سکتا (رتنا کنور بنام بھوندا داس انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۶۶۰ ذیلک چند بنام سودامنی داسی انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۵۶۶)

خریدار نیلام حق ملکیت نسبت اُس حقیت کے جس کے حصہ دار ہونے کا وہ دعوٰے کر سکتا ہے اُسوقت تک قطعی طور پر حاصل نہیں کرتا کہ وہ سارٹیفکٹ نیلام حاصل کرے تاوقتیکہ نیلام منظور ہو جائے لہذا وہ حسب دفعہ ہذا محض اُسقدر بقایا وصول کر سکتا ہے جو اُس نے بعد تاریخ مذکور کے ادا کی ہو (لکھیم کرن سنگھ بنام تھان سنگھ ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۸۸۵ء صفحہ ۲۴۴)

جب ایک پٹی دار مال گذاری سرکار منجانب نمبردار کے بلا رضامندی صریحی یا معنوی نمبردار کے ادا کر دے تو اُس کو بمقابلہ نمبردار عدالت دیوانی سے کچھ چارہ نہیں ہے بلکہ اُس کو عدالت مال میں دعوٰے کرنا چاہیئے (بدھولال بنام لچھمن پرشاد ہائی کورٹ رپورٹ الہ آباد ۱۸۷۵ء صفحہ ۱۵۴)

بروقت خریداری حقیت مال گذاری واجب الادا کی بیعنامہ میں کچھ تذکرہ نہیں تھا کہ کون شخص اُس کو ادا کرے گا مجبوراً خریدار نے وہ بقایا ادا کی۔ تجویز ہوئی کہ خریدار بایع سے وہ روپیہ نہیں پا سکتا (دوست محمد بنام سجاد احمد انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۶۷)

دربارہ رجوع نالشات و اختیارات سماعت و اپیل دفعہ ہذا وہی قواعد و احکام مرعی رہیں گے جو نسبت نالشات تحت دفعہ ۱۵۹۔ ایکٹ ہذا بیان کیئے گئے ہیں شرح دفعہ مذکور ملاحظہ ہو۔

نالش بقایا مال گذاری منجانب معافیدار وغیرہ

دفعہ ۱۶۱۔ معافیدار یا عطیہ دار مال گذاری کو جائز ہے کہ بابتہ ایسی بقایا مال گذاری کے جو اُس کو بہ منصب مذکور واجب الوصول ہو نالش کرے۔

شرح دفعہ ہذا بجائے ضمن (ط) دفعہ ۹۳۔ ایکٹ ۱۸ ۱۸۸۱ء کے ہے۔

باختلاف رائے بورڈ مال مندرجہ فیصلہ عبدالکریم بنام فضل عظیم منتخب فیصلجات بورڈ مال ۱۸۹۳ء صفحہ ۱۳ ہائی کورٹ الہ آباد نے بمقدمہ شیو درشن داس بنام احسن علی ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۲۹ تجویز کیا کہ ایک معافیدار دوسرے معافیدار پر جو بطور نمبردار اُس مال گذاری معاف شدہ کے وصول کرنے کے لیئے مقرر کیا جائے جو منجانب زمینداران معافیداران کو واجب الادا ہے بابت اپنے حصہ مال گذاری معاف شدہ کے وصول کرنے کے لیئے محکمہ مال

نالش کرسکتا ہے۔

معافیداران یا منتقل الیہم مالگذاری سرکار ٹھیک وہی حیثیت نہیں رکھتے ہیں جو خود سرکار رکھتی ہے اور ویسے ہی حقوق و اختیارات نسبت وصول بقایا مالگذاری یا فتنی اپنے کے نافذ نہیں کرسکتے ہیں۔ معافیداران کو جو مالگذاری عطا ہوئی ہو بمنزلہ لگان کے ہے پس واسطے وصول کرنے لگان کے معافیدار کو چاہیئے کہ عدالت مال میں نالش کرے (رہٹھل داس بنام رپھول انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۱۶۳)

دربارہ اختیار سماعت واپیل و رسوم اسٹامپ عرضی نالش واپیل شرح دفعہ ۱۵۹ ایکٹ ہذا ملاحظہ ہو۔

نالش علی بقایا مالگذاری یا لگان کے منجانب تعلقہ دار وغیرہ

دفعہ ۱۶۲ تعلقہ دار یا دیگر مالکان اعلیٰ کو جائز ہے کہ بابت بقایا مالگذاری یا لگان کے جو اُس کو بہ منصب مذکور واجب الوصول ہو نالش کرے۔

شرح یہ دفعہ بجائے ضمن (ی) دفعہ ۹۳ ۔ ایکٹ ۱۲ ۱۸۸۱ء کے ہے۔

منافع کب تقسیم ہوگا

دفعہ ۱۶۳۔ کوئی تعیین تاریخ منجانب مہتمم بندوبست نہ ہونے کی صورت میں یا حصہ داران کے درمیان کوئی قرارداد صریح نہ ہونے کی صورت میں منافع کی تقسیم ایسی تاریخوں پر ہوگی جو لوکل گورنمنٹ بذریعہ قواعد حسب ایکٹ ہذا مقرر کرے۔

شرح یہ دفعہ بجائے دفعہ ۹۴ ۔ ایکٹ ۱۲ ۱۸۸۱ء کے ہے۔

وہ تاریخیں جنمیں منافع تقسیم کیا جائے گا حسب ذیل ہونگی۔

(الف) اگر تاریخیں اشخاص متعلقہ نے آپس میں قرار دیدی ہوں تو وہ تاریخیں جو اس طرح قرار دی گئی ہوں

(ب) اگر تاریخیں مہتمم بندوبست نے مقرر کرکے درج کاغذات کردی ہوں تو وہ تاریخیں جو اس طرح مقرر کرکے درج کاغذات کی گئی ہوں۔

(ج) اور صورتوں میں جبکہ منافع فصل کے ساتھ تقسیم کیا جاتا ہو تو یکم فروری اور یکم اگست (اگر کوئی قسط نیشکر کی ہو تو وہ ربیع کی قسط کے ساتھ شامل ہوگی) جب منافع سالانہ تقسیم کیا جاتا ہو تو یکم اگست تاریخ تقسیم منافع ہوگی (اشتہار لوکل گورنمنٹ نمبر ۱۰۹۶/۱-۳۴۴ (ف) مورخہ ۱۰۔اپریل ۱۹۰۲ء مندرجہ سرکلرات طبع جدید بورڈ مال جلد اول ۱-۲ مد)

نالش بابتہ منافع بنام نمبردار

دفعہ ۱۶۴ (۱) کسی حصہ دار کو جائز ہے کہ نمبردار پر بابتہ اپنے حصہ منافع محال کے یا اُس کے کسی جزو کے نالش کرے۔

(۲) کسی ایسی نالش میں عدالت کو جائز ہوگا کہ مدعی کو نہ صرف اُس منافع کا جو فی الواقع تحصیل کیا گیا ہو حصہ دلاتے۔ بلکہ ایسی رقوم کا بھی حصہ دلاتے جن کی نسبت مدعی یہ ثابت کرے کہ وہ بوجہ بد اعمالی مدعا علیہ کے تحصیل ہونے سے رہ گئیں۔

شرح یہ دفعہ بجائے دفعہ ۹۳ حرف (ح) ایکٹ ۱۲ ۱۸۸۱ء کے ہے۔

دفعہ ہذا میں الفاظ (مندرجہ کھیوٹ) درج نہیں کیئے گئے جیسے کہ دفعہ ۹۳ حرف (ح) میں تھے نالش منافع دائر کرنے کے لیئے حصہ دار کا مندرجہ کھیوٹ ہونا ضروری نہیں ہے۔ اگر کوئی ایسا حصہ دار جسکا نام مندرج کھیوٹ نہو نالش منافع بنام نمبردار کرے تو عدالت مال کو بلحاظ دفعہ ۲۰۱ ایکٹ ہذا تنقیحات اُس کی حصہ داری کی کرنا اور فیصلہ کرنا ہوگا۔

بروئے ایکٹ ۱۲ ۱۸۸۱ء ہر حصہ دار دوسرے حصہ دار پر خواہ وہ نمبردار ہو یا نہ ہو نالش یکساں طور پر کر سکتا تھا۔ لیکن اب ایسی نالش منافع میں جو نمبردار پر ہو اور ایسی نالش میں جو حصہ دار کے نام ہو فرق رکھا گیا ہے کیونکہ ان دونوں کی حیثیت کسی قدر مختلف ہے (رپورٹ سلکٹ کمیٹی مندرجہ گورنمنٹ گزٹ اُردو ۲۰ جولائی ۱۹۰۱ء صفحہ ۳۰)

لفظ منافع سے نہ محض وہ لگان مراد ہے جو اُن برسوں کی بابتہ ہو جس سے نالش متعلق ہے بلکہ ایسی بقایا سے بھی مراد ہے جو نمبردار نے واقعی اثنا سال ہائے مذکور میں تحصیل کی ہو۔ (نند کشور بنام رام رتن ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۸۸۳ء صفحہ ۱۹۸)

دفعہ ہذا میں کوئی ذکر نہیں ہے کہ آیا رقم منافع پر حصہ دار مستحق پانے سود کا ہے یا نہیں مگر سابقہ نظائر میں حصہ دار مستحق پانے سود بشرح فیصدی ۱۲ ماہواری رقم بقایا منافع پر قرار پایا ہے (طوطا رام بنام بشیشر سنگہ انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۲۶۱ و بھولا ناتھ بنام کنہیا لال صدر دیوانی آگرہ منفصلہ ۱۲ جون ۱۸۶۵ء صفحہ ۱۴) اور چونکہ ایکٹ ہذا میں کوئی حکم ممانعت نہیں ہے لہذا اب بھی حصہ دار رقم بقایا منافع پر بلحاظ احکام ایکٹ نمبر ۱۳ ۱۸۷۳ء و ۲۸ ۱۸۸۱ء و اصول دفعہ ۱۸۴ ایکٹ مال گذاری (۱۷ ۱۹۰۱ء) و نظائر مسبوق الذکر مستحق پانے سود بشرح فیصدی ۱۲ ماہواری ہے کوئی وجہ نہیں ہے کہ نمبردار تو اپنی ادا کردہ بابتہ رقم مال گذاری کے سود حصہ دار سے

وصول کرے اور حصہ دار کی رقم واجب نمبردار کے قبضہ و تصرف میں رہی اور حصہ دار بلا وجہ حصول سود سے محروم رکھا جاے۔

معمولی طور پر ڈگری محض بابتہ حصہ مناسب واقعی تحصیل کی دینی چاہیئے۔ مدعی کو اُس سے زیادہ وصول کرنے کے لیئے صریح غفلت یا بد اعمالی نمبردار کی ثابت کرنی چاہیئے (منگل خاں بنام منسا: علی انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۲۳۹ و دہانک سنگھ بنام چمن سکھ انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۱۶) بار ثبوت ایسی غفلت یا بدچلنی نمبردار کا اولاً مدعی پر ہوتا ہے۔ ایساکو ئی علم قاعدہ نسبت مقدار شہادت کے جو مدعی کو ایسی صورت میں اس غرض سے دینی چاہیئے کہ بار ثبوت مدعا علیہ پر منتقل ہوجاے منضبط نہیں ہوسکتا مدعی کا محض جمعبندی پیش کرنا مدعا علیہ پر عاید کرنے بار ثبوت اس امر کے لیئے کافی نہیں ہے کہ اُس نے غفلت یا بد اعمالی کی۔ دفعہ ۱۰۶ ۔ایکٹ شہادت ایسی صورت سے متعلق نہیں ہے (محمد عنایت حسین بنام محمد کرامت اللہ انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۲ صفحہ ۲۰۲۔ اجلاس کامل)

بار ثبوت غفلت و بد اعمالی نمبردار کا ذمہ مدعی ہے (دہرم پال بنام مدن موہن ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۸۹۲ء صفحہ ۲۷) ذمہ داری جو صریح غفلت یا بد اعمالی کا نتیجہ ہو ایک ذاتی ذمہ داری ہے اور وہ بمقابلہ وارث نمبردار بعد فوت نمبردار نافذ نہیں ہوسکتی ہے (گلاب بنام فتح چند ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۸۸۱ء صفحہ ۴۳ و مراد النسا بنام غلام سجاد ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۸۹۱ء صفحہ ۱۱۱)

عدالت کو تنقیح اور تجویز نسبت غفلت اور بد اعمالی نمبردار کے کرنی چاہیئے اور یہ تجویز کرنی چاہیئے کہ آیا اُس تعداد سے زیادہ روپیہ وصول ہوسکتا تہا یا نہیں کہ جو نمبردار نے وصول کیا ہے (دیکھو مقدمہ منگل خاں محولہ بالا) جب نمبردار نے خود تحصیل نہ کی ہو بلکہ بذریعہ اپنے بھائی کے کی ہو تو مدعی کو ثبوت غفلت نمبردار ثابت کرنا غیر ضروری ہے (درگیا بنام اودے ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۸۹۱ء صفحہ ۱۹۹)

عدالت مقدمہ منافع میں اُسی طرح کارروائی کرے گی جس طرح مقدمہ تصفیہ حساب میں کرتی ہے اور تجویز کمی بیشی حساب کی کرسکتی ہے اور ایک سال کا منافع دوسرے سال کے خسارہ میں مجرا دے سکتی ہے (بہادر سنگہ بنام ٹھاکر سنگہ منتخب فیصلجات بورڈ ۱۸۹۳ء صفحہ ۶۸) جبکہ اصل مقصد نالش کا تصفیہ حساب کا فیمابین مدعی حصہ دار مندرجہ کھیوٹ اور نمبردار یا فیمابین مدعی مذکور اور ایک یا زیادہ یا کل حصہ داران کی ہو تو غرض انتہائی ایسے تصفیہ کی حصول ڈگری حصہ منافع کی (اگر کچھ ہو) تو نالش تصفیہ حساب کی متصور ہوگی۔ کوئی نالش حصہ منافع کی نالش تصفیہ حساب کی اس وجہ سے

نہیں ہوجاتی کہ عدالت کو رقوم دادنی دیا فتنی متنازعہ کا تصفیہ کرنا ضرور ہوتا ہے (درو ہن بنام جوالا پرشاد ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۸۹۹ء صفحہ ۱۱۸)

جب مدعی عدالت دیوانی سے باضابطہ بیدخل ہوگیا ہو تو گو اسکا نام درج کاغذات مال ہوتا ہے وہ حصہ دار متصور نہیں ہوسکتا (گھیسا بنام سعادت علی منتخب فیصلجات بورڈ مال ۱۸۸۸ء صفحہ ۱۸۱)

حصہ دار سے وہ اشخاص مراد نہیں ہیں جو اتفاق سے بطور حصہ دار کھیوٹ میں درج ہوں بلکہ وہ اشخاص مراد ہیں جو فی الواقع حصہ دار ہوں اور حقیت رکھتے ہوں (راجودھیا پرشاد بنام نند کشور ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۸۹۹ء صفحہ ۸۷/۲۴۴)

جب مدعی کا نام بلا تفریق حصص مجملاً مدعاعلیہ کے ساتھ درج کاغذات ملی ہو تو مدعی اپنا حصہ قایم کرکے نالش منافع کرسکتا ہے اور عدالت مال مدعی کے حصہ کو معین کرکے مجاز صادر کرنے ڈگری کی ہے (خوشحال و بنام رام داس ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۸۹۰ء صفحہ ۱۰۱ و شب شنکر لال بنام نبارسی داس انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۲۰۸)

ایک حصہ دار کا ٹھیکہ دار نالش منافع بنمبرداریا دوسرے حصہ دار محصل تحصیل پر عدالت مال میں کرنیکا اختیار رکھتا ہے (دیبی سرن لال بنام دیبی سرن اوپادیا منتخب فیصلجات بورڈ ۱۸۹۰ء صفحہ ۱۲۵)

لیکن منجملہ ٹھیکہ داران مشترک کے ایک ٹھیکہ دار دوسرے ٹھیکہ دار پر نالش اپنے حصہ منافع کی عدالت مال میں نہیں کرسکتا ہے (رہی پت بنام رادھو لیگل ریممبرنسر جلد ۱۸۹۱ء صفحہ ۲ فیصلہ جات بورڈ مال)

اگر ایک راہن زرِ رہن عدالت میں جمع کرکے ڈگری حاصل کرلے مگر مرتہن نمبردار تابعض جائداد مرہونہ ریکر لگان حقیت مرہونہ وصول کرتا ہے تو اسپر نالش منافع محکمہ مال میں دائر نہیں ہوسکتی راہن کو اختیار ہے کہ وہ عدالت دیوانی میں بمقابلہ مرتہن تابعض ناجائز دعوے واصلات دائر کرے (خوب سنگھ بنام بلونت سنگھ ہائی کورٹ رپورٹ الہ آباد ۱۸۹۵ء صفحہ ۱۲۵ منفصلہ ۱۲ جولائی ۱۸۹۵ء)

گونڈہ وارینی مالک اوسنے بابتہ اپنے حصہ منافع کے نمبردار پر نالش محکمہ مال میں کرسکتا ہے۔ (دیا پرشاد بنام بابو شنکر پرشاد ہائی کورٹ رپورٹ الہ آباد ۱۸۹۸ء صفحہ ۳۰ منفصلہ ۱۸۔ فروری ۱۸۹۸ء)

نالش منافع و تصفیہ حساب میں اخراجات دیہی مقررہ واجب العرض سے گریز نہ کرنا چاہیے بلکہ مطابق واجب العرض کے ضرور دلانا چاہیے (سید ارجمند علی بنام رچپال سنگھ منتخب فیصلجات

بسلسلہ ۰۰۰ صفحہ ۱۱۱)
نالش منافع میں عدالت کو ضد مجرائی بعوض خوراک و پوشاک پرجو مدعی کے واسطے خرچ ہو لحاظ نہ کرنا چاہیئے (مساۃ سمی بنام جیون سنگھ منتخب فیصلجات بورڈ ریونیو ۰۰۰ صفحہ ۱۰۴) لیکن اگر نمبردار نے تعلیاً مال گذاری آمدنی سال ہائے مابعد سے بلا اطلاع حصہ داران کے ادا کی ہو تو وہ مستحق ہے کہ منجانب حصہ دار جو نالش اسپر واسطے اس کے حصہ منافع سال ہائے مابعد کے دائر ہو اس میں دعوے منہائے ایسی زر اداشدہ کا کرے (اودئی سنگھ بنام جگنا تھ انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ا صفحہ ۱۴۵)

بروئے اشتہار گورنمنٹ نمبر ۰۰۰ (الف) مورخہ ۲۴ - فروری ۱۸۸۱ء (دیکھو شرح دفعہ ۱۵۹ - ایکٹ ہذا) نمبردار مستحق پانے اس رقم کا ہے جو بذریعہ اقرارنامہ مابین نمبردار ودیگر حصہ داران بابتہ حق نمبرداری معین ہوئی ہو اور اگر ایسی کوئی رقم معین نہ ہوئی ہو تو اس کل مال گذاری پر جو نمبردار کو ادا کرنا واجب ہے پانچ روپیہ فیصدی کے حساب سے حق نمبرداری مجرا لے گا۔

نالشات حسب منشاء دفعہ ہذا منافع متدعویہ کے واجب الادا ہونے کی تاریخ سے بلحاظ دفعہ ۱۶۸ ایکٹ ہذا اندر تین سال کے دائر ہونا چاہیئے (ضمیمہ چہارم مجموعہ (ب) نمبر ۱۷ - ایکٹ ہذا)
عرضی دعوے حسب دفعہ ہذا بحضور مہتمم حصہ ضلع یا اس کی عدم موجودگی میں بحضور کلکٹر ضلع داخل ہوگی لیکن فیصلہ نالش عدالت اسسٹنٹ کلکٹر درجہ اول سے ہوگا اور کلکٹر ضلع ہی کر سکتا ہے - اسسٹنٹ کلکٹر درجہ اول یا کلکٹر ضلع کے فیصلہ کا اپیل بلحاظ دفعہ ۱۶۸ - ایکٹ ہذا اندر ۳۰ یوم تاریخ ڈگری سے بحضور جج ضلع اور اگر مالیت تعداد شے متنازعہ فیہ نالش پانچہزار سے زائد ہو تو بلحاظ دفعہ ۱۶۸ - اندر ۹۰ یوم تاریخ ڈگری سے بحضور ہائی کورٹ ہوسکیگا - اور علاوہ ہذا جج ضلع کے فیصلہ کا اپیل دوم بلحاظ دفعہ ۱۶۹ - ایکٹ ہذا اندر ۹۰ یوم تاریخ ڈگری سے بحضور ہائی کورٹ ہوسکتا ہے - رسوم عدالت ابتدائی واپیل تعداد متدعویہ کے موافق بموجب دفعہ ۷ ضمن ۱ - ایکٹ نمبر ۷ ۱۸۷۰ء قابل اخذ ہوگا (دفعہ ۱۶۷ و ۱۷۴ و ضمیمہ چہارم مجموعہ (ب) نمبر سلسلہ ۱ و دفعہ ۱۶۸ و ۱۶۲ - ایکٹ ہذا و ضمیمہ ۲ مد ۱۵۲ و ۱۵۹ - ایکٹ ۵ ۱۸۷۷ء و دفعہ ۷ ضمن ۱ ایکٹ ۷ ۱۸۷۰ء و ضمیمہ اول مد نمبر ۱ - ایکٹ مذکور)

دفعہ ۱۶۵ (۱) کسی حصہ دار کو جائز ہے کہ دوسرے حصہ دار پر واسطے

نالش بابت منافع کے حصہ دار پر

تصفیہ حساب کے اور واسطے اپنے حصہ منافع محال کے یا اُس کے کسی جزو کے نالش کرے۔

(۲) کسی ایسی نالش میں مدعی کو جائز ہے کہ کسی تعداد حصہ داران کو یکجائی نالش کرے اور ایسی صورت میں لازم ہوگا کہ ڈگری میں یہ تصریح کیجائے کہ مدعا علیہم میں سے ہر ایک پر اُسکا کسقدر اثر پہونچتا ہے۔

شرح یہ دفعہ بجائے دفعہ ۹۳ حرف (ح)۔ ایکٹ ۱۲ ۱۸۸۱ء کے ہے۔ پیشتر یہ امر بحث طلب رہا کرتا تہا کہ کون دعوے تصفیہ حساب کا ہے اور کون دعوے حصہ منافع کا کیونکہ ایکٹ ۱۲ ۱۸۸۱ء میں صاف ظاہر نہیں کیا گیا تہا کہ دعوے تصفیہ حساب کس حالت میں کیا جائے گا اور دعوے حصہ منافع کس حالت میں۔ گو ان دونوں دعاوی کی نسبت مختلف میعادیں قرار دی گئی تہیں۔ سیلکٹ کمیٹی کی رپورٹ اس دفعہ کی بابت حسب ذیل ہے۔

ہمنے ایسی نالشات منافع میں جو نمبردار کے نام ہوں اور ایسی نالش منافع میں جو حصہ دار کے نام ہو فرق قایم کر دیا ہے کیونکہ ان دونوں کی حیثیت کسیقدر مختلف معلوم ہوتی ہے۔

بالفعل عدالتوں میں اس امر کی نسبت بہت اختلاف راے اور غلطی ہوا کرتی ہے کہ کونسا دعوی تصفیہ حساب کا اور کونسا دعوے حصہ منافع کا ہے کیونکہ موجودہ ایکٹ لگان (ایکٹ ۱۲ ۱۸۸۱ء) میں ان دو اقسام نالشات کے واسطے مختلف میعاد ہائے سماعت مقرر کی گئی ہیں۔ ہمکو تصفیہ حساب کی نالش کے علیحدہ طور پر قایم رکہنے میں کوئی عملی فائدہ نہیں معلوم ہوتا ہے۔ جب کوئی حصہ دار تصفیہ حساب کی نالش کرتا ہے تو اسی وجہ سے کرتا ہے کہ وہ اپنا حصہ منافع کا چاہتا ہے اسی لحاظ سے ہمنے دفعہ ۱۶۵ اس طور پر طیار کی ہے جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ایک نالش میں یہ دونوں دعاوی آسکیں گے اور ہمنے دعوے تصفیہ حساب کو ایسے حصہ دار کی صورت پر محدود رکہا ہے جو دوسرے حصہ دار پر نالش کرے کیونکہ اس کی ضرورت نمبردار کے نام کی نالش میں نہیں معلوم ہوتی ہے (رپورٹ سیلکٹ کمیٹی مندرجہ گورنمنٹ گزٹ اُردو مطبوعہ ۲۰- جولائی ۱۹۰۱ء حصہ ۵ صفحہ ۳۰۸)

دفعہ ہذا کا فقرہ (۲) جدید ہے جسکی رو سے حصہ دار کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ کسی تعداد حصہ داران کو ایسی نالش میں بزمرہ مدعا علیہم شامل کرے جو مشترکاً یا منفرداً ذمہ دار اُس کے دعوے کے ہوں۔ ایسی صورت میں عدالت مجوز کو لازم ہے کہ وہ ڈگری میں صراحت ذمہ داری ہر

معاطیہ کی کردے۔

حصہ داران سے مراد حصہ داران محال ہیں۔ لہذا ٹھیکہ داران مشترک جنہوں نے زمیندار سے پٹہ لیا ہو لفظ حصہ داران میں شامل نہیں ہیں اور منجملہ ٹھیکہ داران مشترک کے ایک ٹھیکہ دار دوسرے ٹھیکہ دار پر نالش حصہ منافع عدالت مال میں نہیں کرسکتا (جیت بنام راد ہو یکل ریبیرنیہ جلد ۱ ۱۸۸۲ء صفحہ ۲ فیصلہ بورڈ مال) مگر ایک حصہ دار کا ٹھیکہ دار دوسرے حصہ دار پر نالش منافع کرسکتا ہے (ربہی سرن لال بنام ربہی سرن امیا رہیا منتخب فیصلجات بورڈ ۱۸۸۳ء لغایتہ ۱۹۰۱ء صفحہ ۳)

بمقدمہ بھوانی گر بنام دراون گر انڈین لاریورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۴۴۱ باغراض نالش دلاپانے بقایا مال گذاری مرتہن لفظ حصہ دار میں شامل نہیں کیا گیا تھا مگر بعد کے فیصلہ بجہن سنگھ بنام گماسی رام انڈین لاریورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۱۳۱ میں تجویز کیا گیا کہ نمبردار نالش بقایا مال گذاری بنام مرتہن قابض حقیت حصہ دار محکمہ مال میں کرسکتا ہے اور مرتہن داخل تعریف حصہ دار ہے۔ جہاں تک ان تجاویز پر غور کیا جاتا ہے معلوم ہوتا ہے کہ حقوق باہمی مرتہنان کی وہی حالت ہے جو حقوق باہمی ٹھیکہ داران کی ہے پس ایک مرتہن دوسرے اپنے شریک مرتہن پر نالش تفہیم حساب یا دلاپانے منافع محکمہ مال میں نہیں کرسکتا ہے البتہ مرتہن حقوق کسی حصہ دار کا دوسرے حصہ دار پر یا نمبردار پر بلحاظ اصول فیصلہ ربہی سرن محولہ بالا نالش تفہیم حساب یا دلاپانے منافع کی محکمہ مال میں دائر کرسکتا ہو۔

کوئی حصہ دار کسی کارندہ نمبردار پر جو منجانب نمبردار تحصیل وصول لگان کرتا ہو حسب ایکٹ ہذا محکمہ مال میں نالش نہیں کرسکتا ہے کیونکہ کارندہ بذاتہ ذمہ دار نہیں ہے نہ وہ داخل تعریف حصہ دار ہے تحصیل وصول کارندہ کی ذمہ داری نمبردار پر ہے (درگیا بنام اودی رام ویکلی نوٹ الہ آباد ۱۸۹۸ء صفحہ ۲۷) نہ کوئی زمیندار کسی عطیہ دار مال گذاری سرکار پر نالش حسب دفعہ ہذا دائر کرنے کا مجاز ہے (بھگوانداس بنام امداد علی منتخب فیصلجات بورڈ ۱۸۸۳ء لغایتہ ۱۹۰۱ء صفحہ [illegible]) مگر ایک نالش منافع منجانب حصہ دار معافی دار قابل سماعت عدالت مال حسب ضمن (ح) ہے۔
(مہو سودی داس بنام رگھوناتھ داس ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۸۹۸ء صفحہ ۱۰)

حصہ دار سے یہ مراد ہے کہ وہ واقعی استحقاق وصول منافع یا تفہیم حساب کا رکھتا ہو محض کھیوٹ میں اسکا نام درج ہونا کافی نہیں ہے۔ اگر کوئی شخص بموجب حکم عدالت دیوانی با ضابطہ بیدخل کر دیا گیا ہو مگر کاغذات مال سے اس کا نام خارج نہ ہوا ہو تو وہ حصہ دار نہیں سمجھا جائے گا (گھسا بنام سعادت علی منتخب فیصلجات بورڈ مال ۱۸۹۳ء صفحہ [illegible])

مرتہن بالقبض کا نام بحیثیت حصہ دار درج کیبوٹ تہا مگر راہن سے زر رہن بموجب حکم عدالت مجاز
داخل کر دیا تہا بہر کوئی کارروائی اخراج نام مرتہن کی نہیں کی اب مرتہن نے دعوے حصہ منافع کا
باعتبار اپنے اندراج نام کے دائر کیا تجویز ہوئی کہ الفاظ حصہ دار سے ہر ایسا شخص مراد نہیں ہے جو
اتفاق سے بطور حصہ دار کے مندرج کیبوٹ ہو ان الفاظ سے مراد وہ اشخاص ہیں جو بوقت ابتداع
نالش کے نہ محض حصہ دار ہیں بلکہ اسی حیثیت سے مندرج کیبوٹ بہی ہیں (اجودہیا پرشاد
بنام نند کشور ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۸۸۴ء صفحہ ۱۶۶)
ایک بیوہ ہندو کا نام بطور حصہ دار درج کیبوٹ تہا مگر فی الواقع یہ اندراج ایک فرضی اندراج تہا
بیوہ مذکورہ نے کبھی حصہ منافع حاصل نہیں کیا اور نہ عاقبت بعض اُس حصہ کی ہوئی جسپر اُس کا
نام درج تہا البتہ کچھ آراضی خودکاشت پر اُس کا قبضہ تہا نالش منجانب بیوہ میں تجویز ہوئی کہ
مدعیہ اصلی و واقعی حصہ دار نہیں ہے محض اندراج نام سے یا کچھ آراضی خودکاشت پر قابض ہونے
سے وہ حصہ دار مستحق منافع متصور نہیں ہو سکتی (اناردیوی بنام منشی رام ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۸۹۹ء
صفحہ ۱۶۲)
محض یہ امر کہ نام مدعی اور مدعا علیہ کا بطور شریک حصہ دار بلا تصریح حصص جداگانہ یا کسرات کے درج کیبوٹ
ہے مانع نالش منافع نہوگا درگا پرشاد بنام دیپ چند ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۸۹۶ء صفحہ ۹۰ اور دوو
شب شنکر لال بنام جبار سیداس انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۰ صفحہ ۱۰۱ کا حوالہ ہوا (خوشحال بنام
رام داس ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۸۹۸ء صفحہ ۲۳۱) مگر منجانب ایک شریک خاندان ہندو مشترکہ بنام
دوسرے شریک خاندان مشترکہ نالش منافع قایم نہیں رہ سکتی ہے اس مقدمہ میں فیصلہ مقدمہ خوشحال
بنام رام داس متذکرہ صدر کی توضیح کی گئی (چندی پرشاد بنام جوالا پرشاد ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۸۹۹ء
صفحہ ۲۲۴)
یہ امر کہ نام کسی حصہ دار کا کاغذات مال میں درج ہے مانع اُس کی نالش کے خارج المیعاد ہونے کا
نہوگا جو بابتہ اُس کے حصہ منافع کے ہو بشرطیکہ فی الواقع اُس نے کوئی منافع بارہ سال سے زیادہ کا
قبل نالش مذکور کے نہ پایا ہو مقصود علی خان بنام غازی الدین رپورٹ ہائیکورٹ ممالک مغربی
و شمالی ۱۸۶۷ء صفحہ ۱۵۰ و تلسی سنگہ بنام بہیم سنگہ ہفتہ وار الہ آباد ۱۸۸۱ء صفحہ ۳۰ کی تقلید
ہوئی (محمد حسین بنام بہوانی پرشاد انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۰ صفحہ ۳۲۲)
حقوق وزن کشی جو زمینداروں کو بہ نسبت کسی بازار موقوعہ آراضی خود محال کے واجب الادا ہوتے

میں مناسب طور پر جز و منافع محال متصور ہو سکتی ہیں اور نالش دلاپانے حقوق مذکور کسی مذکورہ عدالت مال میں ہوگی (بلدیو سنگھ بنام منی سنگھ دیکلی نوٹس الہ آباد ۱۸۸۸ء صفحہ ۱۵۲)

جہاں تک اُس نالش کے اغراض کے واسطے جس میں ایک شریک حصہ دار نے منافع جات کے حصہ کا دعوے بخلاف نمبردار یا بخلاف ایک یا زیادہ یا جملہ دیگر شرکار کے کیا ہو عدالت سے تصفیہ حساب وکتاب کی استدعا کی گئی ہو توجہ اِسے جو کر طرز رکھی جانی چاہیئے اہم اور اصلی غرض نالش کی ہے اگر اہم اور اصلی غرض نالش کی حساب وکتاب کا تصفیہ کرانے کی ہو اور حصہ منافعجات کی ڈگری حاصل کرنا صرف ایک خارجی غرض تصفیہ حساب وکتاب کے حاصل کرنے کی ہے تو نالش بطور ایک نالش تصفیہ حساب وکتاب کی متصور کیجانی چاہیئے اگر اہم اور اصلی غرض نالش کی ایک حصہ منافع جات کے حاصل کرنے کی ہو جو کہ مدعاعلیہ نے اُس حصے سے زائد حاصل کر لیا ہو جس کا کہ وہ مستحق ہو اور اگر عدالت سے حساب وکتاب کی استدعا صرف متعلق اہم غرض مذکور کی گئی ہو اور نیز اسواسطے تجویز کرنے اس امر کے کہ آیا رقم مدعویہ واجب الادا ہے یا نہیں تو نالش صرف تصفیہ حساب وکتاب کی نالش نہیں ہے بلکہ وہ ایک نالش بابتہ حصہ منافعجات کے ہے۔ رودہن بنام جوالا پرشاد انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۶ صفحہ ۳۴۳ کی تشریح کی گئی۔ انند و بنام انند و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۴ صفحہ ۲۰ کا حوالہ دیا گیا (ملک محمد کریم بنام گنگا پانڈے وغیرہ دیکلی نوٹس الہ آباد ۱۸۹۸ء صفحہ ۱۱)

نالش تصفیہ حساب میں جملہ حصہ داران کو شامل کرنا چاہیئے (اودے رام بنام غلام حسین انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۱۵۳)

جبکہ چند حصہ داران نے بعوض اپنے حصہ منافع کے پٹہ ایک قطعہ اراضی کا اس شرط سے لیا کہ جب وہ اُس کو چھوڑ دیں تو وے اپنے حصہ منافع کا دعوے کر سکیں گے اور بموجب شرط کے اُنہوں نے اراضی چھوڑ دی۔ تجویز ہوئی کہ چونکہ حصہ داران مذکور کی نسبت یہ نہیں کہا جا سکتا کہ وہ کسی وقت دخیل نہ تھے لہذا وے بابتہ منافع کے عدالت مال میں نالش کر سکتے ہیں (دیتل سنگھ بنام بچن سنگھ ہائی کورٹ رپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۴۴)

وہ شخص جو اُس زمانہ کے حصہ منافع کا دعوے کرنا چاہتا ہو جبکہ وہ بیدخل رہا اس کو عدالت دیوانی سے چارہ جوئی کرنا چاہیئے۔ (شنکر لال بنام رام لال ہائی کورٹ رپورٹ الہ آباد جلد ا صفحہ ۱۷۰)

نالش دلاپانے چندر تو مہند نقد ! بتہ حصہ لگان مدعیان جس کی نسبت اُن کا بیان ہے کہ مدعاعلیہم اور ان کے حصہ داران نے بیجا وصول کر لیا ہے اور جس نالش میں مدعاعلیہم کو استحقاق وصول

جنوقان سنہ جری مرعیان سے انکا ہے اندروئے دفعہ ۹۳ (ح) ایکٹ لگان سماعت دیوانی سے خارج نہیں ہے۔ شرط مذکور میں اُن نالشات سے مقصود نہیں ہے جنمیں ایسے دعوے حیثیت کے کیئے جاتے ہیں اور اُنپر اعتراض ہوتا ہے۔ لیکن منجملہ حصہ داران محال مشترکہ غیر منقسم کے چند حصہ داران کی نالش بغرض ایسے استقرار اور دلاپانے حصہ رسدی لگان حسب متذکرہ بالا کے بلا ثبوت رواج مروجہ یا خاص معاہدہ کے جسکی روسے ایسی نالش کا اختیار دیا گیا ہو از روے دفعہ ۱۰۹۔ ایکٹ لگان ممالک مغربی وشمالی کے ممنوع السماعت ہو (مہادیو سنگہ بنام بج سنگہ ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۸۸۶ء صفحہ ۲۴)

نالش منافع سہ سالہ میں اسی طرح عمل ہونا چاہیئے جس طرح کہ نالش تصفیہ حساب میں عمل کیا جاتا ہے یعنی آمدنی ایک سال کی دوسرے سال کی کمی میں مجرا ہونی چاہیئے اور نتیجہ کی بابتہ ڈگری ایک ہی صادر ہونی چاہیئے (بہادر سنگہ بنام ٹھاکر سنگہ منتخب فیصلجات بورڈ ۱۸۸۲ء و ۱۸۸۳ء صفحہ ۳۵)

نالش منافع میں عدالت کو عذر مجرائی قیمت خوراک وپوشاک پر لحاظ نہ کرنا چاہیئے اور جبکہ فریقین اراضی سیر مشترکہ کا قابض ہوں تو خرچ کاشت اراضی مذکور داخل اخراجات دیہی تصور نہ کرنا چاہیئے (سولچند بنام بھکاریداس انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۴۴۲ و مسماۃ بختی بنام چیرن سنگہ منتخب فیصلجات بورڈ مال ۱۸۸۳ء صفحہ ۷۱) عدالت مال دعوے مجرائی کو بجز اس صورت کے پذیرا نہیں کرسکتی کہ دعوے مذکورہ بھی اُس کی سماعت کی قابل ہو (بینی مادھو بنام گیا پرشاد ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۸۹۱ء صفحہ ۱۴۶) مثلاً جبکہ جمع تشخیص شدہ کو گورنمنٹ نے نامنظور کیا اور جمع تشخیص شدہ بموجب آرہ بابتہ سالہای گذشتہ وصول کیگئی بعد نالش منافع سال ہائے ما بعد میں مدعاعلیہ نمبردار نے اُس روپیہ کو مجرا مانگا تو اجلاس کامل سے نمبردار مستحق مجرائے قرار دیا گیا (اودی سنگہ بنام جگت سنگہ انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۳۰۵)

نالشات منافع میں مدعی کو سود بھی ملنا چاہیئے (طوطارام بنام شیر سنگہ انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۲۶۱)

جب نالش مدعاعلیہ بحیثیت تحصیل کنندہ کہاٹ جو ذمہ وار تحصیل کرنے کا نہ ہو تو منافع واقعی رقم وصولی پر دلایا جائیگا نہ کل تشخیص پر (بلونت سنگہ بنام گوکرن سنگہ انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۵۱۹)

درباب اختیار سماعت ومیعاد سماعت ورسوم عرضی نالش وہی قواعد واحکام مرعی رہیں گے جو

نالشات متنافع بنام نمبردار حسب دفعہ ۱۴۸ - ایکٹ ہذا میں - فقرات آخر سیکشن دفعہ ۱۹۳ - ایکٹ ہذا لایق ملاحظہ ہیں -

دفعہ ۱۶۶ - الفاظ نمبردار وحصہ دار ومعافیدار وعطیہ دار مال گذاری وتعلقہ دار ومالک اعلےٰ میں باب ہذا میں اشخاص مذکور کے وثنار اور قایم مقام قانونی اور اوصیا اور مہتمان ترکہ اور منتقل الیہم بھی داخل ہیں -

الفاظ نمبردار وغیرہ میں وثنار وغیرہ داخل ہیں

شرح یہ دفعہ جدید ہے - اس دفعہ کی نسبت اور ذیل ممبران سیلکٹ کمیٹی کی رائے حسب ذیل ہے - ہئے ایسی نالشات کی نسبت احکام درج کیئے ہیں جو از طرف اور بنام وثنار اور قایم مقامان قانونی وغیرہ نمبرداران وحصہ داران وغیرہ کے ہوں تاکہ ان نالشات کی نسبت بھی عدالت ہائے مال ہی کا اختیار سماعت قایم رہے - یہ امر کہ نالش کی سماعت کس قسم کی عدالت (یعنی دیوانی یا مال) میں ہونی چاہیئے نوعیت نالش پر نہ کہ محض اس حیثیت پر جو فریقین کی ہو موقوف ہونا مناسب ہے (گورنمنٹ گزٹ اردو مطبوعہ ۲ - جولائی ۱۸۸۷ء صفحہ ۳ حصہ ۵)

باب ۱۲

عدالتوں کا اختیار سماعت نالشات ودرخواستہائے

دفعہ ۱۶۷ - کل نالشات ودرخواست ہائے نوعیت مصرحہ ضمیمہ چہارم کی سماعت اور تجویز عدالت ہائے مال کریں گے - اور سوائے بطور اپیل کے جس طرح کہ بعد ازیں ایکٹ ہذا میں حکم ہے - کوئی عدالت جو عدالت مال نہ ہو کسی طرح نزاع یا معاملہ کی سماعت نہ کرے گی جس کی نسبت کوئی نالش یا درخواست نوعیت مذکور دائر یا پیش کیجا سکتی ہے -

نالشیں اور درخواستیں کس قسم کی عدالت ہائے مال کے قابل سماعت ہونگی -

شرح عذر نسبت اختیار سماعت کسی نوبت مقدمہ پر قبل تجویز منظور ہو سکتا ہے بشرطیکہ مثل میں کافی

موا ثبوت عذر مذکور موجود ہو (مدہن لال بنام منظر حسین انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۲۳۰)
بحث اختیار سماعت عدالت نوعیت اُس دعوے پر جو مدعی پیش کرے اور اُس معاملہ پر جو اُس دعوے میں داخل ہو منحصر ہے (دگلیش بنام جیس پیتھو ویکلی رپورٹر کلکتہ جلد ۲۵ صفحہ ۱۴۰)
جبکہ عرضی دعوے میں جو عدالت دیوانی میں پیش کی گئی ہو ایسے امور بیان کیے گئے ہوں جو اگر صحیح ہوں تو اُن سے یہ ظاہر ہو کہ بحث یا امر متعلقہ نالش اس قسم کا ہے جس سے ایکٹ لگان متعلق ہے تو عرضی دعوے حسب ضمن (ج) دفعہ ۵۴ مجموعہ ضابطہ دیوانی نامنظور ہونی چاہیئے یا ممکن ہے کہ بعض صورتوں میں حسب دفعہ ۵۷ مجموعہ مذکور واپس کیجائے (نارا پت اوجھا بنام رانی رتن کنور انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۵ صفحہ ۴۰۳)
جب کوئی اسسٹنٹ کلکٹر کسی نالش منافع یا لگان یا کسی اور نالش کی جس کی سماعت کرنے کا وہ بموجب ایکٹ لگان مجاز ہے سماعت کرے تو گو واسطے اغراض اُس نالش کے اُسے ہر نزاع کا فیصلہ کرنا (خواہ وہ متعلق حق کے ہو یا کسی اور امر کے) جو اُس کے روبرو پیش کیجائے ضروری ہوتا ہم اُس کا فیصلہ کسی نزاع مذکور کی نسبت کسی ایسی نالش میں امر فیصل شدہ کا نہیں ہو سکتا جو بعد ازاں عدالت دیوانی میں دائر کیجائے اور جس میں اُس آراضی کا حق مالکانہ جس سے ایسا منافع یا لگان حاصل ہوتا ہو امر تنقیح طلب ہو (اشرف النساء بنام علی احمد ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۹۰۲ء صفحہ ۱۴۴)
ایسے مقدمہ میں جس کے تجویز کرنے کی عدالت مجاز ہو اگر فریقین بلا عذر کے تنقیحات قایم ہونے اور تجویز بربنا روئیداد ہونے دیں تو مدعا علیہ بعد کو عدالت کے اختیار میں اعتراض بربنا ایسی بیضابطگی کے کہ جن کی نسبت اگر وقت مناسب پر اعتراض کیا جاتا تو نالش ڈسمس ہو جاتی نہیں کر سکتا۔ لیکن جب عدالت کو نسبت شے دعوے کے اختیار سماعت حاصل نہ ہو تو فریقین بذریعہ اپنی رضامندی باہمی کے اس کو ایک صحیح کارروائی عدالتی نہیں کر سکتے (مناکش بندو بنام سبرامانیا شاستری انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۱ صفحہ ۲۶ - پریوی کونسل)
مساۃ اشرف النساء مدعیہ نے نالش دلاپانے منافع بنام مساۃ کنیز رسول وغیرہ بحیثیت ایک حصہ دار خاص جایداد کے جس کو مساۃ فصاحت النساء نے وصول کیا تھا دائر کی۔ عنایت احمد حصہ دار دینہ دار مدعیہ نے ایک رہن نامہ و دستاویز ٹھیکہ بحق فصاحت النساء ایک ہی روز تحریر کیا تھا بموجب ان دستاویزات کے فصاحت النساء نے قبضہ حاصل کیا اور تحصیل لگان کی۔ اس نالش میں

فصاحت النسار و عنایت احمد دو نوں فریق بنائے گئے تھے۔ عدالت ماتحت نے دعوے ڈگری کیا فصاحت النسار نے اپیل بنار امنی ڈگری ماتحت دائر کیا دوران اپیل میں فصاحت النسار فوت ہوگئی اُس کی وارث دو لڑکیاں فریق بنائی گئیں اپیل میں فیصلہ عدالت فن کے صادر ہوا اب اپیل دوم میں صرف یہ بحث ہے کہ آیا نظر بحالات فصاحت النسار پر نالش حسب دفعہ ۹۳ دفعہ ماتحتی (ج) ایکٹ لگان کے محکمہ مال میں دائر ہوسکتی تھی یا نہیں۔ یہ حجت کہا تی ہے کہ دفعہ ہذا صرف اُن مقدمات سے متعلق ہے جو کسی شریک نے بمقابلہ نمبردار کے دائر کی ہوں یا بمقابلہ اُن شرکا کے جنہوں نے منافع وصول کیا اور نہ بمقابلہ مرتہن ایک حصہ دار کے جو فی الواقع ایک حصہ دار نہیں ہے یہ ظاہر ہے کہ فصاحت النسار در اصل ایک حصہ دار نہ تھی اور نہ وہ نمبردار تھی اُس نے لگان بحیثیت ایک مرتہن یا ٹھیکہ دار نمبردار کے وصول کیا ہے مدعا علیہم کے اس اعتراض کا جواب یہ ہے کہ اختیار سماعت کا نقص رفع ہوگیا جبکہ مقدمہ بصیغہ اپیل جج ضلع کے اجلاس میں آیا اور آنہوں نے اُس کو فیصل کیا اور چونکہ حاکم موصوف نے مقدمہ کا فیصلہ بعد سماعت فریقین وعذرات مقدمہ کے کیا تھا لہٰذا اب کوئی نقص اختیار سماعت بوجہ احکام دفعہ ۲۰۶ و ۲۰۷۔ ایکٹ لگان کے باقی نہیں رہا۔ مقدمہ منسی و دیگر بنام بہاری لال ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۹۰۰ء صفحہ ۴، کا حوالہ دیا گیا (کنیز رسول وغیرہ بنام اشرف النسار ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۹۰۱ء صفحہ ۱۰۴)

عدالت ہائے دیوانی ایسی نالشات کو پذیرا کر سکتی ہیں جو عدالت مال میں دائر نہ کیجا سکتی ہوں جبکہ مدعی نے نالش عدالت دیوانی میں اس بیان سے دائر کی کہ وہ مستحق قبضہ اراضی کا بحیثیت آسامی بشرح لگان معین کے ہے اور اُس کو بوجہ حکم مہتمم بندوبست کے بعض اشخاص نے بیدخل کیا ہے جن کو اُس نے مداخلت بیجا کنندگان بلا استحقاق کے بیان کیا اور جن کو اُس نے مع زمیندار اراضی متنازعہ کے مدعا علیہ بنایا تھا تجویز ہوئی کہ چونکہ مدعی بلحاظ حالات مندرجہ عرضی دعوے محکمہ مال سے کوئی دادرسی حاصل نہیں کر سکتا پس عدالت دیوانی کو اختیار سماعت نالش و صدور ڈگری قبضہ بمقابلہ معاعلیہم (باستثنار زمیندار) کے جو غاصبان تجویز ہوئی تھی حاصل تھا گو عدالت دیوانی یہ قرار نہیں دے سکتی ہے کہ کاشت کی کیا نوعیت ہے (دکھنا کنور بنام اکبر پانڈے انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۹ صفحہ ۲۵۲)

نالش واسطے تعمیل محض پٹہ کے لایق سماعت دیوانی ہے (عبدالغنی بنام گذری رائے ہائی کورٹ رپورٹ آگرہ جلد ۲ حصہ ۱۹۲)

زمینداران نے نالش بیدخلی مدعاعلیہم اُن کو غاصب قرار دیکر عدالت دیوانی میں دائر کی ۔ مدعاعلیہم نے عذر کیا کہ وے منجانب اسامی بشرح معینہ مرتہن بالقبض ہیں ۔ معلوم ہوا کہ اسامی دخیلکار نے جو قبل نالش لاوارث فوت ہوگیا دستاویز رہن نامہ تحریر کر دیا تھا تجویز ہوئی کہ نالش قابل سماعت دیوانی ہے ۔ اس مقدمہ میں مقدمہ سکینہ بی بی بنام سوبدھ رائے انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۵ صفحہ ۱۱۰ سے تمیز کی گئی (رجاپر کنندہ بنام شیوپرشاد رائے انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۶ صفحہ ۳۲۵)

تصفیہ بحث وراثت کاشتکار دخیلکار بمقابلہ زمیندار یا مابین دو دعویداران وراثت قابل سماعت دیوانی ہے (رام سوہل بنام نبا مد ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۹۰۱ء صفحہ ۱۲۰)

دربارہ تصفیہ بحث استحقاق دفعات ۱۹۰ و ۱۹۹ ۔ ایکٹ ہذا ملاحظہ طلب ہیں ۔

وہ شخص جو دیگر اشخاص کے ساتھ جو فریقین نالش شامل ہوں مشترکہ حق رکھتا ہو لیکن جو فریق مقدمہ مذکورہ نہ ہو مستحق حصول استقرار اس امر کا ہے کہ کارروائیات مقدمہ مذکور اس کے حق پر موثر نہیں ہیں لیکن وہ کارروائیات کو بے اثر نہیں کرا سکتا اور نہ اپنے شرکا کے نام حکم میں مضمون صادر کرا سکتا ہے کہ وہ پیروی مقدمہ نہ کریں (رگھودی رائے بنام شیوبرت رائے ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۱۰)

نالش تعلیاں لگان منجانب خریداران تعلیاں لگان عدالت مال میں قابل سماعت ہے نہ کسی اور عدالت میں (رام چند وہر چند بنام چمن لال منتخب فیصلجات بورڈ مال نمبر ۲ ۱۹۰۲ء منفصلہ ۲۳ ۔ نومبر و ۵ ۔ دسمبر ۱۹۰۱ء صفحہ ۲)

زمانستان پر بھی عدالت مال میں نالش نہیں ہوسکتی (رمتاب کنور بنام دربی دین ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۴۱)

مقدمہ بیدخلی میں درحالیکہ کارروائی حسب دفعہ ۳۴ ۔ ایکٹ ۱۲ ۱۸۸۱ء قبل نفاذ ایکٹ ۲ ۱۹۰۱ء نہیں ہوئی تو اب حسب درخواست منقبضہ دفعہ ۱ ۔ ایکٹ آخر الذکر کے آسامی بیدخل نہیں کیا جا سکتا زمیندار کو چاہیئے نالش مکرر مال حسب ایکٹ ہذا کارروائی کرنا چاہیئے (نواب محمد ابراہیم خاں بنام بھگوان دین وغیرہ منتخب فیصلجات بورڈ مال نمبر ۳ ۱۹۰۱ء صفحہ ۵)

دفعات ۲۵ و ۳۱ ۔ ایکٹ ۲ ۱۹۰۱ء صرف اُن پٹہ جات ذیل سے متعلق ہیں جو بعد نفاذ ایکٹ مذکور دی گئی ہیں اور نہ قبل اس کے (منتخب فیصلجات بورڈ مال نمبر ۴ ۱۹۰۱ء صفحہ ۹)

دفعہ ۳۱ ۔ ایکٹ ۲ ۱۹۰۱ء زمانہ گذشتہ پر موثر نہیں ہے اور نہ اُن پٹہ جات ذیل سے متعلق ہے

جو قبل یکم جنوری ۱۹۰۱ء کے تحریر ہوئی ہوں اور نہ از روئے دفعہ ۳ - ایکٹ مذکور زمیندار مذکور کو اختیار
ہے کہ کوئی نالش اپنی آسامی کے بیدخل کرنے کے لیے اُس پٹہ ذیلی کی بنا پر دائر کرے جو بعد
یکم اپریل ۱۹۰۰ء مگر قبل یکم جنوری ۱۹۰۱ء کے تحریر ہوا ہو (من بہادر گوبند رائے بنام سندر من و
گوبند رائے منتخب فیصلجات بورڈ مال نمبر ۱ سنہ ۱۹۰۲ء صفحہ ۱ منفصلہ ۱۹ - مارچ ۱۹۰۲ء)

ایکٹ جدید میں کوئی امر ایسا نہیں ہے کہ جس سے جواز یا ایما اُس تعبیر کا پایا جائے کہ پٹہ شکمی میں رہن نامہ
داخل ہے برخلاف اس کے دفعہ ۲۰ و دیگر دفعات من ابتدا ۲۰ لغایتہ ۳۱ میں جو پٹہ جات شکمی سے
متعلق ہیں کاشت شکمی پر دینا اور پٹہ شکمی کے ایک ہی معنے تعبیر کرنے چاہئیں اور اُس معنے سے
صاف طور پر معمولاً یہ مراد ہے کہ کوئی آسامی کسی آسامی شکمی کو کاشت شکمی پر دے اُن کو معاملات رہن سے
کچھ تعلق نہیں ہے - رہن ایک صورت انتقال کی ہے اور بموجب دفعہ ۳۱ - ایکٹ ۲ سنہ ۱۹۰۱ء کل انتقالات
بعد یکم جنوری ۱۹۰۱ء ہوئی ہوں بجز پٹہ جات شکمی کے جو مطابق ایکٹ مذکور تحریر ہوئے ہوں اُن سے
فیصلہ مقدمہ چھوٹے لال بنام اجودھیا پرشاد منتخب فیصلہ بورڈ نمبر ۵ سنہ ۱۹۰۱ء متعلق ہے کوئی رہن نامہ انتفاعی
حسب منشا دفعہ ۲۰ - ایکٹ ۲ سنہ ۱۹۰۱ء پٹہ شکمی نہیں سمجھا نہیں جا سکتا (خدیجہ بی بی بنام گوبردھن رائے
منتخب فیصلجات بورڈ مال نمبر ۲ سنہ ۱۹۰۳ء منفصلہ ۲۴ - مارچ ۱۹۰۳ء صفحہ ۴)

ایک آسامی دخیلکار نے اپنی جوت ۱۸۹۹ء میں انکار داس کو بذریعہ پٹہ ذیلی میعادی ۵ - ۲ سال کاشت کو
دی اصل آسامی نے بماہ مارچ ۱۹۰۰ء جزو کثیر اراضی مندرجہ پٹہ ذیلی سے استعفا بحق نمبردار دیدیا
مئی ۱۹۰۱ء میں نام اصل کاشتکار کا کاغذات دیہہ سے نسبت اُس اراضی کے جس سے استعفا دیا گیا تھا
خارج ہو کر نام پٹہ دار ذیلی بطور کاشتکار دخیلکار دو سال درج ہوا - زمیندار نے مارچ ۱۹۰۳ء میں نالش
بیدخلی انکار داس بحیثیت آسامی غیر دخیلکار اُس رقبہ سے دائر کی - اپیلانٹ نے عذر کیا کہ وہ حسب دفعہ
۲۸ - ایکٹ ۲ سنہ ۱۹۰۱ء مستحق قبضہ رکھنے کا اراضی پر مطابق شرائط پٹہ کے ہے تجویز ہوئی - یہ صحیح ہے
کہ الفاظ دفعہ ۲۸ - ایکٹ ۲ سنہ ۱۹۰۱ء بہت عام ہیں اور اُن مقدمات سے متعلق ہیں جن میں آسامیان
نے قبل آغاز ایکٹ مذکور کے پٹہ ذیلی دیا اور جن میں اُن کے حقوق قبل انقضاء میعاد پٹہ ذیلی کے
ساقط ہو گئی لیکن الفاظ مذکور سے یہ فرض کرنا جائز نہیں ہے کہ دفعہ مذکور کی یہ تعبیر کیجائے کہ وہ زمانہ
ماضیہ پر موثر ہے اگر یہ منشا واضعان قانون کا ہوتا تو حکم صریح اس مضمون کا درج کیا جاتا -
حق آسامی ابتدائی کا مارچ ۱۹۰۰ء میں ختم ہو گیا اور بوقت زائل ہو جانے حق آسامی ابتدائی کے
آسامی ذیلی آسامی ابتدائی ہو گیا (فیصلہ منتخبہ بورڈ مال نمبر ۵ سنہ ۱۹۰۳ء) حسب دفعہ ۲۰ (۲) ایکٹ

ذکر کے اُس کے حقوق بطور آسامی ذیلی بموجب پٹہ کے بوجہ نافذ ہونے ایکٹ قبضہ آراضی کے پھر زندہ نہیں ہوں گے۔ بحیثیت آسامی اصلی تین سال کے وہ حسب دفعہ ۹۵ - ایکٹ قبضہ آراضی مستوجب بیدخلی ہے۔ یہ امر کہ زمیندار نے کوئی کارروائی اُس کی بیدخلی کی بموجب ایکٹ سابق نہیں کی جیسے کہ وہ مقدمہ حال میں قبل نفاذ ایکٹ قبضہ آراضی کے کرسکتا تھا۔ ایک امر غیر متعلق ہے اُس کا کوئی اثر قانون پر نہیں پہونچتا (اُنکار داس بنام محمود خاں منتخب فیصلجات بورڈ مال نمبر ۱۵ ۱۹۰۱ء منفصلہ ۱۰ اگست ۱۹۰۱ء صفحہ ۱۰۵)

چند زمینداروں کے پٹہ گیرندہ نے اس بیان سے کہ اُس جائداد کا ایک جزو جو اُس کے پٹہ میں شامل تھا اُسے حوالہ نہیں کیا گیا بلکہ زمینداروں نے فریباً اُسے ایک دوسرے شخص کے ہاتھ بیع کردیا نالش بغرض دلاپانے قبضہ اُس آراضی کے جسکا اس طور پر منتقل کیا جانا بیان کیا گیا اور واسطے ہرجہ کے دائر کی جسمیں منتقل الیہ و نیز زمینداروں کو فریق کیا تجویز ہوئی کہ نالش جس طور سے مرتب کی گئی ایسی نالش نہ تھی جو عدالت مال میں دائر کیجاتی - ہری داس بنام گوپی رائے ویکلی نوٹس ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۳۷ کا حوالہ دیا گیا (سکھدیو پرشاد بنام شیو بھجن ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۴۱)

شرط منع - جو پٹہ شکمی جو اصل اسامی نے آسامی ذیلی کو عطا کیا تھا جس کی رو سے آسامی شکمی کو اجازت ادائے لگان براہ راست زمیندار کو منجانب اور بابتہ اصل آسامی کے تھی مانع ارجاع نالش منجانب اصل آسامی بنام آسامی شکمی بابتہ بقایا لگان نہ تھی اور یہ کہ زمیندار کو حق نالش بمقابلہ اصل آسامی کے ہے (ملہدیو بنام کومل سنگھ منتخب فیصلجات بورڈ مال ۱۹۰۳ء صفحہ ۴۴)

اندراج مثل بندوبست جو تنہا امر واقعہ قبضہ پر مبنی ہو ایک سوال حقیت کے متعلق جو بعد ازیں عدالت دیوانی میں اُٹھایا گیا ہو بطور امر تجویز شدہ کے عامل نہیں ہوسکتا (کلیانی بنام دسوباندھے انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۰ صفحہ ۵۲۰)

عدالت مال کا اس بحث کو ضمناً تجویز کرنا کہ آیا پٹہ استمراری ہے یا نہیں مانع اس کا نہیں ہے کہ عدالت دیوانی یہ تجویز کرے کہ لفظ استمراری فریباً پٹہ میں لکھا گیا ہے۔ یا یہ حکم صادر کرے کہ لفظ مذکور کالعدم وخارج سمجھا جائے - (مسیح شاہ بنام گوپال رائے انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۳۰۴) لیکن جبکہ ایسی تنقیحات عدالت دیوانی سے فیصل کی گئی ہوں تو وہ نالشات مرجوعہ محکمہ مال میں اقرار تجویز شدہ کا درجہ رکھیں گی (گوکل پرشاد بنام بھگونت سنگھ رپورٹ صدر دیوانی عدالت جلد ۲ ۱۸۶۳ء صفحہ ۵۹۹) مسئلہ امر تجویز شدہ اُس صورت میں عارض نہ ہوگا کہ مدعی نے غلط عدالت میں کارروائی کی ہو مثلاً جبکہ مدعی نے

مدعاعلیہ بحیثیت غاصب کے نالش کی ہو اور اُس کا دعوے بوجہ ثبوت موجودگی تعلق زمیندار و
آسامی کے ڈسمس ہو گیا ہو تو نالش مذکور کی ڈسمسی مانع اس کی نہ ہوگی کہ وہ مدعاعلیہ پر بحیثیت آسامی
محکمہ مال میں دعوے بیدخلی دائر کرے (واٹسن اینڈ کمپنی بنام دھوبندھ چندر مکرجی انڈین لا رپورٹ کلکتہ
جلد ۳ صفحہ ۶ و کنہیا بنام رام کشن انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۴۲۹) علی ہذا جبکہ مدعی نے مدعاعلیہ
پر بحیثیت آسامی محکمہ مال میں دعوے کیا ہو اور وہاں سے بوجہ عدم تعلق زمیندار و آسامی کے
وہ ڈسمس ہو گیا ہو تو مدعی عدالت دیوانی میں نالش بیدخلی بحیثیت غاصب مدعاعلیہ کے نام دیوانی میں
کرنے کا مجاز ہے (محمد ذکی بنام حسرت خاں دیکلی نوٹس الہ آباد ۱۸۸۱ء صفحہ ۶۱)
مسئلہ امر تجویز شدہ متعلق فیصلجات سابق عدالت ہائے مال کی نسبت اصل یا ضمنی امور تنقیح طلب
قرار دادہ مقدمہ مابعد مرجوعہ محکمہ مال کے متعلق ہوگا۔ (فاطمہ بی بی بنام سرجو سنگھ ویکلی نوٹس الہ آباد
۱۸۸۱ء صفحہ ۱۵۹) مثلاً نسبت زرعیت کاشت کسی کاشتکار کی جبکہ اسسٹنٹ مہتمم بندوبست نے فیصلہ
کیا ہو دوسری عدالت ہم اختیار ہیں دوبارہ فیصلہ نہیں ہو سکتا (رمتا دین بنام صاحب رائے منتخب فیصلجات
بورڈ ۱۸۸۱ء صفحہ ۲۱/۲۲)

نالش زمیندار واسطے اُٹھوا دینے اُن درختان کے جو مزارعہ نے آراضی مزروعہ پر بلا اجازت زمینداران
لگائی ہوں لایق سماعت محکمہ مال ہے (رب کشن بنام رام لال انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۵۱۹ و
کنہیا لال بنام پرمال انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۴۸۶)
مدعی نے ایک آسامی دخیلکار سے موروثی آراضی کا رہن حاصل کیا تھا اُس کے حصول قبضہ میں ایک شخص
ثالث نے بابتہ نصف آراضی مزاحمت کی مدعی نے دعوے استقرار اس امر کا کہ وہ مرتہن منجانب
آسامی دخیلکار آراضی متدعویہ کا ہے اور قبضہ آراضی مذکور بنام شخص ثالث دائر کی تجویز ہوئی کہ
ایسی نالش عدالت دیوانی سماعت کر سکتی ہے (بدارتھ بنام رام غلام انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲
صفحہ ۱۸۴)
مدعی نے ایک نالش بحیثیت مالک آراضی واسطے بیدخلی مدعاعلیہ جنکی نسبت بیان کیا تھا کہ وہ سب
اُس کے مزارعان ہیں اس وجہ پر رجوع کی تھی کہ انہوں نے لگان ادا نہیں کیا اور درخت کاٹ لیے
آراضی زراعتی پر مکانات تعمیر کیے ہیں اور ایک کنواں کھودا ہے علاوہ اس کے مدعی نے دعوے ہرجہ
ومساری عمارت نو تعمیر و بند کرا دینے کنواں کا بھی کیا۔ دستاویزات ثبوت سے مدعاعلیہم کا کاشتکار
دخیلکار ہونا ظاہر ہوتا تھا تجویز ہوئی کہ مدعی بطریق مناسب بذریعہ نالش مال چارہ جوئی کر سکتا تھا دراصل

نالش کا اپیل بحضور صاحب جج ہوگا (باوام وغیرہ بنام بیدری واسس ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۹۰۱ء صفحہ ۲۰۹)

کارروائیات بیدخلی متدائرہ عدالت مال میں مابین مختاران مدعی زمیندار اور مدعا علیہ کاشتکار کے ایک تصفیہ ہوا جس کے نتیجہ میں درخواست بیدخلی مدعا علیہ ڈسمس کی گئی عذرات مدعا علیہ بعدالت مال نامنظور ہوئی اور ایک پٹہ بہی بحق مدعا علیہ تحریر کیا گیا اب مدعی نے عدالت دیوانی میں نالش بنام مدعا علیہ کاشتکاران اور اپنے مختاران کے دائر کرکے استدعا کی کہ یہ قرار دیا جائے کہ صلحنامہ جو عدالت مال میں داخل کیا گیا تہا فریبانہ اور سازشی طور پر بلا اختیار عطا کردہ مدعی کے تحریر کیا گیا تہا یہ قرار دیا جائے کہ ڈگری عدالت مال کا لعدم وغیر موثر ہے اور مدعی پر قابل پابندی نہیں ہے۔ تجویز ہوئی کہ عدالت دیوانی کو کوئی اختیار سماعت نالش استقرار اس امر کا نہیں ہے کہ وہ ڈگری یا حکم جو عدالت مال نے ایک ایسے معاملہ میں صادر کیا ہے جسمیں کہ اُس کو قطعی طور پر اختیار سماعت حاصل تہا کسی ایسی وجہ پر کالعدم ہے جسکا اظہار مدعی نے کیا ہے عدالت دیوانی یہ قرار نہیں دے سکتی ہے کہ راضی نامہ بکارروائیات عدالت مال جس کی بنا پر عدالت مال نے ایک ڈگری یا حکم صادر کیا ہے خلاف قانون یا بلا اختیار تہا اگر مدعا علیہم مختاران مدعی نے بحق مدعا علیہ کاشتکار ایک ایسا پٹہ تحریر کیا تہا جسکے کہ از طرف مالک آراضی تحریر کردینے کا اُن کو کوئی اختیار حاصل نہ تہا تو مناسب طریق عمل مدعی کے واسطے یہ تہا کہ کارروائیات بیدخلی مزارعہ حسب قاعدہ ایکٹ لگان کرکے تحریر پٹہ سے انکار کرنا اور اُسی مقدمہ میں بحث جواز یا عدم جواز پٹہ طے ہوجاتی۔ عدالت دیوانی کسی ایسی نالش کو جسکا تعلق منسوخی پٹہ و بیدخلی کاشتکار سے ہو سماعت نہیں کرسکتی (رائے کرشن چندر بنام مہادیو سنگہ ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۹۰۲ء صفحہ ۹۴)

نالش لگان متدائرہ محکمہ مال میں مدعی نے بتائید اپنے دعوے کے ایک قبولیت پیش کی جسکی تحریر سے مدعا علیہ کاشتکار نے انکار کیا۔ عدالت ہائے ابتدائی واپیل نے قبولیت کو ثابت قرار دیکر دعوے ڈگری کیا اُس کے بعد مدعا علیہ نے نالش عدالت دیوانی میں بغرض استقرار اس امر کے کہ قبولیت متنازعہ اصلی نہیں ہے اور نہ اُس کو اُس نے تحریر کیا ہے دائر کی تجویز ہوئی کہ فیصلہ عدالت ہائے مال بلحاظ امر تجویز شدہ کے موثر نہیں ہے کیونکہ ایسی عدالتوں کو کوئی اختیار تجویز کرنے نالش ہر قسم نالش متدائرہ عدالت دیوانی کے نہیں ہے گوکل سندر بنام پہاند سنگہ ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۲۷۵ کا حوالہ دیا گیا اور فیصلہ مقدمہ رائے کرشن چندر بنام مہادیو سنگہ

دیکھو نولش الہ آباد ۱۹۱۰ء صفحہ ۱۴ ممیز کیا گیا (گومتی کسنہ بنام نودی وجی نولش الہ آباد ۱۹۰۲ء صفحہ ۲۲۰)

بسندیشری رائے وغیرہ کاشتکاران دخیلکار نے اپنی کاشت دخیلکاری کا رہن نامہ بھوگ بندھک (بہ بیدخلی) سادھو چرن وغیرہ کے نام تحریر کردیا مرتہنان نے اولاً قبضہ حاصل کیا اور بعد ازاں جائداد مرہونہ کا پٹہ راہنان کے نام لکھدیا تھوڑے دنوں بعد راہنان یعنی شکمی کاشتکاران مالگذاری ادا کرنے سے قاصر رہے اور مرتہنان نے اُن کی بیدخلی کی کارروائی عدالت ہائے مال میں کی اور ناکامیاب رہے اب اُنہوں نے نالش بیدخلی راہنان و دلاپانے قبضہ جائداد مرہونہ اور بحالت دیگر قبضہ دعوے دلاپانے زر رہن عدالت دیوانی میں دائر کی تجویز ہوئی کہ ایسی نالش قابل سماعت عدالت دیوانی ہے نہ قابل سماعت محکمہ مال - ایسی نالش آسامی دخیلکار کو اُس کی کاشتکاری سے خارج کرنے کی نالش تصور نہیں کیجا سکتی - کاشتکاری ہنوز اُسی کاشتکار کی قائم رہے گی - جو نالش کاشتکار دخیلکار کے حق دخیلکاری کا منتقل الیہ دائر کرے وہ درحقیقت ایسی نالش ہے جو بغرض نافذ کرانے معاہدہ قبضہ کے اُس رہن کی میعاد تک دائر کیجاتی ہے جو کاشتکار نے اُس کے ساتھ کیا ہے یہ تجویز کرنا کہ ایسی نالش عدالت دیوانی میں نہیں دائر کیجا سکتی مرتہن جائز کو اگر اُس کا راہن معاہدہ کی تعمیل نہ کرے تمام چارہ کار سے محروم کرتا ہے خیالی رام بنام ناتھو لال انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۱۵ صفحہ ۲۱۹ و برج موہن بنام الگو انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۲۶ صفحہ ۰۰ سے تمیز کی گئی (بندیشری رائے بنام سادھو چرن رائے وغیرہ دیکھو نولش الہ آباد ۱۹۱۰ء صفحہ [illegible])

ایک کاشتکار دخیلکار نے اپنی کاشتکاری دخیلکاری رہن کی اور شرائط رہن کے بموجب مرتہن کو کاشتکاری پر قبضہ دیا گیا اس کے بعد زمینداران نے نالش بقایا بنام اصل کاشتکاران دائر کی دوران مقدمہ میں باہم فریقین نالش تصفیہ ہوگیا اور بروئے تصفیہ کاشتکاران نے اپنی آراضی کاشت مذکورہ بالا سے دست برداری کی - زمینداران نے مرتہن کو بیدخل کردیا نالش دخلیابی مرتہن پر تجویز ہوئی کہ مقدمہ بدری پرشاد بنام شیو دبیال انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۱۰ صفحہ ۳۵۳ میں اس عدالت نے یہ تجویز کیا ہے کہ کاشتکار دخیلکار جو پٹہ اپنی آراضی کاشت کا تحریر کرے وہ میعاد پٹہ کے اندر اپنی کاشتکاری زمینداروں کو اس طرح پر نہیں چھوڑ سکتا کہ پٹہ دار کا حق جو اُسی پٹہ کے بموجب حاصل ہو ختم ہو جائے - بہ تبعیت اُسی اصول کے جب کوئی کاشتکار دخیلکار اپنی کاشتکاری رہن بالقبض کرے تو کاشتکار اپنی آراضی سے بمضرت مرتہن دست بردار نہیں ہوسکتا اور مرتہن عدالت دیوانی

سے مستحق پانے منافع کا ہے (داتواری بنام رفیع الدین ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۹۰۸ء صفحہ ۲۲۷)
چند زمینداروں کے پٹہ گیرندہ نے اس بیان سے کہ اُس جائداد کا ایک جزو جو اُس کے پٹہ میں شامل تھا اُسے حوالہ نہیں کیا گیا بلکہ زمینداران نے قریباً اُسے ایک دوسرے کے ہاتھ بیع کر دیا نالش بغرض دلاپانے قبضہ اُس آراضی کے جس کا اس طور پر منتقل کیا جانا بیان کیا گیا اور واسطے ہرجہ کے دائر کی تھی جس میں منتقل الیہ اور نیز زمینداران دونوں فریق تھے تجویز ہوئی کہ نالش جس طور پر مرتب کی گئی ایسی نالش نہ تھی جو عدالت مال میں دائر کیجاتی مقدمہ ہری داس بنام گوپی رائے ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۹۰۶ء صفحہ ۱۲۰ کا حوالہ دیا گیا (سکھدیو پرشاد بنام شیو بھجن ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۹۰۸ء صفحہ ۲۲۲/۱۶۲)

نزاع حق کا فیصلہ جو عدالت مال کرے (گو ایسا فیصلہ اُس مقدمہ کے فیصل کرنے کے لیئے ضروری ہو جو اُس کے روبرو پیش تھا) اس امر کا مانع نہیں ہو سکتا کہ وہی نزاع مابین اُنہیں فریقین کے عدالت دیوانی میں پھر پیش کیجائے (رانی کشوری بنام راجہ رام وغیرہ ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۹۰۸ء صفحہ ۲۶۲/۱۰۹)

۳۶ م
قانون میعاد سماعت کا بعض دفعات [illegible]

دفعہ ۱۶۸ - بہ پابندی احکام ایکٹ ہذا کے۔ احکام ایکٹ میعاد سماعت مجریہ ہند مصدرہ سنہ ۱۹۰۸ء بہ استثنائے (احکام مندرجہ) دفعات ۷ و ۸ و ۹ و ۱۹ و ۲۰ و ۲۱ - ایکٹ میعاد سماعت مذکورہ کی کل نالشات اور دیگر کارروائیات حسب ایکٹ ہذا سے متعلق ہوں گے۔

متعلق کیا جانا ایکٹ میعاد سماعت کا

شرح دفعہ ہذا جدید ہے۔ دفعات ضروری ایکٹ میعاد سماعت (۱۵ سنہ ۱۸۷۷ء) ضمیمہ شرح ہذا میں ملاحظہ ہوں۔

دفعہ ۱۶۹ - نالشات اور دیگر کارروائیات مصرحہ ضمیمہ چہارم اُس میعاد کے اندر دائر کیجائیں گی جو اُن کے واسطے فرداً فرداً ضمیمہ مذکور میں مقرر کی گئی ہے۔

میعاد سماعت مقدمات حسب ایکٹ ہذا میں۔

دفعہ ۱۷۰ - ایکٹ رسوم عدالت مصدرہ سنہ ۱۸۷۰ء کی اغراض کے لیئے تعداد اُن رسوم کی جو نالشات اور دیگر کارروائیات مصرحہ ضمیمہ چہارم میں واجب الادا ہے حسب مصرحہ خانہ ششم ضمیمہ مذکور محسوب کیجائیگی۔

رسوم عدالت جو نالشوں اور درخواستوں کی بابت واجب الادا ہوں گی۔

عدالتوں کے درجے

اختیارات اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم

دفعہ ۱۷۱- اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم کو اُن کل نالشوں کے تصفیہ کرنے کا اختیار ہوگا جو ضمیمہ چہارم کے مجموعہ (الف) میں داخل ہیں اور جن میں مالیت شے متنازعہ فیہ کی ایک سو روپیہ سے زیادہ نہ ہو اور اُن کل درخواستوں کے تصفیہ کرنے کا اختیار ہوگا جو ضمیمہ مذکور کے مجموعہ (د) میں داخل ہیں باستثنائے درخواست حسب دفعہ ۴۹ کے۔

شرح- یہ دفعہ جدید ہے۔ اس دفعہ کی نسبت صاحبان ممبران سیلکٹ کمیٹی کی رائے حسب ذیل ہے۔ ہمنے اسسٹنٹ کلکٹران درجہ دوم کے اختیارات سماعت کو اُن نالشات پر محدود کر دیا ہے جنکی مالیت ایک سو روپیہ سے زیادہ نہ ہو۔ بعض نالشات مندرجہ مجموعہ (الف) میں ایسے دعاوی ہو سکتے ہیں جن کی تعداد ہزار ہا روپیہ کی ہو اور بالفعل یہ طریقہ جاری ہے کہ اسسٹنٹ کلکٹران درجہ دوم پچاس روپیہ یا سو روپیہ سے زیادہ مالیت کی نالشوں کی تجویز نہیں کرتے ہیں۔ علاوہ ازیں تحصیلدار کا وقت ان کل نالشوں کے فیصل کرنے میں صرف ہونے کی وجہ سے انتظامی دقت پیش آئے گی ایک سو روپیہ کی حد مناسب معلوم ہوتی ہے کیونکہ اسسٹنٹ کلکٹران درجہ دوم کے (فیصلوں) کے اپیل ایسی نالشوں میں جن کی مالیت سو روپیہ سے زاید ہو عدالت دیوانی میں دائر ہوتی ہیں۔ (رپورٹ سیلکٹ کمیٹی مطبوعہ اُردو گورنمنٹ گزٹ ممالک مغربی و شمالی و اودھ ۲۷- جولائی ۱۹۰۱ء حصہ ۵)

تحصیلدار یا قایم مقام تحصیلدار (دفعہ ۱۷۰- ایکٹ مال گذاری) اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم متصور ہوتے ہیں۔

اختیارات اسسٹنٹ کلکٹر درجہ اول

دفعہ ۱۷۲- اسسٹنٹ کلکٹر درجہ اول کو اُن کل نالشوں اور درخواستوں کے تصفیہ کرنے کا اختیار ہوگا جو ضمیمہ چہارم میں درج ہیں مگر شرط یہ ہے کہ کسی اسسٹنٹ کلکٹر کو یہ اختیار نہ ہوگا کہ نالشات حسب دفعات ۴۰ و ۴۲ و ۴۳ و ۴۸ کی تجویز کرے۔ بجز اس کے کہ مشار الیہ کو لوکل گورنمنٹ نے اس بارہ میں اختیار دیا ہو۔

شرح۔ یہ دفعہ بجائے دفعہ ۹۸- ایکٹ ۱۸۸۱ء کے ہے۔ فقرہ شرطیہ دفعہ ہذا متعلق اضافہ و تخفیف لگان کے ہے چنانچہ آنریبل ممبران سیلکٹ کمیٹی کی رپورٹ اس کی نسبت حسب ذیل ہے۔ ایکٹ ۱۸۸۱ء (دفعہ ۱۰۰) کے بموجب کسی ایسے اسسٹنٹ کلکٹر کو جس کو خاص طور سے لوکل گورنمنٹ نے مجاز نہ کیا ہو یہ اختیار نہیں ہے کہ مقدمات اضافہ و تخفیف لگان وغیرہ کی تجویز کرے چونکہ یہ مقدمات

مشکل ہوتے ہیں جن کے تجویز کرنے کے لیئے عہدہ داران تجویز کنندہ میں خاص لیاقتوں کی ضرورت ہوتی ہے لہذا یہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس حکم کو قایم رکھا جائے چنانچہ ہمنے اُس کو اس دفعہ میں بطور ایک عبارت شرطیہ کے درج کردیا ہے (رپورٹ سیلکٹ کمیٹی مندرجہ گورنمنٹ گزٹ اُردو ممالک مغربی وشمالی وادودہ ۲۷- جولائی ۱۹۰۱ء حصہ ۵)

جملہ تحصیلدار جو بذریعہ ترقی ڈپٹی کلکٹر یا قایم مقام ڈپٹی کلکٹر مقرر کیئے جائیں جبتک وہ ڈپٹی کلکٹر رہیں اسسٹنٹ کلکٹر درجہ اول متصور ہوں گے (گورنمنٹ آرڈر نمبر ۱۳۴ ۱۸۸۱ء)

اختیارات کلکٹر

دفعہ ۱۷۳- کلکٹر کو وہ کل اختیارات حاصل ہوں گے جو ایکٹ ہذا کی روسے اسسٹنٹ کلکٹر درجہ اول اور کلکٹر کو عطا ہوتے ہیں۔

عدالتیں جنمیں کل مقدمات دائر کیجائیں گی

دفعہ ۱۷۴- باوجود کسی امر مندرجہ دفعہ ۱۵- ضابطہ دیوانی کے -

(الف) کل نالشین جو مجموعہ (الف) مندرجہ ضمیمہ چہارم میں داخل ہیں اور جن میں مالیت شے متنازعہ فیہ کی ایک سو روپیہ سے زائد نہو اور کل درخواستیں جو مجموعہ (د) مندرجہ ضمیمہ مذکور میں داخل ہیں بہ استثنار صورت ہائے محکومہ دفعہ ۵۹ اور دفعہ ۹۴ کے عدالت تحصیلدار میں داخل کیجائیں گی۔

(ب) کل نالشیں جو مجموعہ (الف) مندرجہ ضمیمہ چہارم میں داخل ہیں اور جن میں مالیت شے متنازعہ فیہ کی ایک سو روپیہ سے زیادہ ہو اور کل نالشیں جو مجموعہ (ب) و مجموعہ (ج) مندرجہ ضمیمہ مذکور میں داخل ہیں اور کل درخواستیں حسب دفعہ ۹۴- عدالت اسسٹنٹ کلکٹر مہتمم حصہ ضلع میں داخل کیجائیں گی۔

مگر شرط یہ ہے کہ اگر کوئی اسسٹنٹ کلکٹر مہتمم حصہ ضلع نہ ہو تو کل ایسی نالشیں عدالت کلکٹر میں داخل کیجائیں گی۔

شرح دفعات ۱۷۰ و ۱۷۲ میں اُن عدالتوں کا ذکر ہے جو مجاز سماعت مقدمات ہیں اور دفعہ ہذا میں اُن عدالتوں کا ذکر ہے جنمیں نالشات یا درخواستیں پیش ہونگی -

بغرض آسانی ناظران شرح ہذا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ جداگانہ یہ امر دکہا جائے کہ کس دفعہ کی نالش کس عدالت میں گذرے گی۔

نالشات معرصہ ذیل گو تعداد مالیت شے متنازعہ فیہ سو روپیہ سے زائد نہ ہو تو عدالت اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم (تحصیلدار) میں گذریں گی۔

(۱) نالشات حسب منشاء دفعہ ۷۶
(۲) نالشات تعلقداران حسب منشاء دفعہ ۱۰۲
(۳) نالشات حسب منشاء دفعہ ۱۱۰
(۴) نالشات حسب منشاء دفعہ ۱۴۲
(۵) نالشات حسب منشاء دفعہ ۱۴۵
(۶) نالشات حسب منشاء دفعہ ۱۴۶
(۷) نالشات حسب منشاء دفعہ ۱۴۷ فقرہ (۲)
(۸) نالشات حسب منشاء دفعہ ۱۵۹
(۹) نالشات حسب منشاء دفعہ ۱۶۰
(۱۰) نالشات حسب منشاء دفعہ ۱۶۱
(۱۱) نالشات حسب منشاء دفعہ ۱۶۲

نالشات معرصہ ذیل صرف اُس صورت میں عدالت مہتمم حصہ ضلع یا اسکی عدم موجودگی میں عدالت کلکٹر گذریں گی جبکہ مالیت شے متنازعہ فیہ سو روپیہ سے زائد ہو۔

(۱) نالشات حسب منشاء دفعہ ۷۵
(۲) نالشات حسب منشاء دفعہ ۱۰۲
(۳) نالشات حسب منشاء دفعہ ۱۱۰
(۴) نالشات حسب منشاء دفعہ ۱۴۲
(۵) نالشات حسب منشاء دفعہ ۱۴۵
(۶) نالشات حسب منشاء دفعہ ۱۴۶
(۷) نالشات حسب منشاء دفعہ ۱۴۷ جزو (۲)
(۸) نالشات حسب منشاء دفعہ ۱۵۹
(۹) نالشات حسب منشاء دفعہ ۱۶۰
(۱۰) نالشات حسب منشاء دفعہ ۱۶۱
(۱۱) نالشات حسب منشاء دفعہ ۱۶۲

درخواست ہائے معرصہ ذیل عدالت تحصیلدار میں گذریں گی۔

(۱) درخواست حسب منشاء دفعہ ۹۵ صرف اُس ڈگری کی بنا پر جو منفصلہ تحصیلدار ہو۔
(۲) درخواست حسب منشاء دفعہ ۸۵
(۳) درخواست حسب منشاء دفعہ ۹۳
(۴) درخواست حسب منشاء دفعہ ۱۰۵
(۵) درخواست حسب منشاء دفعہ ۱۱۱
(۶) درخواست حسب منشاء دفعہ ۱۱۷
(۷) درخواست حسب منشاء دفعہ ۱۳۶

نالشات معرصہ ذیل بلالحاظ مالیت شے متنازعہ فیہ عدالت مہتمم حصہ ضلع یا کلکٹر کے عدالت میں بعدم موجودگی مہتمم حصہ ضلع داخل ہونگی۔

(۱) نالشات حسب منشاء دفعہ ۳۶
(۲) نالشات حسب منشاء دفعہ ۶۳
(۳) نالشات حسب منشاء دفعہ ۶۵
(۴) نالشات حسب منشاء دفعہ ۱۰۳
(۵) نالشات حسب منشاء دفعہ ۱۶۴
(۶) نالشات حسب منشاء دفعہ ۱۶۵
(۷) نالشات حسب منشاء دفعہ ۱۳۱

درخواست تجویز ثانی جو بربنا اُس حکم کے یا ڈگری کے جو مصدرہ عدالت تحصیلدار ہو	ثالثات حسب منشا دفعہ ۴۰ ثالثات حسب منشا دفعہ ۴۲
درخواست اجرا ڈگری بابتہ ڈگریات مصدرہ عدالت تحصیلدار	ثالثات حسب منشا دفعہ ۴۳ ثالثات حسب منشا دفعہ ۴۸ ثالثات حسب منشا دفعہ ۴۹
درخواست ہائے ذیل عدالت اسسٹنٹ کلکٹر درجہ اول میں گذریں گی۔	ثالثات حسب منشا دفعہ ۷۹ ثالثات حسب منشا دفعہ ۸۰
درخواست حسب منشا دفعہ ۹۵ بربنا اُس ڈگری کے جو مصدرہ عدالت موصوفہ ہو۔	ثالثات حسب منشا دفعہ ۹۲ ثالثات حسب منشا دفعہ ۹۵
درخواست حسب منشا دفعہ ۹۴	ثالثات حسب منشا دفعہ ۹۶
درخواست ہائے اجرا ڈگری بابتہ ڈگریات مصدرہ عدالت موصوفہ۔	ثالثات حسب منشا دفعہ ۱۵۴ ثالثات حسب منشا دفعہ ۱۵۸

جب جزو آراضی منجملہ پٹہ ایک ضلع میں واقع ہو اور جزو ثانی دوسرے ضلع میں اور کل آراضی کا پٹہ و لگان مشترک ہو تو نالش بقایا ر لگان دونوں ضلعوں میں سے کسی ایک ضلع کی عدالت مجاز سماعت میں دائر ہو سکتی ہے (مہاراجہ بنارس بنام بجھی نراین ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۸۹۶ء صفحہ ۶۶)
اگر نالش میں دو استدعا رہوں جنمیں سے ایک قابل سماعت اُس عدالت کے ہو جسمیں دعوے رجوع ہوا ہے اور دوسری قابل سماعت نہ ہو تو جس استدعا کی سماعت کا اختیار عدالت کو حاصل ہے اُس کی تجویز کرنا چاہیئے (سکھو بنام چندن سنگھ لیگل ریممبرینسر جلد ۱ صفحہ ۲۰۲)
اگر نالش ابتدا ً ایسی عدالت میں رجوع ہوئی ہو جو اُس کے لینے کی مجاز نہ ہو تو حکم انتقال اُس نقص کو رفع نہیں کر سکتا (بجو لی اوستی بنام الٰہی بخش لیگل ریممبرینسر جلد ۳ ۱۸۸۱ء صفحہ ۱۰۴)

عدالتوں کا اختیار سماعت بہ صیغہ اپیل

اپیل [illegible] ایکٹ میں [illegible]

دفعہ ۱۷۵- کوئی اپیل بہ ناراضی کسی ایسی ڈگری یا حکم کے جو کسی عدالت نے حسب ایکٹ ہذا اصادر کی یا کیا ہو دائر نہ ہو سکیگا۔ الا اُس طرح جس طرح کہ بعد ازیں ایکٹ ہذا میں حکم ہے۔

شرح اس دفعہ میں الفاظ ڈگری وحکم دونوں موجود ہیں۔ مگر کوئی تعریف الفاظ مذکورہ کی نہیں کی گئی ہے پس بلحاظ دفعہ ۱۹۳۔ ایکٹ ہذا ڈگری وحکم کی وہ تعریف جو دفعہ ۲ مجموعہ ضابطہ دیوانی (۱۸۸۲ء) میں درج ہے متعلق ہوگی۔ کسی ڈگری یا حکم کا جو بموجب ایکٹ ہذا صادر ہوا ہو اپیل صرف اُس صورت میں ہو سکتا ہے جبکہ بالتصریح اُس ڈگری یا حکم کے اپیل کا حکم ایکٹ ہذا میں پایا جاتا ہو۔

دفعہ ۱۷۱۔ ایکٹ ۱۸۸۱ء کا کوئی اثر اُس اختیار سماعت پر نہیں ہے جو حسب دفعہ ۱۰ فرمان شاہی عدالت ہائی کورٹ کو عطا کیا گیا ہے وہ دفعہ ایسی نہیں ہے جسکی رو سے (منجملہ دیگر امور کے) اُس ضابطہ کا سمجھ کرنا مقصود ہو جو اُس عدالت (ہائی کورٹ) کے ججوں کو سماعت اپیل میں ملحوظ رکھنا چاہیئے وہ صرف اُن عدالتوں سے متعلق ہے جو ہائی کورٹ سے باہر ہوں (رضا حسن علی خاں بنام گینڈا وغیرہ دیکھی نوٹس الہ آباد ۱۸۹۱ء صفحہ ۱۵۱)

اس امر کے تصفیہ کے لیئے کہ ایکٹ قضہ آراضی ممالک مغربی وشمالی مصدرہ ۱۸۸۱ء کے بموجب حکم ڈگری سے کیا معنے ہیں اُن تعریفوں کو متعلق کرنا چاہیئے جو مجموعہ ضابطہ دیوانی کی دفعہ ۲ میں درج ہیں (دہنی رام بنام بھولا سنگھ دیکھی نوٹس الہ آباد ۱۸۹۱ء صفحہ ۱۵۲)

اپیل بہ ناراضی ڈگریات یا احکام اسسٹنٹ کلکٹران درجۂ دوم

اپیل بناراضی ڈگریات یا احکام اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم

دفعہ ۱۷۶۔ صورت ہائے ذیل میں اپیل بہ ناراضی ڈگری یا حکم اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم کے بحضور کلکٹر دائر ہو سکے گا۔

(الف) بہ ناراضی ایسی ڈگری کے جو اُن نالشوں میں سے جو مجموعہ (الف) مندرجہ ضمیمہ چہارم میں داخل ہیں کسی نالش میں صادر ہوئی ہو۔

(ب) بناراضی کسی ایسے حکم کے جو اُن درخواستوں میں سے جو مجموعہ (د) مندرجہ ضمیمہ چہارم میں داخل ہیں کسی درخواست پر صادر ہوا ہو۔

(ج) بناراضی کسی حکم متعلقہ تجویز کسی نالش یا درخواست کے۔

شرح ۔ بلا تبدیل بجائے دفعہ ۱۸۳ و ۱۹۲ و ۱۹۳۔ ایکٹ ۱۸۷۳ء کے ہے۔

بلحاظ دفعہ ۱۹۲ (الف) دفعہ ۲۰۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی کے احکام ایکٹ ہذا کی کارروائیات سے متعلق نہیں ہیں
مگر بروئے دفعہ ہذا اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم کی مصدرہ کل ڈگریات و احکام خواہ وہ دیوانی ہی کیوں
نہ ہوں اور خواہ وہ حسب منشاء مجموعہ ضابطہ دیوانی قابل اپیل ہوں یا ناقابل اپیل ہوں اپیل ہو سکتا ہے
اُن صورتوں میں جن میں اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم کے حکم کے خلاف اور اُن صورتوں میں جن میں اسسٹنٹ
کلکٹر درجہ اول کے حکم کے خلاف اپیل دائر ہو سکتا ہے فرق بین ہے۔ دفعہ ۱۷۶۔ ایکٹ نمبر ۲ بابت ۱۹۰۱ء
میں یہ صاف طور پر درج ہے کہ اپیل بہ ناراضی ڈگری یا حکم اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم اُن صورتوں میں ہو سکیگا
جن میں وہ درخواستیں ہی داخل ہیں جو مجموعہ (د) ضمن چہارم میں مذکور ہیں۔
دفعہ ۱۷۷ کے بموجب اسسٹنٹ کلکٹر درجہ اول کی ڈگری کی ناراضی سے جج ضلع کے یہاں اپیل اُن نالشات
میں ہو سکیگا جو مجموعہ (الف) و (ب) ضمیمہ چہارم میں مندرج ہیں۔ دفعہ مذکور میں لفظ (حکم) متروک ہے
پس اس دفعہ کی رو سے اجازت اپیل صرف اس صورت میں دی گئی ہے جب اسسٹنٹ کلکٹر نے
ڈگری صادر کی ہو (کھڑک سنگھ بنام بلارام ویکلی نوٹس ۱۹۰۲ء صفحہ [illegible])
حکم جو کارروائیات متعلقہ درخواست اجراء ڈگری میں صادر کیا جائے حکم متعلق فیصلہ درخواست کے ہے۔
(گنیش بنام من موہن منتخب فیصلہ جات بورڈ ۱۸۹۸ء صفحہ ۶۸)

اپیل بعدالت جج ضلع و عدالت ہائی کورٹ

دفعہ ۱۷۷۔ اسسٹنٹ کلکٹر درجہ اول کی ایسی ڈگری کی ناراضی سے (جو نالشات مفصلہ ذیل میں صادر ہوئی ہو) اپیل بحضور جج ضلع دائر ہو سکیگا (یعنے)

اُن نالشوں میں سے جو مجموعہ (الف) اور مجموعہ (ب) مندرجہ ضمیمہ چہارم میں داخل ہیں کسی ایسی نالش میں جس میں (الف) تعداد یا مالیت شئے متنازعہ فیہ کی ایک سو روپیہ سے زیادہ ہو۔ یا

(ب) وہ لگان جو کسی آسامی سے سالانہ قابل ادا ہو عدالت مرافعہ والے میں امر متنازعہ فیہ رہا ہو اور اپیل میں امر متنازعہ فیہ ہو۔ یا

(ج) تعداد لگان جو منجملہ کئی حصہ داران کے ایک یا زیادہ حصہ داروں کو جداگانہ قابل ادا ہے عدالت مرافعہ والے میں امر متنازعہ فیہ رہی ہو اور اپیل میں امر متنازعہ فیہ ہو۔

اور کسی ایسی نالش میں جو حسب دفعات ۱۵۹۔ اور ۱۹۰۔ اور ۱۹۱۔ اور

۱۶۲- اور ۱۶۴- اور ۱۶۵ ہوا ور جس میں (د) تعداد مال گذاری جو سالانہ قابل ادا ہو عدالت مرافعہ اولے میں امر متنازعہ فیہ رہی ہو اور اپیل میں امر متنازعہ فیہ ہو اور کل ایسی نالشات میں جن میں۔

(ہ) مسئلہ استحقاق ملکیت عدالت مرافعہ اولے میں امر متنازعہ فیہ رہا ہو اور اپیل میں امر متنازعہ فیہ ہو۔ یا

(و) مسئلہ اختیار سماعت کا فیصلہ کیا گیا ہو۔

مگر شرط یہ ہے کہ جب نالش کی شے متنازعہ فیہ کی تعداد مالیت پانچ ہزار روپیہ سے زیادہ ہو تو اپیل بحضور ہائی کورٹ ہو سکیگا۔

شرح دفعہ ہذا بجائے دفعہ ۱۰۹ ایکٹ ۲۰ سنہ ۱۸۶۶ء کے ہے اور صرف نالشات متصرحہ ضمیمہ چہارم مجموعہ (الف) و (ب) ایکٹ ہذا سے متعلق ہے نہ احکام درمیانی متعلق نالشات مذکورہ سے کیونکہ دفعہ ہذا میں صرف لفظ (ڈگری) استعمال کیا گیا ہے نہ الفاظ ڈگری و حکم۔

ڈگری و حکم کی تعریف دفعہ ۲ مجموعہ ضابطہ دیوانی (ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء) میں حسب ذیل کی گئی ہے

لفظ ڈگری سے مراد ہے باضابطہ ظاہر کرنا فیصلہ کا نسبت کسی دعوے یا جواب دہی کے جو کسی عدالت دیوانی میں رجوع یا پیش کیجائے جب ایسے فیصلہ سے جہانتک اُس کو تعلق عدالت صادر کنندہ سے ہو کوئی مقدمہ ابتدائی یا اپیل طے ہو جائے۔ پس حکم جس کی رو سے عرضی نالش نا منظور کیجائے۔ یا جس میں تفہیم حساب کی ہدایت ہو یا جس کی رو سے کوئی امر متنازعہ کہ با محولہ دفعہ ۲۴۴ باستثنائے امر مصرحہ دفعہ ۲۰۰ کے طے کیا جائے اس تعریف میں داخل ہے مگر حکم مصدرہ دفعہ ۲۰۵ اسمیں داخل نہیں ہے۔

لفظ حکم سے باضابطہ ظاہر کرنا کسی فیصلہ عدالت دیوانی کا مراد ہے جو اس قسم کی ڈگری نہ ہو جسکی تعریف اوپر کی گئی۔

حکم جج ضلع مشعر واپسی یادداشت اپیل واسطے پیش کیے جانے کے عدالت مناسب میں اس بنا پر کہ مالیت نالش اُس تعداد زر سے زیادہ ہے جو اندر اُن کے اختیار سماعت کے ہے حسب مراد دفعہ ۲ مجموعہ ضابطہ دیوانی کے ڈگری نہیں ہے (مہابیر سنگھ بنام بہاری لال انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۳ صفحہ ۳۰۲)

حکم مشعر اجازت بازدعوے و رجوع نالش مکرر زیر دفعہ ۳۷۳ مجموعہ ضابطہ قابل اپیل نہیں ہے اور نہ حسب مراد دفعہ ۲ مجموعہ مذکورہ ڈگری ہے (کلیان سنگھ بنام لیکھراج سنگھ انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۲۱۱ دیبی ڈک بنام پوپنزا ڈک انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۱۶۹ و جگدیش چودہری بنام تلسی چودہری انڈین لا رپورٹ

الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۱۹۱ و کنہیا لال بنام پربھو لال انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۹۰ و جگیندر ناتھ بنام
سرت سندری دیوی انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۳۲۲)

حکم نامنظوری اپیل بوجہ کمی رسوم عدالت مساوی ایک ڈگری کے ہے (روپ سنگھ بنام لیکھراج سنگھ
انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۸۰۸)

اس حکم کا جو حسب دفعہ ۲۹۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی دربارہ ڈسمس کرنے درخواست ڈگریدار کے جو واسطے
تقسیم کرانے مال کے ہو جو کسی دوسری ڈگری میں بخلاف اسی مدیون کے قرق ہو کر وصول ہوا ہو بدیں
وجہ کہ ڈگری میں تمادی عارض تھی صادر ہوا اپیل نہیں ہو سکتا اور نہ ایسا حکم داخل ڈگری ہے (کاشی رام
بنام منی رام انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۴ صفحہ ۲۱۰)

عدالت مرافعہ اولیٰ نے یہ خیال کر کے کہ عرضی دعوے پر رسوم عدالت کم تھی اور مدعی نے اس کمی کو پورا
نہیں کیا نالش کو بعد قلمبند کرنے شہادت کے مگر بلا تجویز روئداد کے ڈسمس کیا۔ برطبق اپیل عدالت
اپیل ماتحت نے یہ تجویز کی کہ عرضی دعوے پر رسوم عدالت کافی تھی اور مقدمہ کو بر بنا ر واقعات
تجویز کیئے جانے کے واپس بھیجا تجویز ہوئی کہ دفعہ ۵۸۸ ضابطہ دیوانی اس مقدمہ سے متعلق نہیں ہے
اور عدالت مرافعہ اولیٰ کی تجویز مقدمہ حال کی نسبت یہ تصور کرنا چاہیئے کہ وہ دفعہ ۵۴ کے بموجب صادر
ہوئی اور اس وجہ سے بموجب معنی دفعہ ۲ کے ایک ڈگری قابل اپیل ہے اور ایسی اپیل از روئے دفعہ ۱۲
ایکٹ رسوم عدالت کے ممنوع نہیں ہے انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۲۴۹ و انڈین لا رپورٹ مدراس
جلد ۱۴ صفحہ ۳۰۴ کا حوالہ دیا گیا (محمد صادق بنام محمد جان انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۱ صفحہ ۱۹)

مدعی نے دعوے دلا پانے قبضہ کے ساتھ دعوے دلا پانے غلہ کو شامل کر کے حسب دفعہ ۴۴ (الف)
مجموعہ ضابطہ دیوانی استدعا اجازت شمول بناہائے دعوے کی عدالت نے درخواست مدعی نامنظور
کر کے عرضی دعوے کو بدیں ہدایت واپس کیا کہ مدعی دو نالشات جداگانہ بابت ہر ایک بنا ر دعوے کے
دائر کرے تجویز ہوئی کہ حکم جج ماتحت در اصل ایک حکم مشعر نامنظوری عرضی نالش اس بنا پر تھا کہ
مدعی نے ایک بنا ر نالش ساتھ دوسری بنا ر نالش کے شامل کی تھی گو اسمیں غلط طور دفعہ ۴۴ (الف)
مجموعہ ضابطہ دیوانی پر استدلال کیا گیا تھا مگر اثر اسکا یہ تھا کہ عرضی دعوے نامنظور ہوا ایسا حکم ایک ڈگری
داخل تعریف دفعہ ۲ مجموعہ ضابطہ دیوانی ہے اور لائق اپیل (رنبیر سنگھ بنام سوہلو انڈین لا رپورٹ الہ آباد
جلد ۸ صفحہ ۱۹۱)

لفظ ڈگری سے مراد ایسا حکم ہے جس کی رو سے مقدمہ کلیتاً فیصل ہوتا ہو اور اس سے مراد ایسے

فیصلہ یا حکم از قسم درمیانی نہیں ہے جس کی رو سے صرف کوئی ایسا امر علیحدہ فیصل ہوتا ہو جو رودادِ انتہائی کل نالش پر موثر نہ ہو (ابراہیم جام بنام فخر النسا بیگم انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۵۱۳)

حکم مشعر ڈسمس کیے جانے اپیل اس بنیاد پر کہ بعد میعاد داخل کیا گیا حسب فحوائے دفعہ ۲ مجموعہ ضابطہ دیوانی ایک ڈگری قابل اپیل ہے۔ اس مقدمہ میں ڈگری ۲۲ ستمبر کو صادر ہوئی درخواست نقل ۱۴ ستمبر کو گذری اس کے ساتھ تعطیلات ناکافی تھے ۳۰ ستمبر سے یکم نومبر تک عدالت بوجہ تعطیل بند رہی۔ ۲ نومبر بروز افتتاح عدالت کی تعطیلات پوری کی گئی ۷۔ نومبر کو نقل حوالہ کی گئی ۱۳۔ نومبر کو اپیل داخل کیا گیا تجویز ہوئی کہ حسب دفعہ ۱۲ قانون میعاد سماعت اپیل بعد از وقت تھا۔ اپیلانٹ کو یہ استحقاق نہ تھا کہ اس وقت کو منہا کرے جو اس امر کی تحقیق کرنے میں صرف ہوا کہ کسقدر تعطیلات کاغذ مطلوب ہیں (گنگا داس سے بنام رام جی رائے انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۱۳)

حکم مشعر نامنظوری اجازت ارجاع نالش حسب منشار دفعہ ۲ مجموعہ ضابطہ دیوانی ڈگری نہیں ہے (کاظم علیخاں بنام اعظم علیخاں انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۳۰۲)

حکم مصدرہ حسب دفعہ ۲۴۴ مجموعہ ضابطہ دیوانی ایک ڈگری ہے اور قابل اپیل (نہال سنگھ بنام ہیبت نراین سنگھ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۶ صفحہ ۵۳۵)

ایک نالش میں مدعیان نے اپنے آپ کو بالغ بیان کیا بر طبق عذر مدعا علیہم امر تنقیح طلب قایم ہو کر تحقیقات نسبت عمر مدعیان کے ہوئی اور حکم خلاف مدعیان صادر ہوا تجویز ہوئی کہ وہ حکم گو اسمیں یہ بیان تھا کہ حسب دفعہ ۵۴ مجموعہ ضابطہ دیوانی صادر کیا گیا ہے ایسا متصور ہونا چاہیے کہ وہ بابتہ نامنظوری عرضیدعوے یا ڈسمسی نالش کے اس بنا پر صادر ہوا ہے کہ نالش مذکور ایسے اشخاص نے دائر کی ہے جو شہادت سے نابالغ ثابت ہوئے ہیں اور وہ داخل تعریف ڈگری اور قابل اپیل ہے۔ الفاظ نامنظوری عرضیدعوے موقوعہ دفعہ ۲ صرف انہیں مقدمات سے متعلق نہیں ہیں جن کی نسبت دفعات ۵۳ و ۵۴ میں حکم ہے (بینی رام بنام رام دھوکری انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۳ صفحہ ۱۰۹)

جو حکم کہ حسب دفعہ ۲۴۴ مجموعہ ضابطہ دیوانی مشعر التوا اجرائے ڈگری صادر ہو اس کے بموجب ایک بحث متعلق بہ اجرائے ڈگری حسب مفہوم دفعہ ۲۴۴ کے طے ہوتی ہے لہذا وہ حکم حسب دفعہ ۲۔ ایک ڈگری ہے اور ایسے حکم کی ناراضی سے اپیل ہو سکتا ہے (اوڈ اسٹیل ایڈکو بنام ایکا موفی چودھرائین انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۳ صفحہ ۱۱۱) اسی فیصلہ کے موافق فیصلہ مقدمہ کستاں بنام گوپی انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۰ صفحہ ۳۸۹ ہے۔

خریدار ڈگری نے حسب دفعہ ۲۳۲ مجموعہ ضابطہ دیوانی درخواست اپنے نام قایم ہونے اور اجازت اجراے ڈگری کا
کی گذرانی مدیونان نے اعتراض کیا کہ خریدار فرضی ہے اور زر ڈگری ادا ہو گیا ہے یہ اعتراض نامنظور ہوا
مدیونان نے اپیل کیا۔ نسبت سماعت اپیل عذر ہوا کہ حکم ماتحت قطعی ہے تجویز ہوئی کہ امر تصفیہ طلب
مابین فریقین نالش یا اُن کے قایم مقاموں کی نسبت اجراے ڈگری یا ایفا ریا ادائے ڈگری کے ہے اور
فیصلہ متعلق ڈگری حسب دفعہ ۲۴۴ و دفعہ ۲ مجموعہ ضابطہ دیوانی ایک ڈگری قابل اپیل ہے (افضل بنام
رام کار سیوڈرا۔ انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۶۱۰) اسکی تائید میں فیصلہ مقدمہ گلزاری لال
بنام دیا رام انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۴۴ ملاحظہ ہو۔
ایسا حکم جس کی رو سے یہ ہدایت ہو کہ حساب تیار کیا جاے بمنزلہ ڈگری نہیں ہے اور نہ قابل اپیل ہے
ایسے حکم میں صرف یہ ہدایت ہوتی ہے کہ کچھ کارروائیاں کیجائیں تاکہ اُس کے بعد ڈگری آخر صادر
ہو (سری ناتھ رائے بنام رادہا ناتھ مکرجی انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۲۷۷)
حکم منسوخی نیلام حسب درخواست مدیون بمقابلہ ڈگریدار جو خود مشتری نیلام تہا اس بنا پر کہ بوجہ فریب
ڈگریدار جائداد کم قیمت پر نیلام ہوئی حسب دفعہ ۲۴۴ و دفعہ ۲ مجموعہ ضابطہ دیوانی ایک ڈگری قابل
اپیل ہے (بابو دیپ لال بنام سرہا پرہ انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۴۱۰)
حکم ڈسمسی مقدمہ بوجہ نہ داخل ہونے طلبانہ سمن موسومہ مدعا علیہم حسب دفعہ ۹۷ مجموعہ ضابطہ
دیوانی صادر ہوا داخل تعریف ڈگری متذکرہ دفعہ ۲ مجموعہ مذکور نہیں ہے (بشیشر بھگت بنام الٰہی ساہو
انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۱۶۳)
دفعہ ہذا کے بموجب جس ڈگری کا اپیل نہیں ہو سکتا ہے تو اگر احکام دفعہ ۱۸۵ - ایکٹ نمبر ۱۲ متعلق
ہوتے ہوں نگرانی اُس ڈگری کی بحضور صاحبان بورڈ داخل ہو سکتی ہے جس نالش کی تعداد یا مالیت
شے متنازعہ فیہ سو روپیہ سے زائد ہو تو وہ قابل اپیل بحضور جج ضلع ہے۔ تعداد یا مالیت شے
متنازعہ نالش ابتدائی پر لحاظ ہوگا نہ تعداد یا شے متنازعہ اپیل پر۔ الفاظ جج ضلع میں اڈیشنل
جج داخل ہو سکتا ہے۔ لیکن جج ماتحت داخل نہیں (رام پرشاد بنام رائے کشن ویکلی نوٹس
الہ آباد ۱۸۸۸ء صفحہ ۱۸۵) لیکن اُس جج ماتحت کو جس کو عارضی چارج زیر دفعہ ۱۰ - ایکٹ ۱۲ ۱۸۸۷ء
عہدہ صاحب جج ضلع کا حاصل ہو اختیار ہے کہ ایک اپیل عدالت مال کو لیکر اُس کی سماعت کرے
جبکہ عدالت جج ضلع میں پہلے سے دائر ہو (رحمت علی خان بنام عبد اللہ انڈین لارپورٹ
الہ آباد جلد ۱۳ صفحہ ۴۵۵)

دفعہ ہذا میں دو الفاظ تعداد یا مالیت استعمال کیئے گئے ہیں۔ اگر شے متنازعہ فیہ ایسی ہو جسکی تعداد معین ہو جیسے نالشات زرنقد یا زرلگان جاہرہ ہیں زرمتدعویہ کی تعداد تو اس صورت میں لفظ تعداد سے زرمتدعویہ کی تعداد مراد ہوگی اور اگر شے متنازعہ فیہ ایسی ہو جسکی تعداد زرنقد معین نہ ہو مثلاً دعوے بیدخلی اسامی تو ایسی صورت میں لفظ مالیت شے متنازعہ فیہ کی مالیت مراد ہوگی۔

مالیت شے متنازعہ فیہ سے مراد وہ مالیت ہے جو مدعی نے اپنے عرضیدعوے میں بیان کی ہو نہ وہ مالیت جو عدالت نے تجویز کی ہو بجز اس کے کہ یہ ظاہر ہو کہ خواہ اراداتاً یا بوجہ غفلت صریح کے اصل مالیت شے متنازعہ فیہ کی عرضیدعوے میں کلیتاً غلط بیان کی گئی ہے (مہابیر سنگھ بنام بہاری لال انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۳ صفحہ ۴۲۰)

نالشات حسب دفعہ ۹۳ ایکٹ ۱۲ ۱۸۸۱ء میں واسطے اغراض رسوم عدالت و اختیار سماعت کے ایک ہی طریقہ سے دریافت کیجاتی ہے یعنی بذریعہ دریافت کرنے مالیت شے منشاء نالش کے۔ اس قسم کی نالش نالش نسبت اراضی حسب منشاء دفعہ ۷ (۵) ایکٹ رسوم عدالت ہے اور مالیت حق اسامی کی تحقیق کرنا چاہیئے (رام رتن تواری بنام گرندن بھگت انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۵ صفحہ ۶۳)

اگر لگان متدعویہ سو روپیہ سے کم ہو لیکن بشمول سود رقم متدعویہ زاید از سو روپیہ ہوگئی ہو تو اسکا اپیل ہوسکتا ہے یہ عذر نہ لگان کی تعداد سو روپیہ سے کم ہے غلط ہے (بہاری چرن سین بنام بھرپ ناتھ پرماناک ویکلی نوٹس کلکتہ ۱۹۰۱ء صفحہ ۲۱۴)

مدعی نے مقدمہ محکومہ دفعہ ۹۳ ۔ ایکٹ ۱۲ ۱۸۸۱ء میں تعین دعوی ۹۵ کیا جسپر فریقین نے اعتراض نہیں کیا بعد ڈگری نالش میں ناکامیاب ہو کر اس نے تعین دعوی بڑھا کر اپیل دائر کیا تجویز ہوئی کہ مدعی تعین اول کا پابند ہے اپیل نہیں ہوسکتا (رادھا پرشاد سنگھ بنام یاشن اوجھا انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۵ صفحہ ۳۶۳)

تعین نالش واسطے اغراض رسوم عدالت اور تعین قیمت شے متدعویہ بغرض تجویز اختیار سماعت دو مختلف باتیں ہیں۔ تعین نالش واسطے اغراض رسوم عدالت بلحاظ بعض قواعد کے مقرر کیجاتی ہے۔ مالیت شے دعوے جسپر اختیار سماعت نالشات دیوانی کا منحصر ہے مالیت واقعی جائداد متنازعہ کی ہے (اکھل چندر سین رائے بنام موہنی موہن داس انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۴۸۹)

پیشتر اس امر کی نسبت کہ الفاظ لگان قابل ادا سے کیا مراد ہے متضاد فیصلجات ہائی کورٹ الہ آباد کے
تھے مقدمات پیال سنگھ بنام مادین دیکلی نوٹس الہ آباد ۱۸۸۲ء صفحہ ۲۰۳ و رادھا پرشاد سنگھ بنام رگھو ناتھ
دیکلی نوٹس الہ آباد ۱۸۸۲ء صفحہ ۲۰۰ و برج بھان سنگھ بنام مینی یا ٹھک انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۲
صفحہ ۴۴۲ و مینی پرشاد کوری بنام تبلن بی بی انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۳ صفحہ ۳۰۰ لائق ملاحظہ ہیں
مگر اب ضمن (ب) دفعہ ہذا میں صاف کر دیا گیا ہے کہ بغرض اپیل شرح لگان قابل ادا پر لحاظ ہوگا نہ لگان
متدعویہ واجب الادا پر بہ شرطیکہ عدالت ابتدائی و اپیل دونوں میں وہ متنازعہ فیہ ہو۔
دفعہ ۱۹۴ ضمن (۲) ایکٹ ہذا میں حکم ہے کہ دفعہ تحتی (۱) کے کسی امر سے کسی ایسے رواج مختص المقام
یا خاص معاہدہ پر اثر نہ پہونچیگا جس کے مطابق حصہ دار جائداد غیر منقسمہ کا اس امر کا مستحق ہو کہ اس
لگان میں سے جو کسی آسامی سے قابل ادا ہو اپنا حصہ علیحدہ پائے۔ تو اب جبکہ بموجب اختیار عطیہ
دفعہ ۱۹۴ ضمن (ب) کوئی حصہ دار جائداد غیر منقسمہ بابت اپنے حصہ معینہ کے نالش شخص ذمہ دار
ادا لگان پر دائر کرے اور اپنے دیگر شرکا کو فریق نالش بنائے اور دیگر شرکا بہ نسبت حصہ
مدعی معترض ہوں ایسی حالت میں عدالت مجوزہ کو مقدار حصہ مدعی تنقیح طلب قرار دیکر تجویز بتحقیقات
کرنا لازم ہوگا پس بلا لحاظ اس امر کے کہ تعداد یا مالیت شئے متنازعہ فیہ کیا تھی فریق ناراض بنا راضی
تجویز عدالت ابتدائی حسب ضمن (ج) دفعہ ہذا اپیل کرنے کا مجاز ہے بشرطیکہ عدالت اپیل میں
بھی تعداد لگان قابل ادا یا ایسا امر متنازعہ فیہ ہو ہائی کورٹ کلکتہ نے بمقدمہ نرائن مہتو بنام منوہر مہاک
انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۷ صفحہ ۹۰۴ تجویز کیا ہے کہ الفاظ (زر لگان جو سالانہ کسی آسامی سے
واجب الادا ہو) سے وہ لگان مراد ہے جو آسامی سے منجملہ چند زمینداران شریک کے ایک
شخص کو واجب الادا ہو جو اپنا حصہ لگان کا علیحدہ وصول کرتا ہو۔
ضمن (د) دفعہ ہذا کی نسبت اونریبل ممبران سیلکٹ کمیٹی کی رپورٹ حسب ذیل ہے۔
ہمنے اس دفعہ میں اس طرح ترمیم کر دی ہے کہ جب تعداد مال گذاری سالانہ قابل ادا امر متنازعہ فیہ ہو تو
اپیل ہو سکے اور یہ ترمیم مسٹر جسٹس ایکین صاحب کی رائے کے مطابق کی گئی ہے (رپورٹ سیلکٹ کمیٹی
مندرجہ گورنمنٹ گزٹ اردو ۲۰ جولائی ۱۹۰۱ء حصہ ۵)
ضمن (ہ) دفعہ ہذا میں وہ صورت قابل اپیل بیان کی گئی ہے جس میں بحث مسئلہ استحقاق ملکیت
عدالت ابتدائی و اپیل دونوں میں متنازعہ فیہ ہو۔
استحقاق ملکیت کی بحث اس صورت میں پیدا ہوتی ہے جبکہ مدعا علیہ نالش بقایا لگان کے

جواب میں مدعی کے حق سے منکر ہوکر عذر کرے کہ وہ آسامی نہیں ہے بلکہ بطور مالک ہونے کے
بذریعہ اُس بندوبست کے قابض ہے جو مہتمم بندوبست نے اُس کے ساتھ کیا ہے (بشیشر سنگھ
بنام سوگند ہی انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۳۶۶) سنّہ ہذا جبکہ نالش منافع اس بنا پر
ڈسمس کیجائے کہ مدعیان حصہ داران غیر کمپ مدعا علیہ نہیں ہیں اور نہ مدعا علیہ حیثیت حصہ دار کی
رکھتا ہو بلکہ وہ ایک آسامی دخیلکار ہے تو مسئلہ استحقاق ملکیت کی تجویز لازم آتی ہے اور وہ
ڈگری قابل اپیل بحضور جج ضلع ہوتی ہے (کلثوم بی بی بنام باندی بی بی ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۸۸۶ء
صفحہ ۹۶) مگر اُسوقت مسئلہ استحقاق ملکیت کی بحث کا پیدا ہونا نہ کہا جائیگا جبکہ محض حق وصولی
لگان کسی پٹی مشترکہ میں متنازعہ ہو (بھیرون سنگھ بنام طلب علی ویکلی نوٹس الہ آباد
۱۸۸۶ء صفحہ ۹۴) یا جب محض تعلق زمینداری و آسامی سے انکار کیا جائے (ایشان چندر گہوسال
بنام برنومی داسی ویکلی رپورٹر کلکتہ جلد ۱۶ صفحہ ۲۳۳)

ضمن (د) ایسی صورت سے متعلق ہے جبکہ عدالت ابتدائی میں عذر اختیار سماعت کیا گیا ہو
اور عدالت موصوفہ نے اُس عذر کو فیصل کر دیا ہو۔

دربارہ اپیل بہ عدالت صاحب جج ضلع و ہائی کورٹ بنا راضی ڈگریات ابتدائی
بابت اہم دفعات من ابتدا ۵۴۰ لغایتہ ۵۷۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی (۱۴ ۱۸۸۲ء) لائق
ملاحظہ ہیں۔

اپیل صرف اُن معاملات کی نسبت ہو سکتا ہے جو ڈگری میں مندرج ہوں نہ تجاویز کا۔
(کیلاس چندر کساری بنام رام لال ناگ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۲۰۶)
جبکہ ڈگری بادی النظر میں بالکل ایک فریق کے حق میں ہو تو اُس فریق کو کوئی منصب بنا راضی
اُس کے اپیل کرنے کا نہیں ہے۔ گو اُس فیصلہ میں جسکا اظہار باضابطہ از روئے ڈگری مذکور ہو
بعض امور تنقیح طلب پر تجاویز خلاف اُس فریق کے لکھی گئی ہوں۔ اگر وہ مستدعی ہو کہ انکا
نفاذ باضابطہ بذریعہ ڈگری کے ہو تاکہ اُس کو موقعہ داخل کرنے اپنے عذرات کا نسبت اُس کے
حسب دفعہ ۶۱ مجموعہ ضابطہ دیوانی کے یا بنا راضی اُس کے اپیل کرنے کا بموجب دفعہ ۵۴
کے ملے تو اُس کو کارروائیات حسب دفعہ ۲۰۶ - اس غرض سے کرنی چاہئیں کہ ڈگری بطابق
مناسب مطابق فیصلہ کے ہو جائے اور بادی النظر میں ایسا مواد موجود ہو جس سے یہ ظاہر ہو کہ
کس چیز کا فیصلہ خلاف اُس کے کیا گیا ہے۔ لیکن اگر وہ اس کارروائی کے کرنے میں قاصر رہے

تو وہ ڈگری گو اُس کی عبارت عام طور کی ہو قایم رہیگی کیونکہ اُس سے قطعی فیصلہ اُن امور تنقیح طلب کا جو سوال وجواب سے پیدا ہوتی ہوتا ہے جنپر بالآخر تجویز مقدمہ اور خود ڈگری موقوف تھی۔ آرائی مندرجہ تجویز متعلقہ اُن امور کے جو بالآخر نسبت مقدمہ وجوہ کے غیر ضروری نہیں پائجاتے جن کی بناپر فیصلہ قطعی نالش حقوق مدعی کا بابتہ کسی جزو دوسری متدعویہ نامبردہ کے جو ڈگری سے ظاہر ہوتا ہو کیا جائے۔ ایسی تحریرات سے زیادہ نہیں ہیں جو بہ سبیل تذکرہ ہوئے ہیں اور اس سے فیصلہ قطعی اُس قسم کا قرار نہیں پاتا کہ جسکا ذکر دفعہ ۱۳ مجموعہ ضابطہ دیوانی میں ہے (جمیعت النسا بنام لطف النسا انڈین لاریورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۶۰۶)

اپیل بحضور بورڈ

دفعہ ۱۷۸۔ بناراضی حکم اسسٹنٹ کلکٹر درجہ اوّل حسب دفعہ ۵۲ اپیل بحضور بورڈ دائر ہوسکتا ہے۔

اپیل بحضور کمشنر
[illegible]

دفعہ ۱۷۹۔ بناراضی کسی ایسی ڈگری اسسٹنٹ کلکٹر درجہ اول کے جو اُن نالشوں میں سے جو مجموعہ (ج) مندرجہ ضمیمہ چہارم میں داخل ہیں کسی نالش ہیں صادر ہوئی ہو۔ اور بناراضی ایسے حکم کے جسکی روسے کوئی درخواست حسب دفعہ ۵۹ نامنظور کی گئی ہو یا حسب دفعہ ۶۱۔ زائد وقت دیا گیا ہو اپیل بحضور کمشنر دائر ہوسکیگا۔

شرح یہ دفعہ بجائے دفعہ ۱۹۳۔ ایکٹ ۱۲ ۱۸۸۱ء کے ہے۔ نالشات متذکرہ مجموعہ (ج) ضمیمہ چہارم میں صرف بناراضی ڈگری اپیل ہوسکتا ہے نہ احکام درمیانی نالشات مذکور کا۔ کیونکہ دفعہ ہذا میں صاف وصریح طور پر اجازت اپیل بناراضی ڈگری دیگئی ہے۔ احکام درمیانی نالشات مذکورہ داخل منشار دفعہ ۵۸۸ مجموعہ ضابطہ دیوانی ہوں یا نہ ہوں قطعی ہیں اور ناقابل اپیل۔

جو درخواست اجرا حسب دفعہ ۵۹۔ ایکٹ ہذا نسبت بیدخلی کسی آسامی کے گذرے اور وہ نامنظور کیجائے۔ یا اگر ایسی اجرا میں آسامی کو عدالت جاری کنندہ ڈگری مہلت زاید بغرض ادار زرڈگری حسب دفعہ ۶۱ عطا کرے تو نامنظوری درخواست اجرار متذکرہ دفعہ ۵۹ وعطار وقت زائد متذکرہ دفعہ ۶۱ کا اپیل ہوسکتا ہے درخواست دفعہ ۵۹ کا منظور کرنا یا زائد وقت کا نہ دینا قابل اپیل نہیں ہے۔

اپیل بہ ناراضی ڈگریات واحکام کلکٹران

اپیل بہ ناراضی ڈگریات واحکام کلکٹر

دفعہ ۱۸۰- (۱) کلکٹر کی ڈگری یا حکم ابتدائی سے اپیل اُسی طریقہ سے اور اُنہیں شرائط کے بموجب ہو سکیگا۔ جس طریقہ سے اور جن شرائط کے بموجب اسسٹنٹ کلکٹر درجہ اول کی ڈگری یا حکم کی ناراضی سے (اپیل ہوسکتا ہے)

(۲) کلکٹر کی ایسی ڈگری بہ صیغہ اپیل سے اپیل بعدالت جج ضلع دائر ہوسکیگا جو اُن نالشوں میں سے جو مجموعہ (الف) مندرجہ ضمیمہ چہارم میں داخل ہیں کسی نالش میں صادر ہوئی اور جس میں (الف) مسئلہ استحقاق ملکیت اپیل اول کی عدالت میں امر متنازعہ فیہ رہا ہے اور اپیل میں امر متنازعہ فیہ ہو۔ یا

(ب) مسئلہ اختیار سماعت کا فیصلہ کیا گیا ہو۔

شرح- یہ دفعہ بجائے دفعات ۱۸۹ و ۱۹۶- ایکٹ ۱۲ لغایۃ ۱۸۸۱ء کے ہے۔

فقرہ اول دفعہ ہذا کے متعلق شرح دفعہ ۱۷۷ و ۱۰۹ و ۱۷۹- ایکٹ ہذا لائق ملاحظہ ہے۔

فقرہ دوم دفعہ ہذا کے متعلق شرح دفعہ ۱۷۷ ملاحظہ کیجئے۔

اس دفعہ کے متعلق اوزیل ممبران سیلکٹ کمیٹی نے اپنی رائے حسب ذیل ظاہر کی ہے۔

ہم جسٹس ایکمن صاحب کی اس رائے سے اتفاق کرتے ہیں کہ جو سہولتیں بالفعل کلکٹر کی ڈگری بہ صیغہ اپیل سے بر بنار روئداد (مقدمہ) اپیل ثانی بحضور جج ضلع کی نسبت حاصل ہیں اُن کو محدود کر دیا جائے لیکن ہم مناسب نہیں سمجھتے کہ ان اپیلوں کو بالکل موقوف کر دیا جائے لہذا ہم نے اس دفعہ کو اس طرح بدل دیا ہے کہ اُن وجوہ کو محدود کر دیا ہے جنکی بنا پر اپیل ہو سکیگا۔

دفعہ ۱۸۰ فقرہ ۲ میں فقرات اول ودوم دفعہ ۱۸۹- ایکٹ سابق کے قطعاً متروک کر دیئے گئے ہیں اور فقرہ سوم جو قایم رکھا گیا ہے اُس کی عبارت بھی بہت زیادہ بدل دی گئی ہے اور ایسی شرط اضافہ کی گئی ہے جس کی سے بہ ناراضی ڈگری کلکٹر جو بہ طبق اپیل ایسی نالشات میں صادر ہوئی ہو جن میں بموجب ڈگری عدالت اپیل مذکور مسئلہ اختیار سماعت کا فیصلہ

کیا گیا ہے اپیل ہو سکتا ہے فقرہ اول کے متروک کیئے جانے کی وجہ ظاہر ہے وہ اس وجہ سے
متروک کیا گیا ہے کہ اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم کو کوئی اختیار ایسی نالشات کی سماعت کا
باقی نہیں رہ گیا ہے جنکا تعین سو روپیہ سے زائد ہو - جبکہ مسئلہ اختیار سماعت کا فیصلہ کلکٹر نے
بہ صیغہ اپیل کر دیا ہو تو اپیل ہو سکتا ہے یہ کافی نہیں ہے کہ ایسا مسئلہ یادداشت اپیل میں کلکٹر
کے روبرو پیش کیا گیا ہو - اگر اسسٹنٹ کلکٹر نے مسئلہ اختیار سماعت کا فیصلہ کیا ہو مگر عدالت
اپیل (کلکٹر ضلع) نے اُس کا فیصلہ نہ کیا ہو تو جج ضلع کی عدالت میں اپیل نہیں ہو سکتا (ضامن علی بنام گیندا وغیرہ ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۹۰۹ء صفحہ ۱۲۸)

ایک نالش بقایا لگان اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم کی عدالت میں دائر ہو کر منفصل ہوئی بہ ناراضی
ڈگری اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم اپیل بعدالت کلکٹر ضلع دائر ہوا - کلکٹر کی بہ صیغہ اپیل یہ رائے
ہوئی کہ یہ نالش ناقابل سماعت عدالت مال ہے اور اُس نے عرضیدعوے کی واپسی کا حکم اس
غرض سے صادر کیا کہ عدالت مجاز میں پیش کیجائے - کلکٹر کے حکم کی ناراضی سے جج ضلع کی عدالت
میں اپیل ہوا جس نے کلکٹر کی رائے سے اتفاق کیکے اپیل کو ڈسمس کیا اُسپر مدعی نے ہائیکورٹ میں
اپیل کیا تجویز ہوئی کہ دفعہ ۱۰۵ - ایکٹ قبضہ اراضی (۲ سنہ ۱۹۰۱ء) میں یہ حکم ہے کہ کوئی اپیل
بہ ناراضی کسی ایسی ڈگری یا حکم کے جو کوئی عدالت اس ایکٹ کے بموجب صادر کرے دائر نہ ہوسکیگا
الا اُس طرح جس طرح ایکٹ ہذا میں حکم ہے دفعہ ۱۸۰ فقرہ (۲) کی رو سے اپیل جج ضلع کے یہاں
کلکٹر کی ڈگری بہ صیغہ اپیل کی ناراضی سے خاص خاص صورتوں میں دائر ہوسکیگا اگر وہ حکم جسکی
ناراضی سے اپیل دائر کیا گیا ڈگری بہ صیغہ اپیل تھا تو یقینی جج ضلع کے یہاں اپیل دائر ہو سکتا تھا
کیونکہ مسئلہ اختیار سماعت کا تصفیہ کیا گیا تھا - ایکٹ قبضہ اراضی (۲ سنہ ۱۹۰۱ء) میں لفظ ڈگری کی
تعریف نہیں کی گئی ہے پس بلحاظ احکام دفعہ ۱۹۳ - ایکٹ مذکور اس لفظ سے وہ تعریف متعلق
ہونی چاہیئے جو مجموعہ ضابطہ دیوانی کی دفعہ (۲) میں کی گئی ہے اُس تعریف کی رو سے ایسا حکم
جس کے بموجب عرضیدعوے کے واپس کرنے کی ہدایت کیجائے ڈگری نہیں ہے کیونکہ وہ
ایک حکم اُن احکام میں سے ہے جن کی تصریح دفعہ ۱۰۴ مجموعہ ضابطہ دیوانی میں کی گئی ہے اور
احکام دفعہ ۱۹۳ - ایکٹ ۲ سنہ ۱۹۰۱ء کی رو سے دفعہ ۱۰۴ ایسی نالشات یا کارروائیوں سے
جو عدالت مال میں کیجائیں غیر متعلق قرار دی گئی ہے پس حکم مصدرہ کلکٹر بہ صیغہ اپیل متضمن واپسی
عرضیدعوے کی ناراضی سے اپیل جج کے یہاں نہیں ہو سکتا تھا (دھنی رام بنام بھولا سنگھ

(دیکھو نوٹس الہ آباد ۱۹۰۱ء صفحہ ۳۲)

اپیل بہ ناراضی (ڈگریات) کمشنران

اپیل بناراضی ڈگریات کمشنر

دفعہ ۱۸۱ - کمشنر کی کسی ایسی ڈگری کے خلاف جو کسی ایسے مقدمہ میں صادر کی گئی ہو جسمیں منشاء ایکے اُس ڈگری کو جس کے خلاف اپیل ہوا ہو۔ سوائے متعلق خرچہ کے اور طرحپر (منسوخ یا ترمیم کر دیا ہو اپیل ثانی بحضور بورڈ بربنا رکسی وجہ منجملہ وجوہ مندرجہ دفعہ ۵۸۴ مجموعہ ضابطہ دیوانی کے دائر ہو سکیگا۔

شرح یہ دفعہ بجائے دفعہ ۱۹۸ - ایکٹ ۱۲ ۱۸۸۱ء کے ہے - حسب منشاء دفعہ ہذا صرف بہ ناراضی ڈگری صاحب کمشنر جو بر طبق اپیل حسب منشاء دفعہ ۱۷۹ - ایکٹ ہذا صادر ہوئی ہو اپیل دوم بحضور بورڈ ہو سکتا ہے بشرطیکہ احکام دفعہ ۵۸۴ - ایکٹ ۱۴ ۱۸۸۲ء متعلق ہوسکتے ہوں - اپیل بناراضی ڈگری اسسٹنٹ کلکٹر درجہ اول میں اگر صاحب کمشنر فیصلہ عدالت ماتحت سے اتفاق کریں یا نسبت خرچہ مقدمہ ابتدائی یا اپیل کے کوئی حکم صادر کریں تو بناراضی ایسی تجویز صاحب کمشنر کے اپیل دوم بحضور بورڈ دائر ہونے کی دفعہ ہذا اجازت نہیں دیتی صرف اُس حالت میں اجازت اپیل دوم کی ہے جبکہ صاحب کمشنر نے ڈگری عدالت ابتدائی کو بہ صیغہ اپیل منسوخ کر دیا ہو یا ترمیم - لیکن جو حکم اسسٹنٹ کلکٹر نے بموجب دفعہ ۱۷۹ - ایکٹ ہذا صادر کیا ہو اور اُس کی ناراضی سے اپیل بحضور کمشنر دائر کیا جائے تو ایسے اپیل میں حکم مصدرہ کمشنر ناطق ہوگا بناراضی اُس کے اپیل بحضور بورڈ دائر نہ ہو سکیگا اگرچہ صاحب کمشنر نے فیصلہ عدالت ماتحت منسوخ یا ترمیم کر دیا ہو۔

دفعہ ۵۸۴ مجموعہ ضابطہ دیوانی (ایکٹ ۱۴ ۱۸۸۲ء) کا مضمون حسب ذیل ہے - بجز اُس صورت کے کہ مجموعہ ہذا یا کسی اور قانون میں دوسرے نہج کا حکم ہو تمام ڈگریاں جو بہ صیغہ اپیل کسی عدالت ماتحت ہائیکورٹ سے صادر ہوں اُن کا اپیل عدالت عالیہ ہائیکورٹ میں وجوہ مندرجہ ذیل سے کسی وجہ پر ہو سکتا ہے یعنی (الف) یہ کہ تجویز برخلاف کسی فلاں قانون یا ایسے رواج کے ہے جو حکم قانون کا رکھتا ہے (ب) یہ کہ تجویز میں تصفیہ فلاں ضروری امر تنقیح طلب متعلق قانون یا رواج کا جو حکم قانون کا رکھتا ہے نہیں ہوا (ج) یہ کہ شاید غلطی عظیم یا سقم ضابطہ محکومہ مجموعہ ہذا

یا کسی اور قانون کا واقع ہوا جس کے سبب سے غلطی یا سقم مقدمہ کی تجویز روئداوی میں پیدا ہوا ہو
۔ اپیل تحت دفعہ ہذا بنا راضی ڈگری صیغہ اپیل جو ایک طرفہ صادر ہوا ہو رجوع ہوسکیگا۔
جبکہ تجویز عدالت کی تائید شہادت سے نہ ہو تو یہ ایک عظیم غلطی ضابطہ کی ہے اور منیہ دفعہ ۵۸۴ مجموعہ
ضابطہ دیوانی ایک وجہ کافی واسطے اپیل خاص کے ہے (رام گوپال بنام شمس خاتون انڈین
لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۰ صفحہ ۹۳)
اپیل خاص میں عدالت اس امر پر لحاظ کر سکتی ہے کہ عدالت اول میں اپیل بعد میعاد کے داخل
ہوا تھا (رام گینی بنام گنومنی دیبیا کلکتہ لارپورٹ جلد ۱۱ صفحہ ۱۷۷) الا جبکہ جج ضلع نے بعد تحقیقات
واجب کے اپیل کے منظور کرنے سے جو بعد میعاد محکومہ قانون حد سماعت کے پیش کیا گیا ہو انکار
کیا ہو تو عدالت ہائی کورٹ اس کے حکم میں دست اندازی نہ کریگی (فاطمہ بیگم بنام ہنسی انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۹
صفحہ ۲۴۴) وہ وجوہات جن پر کہ اپیل دوم ہوسکتا ہے دفعہ ۵۸۴ میں بیان کی گئی ہیں اور دفعہ ۵۸۵
میں یہ حکم ہے کہ کوئی اپیل دوم نہ ہوسکیگا الا ان وجوہات پر جنکا کہ ذکر دفعہ ۵۸۴ میں کیا گیا ہے
احکام دفعات مذکورہ کی تعمیل درست طور پر کیجانی چاہیئے (کامیشور پرشاد وغیرہ بنام امان اللہ
انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۵۳)
اپیل خاص میں عدالت عموماً واقعات میں مداخلت نہ کریگی اور نہ ایسی بحث کی اجازت دیگی (انڈین
موز۔ اپیل جلد ۱۱ صفحہ ۱۹ وبالکرشن بنام گوبند بابا جی انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲۶ صفحہ ۶۱۷)
اور نہ واقعات کا فیصلہ کریگی گو فریقین مقدمہ اپیل اپنی رضامندی ظاہر کردیں (مہتاب چند
گہوش بنام مہندر ناتھ ہرگیٹ انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۲۹۱) اور نہ کوئی اپیل دوم
بربنا ر غلطی تجویز امر واقعہ کے گو وہ غلطی کیسی ہی فاش یا غیر قابل معافی کیوں نہ ہو ہوسکتا ہے
جبکہ ضابطہ میں کوئی غلطی یا نقص نہ ہو تجویز عدالت اول نسبت امر واقعہ کے مختتم ہے بشرطیکہ
عدالت موصوف کے روبرو شہادت مناسب قابل لحاظ عدالت موصوف بہ تائید تجویز مذکور
موجود ہو (درگا چودہرائن بنام جواہر سنگہ چودہری انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۲۳) الا
جبکہ بلا شہادت موجودہ مثل کے کوئی قیاس قایم کرلیا جائے یا شہادت کی غلط توضیح کیجائے۔
(عبدالرحمن بنام بی بی صفی کمپنیش صاحبہ ویکلی رپورٹر کلکتہ جلد ۲۴ صفحہ ۲۹۳) یا عدالت اپیل
اول علم موجود ہونے کسی خاص گواہ کے اعتبار میں نقص نہ آتا ہو گواہوں کی شہادت کو غیر مفید
قرار دے (شیو پرشن پانڈے بنام برن پانڈے ویکلی رپورٹر کلکتہ جلد ۲۴ صفحہ ۲۵۱)

یا جبکہ کسی ایسی دستاویز کی بنا پر جو صرف مفید دعوے کے ساتھ داخل ہوئی ہو مگر ثابت یا تسلیم نہ کی گئی ہو اپنا فیصلہ صادر کیا ہے (مہیت ہرگوبند داس بنام جیرام ببکلی رپورٹر جلد ۲ صفحہ ۱۴۶) تو اپیل دوم ہو سکتا ہے (علی ہذا اگر عدالت ماتحت کمیشن مقرر کر کے قبل از وصول رپورٹ کمیشن مقدمہ کا فیصلہ کرے (رادھو سنگھ بنام کاشی سنگھ انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۶ صفحہ ۳۴۲) یا اگر عدالت اپیل اول کی طرف سے اس اختیار تمیزی کے استعمال کرنے سے انکار کیا جائے جو اس کو بروئے دفعہ ۵۶۸ مجموعہ ضابطہ دیوانی (۱۸۸۲ء) کے درباره پذیرا کرنے مزید شہادت پیش کردہ کے عطا کیا گیا ہے جو ایک غلطی یا نقص ضابطہ حسب منشاء دفعہ ۵۸۴ مجموعہ مذکور ہے کیونکہ دفعہ ۵۶۸ سے صریح طور پر مفہوم ہوتا ہے کہ اختیار تمیزی مذکورہ کا استعمال کیا جانا چاہیئے مگر اختیار تمیزی مذکور کا استعمال کر کے مزید شہادت کے لینے سے انکار کرنا ایسی غلطی یا نقص ضابطہ نہیں ہے (رام بہاری بنام کلوا انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۲ صفحہ ۱۲۱) عدالت اپیل دوم کو بروئے مجموعہ ضابطہ دیوانی واقعات پر فیصلہ کرنے سے منع کیا گیا ہے اور وہ حد اختیار صرف اُن مقدمات تک محدود نہیں ہے جہاں کہ شہادت عدالت اول میں لیگئی ہو بلکہ اُس صورت سے بھی متعلق ہے جبکہ عدالت اپیل نے باستعمال اختیار تمیزی اپنی شہادت مزید لیکر فیصلہ مقدمہ بر بنا ر واقعات کیا ہو (بینی پرشاد کواری بنام نندلال ساہو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۴ صفحہ ۹)

جبکہ عدالت اپیل ماتحت نے ایک نتیجہ اخذ کیا ہو جو غلط تعبیر قانون پر مبنی ہے فیصلہ مذکور کا اپیل دوم ہو سکتا ہے (ایشان چندر داس سرکار بنام بشو سردار وغیرہ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۴ صفحہ ۸۲۵)

اپیلانٹ مجاز نہیں ہے کہ نوعیت جواب دعوے کو اپیل دوم کو تبدیل کر دے (استیا چلا کاکی بنام کرشن چندر چترجی انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۵۵)

وہ وجوہ جو موجبات اپیل میں درج نہ ہوں اپیل دوم میں سماعت نہیں ہو سکتی (رام کشن اوپادہیا بنام دیپا اوپادہیا انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۲ صفحہ ۵۸) ہاں عذر امر تجویز شدہ (محمد اسمعیل بنام چیتن سنگھ انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۶۹) یا عذر ناجوازی دستاویز بوجہ عدم رجسٹری (بساوا گوربسا وا بنام کلکاپا وغیرہ انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۴۸۹) یا عذر عدم بنا ر مخاصمت (لچھمن پرشاد بنام بہادر سنگھ انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲

صفحہ ۴۸۸) یا اور کوئی ایسا عذر جو مدعی کی نالش کو ختم کردے (انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۶ صفحہ ۷۶) اپیل دوم میں پیش ہوسکتا ہے گو موجبات اپیل میں مندرج نہ ہو۔

کوئی اپیل دوم بناراضی حکم ڈسمسی اپیل بوجہ عدم پیروی زیر دفعہ ۵۵۶ نہیں ہوسکتا ہے (رکھناتھ سنگھ بنام بودہن انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۳ صفحہ ۱۱۵) علی ہذا اپیل دوم حسب دفعہ ۵۸۴ مجموعہ ضابطہ دیوانی بناراضی حکم ڈسمسی اپیل حسب دفعہ ۶۲۹ بناراضی حکم منظوری درخواست تجویز ثانی نہیں ہوسکتا ہے (رگھو پالداس بنام الف خاں انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۱ صفحہ ۳۸۲)

بناراضی حکم عدالت اپیل ماتحت کے جس کی رو سے غلطی سے اپیل اس بنا پر ڈسمس کیا گیا ہو کہ کوئی اپیل نہیں ہوسکتا ہے بشرطیکہ اپیل دوم بلحاظ نوعیت مقدمہ ابتدائی کے دیگر وجہ پر قابل پذیرائی ہو۔ مقدمہ دنیکٹا رائے دو بنام رنگایا بارا و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۲ صفحہ ۱۵۲ ناپسند کیا گیا (متھرا موہن بال بنام امیر الدین شلالو ویکلی نوٹس کلکتہ ۱۹۰۳ء جلد ۸ صفحہ ۶۴)

جبکہ اپیل عدالت ماتحت میں تمادی عارض ہوگئی ہو اور عدالت اپیل اول نے باستعمال اختیار تمیزی عدالتی بعد واقعات پر باحتیاط لحاظ کرنے کے اور نہ سرسری طور پر حسب دفعہ ۵۔ ایکٹ میعاد سماعت ۱۸۷۷ء عمل کرنے سے انکار کیا ہو اور اپیل کو ڈسمس کیا ہو تو ایسی صورت میں اپیل دوم نہیں ہوسکتا (حامد علی بنام گیا دین ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۹۰۴ء صفحہ ۲۳)

جب عدالت اول اپیل نے سایل کے عذر معافی داخل نہ کرنے اپنی اپیل اندر میعاد کو اس میں نفاذ ایک اختیار عدالتی کا بعد لحاظ واقعات کے کرکے اور نامنصفانہ طور پر نہ کرکے نامنظور کیا ہو تو اپیل دوم نہیں ہوسکتا ہے (تلسا کنور وغیرہ بنام گجراج سنگھ وغیرہ ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۹۰۲ء صفحہ ۲۰۳)

پیش ہونا کسی اپیل کا اندر میعاد سماعت کے جو اس کے لیے مقرر ہے کسی عدالت غلط میں بہ لاعلمی منشار قانون کے کوئی وجہ کافی اندر مراد دفعہ ۵ ایکٹ ۱۵ ۱۸۷۷ء واسطے منظور کیے جانے اس اپیل کے کسی عدالت مناسب میں بعد انقضائے میعاد سماعت کے جو اس کے لیے مقرر ہی نہیں ہے۔ البتہ جب عدالت کو اطمینان اس بات کا ہو جائے کہ اس نے اپنا اپیل عدالت غلط میں بہ نیک نیتی یعنے بہ یقین صحیح اس بات کے گو وہ غلط ہو مگر ہوشیاری اور توجہ کے ساتھ قایم ہوا ہو پیش کیا تھا کہ وہ عدالت مناسب میں پیش کرتا ہے (جگت لال بنام

ہرنراین سنگھ انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۵۲۴)

جب عدالت دو مہینے کے لیئے بند ہو لیکن اشتہار اس امر کا دیدیا جائے کہ عدالت مد کورایک گھنٹہ کے لیئے ہفتہ میں دو مرتبہ واسطے لینے عرایض دعوی و درخواستوں و دیگر کاغذات کے کھلے گی تو ایسی صورت میں اپیل بروز افتتاح کچہری منظور نہیں ہوسکتا (چنیا پانڈا ئی بنام آیا شامی آیار انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۵ صفحہ ۱۸۹)

ایک ڈگری بتاریخ ۱۱۔ ستمبر ۱۹۰۱ء صادر کی گئی اور بتاریخ ۱۲ ستمبر ۱۹۰۱ء درخواست نقل مع جارکاغذ کے پیش کی گئی ۲۴ ستمبر کو جبکہ عدالت بوجہ تعطیل دسہرہ بند تھی سایل کو حکم دیا گیا کہ کمی رسوم عدالت بابتہ نقول پورا کرے محرر مقابلہ کنندہ نے کاغذات رسوم عدالت کے لینے سے بوجہ تعطیل انکار کیا اور سایل کو ہدایت کی کہ وہ بروز افتتاح عدالت یعنی ۲۶۔ اکتوبر کو کاغذ داخل کرے اپیل بلا نقول ۲۶ کو داخل کیا گیا اور نیز اُسی روز کمی رسوم نقول پوری کی گئی۔ ۲۷۔ کو نقول حوالہ ہوئیں اور ۳۱۔ اکتوبر ۱۹۰۱ء کو داخل عدالت اپیل کی گئیں۔ تجویز ہوئی کہ اپیل میں تمادی عارض نہیں ہے اور وہ بین المیعاد ہے (نواب سید امیر حسین خان بہادر بنام تلسی داس ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۶ ۱۹۰۲ء صفحہ ۱۴۱)

تعطیل میں اپیل کی میعاد شمار کرنے میں وہ میعاد جو واسطے حاصل کرنے نقل فیصلہ کی جس کی روسے ڈگری صادر ہوئی ہے اور جس کی ناراضی سے اپیل ہوگذری ہو حسب منشار دفعہ ۱۲ ایکٹ ۱۵ ۱۸۷۷ء کے مجرا ہونا چاہیئے (جواہر لال بنام نراین داس انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۶۴۴)

اپیل بہ ناراضی (ڈگریات) ججان ضلع کے

اپیل بہ ناراضی ڈگریات جج ضلع کے

دفعہ ۱۸۲۔ جج ضلع کی ڈگری بہ صیغہ اپیل کی ناراضی سے اپیل ثانی بحضور ہائیکورٹ مطابق احکام باب ۴۲ مجموعہ ضابطہ دیوانی کے دائر ہو سکیگا۔

شرح یہ دفعہ بجائے دفعہ ۱۹۱۔ ایکٹ ۱۲ ۱۸۸۱ء کے ہے۔

باب ۴۲ مجموعہ ضابطہ دیوانی (ایکٹ ۱۴ ۱۸۸۲ء) کی دفعہ ۵۸۴ اور اُس کی شرح زیر شرح دفعہ ۱۸۱۔ ایکٹ ہذا ملاحظہ ہو۔

دفعات ۵۸۵ و ۵۸۶ و ۵۸۷ مجموعہ مذکور متعلق اپیل دوم درج ذیل کیجاتی ہیں۔
کوئی اپیل ثانی بجز اُن وجوہ کے جو کہ دفعہ ۵۸۴ میں مذکور ہوئیں کسی اور وجہ کی بنا پر رجوع نہ ہوگا (دفعہ ۵۸۵) کسی مقدمہ از قسم قابل سماعت عدالت ہائے خفیفہ میں اپیل ثانی نہ ہوگا۔ جب تعداد یا مالیت شے مدعا بہا کی جس کی بابتہ اصل نالش رجوع ہوئی ہو پانسو روپیہ سے زیادہ نہ ہو (دفعہ ۵۸۶ - ایکٹ ۱۴ ۱۸۸۲ء)

احکام مندرجہ باب ۴۱ جہاں تک ممکن ہو اُن اپیلوں سے بھی متعلق ہونگے جو اس باب کے مطابق داخل ہوں اور اُن ڈگریوں کے اجراسے متعلق ہوں گے جو اُن اپیلوں میں صادر ہوں (دفعہ ۵۸۷ ایکٹ ۱۴ ۱۸۸۲ء)

ہائی کورٹ میں بناراضی ایسی ڈگری صاحب جج کے اپیل ہوسکتا ہے جو بمقدمہ اپیل بناراضی ڈگری بصیغہ اپیل مصدرہ کلکٹر کے صادر ہوئی ہو۔ (جیرام بنام دولا رائے انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۳۰۹)

جب اپیل غلط طور پر بعدم موجودگی اختیار سماعت پذیرا کیا گیا ہو تو بھی حسب دفعہ ۵۸۴ ضابطہ دیوانی اپیل دوم ہوسکتا ہے (جوالا پرشاد بنام سالک رام ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۸۹۱ء صفحہ ۱۵۰)

دفعہ ہذا میں صرف اجازت اپیل دوم کی ہے نہ اپیل ثالث کی پس اگر کوئی اپیل دوم بناراضی تجویز ابتدائی تحصیلدار کے بحضور جج ضلع دائر ہو کر فیصل ہو تو اُس کی ناراضی سے اپیل ثالث بحضور ہائی کورٹ دائر نہ ہوسکیگا بلکہ فیصلہ جو صاحب جج ضلع نے بصیغہ اپیل دوم صادر کیا ہوگا قطعی ہوگا۔

نظر ثانی

بورڈ کا نظر ثانی کرنا

دفعہ ۱۸۳- بورڈ کو جائز ہے کہ بر طبق درخواست کسی فریق مقدمہ کے کسی ایسی ڈگری یا حکم کی جو اُس نے خود یا اُس کے کسی ایک ممبر نے صادر کی ہو یا کیا ہو نظر ثانی کرے اور جائز ہے کہ اُس کو منسوخ یا تبدیل کرے یا بحال رکھے۔

شرح دفعہ ہذا بجائے دفعہ ۱۰۲ الف - ایکٹ ۱۸۷۳ء کے ہے۔ بروئے دفعہ ہذا عدالت بندوبست ال کر

اختیار ہے کہ بلحاظ کسی خاص وجہ کے اپنے حکم ڈگری دونوں کی تجویز ثانی باستعمال اپنے اختیار تمیزی کے کرے۔

دفعہ ۱۸۴ - ہر دیگر عدالت مجاز ہوگی کہ اپنی تجویز کی نظر ثانی مطابق احکام باب ۴۷ مجموعہ ضابطہ دیوانی کے کرے۔

دوسری عدالتوں کا نظرثانی کرنا

شرح یہ دفعہ بجائے دفعہ ۱۸۸ - ایکٹ ۱۸۷۳ء کے ہے - میعاد درخواست تجویز ثانی حسب دفعہ ہذا تاریخ ڈگری یا حکم سے نوّے یوم ہے (مد ۵۰ ضمیمہ چہارم مجموعہ (د) ایکٹ ہذا) دفعہ ہذا میں لفظ (ججمنٹ) تجویز استعمال کیا گیا ہے نہ ڈگری یا حکم پس ہر ڈگری و حکم کے تجویز کی تجویز ثانی ہو سکتی ہے درخواست تجویز ثانی پر جو حکم عدالت اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم سے صادر ہو وہ بلحاظ دفعہ ۱۷۶ فقرہ (ب) قابل اپیل بحضور کلکٹر ضلع ہوگا - کیونکہ احکام مجموعہ ضابطہ دیوانی بندیہ دفعہ ۱۹۳ - ایکٹ ہذا اُسی حد تک متعلق بہ ایکٹ ہذا قرار دیئے گئے ہیں - جہاں تک خلاف احکام ایکٹ ہذا نہ ہوں - دفعہ ۱۷۶ فقرہ (ب) میں محکوم ہے (بنا راضی کسی ایسے حکم کے جو اُن درخواستوں میں سے جو مجموعہ (د) مندرجہ ضمیمہ چہارم میں داخل ہیں کسی درخواست پر صادر ہوا ہو) درخواست تجویز ثانی مجموعہ (د) ضمیمہ چہارم کے نمبر ۵۰ میں موجود ہے پس حکم اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم بلحاظ احکام دفعہ ۶۲۹ مجموعہ ضابطہ دیوانی جو درخواست تجویز ثانی پر صادر ہوا ہو قابل اپیل بحضور کلکٹر ضلع ہے باقی اور عدالتوں کے احکام متعلقہ درخواست تجویز ثانی بہ پابندی احکام دفعات ۱۷۷ و ۱۷۸ و ۱۷۹ و ۱۸۰ و ۱۸۱ - ایکٹ ہذا تابع احکام دفعہ ۶۲۹ مجموعہ ضابطہ دیوانی ہیں -

دفعات ۶۲۳ لغایت ۶۳۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی باب ۴۷ متعلق تجویز ثانی حسب ذیل ہیں -

۱ جو شخص اپنی حق تلفی سمجھے (الف) کسی ڈگری یا حکم سے جسکا اپیل از روئے مجموعہ ہذا جائز ہے مگر اُس کا اپیل ہنوز دائر نہ ہوا ہو - یا

(ب) کسی ڈگری یا حکم سے جسکا اپیل اس مجموعہ کی رو سے جائز نہیں ہے - یا

(ج) کسی فیصلہ سے جو عدالت مطالبہ خفیفہ کے استصواب پر صادر ہوا ہو -

اور جو شخص بوجہ دریافت ہونے کسی امر یا شہادت جدید اہم کے جو باوجود سعی تام واقعی کے بوقت صادر ہونے اُس ڈگری یا حکم کے اُس کو معلوم نہ تھی یا کہ وہ اُس کو پیش نہ کر سکتا تھا یا بوجہ کسی غلطی یا سہو کے جو بالبداہت مثل سے ظاہر ہوتا ہو یا کسی اور وجہ کافی سے تجویز ثانی

اُس ڈگری یا حکم کی چاہتا ہو جو اُس کے برخلاف صادر ہوا ہو۔ تو اُس کو اختیار ہے کہ اُس عدالت میں جس نے ڈگری یا حکم صادر کیا ہو یا اُس عدالت میں اگر کوئی ہو جہاں کام عدالت اول الذکر کا منتقل ہو گیا ہو تجویز ثانی کی درخواست کرے۔

جو فریق کہ کسی ڈگری کی ناراضی سے اپیل نہ کرے وہ باوجود دائر ہونے اپیل منجانب کسی اور فریق کے تجویز ثانی کی درخواست کر سکتا ہے بجز اُس صورت کے کہ عذر مندرجہ اپیل مذکورہ سایل اور اپیلانٹ دونوں سے یکساں متعلق ہو یا جبکہ وہ رسپانڈنٹ ہو عدالت اپیل میں اُس مقدمہ کو جس کی درخواست تجویز ثانی کی کرتا ہے پیش کر سکتا ہے (دفعہ ۶۲۳ ایکٹ ۱۴ ۱۸۸۲ء)

یک طرفہ ڈگری کی تجویز ثانی مثل تجویزی ڈگری کے ہو سکتی ہے (امیر حسن بنام احمد علی انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۳۶ و بی بی منو بنام آلہی بیگم انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۶۵)

حکم یک طرفہ مشعر منظوری بعد اُس میعاد کے جو اُس کے لیے مقرر ہے صادر کیا گیا ہو اگر وجہ مناسب ظاہر کیجائے تو وہ عدالت جس نے اُس کو صادر کیا ہے فسخ کر سکتی ہے (وینکٹ راسئے بنام نگڈو انڈین لاء رپورٹ مدراس جلد ۹ صفحہ ۴۵۰)

اگر اپیلانٹ اپیل سے دست بردار ہو جائے تو عدالت ماتحت میں تجویز ثانی کی درخواست دے سکتا ہے (پانڈو بنام دیوجی انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۲۰۶)

اس بنا پر تجویز ثانی منظور نہ ہو گی کہ جس اصول قانون پر عدالت نے فیصلہ کیا تھا بعد وہ اصول ہائی کورٹ سے اُس کے خلاف طے ہوا ہے (شیوپال بنام مادہو داس ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۸۸۲ء صفحہ ۲۵۴)

عدالت کو اختیار نہیں ہے کہ اس بنا پر کسی مقدمہ کی تجویز ثانی منظور کرے کہ اس مقدمہ میں کوئی ایسا امر اتفاقی غلطی سے تجویز ہوا ہے کہ جس کے خلاف کسی مقدمہ سابقہ میں تجویز ہو چکی ہے (محمد شاہ خاں بنام محمد یار خاں ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۸۸۴ء صفحہ ۱۲۲)

فریقین اپنا مقدمہ سپرد ثالثی کرنا چاہتے تھے لہذا مدعا علیہ نے مدعی سے کہا کہ میں عدالت میں اس ارادہ کو ظاہر کر دونگا مگر تاریخ پر فریقین حاضر نہ ہوئے وکیل مدعی نے بیان کر دیا کہ مدعی نے شہادت نہیں دی مقدمہ ڈسمس ہو گیا۔ ایسی صورت میں تجویز ثانی حسب دفعہ ۶۲۳

ہو سکتی ہے اور لفظ (اور کوئی وجہ) کی تعبیر پر وسعت ہونی چاہیئے (قادر بخش بنام عبد الرحمن ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۸۸۶ء صفحہ ۲۴۵)

الفاظ (کوئی اور وجہ کافی) مندرجہ دفعہ ۶۲۳ ضابطہ دیوانی انہیں وجوہ پر محدود نہیں ہیں جو ان الفاظ سے اوپر بیان کیئے گئے ہیں بلکہ اُس میں ہر وجہ داخل ہے جس کو عدالت بنظر انصاف کافی سمجھے (رہالہ بنک بنام دواری جرجو ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۸۹۴ء صفحہ ۱۴۳)

فیصلہ ہائی کورٹ جو بعد تاریخ فیصلہ کے صادر ہوا ہو کافی وجہ تجویز ثانی کی نہیں ہو (ماد ہوداس بنام رکمن سیوک سنگہ انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۲۸۷)

اُس عدالت پر جس کے روبرو درخواست اجرائے ڈگری پیش کیجائے یہ لازم ہے کہ اپنا اطمینان نسبت اس امر کے کرے کہ آیا درخواست مذکور میں تمادی عارض ہے یا نہیں اگر عدالت برطبق درخواست مذکور بحث میعاد سماعت کا تصفیہ نہ کرے یا اُس کا فیصلہ خلاف مدیون ڈگری کے کرے اور مدیون ڈگری کی رائے میں وہ فیصلہ غلط ہو تو مدیون ڈگری کو اختیار ہے کہ خواہ اپیل کرے یا حسب دفعہ ۶۲۳ ضابطہ دیوانی کے واسطے تجویز ثانی حکم عدالت کی درخواست کرے اور وہ ایسا عام اس سے کہ اطلاعنامہ درخواست اجرائے ڈگری کا اُس کے نام جاری ہوا ہو نہیں کر سکتا ہے۔ عدالت اجرا کنندہ ڈگری کو چاہیئے کہ زیادہ تر اُن درخواستوں کی اصلیت پر جو اُس کے روبرو پیش کی گئی ہوں لحاظ کرے اور نہ کہ اُن کی شکل پر۔ جبکہ کوئی مدیون ڈگری درخواست اجرائے ڈگری کی نسبت عذرداری اس بنا پر کرے کہ اُسمیں تمادی عارض ہے اور عذرہائے ماسبق نسبت اجرا کے نامنظور ہو چکے ہوں تو چونکہ دادرسی مستدعیہ ایسی ہو کہ جو صرف بطور تجویز ثانی کے عطا کیجا سکتی ہے لہذا وہ درخواست تجویز ثانی حسب دفعہ ۶۲۳ ضابطہ دیوانی متصور ہونی چاہیئے (رام ہورائے بنام دیال سنگہ انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۶ صفحہ ۳۹۰)

جبکہ غلطی یا سہو مسل سے ظاہر ہو تو ایک وجہ کافی واسطے منظوری تجویز ثانی ڈگری عدالت کے ہے۔ بغرض دریافت کرنے اُس رسوم کے جو درخواست تجویز ثانی ڈگری اپیل پر بموجب ضمیمہ اول مد ۵۔ ایکٹ رسوم عدالت (۷ ۱۸۷۰ء) کے ادا ہونی چاہیئے۔ رسوم تجویز طلب وہ ہے جو اُس یادداشت اپیل پر واجب الاخذ ہے جسمیں وہ ڈگری صادر ہوئی

تھی اور جس کی تجویز ثانی کی درخواست ہے نہ وہ رسوم جو عرضی نالش پر واجب الاخذ تھی
(حسینی بیگم بنام صاحب کلکٹر انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۱ صفحہ ۱۷۶)

ایک اپیل کی تجویز اجلاس کامل سے عمل میں آئی اور بہ غیر حاضری رسپانڈنٹ فیصلہ اپیل بحق اپیلانٹ صادر ہوا بعد ازاں رسپانڈنٹ نے درخواست تجویز ثانی حسب دفعہ ۶۲۳ ضابطہ دیوانی پیش کی اور یہ ثابت کیا کہ اس کی غیر حاضری وقت سماعت اپیل بوجہ ایک غلطی کے تھی جو نہ تعمیل ہونے اطلاعنامہ سپردگی سے واقع ہوئی تجویز ہوئی کہ نظر بحالات عدم موجودگی سایل بوقت سماعت اپیل داخل الفاظ (کوئی اور وجہ کافی) مندرجہ دفعہ ۶۲۳ ضابطہ دیوانی ہے اور تجویز ثانی منظور و سماعت ہونی چاہیئے (گھنشام سنگھ بنام لال سنگھ انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۶۱)

ایک ماتحت عدالت نے اپنے فیصلہ کی درخواست تجویز ثانی اس وجہ پر کہ ہائی کورٹ کے ڈویزن بنچ کا وہ فیصلہ جس کی اس نے اپنے فیصلہ میں پیروی کی تھی بعد میں اجلاس کامل کے فیصلہ سے منسوخ ہو گیا منظور کی تجویز ہوئی کہ عدالت ماتحت کو اس وجہ پر درخواست تجویز ثانی منظور کرنے کا کوئی حق و اختیار نہ تھا (امرت لال بنام مادہو داس انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۲۹۲)

بلحاظ احکام مجموعہ ضابطہ دیوانی متعلقہ تجویز ثانی کوئی درخواست تجویز ثانی بر بنا ایسے وجوہ کے کہ جن سے در اصل وجوہ اپیل بہ نا راضی تجویز ظاہر ہوتے ہوں منظور نہ ہونی چاہیئے - جب عدالت اپیل اول نے کسی اہم امر واقعہ تنقیح طلب کی تجویز نہ کی ہو تو عدالت اپیل دوم حسب دفعہ ۵۶۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی کے خود اس امر کے تجویز کرنے کی مجاز نہیں ہے بلکہ اس کو عدالت اپیل اول کے پاس بغرض تجویز امر مذکورہ واپس بھیجنا چاہیئے (شیو زتن بنام بہو کنور انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۱۴)

ایسی نظیر پیش کرنا جو اول سماعت مقدمہ کے وقت حاکم کو ملاحظہ نہیں کرائی گئی اور جس میں رائے نسبت قانون کے خلاف رائے حاکم مذکور کے قایم کی گئی ہو وجہ کافی واسطے منظوری تجویز ثانی کے نہیں ہے (ایلم بنام بشیر الدین انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۱۸۴)

درحالیکہ کسی حاکم عدالت نے بوقت فیصلہ مقدمہ کے ایک شہادت اہم دستاویزی کے

اشتہار کہ جو عرضیدعوے کے ساتھ داخل کی گئی تھی اور جسکی نسبت کوئی امر تنقیح طلب قائم نہیں کیا گیا تھا اور جس سے روئداد مقدمہ میں فرق آجاتا ہو لحاظ نہ کیا ہو وجہ کافی تجویز ثانی کے ہے (عبدالرحیم بنام رچپا رائے انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۲۱۰ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۳۹۶)

کسی حاکم کو یہ اختیار نہیں ہے کہ حاکم سابق کے فیصلہ کی تجویز ثانی اس بنا پر منظور کرے کہ اُس کی رائے میں نسبت واقعات مقدمہ کے نتیجہ مختلف نکلتا ہے (رائے میگراج بنام بجی گوبند برال انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۱۹۰)

گو یہ امر مشکل یا شاید ناقابل پسند ہے کہ کوشش صحیح طور پر ٹھیک معنی الفاظ (کسی اور وجہ کافی) موقوعہ دفعہ ۶۲۳ مجموعہ ضابطہ دیوانی کے قرار دینے کے قرار دیجائے۔ لیکن جزو ماسبق ضمن مذکور سے یہ صاف ظاہر ہے کہ کوئی امر جو بوقت سماعت مقدمہ کے از روئے عمل میں لانے کوشش کما حقہ کے معلوم ہو سکتا ہو اور وہ معلوم نہ ہو ایسا امر نہیں ہے جس سے حسب منشاء دفعہ مذکور کے وجہ کافی تجویز ثانی کی حاصل ہو۔ اگر وقت سماعت مقدمہ جملہ فریق و کونسل مابین و جج نے نسبت مضامین کسی دستاویز کے یا اگر صرف جج نے بھی نسبت امر مذکور کے غلط فہمی کی ہو اور بوجہ اُس کے غلط ڈگری صادر ہوئی ہو تو چاہیے کہ غلطی مذکور کی تصحیح تجویز ثانی میں کیجائے۔ (گوبال چندر لاہری بنام سلیمان انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۳ صفحہ ۶۲)

اگر واسطے اغراض انصاف کے یہ ضرور ہو کہ فیصلہ کی تجویز ثانی کیجائے تو اُس صورت میں ہو سکتی ہے کہ غلطی قانونی ملاحظہ تجویز سے ظاہر ہو یا جبکہ فیصلہ عدالت کسی غلط فہمی قانون پر مبنی ہو (بمعاملہ درخواست سروپ چند مل بنام پت داسی انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۶۲۷)

عدالت مجاز ہے کہ بر طبق درخواست ثانی اپنے فیصلہ پر غور کرے جو اُس نے ایسے راضی نامہ پر صادر کیا ہو جس کی نسبت بیان کیا جاتے کہ وہ فریب سے حاصل کیا گیا تھا (میرعلی رحیم بھائی بنام رحموں بی بی حبیب بھائی انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۵ صفحہ ۵۹۴)

محض جدید اور اہم شہادت کا دستیاب ہونا کوئی وجہ منظوری تجویز ثانی نہیں ہے (رہبرت ٹاکوی بنام کالی چند حوالے ویکلی رپورٹر کلکتہ جلد ۱۶ صفحہ ۱۱۲ درارو کوئی بنام ماد

انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۳ صفحہ ۸۰ ۴)

۴ بجز وجہ دریافت ہونے ایسے امر یا شہادت جدید اور اہم کے جیسا اوپر مذکور ہوا یا بادی النظر میں ڈگری سے واضح ہونے کسی غلطی کاتب کے کوئی درخواست تجویز ثانی فیصلہ کی بجز فیصلہ عدالت ہائی کورٹ کے کسی جج کے روبرو سوائے اُس جج کے جس نے فیصلہ صادر کیا ہو پیش نہ کیجائے گی (دفعہ ۶۲۴ - ایکٹ ۱۴ ۱۸۸۲ء)

مابین ہائی کورٹ الہ آباد و دیگر ہائی کورٹ ہائے ہند اس امر میں اختلاف تھا کہ آیا درخواست ہائے تجویز ثانی جو بر بناء دیگر وجوہ علاوہ وجہ دریافت ہونے کسی ایسے امر یا شہادت جدید اور اہم کے یا بادی النظر میں واضح ہونے کسی غلطی کتابت ڈگری کے روبرو اُس جج کے جس نے وہ فیصلہ جسکی تجویز ثانی کی درخواست کیجاتی ہے صادر کیا ہو پیش کیجائے اور وہ پھر تبدیل ہوجائے تو اُسکا جانشین اُس درخواست کی تجویز کر سکتا ہے یا نہیں - ہائی کورٹ الہ آباد کی رائے تھی کہ نہیں کر سکتا ہے۔
(دیمچم بنام جہنگری انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۲۷۸) اور ہائی کورٹ کی رائے اس کے خلاف تھی (انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۱۸ و مدراس جلد ۱۲ صفحہ ۵۱۰ و جلد ۱۳ صفحہ ۱۸۶ اور بمبئی جلد ۱۶ صفحہ ۵۰۶) اب دفعہ ۶۲۶ حرف (ج) نے اس کو صاف کردیا کہ صرف ڈگری کی درخواست تجویز ثانی اگر اُس جج کے روبرو جس نے وہ ڈگری صادر کی ہے پیش کیجائے اور وہ اُسپر حکم جاری ہونے اطلاعنامہ مقتضیہ حرف (الف) دفعہ ۶۲۶ صادر کرچکا ہو تو اُس کے بعد اُسکا جانشین مجاز سماعت و فیصلہ درخواست مذکور کا ہے۔ لفظ "ڈگری" حرف (ج) دفعہ ۶۲۶ میں استعمال کیا گیا ہے جسکا صاف یہ مطلب ہے کہ تجویز ثانی کسی حکم کی کیجائے تو دفعہ ۶۲۶ حرف (ج) متعلق نہ ہوگی اور اُس درخواست کی سماعت و تجویز کا اختیار حاکم صادر کنندہ حکم کے جانشین کو نہ ہوگا -

۵ قواعد جو اس مجموعہ میں درباب طریقہ اپیل کرنے کے پہلے بیان ہو چکے ہیں وہ بہ تبدیل الفاظ تبدیل طلب درخواست ہائے تجویز ثانی سے بھی متعلق ہوں گے (دفعہ ۶۲۲ - ایکٹ ۱۴ ۱۸۸۲ء)

درخواست تجویز ثانی فیصلہ کے ساتھ نقل اُس ڈگری یا حکم یا فیصلہ کی ہونا ضروری نہیں ہے جسکی تجویز ثانی کی استدعا ہے (واجد علی شاہ بنام نول کشور انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۰ صفحہ ۲۱۳) مگر ہائی کورٹ بمبئی نقل ڈگری و فیصلہ ہمراہ درخواست تجویز ثانی ضروری سمجھتی ہے (ادیبی ایڈل جی کو دکھانا بنام ملک جی ایڈل جی انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۲۱۴) گو مابین ہائی کورٹ الہ آباد و ہائی کورٹ بمبئی اس امر میں اختلاف ہے لیکن عدالت ہائے ماتحت ہائی کورٹ الہ آباد پر پابندی فیصلہ ہائی کورٹ الہ آباد لازمی ہے اور کسی عدالت ماتحت کا یہ منصب نہیں ہے کہ اُسپر اعتراض کرے دیکھو مقدمہ امام علی وغیرہ بنام سعادت علی

دیکلی نوٹس الہ آباد ۱۸۸۰ء صفحہ [illegible] وشیو نراین بنام شیو لال دیکلی نوٹس الہ آباد ۱۸۸۱ء صفحہ [illegible])
یہاں یہ بہی ظاہر کردینا ضروری ہے کہ فیصلجات عدالت ہائے ہائی کورٹ باوجودیکہ رپورٹ شدہ ومشتہر بذریعہ انڈین لا رپورٹ نہوں مگر عدالت ہائے ماتحت پر اُن کی پابندی لازمی ہے دیکہو مقدمہ (قیصر ہند بنام گنیش چند سکہ اردو ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۱) اور نریبل ہاپ ہاؤس صاحب نے بہی وقت پیش کرنے مسودہ ایکٹ متعلق نظائر ہند ۱۸۷۲ء بیان کیا ہے کہ ہمارا اس قانون کے وضع کرنے سے یہ منشا نہیں ہے کہ عدالت میں سوائے رپورٹ شدہ فیصلوں کے اور نظائر پر استدلال نکر سکیں (دیکہو کارروائی مجلس واضع آئین وقوانین نواب گورنر جنرل بہادر ہند باجلاس کونسل بابتہ ۱۸۷۲ء صفحہ ۱۰ انگریزی)

۳ اگر عدالت کو دریافت ہو کہ تجویز ثانی کی کوئی وجہ کافی نہیں ہے تو درخواست کو نا منظور کریگی۔
اگر عدالت کی رائے میں تجویز ثانی کی درخواست منظوری کے لایق ہو تو وہ تجویز ثانی منظور کریگی اور جج منظوری کے وجوہ اپنے خاص قلم سے قلمبند کریگا۔
مگر شرط یہ ہے کہ (الف) ایسی درخواست منظور نہوگی بغیر اس کے کہ پیشتر فریق ثانی کو اطلاع دیجائے تاکہ وہ حاضر ہو کر بتائید اُس ڈگری کے جس کی تجویز ثانی کی درخواست گذری ہو عذرات پیش کرے۔ اور (ب) ایسی درخواست بربنار دریافت ہونے امر یا شہادت جدید کے جس کی نسبت سایل بیان کرے کہ سایل کو بروقت صدور ڈگری یا حکم مذکور کے اُسکا علم نہ تہا یا جسکو وہ پیش نہیں کرسکتا تہا بدون اس کے منظور نہ کیجائیگی کہ بیان مذکور کا ثبوت قوی ہو (ج) وہ درخواست جو دفعہ ۶۲۴ کی روسے اُس صاحب جج کے حضور گذرانی جائے جس نے فیصلہ دیا تہا اگر اُس صاحب جج نے اطلاع حسب شرط (الف) اس دفعہ کی روسے جاری ہونے کا حکم دیا ہو تو اُس کے قایم مقام کے ذریعہ سے فیصلہ پاسکتی ہے (دفعہ ۶۲۶ - ایکٹ ۱۴ ۱۸۸۲ء)
حکم عدالت کا دربارہ منظوری اُس درخواست کے قطعی ہوگا لیکن جبکہ ایسی درخواست نا منظور کیجائے تو منظوری پر عذر بربنائے وجوہ مفصلہ ذیل ہوسکتا ہے۔

(الف) یہ کہ وہ خلاف احکام دفعہ ۶۲۴ ہے۔ یا

(ب) یہ کہ وہ خلاف احکام دفعہ ۶۲۶ ہے۔ یا

(ج) یہ کہ بعد گذرنے میعاد کے جو ایسی درخواست کے لیئے مقرر ہے داخل کی گئی ہے اور کوئی وجہ کافی اُس کی نہیں ہے۔

جائز ہے کہ عذر مذکور کو اُس درخواست کی منظوری کے حکم کی ناراضی سے فوراً بذریعہ اپیل گذرانا جائے
یا وہ عذر اُس اپیل میں پیش کیا جائے جو مقدمہ کی اخیر ڈگری یا حکم کی ناراضی سے ہو۔

اگر درخواست تجویز ثانی بوجہ عدم احضار سایل کے نامنظور ہوئی ہو تو سایل کو اختیار ہے کہ اس مضمون کی
درخواست دے کہ درخواست نامنظور شدہ کو باز بنمبر سابق قایم کرنے کا حکم ہو۔ اور اگر حسب اطمینان
عدالت ثابت ہو کہ جس وقت درخواست مذکور واسطے سماعت کے پیش ہوئی تھی سایل کسی وجہ موجبہ کے
باعث حاضر ہونے سے متعذر تھا تو عدالت یہ حکم صادر کر سکیگی کہ درخواست مذکور بپابندی ایسے
قیود در باب دلانے خرچہ یا بہ دلانے خرچہ کے جو مناسب معلوم ہوں باز بنمبر سابق قایم
کیجائے اور عدالت اُس کی سماعت کے لیے ایک تاریخ مقرر کر دیگی۔

کوئی حکم اس دفعہ کے بموجب صادر نہ کیا جائیگا الا اُس حالت میں کہ سایل نے اپنی درخواست اخیر
کی اطلاع تحریری فریق ثانی پر جاری کی ہو۔

کوئی درخواست تجویز ثانی ایسے حکم کی جو صیغہ تجویز ثانی میں یا تجویز ثانی کی کسی درخواست پر صادر
کیا جائے منظور نہ ہوگی (دفعہ ۶۲۹ - ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء)

کوئی اپیل دوم ہائی کورٹ میں اُس حکم کی ناراضی سے نہیں ہو سکتا جسکی رو سے ایک فیصلہ کی
نظر ثانی کی اجازت دی گئی ہو۔ (کنشی چندر مکرجی بنام سالک رام انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۲۹۹)

دفعہ ۶۲۹ مجموعہ ضابطہ دیوانی کا یہ منشا ہے کہ جس عدالت نے ابتداءً مقدمہ کی سماعت کی ہو اسی
عدالت کو یہ تصفیہ کرنا چاہیئے کہ آیا اُس کی تجویز سابق کی نظر ثانی کی درخواست منظور ہونی چاہیئے
یا نہیں اور جس صورت میں عدالت مذکور یہ فیصلہ کرے کہ ایسی درخواست نامنظور ہونی چاہیئے
تو اُس فیصلہ کا اپیل یا نگرانی عدالت بالادست میں نہیں ہو سکتی (رام لال بنام رتن لال ہفتگی نوٹس
الہ آباد سنہ ۱۹۰۱ء صفحہ [illegible])

جب درخواست تجویز ثانی کی منظور کیجائے لازم ہے کہ اُس کی یادداشت کتاب رجسٹر میں لکھی جائے
اور عدالت مجاز ہوگی کہ فوراً مقدمہ کی سماعت مکرر میں مصروف ہو یا نسبت سماعت مکرر کے جو حکم
مناسب سمجھے صادر کرے (دفعہ ۶۳۰ - ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء)

ہر ایک حاکم مجاز ہے کہ بروقت منظوری درخواست تجویز ثانی اُن امور کی تصریح کر کے محدود کرے کہ
جن پر مقدمہ کی مکرر سماعت کیجائیگی کیونکہ درخواست تجویز ثانی کے منظور کرنے سے یہ لازم نہیں آتا کہ کل مقدمہ
پر از سر نو غور کیا جائے لیکن یہ امر عدالت کے اختیار تمیزی پر منحصر ہے کہ کل مقدمہ کی سماعت مکرر کرے

یا کسی خاص امر کی بابت کہ جسپر تجویز ثانی کی گئی ہے (دیہر جنس سہائے بنام ٹھاکر پرشاد انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۳۰۹)

گر درخواست تجویز ثانی نوے دن کے اندر گذرے تو رسوم جو درخواست تجویز ثانی پر ادا کیجائے وہ لصفت اُس رسوم کے ہوگی جو اصل عرضی نالش پر واجب الاخذ تھی بعد نوے یوم کے اگر وجہ توقف معقول دکہائی جائے اور پورا رسوم دیا جائے تو ہر وقت درخواست تجویز ثانی گذر سکتی ہے۔

نگرانی

بورڈ کا اختیار مسل طلب کرنے کا

دفعہ ۱۸۵- بورڈ کو جائز ہے کہ بر طبق درخواست کسی فریق مقدمہ کے یا بر بناء رپورٹ کے جو کی گئی ہو یا اپنی تحریک سے سوائے ایسی نالش کے جسمیں ڈگری دفعہ ۱۷۷ کے بموجب قابل اپیل ہو کسی اور ایسے مقدمہ کی مسل طلب کرے جو کسی ماتحت عدالت مال کے روبرو پیش ہوا ہو جسمیں یہ معلوم ہوتا ہو کہ عدالت ایسا اختیار سماعت عمل میں لائی ہے جو اُس کو قانون کی رو سے تفویض نہیں ہوا ہے یا ایسا اختیار سماعت عمل میں لانے میں قاصر رہی ہے جو اُس کو قانون کی رو سے تفویض ہوا ہے یا اُس نے اپنے اختیار سماعت کے عمل میں لانے میں قانون کے خلاف یا نا قابل لحاظ بیضابطگی (بیضابطگی عظیم) سے عمل کیا ہے۔ اور بورڈ کو جائز ہے کہ اُسپر ایسا حکم صادر کرے جو وہ مناسب سمجھے۔

شرح یہ دفعہ بجائے دفعہ ۱۹۹- ایکٹ ۱۲ سنہ ۱۸۸۱ء کے ہے اور نالشوں اور درخواستوں دونوں سے متعلق ہے ایسی نالش کے جسمیں ڈگری دفعہ ۱۷۷ ایکٹ ہذا کی رو سے قابل اپیل بحضور جج ضلع یا ہائی کورٹ ہو متعلق ہے۔

بموجب دفعہ ہذا وجوہات نگرانی حسب ذیل قرار دی گئی ہیں اور یہ وجوہ قریب قریب انہیں وجوہ کے ہیں جو دفعہ ۶۲۲ ضابطہ دیوانی میں مذکور ہیں۔

۱- عدالت ایسا اختیار سماعت عمل میں لائی ہے جو اُس کو قانون کی رو سے تفویض نہیں ہوا ہے۔ عدالت جس نے فیصلہ ایسی نالش کا کیا ہو جسکی سماعت کا اُس کو اختیار حاصل تھا تو اُس کی نسبت

صرف اس وجہ سے کہ اُس نے فیصلہ غلط کیا ہے یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اُس نے استعمال اپنے اختیار سماعت کا ناجائز یا واقعی بیضابطگی کے ساتھ کیا (امیر حسین خاں بنام شیو بخش سنگھ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۶)

عدالت ہائی کورٹ باستعمال اپنے اختیار نگرانی کے کسی عدالت ماتحت کو یہ ہدایت کر سکتی ہے کہ اپنا کار منصبی کرے یا جن معاملات میں اُس کو اختیار سماعت حاصل نہ ہو کارروائی کرنے سے باز رہے۔ مگر عدالت موصوفہ مجاز نہیں ہے کہ باستعمال اس اختیار کے احکام کسی عدالت ماتحت میں اس بنا پر دست اندازی کرے کہ حکم عدالت ماتحت کا بر بنا رائے غلطی قانون یا غلطی واقعات کے صادر ہوا ہے (محمد سلیمان خان بنام فاطمہ انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۱۰۴) ہاں اگر کسی عدالت ماتحت نے علانیہ اپنا فرض ادا نہ کیا ہو اور سایل نے کوئی غفلت اپنے کام کے کرنے میں نہ کی ہو تو بر طبق درخواست نظر ثانی عدالت ہائی کورٹ مجاز ہے کہ از روئے عام اختیارات نگرانی کے عدالت ماتحت کو اپنا فرض ادا کرنے کا حکم دے یا یہ حکم دے کہ تکمیل مقدمہ بموجب قانون کرے (عبداللہ بنام سلار و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۰ صفحہ ۴) مگر اپیل کی کارروائی حسب دفعہ ۶۲۲ مجموعہ ضابطہ دیوانی بوجہ فیصلہ پریوی کونسل امیر حسن بنام شیو بخش سنگھ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۶ نہیں ہو سکتی کیونکہ صرف امور متعلقہ حد اختیار عدالت اُس دفعہ کے بموجب سماعت ہو سکتے ہیں (دھنکی رام بنام چھوٹا لال انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۳۳۶) اور نہ اُس وقت نگرانی ہو سکتی ہے جبکہ عدالت نے کسی مسئلہ قانون یا ضابطہ پر غور کر کے کوئی غلط تجویز صادر کی ہو (کرسنما بنام چاپا انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۷ صفحہ ۱۰ ۴)

یا عدالت ایسے اختیار سماعت کو عمل میں لانے سے قاصر رہی ہو جبکہ اُس کو قانون کی رو سے تفویض ہوا ہے جبکہ عدالت نے عرضی دعوے بغرض پیش کرنے عدالت مجاز کے اپنے کو ناقابل تجویز تصور کر کے واپس کیا ہو تو ایسی صورت میں نگرانی ہو سکتی ہے نتیجہ تجویز امیر حسن بنام شیو بخش انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۶ دھنکی رام بنام چھوٹا لال انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۳۳۶ کا یہ ہے کہ جن امور سے دفعہ ۶۲۲ ضابطہ دیوانی متعلق ہے وہ صرف امور متعلق اختیار سماعت کے ہیں مقدمہ اول الذکر میں تجویز پریوی کونسل کی یہ مرعوب ہے کہ اگر عدالت کو اختیار سماعت و تجویز مقدمہ کا حاصل ہے تو عدالت کو اختیار سماعت و تجویز جملہ امور کا ہے جو اُس مقدمہ میں پیدا ہوں خواہ وہ واقعاتی ہوں یا متعلق قانون (راداسی کنور بنام وینٹر اسے انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۸

صفحہ ۱۱۷)

گو اختیار سماعت کی بحث نہ ہو اور نتیجہ غلط اخذ کیا جائے تو نگرانی نہیں ہو سکتی ہے (کاشی ناتھ سکھرام کلر بنام تاتا انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد [illegible])

جو عدالت نے اپنے اختیار سماعت عمل میں لانے میں خلاف قانون یا قابل لحاظ بےضابطگی (بےضابطگی عظیم) سے عمل کیا ہے اگر ظاہر ہوتا ہو کہ قانون کے باعث مقدمہ رجوع نہیں ہو سکتا تھا تو کہا جائیگا کہ جج نے خلاف قانون عمل کیا (رگھت بند چو بنام جادو گوسفس انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۴۵)

عدالت ماتحت کا فیصلہ گو صحیح ہو یا غلط اگر وہ قانوناً قطعی ہے سوائے اُس صورت کے جبکہ عدالت ماتحت نے اپنے اختیار سماعت کے استعمال میں خلاف قانون عمل کیا ہو یا نہایت عظیم بےضابطگی کی ہو نگرانی نہیں ہو سکتی (محمد یوسف خاں بنام عبدالرحمن انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۷۴۹) اسی کی تائید میں فیصلہ [illegible] شعاکر بنام رائے اماناتھ چودہری انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۰ صفحہ ۸ ملاحظہ ہو۔

اختیار تمیزی کا استعمال خواہ غلط ہو یا صحیح کوئی بےضابطگی حسب منشاء دفعہ ۶۲۲ ضابطہ دیوانی نہیں ہے (گوپی کنور بنام گوپی لال انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۶۹۹)

جبکہ جلسہ شہادت کے اختیار سماعت اختیار کرنے میں اپنے اختیار کی تعمیل میں عدالت ماتحت نے خلاف قانون عمل کیا ہو تو نگرانی ہو سکتی ہے (بندیشر پرشاد بنام جانکی پرشاد سنگھ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۶ صفحہ ۴۸۲)

جب عدالت باستعمال جوڈیشل اختیارات کے یہ فیصلہ کرے کہ ایک دستاویز ناقابل پذیرائی شہادت ہے اور اُس نے اپنے اختیار تمیزی کا استعمال سوال جواز یا عدم جواز دستاویز مذکور کی نسبت کیا ہو تو عدالت ہائی کورٹ کو اس معاملہ میں اختیار دست اندازی نہیں ہے یہ فرض کر کے کہ دستاویز پذیرائی نادرست طور پر منظور کی گئی وہ ایک غلطی قانون ہے اور محض غلطی قانون ایک بےضابطگی یا اہم بےضابطگی حسب منشاء دفعہ ۶۲۲ مجموعہ ضابطہ دیوانی نہیں ہے (ماد ہو راؤ گنیش پنڈت اور بنام گلاب بھائی للو بھائی انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۳ صفحہ ۱۷۷)

یہ امر واقع کہ اُس عدالت نے جس کو اس امر کے فیصل کرنے کا اختیار حاصل تھا کہ آیا ایک معاملہ زائدالمیعاد ہے یا نہیں غلط طور پر فیصل کیا ہے کہ وہ زائدالمیعاد نہیں ہے اور اُس نے اُس کے متعلق کارروائی شروع کی تھی کوئی وجہ نگرانی کی نہیں ہے (سندر سنگھ بنام دوربشنکر انڈین لا رپورٹ الٰہ آباد جلد ۲ صفحہ ۷۰)

جب صاحب کلکٹر کسی مقدمہ منفصلہ اپنے ماتحت کو بغرض نگرانی بحضور بورڈ ارسال کریں تو انہیں ضرور نہیں کہ اولاً فریقین کو طلب کرکے اُن کے عذرات سماعت کریں (دیپلا دسنگھ بنام بلدیو لیگل ریمیمبرنسر جلد ۲ ۱۸۸۶ء صفحہ ۱۰، فیصلجات بورڈ مال)

اختیارات نگرانی بورڈ بروئے دفعہ ہذا محدود کر دیئے گئے ہیں اسقدر وسیع نہیں رہے جیسے کہ بزمانہ نفاذ ایکٹ ۱۸۸۷ء تھے۔

مقدمات کا منتقل کیا جانا

ہائی کورٹ کا مقدمات کو منتقل کرنا

دفعہ ۱۸۶ - مجموعہ ضابطہ دیوانی کی دفعہ ۲۵ - اپیل ہائے محکومہ ایکٹ ہذا کی صرف ایسے انتقال سے متعلق ہوگی جو انتقال ہائی کورٹ ایک جج ضلع کی عدالت سے دوسرے جج ضلع کی عدالت میں کرے۔

شرح یہ دفعہ جدید ہے بروئے دفعہ ہذا عدالت ہائی کورٹ یا جج ضلع کو کوئی اختیار منتقل کرنے کسی مقدمہ متدائرہ عدالت اسسٹنٹ کلکٹر درجہ اول یا کلکٹر ضلع حاصل نہیں ہے۔ صرف اختیارات دفعہ ۲۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی اس طرح پر باغراض ایکٹ ہذا حاصل ہیں کہ ایک جج ضلع کی عدالت سے دوسرے جج ضلع کی عدالت میں کسی مقدمہ کو ہائی کورٹ منتقل کر دے مگر ہائی کورٹ خود کسی مقدمہ کو عدالت جج ضلع سے اپنی عدالت میں منتقل کرکے سماعت کرنے کی مجاز نہیں ہے۔

دفعہ ۲۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی (۱۸۸۲ء) حسب ذیل ہے۔

عدالت ہائی کورٹ یا عدالت ضلع مجاز ہے کہ اہالیان مقدمہ میں سے کسی کی درخواست پر فریق ثانی مقدمہ کو اطلاع دیکر اور جن فریقوں کو عرض معروض کرنا ہو اُن کا بیان سُنکر یا خود اپنی مرضی سے بغیر دینے ایسی اطلاع کے کسی مقدمہ کو جو اس سے کہ وہ کسی عدالت ماتحت کے ادائے میں دائر ہو یا کسی عدالت اپیل میں جو ماتحت عدالت ہائی کورٹ یا عدالت مذکور ہو (جیسی کہ صورت ہو) اپنے پاس طلب کرکے خود اُس کی تجویز میں مصروف ہو یا کسی اور عدالت ماتحت میں تجویز کیلئے منتقل کرے جو بلحاظ نوعیت مقدمہ اور تعداد یا مالیت شے دعوے کی اسکی تجویز کرنے کی مجاز ہو۔

واسطے اغراض اس دفعہ کے ایڈیشنل جج اور اسسٹنٹ جج کی عدالتیں ضلع کی ماتحت سمجھی جائینگی اگر کوئی مقدمہ اس دفعہ کے بموجب کسی عدالت مطالبات خفیفہ سے منتقل کیا جائے تو عدالت

مجوزہ مقدمہ مذکورہ واسطے اغراض اس مقدمہ کے بمنزلہ عدالت مطالبہ جات خفیفہ کے سمجھی جائیگی

بورڈ کا مقدمات کو منتقل کرنا

دفعہ ۱۸۷ - بورڈ کو جائز ہے کہ کافی وجہ ظاہر کیجانے پر کسی نالش یا درخواست یا اپیل کو یا کسی قسم کی نالشوں یا درخواستوں یا اپیلوں کو کسی عدالت مال سے کسی اور عدالت مال میں جو اُس کی یا اُن کی نسبت عمل کرنے کی مجاز ہو منتقل کردے۔

کمشنر کا مقدمات کو منتقل کرنا

دفعہ ۱۸۸ - کمشنر کو جائز ہے کہ اپنی قسمت کی حدود کے اندر وہی اختیارات عمل میں لائے جو بورڈ بموجب دفعہ ماسبق عمل میں لاسکتا ہے۔

کمشنر کا اپیلوں کو کلکٹر کے پاس منتقل کرنا

دفعہ ۱۸۹ - (۱) کمشنر کو جائز ہے کہ لوکل گورنمنٹ کی منظوری پہلے حاصل کرکے کسی اپیل کو یا کسی قسم کی اپیلوں کو جو مشارٌ الیہ کے روبرو دائر ہوا ہوں اپنی قسمت کے اندر کسی کلکٹر کے پاس منتقل کردے۔

(۲) جو حکم کلکٹر ایسی اپیل پر صادر کرے جس کو اُس کے پاس کمشنر نے بموجب دفعہ تحتی (۱) کے منتقل کیا ہو وہ قابل اپیل و نگرانی اُسی طرح ہوگا کہ گویا اُسکو اُس کمشنر نے صادر کیا تھا۔

(۳) لوکل گورنمنٹ کو جائز ہے کہ بذریعہ حکم کے کسی ایسی اپیل یا اپیلوں کی قسم کو جو بموجب دفعہ تحتی (۱) کے کسی کلکٹر کے پاس منتقل کیا گیا یا کیے گئے ہوں واپس منگالے اور اُس کو یا اُن کو فیصلہ کے واسطے کمشنر کو سپرد کردے۔

شرح دفعہ ۱۸۷ - ایکٹ ہذا کا ہے دفعہ ۱۰ (الف) اور دفعہ ۱۸۹ - ایکٹ ہذا بجائے دفعہ ۱۰ (ب) اور دفعہ ۱۸۸ جدید ہے۔

اُن مقدمات میں جو پاس صاحب کلکٹر بموجب دفعہ ۱۸۹ - ایکٹ ہذا کے منتقل کیے جائیں اسٹامپ وکالت نامہ یا مختار نامہ پر جو کہ روبرو صاحب کلکٹر کے پیش کیا جائے درج ہونا چاہیے

نہ صدر ز بسلا کپسو پر سعد زابی عینو نمبر بورڈ مال منفصلہ ۲ - اپریل ۱۹۰۲ء منتخب فیصلجات بورڈ مال نمبر ۱ سنہ ۱۹۰۲ء)

کلکٹر یا اسسٹنٹ کلکٹر کا مقدمات کو منتقل کرنا

دفعہ ۱۹۰ - کلکٹر کو یا اسسٹنٹ کلکٹر مہتمم حصہ ضلع کو جائز ہے کہ کسی مقدمہ یا قسم مقدمات کو جو مشارٌ الیہ کے روبرو دائر ہوا ہوں کسی عدالت ماتحت میں

جو اُسکی نسبت عمل کرنے کی مجاز ہو منتقل کردے۔

شرح یہ دفعہ بجائے دفعہ ۱۰۱۔ ایکٹ ۱۸۷۳ء ہے۔

یہ خلاف قانون ہے کہ مقدمہ ایسے عہدہ دار کے پاس جو اُس کے فیصل کرنے کا مجاز نہ ہو واسطے تحقیقات یا قلمبند کرنے شہادت کے بھیجا جائے اور بعدہ عہدہ دار مذکور کی رپورٹ کے نتیجہ پر فیصل کیا جائے (رہر دیال وغیرہ بنام محمد نعیم رپورٹ ہائی کورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۱۱ و ۱۹)

جس عدالت میں مقدمہ منتقل ہو کر آئے اُسے نسبت نامنظوری یا واپسی عرضی دعوے اختیارات کامل مثل عدالت اول کے حاصل ہیں (بجو نی وغیرہ بنام الٰہی بخش لیگل ریممبرنسیر جلد ۲ صفحہ ۱۸۸۶ء صفحہ ۱۰۴ فیصلہ ہائی کورٹ)

کلکٹر یا اسسٹنٹ کلکٹر کا مقدمات کو اٹھا منگانا

دفعہ ۱۹۱۔ کلکٹر یا اسسٹنٹ کلکٹر مہتمم حصہ ضلع کو جائز ہے کہ کسی مقدمہ یا قسم مقدمات کو اپنے ماتحت کسی عدالت سے اٹھا منگائے اور جائز ہے کہ اُس مقدمہ یا قسم مقدمات کی خود تجویز کرے یا اُس کو فیصلہ کے لیئے کسی اور ایسی عدالت ماتحت کو منتقل کرے جو اُس کی نسبت عمل کرنے کی مجاز ہو۔

باب ۱۳

ضابطہ کارروائی

بورڈ آف ریونیو کا مقام اجلاس

دفعہ ۱۹۲۔ (۱) بورڈ کو جائز ہے کہ واسطے تصفیہ مقدمات حسب ایکٹ ہذا کے ممالک مغربی و شمالی میں کسی ضلع کے صدر مقام میں اجلاس کرے۔

(۲) ہر دیگر عدالت مال واسطے تصفیہ مقدمات مذکورہ کے اُس طور پر اجلاس کرے گی جس کی نسبت ایکٹ مال گذاری آراضی ممالک مغربی و شمالی واقعہ ۱۹۰۱ء کی دفعہ ۱۸۹ میں حکم ہے۔

شرح یہ دفعہ جدید ہے

مضمون دفعہ ۱۸۹ - ایکٹ ۳ سنہ ۱۹۰۱ء حسب ذیل ہے -

کمشنر کو اختیار ہے کہ اپنی عدالت کا اجلاس اپنی قسمت کے اندر کسی مقام پر کرے -

اڈیشنل کمشنر کو اختیار ہے کہ اپنی عدالت کا اجلاس کسی مقام پر ایسی قسمت یا قسمتوں کے اندر جسمیں یا جنمیں وہ مقرر کیا گیا ہے کرے -

کلکٹر یا اسسٹنٹ کلکٹر (خواہ وہ مہتمم کسی حصہ ضلع کا ہو یا نہ ہو) یا مہتمم ترتیب کاغذات یا اسسٹنٹ مہتمم ترتیب کاغذات یا مہتمم بند و بست یا اسسٹنٹ مہتمم بند و بست کو اختیار ہے کہ اپنی عدالت کا اجلاس کسی مقام پر اُس ضلع کے اندر کرے جسمیں وہ مقرر کیا گیا ہو -

تحصیلدار کو اختیار ہے کہ اپنی عدالت کا اجلاس اپنی تحصیل کے اندر کسی مقام پر کرے -

مجموعہ ضابطہ دیوانی متعلق کیا جانا

دفعہ ۱۹۳ - مجموعہ ضابطہ دیوانی کے احکام کل نالشات اور دیگر کارروائیات حسب ایکٹ ہذا کی ضابطہ کارروائی سے اُس حد تک جہاں تک کہ احکام مذکور ایکٹ ہذا کے خلاف نہیں ہیں اور بہ پابندی تبدیلات اور اضافہ جات ذیل کے متعلق ہونگے -

(الف) دفعہ ۲۹۶ کی شرط دوم کا فقرہ (الف) اور دفعات ۳۲۰ لغایۃ ۳۲۶ (بشمول ہر دو) اور باب (۲۰) اور دفعہ ۳۷۰ - اور باب ہائے ۲۶ و ۳۳ و ۳۹ و ۴۰ و ۴۳ و ۴۴ مجموعہ ضابطہ دیوانی کے - کسی ایسی نالش یا کارروائی سے متعلق نہ ہونگی اور دفعہ ۲۵ مجموعہ مذکور کی صرف اُس حد تک متعلق ہوگی جسکی تصریح ایکٹ ہذا کی دفعہ ۱۸۶ میں ہے -

(ب) جائز ہے کہ درخواست ہائے حسب دفعات ۸۵ و ۱۰۵ و ۱۱۱ و ۱۱۷ و ۱۲۶ کا ایک طرفہ فیصلہ کیا جائے -

(ج) مجموعہ مذکور کے فقرات (الف) و (ج) دفعہ ۳۷ میں بجائے الفاظ (سکونت رکھتے ہوں) کے یہ الفاظ قایم کیئے جاینگے "خواہ سکونت رکھتے ہوں یا نہ رکھتے ہوں"

(د) علاوہ اُن تفصیلات (مراتب) کے جنکا حکم مجموعہ مذکور کی دفعہ ۵۰ میں ہے عرضیدعوے میں نام اُس موضع یا محال کا اور اُس پرگنہ یا اور حصہ

آراضی کا جسمیں وہ آراضی واقع ہو جس سے نالش یا اور کارروائی مذکور تعلق رکھتی ہو درج ہونا لازم ہے اور (سوائے اُس صورت کے کہ آراضی متعلقہ کی اس طرح تفصیل کافی ظاہر کیجا سکے) ہر کھیت کا نمبر مطابق پیمایش گورنمنٹ کے درج ہونا لازم ہے۔

اور اگر نالش بقایائے لگان کے واسطے ہو تو لازم ہوگا کہ عرضید عوے میں ایک تفصیل حساب کی درج ہو جس سے سالانہ مطالبہ بابتہ ہر ایسی مدت کے جس سے نالش متعلق ہو اور تعداد وصول شدہ (اگر کچھ ہو) اور وہ تعداد جس کے واجب الوصول ہونے کا دعوے کیا جائے ظاہر ہو۔

اور اگر نالش واسطے بیدخلی آسامی کے ہو تو لازم ہوگا کہ عرضید عوے میں وہ وجہ یا وجوہ درج کیجائیں جن کی بنا پر بیدخلی کی نالش کیجائے۔

(ہ) کل نالشات حسب ایکٹ ہذا میں سمن بنام مدعا علیہ واسطے اخیر تصفیہ نالش کے ہوگا سوائے اُس صورت کے کہ عدالت کی رائے یہ ہو کہ سمن صرف واسطے قرار پانے امور تنقیح طلب کے ہونا چاہیئے۔

(و) جائز ہے کہ کسی سمن یا اطلاعنامہ کی تعمیل۔ اگر لوکل گورنمنٹ بذریعہ قاعدہ کے خواہ عموماً یا کسی رقبہ مقامی کے واسطے خصوصاً ایسی ہدایت کرے۔ علاوہ یا بجائے کسی اور طریقہ تعمیل کی اس طرح کیجائے کہ وہ سمن یا اطلاعنامہ بذریعہ ڈاک ایسے لفافہ میں جس کی رجسٹری ہند کے صیغہ ڈاکخانہ کے ایکٹ مصدرہ سنہ ۱۸۹۸ء کے بموجب کی گئی ہو روانہ کر دیا جائے اور جب کوئی سمن یا اطلاعنامہ اس طرح روانہ کیا گیا ہو اور یہ ثابت کیا جائے کہ لفافہ رجسٹری کرا کر بذریعہ ڈاک روانہ کیا گیا تھا تو عدالت کو یہ قیاس کر لینا جائز ہے کہ اُس سمن یا اطلاعنامہ کی حسب ضابطہ تعمیل کر دی گئی

۶ ۱۸۹۸ء

(ز) کسی نالش حسب ایکٹ ہذا میں کوئی رقم مجرا نہیں دلائی جائیگی سوائے اُس رقم کے جو مدعا علیہ کو بابتہ ایسی ڈگری کے واجب الوصول ہو جسکا ایفا نہ ہوا ہو اور جو اس ایکٹ کے بموجب یا کسی ایسے ایکٹ یا قانون کے بموجب جو اس ایکٹ کی رو سے منسوخ کیا گیا صادر ہوئی ہو۔

(ح) بعد جملہ ۲ دفعہ ۲۰۶ مجموعہ مذکور کے الفاظ ذیل داخل کیئے جائیں گے۔
اگر ڈگری تقایا لگان کی بابتہ ہو تو لازم ہوگا کہ اُسمیں وہ تعداد زر بھی (بشمول سود کے) درج کیجائے جو بابتہ ہر ایسی سال زراعتی کی واجب الوصول ہو جسکی نسبت دادرسی کی گئی ہو۔

(ط) باوجود کسی امر مندرجہ دفعہ ۲۳۲ مجموعہ مذکور کے لازم ہے کہ درخواست اجراء ڈگری اُس ڈگری کا کوئی منتقل الیہ نہ کرے سوائے اُس صورت کے کہ انتقال کنندہ کا استحقاق اُس آراضی میں جس سے وہ متعلق ہو منتقل الیہ مذکور کو حاصل ہوگیا ہو اور (اسٹونفت) حاصل ہو۔

(ی) اُن اشیاء میں جو بموجب دفعہ ۲۶۶ مجموعہ مذکور قابل قرقی یا نیلام نہیں ہیں یہ اضافہ کیا جائیگا کہ کھاد (پانس) جو کسی شخص زراعت پیشہ نے اکٹھی کر رکھی ہو۔

(ک) ایسے اشجار استادہ جنکی لکڑی عمارت اور اس قسم کے دیگر کاموں میں استعمال ہوتی ہے یا فصل روئیدہ یا اور پیداوار زمین کی اُسی طرح بعلت اجراء ڈگری قرق اور نیلام کیجا سکتی ہے۔ جس طرح کہ جائداد منقولہ اور اگر جائداد مقروقہ فصل روئیدہ یا اور پیداوار زمین کی ہو تو مدیون ڈگری اور ڈگریدار کو وہی حقوق نسبت اُس کی محافظت کرنے اور اُس کے جمع کرنے اور ذخیرہ کرنے کے حاصل ہوں گے جو فرداً فرداً کاشتکار وقارق کو حسب دفعہ ۱۲۴۔ اُس حالت میں ہوتے کہ وہ فصل یا پیداوار بابتہ بقایائے لگان کے قرق کیجاتی۔

(ل) اگر وہ جائداد جسپر ڈگری کے جاری کیئے جانے کی درخواست کیجائے کوئی محال یا محال کا حصہ ہو یا کسی حقدار قبضہ مستقل کی جوت ہو تو ڈگری کلکٹر کے پاس بھیجی جائے گی اور کلکٹر کو لازم ہوگا کہ اُسکا اُسی طرح اجرا کرے کہ گویا وہ خود اُسی کی عدالت کی ڈگری تھی۔

(م) باوجود کسی امر مندرجہ دفعہ ۳۴۱ مجموعہ مذکور کے اگر مدیون ڈگری جیلخانہ سے چھوڑ دیا گیا ہو اور وہ رقم جو بموجب ڈگری کے واجب الادا ہو

ایک سو روپیہ سے زیادہ نہ ہو تو عدالت کو اختیار ہے کہ اُس کو اُس ڈگری کے متعلق ذمہ داری سے آیندہ سبکدوش قرار دے اور بعد اس حکم کے وہ ذمہ داری ساقط ہوجائے گی۔

شرح یہ دفعہ جدید ہے۔ آنریبل ممبران سلکٹ کمیٹی نے اس دفعہ کی نسبت حسب ذیل تحریر کی ہے۔

"ہمنے مجموعہ ضابطہ دیوانی کو یہ معلوم کرنے کے لیے بغور دیکھا کہ مجموعہ مذکور کے کون سے احکام ہماری رائے میں مقدمات عدالت ہائے مال سے متعلق کیے جانے چاہئیں ایسا نہیں امور کو ملحوظ رکھکر ہمنے اس فقرہ (فقرہ الف) کو بدل دیا ہے (رپورٹ سیلکٹ کمیٹی مطبوعہ اُردو گورنمنٹ گزٹ ۲۰ جولائی سنہ ۱۹۰۱ء حصہ صفحہ ۷۰)

دفعہ ہذا میں الفاظ (اُس حد تک جہاں تک کہ احکام مذکور ایکٹ ہذا کے خلاف نہیں ہیں) زیادہ واجی لحاظ ہیں یہ الفاظ ظاہر کرتے ہیں کہ ضابطہ دیوانی کے وہ احکام بھی جو جزو (الف) میں مستثنیٰ نہیں کیے گئے ہیں ایسی صورت میں غیر متعلق ہو جاینگے جبکہ اُس کے خلاف احکام ایکٹ ہذا میں پائے جایں۔

فقرہ (الف) دفعہ ہذا کی رو سے دفعہ ۲۴۶ کی شرط دوم کا فقرہ (الف) یعنی "مصالحہ مکانات اور دیگر عمارات کا ڈگری دہندگان کے اجراء میں ترقی و نیلام سے بری ہے" اور دفعات ۲۲۰ لغایت ۲۲۴ نسبت منتقل کرنے اجراء بعض ڈگریات کے عدالت کلکٹر میں اور باب ۲۰ متعلق انسالوینٹ یعنی دیوالیہ مدیون ڈگری اور دفعہ ۳۰۰ متعلق دیوالیہ ہوجانے یا بے استطاعت ہوجانے مدعی کے اور باب ۲۶ متعلق نالشات مفلسی و باب ۳۳ متعلق نالشات ابین برادتصفیہ بین المنازعین و باب ۳۹ متعلق ضابطہ سرسری دستاویزات قابل خرید و فروخت و باب ۴۰ متعلق نالشات بابتہ اشیاء خیرات عام و باب ۴۳ متعلق اپیل ہائے ناراضی احکام و باب ۴۴ متعلق اپیل مفلسان مجموعہ ضابطہ دیوانی (۱۸۸۲ء) نالشات یا کارروائیات متعلقہ ایکٹ ہذا سے غیر متعلق قرار پاتے ہیں باقی ضابطہ کارروائی عدالت ہائے مال بہ لحاظ احکام دفعہ ۸۲ و دفعہ ۹۳ ایکٹ ہذا وہی ضابطہ کارروائی رکھا گیا ہے جو ضابطہ دیوانی (۱۸۸۲ء) میں مقرر ہے۔

دربارہ تشریح دفعہ ۵۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی (۱۸۸۲ء) دفعہ ۵۰ ایکٹ ہذا کی شرح ملاحظہ طلب ہے۔

بروئے دفعہ ۵۰ ایکٹ ۱۸۸۲ء عرضی دعوے میں مراتب مفصلہ ذیل مندرج ہوں گے۔

(الف) نام اُس عدالت کا جسمیں نالش رجوع کیجائے (ب) نام اور پتہ جائے سکونت مدعی کی (ج) نام اور پتہ جائے سکونت مدعا علیہ کی جہانتک کہ دریافت ہو سکے (د) صاف اور مختصر بیان اُن مراتب کا جو مقدمہ کی بناء دعوے ہوں اور کہ بناء دعوے کب اور کہاں پیدا ہوئی (ہ) استدعا داد رسی

کی جو مدعی چاہتا ہے - اور (و) اگر مدعی نے دعوے میں کچھ مجرا دیا ہو یا دعوے کے کسی جزو کو ترک کیا ہو
تو مجرا دیئے ہوئے یا ترک کیئے ہوئے جزو کی تعداد - اگر مدعی زر نقد دلا پانے کا دعویدار ہو تو عرضیدعوے میں
جہانتک کہ اُس مقدمہ میں ممکن ہو دعوے کی صحیح تعداد لکھی جائے گی جو نالش زر واصلات کی ہو یا ہر جو نالش
اس طرح کی ہو کہ زر یافتنی مدعی اُس کے اور مدعاعلیہ کے درمیان حسابات فیصلے شدہ کے لیئے جانے پر معلوم
ہوگا اُس میں عرضیدعوے کے اندر زر متدعویہ کی صرف تعداد تخمینی لکھنی کافی ہے - جبکہ مدعی بحیثیت قائم
مقامی کے نالش کرے تو عرضیدعوے میں نہ صرف یہ ظاہر کیا جائیگا کہ مدعی شے مدعابہا میں ایک واقعی
غرض موجودہ رکھتا ہی بلکہ یہ بھی لکھا جائیگا کہ اُس کے دلا پانے کی نالش کرسکنے کے لیے جو جو کارروائی ضروری
تھی اُسکو مدعی عمل میں لاچکا ہے .... عرضیدعوے میں یہ ظاہر کرنا چاہیئے کہ مدعاعلیہ شے مدعابہا میں
غرض رکھتا ہی یا غرض رکھنے کا دعوے کرتا ہے اور ذمہ دار اس بات کا ہے کہ مدعی کے مطالبہ کی
جوابدہی اُس سے کرائی جائے ..... اگر بناء دعوے اُس مدت سے پیشتر پیدا ہوئی ہو جو عموماً اُس
نالش کے رجوع کرنے کے لیئے کسی قانون مدساعت میں مقرر ہے تو عرضیدعوے میں یہ لکھا جائیگا کہ
مدعی اپنے دعوے کو کیوں قانون مذکور کی تاثیر سے مستثنی سمجھتا ہے -
علاوہ مراتب مذکورہ بالا کے نالشات متعلقہ ایکٹ قبضہ اراضی سنہ ۱۹۰۱ء میں نام اُس موضع یا محال کا اور
اُس پرگنہ یا اور حصہ اراضی کا جس میں وہ اراضی واقع ہو جس سے نالش یا اور کارروائی مذکور تعلق رکھتی ہو
درج ہونا لازم ہے اور سوائے اُس صورت کے کہ اراضی متعلقہ کی اور طرح کافی تفصیل ظاہر کیجا سکے)
ہر کھیت کا نمبر مطابق پیمایش گورنمنٹ کے درج ہونا لازم ہے - اور اگر نالش بقایا لگان کے واسطے ہو تو
لازم ہوگا کہ عرضیدعوے میں ایک تفصیل حساب کی درج ہو جس سے سالانہ مطالبہ بابتہ ہر ایسی مدت کے
جس سے نالش متعلق ہو اور تعداد وصول شدہ (اگر کچھ ہو) اور وہ تعداد جس کے واجب الوصول ہونیکا
دعوے کیا جائے ظاہر ہو - اور اگر نالش واسطے بیدخلی اسامی کے ہو تو لازم ہوگا کہ عرضیدعوے میں وہ وجہ
یا وجوہ درج کیجائیں جن کی بنا پر بیدخلی کی نالش کیجائے -
بروئے دفعہ ۵۱ مجموعہ مذکور عرضیدعوے پر دستخط مدعی اور اُس کے وکیل کے اگر کوئی مقرر ہو ثبت کیئے جائیں گے
اور اُس کے ذیل میں مدعی یا کوئی اور شخص جسکا مقدمہ کے واقعات سے واقف ہونا حسب اطمینان عدالت
ثابت ہوا ہو اُس کی تصدیق کریگا - مگر شرط یہ ہے کہ اگر مدعی بوجہ غیر حاضری یا کسی اور وجہ معقول کے عرضیدعوے
پر دستخط نہ کرسکے تو جائز ہے کہ اُس کی طرف سے اُسکا مختار ذی اختیار عرضیدعوے پر دستخط کر دے -
تصدیق باین مضمون حسب دفعہ ۵۲ مجموعہ مذکور ہوگی "میرے علم ذاتی سے یہ سچ ہے سوائے اُن امور کے

جو اور لوگوں کے بیان اور اپنی تحقیق سے لکھی گئی ہوں ۔ اور مراتب آخر الذکر کی نسبت کہا جائیگا کہ اُن کے سچ ہونے کا اُس کو باور ہے عبارت تصدیق پر تصدیق کرنے والے کے دستخط ہوں گے ۔

تا مقدور علم میرے اسکا مضمون صحیح ہے یہ عبارت تصدیق ایسی نہیں ہے کہ جو ضروریات دفعہ ۵۲ مجموعہ ہذا پوری کرے ۔ بغرض اس امر کے کہ عرضیدعوے بر حسب منشا دفعہ ۵۲ مناسب تصدیق کیجائے شخص تصدیق کنندہ کے لیئے یہ ضروری ہے کہ اگر اُس کو تمام واقعات کا علم ہو تو صاف طور پر بیان کرے کہ اُسکو اُن کے سچ ہونے کا علم ہے اور اگر اُس کو چند کی بابتہ علم ہے اور دیگر مراتب کی بابت یقین واطلاع ہے تو اُس کو بیان کرنا ضروری ہے کہ کون واقعات اُس کے علم سے ہیں اور کون اُس کی اطلاع ویقین سے (گرودہاری بنام کنہیا لال انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۵۹) اگر سوائے مدعی کے کوئی اور شخص عرضیدعوے کی تصدیق کرے تو ضرور ہے کہ وہ واقعات مقدمہ سے واقفیت کامل رکہتا ہو دیکھو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۲۰۴ ۔ محض اس سبب کہ ایک مدعی کے دستخط و تصدیق عرضیدعوے پر نہیں ہیں یہ تصور نہیں کیا جاسکتا کہ وہ فریق مقدمہ نہیں ہے بذریعہ ترمیم حسب دفعہ ۵۳ مجموعہ ضابطہ دیوانی اُس کے دستخط و تصدیق کرائی جاسکتی ہیں انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۵۰۰ ۔

مدعی کو لازم ہے کہ ایک یادداشت اُن تمام دستاویزات کی (اگر ہوں) جو مدعی نے عرضیدعوے کے ساتھ پیش کی ہوں عرضیدعوے کی پشت پر لکہدے یا عرضیدعوے کے ساتھ منسلک کردے اگر عرضیدعوے منظور ہو تو عرضیدعوے کی اُسقدر نقلیں سادہ کاغذ پر پیش کرے جسقدر مدعاعلیہم ہوں ۔ الا اُس صورت میں کہ عدالت عرضیدعوے کی طوالت یا مدعاعلیہم کی تعداد کے لحاظ سے یا کسی اور وجہ کافی سے مدعی کو اجازت دے کہ اُسی تعداد کے مختصر بیانات نوعیت دعوے یا دادخواہی یا چارہ جوئی کے جس کی نالش کیجائے مرتب کرکے داخل کرے ۔ پس ایسی صورت میں مدعی ایسے بیانات داخل کریگا ۔

اگر مدعی بحیثیت قایم مقامی نالش کرے یا مدعاعلیہ پر یا مدعاعلیہم میں سے کسی پر بحیثیت قایم مقامی نالش کیجائے تو بیانات مذکورہ سے واضح ہونا چاہیئے کہ مدعی کس حیثیت سے نالش کرتا ہے یا مدعاعلیہ پر اُس کی کس حیثیت سے نالش ہوئی ہے ۔

مدعی کو اختیار ہے کہ باجازت عدالت بیانات مذکور کو اس غرض سے درست کرے کہ وہ عرضی کے مضمون کے مطابق ہو جائیں عدالت کا اعلی اہلکار تعمیل احکام کی کرنے والا اُس یادداشت اور نقلوں یا بیانات متذکرہ صدر پر اس صورت میں دستخط کریگا جب وہ اُن کا معائنہ کرنے کے وقت اُن کو

جیسا ہے۔

عدالت اُن مراتب کو جو دفعہ ۵۰ میں مذکور ہیں ایک کتاب میں جو اُسی غرض سے مرتب رہے گی اور جسکا نام دیوانی مقدمات کا رجسٹر ہوگا درج کرائیگی اور جو مقدمات رجسٹر مذکور میں درج ہوں اُنپر ہر سال میں بترتیب تاریخ داخل ہونے عرضیدعوے کے نمبر چڑہائے جائیں گے (دفعہ ۵۰۔ ایکٹ ۱۴ بابتہ ۱۸۸۲ء)

درباره ترمیم یا واپسی و نامنظوری عرائض دعوے دفعات ۵۳ لغایتہ ۵۷ و درباره اجرائے سمن بلحوظی فقرہ (د) دفعہ ہذا دفعات ۶۷ لغایتہ ۹۵ درباره حاضری و نتیجہ غیر حاضری فریقین دفعات ۹۶ لغایتہ ۱۰۹ درباره ترتیب و داخل بیان تحریری بلحوظی فقرہ (ز) دفعہ ہذا دفعات ۱۱۰ لغایتہ ۱۱۶۔ درباره قرار داد امور تنقیح طلب دفعات ۱۴۶ لغایتہ ۱۵۰۔ درباره طلبی و حاضری و غیر حاضری گواہان و طریقہ قلمبندی شہادت دفعات ۱۵۹ لغایتہ ۱۹۳ درباره فیصلہ و طریقہ تحریر ڈگری و خرچہ مقدمہ و اختیار قسط بندی دفعات ۱۹۸ لغایتہ ۲۱۰ و فقرہ (ح) دفعہ ہذا درباره اجرائے ڈگری دفعہ ۲۱۴ و فقرہ (ط) و فقرہ (ی) و فقرہ (ک) و فقرہ (ل) و فقرہ (م) دفعہ ہذا و دفعات ۲۲۳ لغایتہ ۳۴۳ جہانتک خلاف احکام ایکٹ ہذا نہوں باستثنار دفعہ ۲۶۶ کی شرط دوم فقرہ (الف) و دفعات ۳۲۳ لغایتہ ۳۲۶ مجموعہ ضابطہ دیوانی (۱۴ بابتہ ۱۸۸۲ء) ملاحظہ طلب ہیں۔

فقرہ (۹) دفعہ ہذا کی روسے اگر لوکل گورنمنٹ بذریعہ قاعدہ کے خواہ عموماً یا کسی رقبہ مقامی کے واسطے خصوصاً ایسی ہدایت کرے تو علاوہ یا بجائے کسی اور طریقہ تعمیل کے اس طرح تعمیل کیجائے کہ وہ سمن یا اطلاعنامہ بذریعہ ڈاک ایسے لفافہ میں جسکی رجسٹری حسب قواعد ڈاکخانہ کی گئی ہو روانہ کر دیاجائے اور جب وہ اس طرح روانہ کیا گیا ہو اور یہ ثابت کیاجائے کہ لفافہ حسب ضابطہ رجسٹری کراکر بذریعہ ڈاک بھیجا گیا ہے تو عدالت کو یہ قیاس کر لینا جائز ہے کہ اُس سمن یا اطلاعنامہ کی حسب ضابطہ تعمیل کر دیگئی۔ بمقدمہ مکند و چندر گھوش بنام دوار کاناتھ سو کر انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۵ صفحہ ۶۸۱ تجویز ہوا ہے۔ جب اطلاعنامہ بیدخلی بذریعہ خط رجسٹری شدہ کے بھیجا گیا ہو اور وہ عدالت میں معہ اُس لفافہ کے پیش کیا گیا جسمیں وہ روانہ کیا گیا تھا اور اُس لفافہ پر ڈاکخانہ کے ملازم کی تحریر بدیں مضمون ہو کہ مکتوب الیہ نے خط لینے سے انکار کیا تو یہ کافی تعمیل اطلاعنامہ کی ہوگی۔ بمقدمہ معز الدین بنام ضیاء الدین ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۹۰۱ء صفحہ ۱ ہائیکورٹ الہ آباد نے تجویز کیا ہے جہاں کہ سمن بذریعہ ڈاک اُس مدعا علیہ کے نام ارسال کیا گیا جو برٹش انڈیا سے باہر رہتا ہو تو بصورت عدم موجودگی شہادت متعلق باس امر کے کہ وہ شخص

جبسر تعمیل کیجاتی اُسوقت اُس مقام میں رہتا تہا جہاں کہ سمن ارسال کیا گیا یہ ثابت کرنا کافی ثبوت تعمیل کا نہیں ہے کہ سمن ارسال کیا گیا تہا۔

جب کچہری دورہ میں ہو اور کوئی فریق غیر حاضر ہو تو اُس کو غیر حاضر نہ قرار دینا چاہیئے تاوقتیکہ اُس کو باضابطہ اطلاع وقت ومقام سماعت مقدمہ سے نہ دی گئی ہو اور کافی وقت واسطے حاضری کے عطا نہ کیا گیا ہو (شیخ محمد حسین بنام امرا و منتخب فیصلجات بورڈ مال بنمبر ۹ ۱۹۰۳ء فائل بنمبر ۴ و ۹ ۱۹۰۳ء صفحہ ۵)

بلحاظ فقرہ (ز) دفعہ ہذا نالشات حسب احکام ایکٹ ہذا میں کوئی قطعی اجرائی نہ ہوگی بجز اس کے کہ رقم جس کی اجرائی چاہی جاتی ہو ڈگری شدہ ہو اور ایکٹ ہذا کے احکام کے بموجب صادر ہوئی ہو اور بمقابلہ مدعی قابل الاجرا رہو۔

دفعہ ۱۹۴۔(۱) جس حالت میں کہ کسی حق یا استحقاق یا امر افق میں دو یا زیادہ حصہ دار ہوں تو لازم ہوگا کہ وہ کل امور جن کے کرنے کا حکم یا اجازت حق وغیرہ مذکور کے قابض کو ہے وہ لوگ مشترکا کریں بجز اُس صورت کے کہ انہوں نے کوئی کارندہ اپنے سب کی طرف سے کارروائی کرنے کے واسطے مقرر کیا ہو۔

نالشات وغیرہ منجانب حصہ داران جائداد غیر منقسمہ

(۲) دفعہ تحتی (۱) کے کسی امر سے کسی ایسے رواج مختص المقام یا خاص معاہدہ پر اثر نہ پہونچیگا جس کے مطابق کوئی حصہ دار جائداد غیر منقسمہ کا اس امر کا مستحق ہو کہ اُس لگان میں سے جو کسی آسامی سے قابل ادا ہو اپنا حصہ علیحدہ پائے۔

(۳) جب دو یا زیادہ حصہ داروں میں سے ایک تنہا نالش دائر کرنے کا مستحق نہ ہو اور باقی حصہ دار ایسی نالش میں جو ایسی رقم کی بابتہ ہو جو انکو مشترکا قابل وصول ہو بطور مدعیان شامل ہونے سے انکار کریں تو ایسے حصہ دار کو جائز ہے کہ اُس رقم میں سے اپنے حصہ کی بابتہ علیحدہ نالش کرے اور بقیہ حصہ داروں کو بزمرہ مدعا علیہم شامل کرے۔

شرح یہ دفعہ بجائے دفعہ ۵، ۵ و ۱۰۶۔ ایکٹ ۱۲ سنہ ۱۸۸۱ء کے ہے فقرہ اول دفعہ ہذا بلحاظ دفعہ ۱۸۸۔ ایکٹ قبضہ آسامی بنگال مرتب کیا گیا ہے۔ فقرہ (۲) دفعہ ۵ و ۱۰۶۔ ایکٹ ۱۲ سنہ ۱۸۸۱ء کے مطابق اور فقرہ (۳) جدید ہے۔

بروئے فقرہ (۱) دفعہ ہذا لازم ہے کہ جس امر کے کرنے کا کسی شخص کو ایکٹ ہذا میں اختیار دیا گیا ہے اگر وہ تنہا حق و اختیار رکھنے والا نہ ہو بلکہ اور حصہ دار ہوں تو سب کو شریک ہو کر اختیار مذکورہ کو نافذ کرنا

چاہیئے۔ ورنہ اختیار مذکور کا نفاذ نہ ہوسکیگا۔ سوائے اُس صورت کے جبکہ اُن سب نے اپنی طرف سے کسی شخص کو کارندہ مقرر کرکے اُس کو نفاذ اختیار مذکور کا مختار کر دیا ہو۔

نالش دلاپانے قبضہ میں جو ملکیت متعدد حصہ داران کی ہے سب حصہ داروں کو شریک ہونا چاہیئے (ربرم بنام اجیل انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۲۸۰) چند حصہ دار نالش بیدخلی نہیں کر سکتے بجز اس کے کہ جملہ حصہ دار شریک نالش ہوں لیکن جبکہ نمبردار بحیثیت منتظم منجانب کل جماعت حصہ داران کی تحصیل وصول محال غیر منقسم کی کرتا ہو تو وہ بلا شمول دیگر حصہ داران نالش بیدخلی کر سکتا ہے۔ (ہدایت اللہ بنام اندجیت پٹواری رپورٹ ہائی کورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۲۵۲) علی ہذا جس نمبردار نے تنہا اپنے نام سے ڈگری بقایا لگان بنام آسامی حاصل کی ہو وہ بعلت اجرائے ڈگری مذکور آسامی کو بیدخل کر سکتا ہے (رہس رام بنام بھیکی منتخب فیصلجات بورڈ مال ۱۸۷۳ء صفحہ ۹۳) مگر عموماً ایک حصہ دار محال مشترکہ میں بلا رضامندی دیگر شرکا کسی کاشتکار کو بیدخل نہیں کر سکتا ہے (رادہا پرشاد بنام یوسف انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۴۱۴) اور نہ ایک شریک تنہا جزو لگان کا دعوے کر سکتا ہے (جوگیندر وناتھ گھوش بنام نوبین چندر جٹ اوپادھیا انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۳۵۳)

جب بذریعہ بٹوارہ ملکیت تقسیم ہو جائے تو ہر ایک مالک محال دعوے اضافہ لگان تنہا اُس آسامی پر جو اُس کے حصہ میں آئی ہو کر سکتا ہے ایسی صورت میں جمیع مالکان محالات سابقہ کا شامل نالش ہونا ضروری نہیں ہے (رہیم چند چودہری بنام کالی پرسن بہادری انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۶ صفحہ ۸۳۲) گو ایک حصہ دار کسی آسامی کو کسی جوت مشترکہ سے بیدخل نہیں کر سکتا ہے تاہم وہ اسکا مستحق ہے کہ اُس انتقال کو جو آسامی نے خلاف قانون کیا ہو منسوخ کرا پانے کی نالش تنہا دائر کرے۔

(سوبہا رام بنام گنگا پرشاد رپورٹ ہائی کورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۲۹۰)

محض یہ امر کہ محال میں اور حصہ دار ہیں اس لیئے کافی نہیں ہے کہ مدعی عدالت میں آنے نہ دیا جائے امر تنقیح طلب یہ ہوگا کہ آیا مدعا علیہ آسامی مدعی کی ماتحتی میں قبضہ رکھتا ہے یا بموجب ایک پٹہ مشترکہ کے قابض ہے (راش بہاری لکھی بنام سکھی سندری داسی انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۶۴۴)

فقرہ (۲) دفعہ ہذا میں حکم ہے کہ رواج مختص المقام یا معاہدہ خاص پر دفعہ ہذا کے فقرہ (۱) کا اثر نہ ہوگا۔ رواج مختص المقام سے ایسا رواج مراد ہے جو قدیم ہو اور عرصہ سے جاری ہو اور اُس کی پابندی ہوتی چلی آئی ہو علاوہ بریں قرین عقل اور یقینی بھی ہو (لالہ بنام ہیرا سنگھ انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۴۹) بار ثبوت رواج اُس کے ذمہ ہے جو رواج بیان کرے (دفعہ ۱۰۴ ایکٹ

اول ۱۸۸۵ء) جب چند حصہ داران محال مشترکہ بقدر اپنے حصص کے دعوے بربنا رواج کریں تو
محض اس عذر پر کہ دفعہ ۱۴۶ ایکٹ ۱۲ سنہ ۱۸۸۱ء مانع دعوے ہے دعوے کو خارج نہ کرنا چاہیئے
بلکہ تنقیح رواج کی ہونا ضروری ہے (چودھری عجائب سنگھ بنام شیخ عبد اللہ منتخب فیصلہ جات بورڈ مال
فائل نمبر ۱۶۰۲ منفصلہ ۱۵ جولائی ۱۸۸۴ء) جبکہ یہ رواج ہو کہ ہر پٹی دار اپنی اپنی پٹی کی خود تحصیل
کرتا ہو اور نمبردار کل موضع کی تحصیل نہ کرتا ہو تو ہر پٹی دار تنہا نالش لگان بابت اپنی پٹی کے کر سکتا ہے
(حاجی ہدایت اللہ بنام اندرجیت رپورٹ ہائی کورٹ الہ آباد جلد ۲ سنہ ۱۸۶۷ء صفحہ ۲۵ منفصلہ ۲ جون ۱۸۶۷ء)
الفاظ "معاہدہ خاص" مستعملہ دفعہ ہذا سے مراد معاہدہ خاص مابین شرکایان ہے نہ معاہدہ خاص مابین ایک
شریک و آسامی کے۔ کیونکہ جو شخص شریک معاہدہ نہ ہوگا وہ اثر معاہدہ سے قانوناً بری ہے۔ جبکہ حصہ داران
نے آسامیان کو باہمی تقسیم کر لیا ہو اور کاشتکاروں نے بھی اس کو تسلیم کر کے لگان بھی اسی
حساب سے دیا ہو تو ایسی صورت میں مدعی کے مدعا علیہم کاشتکار خیال کیئے جاینگے۔ اور مدعی
تنہا مجاز نالش بیدخلی و دلاپانے لگان کا مدعا علیہم کے نام ہوگا۔ (جانکی داس بنام سید محمد علی ہائی
کورٹ رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۱۶ منفصلہ ۷ فروری ۱۸۶۹ء) بورڈ مال ممالک ہذا نے بھی باستصواب
صاحب کلکٹر جونپور یہ ایسا ہی تجویز کیا ہے کہ جب شرکا نے آسامیان کو باہم تقسیم کر لیا ہو
اور آسامیان نے اس کو تسلیم کر کے لگان ادا کیا ہو تو ایک شریک اپنے حصہ کی آسامیوں کو
جن سے وہ لگان وصول کرنے کا مستحق قرار پاتا ہے بیدخل کر سکتا ہے (لیگل ریممبرنسر جلد ۱ سنہ ۱۸۶۹ء
صفحہ ۸ فیصلہ جات بورڈ)
یہ فقرہ (فقرہ ۲) صرف ایصال زرلگان سے متعلق ہے نہ دیگر حقوق سے پس رواج مختص المقام
یا معاہدہ خاص کا اثر خلاف احکام فقرہ (۱) دفعہ ہذا وصول یابی و نالش بقایا لگان و اضافہ لگان
و بیدخلی کاشتکار بعلت اجرائے ڈگری بقایا لگان پر محدود رہیگا علاوہ بریں کسی معاہدہ باہمی کاشتکار
و ایک یا چند شریک منجملہ شرکاء محال غیر منقسمہ کا بھی کوئی اثر فقرہ (۱) دفعہ ہذا کے احکام پر نہ ہوگا
کیونکہ اگر ایسا معاہدہ جائز رکھا جائے تو دفعہ ہذا کا فقرہ (۱) محض بے اثر ہو جائیگا۔ گو بیشتر ایسا تجویز
ہوا ہے کہ اگر ایک آسامی کسی ایک شریک محال غیر منقسمہ کے ساتھ معاہدہ ادا لگان کرے تو وہ
آسامی تنہا اس حصہ دار کی ہو جائے گی اور وہ حصہ دار مجاز وصول لگان و بیدخلی آسامی
مذکور کا ہوگا دیکھو مقدمات پنچانن بنرجی بنام راج کمار گوہا انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۹ صفحہ ۶۱۰
دبہاری چرن بنام بھوپ ناتھ پراپک ویکلی نوٹس کلکتہ ۱۸۹۹ء صفحہ ۲۱۴ دبیدارلم بنام کہن لال

فیصلہ بورڈ وال مالک نمبر ۱ سندھ لیگل ریمبرنیسر جلد ۲ صفحہ ۵۳ دکرجارام بنام رام پرشاد ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۸۹۶ صفحہ ۲۹ دمنوہر داس بنام منظور علی انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۳۰)

فقرہ (۳) دفعہ ہذا میں وہ طریقہ بتایا گیا ہے جس کے ذریعہ ایک یا چند منجملہ شرکار متعدد نالش بابتہ ایسی رقم کے جو مشترکاً ان کو قابل الوصول ہو کر سکتے ہیں مگر یہ ملحوظ رہے کہ یہ فقرہ بھی محض دعوے ولاپانے کسی رقم واجب الوصول سے متعلق ہے نہ دعاوی دیگر حقوق سے۔

یہ کل دفعہ محض زمینداران ہی سے متعلق نہیں ہے بلکہ آسامیوں سے بھی تعلق رکھتی ہے۔ لہذا اگر آسامیان مشترک ہوں اور حسب دفعہ ۹۵ ایکٹ ہذا نالش کرنا چاہیں تو جملہ آسامیوں کو نالش مذکورہ میں شریک ہونا چاہیئے۔

باب ۱۴

اختیار سماعت کا تناقص اور مسایل نسبت استحقاق (ملکیت) کے

(اختیار سماعت کا تناقص)

مسایل متعلق اختیار سماعت کی نسبت ملکیت کے استفسار کا اختیار

دفعہ ۱۹۵ - (۱) اگر کسی ایسی نالش یا درخواست یا اپیل میں جو کسی عدالت دیوانی یا مال میں داخل کی گئی ہو عدالت کو یہ شبہ ہو کہ آیا نالش یا درخواست یا اپیل مذکور عدالت دیوانی میں داخل ہونی چاہیئے یا عدالت مال میں تو عدالت کو جائز ہے کہ مسل مقدمہ کو معہ بیان ان وجوہ کے جنکی بنا پر عدالت مذکور کو شبہ پیدا ہوا ہو ہائیکورٹ کی حضور میں ارسال کرے۔

(۲) اگر وہ عدالت عدالت مال ماتحت کلکٹر کے ہو تو کوئی ایسا استصواب

بجز منظوری کلکٹر کے جو پہلے حاصل کر لی جائیگی نہیں کیا جائیگا۔

(۳) کسی ایسے استصواب کے کئے جانے پر ہائیکورٹ کو جائز ہے کہ عدالت (استصواب کنندہ) کو یا تو یہ حکم دے کہ وہ اُس مقدمہ کی کارروائی خود کرے یا یہ (حکم دے) کہ وہ عرضیدعوے یا درخواست یا اپیل کو اس غرض سے واپس کردے کہ وہ ایسی دوسری عدالت میں پیش کیجائے جس کی نسبت ہائیکورٹ یہ قرار دے کہ وہ اُس کی تجویز کرنے کی مجاز ہے۔

(۴) ہائیکورٹ کا حکم جو کسی ایسے استصواب پر ہو قطعی ہوگا۔

شرح دفعہ ہذا بجائے دفعہ ۲۰۵ - ایکٹ ۱۸۸۱ء کے ہے دفعہ ہذا میں جو اختیار استصواب عدالت ہائے دیوانی یا مال کو دیا گیا ہے وہ صرف مسئلہ اختیار سماعت پر محدود ہے۔ کسی دوسرے امر کی نسبت حسب دفعہ ہذا اختیار استصواب نہیں دیا گیا ہے۔ پیشتر بروئے دفعہ ۲۰۵ - ایکٹ ۱۸۸۱ء درخواستوں کی نسبت اختیار استصواب حاصل نہ تھا مگر اب بروئے دفعہ ہذا درخواستوں کی نسبت بھی استصواب کیا جا سکتا ہے۔

ضرور ہے کہ عدالت استصواب کنندہ کو یہ شبہ پیدا ہوا ہو کہ آیا عدالت مال کو اختیار سماعت حاصل ہے یا عدالت دیوانی کو (راد ہا موہن پرشاد بنام مہاراجہ راد ہا پرشاد لیگل ریمنبرنس جلد ۱ صفحہ ۵ فیصلہ ہائیکورٹ الہ آباد) محض کسی فریق کی درخواست پر اگر عدالت کو کوئی اس قسم کا شبہ نہ ہوا استصواب حسب دفعہ ہذا نہیں ہو سکتا (راؤ سانی بنام چندہ بھان ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۸۹۳ء صفحہ ۱۳۶)

نسبت اس مقدمہ اپیل کے کہ نالش ایسی عدالت میں دائر کی گئی جسمیں اسکا دائر ہونا نہ چاہیئے تھا۔

دفعہ ۱۹۶ - جس صورت میں کسی ایسی نالش کا جو عدالت دیوانی یا مال میں دائر کیجائے اپیل جج ضلع یا ہائیکورٹ کے حضور میں ہو سکتا ہو تو (اُس کی نسبت) عدالت اپیل اس عذر کی سماعت نہ کرے گی کہ نالش ایسی عدالت میں دائر کی گئی جسمیں اسکا دائر ہونا نہ چاہیئے تھا۔ الا اُس حالت میں کہ وہ عذر عدالت مرافعہ اولے میں پیش کر دیا گیا ہو۔ بلکہ عدالت اپیل فیصلہ اُس اپیل کا اُسی نہج پر کریگی کہ گویا وہ نالش ایسی عدالت میں دائر کی گئی تھی جسمیں اُسکا دائر ہونا چاہیئے تھا۔

نظیر صفحہ ۴۴۳

شرح یہ دفعہ مطابق دفعہ ۲۰۴ ایکٹ ۱۲ ۱۸۸۱ع کے ہے۔ اس دفعہ کی نسبت آنریبل ممبران سیلکٹ کمیٹی کی رپورٹ حسب ذیل ہے۔ دو اس دفعہ میں ہمنے پھر احکام دفعہ ۲۰۴ ایکٹ ۱۲ ۱۸۸۱ع کے درج کردیئے ہیں۔ یہ دفعہ صرف اُن مقدمات سے متعلق کیجا سکتی ہے۔ جن میں اپیل عدالت دیوانی میں ہوسکتا ہے۔ کیونکہ) عدالت دیوانی کو عدالت ہائے دیوانی اور مال دونوں کے احکام کے اپیلوں کی سماعت کا اختیار حاصل ہے۔ دفعہ مذکور اپیل کی عدالت ہائے مال سے متعلق نہیں کیجا سکتی ہے جنکو مقدمات دیوانی کی نسبت کسی قسم کا اختیار حاصل نہیں ہے (از دو گورنمنٹ گزٹ ممالک مغربی و شمالی مطبوعہ ۲۰ جولائی ۱۹۰۱ع حصہ ۵ صفحہ ۴۱)

ایک زمیندار نے ایک آسامی کو بیدخل کیا اور جو فصل کاشتہ آسامی کھڑی ہوئی تھی حسب دفعہ ۴۲ ایکٹ ۱۲ ۱۸۸۱ع اُس کی تشخیص قیمت کرائی آسامی نے بعد تشخیص کے اپنا حق حصول قیمت تشخیص شدہ جو اُس کو زمیندار سے یافتنی تھا ایک شخص ثالث کے ہاتھ منتقل کردیا۔ منتقل الیہ نے نالش واسطے دلاپانے زر تشخیص شدہ کے بنام زمیندار معہ سود عدالت منصفی میں دائر کی عدالت اپیل ماتحت نے رقم قلیل بابتہ لگان جو مدعا علیہم کو مدعی کے انتقال کنندہ سے واجب الادا تھی مجرا دیکر باقی دعوے ڈگری کیا بصیغہ اپیل دوم تجویز ہوئی۔ منتقل الیہ کے واسطے مناسب چارہ کار بذریعہ ایک نالش کے عدالت مال میں اور نہ بذریعہ درخواست بنا بر اجرا حکم مشعر دلاپانے معاوضہ کے تھا چونکہ کوئی اعتراض نسبت اختیار سماعت منصف کے روبرو منصف کے نہ عدالت اپیل ماتحت میں پیش ہوا لہذا یہ سمجھنا چاہیئے کہ نالش عدالت مناسب میں دائر کی گئی تھی دیکھو دفعہ ۲۰۶ ایکٹ ۱۲ ۱۸۸۱ع نالش مذکور اس قسم کی نہ تھی جو قابل سماعت عدالت مطالبہ خفیفہ ہو انتقال بحق مدعی بعد ہو جانے فیصلہ تشخیص قیمت فصل استادہ ہوا تھا لہذا وہ ایک دعوے قابل ارجاع نالش حسب مراد دفعہ ۱۳۳ ایکٹ ۱۹ ۱۸۷۳ع کے نہ تھا کہ زمیندار مستحق مجرا پانے اُس لگان کے قیمت فصل میں سے تھی جو مدعی کے انتقال کنندہ کو یافتنی تھا (متھرا داس بنام مرلیدھر ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۹۰۱ع صفحہ ۱۵۱)

حصہ دار ایک موضع نے جو نمبرداری تھا اپنا حصہ مسماۃ فصاحت النسا کے پاس رہن کردیا اور اُسکا ٹھیکہ دیدیا۔ مسماۃ مذکور نے قبضہ حاصل کیا اور لگان و منافع وصول کیا۔ ایک دیگر حصہ دار موضع نے مسماۃ فصاحت النسا اور اُس کے منتقل الیہم پر ایک نالش عدالت مال میں بابتہ اس حصہ منافع کے جو فصاحت النسا نے وصول کیا دائر کی دعوے ڈگری ہوا اس کا ایک اپیل بعدالت صاحب جج ضلع دائر ہوا۔ تجویز ہوئی کہ عام اس سے کہ نالش مناسب طور پر عدالت مال میں دائر کی گئی تھی یا نہیں کوئی قسم دربارہ اختیار

سماعت عذر دستہ دفعات ۲۰۰و ۲۰۲ ایکٹ ۱۸۸۲ء باقی نہیں رہا جو تھا وہ رفع ہو گیا مقدمہ بنسی دہر بنام بہاری لال دیکھی نوٹس ۱۸۹۵ء صفحہ ۱۰۸ کا حوالہ دیا گیا کنیز رسول وغیرہ بنام اشرف النسا وغیرہ دیکھی نوٹس الہ آباد ۱۹۰۱ء صفحہ ۱۰۹

جب عدالت اپیل کے روبرو ابتداً عذر اختیار سماعت کیا جائے مگر مرافعہ میں نہ کیا گیا ہو تو عدالت اپیل ایسے عذر کو مسموع نہ کرے گی (ماد ہولال بنام شیو پرشاد مصر انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۱۲ صفحہ ۱۹۴)

ضابطہ کارروائی جبکہ ایسا عذر عدالت مرافعہ ابتدائی میں پیش کیا گیا ہو۔

دفعہ ۱۹۷۔ (۱) اگر کسی ایسی نالش میں ایسا عذر عدالت مرافعہ اولیٰ میں پیش کیا گیا ہو لیکن عدالت اپیل کے سامنے تمام مواد ضروری واسطے انفصال نالش کے موجود ہو تو عدالت اپیل اپیل کو اس طرح فیصل کریگی کہ گویا وہ نالش ایسی عدالت میں دائر کی گئی تھی جس میں اُسکا دائر ہونا چاہیئے تھا۔

(۲) اگر عدالت اپیل کے سامنے تمام ایسا مواد موجود نہ ہو اور وہ مقدمہ کو واپس کرے یا امور تنقیح طلب قایم کرکے واسطے تجویز کے ارسال کرے یا مزید شہادت لینے کی ہدایت کرے تو اُسے جائز ہے کہ اپنا حکم یا تو اُس عدالت کے نام جاری کرے جسمیں نالش دائر کی گئی تھی یا اُس عدالت کے نام جاری کرے جسکو وہ اُس مقدمہ کی تجویز کرنے کی مجاز قرار دے۔

(۳) اپیل میں یا اور طرح پر کوئی عذر نسبت کسی ایسے حکم کے اس وجہ کی بنا پر پیش یا پیدا نہ کیا جائیگا کہ حکم مذکور ایسی عدالت کے نام جاری کیا گیا ہے جو اُس نالش کی تجویز کرنے کی مجاز نہیں ہے۔

شرح دفعہ ہذا بجائے دفعہ ۱۰ ایکٹ ۱۸۸۱ء کے ہے۔

جب حیثیت نالش اور منصب مدعی نسبت ارجاع نالش کے بالکل بدل جائے تو عدالت اپیل مجاز فیصل کرنے اپیل کی روئداد موجودہ پر نہیں ہے چنانچہ جب نالش متنازعہ میں جو بنام ... تھی معلوم ہوا کہ مدعاعلیہ ... نہیں ہے تو ایسی صورت میں نالش جس شکل سے عدالت مال میں دائر ہوئی ہے قابل سقوط ہے روئداد موجودہ پر مدعاعلیہ کی دوسری حیثیت

سے مقدمہ داری قایم کرکے ڈگری نہ ہونا چاہیئے (رائے کشن بنام ہرسروپ ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۸۸۶ء صفحہ ۲۰)

نالش متدائرہ عدالت اسسٹنٹ کلکٹر میں یہ عذر پیش کیا گیا کہ نالش قابل سماعت عدالت مال کے نہیں ہے یہ عذر منظور کیا گیا اور نالش ڈسمس کی گئی۔ بر طبق اپیل فیصلہ اسسٹنٹ کلکٹر بحال رہا گر عدالت اپیل کے روبرو مواد ضروری واسطے فیصلہ مقدمہ کے موجود نہ تھا تجویز ہوئی کہ اگرچہ اعتراض نسبت اختیار سماعت کے عدالت مرافعہ اولے میں پیش کیا گیا تھا اور عدالت اپیل میں بھی مکرر کیا گیا تاہم عدالت اپیل کو اس عذر کی سماعت محض اس غرض سے کرنی چاہیئے تھی کہ تنقیح اس امر کی کیجائے کہ کس عدالت میں اپنا حکم واپسی مقدمہ بھیجے (دیبی سرن لال بنام دیبی سرن اوپادھیا انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۴۷۰)

جبکہ عدالت مال نے نالش منافع کو اس بنا پر ڈسمس کیا کہ وہ محض نمبردار کے مقابلہ میں دائر کیجا سکتی تھی گو رائے مذکور صحیح ہو یا غلط بر طبق اپیل کے جج جسکو اختیارات مال و دیوانی دونوں حاصل ہیں ڈگری بابت رقم متدعویہ کے دے سکتا ہے جو مدعا علیہ نے مدعی کے واسطے وصول کی ہو۔ (بنسی دھر بنام بہاری لال ویکلی نوٹس ۱۸۸۸ء صفحہ ۹۷)

مسایل استحقاق ملکیت عدالت مال میں

ضابطہ کارروائی جبکہ آسامی عذر کرے کہ مدعی مستحق لگان نہیں ہے

دفعہ ۱۹۹ (۱) جب کسی ایسی نالش میں جو حسب ایکٹ ہذا کسی آسامی پر ہو مدعا علیہ یہ عذر کرے کہ مدعی کے اور اُس کے مابین تعلق زمیندار اور آسامی کا نہیں ہے اس بنا پر کہ وہ حقیقت میں اور بہ نیک نیتی اپنی جوت کا لگان کسی تیسرے شخص کو ادا کرتا ہے۔ تو ایسے تیسرے شخص کو اُس لگان کے ادا کیئے جانے کے مسئلہ کی تحقیقات کی جائیگی۔ اور اگر وہ مسئلہ مدعا علیہ کے موافق فیصل ہو تو نالش خارج کر دی جائے گی۔

(۲) عدالت کے اُس فیصلہ سے جو ایسے مسئلہ کی نسبت ہوگا کسی ایسے شخص کی جو اُس جوت کا لگان پانے کا مستحق ہو۔ اس حق پر کچھ اثر نہ پہنچیگا کہ اپنے استحقاق کو بذریعہ نالش عدالت دیوانی کے ثابت کرے۔

شرح دفعہ ہذا کی نسبت اونریبل ممبران سیلکٹ کمیٹی نے اپنی رائے حسب ذیل ظاہر فرمائی ہے۔
ان دفعات میں اُن مسایل (نزاعات) استحقاق ملکیت کا ذکر ہے جو عدالت ہائے مال میں پیدا ہوں
ان دفعات کی تحریر کرنے میں جن اصولوں کی پابندی کی ہے ہمنے کوشش کی ہے وہ حسب ذیل ہیں۔
ہماری یہ رائے ہے کہ اس مسئلہ کے متعلق جو نزاعات اصلی فریقین نالش کے درمیان پیدا ہوں۔ اُن میں
اور اُن نزاعات میں جو مدعی اور کسی تیسرے شخص کے درمیان میں پیدا ہوں فرق کیا جانا چاہیئے۔ اگر
ایسی نالش میں جو زمیندار کسی ایسے شخص پر کرے جسکو وہ اپنا آسامی بیان کرے شخص مذکور یہ عذر کرے
کہ وہ درحقیقت کسی تیسرے شخص کا آسامی ہے تو ہماری رائے میں اُس تیسرے شخص کو یہ اجازت نہیں
دیجانی چاہیئے کہ وہ (اُس نالش میں) اپنے آپ کو ایک فریق قایم کرائے بلکہ اُس نالش کا فیصلہ
صرف متعلق اس امر کے کیا جانا چاہیئے کہ وہ آسامی اپنی جوت کا لگان کسکو ادا کرتا ہے۔ اور یہ بات
زمینداران متنازعین پر چھوڑ دیجانی چاہیئے کہ وہ (خود) اپنے نزاع کا فیصلہ عدالت دیوانی سے کرائیں
اور آسامیوں کو اپنی آڑ نہ بنائیں۔ اگر کسی شخص کو بغرض ثابت کرنے اپنے استحقاق (ملکیت) کی یہ اجازت
ہو کہ وہ کل آسامیوں پر نالش کرے اور اُس کے مقابل زمیندار کو یہ اجازت ہو کہ وہ (اُس مقدمہ میں)
اپنے آپ کو ایک فریق قایم کرائے۔ اور عدالت مال کو یہ اجازت دیجائے کہ نزاع استحقاق ملکیت کی
نسبت عدالت دیوانی میں رجوع کرنے کی ہدایت کرے۔ جیسا کہ ہم عدالت مال کو اس اختیار کا اُس صورت
میں دیا جانا تجویز کرتے ہیں جسمیں ایسا نزاع نالش کے اصلی فریقین کے مابین ہو۔ تو اُسکا نتیجہ یہ ہو سکتا ہے
کہ کل سوضع میں برسوں تک لگان کا تحصیل کیا جانا ملتوی ہو جائے۔ جس عرصہ میں کہ زمینداران
متنازعین اُن مقدمات کو ہائیکورٹ تک بلکہ شاید پریوی کونسل تک جاری رکھیں گے۔ ان مقدمات کی
نسبت ہم دفعہ ۱۴۸ ایکٹ ۱۸۷۳ء کے احکام کو پھر اختیار کر لینا بہتر سمجھتے ہیں۔ لیکن چونکہ دفعہ مذکور جیسی کہ
اب موجود ہے نہایت مبہم ہے اور اس وجہ سے اُس کی تعبیر کرنے میں بےانتہا دشواریاں پیش آئی ہیں
لہذا ہمنے اُس کی عبارت کو بدل دیا ہے (اردو گورنمنٹ گزٹ ممالک مغربی و شمالی مجریہ ۲۸ جولائی ۱۹۰۱ء
حصہ ۵ صفحہ ۴۱)
بروئے دفعہ ۱۴۸۔ ایکٹ ۱۸۷۳ء مدعاعلیہ اس عذر کے کرنے کا مجاز تھا کہ فریق ثالث نے واقعی اور
بہ نیک نیتی لگان وصول کیا ہے لیکن اب بموجب دفعہ ہذا مدعاعلیہ کو بہ ثبوت عدم موجودگی تعلق
زمیندار و آسامی مابین اپنے و مدعی کے یہ ثابت کرنا لازم ہے کہ وہ واقعی اور نیک نیتی سے فریق ثالث کو
لگان ادا کرتا ہے۔ بار ثبوت نیک نیتی اور اس امر کا کہ آسامی شخص ثالث کے استحقاق وصول پہلے ہی سے

کے زمانہ سے یا کسی مدت معینہ سے شخص ثالث کو لگان ادا کرتا رہا ہے بذمہ آسامی ہے گو پہلے ایکٹ کے بموجب نیک نیتی و استحقاق وصولی لگان کا بار ثبوت بذمہ فریق ثالث تھا۔
آسامی پر ضرور ہے کہ وہ اُس شخص کا نام ظاہر کرے جسکو وہ لگان ادا کرنا بیان کرتا ہو مجرد استحقاق مدعی سے انکار کرنا کافی نہیں ہے۔ ہر ایک مقدمہ زیر دفعہ ہذا میں صرف یہ امر تنقیح طلب ہوگا "کیا مدعا علیہ عذر دار بہ نیک نیتی کسی شخص ثالث کو لگان ادا کرتا ہے" اگر آسامی اپنے اس بیان کی کہ بہ نیک نیتی شخص ثالث کو لگان ادا کرتا ہو ثابت کرنے میں ناکامیاب رہے مگر شخص ثالث کو (بشرطیکہ وہ فریق نالش کیا گیا) لگان کا پانا تسلیم ہو تو بھی دفعہ ہذا کا یہ منشا نہیں ہے کہ شخص ثالث پر آسامی کے ساتھ مشترکہ ڈگری دیجائے وہ صرف اُسی صورت میں کامیابی حاصل کر سکتا ہے جبکہ اُس نے نیک نیتی سے شخص ثالث کو لگان ادا کر دیا ہو اور جس کو اُس نے لگان ادا کیا ہے اُس کو وہ اپنا زمیندار تصور کرتا رہا ہے۔
ایکٹ سابق کی دفعہ ۱۴۰ کے یہ الفاظ "تو وہ شخص ثالث فریق مقدمہ کر دیا جائیگا" دفعہ ہذا سے خارج کر دی گئی ہیں۔ جسکا مقصد یہ ہے کہ مقدمہ زیر دفعہ ہذا میں عموماً شخص ثالث کا فریق مقدمہ کرنا ضروری نہیں ہے بلکہ جب عدالت بغرض تصفیہ مقدمہ شخص ثالث کا فریق مقدمہ کرنا ضروری سمجھے تو حسب دفعہ ۳۲ مجموعہ ضابطہ دیوانی عمل کر سکتی ہے۔
اگر کاشتکار نیک نیتی سے کسی مالک سند یعہ کیموٹ کو لگان ادا کر دے تو وہ دوسرے دعویدار کے مقابلہ میں ذمہ دار ادا لگان نہیں ہے (رکلا وغیرہ بنام کشوری کنور منتخب فیصلہ جات بورڈ ۱۸۹۶ء صفحہ ۲)
جب شرط واجب العرض یہ ہو کہ نمبردار لگان تحصیل کیا کرے تو دیگر حصہ دار کو ادا کرنے سے آسامی بمقابلہ نمبردار سبکدوش نہیں ہو سکتی (گنگا سہائی بنام گنگا بخش ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۸۹۶ء صفحہ ۳)
جب کوئی کاشتکار کسی شریک و حصہ دار موضع کی ماتحتی میں کاشت کرتا اور اُسکو لگان ادا کرتا رہا ہو تو دوسرا شریک حصہ دار کاشتکار مذکور پر دعوے لگان کا نہیں کر سکتا اُسکو بمقابلہ شریک چارہ جوئی کرنا چاہیئے (امام الدین بنام گوپی چند شامت انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۴۵۰)
شخص ثالث پر جو فریق بنایا گیا ہو ڈگری صادر نہیں ہو سکتی (گوبند رام بنام نرا ینداس انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۳۹۴)
اور نہ شخص ثالث کی طرف سے اپیل دائر ہو سکتا ہے (کشنا رام بنام منگوال انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۲۳۳) اور نہ شخص ثالث کے مقابلہ میں اپیل ہو سکتا ہے (مرزا آنند رام بنام مسعود بیگم انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۱۳ صفحہ ۳۴۶) جب بحث وصول لگان کی مابین مدعی اور شخص ثالث

کے ہوتا امر تجویز طلب حقیت زمین نہیں ہوتا بلکہ صرف یہ امر ہوتا ہے کہ تاریخ رجوع نالش تک کون شخص تحصیل لگان کرتا رہا (شہکرانی بیگم ای کنور بنام شیخ غضنفر علی ہائی کورٹ رپورٹ الہ آباد ۱۸۶۶ء صفحہ ۲۰ منفصلہ ۵ - جولائی ۱۸۶۶ء)

ڈگری عدالت مال جسمیں شخص ثالث کی بحث حسب دفعہ ۱۴۸ - ایکٹ ۱۲ ۱۸۸۱ء بونسبت بحث استحقاق کے کسی نالش دیوانی میں مختتم نہیں ہے - میعاد ایک سالہ مندرجہ دفعہ ۱۴۸ مذکور صرف ان نالشات سے متعلق ہے جو واسطے استقرار کرانے اس امر کے رجوع ہوں کہ مدعی کو حق پانے لگان کا حاصل ہے جس کے دلانے سے عدالت مال نے انکار کیا نہ اُن نالشات سے متعلق ہے جو واسطے استقرار حق و دخل کے آراضی کے دائر ہوں (گنگا پرشاد بنام بلدیو رام انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۰ صفحہ ۴۴۳)

اپیلانٹان حصہ داران ایک موضع نے نالش دلاپانے لگان بعض قطعہ آراضی بنام ایک آسامی کے دائر کی تھی رسپانڈنٹان حصہ داران موضع عذر دار ہوئے اور حسب دفعہ ۱۴۸ - ایکٹ لگان ۱۸۸۱ء فریق مقدمہ بنائے گئے - عدالت ہائے مال نے یہ تجویز کی کہ رسپانڈنٹان مستحق لگان آراضی مذکور کے ہیں اور نالش ڈسمس کی اب اپیلانٹان نے دعوے دخل و استقرار حق نسبت آراضی جسکی بابت دعوے لگان تھا عدالت دیوانی میں دائر کی عدالتین ماتحت نے نالش کو تابع میعاد ایک سالہ متذکرہ دفعہ ۱۴۸ مذکور قرار دیکر ڈسمس کیا بر طبق اپیل ہائی کورٹ سے تجویز ہوئی - ایسی نالش تابع میعاد متذکرہ دفعہ ۱۴۸ - ایکٹ ۱۲ ۱۸۸۱ء نہیں ہے دفعہ مذکور متعلق اُن نالشات کے ہے جو واسطے دلاپانے اُس لگان کے ہوتی ہے جس کی نسبت آسامی نے یہ عذر کیا ہے کہ وہ شخص ثالث کو ادا ہو چکا ہے - یہ نالش تابع میعاد ایکٹ ۱۵ ۱۸۷۷ء ہے (محمد سلیم بنام عبدالرحیم ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۸۹۰ء صفحہ ۲۲۷)

شرط دفعہ ۱۴۸ ایکٹ لگان ۱۸۸۱ء صرف کسی نالش دلاپانے اُس لگان سے متعلق ہے جسکی بابت نالش متذکرہ فقرہ اول دفعہ مذکور رجوع کی گئی ہے اور جو لگان فی الواقع ایک تیسرے شخص کو ادا کر دیا گیا ہے - شرط مذکور کا یہ منشا نہیں ہے کہ میعاد نالش کی جو بربنا حق واسطے دلاپانے دخل یا استقرار دخل آراضی کے ہے منحصر ہو جائے جس آراضی سے لگان متنازعہ پیدا ہوا ہے (سر تھ رائے بنام بہرگ رائے انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۳ صفحہ ۴۴۳ نامنظور کیا گیا - محمد سلیم بنام عبدالرحیم ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۸۹۰ء صفحہ ۲۲۷ و گنگا پرشاد بنام بلدیو رام انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۰ صفحہ ۴۴۳ و کشن کمار شاہ بنام جیون سنگھ ویکلی رپورٹر کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۵ ۰ و بزنالتھ رائے

بنام ستی دیبرداس ویکلی رپورٹر کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۱۵۲ و ایشور چندر سین بنام بین بہاری رائے ویکلی رپورٹر جلد ۲۵ صفحہ ۱۸۴ کی پابندی نہیں کی گئی رگنگوا کنور بنام فرزند علی رپورٹ ہائیکورٹ الہ آباد ۱۸۶۹ء صفحہ ۴ کا حوالہ نا کس صاحب جسٹس نے دیا رام لال بنام منور شاہ انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۳۰۲)

مقابلہ کارروائی جب مدعا علیہ عذر کرے کہ وہ آسامی نہیں ہے

دفعہ ۱۹۹- (۱) اگر کسی ایسی نالش یا درخواست میں جو عدالت مال میں ایسے شخص کے خلاف داخل کیجائے جس کی نسبت یہ بیان کیا جائے کہ وہ مدعی کا آسامی ہے مدعا علیہ یہ عذر کرے کہ وہ آسامی نہیں ہے بلکہ آراضی متعلقہ میں حق ملکیت رکھتا ہے اور اس مسئلہ استحقاق کا فیصلہ پہلے سے بحکم عدالت مجازنہ ہوچکا ہو۔ تو عدالت کو جائز ہے کہ یا تو۔

(الف) بذریعہ حکم تحریری کے مدعا علیہ کو یہ ہدایت کرے کہ تین مہینے کے اندر عدالت دیوانی میں نالش واسطے فیصلہ اُس مسئلہ استحقاق کے دائر کرے یا

(ب) اُس مسئلہ استحقاق کا فیصلہ خود کر دے۔

(۲) جب حسب فقرہ (الف) دفعہ تحتی (۱) کوئی حکم صادر کیا جائے۔ تو اگر مدعا علیہ اُس حکم کی تعمیل سے قاصر رہے تو عدالت کو لازم ہے کہ اُس مسئلہ استحقاق کا فیصلہ اُس کے خلاف کردے اگر مدعا علیہ بہ تعمیل حکم مذکور نالش دائر کردے تو عدالت مال کو لازم ہوگا کہ اُس نالش یا درخواست کا فیصلہ جو اُس کے روبرو زیر تجویز ہو عدالت دیوانی بہ صیغہ مرافعہ اولے یا بہ صیغہ اپیل کے۔ جیسی کہ صورت ہو۔ اُس فیصلہ آخیر کے مطابق کردے جو اُس مسئلہ استحقاق کی نسبت ہو۔

(۳) اگر عدالت مال یہ طے کردے کہ وہ خود اُس مسئلہ استحقاق کا فیصلہ کرے گی تو عدالت مذکور کو لازم ہوگا کہ اُس ضابطہ کارروائی کے مطابق عمل کرے جو مجموعہ ضابطہ دیوانی میں واسطے تجویز نالشات کے مقرر کیا گیا ہے۔ اور باوجود کسی امر مندرجہ دفعہ ۱۹۲- ایکٹ ہذا کے

کل احکام مجموعہ مذکور کے ایسے مسئلہ استحقاق کی تجویز سے متعلق ہونگی۔

شرح یہ دفعہ جدید ہے اور ذیل ممبران سلکٹ کمیٹی کی رپورٹ اس دفعہ کی نسبت حسب ذیل ہے۔
ایسی نزاعات کا اُن صورتوں میں منفصل کرنے کے واسطے جب وہ اصلی فریقین نالش کے مابین ہوں۔ خواہ مدعا علیہ ایسا شخص ہو جسپر بحیثیت آسامی کے نالش کی گئی ہو لیکن جو یہ دعوے کرتا ہو کہ وہ آسامی نہیں ہے بلکہ اراضی متعلقہ میں حق ملکیت رکھتا ہے۔ خواہ مدعی نالش حسب باب ۱۱ ایکٹ ہذا دفعہ ۹ (ب) میں ایسا شخص ہو جسکا نام درج کاغذات نہو اور جس کی حق ملکیت سے انکار کیا جاتا ہو۔ ہمنے یہ حکم درج کیا ہے کہ عدالت مال کو جائز ہے کہ ان دو طریقوں میں سے ایک طریقہ اختیار کرے۔ یعنی یا تو خود اس نزاع کا فیصلہ کر دے یا اُس فریق کو عدالت دیوانی میں بغرض تصفیہ نزاع مذکور رجوع کرنے کی ہدایت کرے۔ اگر وہ امور جن پر اُس نزاع کا فیصلہ منحصر ہو صاف ہونگے تو عدالت مال بظن غالب طریقہ اول اختیار کریگی۔ اگر ایسی نالش میں جو حسب باب ۱۱ ایکٹ ہذا دفعہ ۹ (ب) ہو مدعی ایسا شخص ہو جسکا نام بطور مالک درج کاغذات ہو تو ہماری رائے میں عدالت مال کو اس امر کی نسبت یہ تسلیم کر لینا چاہیئے کہ وہ اُس نالش میں جو عدالت مذکور کے روبرو پیش ہے شخص مذکور کے استحقاق کا کافی ثبوت ہے اور جس شخص کو اس امر کی نسبت حجت ہو اُس کو عدالت دیوانی سے چارہ جوئی کا اختیار حاصل رہیگا (اُردو گورنمنٹ گزٹ ۲۷۔ جولائی ۱۹۰۱ء حصہ ۵ صفحہ ۱۴)

نزاع حق کا فیصلہ جو عدالت مال کرے (گو ایسا فیصلہ اُس مقدمہ کے منفصل کرنے کے لیئے ضروری ہو جو اُس کے روبرو پیش تھا) اس امر کا مانع نہیں ہو سکتا کہ وہی نزاع مابین انہیں فریقین کے عدالت دیوانی میں پھر پیش کیجائے دیبی پرشاد بنام جعفر علی انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۴۰ و حسین شاہ بنام گوپال رائے انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۴۴۳ و اجودھیا پرشاد بنام شیودین انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۴۰۳ و گومتی کنور بنام گدڑی ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۹۰۱ء صفحہ ۲۲۰ کا حوالہ دیکر رائے کرشن چند بنام مہادیو سنگھ ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۹۰۱ء و سوبرنی بنام بھگوان خاں انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۹ صفحہ ۱۱ سے تمیز کی گئی (رانی کشوری بنام راجہ رام وغیرہ ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۹۰۲ء صفحہ ۲۶)

جس صورت میں کسی عدالت کو کسی قسم کی نالش کی سماعت کا منصب ہے تو اُس کو یہ بھی منصب ہے کہ وہ ہر ایک نزاع کا فیصلہ کرے جو نالش میں پیدا ہو خواہ وہ نزاع میعاد سماعت سے متعلق ہو یا کسی دوسرے معاملہ سے۔ اگر وہ ایسی نزاع کا فیصلہ غلط کرے تو اُس سے اُسکا اختیار باطل نہیں ہو جاتا

ادھاپس کی ڈگری بھل جبکہ غلط ہو لیکن کالعدم نہیں۔ وہ ڈگری بالکل صحیح ڈگری ہے تاوقتیکہ کسی ایسے
طریقے سے منسوخ نکر دیجائے جو قانون میں معین کیا گیا ہے مکریوں بنام زبیری انڈین لاء رپورٹ بمبی جلد ۲۵
صفحہ ۳۴۳ و کیشن بنام کیشن انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۲۴ صفحہ ۲۰۷ کا حوالہ دیا گیا (نتھورام بنام
کلیان داس ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۹۰۶ء صفحہ ۱۶۶)

مدعیان نے مدعاعلیہ کی بیدخلی کی درخواست عدالت مال میں اس بیان سے دی کہ وہ انکا کاشتکار ہے
لیکن اُن کی درخواست اس تجویز سے نامنظور ہوئی کہ مدعاعلیہ یا تو مالک یا سالہاے سال سے معافیدار
کاشتکار ہے بعدہ مدعیان نے اُسی اراضی کی نسبت جس سے اُنہوں نے مدعاعلیہ کو بیدخل
کرنے کی استدعا کی تھی اضافہ لگان کی درخواست دی لیکن پھر اس تجویز پر کہ مدعاعلیہ مخالفانہ قابض
تھا ناکامیاب ہوئی اب مدعیان نے عدالت دیوانی میں مدعاعلیہ پر بطور غاصب بیدخلی کی نالش کی تجویز
ہوئی کہ مدعیان کے لیے عدالت دیوانی میں چارہ جوئی کرنے سے کوئی امر مانع نہ تھا بلدیو سنگھ بنام امداد علی
انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۱۵ صفحہ ۱۸۹ تمیز کیا گیا (مہیش پرشاد وغیرہ بنام رگھوبر سنگھ ویکلی نوٹس
الہ آباد ۱۹۰۹ء صفحہ ۲۰۲)

متعلقہ ایسے مقدمات کی اپیل

دفعہ ۲۰۰۔ اگر کسی ایسے مسئلہ استحقاق کا فیصلہ عدالت مال نے کیا ہو اور
وہ اپیل میں عدالت جج ضلع یا ہائی کورٹ میں امر متنازعہ فیہ ہو
اور عدالت اپیل مذکور کے سامنے وہ کل مواد موجود نہ ہو جو واسطے
فیصلہ اُس مسئلہ استحقاق کے ضروری ہے تو عدالت مذکور کو جائز
ہے کہ یا تو۔

(الف) اُس مقدمہ کو عدالت مال میں واپس کردے۔ یا

(ب) اُس مسئلہ استحقاق کی نسبت امور تنقیح طلب قایم کرکے اُن کو
واسطے تجویز کے کسی ایسی ماتحت عدالت دیوانی میں ارسال کرے
جو (اُن کی تجویز کی) مجاز ہو۔

متعلقہ ... مدعی کا استحقاق کی ... نالش ... میں انکار کیا جاوے

دفعہ ۲۰۱۔ (۱) اگر کسی نالش میں جو حسب احکام باب ۱۱۔ دائر کیجائے
مدعی کا غذات سرکاری میں ایسی حیثیت سے درج نہ ہو کہ اُس کو
ایسا حق ملکیت حاصل ہے جس سے وہ مستحق ایسی نالش دائر
کرنے کا ہے اور مدعاعلیہ یہ عذر کرے کہ مدعی کو ایسا حق ملکیت حاصل

نہیں ہے۔ تو عدالت کو لازم ہوگا کہ بہ تبدیلات ضروری مطابق حکم دفعہ ۱۹۹ کے کارروائی کرے۔ مگر شرط یہ ہے کہ اگر عدالت اس ضابطہ کو اختیار کرے جس کی اجازت فقرہ (الف) دفعہ ضمنی (۱) دفعہ مذکور میں دی گئی ہے تو مدعی وہ فریق ہوگا جس کو عدالت دیوانی میں نالش کرنے کی ہدایت کیجائے گی۔

(۲) احکام دفعہ ۲۰۰ کی بہ تبدیلات ضروری ہر ایسی اپیل سے متعلق نہ ہوں گے جو ایسی نالش کا ہو۔

(۳) اگر مدعی کا غذات سرکاری میں اس حیثیت سے درج ہو کہ اسکو ایسا حق ملکیت حاصل ہے تو عدالت کو لازم ہوگا کہ یہ قیاس کرلے کہ اُس کو حق مذکور حاصل ہے۔

لیکن کوئی امر اس دفعہ ضمنی کا کسی شخص کے اُس حق پر موثر نہ ہوگا کہ وہ بذریعہ نالش عدالت دیوانی یہ ثابت کرے کہ مدعی کو ایسا حق ملکیت حاصل نہیں ہے۔

دفعہ ہذا و دفعہ ۲۰۰ جدید ہے۔

مسائل حق آسامی کی عدالت دیوانی میں

کس حالت میں عدالت دیوانی فریقین (مقدمہ) کو عدالت مال میں رجوع کرنے کی ہدایت کرے گی

دفعہ ۲۰۲۔ (۱) اگر کسی ایسی نالش متعلقہ جوت کاشتکاری میں جو عدالت دیوانی میں دائر کیجائے۔ مدعا علیہ یہ عذر کرے کہ وہ آراضی مذکور پر بحیثیت آسامی مدعی کے یا ایسے شخص قابض کے قبضہ رکھتا ہے جو مدعی کی طرف سے قابض ہے تو عدالت دیوانی کو لازم ہوگا کہ بذریعہ حکم تحریری کے مدعا علیہ کو ہدایت کرے کہ تین مہینے کے اندر نالش عدالت مال میں واسطے تجویز اس مسئلہ کے دائر کرے۔

(۲) اگر مدعا علیہ اس حکم کی تعمیل سے قاصر رہے تو عدالت کو لازم ہے کہ اُس مسئلہ کا فیصلہ اُس کے خلاف کر دے۔ اگر مدعا علیہ

بتعمیل حکم مذکور نالش دائر کرے تو عدالت دیوانی کو لازم ہے کہ اُس نالش کا فیصلہ جو اُس کے روبرو زیر تجویز ہو عدالت مال کے با صیغہ مرافعہ اولے یا بصیغہ اپیل کے جیسی کہ صورت ہو۔ اُس فیصلہ اخیر کے مطابق کر دے جو اُس مسئلہ کی نسبت ہو۔

شرح یہ دفعہ جدید ہے۔ اس دفعہ کی نسبت او نریبل ممبران سیلکٹ کمیٹی کی رپورٹ حسب ذیل ہے ایک اور امر قابل تصفیہ ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ جب عدالت دیوانی میں کوئی بحث نسبت حق آسامی کے پیدا ہو تو کیا ہونا چاہیئے۔

جس صورت میں یہ مسئلہ پیش ہو سکتا ہو اُس کی تشریح کا سب سے بہتر طریقہ یہ ہے کہ جسٹس ایکمن صاحب کی رائے جو مسودہ کی دفعہ ۱۰۸ کی نسبت ہے نقل کر دی جائے۔

یکم اپریل ۱۹۰۱ء کو ایک زمیندار رام بخش پر عدالت دیوانی میں اس بیان سے نالش کرے کہ اُسنے بیجا طور پر قبضہ کر لیا ہے لہذا وہ بیدخل کر دیا جائے۔ اُسی تاریخ کو رام بخش عدالت مال میں زمیندار مذکور پر حسب دفعہ ۱۰۳ (الف) ایکٹ جدید (جواب دفعہ ۹۹-الف ہے) واسطے استقرار اس امر کے نالش کرے کہ وہ (آسامیوں کی) کس قسم میں داخل ہے۔ عدالت دیوانی یہ فیصلہ کرے کہ رام بخش نے بیجا طور سے قبضہ کر لیا ہے۔ اور عدالت مال یہ فیصلہ کرے کہ رام بخش آسامی دخیلکار ہے ایسی صورت میں کیا ہو گا۔

میرے نزدیک یہ دشواری صرف اس طرح رفع کیجا سکتی ہے کہ کل نزاعات نسبت حق آسامی کی بابتہ کسی جوت کاشتکاری کے عدالت مال میں طے ہونے چاہئیں۔ اگر کسی نالش دیوانی میں بحث میں یہ مسئلہ پیدا ہو تو وہ (بغرض فیصلہ) عدالت مال کو سپرد کیا جانا چاہیئے کہ وہ اُس کو عدالت مال سے فیصل کرالیں۔ فرض کیا جائے کہ اگر اُس مقدمہ میں جو اوپر (بطور تمثیل) بیان کیا گیا ہے رام بخش اُس نالش کے جواب میں جو اُسپر عدالت دیوانی میں دائر ہے یہ عذر کرے کہ اُس نے بیجا طور پر قبضہ نہیں کیا ہے بلکہ وہ مدعی کا آسامی ہے۔ تو میری رائے میں اس صورت میں عدالت دیوانی پر یہ لازم ہونا چاہیئے کہ ایک مدت مناسب تک اُس مقدمہ کی کارروائی کو اس غرض سے ملتوی کر دے کہ مدعاعلیہ کو اس امر کا موقع حاصل ہو کہ اپنے دعوے کو کہ وہ آسامی ہے عدالت مال سے فیصل کر لے۔ اگر عدالت مال یہ فیصلہ کرے کہ وہ آسامی ہے تو وہ نالش جو اس بیان سے کہ اُس نے بیجا طور سے قبضہ کر لیا ہے اُس کی بیدخلی کے واسطے کی گئی ہے فوراً خارج

کردینا چاہیے

ہم نے دفعہ ۲۰۲ ایکٹ ہذا ایسی صورتوں کی نسبت احکام درج کرنے کی غرض سے تحریر کی ہے جب مدعاعلیہ یہ عذر کرے کہ وہ ایسے کسی تیسرے شخص کا آسامی ہے جو مدعی کی طرف سے قابض نہیں ہے تو اس صورت میں یہ زمینداران متنازعین کا باہمی مقدمہ ہوگا اور ہماری رائے میں اسکا فیصلہ عدالت دیوانی پر چھوڑ دینا چاہیے۔ تیسرا شخص بہ ظن غالب مقدمہ میں دخل دیگا اور اپنے معاملہ کی خود خبرگیری کرے گا (اُردو گورنمنٹ گزٹ مطبوعہ ۲۰ جولائی ۱۹۰۱ء حصہ د صفحہ ۴۱ و ۴۲)

دفعہ ہذا کے مطابق مدعاعلیہ کو ہدایت ہو کی مدعی کو اور اگر کسی نالش میں چند مدعاعلیہ ہوں گے اور منجملہ ان کے کوئی مدعاعلیہ عدالت کی ہدایت کی تعمیل کرے تو جبتک عدالت مال کا فیصلہ قطعی نہ ہو جائے عدالت دیوانی اپنے مقدمہ کو ملتوی رکھے گی اور بالآخر موافق فیصلہ عدالت مال اپنا فیصلہ صادر کرے گی۔

جس صورت میں خلاف احکام دفعہ ۲۰۲ ایکٹ قبضہ آراضی ممالک مغربی وشمالی ۱۹۰۱ء کسی عدالت دیوانی نے ایسی نالش کی ساعت اور اسکا تصفیہ کیا جس میں آسامی کے حق کی نزاع پیش کی گئی تھی بر طبق اپیل اول عدالت اپیل ماتحت نے حسب دفعہ ۵۶۲ مجموعہ ضابطہ دیوانی نالش کو واپس کیا یہ بیعنہ اپیل دوم تجویز ہوئی کہ عدالت اپیل ماتحت کو مقدمہ واپس نہ کرنا چاہیے تھا بلکہ حکم مقتضیہ دفعہ ۲۰۲ ایکٹ قبضہ آراضی خود صادر کرنا چاہیے تھا اور عدالت ہائیکورٹ نے ایسا ہی حکم صادر کیا (جگناتھ بنام بھوانی ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۴۲) یہ فیصلہ خلاف فیصلہ متقدماری بنام کبیرالنسا ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۹۰۲ء صفحہ ۱۱۴ کے ہے۔

باب ۱۵

قواعد مرتب کرنیکا اختیار

لوکل گورنمنٹ کا اختیار قواعد مرتب کرنے کی نسبت

دفعہ ۲۰۴ - لوکل گورنمنٹ کو جائز ہے کہ بعد مشتہری سابقہ کے ایسے قواعد جو ایکٹ ہذا سے مطابقت رکھتے ہوں مرتب کرے۔

(الف) واسطے ہدایت عہدہ داروں کے لگان کے مقرر کرنے اور اُس میں اضافہ اور تخفیف کرنے میں - اور

(ب) واسطے ہدایت عہدہ داران حسب دفعہ ۵۰ - اور

(ج) نسبت تصدیق پٹہ جات یا قبولیتوں یا اقرار ناموں کے حسب دفعہ ۹۷ - اور

(د) نسبت اُن تاریخوں کے جن میں لگان کی قسطیں واجب الادا ہونگی اور منافع کی تقسیم ہوگی - اور

(ہ) نسبت اُس فیس کے جو حسب ایکٹ ہذا واجب الادا ہوگی - اور

(و) نسبت اُس ضابطہ کارروائی کے جس کے مطابق اُن درخواستوں میں عمل ہوگا جو حسب ایکٹ ہذا ہوں - اور

(ز) نسبت منتقل کیئے جاتے مقدمات کے - بحکم عدالت ہائے مال - اور

(ح) عموماً احکام ایکٹ ہذا کے مطابق عملدرآمد کرانے کے واسطے

کل ایسے قواعد گزٹ میں مشتہر کیئے جاینگے اور ایسی مشتہری کے بعد اُن کا ایسا ہی اثر ہوگا کہ گویا وہ اس ایکٹ کے مندرجہ احکام ہیں -

شرح دفعہ ہذا بجائے دفعہ ۲۰۳ - ایکٹ ۱۷ ۱۸۸۷ء کے ہی - قواعد مرتبہ لوکل گورنمنٹ اسوقت تک جسقدر مرتب ہوکر مشتہر ہوئے ہیں وہ کچھ تو زیر دفعات ایکٹ ہذا درج کر دیئے گئے ہیں - اور بقیہ ضمیمہ شرح ہذا میں ملاحظہ ہو -

بورڈ کا اختیار قواعد مرتب کرنے کی نسبت

دفعہ ۲۴۴ - بورڈ کو جائز ہے کہ پہلے لوکل گورنمنٹ کی منظوری حاصل کرکے اور بعد مشتہری سابقہ کے وقتاً فوقتاً ایسے قواعد جو ایکٹ ہذا اور قواعد مرتبہ لوکل گورنمنٹ از روے ایکٹ ہذا سے (اگر کوئی ہوں) مطابقت رکھتے ہوں واسطے ہدایت کل اشخاص اُن امور کی نسبت مرتب کرے جو اس ایکٹ کے نافذ کرنے کے متعلق ہیں -

ضمیمہ اول

(ملاحظہ طلب دفعہ ۱)

رقبہ جات جو ابتدائے ایکٹ ہذا کے اثر سے مستثنیٰ ہیں

(۱) قسمت کمایوں جو اضلاع نینی تال و الموڑہ و گڑھوال پر مشتمل ہے۔

(۲) ضلع مرزاپور کا وہ حصہ جو کوہ کیمور کی جانب دکھن واقع ہے۔

(۳) علاقہ جات خاندان مہاراجہ بنارس جنہیں پرگنہ جات ذیل ہیں۔

بھدوہی و کھیڑا منگرور ضلع مرزاپور میں۔ اور

کسورا ضلع بنارس میں۔

(۴) وہ قطعہ ملک کا جو ضلع دہرہ دون میں جونسار باور کے نام سے مشہور ہے۔

ضمیمہ دوم

(ملاحظہ طلب دفعہ ۲)

ایکٹ ہائے منسوخ شدہ

نمبر و سنہ	نام	کس حد تک منسوخ کیا گیا
۱۲ سنہ ۱۸۸۱ء	قانون لگان ممالک مغربی شمالی مصدرہ ۱۸۸۱ء	کل
۱۴ سنہ ۱۸۸۶ء	قانون لگان ممالک مغربی و شمالی مصدرہ ۱۸۸۶ء	کل
۹ سنہ ۱۸۸۷ء	مفصلات کی عدالت ہائے مطالبات خفیفہ کا ایکٹ مصدرہ ۱۸۸۷ء	ضمیمہ اول کا اُس قدر جزو جو ایکٹ ۱۲ سنہ ۱۸۸۱ء سے متعلق ہے۔
۱۲ سنہ ۱۸۸۴ء	قرضداروں کا ایکٹ مصدرہ ۱۸۸۴ء	دفعہ ۱۰ کی دفعہ تحتی (۲)
۲۰ سنہ ۱۸۹۰ء	ایکٹ ممالک مغربی و شمالی و اودھ مصدرہ ۱۸۹۰ء	دفعہ ۳ و ۶ جس قدر کہ وہ ایکٹ ۱۲ سنہ ۱۸۸۱ء سے متعلق ہے۔
۱۲ سنہ ۱۸۹۱ء	ایکٹ ناسخ و ترمیم مصدرہ ۱۸۹۱ء	ضمیمہ اول کا اُس قدر جزو جو ایکٹ ۱۲ سنہ ۱۸۸۱ء سے متعلق ہے۔

ضمیمہ سوم

نمونہ (فارم) پٹہ یا قبولیت کا

(ملاحظہ طلب دفعہ ۹۶)

مجھ و الف ۔ ب ولد ج ۔ د ساکن ی سنہ آنے سنی مندرجہ ذیل واقع محال ک سے مرضع ل الف ۔ ب ولد ج ۔ د ساکن ی کو پٹہ پر دی

(یہاں کانی طور سے جوت کی تفصیل لکھنی چاہیئے)

سالانہ لگان تعدادی ( ) روپیہ جو اقساط ذیل میں اور تاریخ ہائے ذیل پر قابل ادا ہوگا یعنے

( ) روپیہ تاریخ ( ) ماہ ( ) پر

( ) روپیہ تاریخ ( ) ماہ ( ) پر

( ) روپیہ تاریخ ( ) ماہ ( ) پر

( ) روپیہ تاریخ ( ) ماہ ( ) پر

پٹہ کی میعاد ( ) سال کی ہے یعنی تاریخ سے تاریخ تک

مورخہ تاریخ ( ) ماہ ( ) سنہ ۱۹

دستخط یا نشانی } الف ۔ ب زمیندار / و ۔ ز آسامی

گواہ (اگر نشانی بنائی جائے) م ۔ ن

ضمیمہ چہارم

(ملاحظہ طلب ہو دفعات ۱۶۷ و ۱۶۹ و ۱۷۰ و ۱۷۱ و ۱۷۲)

مجموعہ (الف) نالشات

(نالشات ۔ درصورتیکہ انکی مالیت ایک سو روپیہ سے زیادہ نہ ہو قابل تجویز اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم ۔ اپیل بحضور کلکٹر (اور) درصورتیکہ اُن کی مالیت ایک سو روپیہ سے زیادہ ہو ۔ قابل تجویز اسسٹنٹ کلکٹر درجہ اول ۔ اپیل بعدالت دیوانی ۔

نمبر سلسلہ	نمبر دفعہ	قسم نالش	میعاد تمادی	کب سے میعاد محسوب ہوگی	کورٹ فیس یعنی رسوم عدالت کسقدر ہونی چاہیئے
۱	۶۶	واسطے تجویز نسبت حیثیت فصل یا کسی پیداوار کے جسکا تخمینہ پیداوار حسب دفعہ ۶۵ چاہتا ہے	پندرہ دن	میعاد غلہ کی تقسیم ہونے کے وقت سے	حسب ضمیمہ ایکٹ رسوم عدالت ۱۸۷۰ء

نمبر سلسلہ	نمبر دفعہ	قسم نالش	میعاد	کب سے میعاد محسوب ہوگی	کورٹ فیس [illegible] کنندہ کو دینی چاہیے
۲	۱۰۲	واسطے بقایا لگان کو جس حالت میں کہ لگان جنس میں ادا کیا جاتا ہو واسطے زر سائر لگان مذکور کے۔	تین سال	بقایا کے واجب الادا ہونے کے وقت سے	حسب مندرجہ ایکٹ سوم عدالت [illegible]
۳	۱۱۰	واسطے معاوضہ کے بوجہ انکار جو اس کرنے رسید ایسے لگان کے جو ادا کیا گیا ہو یا بوجہ انکار جمع کرنے لگان ادا شدہ کے اس طور پر جس کی آسامی نے درخواست کی ہو۔	تین مہینے	انکار کی تاریخ	ایضاً
۴	۱۴۴	درباره عذرداری قرقی	حسب مندرجہ دفعہ ۱۴۲	حسب مندرجہ دفعہ ۱۴۲	ایضاً
۵	۱۴۵	واسطے وصول کرنے معاوضہ کے بابت قرقی اور نیلام مال کے۔	تین مہینے	اس تاریخ سے جب نیلام عمل میں آیا	ایضاً
۶	۱۴۶	واسطے معاوضہ کے بابت بیجا اعمال قرقی کے	ایضاً	اس تاریخ سے جب نالش کرنے کا حق پیدا ہو جائے۔	ایضاً
۷	۱۴۷(۲)	واسطے وصول پانے ایسی رقم کے جو آسامی سے بذریعہ کارروائی قرقی کے لی گئی ہو۔	ایضاً	لیے جانے کی تاریخ سے	ایضاً
۸	۱۵۹	منجانب نمبردار واسطے وصول کرنے بقایا مال گذاری و اخراجات دیہی و دیگر مطالبہ جات کے حصہ دار سے۔	تین سال	بقایا کے واجب الادا ہونے کے وقت سے	ایضاً
۹	۱۶۰	منجانب حصہ دار واسطے وصول کرنے کے حصہ دار باقیدار سے ایسی بقایا مال گذاری جو مدعی نے مدعا علیہ کی بابت ادا کر دی ہو۔	ایضاً	اس وقت سے جب بقایا ادا کی جائے۔	ایضاً

نمبر سلسلہ وار	نمبر دفعہ ایکٹ	قسم نالش	میعاد سماعت	کب سے میعاد محسوب ہوگی	کورٹ فیس یعنی رسوم عدالت کسقدر ہونی چاہیے
۱۰	۱۶۱	منجانب معافیدار یا عطیہ دار مال گذاری کے واسطے ایسی بقایا رمال گذاری کے جونامبردہ کو بہ منصب مذکور واجب الوصول	تین سال	بقایا کے واجب الادا ہونے کے وقت سے۔	ایضاً
۱۱	۱۶۲	منجانب تعلقدار یا دیگر مالک اعلیٰ کے واسطے ایسی بقایا رمال گذاری یا لگان کے جونامبردہ کو بہ منصب مذکور واجب الوصول ہو۔	ایضاً	ایضاً	ایضاً

ضمیمہ چہارم (تتمہ)

مجموعہ (ب) نالشات

نالشات قابل تجویز اسسٹنٹ کلکٹر درجہ اول جنمیں اپیل (اگر دائر ہوسکتا ہی تو) عدالت دیوانی میں دائر ہوگا

نمبر سلسلہ وار	نمبر دفعہ ایکٹ	قسم نالش	میعاد سماعت	کب سے میعاد محسوب ہوگی	کورٹ فیس یعنی رسوم عدالت کسقدر ہونی چاہیے
۱۲	۳۶	واسطے معاوضہ کے بابتہ ایسی لگان یا پیداوار کے جو اُس لگان سے جو قانوناً واجب الادا ہو زیادہ جبراً لے لیگیا یا لے لی گئی ہو۔	تین مہینے	جبراً لے لیے جانے کی تاریخ سے۔	حسب مندرجہ ایکٹ رسوم عدالت
۱۳	۶۳	واسطے بیدخلی آسامی کے بربنا وجہ مصرحہ فقرہ (ب) یا فقرہ (ج) دفعہ ۵۰ کے۔	ایک سال	اُسوقت سے جب فعل قابل ضبطی جوت عمل میں آئی یا شرط کے خلاف ورزی کیجائے۔	ایضاً

نمبر سلسلہ	دفعہ ایکٹ	قسم نالش	میعاد سماعت	کب سے میعاد محسوب ہوگی	کورٹ فیس یعنی رسوم عدالت کس قدر ہونی چاہیے
۱۴	۶۵	واسطے حکم امتناعی کے یا واسطے رفع کرنے نقصان یا اتلاف کے یا واسطے معاوضہ کے	ایک سال	اس وقت سے جب نقصان کیا جائے یا اتلاف شروع ہو یا شرط کی خلاف ورزی کیجائے	حسب مندرجہ ایکٹ رسوم عدالت۔
۱۵	۱۰۴	واسطے معاوضہ کے بابت جبراً وصول کرنے لگان کے۔	ایضاً	جبراً وصول کیے جانے کی تاریخ سے۔	ایضاً
۱۶	۱۶۴	بنجانب حصہ دار کے بنام نمبردار واسطے اپنے حصہ منافع یا اس کے کسی جزو کے۔	تین سال	اس وقت سے جب حصہ منافع واجب الادا ہوجائے۔	ایضاً
۱۷	۱۶۵	بنجانب حصہ دار کے بنام حصہ دار واسطے تصفیہ حساب اور اپنے حصہ منافع محال یا اس کے کسی جزو کے۔	ایضاً	ایضاً	ایضاً

ضمیمہ چہارم (تتمہ)

مجموعہ (ج) نالشات

نالشات قابل تجویز اسسٹنٹ کلکٹر درجہ اول جنمیں اپیل عدالت مال میں ہوگا

نمبر سلسلہ	دفعہ ایکٹ	قسم نالش	میعاد سماعت	کب سے میعاد محسوب ہوگی	کورٹ فیس یعنی رسوم عدالت کس قدر ہونی چاہیے
۱۸	۱۳۱(۲)	واسطے منسوخی ناجائز کاشت شکمی پر دیئے جانے کے یا دیگر انتقال ناجائز کے یا واسطے بیدخلی آسامی اور کاشت شکمی پر لینے والے یا دیگر منتقل الیہ کے یا دونوں کے۔	ایک سال	ناجائز کاشت شکمی پر دیجانے یا دیگر انتقال ناجائز کی تاریخ سے	حسب مندرجہ ایکٹ رسوم عدالت۔

نمبر سلسلہ	نمبر دفعہ ایکٹ	قسم نالش	میعاد سماعت	کب سے میعاد محسوب ہوگی	کورٹ فیس یعنی رسوم عدالت کس قدر ہونی چاہیے
۱۹	۳۱(۳)	واسطے منسوخی ایسے ناجائز اقرار کے جو کاشتکاری پر دینے یا اور طرح منتقل کرنے کی نسبت ہو۔	ایک سال	جب ناجائز اقرار کا علم مدعی کو ہو جائے۔	حسب مندرجہ ایکٹ رسوم عدالت۔
۲۰	۴۰(۱)	واسطے اضافہ لگان اسامی بشرح معین۔	ندارد	ندارد	ایضاً
۲۱	۴۰(۲)	واسطے تخفیف لگان اسامی بشرح معین کے	ایضاً	ایضاً	ایضاً
۲۲	۴۲(۱)	واسطے اضافہ لگان اسامی ساقط الملکیت	ایضاً	ایضاً	ایضاً
۲۳	۴۲(۲)	واسطے تخفیف لگان اسامی ساقط الملکیت کے	ایضاً	ایضاً	ایضاً
۲۴	۴۴(۱)	واسطے اضافہ لگان اسامی دخیلکار کے	ایضاً	ایضاً	ایضاً
۲۵	۴۴(۲)	واسطے تخفیف لگان اسامی دخیلکار کے۔	ایضاً	ایضاً	ایضاً
۲۶	۴۸	واسطے اضافہ لگان اسامی غیر دخیلکار کے۔	ایضاً	ایضاً	وہی رسوم عدالت جو بصورت اسامی دخیلکار کے بموجب ایکٹ رسوم عدالت ۱۸۷۰ء ہونی چاہیے۔
۲۷	۴۸	واسطے تخفیف لگان اسامی غیر دخیلکار کے۔	ایضاً	ایضاً	حسب مندرجہ ایکٹ رسوم عدالت ۱۸۷۰ء
۲۸	۴۹	واسطے منسوخی پٹہ کے جو ایسی مدت کے لیے ہو جو اُس میعاد سے آگے تک ہو جس کی بابتہ زمیندار نے لوکل گورنمنٹ سے معاہدہ ادائے مال گذاری کیا ہو۔	ایضاً	اُسوقت سے جب زمیندار کے معاہدہ کی میعاد ختم ہو جائے۔	مطابق تعداد اُس لگان کے جو بموجب پٹہ کے قابل ادا ہو۔
۲۹	۶۳	واسطے بیدخلی اسامی غیر دخیلکار کے بربنائے وجوہ مصرحہ دفعہ ہذا	ندارد	ندارد	مطابق تعداد اُس لگان کے جو اسامی سے قابل ادا ہو۔

نمبر سلسلہ	نمبر دفعہ ایکٹ	قسم نالش	میعاد سماعت	کب سے میعاد محسوب ہوگی	کورٹ فیس کس حساب سے کسقدر ہونی چاہیئے
۳۰	۷۹	واسطے واپس پانے قبضہ جوت کے یا واسطے معاوضہ کے یا واسطے ان دونوں کے۔	چھ مہینے	اُسوقت سے جب بیجا طور پر قبضہ اٹھایا جائے	حسب مندرجہ ایکٹ رسوم عدالت ۱۸۷۰ء
۳۱	۷۹	واسطے معاوضہ کے بابت ترقی حیثیت آسامی کے جو بعد اس کے دائر کیجائے کہ نالش واپسی قبضہ کی دربارہ پھر قبضہ پانے آسامی کے خارج ہوگئی ہو۔	تین مہینے	اُس ڈگری کی تاریخ سے جس کے ذریعہ سے آسامی کے پھر قبضہ پانے کی نسبت نامنظور کیا گیا	مطابق تعداد اُس لگان کے جو آسامی سے قابل ادا ہو۔
۳۲	۸۰	واسطے معاوضہ کے بابت بیدخلی بموجب ایسی ڈگری یا حکم کے جو بعد میں منسوخ ہوجاوے۔	چھ مہینے	اُس تاریخ سے جب ڈگری یا حکم منسوخ ہو۔	حسب مندرجہ ایکٹ رسوم عدالت کے۔
۳۳	۸۶	بغرض منسوخی اطلاعنامہ حوالگی (جوت کے)	پندرہ دن	اطلاعنامہ کے وصول ہونے یا اُس کے تعمیل کیے جانے کی تاریخ سے۔	آٹھ آنہ
۳۴	۹۵	واسطے استقرار کسی امر مندرجہ ۹۵ کے۔	ندارد	ندارد	ایضاً
۳۵	۹۶	واسطے پٹہ یا قبولیت کے	ایضاً	ایضاً	حسب مندرجہ ایکٹ رسوم عدالت ۱۸۷۰ء
۳۶	۱۵۲/۱۵۴	واسطے واپسی معافی لگان کے	حسب مندرجہ دفعہ ۱۵۲	حسب مندرجہ دفعہ ۱۵۲	مطابق سالانہ مالیت لگان آسامی کے بموجب تخمینہ مدعی
۳۷	۱۵۰/۱۵۹	واسطے تشخیص لگان کے معافی کاشت پر	ندارد	ندارد	ایضاً
۳۸	۱۵۲/۱۵۰	واسطے تشخیص مالگذاری کے معافی لگان پر۔	ایضاً	ایضاً	ایضاً

ضمیمہ چہارم (تتمہ)

درخواستیں

نمبر سلسلہ	نمبر دفعہ ایکٹ	قسم درخواست	میعاد	کب سے میعاد محسوب ہوگی	کورٹ فیس یعنی رسوم عدالت کسقدر ہونی چاہیے
۳۹	۵۹	واسطے بیدخلی آسامی کے بربناء وجہ مصرحہ فقرہ (الف) دفعہ ۵۹	وہ میعاد جو اجرائے ڈگری متعلقہ کے واسطے مقرر ہے	مقدمہ متعلقہ میں اجراء ڈگری کی تاریخ سے	آٹھ آنہ
۴۰	۸۵	واسطے تعمیل اطلاعنامہ حوالگی (رعیت کی) حسب دفعہ ۱۳ یا ۸۴	حسب منشاء دفعہ ۸۵	حسب مندرجہ دفعہ ۸۵	ندارد
۴۱	۹۳	واسطے اجازت اس امر کے کہ حاضر اور طرح پر بجائے ادا کرنے زرنقد کے بابتہ ایسی ترقی حیثیت اراضی کے جو آسامی نے کی ہو دیا جائے۔	حسب مندرجہ دفعہ ۹۳ (د)	حسب مندرجہ دفعہ ۹۳ (د)	حسب مندرجہ ایکٹ رسوم عدالت ۱۸۷۰ء
۴۲	۹۴	واسطے تجویز کیے جانے اس امر کے کہ آیا کوئی کام (تعمیر) ترقی حیثیت اراضی کا کام ہے یا اس امر کے کہ آیا اس کے کرنے یا بنانے کا حق حاصل ہے۔	ندارد	ندارد	ایضاً
۴۳	۱۰۵	واسطے تعیناتی عہدہ دار کے بغرض کرنے تخمینہ یا کنکوت یا بٹائی فصل کے۔	ایضاً	ایضاً	ایضاً
۴۴	۱۱۱	واسطے اجازت داخل کرنے لگان کے۔	ایضاً	ایضاً	ایضاً
۴۵	۱۱۲	واسطے واپسی لگان کے جو جمع	ایضاً	ایضاً	ایضاً

نمبر سلسلہ	دفعہ ایکٹ	قسم درخواست	میعاد	کب سے میعاد محسوب ہوگی	کورٹ فیس یعنی رسوم عدالت کسقدر ہونی چاہئے
		دفعہ ۱۱ داخل کیا گیا ہو۔	ندارد	ندارد	حسب مندرجہ ایکٹ رسوم عدالت ۱۸۷۰ء
۴۶	۱۲۶	واسطے امداد کے قاسن کو مزاحمت یا اندیشہ مزاحمت کی صورت میں	ایضاً	ایضاً	ایضاً
۴۷		واسطے اجراء کسی ایسی ڈگری زرنقد کے جو بموجب ایکٹ ہذا یا بموجب کسی ایسے ایکٹ یا قانون کے ہو جو بذریعہ ایکٹ ہذا منسوخ ہوا اور جو اسقدر زرنقد کی ڈگری ہو جو بشمول خرچہ اجراء ڈگری مذکور مگر باستثناء کسی ایسے سود کے جو بعد ڈگری کے تعم ڈگری شدہ پر ہوا ہو پانچسو روپیہ سے زیادہ ہو۔	تین سال	مقدمہ کی اخیر ڈگری کی تاریخ سے	ایضاً
۴۸		واسطے اجراء کسی ایسی ڈگری کے جب وہ پانچسو روپیہ سے زیادہ کی ہو	وہ میعاد جو ڈگری عدالت دیوانی کے اجراء کے واسطے مقرر ہے۔	جیسا کہ بصورت ڈگری دیوانی کے۔	ایضاً
۴۹		واسطے اجراء کسی ایسی ڈگری کے جو ڈگری زرنقد نہ ہو۔	ایک سال	مقدمہ کی اخیر ڈگری کی تاریخ سے	ایضاً
۵۰	۱۸۳ و ۱۸۴	واسطے نظر ثانی تجویز کے	نوے دن	ڈگری یا حکم کی تاریخ سے	ایضاً
۵۱	۱۸۵	واسطے نگرانی کے	ندارد	ندارد	ایضاً

ضمیمہ چہارم (تتمہ)

مجموعہ (ہ) اپیل

اپیل عدالتہائے مال میں

نمبر سلسلہ	دفعہ ایکٹ ہذا	قسم اپیل	میعاد اپیل	کب سے میعاد محسوب ہوگی	کورٹ فیس یعنی رسوم عدالت کسقدر ہونی چاہیئے
۵۲	۰	بحضور کلکٹر ضلع	تیس ۳۰ دن	اُس ڈگری یا حکم کی تاریخ سے جسکا اپیل کیا جائے۔	حسب مندرجہ ایکٹ رسوم عدالت ۱۸۷۰ء
۵۳	۰	بحضور کمشنر	ساٹھ ۶۰ دن	ایضاً	ایضاً
۵۴	۰	بحضور بورڈ	نوّے ۹۰ دن	ایضاً	ایضاً

تمت

ضمیمہ نمبر ۱ متعلق شرح

اشتہارات لوکل گورنمنٹ مرتبہ حسب دفعہ ۳۰۲ ایکٹ ۵ سنہ ۱۹۰۸ء جو متن شرح میں درج نہیں ہیں

دربارہ سفر خرچ و دیگر مصارف گواہان

۱ سوائے اُن صورتوں کے جن کی نسبت آئیندہ قواعد ہذا میں حکم مندرج ہے لازم ہے کہ سفر خرچ اور دیگر اخراجات نیچے لکھے ہوئے شرحوں سے دیئے جایئں۔

(الف) ایسے گواہوں کو جو کاشتکاروں اور مزدوروں اور ادنےٰ درجہ کے نوکر ہوں۔ ۴ر فی یوم۔ اور

(ب) اس سے بڑے درجہ کے گواہوں کو مثلاً زمینداروں اور تجارت کرنے والوں اور وکیلوں کو اور اس کے برابر درجہ کے اشخاص کو۔ ۸ر سے ۱۲ر فی یوم تک جیسی کہ عدالت ہدایت کرے۔ اور

(ج) اعلیٰ درجہ کے گواہوں کو معہ ایسے عہدہ داروں گورنمنٹ کے جن کی تنخواہ دوسو روپیہ ماہوار سے کم نہ ہو تین روپیہ سے پانچ روپیہ فی یوم تک۔

۲ اگر کوئی گواہ ایک دن سے زیادہ عرصہ تک روک رکھا جائے تو لازم ہوگا کہ اُس کے روک رکھے جانے کی بابت اخراجات ایسی شرح سے دیئے جایئں جو عدالت کو معقول ومناسب معلوم ہو۔ اور یہ شرح عموماً اُس شرح سے زیادہ نہ ہوگی جو قاعدہ ماسبق کے بموجب قابل ادا ہے۔

۳ اگر کوئی گواہ اُس رقم سے جو اُس کو ادا کی گئی ہو کوئی رقم زائد طلب کرے تو لازم ہوگا کہ رقم مذکور اُس کو دیجائے بہ شرطیکہ وہ عدالت کا اطمینان اس امر کی نسبت کردے کہ اُس نے درحقیقت اور بضرورت اُسقدر زائد خرچ کیا ہے۔

تشریح۔ ڈاکخانہ کے ملازم کو اُسقدر سفر خرچ اور دیگر اخراجات دیئے جایئں گے جو اُس درجہ یا مرتبہ کے گواہوں کو دیئے جاتے ہیں جس میں ملازم مذکور داخل ہو۔ اور اُسقدر رقم بھی دیجایئگی جس کی نسبت اُسکا افسر بالا تصدیق کرے اور جو ملازم مذکور اُس شخص کو ادا کرنے کا مستوجب ہو جو اُس کے عوض اُن ایام میں کام کرنے کے لیئے مقرر کیا جائے۔ جب وہ ڈیوٹی یعنی کام سے غیر حاضر ہو۔

۴ عدالت کو جائز ہے کہ بربنا ایسے وجوہ کے جو قلمبند کیجاتی ہا ہیں اخراجات اُن شرحوں سے زیادہ دلائے جو قواعد ہذا میں اوپر مقرر کیئے گئے ہیں (اشتہار گورنمنٹ ممالک متحدہ آگرہ واودھ نمبر ۱۰۶۲ (۱)—۳۹ (الف))

۱۰ اپریل ۱۸۹۱ء مطبوعہ گورنمنٹ گزٹ اُردو ۲۶ اپریل ۱۸۹۱ء حصہ ا صفحہ ۱۹۳ و کتاب سرکلرات بورڈ مال طبع جدید جلد اول ا د ۲

دربارہ رسوم حکمنامجات ووارنٹ وغیرہ

قواعد مندرجہ ذیل نسبت فیس جو واسطے تعمیل اور اجرائے حکمنامجات مجریہ عدالت ہائے مال جو اندر حدود علاقہ ہائیکورٹ آف جوڈیکیچر ممالک مغربی و شمالی قایم ہیں عائد ہوتی ہے۔ ہائیکورٹ موصوف نے حسب دفعہ ۲۰ - ایکٹ رسوم عدالت ۱۸۷۰ء بہ تنسیخ جملہ قواعد سابق مرتب کیئے ہیں اور جن کو لوکل گورنمنٹ نے و جناب نواب گورنر جنرل بہادر نے با جلاس کونسل منظور فرمایا ہے واسطے اطلاع عام کے شائع کیئے جاتے ہیں۔

(الف) واسطے ہر وارنٹ گرفتاری کے۔ ۸؍

(ب) واسطے ہر دیگر حکمنامہ کے

(۱) اگر عدالت تحصیلدار سے جاری ہوا ہو ۲؍

(۲) اگر کسی اور عدالت سے جاری ہو ۴؍

(ج) جب حکمنامجات متعدد اشخاص پر یا اُن کے نام جو تعداد میں چار سے زیادہ نہوں نسبت ایک ہی مطالبہ کے جاری کیئے جائیں اور حکمنامجات مذکور ایک ہی وقت میں تعمیل یا جاری کیئے جانے کے لیئے ہوں تو صرف ایک فیس نسبت جملہ حکمنامجات مذکور کے عاید کیجائے گی - اور جب تعداد اشخاص مذکور کی چار سے زیادہ ہو تو صرف چہارم فیس مذکور نسبت ہر ایسے حکمنامہ کے جو چار سے زائد ہو عاید کیجائیگی۔

مگر شرط یہ ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد جو کسی ایسی صورت میں قابل عاید کرنے کے ہو درصورت وارنٹ ہائے گرفتاری کے دس روپیہ سے زیادہ نہوگی اور درصورت کسی دیگر حکمنامہ کے پانچ روپیہ سے زائد نہوگی۔

اور یہ بھی شرط ہے کہ مندرجہ ذیل حکمنامجات مستثنیٰ رہیں گے۔

(الف) جو حکمنامجات کسی عدالت سے اُس کی خود تحریک سے صرف بغرض سننے یا سزا دینے کسی فعل کے نسبت یا کسی الفاظ کی نسبت جو بہ توہین عدالت کیا گیا ہو یا کہے گئے ہوں جاری کیا جائے

(ب) جو حکمنامہ دوسری مرتبہ بوجہ التوا جو اعد طور پر علاوہ بدرخواست کسی فریق کے کیا گیا جاری کیا جائے۔

(ج) نقل وارنٹ یا حکم یا سارٹیفکٹ جو حسب دفعہ ۲۴۴ یا دفعہ ۲۷۰ یا دفعہ ۳۱۹ مجموعہ ضابطہ دیوانی چسپاں کیجائے جبکہ فیس جو وارنٹ یا حکم یا سارٹیفکٹ کی بابتہ قابل اخذ ہو۔

(د) نقل سمن یا اطلاعنامہ یا حکم یا اشتہار یا دیگر حکمنامہ جو مکان عدالت یا دفتر میں چسپاں کیجائے۔

(ہ) حکم مشعر اطلاع دست برداری ترقی یا التوار نیلام۔

(و) حکم جس کے ذریعہ سے افسر نیلام کو اطلاع دیجائے کہ ڈگریدار کو حسب دفعہ ۲۹۴ مجموعہ ضابطہ دیوانی جائداد کی بولی بولنے یا خریدنے کی اجازت دی گئی ہے۔ اور

(ز) حکم جس کے ذریعہ سے افسر مہتمم جیلخانہ کو ہدایت کیجائے کہ کسی شخص کو جو اُس کی حراست میں سپرد کیا گیا ہو حراست میں رکھے یا چھوڑ دے۔

۲ (الف) درصورت ہائے بیدخلی آسامیان حسب دفعہ ۵۰ و ۵۸ - ایکٹ ۲ سنہ ۱۹۰۱ء اگر کسی وجہ سے بیدخلی مذکور کا عمل میں لانا غیر ضروری ہوجائے تو جو فیس اُس کی نسبت ادا کی گئی ہو واپس کیجا ئیگی۔ اگر کسی وجہ سے کسی سمن یا اطلاعنامہ یا وارنٹ یا اشتہار یا حکم - علاوہ حکم بیدخلی کے جسکی رد بدر و تصریح کی گئی ہے جس کے لیے فیس ادا کی گئی ہو جاری یا تعمیل کرنا غیر ضروری ہوجائے تو نصف فیس واپس کیجائے گی - اگر حکمنامہ جاری نہ ہوا ہو۔

(ب) درخواست ہائے واپسی تاریخ ادائے فیس سے تین مہینے کے اندر دینی چاہیئں (اشتہارات گورنمنٹ ممالک متحدہ آگرہ و اودھ $\frac{49}{1-552(د)}$ مورخہ ۱۴ جنوری سنہ ۱۹۰۳ء و $\frac{1370}{1-1982(5)}$ مورخہ ۱۰ اکتوبر سنہ ۱۹۰۲ء کتاب سرکلرات بورڈ مال طبع جدید صفحہ ۲۲ نمبر ۲)

درپارہ رسوم نیلام

ایکٹ رسوم عدالت سنہ ۱۸۷۰ء کی دفعہ ۲۰ کے بموجب اور اشتہار نمبر $\frac{49}{1-552(د)}$ مورخہ ۱۴ جنوری سنہ ۱۹۰۳ء کے سلسلہ میں اعلان کیا جاتا ہے کہ ہائیکورٹ آف جوڈیکیچر ممالک مغربی و شمالی نے پہلے کل قاعدوں کو منسوخ کر کے نیچے لکھے ہوئے قاعدے درباب اُس رسوم کے بنائے ہیں جو واسطے اجراء اُن حکمناجات مندرجہ ذیل کے واجب الاخذ ہے جو ایسی عدالت ہائے مال صادر کریں جو ہائیکورٹ موصوف کے علاقہ اختیار کی کل حدود منی کے اندر قایم ہوں اور قواعد مذکور لوکل گورنمنٹ کی حضور سے مقبول اور جناب نواب گورنر جنرل بہادر ہند با اجلاس کونسل کی حضور سے منظور ہونے کے بعد اس اشتہار کی رو سے اطلاع عام کے لیے مشتہر کیے جاتے ہیں۔

۱- جائداد منقولہ کی یا ایسی جائداد غیر منقولہ کی جسکی بابتہ مال گذاری سرکار ادا نہ کیجاتی ہو نیلام بعلت اجراء ڈگریات

یا الکلام کی بابت زرِ ثمن نیلام پر ایک آنہ فی روپیہ کے حساب سے رسوم واجب الاخذ ہوگی۔

ان صورتوں میں جو قاعدہ (۱) مندرجہ بالا میں درج ہیں جب ترقی امین کسی جگہ بہ نیلام کرنے کی غرض سے جائے اور نیلام نہ ہو تو اُس کی تنخواہ کے صرف کی بابت رسوم بشرح مندرجہ ذیل واجب الاخذ ہوگی۔

جبکہ رقم بشمول سود و خرچہ کے ڈگری یا حکم کی رو سے واجب الادا ہو ۵۰ سے زیادہ نہ ہو۔ ۸؍

جبکہ رقم مذکور ۵۰ سے زیادہ ہو لیکن ہزار روپیہ سے زیادہ نہ ہو۔ ۱؎

جبکہ رقم مذکور ہزار روپیہ سے زیادہ ہو ۲؎ (اشتہار گورنمنٹ ممالک متحدہ آگرہ و اودھ نمبری ۲۸۱۰ مورخہ ۳۰ اپریل ۱۹۰۱ء)

دربارہ قواعد پیشی درخواست ہائے وغیرہ بعدالت ہائے مال

۱ ہر اپیل اور درخواست بورڈ مال میں - سوائے اس کے کہ بورڈ کسی مقدمہ میں خاص حکم کی رو سے اور طرح ہدایت کرے - رجسٹرار کے پاس بورڈ کے دفتر مقام الہ آباد میں پیش کیجائیگی۔

۲ ہر اپیل یا درخواست کمشنر کے نام سوائے اس کے کہ کمشنر کسی مقدمہ میں خاص حکم سے اور طرح ہدایت کرے - کمشنر کے دفتر کے ہیڈ اسسٹنٹ کے پاس پیش کیجائے گی۔

۳ جائز ہے کہ ہر ایسی کارروائی جو کسی عدالت میں سوائے اُن عدالتوں کے جنکا اوپر ذکر کیا گیا ہے دائر کیجائے وہ ایسے وقت میں جبکہ اُس عدالت کا حاکم اپنے صدر مقام کے دفتر میں موجود نہ ہو اس طرح دائر کیجائے کہ عرضی دعوے یا درخواست یا اپیل اُس عہدہ دار کے پاس پیش کیجائے جس کو وہ عدالت اس کام پر مقرر کرے۔

۴ قاعدہ ۱ و ۲ و ۳ کے کسی مضمون سے یہ نہ سمجھا جائیگا کہ اُس کی رو سے یہ اجازت دی گئی ہے کہ کوئی (درمیانی) درخواست سوائے اس کے کہ وہ خود عدالت متعلق کو دیجائے کسی اور طرح پیش کیجائے - جبکہ کسی مقدمہ کی سماعت کی تاریخ مقرر کر دی گئی ہو - اور وہ درخواست اُس مقدمہ کی پیروی کے کسی امر سے یا کسی کارروائی متعلقہ مقدمہ سے تعلق رکھتی ہو۔

۵ لازم ہے کہ ہر سمن یا اشتہار یا اور ایسا کاغذ جس کی نسبت یہ حکم ہے کہ وہ عدالت کے مکان پر یا اُس میں لگایا جائے یا شائع کیا جائے عدالت متعلق کے حاکم کے صدر مقام کے دفتر پر یا اُس میں لگایا یا شائع کیا جائے۔

لازم ہے کہ عرضیاں (درخواستیں) جہانتک ممکن ہو ایک مقرر وقت پر پیش کیا کریں جسکی اطلاع لوگوں کو عام طور سے دیدی گئی ہو۔ اور جہانتک ممکن ہو اُن عرضیوں کی نسبت حکم عدالت اُن کے پیش ہونے ہی دیدیا جائے۔

۷ ایک فہرست تعطیلوں کی (جو ہر ڈویژن جاری کی ہو) ہر مکان عدالت میں لگائی جائے گی۔

۸ بغیر رضامندی فریقین کے اور جب کوئی سخت ضرورت نہ ہو کسی مقدمہ کی ساعت تعطیل کے دن نہ کیجائے گی۔ مگر شرط یہ ہے کہ عام تعطیل کے دن میں عدالت کسی ایسے کام کے کرنے سے یا کوئی ایسا حکم دینے سے انکار نہ کریگی جس کی سخت ضرورت ہو اور جو مناسب طور سے عدالت کے مکان کے باہر کیا یا دیا جا سکتا ہو۔

۹ ہر عدالت میں دو دو ہفتوں کے بعد یا اُس سے بھی کم اتنے دنوں کے بعد جو مناسب ہوں ایک فہرست مقدموں کی تیار کیجائے گی جنمیں (الف) وہ تاریخ جو ہر مقدمہ کے پیش ہونے کے لیئے مقرر ہو۔ اور (ب) نمبر اور تفصیل مقدمہ کی۔ اور (ج) نام فریقین۔ اور (د) وہ مطلب جس کے واسطے وہ تاریخ مقرر ہوئی ہو۔ اور (ہ) وہ مقام جسمیں وہ مقدمہ پیش ہوگا۔ یا اگر مقدمہ دورہ میں پیش ہونے والا ہے تو وہ مقام جہاں وہ غالبًا پیش کیا جائیگا لکھا جائیگا۔

۱۰ مقدموں کی فہرست عدالت کے مکان میں ایسی جگہ لگائی جائے گی جہاں سب کی نظر پہونچ سکے۔

۱۱ جب کبھی عدالت کا اجلاس صدر مقام سے باہر ہو تو اس بات کا انتظام کیا جائیگا کہ صدر مقام میں مقدموں کی فہرست لگائی جایا کرے۔

۱۲ اگر اس تاریخ کو جو اس طرح مقرر کی گئی ہو عدالت اس جگہ اجلاس نہ کرے جو اس طرح لکھدی گئی ہو اور مقدمہ کے فریق حاضر نہ ہوں تو یا تو ایک نئی تاریخ اور جگہ اُس مقدمہ کی پیشی کے لیئے مقرر کیجائے گی یا مقدمہ اتنی مدت کے لیئے ملتوی کردیا جائیگا جسمیں دونوں فریق اُس جگہ سے جو پہلے لکھی گئی ہو اُس دوسری جگہ پہونچ سکیں جسمیں اب عدالت اجلاس کرے۔

۱۳ مقدموں کی فہرست کے سوا ایک کتابی فہرست بھی رکھی جائے گی جسمیں عدالت کے حاکم کی زبان میں وہی باتیں لکھی جائیں گی جو مقدموں کی فہرست میں لکھی جائیں گی۔

۱۴ ہر ایسے حکمنامہ اور حکم میں (چاہے وہ کسی قسم کا ہو) جو کوئی عدالت جاری کرے اور چاہے وہ کسی کام کے لیئے جاری کیا جائے یاد رہا جاہے اُس ضلع اور اُس عدالت کے نام جہاں سے وہ جاری ہوا ہو

اور جس عہدہ دار نے وہ حکمنامہ یا حکم دیا ہو اُسکا بھی نام اور اُسکے اختیار صاف صاف ایسے طور پر لکھے جائیں گے کہ وہ آسانی سے پڑھے جا سکیں۔

۱۵ ہر ایسے حکمنامہ یا حکم میں جسمیں کوئی تاریخ عدالت میں کسی شخص کی حاضری کے واسطے یا کسی کام کے طے کرنے کے واسطے بتعلق کسی ایسی کارروائی کے مقرر کیجائے جو عدالت کے سامنے پیش ہو۔ جہاں تک ممکن ہو ٹھیک ٹھیک وہ جگہ لکھدی جائے گی۔ جسمیں عدالت اُس تاریخ کو اجلاس کرے گی۔

۱۶ جو قاعدے ہائی کورٹ کے وقت موجودہ میں حکمناموں کے جاری ہونے اور اُن کی تعمیل اور اُن کی واپسی کی بابتہ جاری ہوں اُن کے مطابق جہاں تک ممکن ہو سب مال کی عدالتوں میں عمل کیا جائیگا۔

۱۷ جو قاعدہ ہائی کورٹ کے وقت موجودہ میں حلف ناموں کی بابتہ جاری ہوں وہ جہاں تک ممکن ہو اُن سب حلف ناموں سے متعلق ہوں گے جو کسی مال کی عدالت میں استعمال کے واسطے ہوں۔

(اشتہار لوکل گورنمنٹ نمبری ۲۱۲۲/ ۱-۱۱۵ (ر د) مورخہ ۱۶- جولائی ۱۸۸۲ء - بورڈ سرکلرات طبع جدید جلد اول ا - مد ۲)

اپیل و نگرانی بورڈ کے متعلق قواعد

۱ لازم ہے کہ ہر یادداشت اپیل بورڈ میں انگریزی میں پیش کیا جائے۔

۲ ہر عدالت میں ایک ہی رجسٹر پیش کی ہوئی اپیلوں اور منظور کی ہوئی اپیلوں کی بابتہ مرتب رکھا جائیگا اور اُس میں نیچے کی لکھی ہوئی باتیں لکھی جائیں گی۔

اپیل کا نمبر سلسلہ وار	پیش کیے جانے کی تاریخ	فریقین کے نام	نامنظوری کی تاریخ	منظوری کی تاریخ	فیصلہ کی یا صدر ہر دو کی جو کمشنر کے سامنے گئی تاریخ	یکطرفہ مقدمات				مقدمات جنمیں جواب دہی کیگئی				[illegible] ضابطہ دیوانی کی دفعہ ۵۹۲ کے بموجب عذرداری داخل کی	کیفیت	محافظخانہ میں بھیجے جانے کی تاریخ	محافظ دفتر کے دستخط
						بحالی کی تاریخ	تبدیل کیے جانے کی تاریخ	مسترد کیے جانے کی تاریخ	مجموعہ ضابطہ دیوانی کی دفعہ ۵۹۲ [illegible] کی تاریخ	بحالی کی تاریخ	تبدیل کیے جانے کی تاریخ	مسترد کیے جانے کی تاریخ	مجموعہ ضابطہ دیوانی کی دفعہ ۵۹۲ [illegible] کی تاریخ				
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸

۲ ہر عدالت کو جائز ہے کہ کسی فریق مقدمہ کی درخواست پر یا اپنی تحریک سے ایکٹ قبضہ آراضی ممالک مغربی وشمالی ۱۹۰۱ء کی دفعہ ۱۰۵ کی بورڈ میں رپورٹ کرے۔

۳ لازم ہے کہ جو درخواست کسی عدالت میں دفعہ ۱۰۵ کے بموجب رپورٹ کرنے کے واسطے دیجائے وہ اُسی طریقہ سے کیجائے جس طریقہ سے اپیل کیا جاتا ہے۔ اور لازم ہے کہ جہاں تک ہو سکے اُس کی نسبت اُسی طریقہ سے عمل کیا جائے جس طریقہ سے اپیل کی نسبت کیا جاتا ہے۔

۴ کسی عدالت کے حکم کی نسبت اپنی ہی تحریک سے رپورٹ کرنے سے پہلے عدالت کو لازم ہوگا کہ فریقین مقدمہ کے نام ایک نوٹس (اطلاعنامہ) جاری کرے اور اُسمیں اُن کو اُن وجہوں کی اطلاع دے جن کی بنا پر عدالت رپورٹ کرنا چاہتی ہے اور ایک تاریخ مقرر کرے جسمیں اُن عذروں پر جو فریقین مقدمہ کو پیش کرنے ہوں غور کیا جائیگا اور وہ لکھے جائیں گے۔

۵ (۱) اگر کسی مقدمہ میں عدالت یہ طے کرے کہ رپورٹ کرنی چاہیئے تو اُس کو لازم ہوگا کہ اُس رپورٹ کو خود اپنی کارروائیوں کی مسل کے ساتھ بورڈ میں بھیجے مگر عدالت ماتحت کی مثل اُس کے ساتھ نہ بھیجے۔

(۲) اگر رپورٹ کرنیوالی عدالت کمشنر نہ ہو تو اُس کو لازم ہوگا کہ اُس رپورٹ کو کمشنر کے ذریعہ سے بھیجے۔

۶ اگر رپورٹ پر غور کرنے کے بعد بورڈ کی یہ رائے ہو کہ جو حکم عدالت ماتحت نے صادر کیا ہے وہ تبدیل یا منسوخ یا مسترد کیا جانا چاہیئے تو بورڈ کو لازم ہوگا کہ عدالت مذکور کی مسل طلب کرے مگر بورڈ کا یہ فرض نہ ہوگا کہ کوئی نوٹس (اطلاعنامہ) فریقین مقدمہ پر تعمیل کرائے یا فریقین مقدمہ کا بیان سُنے۔

۷ جائز ہے کہ درخواست بورڈ میں حسب دفعہ ۱۰۵ ایکٹ قبضہ آراضی ممالک مغربی وشمالی ۱۹۰۱ء واسطے نگرانی کسی عدالتی حکم کے جو کسی عدالت مال نے سوائے کمشنر صادر کیا ہو کیجائے وہ اس بنا پر سرسری طور سے نامنظور کر دیجائے کہ درخواست کرنے والے نے بورڈ کی کسی ماتحت عدالت میں ایکٹ مذکور کی دفعہ ۱۰۵ کے بموجب رپورٹ کرنے کی درخواست نہیں کی جیساکہ اُس کو درخواست کرنے کا اختیار حاصل تھا۔ یا اس بنا پر کہ اُس نے کسی ایسی عدالت میں اپیل نہیں کیا جس کے دائر کرنیکا اُس کو اختیار حاصل تھا

۸ لازم ہے کہ ہر درخواست بورڈ میں حسب دفعہ ۱۰۵ اُسی طریقہ سے کیجائے جس طریقہ سے اپیل کیا جاتا ہے اور لازم ہے کہ جہانتک ہو سکے اور اوپر کے قاعدہ کی پابندی کے ساتھ اُس کی نسبت اُسی طریقہ سے عمل کیا جائے جس طریقہ سے اپیل کی نسبت عمل کیا جاتا ہے۔

۹ ایک جدا رجسٹر جہاں تک ہو سکے قریب قریب اُس نمونہ کے موافق جو قاعدہ (۲) میں مقرر کیا گیا ہے کل مقدمات کے واسطے مرتب رکھا جائیگا جو عدالتوں میں بر طبق رپورٹ یا بہ صیغہ نگرانی پیش کیجاویں (استثنا) کل

گورنمنٹ نمبری ۱۵۶۶ (دیوانی) مورخہ ۱۱ ستمبر ۱۹۰۲ء - کتاب سرکلرات ہائیکورٹ جلد اول طبع جدید ۱۸۰۲)

ضمیمہ نمبر ۲ متعلق شرح

دفعات ضروری قانون میعاد سماعت (۱۸۷۱ء)

دفعہ ۴ - بقید رعایت احکام مندرجہ دفعات من ابتدائے ۵ لغایتہ ۲۵ کی ہر نالش اور اپیل اور درخواست کے واسطے جو میعاد سماعت کہ ضمیمہ ۲ منسلکہ ایکٹ ہذا میں مرقوم ہے اگر وہ اُس کے بعد رجوع اور پیش اور داخل ہوگی تو لازم ہے کہ خارج کر دی جائے - گو کہ عذر تمادی ایام کا طرف ثانی کے جواب میں نہ لکھا گیا ہو -

تشریح نالش کا رجوع ہونا معمولی صورتوں میں اُسوقت متصور ہوگا جبکہ عرضی دعوے عہدہ دار مناسب کے روبرو پیش کیجائے اور مفلسی کی صورت میں اُسوقت سمجھا جائیگا جبکہ مفلسی میں نالش کرنے کی اجازت کے واسطے درخواست گذرے - اور درصورت دعوے بنام ایسی کمپنی کے جس کے لین دین کا عدالت کے ذریعہ سے تصفیہ ہو اُسوقت سمجھا جائیگا جبکہ دعویدار مرتبہ اول اپنا دعوے عہدہ دار تصفیہ کنندہ دیون متعینہ سرکار کے پاس لکھکر بھیجے -

دفعہ ۵ - اگر میعاد سماعت جو کسی نالش یا اپیل یا درخواست کے واسطے مقرر کی گئی ہے بروز تعطیل عدالت منقضی ہو تو جائز ہے کہ وہ نالش یا اپیل یا درخواست بروز افتتاح عدالت رجوع یا پیش کیجائے -

ہر اپیل یا درخواست تجویز ثانی کی بعد میعاد معینہ کی اُس صورت میں منظور ہو سکتی ہے جبکہ اپیلانٹ یا سایل عدالت کا اطمینان اس بات کا کرائے کہ مابین اُس میعاد کے جو اس کے واسطے مقرر ہے اپیل یا درخواست کو کسی وجہ کافی سے نہیں گذران سکا -

دفعہ ۵ (الف) ہرگاہ بہ تشفی عدالت یہ دکھایا جائے کہ کوئی اپیل یا درخواست تجویز ثانی فیصلہ بعد منقضی ہونے میعاد سماعت کے جو اپیل یا درخواست مذکور کے لیئے مقرر ہے - بوجہ اس کے رجوع ہوا تھا یا گذری تھی کہ اپیلانٹ یا درخواست کنندہ اُس پریزیڈنسی یا صوبہ یا ضلع کی ہائی کورٹ کے کسی حکم یا دستور یا فیصلہ کے باعث مغالطہ میں پڑ گیا تھا تو اپیل یا درخواست مذکور بشرطیکہ وہ اور طرح پر مطابق قانون کے ہو جملہ مقاصد کے لیئے تمام عدالتوں کے نزدیک یوں متصور ہوگا یا متصور ہوگی کہ وہ اندر اُس میعاد سماعت کے جو اُس کے لیئے مقرر ہے رجوع کیا گیا تھا یا گذرانی گئی تھی -

دفعہ ۶ - جب اندر روئے کسی قانون مختص الامر یا مختص المقام کے جو بالفعل برٹش انڈیا میں نافذ ہے یا آئندہ

نافذ ہو کوئی میعاد خاص واسطے سماعت کسی نالش یا اپیل یا درخواست کے مقرر ہو تو کسی عبارت مندرجہ ایکٹ ہذا سے وہ میعاد معینہ خلل پذیر نہ ہوگی یا بدل نہ جاوے گی۔

دفعہ ۱۰۔ باوجود کسی عبارت مندرجہ دفعات بالا کے اگر کوئی نالش ایسے شخص پر جسکو کوئی جائداد کسی خاص غرض سے بطور امانت مفوض ہو یا بنام اُس کے قایم مقامان یا محال الیہم جائز کے (جو ایسے محال الیہم نہ ہوں جن سے بدل قیمتی لیا گیا ہو) اس غرض سے کہ اس کے یا اُن کے قبضہ میں جائداد مذکور پر حق حقدار کا قایم رہے رجوع کیجائے تو وہ کسیقدر عرصہ کے گذر جانے پر بھی ممنوع السماعت نہ ہوگی۔

دفعہ ۱۱۔ جو نالشات کہ برٹش انڈیا میں بربنار ایسے معاہدوں کے رجوع ہوں جو ملک غیر میں وقوع میں آئی ہوں اُن سے بھی قواعد مندرجہ ایکٹ ہذا متعلق ہونگے۔ جو نالش بربنار کسی ایسے معاہدہ کے جسکا وقوع ملک غیر میں ہوا ہو برٹش انڈیا میں رجوع کیجائے اُس کی جواب دہی میں قاعدہ تمادی مروجہ ملک غیر پر استدلال نہ ہوسکیگا۔ الا اُس حال میں کہ اُس قاعدہ کے بموجب وہ معاہدہ فسخ ہوگیا ہو۔ اور فریقین اُس ملک میں درا ثنائے میعاد معینہ قاعدہ مذکور کی سکونت مستقل رکھتے ہوں۔

دفعہ ۱۲۔ میعاد سماعت جو ہر نالش یا اپیل یا درخواست کے واسطے مقرر ہے اُس کے محسوب کرنے میں جس دن سے کہ وہ میعاد شمار ہونی چاہیئے وہ داخل نہ کیا جائیگا۔

میعاد سماعت جو واسطے اپیل اور درخواست اجازت اپیل مفلسی اور درخواست تجویز ثانی کے مقرر ہے اُس کے محسوب کرنے میں تاریخ سنائے جانے کی اُس فیصلہ کے جسکی ناراضی سے اپیل یا درخواست مذکور ہو اور وہ عرصہ جو ڈگری یا حکم سزا یا حکم کی نقل کے حاصل کرنے میں گذرے جسکی ناراضی سے اپیل یا درخواست تجویز ثانی کیجائے شمار نہ کیا جائیگا۔

جب کسی ڈگری کا اپیل ہو یا اُس کی تجویز ثانی کی درخواست کیجائے تو جو عرصہ واسطے حاصل کرنے نقل فیصلہ کے جسپر وہ ڈگری مبنی ہے گذرے وہ بھی محسوب نہ ہوگا۔

اور جو میعاد واسطے درخواست تنسیخ فیصلہ ثالثی کے مقرر ہے اُس کے محسوب کرنے میں وہ مدت جو اُس فیصلہ کی نقل حاصل کرنے کے واسطے ضروری ہو شمار نہ کیجاوے گی۔

دفعہ ۱۳۔ ہر نالش کی میعاد سماعت معینہ کے شمار کرنے میں وہ عرصہ جس میں کہ مدعا علیہ قلمرو برٹش انڈیا سے باہر رہا ہو محسوب نہ ہوگا۔

دفعہ ۱۴۔ ہر نالش کی میعاد سماعت معینہ کے شمار کرتے میں وہ مدت داخل نہ کیجاوے گی جس میں کہ مدعی بہ تندہی تمام دیوانی یا فوجداری کی کارروائی کی پیروی میں مصروف رہا ہو۔ عام اس سے کہ وہ اُسی مدعا علیہ

کے نام پر عدالت مرافعہ اولے میں ہو یا عدالت اپیل میں بشرطیکہ وہ کارروائی اُسی بنا دعوے پر مبنی ہو۔ اور بہ نیک نیتی ایسی عدالت میں اُس کی پیروی کی گئی ہو جو بوجہ نقص اختیار سماعت یا اس طرح کے اور سبب سے اُس کو مسموع نہ کر سکتی ہو۔

جو میعاد سماعت ایسی نالش کے واسطے مقرر ہو جسمیں کارروائی بحکم دفعہ ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی موقوف رکھی گئی ہو اُس کے شمار کرنے میں وہ عرصہ جو درمیان رجوع نالش اور تاریخ موقوفی کارروائی کی گذرے اور وہ وقت جو اُس عدالت سے جسمیں کارروائی موقوف رکھی گئی ہو اُس عدالت تک جانے میں جہاں کہ نالش از سرنو رجوع کیجائے ضروری ہو محسوب نہ ہوگا جو میعاد سماعت کسی درخواست کے واسطے مقرر ہے اُس کے محسوب کرنے میں وہ وقت جسمیں کہ سایل اسی دادرسی کے لیئے دوسری درخواست کرتا ہو شمار نہ کیا جائیگا بشرطیکہ درخواست آخر الذکر بہ نیک نیتی ایسی عدالت میں گذری ہو جو بوجہ نقص اختیار سماعت یا اسی طرح کے اور سبب سے اُس درخواست کو منظور نہ کر سکتی ہو۔

تشریح (۱) جس عرصہ تک کہ نالش یا درخواست سابق دائر رہی یا گذرانی جا رہی ہو اُس کے منہا کرنے میں اُس نالش کے رجوع کرنے یا درخواست دینے کا دن اور وہ تاریخ جسمیں کہ کارروائی اُسکی ختم کی گئی ہو دونوں شمار کیجائیں گی۔

تشریح (۲) مدعی جو ایسی اپیل کا معترض ہو جو بربنائے عدم اختیار سماعت پیش کیا گیا ہو حسب معنی دفعہ ہذا کے پیروکار نالش کا متصور ہوگا۔

دفعہ ۱۵۔ ہر ایسی نالش کی میعاد سماعت معینہ کے شمار کرنے میں جسکا رجوع کرنا از روئے حکم امتناعی یا حکم کے ملتوی رکھا گیا ہو مدت قایم رہنے اُس حکم امتناعی یا حکم کی اور وہ تاریخ جسمیں کہ وہ حکم امتناعی یا حکم جاری ہوا یا دیا گیا ہو اور وہ تاریخ جسمیں کہ وہ حکم امتناعی یا حکم جاری ہوا یا دیا گیا ہو اور وہ تاریخ جسمیں کہ وہ حکم فسخ کر دیا گیا ہو محسوب نہ ہوگی۔

دفعہ ۱۶۔ جو نالش کہ خریدار نیلام اجراے ڈگری کی طرف سے برائے قبضہ ہو اُس کی میعاد سماعت معین کے شمار کرنے میں وہ عرصہ جسمیں مدیون ڈگری انفساخ نیلام کے مقدمہ کی پیروی کرتا رہا ہو محسوب نہ ہوگا

دفعہ ۱۷۔ جس حالتیں کہ وہ شخص جو درصورت زندہ رہنے کے استحقاق رجوع نالش یا گذرانئے کسی درخواست کا رکھتا۔ اُس استحقاق کے پیدا ہونے سے پہلے فوت ہو جائے تو میعاد سماعت اُس وقت سے محسوب ہوگی جب سے کہ کوئی جائز قایم مقام متوفی کا قابل ارجاع نالش یا ادخال

درخواست مذکور ہو۔
جس حال میں کہ وہ شخص جسپر نالش کرنے یا درخواست گذراننے کا استحقاق درصورت اُس کے زندہ رہنے کے پیدا ہوتا اُس استحقاق کے پیدا ہونے سے پہلے فوت ہوجائے تو میعاد سماعت اُسوقت سے شمار کیجائے گی جب کوئی اُسکا قایم مقام جائز ہو جسپر مدعی نالش مذکور کرسکے یا درخواست مذکور گذران سکے۔

دفعہ ۱۸۔ جب کوئی شخص جسے استحقاق نالش رجوع کرنے یا درخواست گذراننے کا حاصل ہو بفریب اُس استحقاق یا اُس دستاویز کے علم سے جسپر کہ وہ استحقاق مبنی ہو باز رکہا گیا ہو۔ یا جس حال میں کہ کوئی دستاویز جو واسطے استقرار حقیت مذکور کے ضروری ہے از روئے فریب اُس سے مخفی رکہی گئی ہو۔ تو میعاد جو نالش کی رجوع کرنے یا درخواست گذراننے کے لیئے مقرر ہے۔ (الف) ایسے شخص پر جو مجرم فریب یا اُس میں شریک ہونے کا ہو۔ یا (ب) ایسے شخص پر جو اُس کے ذریعہ سے بغیر نیک نیتی کے اور بلا ادائے معاوضہ قیمتی کے دعوے کرتا ہو۔ اُسوقت سے محسوب ہوگی جبکہ وہ فریب اول مرتبہ اُس شخص کو معلوم ہو جسے اُس کے سبب سے ضرر پہونچے یا درصورت مخفی کیئے جانے دستاویز کے اُسوقت سے شمار کیجائے گی جبکہ بمرتبہ اول وسیلہ اُس کے پیش کرنے یا جبراً اُس کو پیش کرانے کا حاصل ہوا ہو۔

دفعہ ۲۲۔ جب بعد رجوع ہونے کسی نالش کے نیا مدعی یا مدعاعلیہ قایم کیاجائے یا زیادہ کیاجائے تو اُس کی نسبت نالش کا رجوع ہونا اُسوقت سے متصور ہوگا جبکہ وہ اس نہج پر فریق گردانا جائے۔ مگر شرط یہ ہے کہ جب کوئی مدعی فوت ہو اور نالش اُس کے قایم مقام جائز کی طرف سے دائر رہے تو اُس نالش کا رجوع ہونا اُس کی نسبت اُسوقت سے متصور ہوگا جبکہ وہ مدعی متوفی نے رجوع کی ہو۔
نیز شرط یہ ہے کہ جب کوئی مدعاعلیہ فوت ہو اور نالش اُس کے قایم مقام جائز پر دائر رہے تو اُس کی نسبت وہ ایسی ہی متصور ہوگی کہ گویا وہ اُسیوقت رجوع ہوئی تہی جبکہ وہ بنام مدعاعلیہ متوفی کے رجوع ہوئی تہی۔

دفعہ ۲۳۔ درصورت تسلسل خلاف ورزی معاہدہ اور درصورت تسلسل کسی امر ناجائز کے جو معاہدہ سے علاقہ نہ رکہتا ہو جس عرصہ میں کہ تسلسل اُس خلاف ورزی یا امر ناجائز کا جیسی کہ صورت ہو قایم رہے ہر لحظہ پر جدید میعاد سماعت شروع ہوگی۔

دفعہ ۹۴۔ جو نالش بابتہ ہرجہ ایسے فعل کے ہو جو کسی بنا دعوے کو نہیں پیدا کرتا ہے مگر اُس حال میں کہ کوئی خاص ضرر اُس سے فی الواقع متحقق ہو میعاد سماعت کی اُسوقت سے شمار کیجائیگی جبکہ وہ ضرر متحقق ہو۔

دفعہ ۹۵۔ تمام نوشتہ جات کا تحریر ہونا واسطے اغراض ایکٹ ہذا کے مطابق انگریزی کلنڈر گریگوری کے متصور ہوگا۔

ضمیمہ سوم متعلق شرح

چند فیصلجات بورڈ مال و ہائی کورٹ جو متعلق ایکٹ ہذا بعد تیاری شرح دستیاب ہوئے مفید سمجھکر درج ذیل کیئے جاتے ہیں۔

فیصلجات بورڈ مال

دفعہ ۱۵۰ و ۱۶۴ (۲) ایکٹ ۱۹۰۱ء

نالش بموجب دفعہ ۱۵۰ ۔ ایکٹ قبضہ داری (۲ سنہ ۱۹۰۱ء) واسطے ضبطی معافیہ بلاگان کے نمبردار نے رجوع کی دیگر حصہ داران موضع شریک نالش نہیں ہوئے بلکہ اُن میں سے دو حصہ داروں نے عدالت مرافعہ اولے میں یہ بیان کیا کہ اُن کو نسبت ضبطی معافی اعتراض ہے۔ بورڈ سے تجویز ہوئی کہ نمبردار حصہ داروں کی طرف سے معاہدہ مالگذاری آراضی کے لیئے کرتا ہے (دفعہ ۶ ب ایکٹ مالگذاری آراضی سنہ ۱۹۰۱ء) اور وہ ذمہ دار نا دہندگان کا بابتہ منافع محال (دفعہ ۱۶۴ ۔ ایکٹ قبضہ داری سنہ ۱۹۰۱ء) نہ صرف بابتہ اُسی روپیہ کے ہے جو نمبر وہ نے تحصیل کیا ہے بلکہ اُس روپیہ کے لیئے بھی ہے جو اُس نے بوجہ غفلت یا بد اعمالی کے وصول نہیں کیا ہے اس سے یہ استدلال ہوتا ہے کہ وہ مستحق تحصیل وصول اصل و بعد لگان آراضی مشترکہ کا ہے باقی اُس کے اختیارات بطور مہتمم تدامت رواج پر بھی ہیں عموماً نمبردار مہتمم آراضی مشترکہ کا ہے وہ مستحق تحصیل وصول لگان۔ آباد کرنے آسامیان بیدخل کرنے آسامیان۔ اضافہ کرانے لگان ادا کرتے جملہ اخراجات ضروری متعلقہ انتظام جائداد واسطے فائدہ مشترکہ کے ہے۔ ضبطی بطور کسی خاص صورت بیدخلی یا تشخیص لگان کے تصور کیجا سکتی ہے اور منسبط نمبردار کے متعلقات معمولی بیدخلی یا تشخیص لگان میں اختیار رہنے کی نسبت کوئی بحث نہیں ہو سکتی سید استحقاق ضبطی ایک نتیجہ قانونی ہے کہ کل آراضی مستوجب ادائے مالگذاری ہے جس سے یہ امر پیدا ہوتا ہے کہ استحقاق وصول لگان کا جس سے مالگذاری ادا کیجاوے مالکان کے کسی فعل کی

سے دوامی طور پر ترک نہیں کیا جا سکتا ہے نمبردار جس نے معاہدہ بابتہ ادا مال گذاری کیا ہے اور صرف بحیثیت ذمہ دار اُس کی ادا کا ہے ظاہرا شخص مجاز نفاذ استحقاق ضبطی ہے۔ خاص حالات کسی مقدمہ میں ہو سکتے ہیں جس سے نمبردار نفاذ حق ضبطی کے ناقابل قرار پائے۔ مثلاً اگر علیہ کوئی حصہ دار منجملہ آراضی کے جس پر وہ منفرداً قابض ہے اور جس کا مہتمم نمبردار نہیں ہے کرے تو یہ امر تجویز کیا جا سکتا ہے کہ استحقاق ضبطی حصہ دار مذکور کو ہے کیونکہ وہی مستحق مقابضت آراضی یا پانے اُس کے منافع کا بعد ضبطی کے ہوگا۔ مقدمہ ہذا میں کوئی خاص ایسے حالات نہیں ہیں آراضی شاملات یعنی آراضی مشترکہ ہے حصہ داران نارضامند کوئی تعلق صریحی اُس سے نہیں رکھتے ہیں۔ نامبردگان صرف یہ کہتے ہیں کہ ہم آراضی کی ضبطی نہیں چاہتے ہیں اور مدعا علیہم کا خاص بیان یہ ہے کہ مالکان سابق نے آراضی دی ہے اور نمبرداران حال اُن کے جانشینان ہیں۔ دفعہ ۱۹۴ ضمن ۱ نمبردار کے استحقاق نالش پر موثر نہیں ہے وہ اُن امور سے متعلق ہے جن کی نسبت یہ حکم یا اجازت ہے کہ اُن کو حصہ داران کریں۔ ضبطی کے لیئے نالش کرنے کی حق کی اجازت نمبردار کو ہے نہ حصہ داران کو مشترکاً یا بذریعہ کارندہ مقررکردہ نامبردگان کے (دیپا وغیرہ بنام اودے رام وغیرہ منتخب فیصلجات بورڈ مال نمبر ۶ سنہ ۱۹۰۴ء منفصلہ ۲۶۔ اگست سنہ ۱۹۰۴ء)

فیصلجات ہائیکورٹ الہ آباد

دفعہ ۱۹ ایکٹ ۲ سنہ ۱۹۰۱ء پٹہ و قبولیت

۱۔ اگرچہ قبولیت رجسٹری شدہ ہو تاہم وہ حسب منشاء دفعہ ۱۰۷۔ ایکٹ انتقال جائداد معدودہ سنہ ۱۸۸۲ء بطور پٹہ جائداد غیر منقولہ بذریعہ دستاویز رجسٹری تصور نہیں کیجا سکتی (نندلال بنام ہنومان داس ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۹۰۴ء صفحہ [illegible])

قبولیت محض ایک اقرارنامہ ہے جو کاشتکار بغرض لینے کاشتکاری کے تحریر کرتا ہے فی نفسہ اُسمیں کوئی اقرار منجانب مالک زمین زمین کو پٹہ پر دینے کا نہیں ہوتا۔ جب زمین ایک سال سے زیادہ کے لیئے دیجاتی ہے تو منجانب کاشتکار قبولیت کے تحریر ہونے سے درصورتیکہ پٹہ کا دیا جانا اور قبولیت کا منظور کیا جانا ضبط تحریر میں نہ آئے پٹہ کی صورت پیدا نہیں ہوتی (مقدمہ غیر رپورٹ شدہ اپیل فرمان شاہی نمبری ۲۰ سنہ ۱۸۹۸ء منفصلہ ۱۴۔ مارچ سنہ ۱۹۰۰ء بطریق نوٹ زیر فیصلہ نندلال مذکورہ صدر) انہیں فیصلجات کی تائید مقدمہ ما بعد کاشی کر بنام جوگیندر ناتھ گھوش ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۹۰۴ء صفحہ [illegible] میں کی گئی ہے۔

دفعہ ۱۰۹ ایکٹ ۲ ۱۹۰۱ء نالش واپسی دخل

ہے اگر پٹہ داریا اُسکا کوئی قایم مقام بامداد زمیندار بعد وفات کاشتکار موروثی اُس کے وارثان کو جو کہ تمام درج کاغذات مال ہوگئے ہوں قابض نہ ہونے دے اور خود قابض ہوجاوے تو وارثان کاشتکار متوفی مجاز نالش دلاپانے دخل بمقابلہ زمیندار حسب دفعہ ۷۹ - ایکٹ ۲ ۱۹۰۱ء عدالت مال میں ہیں ایسی نالش میں قایم مقام زمیندار بھی حسب دفعہ ۸۱ - ایکٹ مذکور فریق بنایا جاویگا اور میعاد اس دعوے کی تاریخ بیدخلی سے ۶ ماہ محسوب ہوگی (رام لال بنام چھنی لال الہ آباد لا جرنل جلد ۲ ۱۹۰۵ء صفحہ ۰۰)

دفعہ ۲۰ ایکٹ ۲ ۱۹۰۱ء نالش بقایا لگان

زمیندار نے کاشتکار کے بیدخل کرانے کے بعد عدالت مال میں دعوے بقایا لگان دائر کیا - باہم فریقین کوئی معاہدہ تقرر لگان بابتہ سنین متنازعہ نہیں ہوا تہا اور نہ عدالت مال کے حکم سے کوئی لگان مقرر ہوا تہا تجویز ہوئی کہ ایسی صورت میں نالش قایم نہیں رہ سکتی - انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۱۸۵ و جلد ۱۶ صفحہ ۲۰۹ و ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۸۹۵ء صفحہ ۳۰ کی تائید کی گئی (منی تواری بنام راجکنور لال الہ آباد لا جرنل جلد ۲ ۱۹۰۵ء صفحہ ۱)

دفعہ ۱۶۴ ایکٹ ۲ ۱۹۰۱ء نالش منافع

تاوقتیکہ نمبردار کسی حصہ دار کے حق سے انکار نہ کرے یا اپنا حق مخالفانہ ظاہر نہ کرے اُسکا قبضہ بمقابلہ حصہ دار مخالفانہ نہیں ہوتا - گو بارہ سال تک حصہ دار کو کوئی منافع نہ ملا ہو - مقدمہ محمد حسین بنام بدری پرشاد ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۸۹۵ء صفحہ ۸۰ ممیز کیا گیا (رہیں لال بنام بدری پرشاد الہ آباد لا جرنل جلد ۲ ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۰۷ و ویکلی نوٹس ۱۹۰۵ء صفحہ ۳۶)

دفعہ ۱۳۴ ایکٹ ۲ ۱۹۰۱ء اختیار التوار نیلام محدود ہے

شرایط التوار نیلام دفعہ ۱۳۴ - ایکٹ ۲ ۱۹۰۱ء میں درج ہیں - یہ ہی ایک دفعہ ہے جسمیں التوار نیلام کی نسبت تجویز کیا گیا ہے دفعہ مذکور کے مطابق نیلام یوم آیندہ یا یوم بازار آیندہ کے لیئے ملتوی کیا جاسکتا ہے - امین کو کوئی اختیار نہیں تہا کہ حسب پسند اپنے کوئی تاریخ مقرر کرے - قانون کا یہ حکم نہیں ہے کہ بوجہ غیر حاضری خریداران نیلام کے نیلام ملتوی کیا جائے اگر خریداران جمع نہوں تو قرقی باطل ہوجاتی ہے (تارا سنگہ بنام سرکار قیصر ہند الہ آباد لا جرنل جلد ۲ ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۲۰)

دفعہ ۱۶۴ و ۱۶۵ ایکٹ ۲ ۱۹۰۱ء و قانون میعاد منافع آراضی سیر

مدعی نے دعوے بحیثیت حصہ داران شریک محال غیر منقسمہ واسطے دلاپانے حصہ منافع آراضی سیر متعلقہ محال جسپر مدعا علیہ عرصہ دراز سے قابض تہا دائر کیا - اپیل میں علاوہ دیگر عذرات کے عذر تمادی بھی کیا گیا جس کی نسبت تجویز ہوا - جبکہ محال غیر منقسمہ میں ہر حصہ دار اپنے حصہ کا منافع وصول کرتا ہو لیکن آراضی سیر ایک حصہ دار کا تنہا قبضہ ہو تو جبتک یہ ثابت نہ ہو کہ حصہ دار قابض آراضی سیر نے پہلے اپنا قبضہ مخالفانہ ظاہر کیا یا دیگر حصہ داران کے حق سے صریح انکار کیا اُسکا قبضہ دیگر حصہ داران محال غیر منقسمہ کے مقابل میں مخالفانہ نہیں ہوسکتا - (راج بہادر بنام کنور بہارت سنگہ ویکلی نوٹس

الہ آباد ۱۹۰۶ء صفحہ ۱۵)

دفعات ۱۹۶ و ۱۹۷ ایکٹ ۱۹۰۱ء

دفعات ۱۹۶ و ۱۹۷ - ایکٹ ۱۹۰۱ء کے الفاظ نہایت وسیع ہیں اگر اُس عدالت کے فیصلہ کا اپیل جسمیں دعوے خواہ صحیح یا غلط دائر کیا گیا ہو بعدالت ضلع جج دائر ہو سکتا ہے تو بصورت ناکافی ہونے مواد بغرض انفصال مقدمہ جج ضلع مجاز ہے کہ مقدمہ کو اُس عدالت میں واپس کرے جو اُس کی سماعت کی مجاز ہو (بادام سنگھ بنام سبت کنور الہ آباد لاجرنل جلد ۳ ۱۹۰۶ء صفحہ ۱۱۹)

دفعہ ۱۹۶ (۱) ایکٹ ۱۹۰۱ء

جب اپیل میں عدالت اپیلی جج ضلع کے روبرو مواد کافی بغرض انفصال مقدمہ موجود ہو تو حسب دفعہ ۱۹۶ (۱) ایکٹ قبضہ داری ۱۹۰۱ء اُس کو مناسب ہے خود مقدمہ روئداد پر تجویز کرے گویا دعوے عدالت مجاز میں دائر ہوا تھا - حسب دفعہ ۱۹۳ - ایکٹ قبضہ داری ۱۹۰۱ء دفعہ ۱۰۳ مجموعہ ضابطہ دیوانی کارروائی عدالت مال سے بھی متعلق ہے (مجید النساء بنام محمد حامد علی خاں الہ آباد لاجرنل جلد ۲ ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۱۸)

اپیل حکم منسوخی نیلام

دفعہ ۱۸۰

ایک اپیل بہ ناراضی حکم صاحب کلکٹر منسوخی نیلام کارروائی مال عدالت جج ضلع میں دائر ہوا حسب استصواب جج ضلع ہائی کورٹ نے تجویز کیا کہ اگر ہم حکم صاحب کلکٹر کو یہ سمجھتے کہ حسب دفعہ ۳۱۲ مجموعہ ضابطہ دیوانی صادر ہوا ہے تو استصواب کا ہم یہ جواب دیتے کہ اسکا اپیل نہ عدالت دیوانی میں نہ عدالت بورڈ آف ریونیو میں ہو سکتا ہے - ملاحظہ حکم مصدرہ کلکٹر سے معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے نیلام کو کالعدم قرار دیا ہے اس سبب یہ تجویز نہیں کر سکتے کہ شرائط دفعات ۳۱۱ و ۳۱۲ ضابطہ دیوانی متعلق ہیں ہماری رائے میں حکم صاحب کلکٹر حسب دفعہ ۲۴۴ ضابطہ دیوانی متصور ہونا چاہیئے اس لیئے وہ داخل تعریف ڈگری اور قابل اپیل بحضور جج ضلع ہے (محمد یوسف خاں بنام حسن فاطمہ الہ آباد لاجرنل جلد ۲ ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۳۰)

جبکہ نافی غیر حاضری فریق -

دفعہ ۱۹۳

تاریخ مقدمہ کی اطلاع وکیل کو کرنا کافی ہے اور اگر وکیل اپنے موکل کو تاریخ کی اطلاع نہ دے اور اس سبب مقدمہ یکطرفہ فیصل ہو جائے تو کوئی وجہ کافی مقدمہ کی بازبہ نمبر سابق قایم ہونے کے نہیں ہے (ہر پرشاد بنام عبد الرحمن ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۹۰۵ء صفحہ ۴۴)

تمت

صحت نامہ رسالہ شرح ایکٹ ۲ سنہ ۱۹۰۱ء

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۷	۲۰	پر	بر	۱۴۲	۷ حاشیہ	.	کاشت شکمی پر دیکی اتی
۱۱	۲۰	معاہدہ .	معاہد	۵	۱۶ حاشیہ	.	آسامی ساقط الملکیت
۱۵	۶	پر فریب	بر فریب				وخیلکار وغیر دخیلکار
۳۷	۱	کاردراعتی	کاززراعتی				کا کاشت شکمی پر دینا۔
۵۶	۲۵ حاشیہ	سہ	سبب	۱۴۳	۲	پالنے	منظور کرنے
۵۷	۱۹	سامان سرکار	شاما چرن سرکار	۷	۵	دخل پانے	منظوری دخل
۶۰	۲۴	کرتایا کرم	کریا کرم	۱۱۸	۱۴	پردے	پردی
۶۰	۲۵	یاتاکر	تاکر	۱۲۱	۲۲	ہآبشہ	یا پٹہ
۶۴	۱۳	فقرہ دفعہ	فقرہ (۱) دفعہ	۱۲۲	۶	آسامی	آراضی
۶۹	۱۶	کاشت کی پہر اوسکو بیدخل	کاشت کی اور پہر اوسکو	۱۲۳	۱۸	اسامیانہ	اسامیانہ کے
			ایک سال کے لیے بطور	۱۲۷	۱۶	یا اصل	اصل
			ناجائز کاشت شکمی پر	۱۵۳	۱۷	کردی کی	کردیگی
			دیا اوس کے بعد پہر اوسکے	۱۷۹	۸	ونیندلری	زمینداری
			دو سال تک کاشت کی	۱۸۰	۷	حقیت	خفیف
			اور پہر اوسکو بیدخلات	۱۸۵	۱	جو	پر جو
۸۰	۵ حاشیہ		اوسی یا وہی آراضی	۱۸۹	۱۴	دیجاے	دیجانے
			کی تشریح	۱۹۱	۲۲	سیما	مجمل
۸۴	۱ حاشیہ		آسامیان غیر دخیلکار	۱۹۴	۱۵	المعان	بایمان
۹۴	۱۳	سنہ ۱۸۶۳ء	سنہ ۱۸۶۲ء	۲۱۴	۲۵	تحقیقات کے	تحقیقات کے لیے
۱۰۴	۱ حاشیہ		مستثنی ہونا اوس ٹہیکہ کا	۲۱۷	۱۹	رجسٹری	رجسٹر
۱۰۰	۔		کا جو ٹہیکہ دار دیوے۔	۲۲۳	۷	(۲۰)	(۲)

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۲۵	۲۳	آ امی	آسامی
۲۲۸	۸	جوہری	چودہری
۲۳۵	۲۴	سنہ ۱۹۰۲ء	سنہ ۱۹۰۱ء
۲۳۷	۸	سنہ ۱۹۰۲ء	سنہ ۱۹۰۱ء
۲۴۳	۴	اوراستعمال	استعمال
۲۵۲	۲	فریق	رفیق
۲۵۳	۱۰	ت	جوت
۲۶۴	۱۲	کیا سکتا	کیا جا سکتا
۲۶۶	۸	اضا لگان	اضافہ لگان
۲۷۲	۴	ادا	ادا ہو
۲۷۶	۲	۳ سنہ ۱۸۹۹ء	۲ سنہ ۱۸۹۹ء
۲۸۴	۱۹	پانے	پانے کا
۲۸۶	۴	۹۶	۵۶
۲۸۷	۸	اصرف	نہ صرف
۲۹۳	۲۰	قرق	فرق
۲۹۵	۱	کرنے	کرے
۲۹۶	۲۳	کے جائینگے	کی جائیگی
۲۹۸	۱۳	۱۱۳	۱۲۳
۳۰۸	۳	زمیندار معاوضہ	ذمہ دار معاوضہ
۳۱۳	۱	بجائے ایکٹ ہذا	بجائے ایکٹ لگان ایکٹ ہذا
۳۱۴	۲۵	ایکٹ ہذا بارہ سال	ایکٹ ہذا مین بارہ سال
۳۱۸	۲۵	سے	جسے
〃	۴	علیات	عملیات

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۱۸	۲۰	اخر	امر
۳۱۹	۱۰	بحالت	+
〃	۱۲	بہ صورت	صورت
۳۲۰	۱۷	ہین	مین
۳۲۳	۲۰	حصہ مذکور	حصہ دار مذکور
۳۲۷	۲۵	مدعی	+
۳۵۲	۲۵	عدالت	عدالت مین
۳۵۵	۱	بادم	بادام
〃	۸	ئے	ے
۳۵۶	۴	(ربید علی)	(رہن وعلی)
۳۶۷	۱۱	قریب	فریب
〃	۲۳	نہ ہو	ہو
۳۷۵	۱۱	ادن	الا ادن
۳۷۷	۲	تو	گو
۴۰۲	۱۰	کرسکتا ہو	نہین کرسکتا ہو
〃	۱۶	کرسکتا ہو	نہین کرسکتا ہو
۴۰۹	۳	کی گی	کی
۴۱۶	۱۰	کری	کرے

قواعد اپیل

(قواعد استصواب و نگرانی حسب ایکٹ قبضہ آراضی و مالگذاری ممالک متحدہ)

قاعدے نسبت ایسے اپیلوں کے جو ایکٹ قبضہ آراضی ملک آگرہ (نمبر ۲ سنہ ۱۹۰۱ء) اور ایکٹ لگان ملک اودھ (نمبر ۲۲ سنہ ۱۸۸۶ء) اور ایکٹ مالگذاری آراضی ممالک متحدہ (نمبر ۳ سنہ ۱۹۰۱ء) کے بموجب ہیں۔

(الف)۔ قاعدے جو ان تینوں ایکٹوں کی کارروائی کی نسبت ہیں۔

اپیلوں کا پیش کیا جانا۔

۱۔ بورڈ مال یا کمشنروں کے حضور میں اپیل اوس طرح پیش کیے جاینگے جیسا کہ بورڈ کے موجودہ سرکلر نمبر ۱ (ب) مد ۲ کے قواعد او میں حکم ہے۔

۲۔ یادداشت اپیل بورڈ میں انگریزی میں پیش کیجائے گی۔

۲۔ لازم ہے کہ ہر یادداشت اپیل بورڈ میں انگریزی میں پیش کیجائے۔

۳۔ یادداشت اپیل میں کیا کیا لکھا ہوگا۔

۳۔ لازم ہے کہ ہر یادداشت اپیل میں نیچے لکھی ہوئی باتیں درج کیجائیں۔

(الف) نام اور پتہ ہر اپیلانٹ کا۔ اور

(ب) نام اور پتہ ہر شخص کا جسکو ریسپانڈنٹ بنانا منظور ہو۔ اور

(ج) وہ عدالت جسمیں وہ ڈگری یا حکم جسکی ناراضی سے اپیل ہے صادر ہوئی یا ہوا اور نام اوس عہدہ دار کا جس نے وہ ڈگری یا حکم صادر کی یا کیا۔ اور

(د) ڈگری یا حکم کے صادر ہونیکی تاریخ۔ اور

(ہ) اوس ڈگری یا حکم کے کل فریقوں کے نام اور یہ کہ آیا وہ فریق اوس عدالت میں جسمیں وہ ڈگری یا حکم صادر ہوا مدعی یا مدعا علیہ تھا یا اپیلانٹ یا درخواست دینے والا یا رسپانڈنٹ

مگر شرط یہ ہے کہ اگر یہ ظاہر کیا جاوے کہ اوپر لکھی ہوئی باتون مین سے کوئی بات اپیلانٹ کو معلوم نہین ہو سکی تو اپیل عدالت کی اجازت سے پیش کیا جا سکتا ہے لیکن اوسوقت تک داخل نہین کیا جائے گا جب تک کہ ضروری تفصیلات درج نکر دیجاینگی۔

(و) وہ دادرسی جو وس اپیل مین چاہی جاوے۔ اور

(ز) وجہ یا موجبات اپیل جس پر سلسلہ وار نمبر ڈالنے جائین اور جنمین مختصر اور صاف طور پر اور الگ الگ عنوانون مین وہ عذر جو اوس ڈگری یا حکم کی نسبت ہو جسکی ناراضی سے اپیل ہے درج ہو۔ اور

(ح) مالیت اپیل کی۔

۴ - موجبات اپیل۔ ۴ - اگر وجہ اپیل یہ ہو کہ ڈگری کی تائید مین مسل مین درحصل کوئی شہادت یا اقبال ہی نہ تو لازم ہو گا کہ یہ جبات مین لکھدیا جاوے اور وہ اہم تجویز عدالت بھی خاص طور پر لکھی جاوے جسکی بابت یہ بیان کیا جاوے کہ اوسکی تائید مین مسل مین کچھ شہادت یا اقبال نہین ہے۔

کوئی اپیل جو کسی ڈگری بصیغہ اپیل کی ناراضی سے کوئی ایڈوکیٹ یا اٹرنی یا وکیل یا پلیڈر یا ریونیو ایجنٹ پیش کرے کسی ایسی وجہ پر جسکا حوالہ اس قاعدہ مین ہے اوسوقت تک داخل نہین کیا جائیگا جب تک کہ وہ ایڈوکیٹ یا اٹرنی یا وکیل یا پلیڈر یا ریونیو ایجنٹ یادداشت اپیل پر اپنے دستخط سے اس امر کی تصدیق نکرے کہ اوس نے مسل کو معائنہ کرکے جانچ لیا ہے اور اوسکی رائے مین اوس وجہ اپیل کے لیے واقعی طور پر کافی بنیاد ہے۔ جایز ہے کہ یہ تصدیق عدالت کی اجازت سے اپیل کے پیش کرنے کے بعد مگر اوسکے داخل کئے جانے سے پہلے کیجاوے۔

۵ - ۔ یادداشت اپیل مین اوس ڈگری یا حکم کے جسکی ناراضی سے اپیل ہو متوفی کے جایز قایمقام کا داخل کیا جانا۔

۵ جب کبھی کسی ڈگری یا حکم کا کوئی فریق اوسکی ناراضی سے اپیل کرنا چاہے اور اپنے اپیل کا رسپانڈنٹ ایسے شخص کے جایز قایمقام کو بنانا چاہے جو اوس ڈگری یا حکم کا فریق رہا ہو اور اوس ڈگری یا حکم کی تاریخ کے بعد مر گیا ہو۔ اور جو اگر زندہ ہوتا تو بطور رسپانڈنٹ اوس اپیل کا فریق ضروری ہوتا اور جسکا جایز قایمقام اس حیثیت سے اوس ڈگری یا حکم کا فریق یا اوسکے بموجب یا اوسکی نسبت آئندہ کارروائی کا فریق نہ بنایا گیا ہو تو جو فریق اپیل کرنا چاہے اوسکو اختیار ہوگا کہ ایسی یادداشت اپیل جسمین نام اوس جایز قایمقام کا جو اوسمین بطور جایز قایمقام کے درج ہو بطور رسپانڈنٹ کے

لکہا ہو عدالت مجازمین داخل ہونے کیلئے اوس حالت مین پیش کرے جبکہ اوس یادداشت اپیل کے داخل ہونے کی غرض سے پیش کرنے کے وقت وہ اوس یادداشت اپیل کے ساتہہ ایک درخواست واسطے لینے اجازت اس امر کے پیش کرے کہ وہ اوس جایز قایمقام کو اوس فریق کی حیثیت سے اپنے اپیل مین رسپانڈنٹ بنائے اور سوائے اوس صورت کے جسکی نسبت آگے حکم ہے ایسا بیان حلفی داخل کرے جسمین ایسے واقعات درج ہون جو اوسکی درخواست کی تائید کے لئے ضروری ہون۔

مگر ہمیشہ شرط یہ ہے کہ اُس عدالت کے حاکم کو جسمین وہ یادداشت اپیل پیش کیجاے اختیار ہوگا کہ ایسے حکم کے ذریعہ سے جس پر اوسکے دستخط ہون اگر مناسب سمجہے معقول مہلت اپیل بارہ مین اوس بیان حلفی کے پیش کئے جانے کیلئے اُس صورت مین دے جبکہ اوسکو یہ معلوم ہو کہ درخواست دینے والا مناسب کوشش سے وہ بیان حلفی ایسے وقت مین حاصل نہین کرسکتا تہا کہ وہ یادداشت اپیل کے ساتہہ ساتہہ پیش کیا جا سکتا۔

۶۔ جب کبہی کسی نالش مین یا کسی ایسی ڈگری یا حکم کے خلاف اپیل مین جسمین اپیل پیش ہو سکتا ہے کوئی فریق اوس وقت سے پہلے مرجاے جبکہ اوس نالش یا اپیل مین وہ ڈگری یا حکم قابل اپیل صادر ہوا ہو اور اوس فریق متوفی کا نام اوس ڈگری یا حکم مین بطور اوسکے فریق کے پایا جاوے اور اوسکے قایمقام کا نام مسل مین درج نہ کیا گیا ہو اور وہ فریق متوفی اگر زندہ ہوتا تو اوس ڈگری یا حکم کے اپیل کا فریق ضروری ہوتا اور اوس ڈگری یا حکم کا کوئی فریق یا کسی ایسے فریق کا جایز قایمقام جسکو اوس ڈگری یا حکم کی ناراضی سے اپیل کرنے کا حق ہو اوس ڈگری یا حکم کا اپیل کرنا چاہے اور اوس فریق متوفی کے جایز قایمقام کو اپیل کا فریق بنانا چاہے تو اوسکو مختار ہوگا کہ ایسی یادداشت اپیل جسمین نام اوس جایز قایمقام کا جو اوسمین درج ہو بطور فریق اپیل کے لکہا ہو عدالت مجاز مین داخل ہونے کیلئے اُس حالت مین پیش کرے جبکہ اوس یادداشت اپیل کے داخل ہونے کی غرض سے پیش کرنے کے وقت وہ اوس یادداشت اپیل کے ساتہہ ایک درخواست واسطے لینے اجازت اس امر کے پیش کرے کہ وہ اوس جایز قایمقام کو اپیل کا فریق بنائے اور سوائے اوس صورت کے جسکی نسبت آگے حکم ہے ایسا بیان حلفی بہی داخل کرے جسمین یہ درج ہو کہ اوس ڈگری یا حکم کے صادر ہونے سے پہلے جسکی ناراضی سے وہ اپیل کرنا چاہتا ہے اوسکو یہ معلوم نہین تہا کہ فریق متوفی مذکور مرگیا ہے یا یہ کہ وہ معقول موقع

اسکا نہین رکھتا تہا کہ اوس عدالت کو جس نے وہ ڈگری یا حکم صادر کیا اوس ڈگری یا حکم کے صادر ہونیسے پہلے یہ اطلاع کر دیتا کہ وہ فریق متوفی مرگیا ہے اور ایسے دوسرے واقعات بھی لکھے ہون جو اوسکی درخواست کی تائید کے لئے ضروری ہون۔

مگر ہمیشہ شرط یہ ہے کہ اوس عدالت کے حاکم کو جسمین وہ یادداشت اپیل پیش کیجائے اختیار ہوگا کہ ایسے حکم کے ذریعہ سے جس پر اوسکے دستخط ہون اگر مناسب سمجھے معقول مہلت اس بارہ مین اوس بیان حلفی کے پیش کئے جانے کیلئے اوس صورت مین دے جبکہ اوسکو یہ معلوم ہو کہ درخواست دینے والا مناسب کوشش سے وہ بیان حلفی ایسے وقت مین حاصل نہین کر سکتا تہا کہ وہ یادداشت اپیل کے ساتھہ ساتھہ پیش کیا جا سکتا۔

۷۔ جب کبھی بعد اسکے کہ یادداشت اپیل پیش کی گئی ہو کسی اپیلانٹ کو یا کسی ایسے فریق کو جو کسی ایسی عذرداری کے قائم رکھے جانے مین غرض رکھتا ہو جو اپیل مین مجموعہ ضابطہ دیوانی کی دفعہ ۵۶۱ یا دفعہ ۵۰۰ کے بموجب داخل کی گئی ہو سب سے پہلے یہ تحقیق ہوجائے کہ ایسا شخص جسکا نام یادداشت اپیل مین بطور فریق اپیل کے درج ہے اور جو اگر زندہ ہوتا تو اوس اپیل یا عذرداری کا فریق ضروری ہوتا یادداشت اپیل کے داخل ہونے کی غرض سے پیش کئے جانے سے پہلے مرچکا تہا تو اوس اپیلانٹ کو یا اوس فریق کو جو وہ غرض رکھتا ہو جو اوپر بیان ہوئی اختیار ہوگا کہ قانون میعاد سماعت کی پابندی سے اس حکم کے صادر ہونے کی درخواست دے کہ یادداشت اپیل کی ترمیم اسطرح کیجائے کہ اوس شخص کی جگہ جو اوس حالت مین مرگیا جو اوپر بیان ہوئی اوس شخص کے جائز قائمقام کا نام درج کیا جائے بشرطیکہ درخواست دینے والا اوس وقت جب وہ درخواست پیش کرے اوس درخواست کے ساتھہ سوائے اوس صورت کے جسکی نسبت آگے حکم ہے مسل مین داخل کرنے کیلئے ایسا بیان حلفی پیش کرے جس سے یہ ظاہر ہو کہ وہ درخواست بعد اسکے کہ اوس شخص کے مرنے کا حال سب سے پہلے اوس درخواست دینے والے کو یا اوسکے ایجنٹ (مختار) کو۔ اگر کوئی ہو۔ جو مقدمہ مین اوسکی طرف سے کارروائی کرتا تہا۔ معلوم ہوا ہر طرح کی معقول کوشش سے دی گئی ہے۔

مگر ہمیشہ شرط یہ ہے کہ اوس عدالت کے حاکم کو جسمین وہ یادداشت اپیل پیش کیجائے اختیار ہوگا کہ ایسے حکم کے ذریعہ سے جسپر اوسکے دستخط ہون اگر مناسب سمجھے معقول مہلت اس بارہ مین اوس بیان حلفی کے پیش کئے جانے کیلئے اوس صورت مین دے جبکہ اوسکو یہ معلوم ہو

کہ درخواست دینے والا مناسب کوشش سے وہ بیان حلفی ایسے وقت مین حاصل نہین کرسکتا تھا کہ وہ درخواست کے ساتھہ ساتھہ پیش کیا جا سکتا۔

۸۔ نقلین جو یادداشت اپیل کے ساتھہ پیش کیجائینگی۔

۸۔ دوسرے اور تیسرے اپیلون مین لازم ہوگا کہ یادداشت اپیل کے ساتھہ نقلین اون حکمون یا ڈگریون کی اور اون تجویزون کی داخل کیجائین جو اوس مقدمہ مین اوس عدالت کی ماتحت کل عدالتون نے صادر کئے یا کی ہون جسمین یادداشت اپیل پیش کیجاے۔

۹۔ حکم یادداشت اپیل کی ترمیم یا اوس پر مناسب اسٹامپ لگانیکی بابت

۹۔ (۱) جب کبھی عدالت اپیل یہ حکم دے کہ یادداشت اپیل ترمیم کی غرض سے واپس کیجاے یا یہ حکم دے کہ ایسی میعاد کے اندر جو عدالت مقرر کرے کسی ایسے حکم کی نقل داخل کیجاے جسے یادداشت اپیل کے ساتھہ داخل ہونے کا حکم ہے تو اگر اپیلانٹ اوسوقت موجود نہ ہو جب وایسی کا حکم صادر کیا جاے یادداشت اپیل اوسکے پاس ڈاک کے ذریعہ سے سروس بیرنگ بھیجی جائیگی اور عدالت کا حکم اوس پر لکھدیا جائیگا۔

(۲) جب کبھی عدالت اپیل یہ چاہے کہ ایسی یادداشت اپیل پر جو ناکافی اسٹامپ کے کاغذ پر لکھی گئی ہو اسٹامپ ضروری ایسی میعاد کے اندر جو عدالت مذکور مقرر کرے پورا کردیا جاے تو عدالت کا حکم۔ اگر اپیلانٹ اوسکے صادر ہونے کے وقت عدالت مین موجود نہ ہو اوسکے پاس ڈاک کے ذریعہ سے سروس بیرنگ بھیجا جائیگا۔

۱۰۔ اپیل کی نامنظوری کی اطلاع دیجائیگی اور فیصلون کے نتیجے نوٹس بورڈ پر آویزان کئے جائینگے۔

۱۰۔ اگر اپیل نامنظور کیا جاے اور اپیلانٹ موجود نہ ہو تو نامنظوری کی اطلاع اوسکے پاس یا اوسکے ایڈوکیٹ یا اٹرنی یا وکیل یا پلیڈر یا ریونیو ایجنٹ کے پاس ڈاک کے ذریعہ سے سروس بیرنگ بھیجی جائیگی سواے اوس حالت کے کہ اوسکی حاضری کیلئے کوئی تاریخ مقرر کیگئی ہو وہ حاضر ہو گیا ہو اون اپیلون کے نتیجے جنکا فیصلہ بورڈ کرے ہر حالت مین بورڈ کے دفتر کے نوٹس بورڈ (اطلاع کے تختہ پر) آویزان کئے جائینگے یا جب اپیل کی سماعت الہ آباد کے علاوہ کسی اور ضلع مین ہوئی ہو تو اوس حالت مین جب اوس ضلع کا صدر مقام جسمین اپیل کی سماعت ہوئی ہو قسمت کا بھی صدر مقام ہو تو صاحب کمشنر کی کچہری کے نوٹس بورڈ پر آویزان کئے جائینگے اور دیگر صورتون مین کلکٹری کے نوٹس بورڈ پر آویزان کئے جائینگے

۱۱ - عدالت ماتحت کو اطلاع دیا جانا اور مسل کا طلب کیا جانا -

۱۱ - جس حالت مین کہ یہ ضروری ہو کہ اپیل کی اطلاع اوس عدالت کو دیجاے جسکی ڈگری یا حکم کی ناراضی سے اپیل ہو تو یہ اطلاع مسل کی طلبی کے حکم مین دیجا سکتی ہے۔

۱۲ - ۱۳ - خاص قاعدے اون اپیلون کے متعلق جو بورڈ مین ہون -

۱۲ - جس حالت مین کہ بورڈ نے اپنا کام اپیلون کے متعلق ممبران بورڈ کے باہم تقسیم کر لیا ہو تو ایک ممبر کا حکم بورڈ کا حکم ہوگا - لیکن لازم ہے کہ کوئی ایسی ڈگری یا حکم جو بصیغہ اپیل بورڈ کے زیر تجویز آئے بغیر ایسی تجویز کے جسمین دو ممبران بورڈ کی راے کا اتفاق ہو ترمیم یا منسوخ نہ کیجاے یا نہ کیا جاے۔

۱۳ - جب کبھی اپیل مین بورڈ کسی ڈگری یا حکم مین ترمیم کرے یا اوسکو اولٹ دے تو لازم ہوگا کہ تجویز یا حکم پر وہ دونون ممبر جنکو اوسکی نسبت اتفاق ہے خود دستخط کرین۔

۱۴ - حکم کی نقل ماتحت عدالتون کو بھیجی جائیگی

۱۴ - اگر وہ عدالت جسکے حکم یا ڈگری کی ناراضی سے اپیل کیا گیا ہو وہ عدالت نہو جس نے اوس مقدمہ مین ابتدائی حکم یا ڈگری صادر کی تھی تو عدالت مذکور کو لازم ہوگا کہ عدالت اپیل سے نقل اوس حکم یا ڈگری کی اور اوس تجویز کی (اگر کوئی ہو) جو اپیل مین صادر کیا گیا یا کی گئی ہو پہنچنے پر اوسکی نقل معرفت درمیانی عدالت یا عدالتون کے (اگر کوئی ہون) اوس عدالت کے پاس بھیجے جس نے اوس مقدمہ مین ابتدائی حکم یا ڈگری صادر کیا تھا یا کی تھی۔

۱۵ - اپیلون کا رجسٹر

۱۵ - ہر عدالت اپیل مین ایک رجسٹر اون اپیلون کا جو ہر ایک کے بموجب پیش ہون اور اون اپیلون کا جو داخل کئے جاوین قایم رکھا جائیگا جسمین نیچے لکھی ہوئی باتین درج کیجائینگی۔

(۱) اپیل کا نمبر سلسلہ وار
(۲) تاریخ پیش کئے جانیکی۔
(۳) نام فریقون کے
(۴) تاریخ نامنظوری کی
(۵) تاریخ داخل کئے جانیکی
(۶) تاریخ ڈسمس (خارج) کئے جانیکی بوجہ غیر حاضری یا عدم پیروی کے۔

(۷) (۹) (۹) (۱۰) } یکطرفہ مقدمات { تاریخ بحالی کی
تاریخ ترمیم کئے جانے کی
تاریخ اولٹ دیئے جانے کی
تاریخ واپسی بموجب دفعہ ۵۴۲ یا تاریخ بھیجے جانیکی بموجب دفعہ ۵۶۶ مجموعہ ضابطہ دیوانی۔

(۱۱) (۱۲) (۱۳) (۱۴) } مقدمے جنمین جوابدہی کیگئی تھی { تاریخ بحالی کی
تاریخ ترمیم کئے جانیکی
تاریخ اولٹ دیئے جانیکی
تاریخ واپسی بموجب دفعہ ۵۴۲ یا تاریخ بھیجے جانیکی بموجب دفعہ ۵۶۶ مجموعہ ضابطہ دیوانی۔

۱۵- آیا مجموعہ ضابطہ دیوانی کی دفعہ ۱۰۵ کے بموجب یا دفعہ ۲۰۵ کے بموجب عذرداری داخل کی گئی۔

۱۶- کیفیت۔

۱۷ تاریخ محافظ خانہ مین بھیجے جانیکی۔

۱۸ محافظ دفتر کے دستخط۔

(ب)- خاص قاعدے اون اپیلون کی نسبت جو ایکٹ مالگذاری آراضی کے بموجب ہون

۱۶- مجموعہ ضابطہ دیوانی کی دفعات ۵۴۰ لغایت ۵۴۷، ۵۴۹ و ۵۶۲ لغایت ۵۷۰ و ۵۷۸ و ۵۸۳ کے حکم جو ایسی اپیلون کی نسبت مین جو ڈگریون کی ناراضی سے ہون ایسے اپیلون سے متعلق ہون گے جو ایسے حکمون کی ناراضی سے کیجائین جو ایکٹ مالگذاری آراضی کے بموجب ہون۔

۱۶ مجموعہ ضابطہ دیوانی کے بعض حکمون کا متعلق کیا جانا۔

۱۷- اوس میعاد سماعت کا حساب کرنے مین جو اپیل کے لیئے مقرر ہو وہ تاریخ جس پر وہ حکم یا ڈگری جسکی ناراضی سے اپیل ہو سنائی گئی اور وہ عرصہ بھی جو حکم یا ڈگری مذکور کی نقل لینے مین لگے حساب سے الگ کردیا جائے گا۔

۱۷ میعاد سماعت کا حساب کسطرح کیا جائیگا۔

جب کسی ڈگری کی ناراضی سے اپیل کیا جائے یا اوسکی نظرثانی کی درخواست دیجائے تو وہ عرصہ بھی جو اوس تجویز کی نقل لینے مین لگے جسکی بناپر وہ ڈگری ہو حساب سے الگ کردیا جائیگا۔

۱۸- ایکٹ مالگذاری اراضی ممالک متحدہ ۱۹۰۱ع کی دفعہ ۲۰۹ ضمن (۱) کے بموجب اپیل کے سرسری طور پر نامنظوری کئے جانے کی اجازت صرف اون وجہون مین سے ایک یا زیادہ وجہون کی بنا پر ہے جنکی بنا پر عرضی دعوی یا یادداشت اپیل مجموعہ ضابطہ دیوانی کے بموجب نامنظور کیا جا سکتا یا کیجا سکتی ہے۔

۱۸- کس حالت مین اپیل کے سرسری طور پر نامنظور کئے جانیکی اجازت ہے۔

۱۹-(۱) جب اپیل داخل کر لیا گیا ہو تو عدالت کو اختیار ہوگا کہ بغیر اسکے کہ کسی فریق کو یا اوس عدالت کو جسکے حکم کی ناراضی سے اپیل ہے اطلاعنامہ بھیجے اپیل کو ڈسمس (خارج) کرے اور حکم کو بحال رکھے یا عدالت کو اختیار رہیگا کہ اوس حکم کو بہ تعلق خرچے کے بدلدے۔

۱۹- داخل ہونے کے بعد اپیل سرسری طور پر ڈسمس (خارج) کیا جا سکتا ہے

(۲)- اس قاعدے کے بموجب کارروائی کرنے سے پہلے عدالت کو اختیار ہوگا کہ مقدمہ کی مسل طلب کرے مگر ایسا کرنا عدالت کے لئے امر لازمی نہ ہوگا۔

۲۰- ایسی ہر صورت مین جسمین اپیل بغیر اسکے کہ اپیلانٹ کے پاس اطلاعنامہ بھیجا گیا ہو ڈسمس (خارج) کیا جاے اوسکے پاس یا اوسکے ایڈوکیٹ یا اٹرنی یا وکیل یا پلیڈر یا ریونیو ایجنٹ کے پاس اطلاع اس امر کی کہ اپیل ڈسمس (خارج) کر دیا گیا ڈاک کے ذریعہ سے سروس برنگ بھیجی جائیگی سواے اوس حالت کے کہ وہ اوسوقت جب اپیل خارج کیا جاے موجود ہو

۲۰- اپیلانٹ کو اپیل ڈسمس (خارج) کئے جانے کی اطلاع دیجائیگی۔

ایسے اپیلون کے نتیجے بھی جنکو بورڈ اس طور سے ڈسمس کرے مطابق ہدایت قاعدہ ۱۰ کے بورڈ کے دفتر یا کمشنری یا کلکٹری کے جیسی کہ صورت ہوگی۔ نوٹس بورڈ پر آویزان کئے جائینگے۔

۲۱- اگر کسی اپیل کی نسبت سواے ایسے اپیل کے جو جمع کے سنائے جانیکی ناراضی سے ہو۔ جو داخل کر لیا گیا ہو قاعدہ ۱۹ کے بموجب عمل نہ کیا گیا ہو تو عدالت کو لازم ہوگا کہ اوس اپیل کی سماعت کے لئے کوئی تاریخ مقرر کرے۔

۲۱- سماعت کا طریقہ کارروائی اوس حالتمین جب اپیل سرسری طور پر نامنظور یا ڈسمس (خارج) نہ کیا جاے

۲۲- جو تاریخ اس طرح مقرر کیجاے اوسکا اطلاعنامہ اپیل کی کچہری مین لگا دیا جائیگا اور ویسے ہی اطلاعنامہ کی تعمیل یا تو عدالت اپیل خود رسپانڈنٹ پر یا اوسکے پلیڈر پر کرائیگی یا وہ اطلاعنامہ کو عدالت اپیل اوس عدالت مین بھیجے گی جسکے حکم کی ناراضی سے اپیل ہوا اور وہان سے اوسکی تعمیل رسپانڈنٹ پر یا اوسکے پلیڈر پر اوس طریقہ سے کیجائیگی جسکا حکم ایکٹ مالگذاری

اراضی کی دفعہ ۱۹۵ مین ہے۔ اون اپیلون مین جو بورڈ کے روبرو پیش ہون اوسی قسم کے اطلاعنامے کی اپیلانٹ پر یا اوسکے پلیڈر پر تعمیل کیجائیگی یا کرائی جائیگی۔

۲۳- جو اطلاعنامہ ریسپانڈنٹ کے پاس بھیجا جائیگا اوسمین یہ تحریر کیا جائے گا کہ اگر وہ عدالت اپیل مین اوس تاریخ پر جو اس طرح مقرر کی گئی ہو حاضر نہ ہوگا تو اپیل کی سماعت یکطرفہ کیجائیگی۔

۲۴- اپیلون کی سماعت کی نسبت طریقہ کارروائی مجموعہ ضابطہ دیوانی کی دفعات ۵۵۵ لغایت ۵۷۱ کے حکمون کے مطابق ہوگا۔

۲۴- طریقہ کارروائی اپیلون کی سماعت کی نسبت

۲۵- کسی مقدمہ مین یہ ضروری نہ ہوگا کہ ڈگری طیار کیجائے لیکن اگر خرچہ کی نسبت کوئی حکم صادر کیا جائے تو لازم ہوگا کہ اوس حکم مین یہ درج کر دیا جائے کہ کتنا خرچہ ادا کرنا ہوگا اور کون ادا کرے گا۔

۲۵- ڈگری کے طیار کرنیکی ضرورت نہین ہے۔

۲۶- جب بورڈ کسی ایسے حکم یا ڈگری کو جسکی ناراضی سے اپیل ہوا ہو بحال رکھے تو اوسکے لئے اس سے زیادہ کارروائی کرنا ضروری نہ ہوگا کہ اوس اپیل کے ڈسمس (خارج) کرنے اور اوس عدالت کے حکم یا ڈگری کے بحال رکھنے کا حکم تحریر کرے جسکے حکم یا ڈگری کی ناراضی سے اپیل ہوا ہے۔ کل دوسری صورتون مین عدالت اپیل کو لازم ہوگا کہ مجموعہ ضابطہ دیوانی کی دفعہ ۵۷۴ کے حکمون کے مطابق تجویز لکھے۔

۲۶- حکم یا تجویز کس شکل مین ہوگی۔

۲۷- لازم ہے کہ نقل اوس حکم یا ڈگری اور اوس تجویز کی (اگر کوئی ہو) جو عدالت اپیل نے صادر کیا ہو اوس عدالت مین بھیجی جائے جس نے وہ حکم صادر کیا تھا جسکی ناراضی سے اپیل ہوا اور وہ نقل اوس مقدمہ کی مسل کارروائیون مین شامل کر دیجائے۔

۲۷- حکم وغیرہ کی نقل عدالت ماتحت مین بھیجی جائے گی

۲۸- جو اپیل جمع کے سنائے جانیکی ناراضی سے ہو اوسکے متعلق انگریزی فرد تشخیص (جمع) وہ حکم بھیجی جائیگی جسکی نقل یادداشت اپیل کے ساتھ شامل ہونی چاہیئے۔

۲۸- ہندوستان کے متعلق بعض اپیلون کی نسبت خاص قاعدے

۲۹- اگر ایسا اپیل جو جمع کے سنائے جانیکی ناراضی سے ہو ان قاعدون کے قاعدہ ۱۹ کے بموجب سرسری طور پر نامنظور کر دیا جائے تو عدالت اپیل کو لازم ہوگا کہ اوس عہدہ دار کو جس نے جمع سنائی ہو اگر وہ اوس وقت تک اوس ضلع مین جسمین محال ہو اختیار عمل مین لاتا ہو اور

امور کی نسبت رپورٹ کرنے کی ہدایت کرے جو یادداشت اپیل مین لکھے ہون اور اپیل کا فیصلہ کرنے سے پہلے اوس رپورٹ پر غور کرے مگر یہ ضروری نہ ہوگا کہ اپیل کے سماعت کے لئے کوئی تاریخ مقرر کیجاے یا اپیلانٹ کے پاس اطلاعنامہ بھیجا جاے۔

۳۔ جب کبھی عدالت اپیل جمع مین ترمیم کرے اور جس عدالت نے جمع تشخیص کی ہو وہ کلکٹر نہ ہو تو عدالت اپیل کو لازم ہوگا کہ نقل اوس تجویز کی جو اپیل مین صادر ہو کلکٹر کے پاس بھیجے۔

قاعدے نسبت استصواب اور نگرانی اور رپورٹون کے جو بموجب ایکٹ قبضہ اراضی ملک آگرہ نمبر ۲ سنہ ۱۹۰۱ء ایکٹ مالگذاری اراضی ممالک متحدہ نمبر ۳ سنہ ۱۹۰۱ء کے ہون۔

۱۔ ایکٹ مالگذاری آراضی ممالک متحدہ سنہ ۱۹۰۱ء کی دفعہ ۲۱۰ کے بموجب عدالت بدرجۂ استصواب کسی فریق مقدمہ کی درخواست پر یا خود اپنی ہی تحریک سے کرسکتی ہے۔

۱-۲- قاعدے ایسی عدالتون کیلئے جو بذاتہ استصواب کرتی ہین

۲۔ دفعہ ۲۱۰ کے بموجب استصواب کرنے کیلئے عدالت مین درخواست اسی طرح پیش کیجائیگی جس طرح کہ اپیل کیا جاتا ہے۔

۳۔ ایسی درخواست کو اس بناپر سرسری طور سے نامنظور کرنے کا اختیار ہوگا کہ درخواست دینے والے نے اوس عدالت کی ماتحت عدالت مین جس مین درخواست پیش کی گئی ہے اس امر کی درخواست نہین دی جس درخواست کے دینے کا اوسکو اختیار تھا کہ ایکٹ مالگذاری آراضی کی دفعہ ۲۱۰ کے بموجب استصواب کرے یا اس بناپر سرسری طور سے نامنظور کیجا سکتی ہے کہ اوس نے ایسا اپیل پیش نہین کیا جسکے پیش کرنے کا اوسکو اختیار تھا۔

۴۔ اگر درخواست سرسری طور سے نامنظور نہ کیجائے اور عدالت کی یہ راے ہو کہ اوس کے استصواب کرنے کی موجبات ظاہر ہوتی ہین تو عدالت کو لازم ہوگا کہ اوس مقدمہ کی مسل طلب کرے۔

۵۔ اگر مسل کے پڑھنے پر عدالت کی یہ راے ہو کہ استصواب کرنے کی ضرورت نہین ہے تو اوسکو اختیار ہوگا کہ بغیر اسکے کہ اطلاعنامہ کی تعمیل کرائی جائے یا فریقین کے عذر سُنے جائین درخواست کو خارج کر دے۔

۶۔ اگر عدالت کو یہ معلوم ہو کہ بہ تعلق کسی حکم عدالتی کے یا تو درخواست کے پیش ہونے پر یا خود عدالت کی تحریک سے استصواب کرنا ضروری ہے تو عدالت کو لازم ہوگا کہ اوسکی درخواست

کے فریقون کے پاس ایک ایسا اطلاعنامہ بھیجے جسمین اونکو اون موجبات کی اطلاع دیجائے جسکی بنا پر عدالت استصواب کرنا چاہتی ہے اور اوس اطلاعنامہ مین ایسی تاریخ مقرر کردیجائے جس پر کسی ایسے عذرون پر جو اونکو کرنے ہون غور کیا جائے گا اور وہ لکھ لئے جائینگے۔

۷ - (۱) اگر کسی مقدمہ مین عدالت یہ طے کرے کہ استصواب کرنا چاہیئے تو اوسکو لازم ہوگا کہ اوس استصواب کو اپنی کارروائی کی مسل کے ساتھ بورڈ مین بھیجے اور اوسکے ساتھ ماتحت عدالت کی مسل بھی بھیجے۔

(۲) اگر وہ عدالت جو استصواب کرے کمشنر کی عدالت نہو تو اوسکو لازم ہوگا کہ اوس استصواب کو کمشنر کی معرفت بھیجے۔

۸ - ایکٹ مالگذاری اراضی کی دفعہ ۲۱۹ کے بموجب بورڈ مین درخواست اوسی طریقہ سے دیجائیگی جس طرح کہ اپیل کیا جاتا ہے۔

۹ - قاعدے نسبت نگرانی کے جو بورڈ مین ہوگی

اگر ایسی درخواست کسی ایسے حکم عدالتی کی نگرانی کیلئے ہو جو کسی ایسی عدالت مال نے جو عدالت کمشنر کی نہو صادر کیا ہو تو وہ اس بنا پر سرسری طور سے نامنظور کیجا سکتی ہے کہ درخواست دینے والے نے بورڈ کی ماتحت عدالت مین اس امر کی درخواست نہین دی جس درخواست کے دینے کا اسکو اختیار رہتا کہ ایکٹ مذکور کی دفعہ ۲۱۰ کے بموجب استصواب کرے یا اس بنا پر سرسری طور سے نامنظور کیجا سکتی ہے کہ اوس نے کسی ایسی عدالت مین ایسا اپیل پیش نہین کیا جسکے پیش کرنے کا اوسکو اختیار تھا۔

۱۰ - اگر دفعہ ۲۱۹ کے بموجب درخواست پر غور کرنے کے بعد بورڈ کی یہ رائے ہو کہ جو حکم عدالت ماتحت نے صادر کیا وہ ترمیم یا منسوخ کیا جانا یا اولٹ دیا جانا چاہیئے تو بورڈ کو لازم ہوگا کہ اوس عدالت کی مسل طلب کرے۔

۱۱ - اگر کسی مقدمہ کی مسل قاعدہ ۷ کے بموجب ارسال کیجائے یا قاعدے ۱۰ کے بموجب طلب کیجائے یا اوسکو بورڈ نے خود اپنی تحریک سے طلب کیا ہو تو بورڈ کو اختیار ہوگا کہ جیسا مناسب سمجھے یا تو اوس مقدمہ کی نسبت اوسی طرح کارروائی کرے جیسی کہ اپیل کی صورت مین کیجاتی ہے یا بغیر اسکے کہ فریقون پر اطلاعنامہ کی تعمیل کیجائے یا اونکے عذر سنے جائین مثل کے دیکھنے کے بعد حکم صادر کرے۔

۱۲ - ایکٹ قبضہ اراضی ملک آگرہ ۱۹۲۱ء کی دفعہ ۲۲۰ کے بموجب ریورٹ مین کرنے

۱۲- طریقہ کارروائی ایکٹ قبضہ آراضی کی دفعہ ۱۵ وغیرہ کے بموجب۔

اور نگرانی کا اختیار عمل مین لانے کا طریقہ کارروائی اون قاعدون کے مطابق ہوگا جو ایکٹ مالگذاری آراضی ممالک متحدہ کے بموجب الگ الگ استصواب اور نگرانی کے لئے مقرر کئے گئے ہین۔

۱۳- رجسٹر نگرانیون کا۔

۱۳- ایسے کل مقدمون کے لئے جو عدالت کے روبرو (الف) ایکٹ قبضہ آراضی ملک آگرہ کے بموجب اور (ب) ایکٹ مالگذاری آراضی ممالک متحدہ کے بموجب استصواب یا نگرانی کے طور پر پیش ہون ایک علیحدہ رجسٹر جہان تک قریب قریب ہو سکے اوس نمونہ کے مطابق قائم رکھا جاوے گا جو ان قاعدون کے حصہ (الف) کے قاعدہ ۱۵ مین مقرر کیا گیا ہے جو اپیل کی سماعت کے متعلق مال کی عدالتون کی کارروائی کے انتظام کی نسبت ہین۔

مطبع نظائر قانون ہند فتحگڈھ

تناقص اختیار سماعت

عدالت ہائے دیوانی ومال

احکام ایکٹ مال کو پورے طور پر اثر پذیر کرنا چاہئے

اکثر مقدمات مین یہ بحث پیش ہوتی ہے کہ آیا نالش قابل سماعت عدالت مال ہے یا عدالت دیوانی بموجب دفعہ ۱۱ - ضابطہ دیوانی کے عدالت ہائے دیوانی کو تمام نالشات قسم دیوانی کی تجویز کرنے کا اختیار ہے بجز ان نالشات کے جو کسی قانون نافذ الوقت کی رو سے ممنوع السماعت ہون چنانچہ از روے دفعہ ۱۶۷ (بشمول ضمیمہ چہارم) ایکٹ قبضہ آراضی اگرہ سنہ ۱۹۰۱ء و دفعہ ۲۳۳ - ایکٹ مالگذاری آراضی ممالک متحدہ بعض اقسام کے مقدمات مین محض عدالتہائے مال کو اختیار سماعت عطا کیا گیا ہے احکام دفعات مذکور کو پورے طور پر اثر پذیر کرنا چاہیئے اور نالش کی شکل کو اوس سے مختلف کر کے جیسی ایکٹ مین مذکور ہے معمولی عدالتون سے چارہ جوئی نہین کیجا سکتی - عدالتہائے مال کو نہ محض نالشات مذکورہ ایکٹ مین اختیار سماعت حاصل ہے بلکہ ان جملہ صورتون مین اختیار ہے جسمین اس قسم کی نالش دائر کیجا سکتی ہون (مہیش رائے بنام چندر راے - ویکلی نوٹ سنہ ۱۹۰۹ء صفحہ ۲۰۰)-

اختیار سماعت عدالت مطابق نوعیت دعویٰ

اختیار سماعت عدالت نوعیت اوس دعوی پر جو مدعی پیش کرے اور اوس معاملہ پر جو اوس دعوی مین داخل ہو منحصر ہے (دلگر نش بنام جمن - ویکلی رپورٹر - جلد ۲ صفحہ ۱۴۰) چنانچہ جب (۱) تعلق باہم فریقین وہی ہو جو ایکٹ مین بیان کیا گیا ہے اور (۲) داد رسی ایسی ہو جو عدالت مال عطا کر سکتی ہے تو نالش قابل سماعت عدالتمال ہے پس اگر مدعی عدالت مین بدین بیان نالش دائر کرے کہ دو ماہ قبل ارجاع نالش کے وہ آسامی تہا تو وہ بموجب دفعہ ۹۵ قبضہ عدالتمال سے حاصل کر سکتا ہے اور وہ عدالت دیوانی سے ڈگری قبضہ و استقرار حق حاصل نہین کر سکتا (شان خان بنام گمانی لال - ویکلی نوٹ سنہ ۱۹۰۹ء صفحہ ۱۷۱) لیکن اگر وہ یہ بیان کرے کہ مدعا علیہ جو آراضی پر بدعوی آسامی ہونے کے داخل ہوا ہے فی الحقیقت آسامی نہین ہے بلکہ غاصب ہے تو اوسکو عدالت دیوانی سے چارہ جوئی کرنا چاہیئے (لچھمن سنگھ بنام اندر سنگھ - ریونیو رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۲۵ (سکھنا بنام کریم چودہری - انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ

نالشات قابل سماعت عدالت مال

نیلادہر بنام بھجو خان۔ سویکلی نوٹ ۱۸۸۵ء صفحہ ۲۰۳) لیکن جبکہ گوپی رام ایک آسامی نے جو مین کو زمینداروں نے بیدخل کیا او اوسکی حیثیت پر قبضہ حاصل کیا اور مدعی نے بدین بیان نالش دائر کی کہ وہ خریدار نیلام ایک حصہ اور حقیت مذکور کا ہے کہ جو باجراے ڈگری بمقابلہ دو اشخاص کے جو حقیت مذکور مین گوپی رام کے ساتھہ حصہ دار تھے (گو انکا نام بحیثیت مذکور درج نتہا) نیلام ہوا تہا۔ اور یہ استدعا کی کہ زمینداروں سے قبضہ حقیت مذکور کا جو اوس نے خرید کی تہی دلایا جائے۔ تجویز ہوئی کہ اس قسم کی نالش عدالت دیوانی مین قابل پذیرائی نہین ہے۔ منشا و انصرام قانون کا یہ ہے کہ نالشات اور مباحث جو مابین زمینداران و آسامیان کے پیدا ہون عدالت مال فیصل کرین اور مدعی چند قسم کے دعوی کرنے سے عدالت دیوانی مین نالش دائر نہین کر سکتا اور اون کارروایات کو جو بہتر عدالت مال مین ہوئی ہون منسوخ نہین کرا سکتا (رام بدن بنام شیوراج۔ ویکلی نوٹ ۱۸۹۱ء صفحہ ۲۰۴)

نالشات قابل سماعت عدالت دیوانی

بخلاف اسکے جب مدعی کو ایسے اشخاص نے بیدخل کیا تہا جو اوسکے عرضی دعوی کے بموجب زمیندار نہ تھے تجویز ہوئی کہ نالش عدالت دیوانی مین ہونی چاہیے (ہری داس بنام گوپی رام۔ ویکلی نوٹ ۱۸۹۶ء صفحہ ۱۳۷)

جبکہ آسامی نے مدعی کے حق سے انکار کیا ہو اور اپنا حق قایم کیا ہو تو زمیندار عدالت دیوانی مین واسطے استقرار حق اور استحقاق وصولیابی لگان کے نالش دائر کر سکتا ہے (کنہیا بنام رام کشن۔ انڈین لا رپورٹس الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۴۲۹۔ واستو بنام غلام محمد۔ انڈین لا رپورٹس الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۱۱۰) خواہ وہ مالک ہو یا محض ٹہیکہ دار (رہبن بنام پرتاب۔ انڈین لا رپورٹس الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۱۸) اور حق بنام رتو۔ ویکلی نوٹ ۱۸۹۶ء صفحہ ۱۲۳) اسی طرح پر جب مدعا علیہ اس امر سے انکار کرے کہ مدعی اوسکا آسامی ہے تو آسامی واسطے استقرار اپنے حق آسامی کے عدالت دیوانی مین نالش کر سکتا ہے (مہیپال سنگہ بنام تہدن سنگہ۔ ویکلی نوٹ ۱۸۸۸ء صفحہ ۹۴) اور اجلاس کامل ہائیکورٹ الہ آباد نے بمقدمہ شیو دشت نراین سنگہ بنام رگہبر دیال (انڈین لا رپورٹس الہ آباد جلد ۱۰ صفحہ ۱۹۹) یہ تجویز کی ہے کہ نالش جسمین مدعی بطور کاشتکار آراضی یہ دعوی کرے کہ وہ کاشتکار آراضی قرار دیا جاے اور زمیندار اوسکے کاشتکارانہ حق واقع اراضی کی نسبت دست اندازی کرنیسے باز رکھا جاے اور جسمین مدعا علیہ کو تعلق باہم اپنے اور مدعی مالک و کاشتکار ہونیسے انکار ہو ایسی نالش نہین ہے جو صرف قابل سماعت عدالت مال ہو۔ محمود صاحب جج نے اس مقدمہ مین یہ راے ظاہر کی "مجھکو کچھہ شبہہ نہین ہے کہ نالش جس حیثیت سے دائر ہوئی ہے قابل سماعت عدالت دیوانی ہے اس امر پر مجھکو لحاظ کرنیکی ضرورت نہین ہے کہ اگر مدعیان دخلیابی کا دعوی کرین تو نالش قابل سماعت عدالت ہاے دیوانی کے ہوگی۔

نالش منجانب یا بنام ورثاء زمیندار یا آسامی غیر

پیشتر بموجب ایک لگان کے ہائیکورٹ نے یہ ظاہر کی تھی کہ کوئی احکام ایکٹ لگان میں
ایسے نہیں پائے جاتے کہ جنکی رو سے اجازت اجراء نالش منجانب یا بمقابلہ قایمقامان اشخاص متوفی
کے ہو کہ جو اگر آئندہ ہوتے تو تابع اختیار مال کے ہوتے (احمد الدین بنام مجلس راے - انڈین الہ آباد
جلد ۵ صفحہ ۳۰۴) لیکن اب بموجب اس ایکٹ کے حق یا استحقاق رکھنے والوں میں وہ اشخاص
بھی داخل کئے گئے ہیں جو بطور اونکے متقدمین اور اونکے جانشینوں کے اوس حق کے رکھنے
والے ہیں یا رکھنے والے ہونگے (ملاحظہ طلب ضمن ۱ دفعہ ۴ ایکٹ ۱۲ سنہ ۱۸۸۱ع) چنانچہ اب وارث آسامی دخیلکار پر
جو قابض حقیت متوفی ہو بابت بقایا لگان کے جو آسامی سے واجب تھی عدالت مال میں نالش ہو سکتی ہے

مقدمات منسوخ شدہ

(لیکراج سنگھ بنام رامے سنگھ - انڈین الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۳۸۱) چنانچہ اب نظایر جنکی رو سے یہ تجویز ہوئی
تھی کہ ورثاے کسی فریق کی نالش نہیں کر سکتے یا اونپر نالش نہیں ہو سکتی یعنی نظایر ترمنبھی [illegible] بنام
فتح معین - دیکھی نوٹ سنہ ۱۸۷۳ع صفحہ ۵۹ و وزیر محمد بنام امانت خان دیکھی نوٹ سنہ ۱۸۷۳ع صفحہ ۱۷۲
و احمد الدین بنام مجلس راے انڈین الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۳۰۴ و متا دین بنام [illegible] دین رپورٹ ہائیکورٹ
ممالک مغربی و شمالی جلد ۷ صفحہ ۴۷ و متا دین [illegible] بنام چندی دین - رپورٹ ہائیکورٹ ممالک مغربی و شمالی
جلد ۷ صفحہ ۱۱۷ مسترد متصور ہونی چاہئیں (نیز دیکھو مقدمہ مہابیر پرشاد بنام لالا دین - فیصلہ بورڈ نمبر ۱۵ سنہ ۱۸۸۳ع)
لیکن وارث ایسے آسامی پر جس نے آسامی کی حقیت نہ لی ہو عدالت مال میں نالش نہیں ہو سکتی کیونکہ
ایسی صورت میں بوجہ نہ ہونے تعلق زمیندار و آسامی کے لگان مبدل بہ قرضہ ہو جاتا ہے اور اوسکی
بابت عدالت دیوانی میں نالش ہونی چاہئے (دیکھو مقدمہ سعید الدین بنام احمد علی [illegible])

لگان یا قرضہ

جب بعد صدور ڈگری لگان کے فریقین میں کوئی معاہدہ خانگی نسبت ادائے لگان
بذریعہ اقساط ہو جائے تو وہ لگان داخل قرضہ ہو جاتا ہے مگر جو نالش لگان میں قبل صدور ڈگری باہم
فریقین قسط بندی ہو جائے اور اوسکے بموجب ڈگری صادر کیجائے تو ایسے اقرار سے مقدمہ اختیار سماعت
عدالت مال سے خارج نہیں ہوتا (بنسیداس بنام لچھمن داس - لیگل ریممبرنسر جلد ۱ سنہ ۱۸۷۹ع صفحہ ۱۱) -

نالش بنام ٹھیکدار

پیشتر یہ تجویز ہوا تھی کہ جب ٹھیکدار پر نالش عدالت مال میں ہو تو وہ محض بابت اوس منافع
کی ذمہ دار ہے جو اوس روپیہ سے واجب الادا ہو جو اوس نے جبکہ وہ منصب ٹھیکداری کا رکھتا تھا تحصیل
کیا ہو - اگر اوس نے نمبرداری بذریعہ وراثت کے حاصل کی ہو تو اوسپر بابت اوس تحصیل کے جو اوسکے
پدر نے کی بحیثیت قایمقام پدر کے عدالت دیوانی میں نالش ہو سکتی ہے [illegible]
رپورٹ ہائیکورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۲۰۵) لیکن اب بوجہ دفعہ ۱۳۶ ایکٹ [illegible]

[illegible] رپورٹ صدر عدالت دیوانی سنہ ۱۸۶۷ع صفحہ ۶۹

بہی عدالت مال مین ہوگی اور اب نمبردار نہ محض حصہ داران کو ادا کرنے منافع کا ذمہ دار ہے بلکہ ان اشخاص کو بہی ادا ے منافع کا ذمہ دار ہے جو بحیثیت وارث حصہ داران کے دعوی کرین لیکن ہائیکورٹ الہ آباد نے حال مین یہ تجویز کی ہے کہ جانشین استحقاق نمبردار متوفی کا ذمہ وار دینے حساب اوس منافع کا نہین ہے جو اوسکے پیشرو نے وصول نکیا ہو اجسکو اوس نے بلا وصول بوجہ غفلت یا بد انتظامی کے رہنے دیا ہو (دیپ سنگہ بنام راجمرن - ویکلی نوٹس ۱۹۰۲ء ۱۱ صفحہ)

بورڈ نے بمقدمہ بہگوانداس بنام بہگوانداس یہ تجویز کی تہی کہ وہ شخص جسکا نام بوقت حصول منافع بطور حصہ دار قلمبند تہا لیکن قبل از رجاع نالش خارج ہوگیا تہا عدالت مال مین نالش کر سکتا ہے (فیصلہ بورڈ نمبر ۱ سنہ ۱۹۰۳ء) -

نالش منتقل الیہ لگان

ہائیکورٹ الہ آباد نے بمقدمہ گنگا پرشاد بنام چندر راوتی (انڈین الہ آباد جلد ۔ صفحہ ۲۷) و رستم خان بنام لال بخشنا تہہ - فیصلہ بورڈ نمبر ۲ سنہ ۱۹۰۹ء یہ تجویز کی تہی کہ منتقل الیہ لگان بابت لگان کے عدالت مال مین نالش نہین کر سکتا کیونکہ خریدار نے منشاے خریداری نہ بطور لگان کے خرید کیا ہے بلکہ بطور زر واجب انتقال کنندہ کے لیکن حکام بورڈ نے بمقدمہ رام چند بنام جمن (فیصلہ بورڈ نمبر ۲ سنہ ۱۹۰۲ء) خلاف اسکے تجویز کی ہے - اس مقدمہ مین رابرٹس صاحب و ڈیونس صاحب ممبران بورڈ نے یہ فرمایا عبارت دفعہ ۹۳ (الف) ایکٹ ۲ سنہ ۱۹۰۱ء بالکل عام ہے اور جملہ نالشات - بقایا لگان سے متعلق ہے عام اس سے کہ کوئی شخص ان کو رجوع کرے اور بروے تمہید دفعہ مذکور تمام نالشات مین قبیل نالش بقایا لگان مین اختیار سماعت عدالت ہاے مال پر محدود کیا گیا ہے ...... مقدمہ رستم خان بنام لال بخشنا تہہ (فیصلہ بورڈ نمبر ۲ سنہ ۱۹۰۹ء) بادی النظر مین متناقض اصول قرار یافتہ کے معلوم ہوتا ہے بالخصوص اس وجہ سے کہ عنوان مین یہ درج ہے " محض منتقل الیہ لگان کو عدالت ہاے مال مین بطور زمیندار کے منصب نالش کرنے کا نہین ہے " عنوان مذکور و فقرہ مندرجہ فیصلہ مذکور جس سے وہ لیا گیا اوس امر تنقیح طلب سے بہت زیادہ متجاوز ہے جو اوس وقت بورڈ کے روبرو پیش تہا - مقدمہ مذکور مین منتقل الیہ لگان نے درخواست اضافہ لگان دائر کی تہی اور بورڈ نے یہ تجویز کی اور تجویز مذکور سے ہمکو اتفاق ہے کہ نامبردہ بحیثیت منتقل الیہ یا بابندہ لگان مستحق پیش کرنے ایسی درخواست کا نہین ہے یعنی یہ کہ نامبردہ حسب منشاے دفعہ ۱۳۰ زمیندار نہین ہے - یہ بہی تجویز ہوئی کہ منتقل الیہ نے لگان باجازت زمیندار وصول کیا اور نہ بذریعہ کسی انتقال باضابطہ کے ...... یہ تجویز ہوئی کہ منتقل الیہ باعتبار اپنے استحقاق کے لگان پانے کا مستحق نہین ہے مقدمہ حال مختلف ہے - خاص بقایا متنازعہ بدست مدعیان بیع ہوئی ہے اور انکو استحقاق انکے پانیکا بلا شرکت غیرے

ایسے بیع مین کوئی امر خلاف قانون نہین ہے اور نالش وصولیابی بقایا بسبب مذکور صرف عدالت مال سے متعلق ہے اور دائر ہو سکتی ہے۔ کوئی نالش عدالت ہائے دیوانی مین منجانب مدعیان بغرض وصولیابی بقایا مذکور رجوع نہین ہو سکتی اور بقایا مذکور زمیندار کو واجب الادا نہین ہے اور نالش درجوعہ عدالت مال کو بذریعہ خود خارج کرنا کہ مدعیان منتقل الیہم ہین اور نہ ہوسکے کامل لفظ مذکور مذ زمیندار ہین بمنزلہ انکار سے عدالت گستری ہوگا اور حسب احکام دفعہ ۹۳ - جائز نہین ہے - بمقدمہ ہذا خریداران بقایا زمیندار بغرض مذکور یعنی بغرض وصولیابی بقایا لگان کے ہین - حال مین ہائیکورٹ نے یہی راے قایم کی ہے اسس مقدمہ مین کلکٹر مراد آباد نے اس بارہ مین حسب دفعہ ۱۹۵ - استصواب کیا تہا بعد تحریر کرنے واقعات ذیل کے کہ مدعی عویدار بقایا لگان بحیثیت زمیندار ہے - اسکو یہ دعوی ہے کہ اوس نے حق وصول کرنے اس بقایا کا معاعلیہم سے جو خاص زمیندار ہے اور جو مدعاعلیہ نمبر ۲ بنایا گیا ہے خرید کیا ہے مدعاعلیہ نمبر ۲ تحریر رکھتے وستاویز خریداری سے انکار کرتا ہے عدالت ماتحت نے تجویز کی کہ بحث جواز بیعنامہ قابل سماعت عدالت دیوانی کے ہے کلکٹر نے یہ راے ظاہر کی کہ چونکہ اصل نالش بمقابلہ آسامی کے ہے اور جس امر کی نسبت آسامی کے مالک نے تنازع کیا ہے اصول نالش مذکور کے تابع ہے لہذا مناسب طور پر اس نالش کی سماعت عدالت مال کو کرنی چاہیے نالش جناب جسٹس مرجیرڈ صاحب جسٹس نے یہ تجویز کی کہ یہ نالش ایک نالش درخصوص دلاپانے لگان کی ایک آسامی سے ہے مدعی نے بحیثیت خریداری کے ایسے شخص سے دعوی کیا جو مسلماً حق دلاپانے لگان بیع وغیرہ کے رکھتا تہا - یہ ضروری تہا کہ مدعاعلیہ نمبر ۲ نالش مین اس غرض سے شامل کیا جاے کہ اصل مدعاعلیہ کو رسید بیباقی حاصل ہو ہماری راے مین کلکٹر کی راے صحیح ہے" (مرلید ہر بنام ہجو - دیکھو نوٹ ۱۸۹۰ صفحہ ۳۰)

نالش واسطے تعیین مختص پٹہ کے اور نہ بغرض منسوخی پٹہ یا بیدخلی آسامی کے قابل سماعت عدالت دیوانی ہے - (عبد الغنی بنام گندرسی ... - رپورٹ ہائیکورٹ آگرہ جلد ... صفحہ ۱۱)

دفعہ ۹۵ - ان مقدمات سے متعلق ہے جن مین کسی کاشتکار کو زمیندار نے بیجا طور پر بیدخل کیا ہو یا جب کہ بجبر ... زمیندار کے کسی ایسے شخص نے بیدخل کیا ہو جو دعوی استحقاق کا بذریعہ زمیندار کے کرتا ہو پس جبکہ کسی غاصب نے بیدخل کیا ہو تو نالش واسطے دلاپانے قبضہ کی عدالت دیوانی ہونی چاہیے (ملاحظہ طلب مقدمہ ... بنام ... - انڈین الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۳۰۲)

جبکہ زمیندار نے بنا بر ... ایک غاصب کے آراضی سے بیدخل کئے جانیکی نالش کی مدعاعلیہم نے یہ عذر کیا کہ وہ مرتہنان ہین اور بعد ... مین مدعا ... منجانب ... کے آسامی بشرح معین قابض ... ہوا کہ آسامی دخیلکار تہا اور بعد قبل ... نالش کے لا وارث فوت ہوا تہا - تجویز ہوئی کہ نالش اندرین

نالش بقایا لگان منجانب منتقل الیہ

نالش اراضی ...

نالش ...

معاملات قابل سماعت عدالت دیوانی کے تھی (مہابیر کندو بنام شیو پرشاد- انڈین الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۳۰۳)
اس مقدمہ مین مقدمہ سکینہ بی بی بنام سوار تھہ رائے (انڈین الہ آباد جلد ۱۵ صفحہ ۱۵۱) جسمین یہ تجویز ہوئی تھی کہ عدالت دیوانی کو کوئی اختیار سماعت ایسی نالش کا نہین ہے جسکے فیصلہ مین قسم کاشتکاری کا تصفیہ فریقین نالش مذکور مین سے کسی کی نسبت کرنا لازم آئے) ممیز کیا گیا۔

جبکہ بر طبق شرائط کاشت ایک آسامی دخیلکار کے ایک شخص نے بدین بیان کہ وہ مستحق وراثت آسامی کاشت شخص متوفی کا تھا اپنے نام داخل خارج کرا لیا اور قبضہ حاصل کیا۔ در بر جنس اسکے زمیندار نے عدالت دیوانی مین نالش بیدخلی شخص مذکور کی بطور غاصب جسکو کوئی استحقاق آسامی دخیلکار متوفی کے وارث ہونے کا نہ تھا دائر کی تجویز ہوئی کہ یہ نالش مناسب طور پر عدالت دیوانی مین دائر کیگئی اور وہ عدالت مال مین دائر نہین کیجا سکتی تھی (نیاز بنام مارو مل- ویکلی نوٹ سنہ ۱۹۰۲ع صفحہ ۱۰۰) مقدمہ سبراتی بنام ابیکو انڈین الہ آباد جلد ۱۹ صفحہ ۱۰۱ ممیز کیا گیا۔

جبکہ مدعی نے یہ بیان کیا کہ وہ زمیندار اور مدعا علیہا آسامی شکمی ہین اور مدعا علیہا نے بلا اسکی اجازت کے کاشت مین درخت لگا ے جن سے آراضی کو مضرت پہونچی اور یہ استدعا کی کہ مدعا علیہا کو رفع کرنے درختوں کی اور آراضی کو اصلی حالت پر کرنے کی ہدایت کیجائے تجویز ہوئی کہ نالش قابل سماعت عدالت دیوانی نہین ہے۔ مقدمہ گنگا دھر بنام ظہورمیا۔ انڈین الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۴۴۰ منسوخ کیا گیا (کنہیا لعل بنام ہوزین - ویکلی نوٹ سنہ ۱۹۰۱ع صفحہ ۱۴۴ - اجلاس کامل)

نالش آسامی بنام آسامی ذیلی جس نے بعد اختتام پٹہ ذیلی کے ناحق مخالفانہ قبضہ کیا ہوا اور آراضی پر قابض رہا ہو (گور دیال بنام گوپال - ویکلی نوٹ سنہ ۱۹۰۲ع صفحہ ۲۳ و ماتا پرشاد بنام جانکی- رپورٹ ہائیکورٹ جلد ۲ صفحہ ۲۰۲) یا بنام ایسے آسامی ذیلی اور زمیندار دونون کے (للو بنام سریا- ویکلی نوٹ سنہ ۱۹۰۲ع صفحہ ۱۴ و رحمن بنام پرتاب- انڈین الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۱۸)

ایک زمیندار نے ایک آسامی کو بیدخل کرنے کے بعد اوسکے فصل کی مالیت حسب طریقہ محکومہ ایکٹ لگان تشخیص کرائی آسامی نے اپنا حق پانے زر تشخیص کا فصل کا زمیندار سے ایک شخص ثالث کے پاس منتقل کیا۔ منتقل الیہ نے بغرض دلا پانے اس رقم کے بعدالت خفیفہ بنام زمیندار نالش دائر کی ہائیکورٹ نے تجویز کی کہ منتقل الیہ کو عدالت مال مین نالش دائر کرنی چاہئے تھی (شہرادہ بنام مرلیدھر- ویکلی نوٹ سنہ ۱۹۰۱ع صفحہ ۱۵۰)

جبکہ مرتہن نے جسکے حق مین ایک رہنامہ تحریر کیا گیا تھا جسمین محروہ فیہ قبضہ کی بغرض سود کے تھی

نالش واسطے رفع کرنے درختون کے

نالش بابت قیمت فصل منتقل الیہ

نالش مرتہن

دوسرے روز بعد تحریر رہنامہ کے ایک پٹہ جائداد مرہونہ کا راہن کو عطا کیا۔ جو فیصلہ لگان اوزر دے پٹہ کے مقرر کیگئی مساوی اوس سود کے تھی جو بموجب رہنامہ کے واجب تہا اور رہنامہ مین یہ شرط لکھی گئی تھی کہ جائداد مرہونہ کفیل اوس لگان کی ہوگی جو بموجب پٹہ کے باقی رہے تجویز ہوئی کہ بلحاظ معاملات رہن اور پٹہ محض اجزائے مختلف ایک ہی معاملہ کے تھے اور مرتہنان مستحق نہین کہ استدعا اپنے چارہ کار کی بابت عدم ادائے لگان مقررہ کو عدالت دیوانی سے بذریعہ نالش بربنائے رہنامہ کرین اور نہ عدالت مال مین نالش کرنے پر مجبور نہ تھے۔ (الطاف علیخان بنام لالتا پرشاد۔ انڈین الہ آباد جلد ۱۹ صفحہ ۹۰۴) لیکن بمقدمہ سوہن لال بنام بیا محمد (انڈین الہ آباد جلد ۲۳ صفحہ ۳۰۲ ویکلی نوٹ ۱۹۰۱ء صفحہ ۵۰) جسکے واقعات اسی قسم کے تھے اور قبولیت بوتاریخ رہنامہ راہن نے تحریر کی تھی وہ اوسی طرح پر تحریر کیگئی تھی کہ جسطرح پر مابین زمیندار و آسامی تحریر کیجاتی ہے اور اوس مین شرط بیدخلی کی بعلت بقایا لگان درج تھی تجویز ہوئی کہ یہ دونوں معاملات جداگانہ تھے اور نالش بقایا لگان منجانب مرتہن عدالت مال مین قابل پذیرائی تھی (نیز دیکھو مقدمہ اللہ بخش بنام علیم النسا۔ ویکلی نوٹس ۱۹۰۵ء صفحہ ۲۰۳)

نالش ٹھیکہ دار کا ندہ بابت لگان

اگر کوئی شخص سوائے مالک منصرم کا منذرات کے نالش لگان کرے تو اوسکو دکھلانا چاہئے کہ وہ مرتہن بالقبض یا ٹھیکہ دار یا کارندہ ہے تب اوسکی نالش عدالت مال مین قابل پذیرائی ہوگی (رستم خان بنام لال شب ناتہہ۔ فیصلہ بورڈ نمبر ۳ سنہ ۱۹۰۹ء)۔

نالش بنام ضامن

ضامنان پر عدالت مال مین نالش نہین ہوسکتی (مہدی پرشاد بنام شیو راج۔ رپورٹ ہائیکورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۱۳۳) (مہتاب کنور بنام موہن دین۔ ویکلی نوٹ ۱۸۹۲ء صفحہ ۲۱۱)

نالش بنام آسامی شکمی

اگرچہ زمیندار بنام آسامی شکمی عدالت مال مین نالش نہین دایر کرسکتا ہے (کیونکہ اونکے باہم تعلق زمیندار و آسامی نہین ہے) لیکن جبکہ ایک پٹہ شکمی مین جو اصل آسامی نے آسامی ذیلی عطا کیا تہا آسامی شکمی کو اجازت ادائے لگان براہ راست زمیندار کو منجانب اور بابت اصل آسامی کے دیگئی تھی تجویز ہوئی کہ پٹہ مذکور سے نالش منجانب اصل آسامی بنام آسامی شکمی نہ تہا (بلدیو بنام گوکل۔ فیصلہ بورڈ نمبر ۲ سنہ ۱۹۰۳ء)

نالش مرتہن بعد ساقط الملکیت

مرتہن انتفاعی حقیت ساقط الملکیت جسنے بوجہ قبضہ کے پٹہ شکمی واقعی کاشتکار کو دیا ہوا کا عدالت مال مین نالش کرسکتا ہے (کنہیا لال بنام ماتا دیال۔ فیصلہ بورڈ نمبر ۲ سنہ ۱۹۰۱ء کیونکہ وہ بہ تعلق کاشتکار واقعی زمیندار ہے۔)

نالش جو عدالت مال مین بوجہ نہونے اختیار (صفحہ ۲ دیکھو)

عدالت دیوانی ایسی نالشات کو نہ دایر کرسکتی ہین جو عدالت مال مین مع غور کیجا سکتی ہون مگر ...